فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ

نیک بیبیاں فرماں بردار ہیں خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

بہشتی زیور مکمّل

عکسی

مصنفہ حکیم الامّۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رح

IBS

اسلامک بک سروس

THE ISLAMIC BULLETIN

REFLECT ON THE WONDERS OF ISLAM!

Friends or Family interested in Islam?
Read an introductory book on the beauty of Islam.

Need to find direction to pray?
Type your address in our
QIBLA LOCATOR

Islamic videos and TV
Watch *Discover Islam* in English and *Iqra* in Arabic

IB hopes that this website can bring both Muslims and non-Muslims together in a place of mutual respect and enlightenment.

MOUNTAINS OF INFORMATION FOR MUSLIMS & NON-MUSLIMS!

Available now in:

- **Arabic**
- **French**
- **German**
- **Italian**
- **Spanish**

GO TO:
www.islamicbulletin.org

Click:
"ENTER HERE"

Our site is
user friendly
With **EASY-FINDING** icons
Plus **QUICK-LOADING** for all systems

Email us at:
info@islamicbulletin.org

Read Past Issues

Last Will and Testament

Want to learn Tajweed?
Hear the world's most
RENOWNED RECITERS!

Learning how to pray?
Step-by-step guide!

Interested in Islam?
Read convert's stories in
HOW I EMBRACED ISLAM

The Islamic Bulletin is the Official Newsletter of the Islamic Community of N. California – Since 1991!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین بہشتی زیور پہلا حصّہ

فہرست مضامین بہشتی زیور دوسرا حصّہ

فہرست مضامین بہشتی زیور تیسرا حصّہ

فہرست مضامین بہشتی زیور، چوتھا حصّہ

فہرست مضامین بہشتی زیور پانچواں حصّہ

فہرست مضامین بہشتی زیور چھٹا حصّہ

فہرست مضامین بہشتی زیور ساتواں حصّہ

فہرست مضامین بہشتی زیور آٹھواں حصّہ

فہرست مضامین بہشتی زیور نواں حصّہ

فہرست مضامین بہشتی زیور دسواں حصّہ

فہرست مضامین بہشتی زیور گیارھواں حصّہ

قلیلا ما تذکرون
امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء ویجعلکم خلفاء الارض ءالہ مع اللہ
وہ کون ہے جو لاچاروں کی فریاد سنتا ہے جب وہ اسے پکارتے ہیں۔ اور پھر وہ اُن کی تکلیف دُور کر دیتا ہے۔
اور تمہیں زمین کی خلافت عطا کر دیتا ہے تو کیا اللہ کے سوا کوئی اور ہے جس کی عبادت کی جائے؟ (ہرگز نہیں)
مگر تم بہت کم غور کرتے ہو۔

بہشتی زیور کا پہلا حصہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ قدیمہ

الحمد للہ الذی قال فی کتابہ یا ایھا الذین امنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارۃ وقال تعالیٰ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من ایات اللہ والحکمۃ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد صفوۃ الانبیاء الذی قال فی خطابہ کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ وقال علیہ السلام طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ وعلی الہ واصحابہ المتادبین والمؤدبین بآدابہ۔

(تمام[1] تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنی کتاب میں فرمایا۔ اے ایمان والو بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ (یعنی) دوزخ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور یاد کرو (اے عورتو!) جو پڑھی جاتی ہیں تمہارے گھروں میں اللہ کی آیتیں اور دانائی کی باتیں۔ اور درود اور سلام آپ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو برگزیدہ ہیں انبیاء کے آپ نے فرمایا اپنے ارشادات میں ہر ایک تم میں سے راعی (نگہبان) ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھ ہوگی۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاصل کرنا علم کا ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہے اور درود نازل ہو آپ کی اولاد اور اصحاب پر جو آپ کے اخلاق وعادات کو سیکھنے اور سکھانے والے ہیں ۱۲)

امابعد۔ حقیر ناچیز اشرف علی تھانوی حنفی مظہر مدعا ہے کہ ایک مدت سے ہندوستان کی عورتوں کے دین کی تباہی دیکھ دیکھ کر قلب دکھتا تھا اور اسکے علاج کی فکر میں رہتا تھا اور زیادہ وجہ فکر کی یہ تھی کہ یہ تباہی صرف انکے دین تک محدود نہیں تھی۔ بلکہ دین سے گذر کر ان کی دنیا تک پہنچ گئی تھی اور ان کی ذات سے گذر کر ان کے بچوں بلکہ بہت سے آثار سے انکے شوہروں تک اثر کر گئی تھی۔ اور جس رفتار سے یہ تباہی بڑھتی جاتی تھی اسکے اندازہ سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اگر چندے اور اصلاح نہ کی جائے تو شاید یہ مرض قریب لاعلاج کے ہو جائے۔ اسلئے علاج کی فکر زیادہ ہوئی۔ اور سبب اس تباہی کا بالقاء الٰہی اور تجربہ اور دلائل اور خود علم ضروری سے محض یہ

[1] ترجمہ اصل کتاب میں نہیں تھا۔ اس مرتبہ عام فائدہ کے واسطے لکھوا دیا گیا اور اسی وجہ سے قوس میں دیا گیا ہے۔ ۱۲

ثابت ہوا کہ عورتوں کا علوم دینیہ سے ناواقف ہونا ہے جس سے اُن کے عقائد اُن کے اعمال اُنکے معاملات اُنکے اخلاق اُن کا طرزِ معاشرت سب برباد ہو رہا ہے بلکہ ایمان تک بچنا مشکل ہے کیونکہ بعضے اَقوال واَفعال کفریہ تک اُن سے سرزد ہوجاتے ہیں اور چونکہ بچے اُن کی گودوں میں پلتے ہیں زبان کے ساتھ ان کا طرزِ عمل، اُن کے خیالات بھی ساتھ ساتھ دل میں جمتے جاتے ہیں جس سے دین تو اُن کا تباہ ہوتا ہی ہے مگر دُنیا بھی بے لطف و بدمزہ ہوجاتی ہے۔ اس وجہ سے کہ بداعتقادی سے بداخلاقی پیدا ہوتی ہے اور بداخلاقی سے بداعمالی اور بداعمالی سے بدمعاملگی جو جڑ ہے تکدرِ معیشت کی۔ رہا شوہر اگر ان ہی جیسا ہوا تو دو مفسدوں کے جمع ہوجانے سے فساد میں اور ترقی ہوئی جس سے آخرت کی تو خانہ ویرانی ضروری ہے مگر اکثر اوقات اس فساد کا انجام باہمی نزاع ہو کر دُنیا کی خانہ ویرانی بھی ہوجاتی ہے۔ اور اگر شوہر میں کچھ صلاحیت ہوئی تو اس بیچارہ کو جنم بھر کی قید نصیب ہوئی۔ بی بی کی ہر حرکت اس بیچارہ شوہر کے لئے ایذا رساں اور اسکی ہر نصیحت اس بی بی کو ناگوار اور گراں۔ اور اگر صبر نہ ہوسکا تو نوبت نااتفاقی اور علیحدگی کی پہنچ گئی اور اگر صبر کیا گیا تو قید تلخ ہونے میں شبہ ہی نہیں۔ اور اس ناواقفیت علوم دین کی وجہ سے اُنکی دُنیا بھی خراب ہوتی ہے۔ مثلاً کسی کی غیبت کی اس سے عداوت ہوگئی اور اس سے کوئی ضرر پہنچ گیا۔ اور مثلاً طلبِ جاہ اور ناموری کے لئے فضول رسوم میں اسراف کیا اور ثروت مبدل بہ افلاس ہوگئی۔ اور مثلاً شوہر کو ناراض کر دیا اُس نے نکال باہر کیا یا بے التفاتی کر کے نظرانداز کر دیا۔ اور مثلاً اولاد کی بیجا ناز برداری کی اور وہ بے ہنر اور نامکمل رہ گئی ان کو دیکھ دیکھ کر ساری عمر کوفت میں گذری اور مثلاً مال و زیور کی حرص بڑھی اور بقدر حرص نصیب نہ ہوا تو تمام عمر اسی اُدھیڑ بُن میں کاٹی۔ اور اسی طرح بہت سے مفاسد لازمی و متعدی اس ناواقفیت کی بدولت پیدا ہوتے ہیں۔ چونکہ علاج ہر شے کا اُس کی ضد سے ہوتا ہے اسلئے اس کا علاج واقفیتِ علمِ دین یقینی قرار پایا۔ بناءً علیہ مدتِ دراز سے اس خیال میں تھا کہ عورتوں کو اہتمام کر کے علمِ دین گو اُردو ہی میں کیوں نہ ہو ضرور سکھایا جاوے۔ اس ضرورت سے موجودہ اُردو کے رسالے اور کتابیں دیکھی گئیں۔ تو اس ضرورت کے رفع کرنے کے لئے کافی نہیں پائی گئیں بعضی کتابیں تو محض نامعتبر اور غلط پائی گئیں بعضی کتابیں جو معتبر تھیں اُنکی عبارت ایسی سلیس نہ تھی جو عورتوں کے فہم کے لائق ہو۔ پھر اسمیں وہ مضامین بھی مخلوط تھے جن کا تعلق عورتوں سے کچھ بھی نہیں بعضی کتابیں عورتوں کے لئے پائی گئیں مگر وہ اس قدر تنگ اور کم تھیں کہ ضروری مسائل اور احکام کی تعلیم میں کافی نہیں۔ اسلئے یہ تجویز کی کہ ایک کتاب خاص اُن کے لئے ایسی بنائی جاوے جس کی عبارت بہت ہی سلیس ہو۔ جمیع ضروریاتِ دین کو وہ حاوی ہو اور جو احکام صرف مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں ان کو اس میں نہ لیا جاوے اور وہ ایسی کافی و وافی ہو کہ صرف اس کا پڑھ لینا ضروریاتِ دین روزمرہ میں اور کتابوں سے مستغنی کر دے۔ اور یوں تو علمِ دین کا احاطہ ایک کتاب میں ظاہر ہے کہ ناممکن ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کو علماء سے استغنا محال ہے۔ کئی سال تک یہ خیال

دل میں پکتا رہا لیکن بوجہ عروض عوارض مختلفہ کے جن میں بڑا امر کم فرصتی ہے اس کے شروع کی نوبت نہ آئی۔ آخر ۱۳۲۰ھ میں جس طرح بن پڑا خدا کا نام لے کر اسکو شروع ہی کر دیا۔ اور خدا کا فضل شامل حال یہ ہوا کہ ساتھ ہی اس کا سامان طبع بھی کچھ شروع ہو گیا۔ اس میں اللہ تعالٰے نے رنگون کے مدرسہ نسوان سورتی کے مہتمم سیٹھ صاحب کا اور جناب مولانا عبد الغفار صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی مرحومہ کا جو حکیم عبد السلام صاحب دانا پوری سے منسوب تھیں حصہ رکھا تھا کہ ان کی تحمول سے یہ کام نیک فرجام شروع ہوا اللہ تعالٰے قبول فرماویں۔ دیکھئے آئندہ اس میں کس کس کا حصہ ہے۔ تالیف اسکی برائے نام اس ناکارہ و ناچیز کی طرف منسوب ہے اور واقع میں اسکے گل سرسبد حبیبی عزیزی مولوی سید احمد علی صاحب فتحپوری سلمہ اللہ تعالٰی بالافادات والافاضات ہیں۔ جزاہم اللہ تعالٰے خیر الجزاء عنی وعن جمیع المسلمین والمسلمات۔ اب یہ کتاب ماشاء اللہ تعالٰی چشم بد دور اکثر ضروریات بلکہ آداب دین کو بلکہ بعض ضروریات معاش تک کو ایسی حاوی ہے کہ اگر کوئی اسکو اول سے آخر تک سمجھ کر پڑھ لے تو واقفیت دین میں ایک متوسط عالم کی برابر ہو جاتے۔ اسکے ساتھ ہی عبارت اس قدر سلیس ہے کہ اس سے زیادہ سلاست ہم لوگوں کی قدرت سے بظاہر خارج تھی جن امور کی عورتوں کو اکثر ضرورت واقع نہیں ہوتی جیسے احکام جمعہ وعیدین وامامت وغیرہا ان کو قلم انداز کر دیا گیا۔ صرف دو قسم کے احکام لئے گئے ایک وہ جو مردوں عورتوں کی ضروریات میں مشترک ہیں دوسرے وہ جو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اور ان مخصوص مسائل میں یہ بھی التزام کیا گیا ہے کہ حاشیہ پر اس باب میں مردوں کے لئے جو حکم ہے اس کو بھی لکھ دیا تاکہ مردوں کو بھی اس سے انتفاع ممکن ہو اور ایسے مسائل میں غلطی نہ پڑے اور اس نظر سے کہ ضرورت کے لئے اور کوئی کتاب نہ ڈھونڈنی پڑے شروع میں الف با تا بھی لگا دیا گیا جسکا ماخذ رسالہ ترکیب الحروف مصنفہ مخدومی جناب ماموں منشی شوکت علی صاحب مرحوم ہے۔ پس قرآن مجید ختم کرتے ہی اس کتاب کا شروع کر دینا ممکن ہے اور نام اسکا بمناسبت مذاق نسواں کے "بہشتی زیور" رکھا گیا کیونکہ اصلی زیور یہی کمالات دین ہیں۔ چنانچہ جنت میں ان ہی کی بدولت زیور پہننے کو ملے گا کما قال اللہ تعالٰی یُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ۔ چونکہ اسوقت صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا کہ یہ کتاب کس مقدار تک پہنچ جاوے گی۔ اسلئے ختم کے انتظار کو موجب تاخیر فی الخیر سمجھ کر مناسب معلوم ہوا کہ اسکے متعدد چھوٹے چھوٹے حصے کر دیئے جاویں۔ اسمیں اشاعت کی بھی تعجیل ہے۔ نیز پڑھنے والوں کا دل بھی بڑھے گا کہ ہم نے ایک حصہ پڑھ لیا، دو حصے پڑھ لئے اور تالیف میں بھی گنجائش رہے گی کہ جہاں تک ضرورت سمجھو لکھتے چلے جاؤ اور یہ بھی فائدہ ہے کہ اگر کوئی لڑکی بعض حصوں کے مضامین کو دوسری کتابوں سے حاصل کر چکی ہو تو پڑھانے میں اس حصہ کی قدرے تخفیف نکل آئے گی۔ یا کسی وجہ خاص سے کوئی خاص حصہ پڑھانا ضروری اور مقدم ہو تو اسکی تقدیم و تحصیل میں آسانی ہو جاوے گی۔ چنانچہ یہ پہلا حصہ ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالٰے

سے دُعا کیجئے کہ بخیر خوبی جلد اختتام کو پہنچے ۔ اور بدلالت آیات واحادیث مندرجہ دیباچہ مردوں پر واجب ہے کہ اس میں اپنی بیبیوں، لڑکیوں کو لگادیں اور عورتوں پر واجب ہے کہ اسکو حاصل کریں۔ اولاد کو بالخصوص لڑکیوں کو اس پر متوجہ کریں۔ دِل اس وقت مسرور ہوگا کہ جو مضامین ذہن میں ہیں وہ سب جمع اور طبع ہوجائیں اور میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں کہ لڑکیوں کے درس میں عام طور سے یہ کتاب داخل ہوگئی ہے۔ اور گھر گھر اس کا چرچا ہورہا ہے آئندہ توفیق حق جل وعلا شانہٗ کے قبضۂ قدرت میں ہے میں جس وقت یہ دیباچہ لکھنے کو تھا پرچہ نورٌ علیٰ نور میں ایک نظم اس کتاب کے نام اور مضمون کے مناسب نظر سے گذری جو دل کو بھلی معلوم ہوئی۔ جی چاہا کہ اپنے دیباچہ کو اسی پر ختم کروں تا کہ ناظرین خصوصاً لڑکیاں دیکھ کر خوش ہوں۔ اور مضامین کتاب ہٰذا میں ان کو زیادہ رغبت ہو۔ بلکہ اگر یہ نظم اس کتاب کے ہر حصہ کے شروع پر ہو تو قندِ مکرر کی حلاوت بخشے۔ وہ نظم یہ ہے۔

نوٹ۔ نظم اصلی انسانی زیور کو صفحہ ۲۱ پر پڑھو ۱۲

اصلی انسانی زیور

ایک لڑکی نے یہ پُوچھا اپنی اماں جان سے — آپ زیور کی کریں تعریف مجھ انجان سے
کون سے زیور ہیں اچھے یہ جتا دیجے مجھے — اور جو بدزیب[1] ہیں وہ بھی بتا دیجے مجھے
تاکہ اچھے اور بُرے میں مجھ کو بھی ہو امتیاز[2] — اور مجھ پر آپ کی برکت سے کُھل جائے یہ راز[3]
یُوں کہا ماں نے محبّت سے کہ اے بیٹی مری — گوشِ دل[4] سے بات سُن لو زیوروں کی تم ذری[5]
سیم[6] و زر[7] کے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا — پر نہ میری جان ہونا تم کبھی ان پر فدا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے — چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے
تم کو لازم ہے کرو مرغوب[8] ایسے زیورات — دین و دُنیا کی بھلائی جس سے اے جاں آئے ہاتھ
سر پہ جھُومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مُدام[9] — چلتے ہیں جس کے ذریعہ[10] سے ہی سب انساں کے کام
بالیاں ہوں کان میں اے جان گوشِ ہوش[11] کی — اور نصیحت لاکھ تیرے جھومکوں میں ہو بھری
اور آویزے[12] نصائح ہوں کہ دِل آویز ہوں — گر کرے اُن پر عمل تیرے نصیبے تیز ہوں
کان کے پتّے دیا کرتے ہیں کانوں کو عذاب[13] — کان میں رکھو نصیحت دیں جو اوراق کتاب
اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہوں — نیکیاں پیاری مری تیرے گلے کا ہار ہوں
قوّتِ بازو کا حاصل تجھ کو بازو بند ہو — کامیابی سے سدا تو خرّم[14] و خرسند[15] ہو
ہیں جو سب بازو کے زیور سب کے سب بیکار ہیں — ہمّتیں بازو کی اے بیٹی تری درکار ہیں
ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے — دستکاری وہ ہُنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
کیا کرو گی اے مری جاں زیورِ خلخال[16] کو — پھینک دینا چاہیئے بیٹی بس اس جنجال کو
سب سے اچھا پاؤں کا زیور یہ ہے نُورِ بصر[17] — تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہِ نیک پر

سیم و زر کا پاؤں میں زیور نہ ہو تو ڈر نہیں
راستی[18] سے پاؤں پھسلے گر نہ میری جاں کہیں

---

[1] بُرا خراب ۱۲ [2] فرق، تمیز ۱۲ [3] بھید ۱۲ [4] دل کے کان یعنی غور، توجہ [5] ذرا ۱۲ [6] چاندی ۱۲ [7] سونا ۱۲ [8] پسند ۱۲ [9] ہمیشہ ۱۲ [10] سبب ۱۲ [11] ہوش کے کان، یعنی غور، توجہ ۱۲ [12] کان کا زیور، بندے ۱۲ [13] تکلیف، دکھ ۱۲ [14] و [15] خوش ۱۲ [16] پازیب یعنی پاؤں کی چوڑی ۱۲ [17] آنکھ کی روشنی ۱۲ [18] سچائی ۱۲

ع یہ نظم لڑکیوں کو حفظ کرا دی جائے تو مناسب ہے —— بچوں کو صفحہ ۲۲ سے پڑھانا شروع کرایا جاتے ۱۲

مفرد حروف کی صورت اور تلفظ

ا ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ

الف بے پے تے ٹے ثے جیم چے حے خے دال ڈال ذال رے ڑے زے ژے

س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ

سین شین صاد ضاد طوئے ظوئے عین غین فے قاف کاف گاف

ل م ن و ہ ھ لا ء ی ے

لام میم نون واؤ ہے دوچشمی ہے لام الف ہمزہ چھوٹی یے بڑی یے

خوشنما لکھنے کے قاعدے

دستور العمل ۲۶ کی ہدایت کے موافق لکھنا سیکھا جائے تو اب تک یہ کمی چلی آ رہی تھی کہ ضمیمہ یا حاشیہ میں کسی نے لکھنے کے قاعدے نہیں دیئے تھے اب ہم کچھ قاعدے لکھتے ہیں، ان قاعدوں کے موافق مشق کرنے سے خط نہایت خوبصورت ہو جائے گا۔

۱۔ پہلے موٹے قلم سے تختی پر مشق کرنا چاہیئے جب وہ حروف صاف ہو جائیں تو پھر اس سے پتلے قلم سے، پھر اس سے پتلے قلم سے لکھا جائے۔

۲۔ قلم کلک یعنی واسطی کا یا بید مشک کا اور یہ نہ ملیں تو معمولی سرکنڈے یا نرسل کا بھی بن سکتا ہے

۳۔ کلک کا پورا ایک بالشت یا کم از کم اتنا لیا جائے کہ قلم کی طرح ہاتھ میں پکڑنے سے کچھ حصہ ہاتھ کے اوپر بھی رہے۔

۴۔ پہلے انگوٹھے سے اس پور کی موٹائی ناپ لیجیے اس طرح کہ ایک نشان لگا کر اس پہ ناخن رکھیئے پھر پورے کی موٹائی پر انگوٹھا گھمائیے انگوٹھے کی جس جگہ کے مقابل وہ نشان آ جائے یہ اس کی موٹائی کا ناپ ہوا۔ اب پورے کی لمبائی میں سے اس ناپ کے موافق جگہ سے ترچھا تراشیے، اور دونوں بائیں طرف سے بھی تراشیے۔ تھوڑا تھوڑا کر کے تراشتے رہیے۔ یہاں تک کہ اس کے ریشے

زبر کی تختی

اَ بَ پَ تَ ٹَ ثَ جَ چَ حَ خَ دَ ڈَ ذَ رَ ڑَ زَ ژَ سَ شَ
صَ ضَ طَ ظَ عَ غَ فَ قَ کَ گَ لَ مَ نَ وَ ہَ ھَ لَا ءَ یَ ے

زیر کی تختی

اِ بِ پِ تِ ٹِ ثِ جِ چِ حِ خِ دِ ڈِ ذِ رِ ڑِ زِ ژِ سِ شِ
صِ ضِ طِ ظِ عِ غِ فِ قِ کِ گِ لِ مِ نِ وِ ہِ ھِ ءِ یِ ے

پیش کی تختی

اُ بُ پُ تُ ٹُ ثُ جُ چُ حُ خُ دُ ڈُ ذُ رُ ڑُ زُ ژُ سُ شُ
صُ ضُ طُ ظُ عُ غُ فُ قُ کُ گُ لُ مُ نُ وُ ہُ ھُ ءُ یُ ے

امتحان کے واسطے زیر زبر پیش کے حروف

قَ اِ کُ نَ سُ بِ طَ جِ ڈُ ٹَ لُ خِ ظَ رُ چِ ڈَ ثُ یِ ہَ ژُ وَ حُ
پَ عِ شُ غَ ذِ مُ ڑُ فُ زَ تِ صُ گَ ہِ لَا ھُ ءَ ے ضُ

ایک ایک حرف کی کئی کئی شکلیں

ب با بر بہ پ پا پہ پ ت تا تہ ۃ ٹ ٹا ٹہ ث ثا ثہ ج جا جہ
چ چا چہ ح حا حہ خ خا خہ س سا سہ ش شہ ص صا صہ
ض ضا ضہ ع عا عہ غ غا غہ ف فا فہ ق قا قہ ک کا کہ
گ گا گہ ل لا لہ م ما مہ ن نا نہ ہ ھ ی یا یہ

ختم ہو جائیں اور موٹا باریک جیسا بنانا ہو بن جائے۔ پھر بیچ میں چاقو کی نوک سے شگاف دیجئے پھر کسی لکڑی یا قط گیر پر رکھ کر اس طرح ٹیڑھا قط لگا دیجئے کہ پشت کی طرف سے داہنی نوک ذرا سی اونچی اور بائیں ذرا سی نیچی ہو جائے اب قلم تیار ہو گیا

۵ - روشنائی سیاہ اچھی ہوتی ہے اسکو پانی میں گھول کر چھان کر اس میں ذرا سا لٹھے کا کپڑا ڈال لیجئے مگر زیادہ پھیکی نہ رہے نہ بہت گاڑھی ہو جائے پھر قلم سے کپڑے کو خوب اوپر نیچے کر کے ملائیے۔ یہ روشنائی تیار ہو گئی۔

۶ - کبھی کبھی روشنائی چکنی ہوتی ہے جس کی وجہ سے قلم خوب نہیں چلتا تو اس میں ذرا سا نمک ڈال لینے سے اچھی ہو جاتی ہے اور چلنے لگتی ہے۔

۷ - اب بائیں پیر پر بیٹھئے اور داہنا گھٹنا کھڑا کر کے اس کے اوپر تختی یا کاپی رکھئے اور اسے بائیں ہاتھ سے پکڑیئے

۸ - قلم کو بیچ کی انگلی پر رکھئے انگوٹھے اور اسکے پاس کی انگلی سے قلم کو نرمی سے پکڑیئے اور لکھنا شروع کیجئے۔

۹ - سب سے پہلے ابج صرف تین حرفوں کی مشق کیجئے۔ جب یہ ٹھیک ہو جائیں ایک ایک دو دو بڑھائیے جب یہ تختی ختم ہو جائے تو

ب پ ت ٹ ن ث ی کی مثالیں

بابب پپ پت ٹٹ یٹ ٹڈ بڈ تد ثر ثرط تر ترثر نک نگ بل ین

ہر ہٹ بس بش تص ٹض ثط ثظ نع ثغ نف نق پو پج پچ تج ٹج

تح ٹخ پخ ٹم بی بے ثی ٹے نی پے تے تی ثے ٹی نے یی یے ہی ہے

ج چ ح خ کی مثالیں

جاجب چپ چت جج چح خج جد چر جس چش خص حض

خط حظ جع خغ خف حق چک چل جل حم حن جو خہ خی جے خے

س کی مثال

ساسب سج سد سر سس سش سص سط سع سف سق سک سگ سل سم سن سو سہ سی سے

ش کی مثال

شاشب شج شد شر شس شش شض شط شع

شف شق شک شل شم شن شو شہ شی شے

ص ض کی مثالیں

صاصب صج صد صر صس صش صص صط صع صف

ضق ضک ضل ضم ضم ضن ضو ضہ ضی ضے

دو حرف والی مرکب تختیاں لکھئے پھر جملے اور عبارت جس طرح سے بہشتی زیور میں لکھی ہے اسی کے مطابق لکھئے۔

۱۰- جن حرفوں کو کھینچ کر لکھا جاتا ہے یا اترے سے لکھا جاتا ہے ان کے لکھتے وقت سانس روک لینا چاہیئے ورنہ سانس کی ذراسی حرکت سے صفائی اور خوبصورتی جاتی رہتی ہے۔

۱۱- خط بہت محنت سے سنورتا ہے۔ ہم اس کی سہل ترکیب بتاتے ہیں کہ جن جن حرفوں کی اس وقت مشق کرنی ہو پہلے تو آگے آنے والے قاعدوں میں سے ان کے قاعدے خوب ذہن نشین کر لیجئے پھر ایک کاغذ ایسا لے کر جس میں نیچے کے حروف خوب نظر آجاتے ہیں ان حرفوں پر رکھئے اور اسی کاغذ کے اوپر ان حرفوں کے موافق احتیاط سے حروف بنایئے۔ پھر قلم کو خشک کر کے ان حرفوں پر سو سو بار ہاتھ پھیریئے۔ پھر الگ تختی یا کاغذ پر ان حرفوں کو لکھیے اور قاعدوں سے ناپ کر دیکھئے ٹھیک ہوئے یا نہیں۔ نہ ہوئے ہوں تو پھر ایسے ہی مشق کیجئے اور ٹھیک ہونے کے دیکھنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اس باریک کاغذ پر الگ رکھ کر

ط ظ کی مثالیں

طا طب طج طد طر طس طش طص طط طع طف

ظق ظک ظل ظم ظن ظو ظہ ظھ ظلا ظی ظے

ع غ کی مثالیں

عا عب عج عد عر عس عش عص عط عع عف

عق غک غل غم غن غو غہ غھ غلا غی غے

ف ق کی مثالیں

فا فب فج فد فر فس فش فص فط فع فف

فق قک قل قم قن قو قہ قھ قلا قی قے

ک گ کی مثالیں

کا کب کج کد کر کس کش کص کط کع کف

کق گک گل گم گن گو گہ گھ گلا گی گے

ل کی مثالیں

لا لب لج لد لر لس لش لص لط لع لف لق لک لل لم لن لو لہ لھ لی لے

م کی مثالیں

ما مب مج مد مر مس مش مص مط مع مف مق مک مگ مل مم من مو مہ مھ ملا می مے

حروف لکھئے پھر اس کاغذ کو کتاب کے حرفوں کے اُوپر رکھ کر اپنے حرفوں کو نیچے کے حرفوں سے ملایئے اگر ان میں فرق پڑے تو سمجھئے کہ ابھی ٹھیک نہیں ہوئے اور برابر آ جائیں تو ٹھیک ہوگئے۔ اب آگے لکھئے روزانہ دو گھنٹہ مشق کرنے سے کچھ دنوں میں نہایت اعلیٰ خط ہوجائے گا۔ اگر کتاب نظم پروین یا اعجاز رقم منگا کر اس طرح مشق کرلیں تو اچھا ہے گھر بیٹھے عمدہ خط بن جائے گا۔

حروف لکھنے کے قاعدے

ا الف تین قط لمبا اور آدھ قط موٹا ہوتا ہے قلم کو کاغذ پر اتنا ترچھا رکھ کر جس سے آدھ قط موٹا بن سکے نیچے کو کھینچئے اور اس طرح کھینچئے کہ بہ نسبت اوپر کی جانب کے نیچے کی جانب ذرا پتلی ہوتی چلی جائے اور شروع سے اخیر باریک ہوجائے اور بائیں طرف میں بہت ذرا سا گداز ہوجائے اور اوپر کی نوک ذرا سی داہنے کو اور نیچے کی نوک ذرا سی بائیں طرف جھکتی ہوئی ہو اور باقی بالکل سیدھا ہے

ب بے کو ترچھے قلم سے شروع کرتے ہیں اور تھوڑا تھوڑا بڑھا کے پورے قلم سے

ہ کی مثالیں

ہا ہب ہج ہد ھد ہر ہس ہش ہص ہط ہع ہف
ہق ہک ہل ہم ھم ہن ہو ہہ ہھ ہلا ہی ہے

دو حرفوں کے الفاظ

اَب جَب دِن۔ خَط۔ ضِد۔ ڈَر۔ اِس۔ اُس۔ تُم۔ دِل۔ دُس
غُل بَل بَس۔ بَٹ۔ پَٹ۔ چِت پَٹ۔ چَل۔ ہَٹ۔ بَچ۔ سَچ

تین حرفوں کے الفاظ

ایک۔ بات۔ جال۔ دام۔ سال۔ ساگ۔ راگ۔ شام صاف
ٹاٹ۔ ڈاک۔ خوب۔ لات۔ مرد۔ زور۔ روز۔ کام۔ نام۔ غور

چار حرفوں کے الفاظ

انڈا مرغی چراغ۔ حالت۔ خراب۔ فرصت۔ میرا۔ تیرا غوطہ
طوطا۔ بکری۔ پلنگ۔ گیدڑ۔ بندر۔ لڑکا۔ لڑکی۔ شامل۔ کامل
مرشد۔ روٹی۔ بوٹی۔ سالن۔ کتاب۔ کاغذ۔ تختی

پانچ حرفوں کے الفاظ

بندوق صندوق مسہری۔ نہایت۔ مضبوط۔ سروتا۔ قینچی۔ کٹورا۔ رومال
تعویذ۔ چونٹی۔ انگلی۔ رضائی۔ دوپٹہ۔ چپاتی۔ پتیلی۔ پینچک

ختم کرتے ہیں۔

ب شروع کی نوک ایک قط ہوتی ہے اور لمبائی سات نو گیارہ نقطہ تک ہوتی ہے اور بیچ میں کچھ گہراؤ دیں اور آخر گول کریں اگر ایک قط لگا کر اسکے پیچھے گول لکیر دیں تو گولائی آجائیگی جیسے گہرائی اور آخر اسقدر ہو کہ اگر نوک سے ایک سیدھی لکیر کھینچیں تو یہ لکیر تو آخر سے ایک قط اور بیچ سے ڈیڑھ قط اونچی رہے۔ اور بے پانچ نقطوں سے دو نقطوں تک چھوٹی بھی ہوتی ہے اسے ناخنی بے کہتے ہیں اسمیں اول و آخر میں آدھ آدھ قط نوک لگائیں اور بیچ میں ایک قط گہرائی رہے۔ ب ت ٹ ث سب کا یہی قاعدہ ہے۔

ج جیم کی نوک (/) ترچھی آدھے قط کی ہوتی ہے اور اس میں ملا ہوا ایک نقطہ پڑا ہوا آدھے قط موٹا (ـ) یہ تو سرا ہے اور پھر ایک لکیر تکمدار تین قط لمبی جسے گردن کہتے ہیں پھر گردن میں لٹکاؤ ملتا ہے یعنی اوپر سے نیچے کو ترچھے قلم سے شروع کر کے تھوڑا تھوڑا موٹا اور گول کرتے لاؤ یہاں تک کہ ڈھائی قط نیچا ہو جائے اور قلم پورا ہو جائے پھر اسی طرح نیچے سے اوپر کو دوسری طرف گول چڑھاؤ یہاں تک کہ دونوں

چھ حرفوں کے الفاظ

جُولاہا۔ تنبولی۔ چیونٹی۔ نالائق۔ بچھیرا۔ بھیڑیا۔ جھینگر۔ دھنورا

بکھیڑا۔ جھینگا۔ چمگادڑ

سات حرفوں کے الفاظ

جُھنجُھنا۔ نیلکنٹھ۔ گھڑونچی۔ گھنگھور۔ گھونگھٹ۔ بھٹیارہ۔ چھپرکھٹ

پُھلجھڑی۔ پھلواری

آٹھ اور نو حرفوں کے الفاظ

پھپھوندی۔ چھچھوندر۔ بیربہوٹی۔ گھونگھرو۔ بندیلکھنڈ

دنوں کے نام

شنبہ۔ یک شنبہ۔ دوشنبہ۔ سہ شنبہ۔ چہارشنبہ۔ پنجشنبہ۔ جمعہ

سنیچر۔ اتوار (ربار)۔ پیر۔ منگل۔ بُدھ۔ جمعرات۔ جمعہ

مہینوں کے نام

محرم۔ صفر۔ ربیع الاول۔ ربیع الثانی۔ جمادی الاولیٰ۔ جمادی الاخریٰ

رجب۔ شعبان۔ رمضان۔ شوال۔ ذیقعدہ۔ ذی الحجہ

جُملے

خدا سے ڈر۔ گناہ مت کر۔ وضو کر کے نماز پڑھ۔ نمازی آدمی خدا کا پیارا ہے۔ بے نمازی ذلت

طرف برابر ہو جائے اور ادھر آدھ قط نوک ملا دو یہ دائرہ ہو گیا۔ جیم اور اس جیسے حروف کا اور عین کا دائرہ ایک ہی ہے، اور سرے اور گردن میں ایک قط کا فاصلہ ہونا چاہیے اور دائرہ اندر سے ساڑھے تین قط چوڑا ہوتا ہے نوک گردن کے ختم تک ایک لکیر تین قط نکلنی چاہیے اور اس خط سے نیچے کی گہرائی بھی تین قط ہوتی ہے اور اگر اس پر گول لکیر بنائیں تو بیضہ کی شکل بن جائے اور سرے کی نوک سے اگر نیچے کو سیدھی لکیر کھینچیں تو لکیر دائرہ سے باہر ملی ہوتی جانی چاہیے۔ یہی قاعدہ چ ح خ کا بھی ہے۔

د ایک خمدار نقطہ کو اوپر سے آہستہ آہستہ ڈیڑھ قط نیچے لائیے اس کے بعد سے لگا دیجئے اور بیچ میں دو قط کا فاصلہ ہونا چاہیے

ذ ذرا زاویہ خم دیا ہوا نقطہ اوپر سے ایک قط نیچے لائے اور اسمیں زلگا دیجئے اور بیچ میں ایک قط جگہ رہے۔

ر آدھ قط موٹی اوپر سے نیچے کو اترتی ہوئی پڑی اور دو قط لمبی ہوتی ہے ڑے کا بھی یہی قاعدہ ہے۔

ز دو قط کھڑے تر چھے رُخ سے ملا کر کھینچیے یہاں تک کہ اس رخ ڈیڑھ قط ہو جائے۔ اور ژے کا بھی یہی قاعدہ ہے۔

س دندانہ پہلا آدھا قط لمبا اور دوسرا ایک قط

سے دُور رہے۔ کسی پر ظلم مت کرو مظلوم کی بددعا بڑی جلدی قبول ہوتی ہے۔ ناحق کسی جانور یا چڑیا کو ستانا۔ کُتے بلی کو مارنا بہت بُرا ہے۔ ماں باپ کا کہا مانو۔ اُن کی مار کو فخر جانو۔ دِل سے اُنکی خدمت کرو۔ جنّت ماں باپ کے قدموں کے تلے ہے اُلٹ کر اُن کو جواب مت دو۔ جو کچھ غصّہ میں کہیں چُپ چاپ سُن لو کبھی بات میں اُن کو مت ستاؤ۔ بڑوں کے سامنے ادب تعظیم سے رہو۔ چھوٹوں کو محبت پیار سے رکھو۔ کسی کو حقیر نہ جانو۔ اپنے کو سب سے کم جانو۔ اپنے کو بڑا سمجھنا بُری بات ہے کسی کو مٹکانا۔ چمکانا عیب نکالنا بڑا گناہ ہے۔ کھانا داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ پانی داہنے ہاتھ سے پیو۔ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے۔ پانی تین سانس میں پیو۔ کھانا ٹھنڈا کر کے کھاؤ۔ گرم گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔ جو بات کہو سچ کہو۔ جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے۔ صبح اُٹھ کر بڑوں کو سلام کیا کرو۔ نماز کے بعد قرآن شریف کی تلاوت کیا کرو سبق خوب یاد کیا کرو۔ کھیل کود میں دل نہ لگاؤ۔ ہر بات پر قسم نہ کھایا کرو۔ بار بار قسم کھانا بُری بات ہے اپنی کتاب کو احتیاط سے رکھو۔ کسی کی صورت بُری ہو تو اسکو انگلیوں پر نہ نچاؤ۔ خدا کے نزدیک بھلی بُری صورت سب ایک سی ہے۔ شرارت نہ کیا کرو تو تم پر کبھی مار نہ پڑے۔ ناک بائیں ہاتھ سے صاف کیا کرو۔ استنجا بائیں ہاتھ سے کیا کرو۔ پاخانہ جاتے وقت پہلے بایاں پیر اندر رکھو اور نکلتے وقت پہلے داہنا پیر نکالو جوتی پہلے داہنے پیر میں پہنا کرو پھر بائیں میں۔

قواعد مخصوصہ استعمال حروف ذیل

ں و ہ ی ے آ ل

ں

یہ حرف کبھی غنّہ یعنی ناک میں بولا جاتا ہے جیسے ٹانگ۔ مانگ۔ ہینگ سینگ۔ گونج بھوں۔ کنواں۔ پھونک۔ پھانک۔ بانٹ۔ اُونٹ۔ بانکا۔ بانس۔ سانس۔ پھانس۔ نیند سانپ لونگ سونف۔ گوند۔ مینڈک۔ کنول۔ منھ۔ ہانڈی۔ چرونجی۔ بھانڈ۔

اس حرف کے بعد اگر ب یا پ ہو تو م کی آواز نکلتی ہے۔ ن کی آواز نہیں نکلتی۔ جیسے انبیا۔ دُنبہ۔ شنبہ۔ عنبر۔ کھنبہ۔ منبع۔ منبر۔ چنپا۔ چنپت۔

لمبا پہلا چوتھائی قط موٹا اور دوسرا آدھ قط۔ پہلا اونچا دوسرا نیچا اور پھر ایک کھڑی لکیر ڈیڑھ قط یعنی گردن پھر ڈھائی قط کا لٹکاؤ ترچھے قلم سے تھوڑا تھوڑا موٹا کرتے ہوئے ڈھائی قط نیچے تک اُتاریں اور قلم پورا کر دیں پھر اسی طرح گول کر کے دوسری طرف اُوپر چڑھائیں آخر میں نوک ایک قط لگائیں اور دائرہ میں بیضہ بن جائے۔ چوڑائی تین قط رہے سرے سے نوک تک سیدھی لکیر کھینچ دیں تو نوک آدھ قط بچی رہے۔ اور لمبائی تین قط ہو۔ غین۔ صاد۔ ضاد۔ لام۔ نون وغیرہ کا دائرہ بھی ایسا ہی ہے

ش

ترچھے قلم سے شروع کر کے تھوڑا تھوڑا ابھار کے چھ قط تک نیچے کو اُترتے جایئے پھر پانچ قط کی بے ملا دیجئے کل گیارہ قط ہوتا ہے آخر پر تین قط کھڑے کر کے سیدھی لکیر کھینچے سرے سے ملاتے دائرہ سین کا سا۔

ص ایک قط ٹیڑھی لکیر اوپر سے کھینچ کے داہنی جانب ایک قط گول نقطہ آدھ قط سے کم موٹا ملاتے نیچے ناخنی بے دو قط اور دائرہ سین کا۔ ایسے ہی ضاد۔

ط الف تین قط اور ایک قط گول نقطہ (د) نیچے پڑی ہوئی سے ملاتے

و

اس حرف کے اوّل اگر پیش ہو اور خوب ظاہر کر کے نہ پڑھا جاوے تو اسکو مجہول کہتے ہیں ۔
جیسے شور ۔ گور ۔ چور ۔ زور ۔ مور ۔ نوک ۔ بول ۔ ہوش ۔ جوش ۔ پورا ۔ ٹورا ۔ کٹورا ۔ کورا ۔
اور اگر اس حرف کے اوّل پیش ہو اور خوب ظاہر کر کے پڑھا جاوے تو معروف کہلاتا ہے
جیسے دُور ۔ حُور ۔ نُور ۔ چُور ۔ چُول ۔ جھُول ۔ دُھول ۔ پھُول ۔ پھُوٹ ۔ چھُوٹ ۔
اور اگر یہ حرف لکھا جاوے ۔ اور پڑھا نہ جاوے تو معدولہ کہلاتا ہے ۔ جیسے خواجہ ۔ خواب
خویش ۔ خواہش ۔ خوان ۔ خوش ۔ خود ۔ خواہ وغیرہ ۔

ھ

یہ حرف ہمیشہ دُوسرے حرف کے ساتھ ملا کر پڑھا جاتا ہے اور مخلوط التلفظ کہلاتا ہے ۔
جیسے بھانڈ ۔ کھانڈ ۔ جھوٹ ۔ چھینٹ ۔ چھینک ۔ جھانجھ ۔ کھیل ۔ بھوت ۔ پھوٹ ۔ تھوک
ٹھوکر ۔ ڈھول ۔ بڑھیا ۔ باگھ ۔ مٹھو ۔

ی

اس حرف کے اوّل ہمیشہ زیر ہوتا ہے اور خوب ظاہر کر کے پڑھا جاتا ہے اور معروف کہلاتا ہے
جیسے وہی ۔ بُری ۔ بھلی ۔ پھلی ۔ بڑی ۔ گلی ۔ مہنی ۔ خوشی ۔ نبی ۔ ولی ۔ ڈلی ۔ چھپکلی ۔ چوڑی ۔ بالی ۔ بجلی
کبھی یہ حرف کسی لفظ کے آخر میں آ کی آواز دیتا ہے ۔ اور مقصورہ کہلاتا ہے ۔ جیسے عیسیٰ ۔ موسیٰ
مجتبیٰ ۔ مصطفیٰ ۔ مرتضیٰ ۔ حتّیٰ ۔ الیٰ ۔ علیٰ ۔ مولیٰ ۔ یحییٰ ۔ کبریٰ ۔ صغریٰ ۔

ے

اس حرف کے اوّل میں اگر زیر ہو اور خوب ظاہر کر کے نہ پڑھا جاوے تو کبھی اسکو (ے) لکھتے
ہیں اور کبھی اسطرح (ی) لکھتے ہیں اور اس کو مجہول کہتے ہیں ۔ جیسے کے ۔ سے ۔ نے ۔ تھے
دیئے ۔ لیئے ۔ آئے ۔ گئے ۔ کی ۔ سی ۔ نی ۔ تھی ۔ دیئی ۔ لئی ۔ آئی ۔ گئی ۔

ال

یہ دونوں حرف اگر ا ب ج ح خ ع غ ف ق ک م و ہ ی اسکے اوّل میں ملائے جاویں

طوئے بھی ایسے ہی ہے ۔

ع عین کا سر ادھا قط بڑا اور آدھا قط ترچھا نیچے سے خالی اوپر سے کچھ گول پھر ایک نقطہ نیچے سے گول (ء) اوپر سے خالی درمیان میں ایک قط جگہ اور نیچے کی نوک آدھ قط جو گول نقطہ سے ملی ہوئی ہے پھر دو قط گردن اور دائرہ جیم کا سا ہے غین بھی ایسے ہی ہے ۔

ف

ف کا سرا ایک نقطہ ہے نیچے سے گول اوپر سے خالی پھر اوپر کو قلم گھمائیں کہ گولائی پوری ہو جائے سوا قط اونچا اور ایک قط چوڑا ۔ پھر اس میں بے ملائیں ۔

ف

نقطہ کا رُخ ترچھا اور بے سے ایک قط فاصلہ ہوتا ہے

ق قاف کا سرا فے کے سرے کی طرح ہے مگر نقطہ کا رُخ سیدھا ہے اس میں گردن نہیں بس دائرہ ہے جو ساڑھے تین قط چوڑا سرے سے نیچے ڈھائی قط گہرا ہے ۔

ک کاف کا سرا الف ہے اس میں بے ملا دیں اور مرکز آدھے قط موٹا پانچ قط لمبا اور اتنا ترچھا ہو کہ اسکے

توصرف ل پڑھا جاوے گا۔ اور الف کو نہ پڑھیں گے۔ جیسے حتی الامکان۔ عبدالباری۔ جواب الجواب۔ عبدالحق۔ عبدالخالق۔ نورالعین۔ عبدالغنی۔ بالفعل۔ عبدالقادر۔ عبدالکریم۔ بالکل۔ حتی المقدور۔ عبدالوہاب۔ بوالہوس۔ طویل الید اور اگر رت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن کے اوّل میں ملاتے جاویں تو دونوں نہ پڑھے جاوینگے بلکہ ال کے بعد والے حرف پر تشدید پڑھی جاوے گی۔ جیسے عندالتاکید۔ نجم الثاقب علیم الدین غبی الذہن۔ عبدالرزاق۔ عدیم الزوال۔ عندالسوال عبدالشکور۔ بالصواب۔ بالضرور میزان الطب۔ وسیلۃ الظفر۔ قائم اللیل۔ نصف النہار وغیرہ۔

حرکات وسکنات ذیل کا استعمال

نام	صورت	آواز	نام	صورت	آواز
مد	ٓ	ا	تنوین دوزیر	ٍ	ن
تنوین دوزبر	ً	ن	تنوین دوپیش	ٌ	ن
تشدید	ّ	دوہرا حرف	سکون	ْ	اس پر پچھلا حرف ٹھیرتا ہے
وقف		سکون کے بعد سکون			

مد (آ۔ ٓ)

یہ حرکت الف کے اوپر آتی ہے۔ جیسے آج۔ آگ۔ آڑ۔ آرہ۔ آس۔ آل۔ آم۔ آن آنت۔ آری۔ آدھی۔ آنچ۔ آندھی۔ آیا۔ آٹا۔ آدم۔ آفت۔ آہٹ۔ آلو۔ آسمان۔

تنوین دوزبر (ً) یہ حرکت ہمیشہ الف کے ساتھ ہوتی ہے اور کبھی ت کے ساتھ بھی آتی ہے جیسے معاً۔ فوراً۔ مثلاً۔ اتفاقاً۔ عمداً۔ سہواً۔ خصوصاً۔ عموماً۔ طوعاً۔ کرہاً۔ جبراً۔ قہراً۔ بغتۃً۔ عداوۃً۔

تنوین دوزیر (ٍ) جیسے یومئذٍ حینئذٍ۔ **تنوین دوپیش (ٌ)** جیسے نورٌ۔ حورٌ

تشدید (ّ)

یہ حرکت جس حرف پر ہوتی ہے وہ دومرتبہ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے اُلّو۔ چلّو۔ کلّو۔ منّو۔ بلّی کتّا۔ دلّی۔ بدّھو۔ چکّی۔ لکّڑ۔ ٹکّر۔ لڈّو۔ سچّا۔ کچّا۔ پکّا۔ ہتّا۔ پتّا۔ پتّہ۔ بلّا۔ پلّا۔ چھلّا۔

اُوپر چوکور لکیر بنائیں تو ہر طرف سے تین تین قط ہو اور مرکز چار یا تین قط کا بھی ہوتا ہے ایسے ہی گاف۔

ل آدھا قط موٹا الف پانچ قط کا ذرا سا بائیں کو خم لیے ہوئے دائرہ سین کا۔ مگر نوک ڈیڑھ قط زیادہ ہوگی۔

م ایک نقطہ بنا کر دوبارہ قلم کو اس طرح کھینچیں کر نقطہ آدھا ڈھک جائے آدھا کھلا رہیں اس طرح آدھا دائرہ ملائیں کہ الٹا لام بن جائے دُنبالہ گاؤدم ہے۔

ن الف دو قط لمبا آدھ قط موٹا اندر کو ذرا سا خم لیے ہوتے پھر دائرہ سین والا آخر کی نوک ایک قط مگر الف سے ایک قط نیچے تک ہے۔

و قاف کے مانند سر بناؤ اور نیچے ڈیڑھ قط لمبی لگا دو

ہ اوپر فا کا سر نیچے صاد کا الٹا سر۔ بیچ کی سفیدی لمبائی چوڑائی میں ایک قط۔

لا ایک الف اور نیچے لیے کا الٹا سرا ایک قط پھر دوسرا الف۔ بیچ میں آدھ قط فاصلہ۔ پہلا الف ذرا اونچا۔ دوسرا ذرا نیچا۔

ی سرا ترچھے قلم سے شروع کرکے گھٹاتے گھٹاتے گولائی سے ترچھے خط سے ملائیں پھر دائرہ لگادیں گردن نہیں ہے نوک دو قط تک ہوگی۔ دائرہ تین قط چوڑا سرے اور نقطہ

کے بیچ میں ایک قط جگہ اور سرے سے اُلٹی دوسری یا بن سکے۔

ے

لے بڑی ہوئی دو قط پھر اُلٹی بے گیارہ قط بیچ میں ایک قط جگہ ہے آخر شروع سے ایک قط اونچا ہونا چاہیئے جیسے باسیدھی۔

خط کی ضروری باتیں

۱۔ اگر خط کسی کے خط کا جواب ہو تو اسکا خط سامنے رکھ لیا جائے تاکہ جس جس بات کا جواب ضروری ہے وہ چھوٹ نہ جائے۔

۲۔ جس کو خط لکھا جاتا ہو پہلے اسکو ذہن میں لے لو کہ ہمارا اس سے کیا تعلق ہے جتنا تعلق ہو اسی قدر ادب تہذیب کے لفظوں میں اُسے لکھنا چاہیئے بلکہ یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ گویا ہم خود اسکے سامنے بیٹھے ہوئے زبانی بات کر رہے ہیں۔ پھر جو جو بات کہنا ادب کے خلاف نہ ہو وہ وہ لکھی جائے۔ اور جو بے تمیزی کی بات ہو ایسے آدمی سے نہ کہی جاتی ہو وہ نہ لکھو۔

۳۔ اس کا بہت خیال رکھنا چاہیئے کہ خط کے کسی لفظ سے بھی کسی کو رنج اور تکلیف نہ پہنچے۔ اسکی پہچان کی اچھی صورت کہ کس لفظ سے رنج پہنچتا ہے کس سے نہیں یہ ہے کہ خود یہ غور کرنا چاہیئے کہ اگر

سکون (ْ)

اسکے معنی ٹھہرنے کے ہیں۔ اس سے پہلے حرف کو اسکے ساتھ ملا کر ٹھہر جاتے ہیں جس حرف پر یہ ہوتا ہے وہ ساکن کہلاتا ہے جیسے اَبْ۔ جَبْ۔ دِلْ۔ دَمْ۔ دَسْ۔ رَسْ۔ اِسْ۔ اُسْ۔ گُلْ۔ کُلْ۔ دِنْ۔

وقف

یہ سکون کے بعد ہوتا ہے جس حرف پر یہ ہوتا ہے موقوف کہلاتا ہے جیسے اَبْرْ۔ جَبْرْ۔ صَبْرْ۔ قَبْرْ۔ علم۔ حلم۔ گوشت۔ پوست۔ دوست۔ فہر۔ مہر۔ شہر۔ بند۔ نرم۔ سخت۔ تخت وغیرہ۔

خط لکھنے کا بیان

جب کسی کو خط لکھنا منظور ہو تو پہلے یہ خیال کر لو کہ وہ تم سے بڑا ہے یا چھوٹا یا برابر۔ جس درجے کا آدمی ہو اُس کے موافق خط میں الفاظ لکھو۔ بڑوں کے خط کو۔ والانامہ۔ سرفرازنامہ۔ افتخارنامہ۔ کرامت نامہ۔ اعزازنامہ۔ صحیفۂ عالی۔ صحیفۂ گرامی لکھتے ہیں۔ اور جو شخص بہت بڑا ہو تو اسکو آپ کی جگہ آنجناب۔ جنابِ عالی۔ جنابِ والا۔ حضرت والا۔ حضرت عالی لکھتے ہیں جیسے یہ لکھنا منظور ہو کہ آپ کا خط آیا تو یوں لکھیں گے۔ جنابِ والا کا سرفرازنامہ آیا اور آیا کی جگہ یوں لکھتے ہیں۔ سرفرازنامہ صادر ہوا۔ سرفرازنامہ نے مشرف فرمایا۔ اور چھوٹے کے خط کو مسرت نامہ۔ راحت نامہ لکھتے ہیں۔ اور برابر والے کے خط کو عنایت نامہ۔ کرم نامہ لکھتے ہیں۔ اور خط لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ مثلاً اگر باپ کو خط لکھو تو اس طرح لکھو۔ جناب والد صاحب مخدوم و معظم فرزندان دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم۔ بعد تسلیم بصد آداب و تعظیم کے عرض ہے کہ آپ کا والانامہ آیا خیریت مزاج مبارک کے دریافت ہونے سے اطمینان ہوا۔ اسکے بعد اور جو کچھ مضمون لکھنا منظور ہو لکھ دو۔ اسمیں سے دام ظلکم العالی تک جو کچھ لکھا جاتا ہے اسکو القاب کہتے ہیں۔ اور اسکے بعد سلام و دُعا جو کچھ لکھا جاتا ہے اس کو آداب کہتے ہیں۔ اسکے بعد جو حال چاہو لکھو اس کو خط کا مضمون کہتے ہیں۔

بڑوں کے القاب اور آداب

والد کے نام:- جناب والد صاحب معظم و محترم فرزندان مخدوم و مطاع کمترینان دام ظلکم العالی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بعد تسلیم بصد آداب و تکریم عرض ہے کہ:-

ایضاً:— جناب والد صاحب معظم و محترم فرزندان دام ظلکم العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعد آداب و تسلیم بصد تعظیم و تکریم عرض ہے کہ:-

ایضاً:— جناب والد صاحب معظم و محترم فرزندان دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعد تسلیم بصد تعظیم کے التماس ہے کہ:-

ایضاً:— جناب والد صاحب معظمی و محترمی مد ظلہم العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بعد آداب و تسلیم کے عرض ہے۔

ایضاً:— معظمی و محترمی دام ظلہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بعد تسلیم کے عرض ہے۔

چچا کے نام:- معظم و محترم فرزندان مخدوم و مطاع خوردان دام ظلکم العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعد تسلیم بصد تعظیم کے عرض ہے۔

خالو کے نام:— جناب خالو صاحب معظم و محترم خوردان دام ظلکم العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

ایضاً:— جناب خالو صاحب مخدوم و مکرم کمترینان دام ظلکم العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

والدہ کے نام:- جناب والدہ صاحبہ مخدومہ و معظمہ دام ظلہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ایضاً:— جناب والدہ صاحبہ مخدومہ و معظمہ دام ظلہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ایضاً:— جناب والدہ صاحبہ معظمہ و محترمہ دام ظلہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بڑی بہن کو:— ہمشیرہ صاحبہ معظمہ و محترمہ مخدومہ و مکرمہ دام ظلہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

بڑے بھائی کو:- جناب بھائی صاحب معظم و محترم مخدوم و مکرم دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

جو القاب والد کے ہیں دادا اور نانا اور چچا اور ماموں اور خسر کے بھی وہی القاب ہیں۔ اور جو القاب والدہ کے ہیں خالہ اور ممانی اور نانی اور چچی وغیرہ بڑے رشتوں کے بھی وہی القاب ہیں۔ والدہ صاحبہ

کوئی ہم کو ایسا خط لکھتا جیسا ہم لکھ رہے ہیں اور ہم کو اس سے وہی مرتبہ حاصل ہوتا جو خط والے کو ہم سے ہے تو یہ بات ہم کو ناگوار ہوتی یا نہیں بس جو بات ناگوار معلوم ہونے کی ہو اُسے ہرگز خط میں نہ لکھا جائے

۴- ہنسی مذاق میں بھی ایسی باتیں جس سے دوسرے کی ذلت ہوتی ہو ہرگز ہرگز نہ لکھنی چاہئیں چاہے اس سے کتنی ہی بے تکلفی کیوں نہ ہو کیونکہ نہ معلوم خط کس کے ہاتھ پڑ جائے۔ دوسرے کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پڑھنے والا اُسے مذاق نہیں سمجھتا بلکہ سچ کا لکھا سمجھ جاتا ہے تو اسکے دل میں تمہاری طرف سے بُرائی بیٹھ جاتی ہے۔

۵- خط کے پانچ جز ہوتے ہیں۔ پہلا جز القاب و آداب دوسرا جز سلام دُعا۔ تیسرا خیریت پوچھنا اور اپنے یہاں کی خیریت لکھنا۔ چوتھا اصل مضمون جو اسوقت لکھنا ہو چاہے کچھ پوچھنا ہو یا کسی بات کا جواب دینا ہو۔ پانچواں جز دُعا اپنے واسطے بھی اور جس کو خط لکھا گیا ہے اسکے لئے بھی اسکے بعد جیسے جیسے سلام کہلانا ہو اُسے بھی لکھ دیجئے۔

۶- خط میں جتنی باتیں پوچھنی ہوں یا جتنی باتوں کا جواب لکھنا ہو اُن پر اگر نمبر ڈالکر لکھ دیا جائے تو اچھا ہے تاکہ ایک دوسرے سے الگ ہو جائے اور سمجھنے میں

کی جگہ خالہ صاحبہ۔ مومانی صاحبہ لکھ دیا کرو۔ دیور اور جیٹھ سے جہاں تک ہو سکے خط و کتابت نہ رکھو۔ زیادہ میل جول مت بڑھاؤ۔ اگر کبھی ایسی ضرورت ہی آپڑے تو خیر لکھ دو۔ اور اُن کو جناب بھائی صاحب کر کے لکھ دو۔ آداب سب رشتوں کے ایک ہی طرح کے ہیں۔

چھوٹوں کے القاب و آداب

بیٹا۔ پوتا۔ بھتیجا نواسا وغیرہ: برخوردار نورِ چشم راحت جان سعادت و اقبال نشان سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد دُعائے زیادتی عمر و ترقی درجات کے واضح ہو۔

ایضاً:۔۔۔۔ نورِ بصر لختِ جگر طول عمرہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بعد دُعائے درازی عمر وحصولِ سعادت دارین کے واضح رائے سعید ہو۔

ایضاً:۔۔۔۔ فرزند دلبند جگر پیوند طال عمرہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد دُعاہائے فراواں کے واضح ہو

چھوٹا بھائی:۔ برادر عزیز از جان سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد دُعا کے واضح ہو۔

برابر کا بھائی:۔ برادر بجان برابر سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد دُعائے سعادتمندی و نیک اطواری کے واضح ہو۔

چھوٹی بہن کو:۔۔۔ ہمشیرہ عزیزہ نور چشمی صالحہ سلمہا اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

" :۔۔۔ خواہر نیک اختر طول عمرہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

آداب سب کے ایک ہی طرح کے ہیں جس طرح جی چاہے لکھ دو۔

شوہر کے القاب اور آداب

سرتاج من سلامت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ بعد سلام اور شوق ملاقات کے عرض ہے کہ

محرمِ اسرار انیسِ غمگسارم من سلامت السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد سلام نیاز کے التماس ہے۔

واقفِ راز ہمدم و ہمراز من سلامت السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اشتیاقِ ملاقات کے بعد عرض ہے۔

آسانی ہو۔

۷۔ جواب میں اگر کسی بات کا انکار کرنا ہو تو بہت ہی نرم نرم لفظوں میں اپنا عذر بیان کر دینا چاہیئے کہ جس سے مجبوری ظاہر ہوتی ہو اور سوال کرنے والے کا اس سے دل نہ ٹوٹے بلکہ کوئی بہت ہی بڑی بات ہو تو پہلی دفعہ لکھ دیا جائے کہ غور کر کے جواب لکھا جائے گا۔ پھر دوسرے خط میں عذر ہو جائے تو ایک دم دل نہ ٹوٹے گا۔

۸۔ خط کی عبارت بہت بناسنوار کر لکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ ایسی لکھیئے کہ جس سے یہ معلوم ہو کہ گویا ویسے ہی آمنے سامنے بیٹھے باتیں ہو رہی ہیں۔

۹۔ بعض آدمی خط ایسا گھسیٹ گھسیٹ کر لکھتے ہیں کہ دو چار دن کے بعد پڑھوایا جائے تو شاید اُن سے بھی نہ پڑھا جائے۔ بھلا یہ تو سوچنا چاہیئے کہ اگر خط نہ پڑھا گیا تو خط بھیجنے سے فائدہ کیا ہوا۔ اس لئے خط بہت کھلے کھلے لفظوں میں الگ الگ ایک ایک حرف کر کے لکھنا چاہیئے۔ ہاں اگر جس کے پاس خط بھیجا جاتا ہے اُسے تمہارے خط پڑھنے کی عادت ہو گئی ہے تو چلتا ہوا لکھنے میں مضائقہ نہیں مگر پھر بھی ایسا تو ہو کہ ہر حرف پڑھا جاسکے۔

بیوی کے القاب و آداب

محرمِ[1] راز ہمدم و ہمرازِ من سلامت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد اشتیاق و تمنائے ملاقات کے واضح ہو کہ

رونقِ[2] خانہ و زیبِ کاشانۂ من سلامت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد شوقِ ملاقات کے واضح ہو۔

انیسِ[3] خاطرِ غمگین تسکین بخشِ دلِ اندوہگین سلمہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد اشتیاقِ ملاقات کے واضح ہو۔

باپ کے نام خط

معظم و محترمِ فرزندان دام ظلہم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد تسلیم بصد تعظیم کے عرض ہے کہ عرصہ سے جنابِ والا کا سرفراز نامہ صادر نہیں ہوا۔ اس لئے یہاں سب کو بہت تردد و پریشانی ہے امید کہ اپنے مزاجِ مبارک کی خیریت سے جلدی مطلع فرماکر سرفراز فرمائیں۔ ہمشیرہ عزیزہ مسماۃ زبیدہ خاتون خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ کل اِس کا کلام مجید ختم ہوگیا۔ اب آپ اسکے واسطے اُردو کی کوئی کتاب روانہ فرمایئے کہ شروع کرادی جاوے۔ جو کتاب تعلیم الدین آپ نے میرے واسطے بھیجی تھی وہ بڑی اچھی کتاب ہے سب بیبیوں نے اُس کو پسند کیا، اور اس کی طلبگار ہیں۔ اس لئے اِس کی چار پانچ جلدیں اور بھیج دیجئے۔ باقی یہاں سب خیریت ہے۔ آپ اپنی خیریت سے جلدی مطلع فرمایئے تاکہ رفع تردد اور اطمینان ہو۔ والتسلیم۔ فقط عریضۂ ادب حمیدہ خاتون از الٰہ آباد ۱۳ محرم روز شنبہ

بیٹی کے نام خط

لختِ جگر نیک اختر نورِ چشم راحتِ جان بی بی خدیجہ سلمہا اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد دُعا درازیٔ عمر و ترقیٔ علم و ہنر کے واضح ہو کہ بہت عرصہ سے تمہارا کوئی خط نہیں آیا جس سے دِل کو تردّد تھا لیکن پرسوں تمہارے بڑے بھائی کا مسرت نامہ آیا خیریت دریافت ہونے سے اطمینان ہوا۔ اس خط سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تم کو لکھنے پڑھنے کا کچھ شوق نہیں ہے؛ اور اس میں بہت کم دل لگاتی ہو۔ یہ بھی سُنا کہ بعض عورتیں تمہارے لکھنے پڑھنے پر یُوں کہتی ہیں کہ لڑکیوں کو لکھانے پڑھانے سے کیا فائدہ

۱۰۔ بعض آدمیوں کو شوق ہوتا ہے کہ خط میں انگریزی عربی فارسی کے الفاظ ٹھونس دیتے ہیں چاہے مکتوب الیہ یعنی وہ شخص جسے خط لکھا جارہا ہے کچھ بھی نہ جانتا ہو۔ یہ بھی اچھا نہیں بلکہ خط مکتوب الیہ کی لیاقت کے موافق لکھنا چاہیئے جسے وہ خوب سمجھ سکے۔

۱۱۔ خط آدھی ملاقات گنا جاتا ہے اور ملاقات میں محبت وتعلق کی اور دل خوش کرنے والی باتیں ہوں تو ملنے کو جی بھی چاہتا ہے ورنہ نہیں بس ایسے ہی خط میں سمجھ لیجئے کہ اگر ہر ہر لفظ سے تعلق محبت اور مسرت وخوشی ٹپکتی ہو تو خط خط ہے نہیں تو کچھ نہیں۔

۱۲۔ خط لکھنے کے بعد پھر ایک دفعہ غور سے پڑھ لیا جائے کہ جو لفظ چھوٹ گیا ہو وہ بھی لکھ دیا جائے جو بات خلافِ ناگوار یا بے تمیزی کی قلم سے نکل گئی ہو وہ کاٹ دی جائے یا کچھ پُوچھنا یا جواب دینا رہ گیا ہو تو وہ بھی لکھ دیا جائے۔

۱۳۔ شروع شروع میں خط لکھ کر اپنے اُستاد یا بڑوں کو دکھا لیا جائے جو بات اصلاح کی ہوگی وہ اس کی اصلاح کردیں گے۔ اور پھر آگے کو اس کا خیال رکھا جائے کہ ایسی بات کبھی نہ لکھی جائے اور جو بات بڑھائیں اس کا خیال بھی رکھنا چاہیئے کہ ایسی بات پہلے ہی لکھی جایا

اِن کو تو سینا پرونا، کھانا پکانا، چکن وغیرہ کاڑھنا سکھانا چاہیئے۔ اِن کو پڑھا لکھا کر کیا مَردوں کی طرح مولوی بنانا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ان ہی لوگوں کے بہکانے سے تمہارا دل اُچاٹ ہو گیا۔ اور تم نے محنت کم کردی۔ اے میری بیٹی! تم اُن بے وقوف عورتوں کے کہنے پر ہرگز نہ جانا اور یہ سمجھو کہ مجھ سے بڑھ کر کوئی دوسرا تمہارا خیر خواہ نہیں ہو سکتا اسلئے میری یہ نصیحت یاد رکھو کہ اُن عورتوں کا یہ کہنا بالکل بیوقوفی ہے۔ کم سے کم اتنا ہر عورت کے لئے ضروری ہے کہ اُردو لکھ پڑھ لیا کرے۔ اس میں بڑے بڑے فائدے ہیں اور لکھنا پڑھنا نہ جاننے میں بڑے بڑے نقصان ہیں۔ اوّل تو بڑا فائدہ یہ ہے کہ زبان صاف ہو جاتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بے پڑھی عورتیں ثواب کو صاباب اور شوربے کو سُرو، کبوتر کو قبوتر۔ جہیز کو دہیز۔ زکام کو جکھام اور بعض زخام بولتی ہیں۔ اور جو عورتیں پڑھی لکھی ہوتی ہیں۔ وہ اُن پر ہنستی ہیں۔ اور اُن کی نقلیں کرتی ہیں۔ سو پڑھنے لکھنے سے یہ عیب بالکل جاتا رہتا ہے دوسرے نماز روزہ درست ہو جاتا ہے۔ دین و ایمان سنبھل جاتا ہے۔ بے پڑھی عورتیں اپنی جہالت سے بہت سے کام ایسے کرتی ہیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ اور اُنکو خبر بھی نہیں ہوتی۔ اگر خدانخواستہ اس وقت موت آجاوے تو کافروں کی طرح ہمیشہ دوزخ میں جلنا پڑے گا کبھی نجات نہیں ہو سکتی۔ پڑھنے لکھنے سے یہ کھٹکا جاتا رہتا ہے، اور ایمان مضبوط ہو جاتا ہے۔ تیسرے گھر کا بندوبست جو خاص عورتوں ہی کے ذمہ ہوتا ہے، وہ بخوبی انجام پاتا ہے۔ سارے گھر کا حساب کتاب ہر وقت اپنی نگاہ میں ہوتا ہے۔ چوتھے اولاد کی پرورش عورت سے خوب ہوتی ہے۔ کیونکہ چھوٹے بچے ماں کے پاس زیادہ رہتے ہیں۔ خاص کر لڑکیاں تو ماں ہی کے پاس رہتی ہیں۔ تو اگر ماں پڑھی لکھی ہو گی تو ماں کی عادتیں اور بات چیت بھی اچھی ہو گی تو اولاد بھی وہی سیکھے گی اور کمسنی ہی سے خوش اخلاق اور نیک بخت ہو گی، کیونکہ ماں اُن کو ہر وقت تعلیم کرتی اور ٹوکتی رہے گی۔ دیکھو تو یہ کتنا بڑا فائدہ ہے۔ پانچویں یہ کہ جب عورت کو علم ہو گا تو ہر وقت اپنے ماں باپ خاوند عزیز و اقربا کا رُتبہ پہچان کر اُن کے حقوق ادا کرتی رہے گی۔ اُس کی دُنیا اور عقبیٰ دونوں بن جاویں گی۔ ان سب کے علاوہ پڑھنا لکھنا نہ جاننے میں ایک اور بڑی قباحت یہ ہے کہ گھر کی بات غیروں پر ظاہر کرنی پڑتی ہے، یا اس کے چھپانے سے نقصان ہوتا ہے۔ عورتوں کی باتیں اکثر حیا و شرم کی ہوتی ہیں لیکن اپنی

کرے اور اس اصلاح پر خوب غور کرنا چاہیئے کہ جو بات گھٹائی یا بڑھائی ہے وہ کیوں گھٹائی یا بڑھائی ہے تاکہ اس جیسی باتوں سے احتیاط ہو سکے۔

۱۴۔ خط کے شروع میں یا اخیر میں اپنا نام اور پُورا پتہ ضرور لکھ دینا چاہیئے کیونکہ کبھی پہلا خط گم ہو جاتا ہے تو جواب دینے والے کو دقت ہوتی ہے اور تم کو خط کا انتظار رہتا ہے اور جواب آنے سے طرح طرح کے خیالات آتے ہیں اور فکر ہوتا ہے بلکہ بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں

۱۵۔ ہر خط کے اخیر یا شروع میں تاریخ مہینہ اور سنہ بھی لکھنا ضروری ہے۔ بہت دفعہ اس کی ضرورت پڑتی ہے اور تاریخ نہ ہونے سے بہت دقت ہوتی ہے۔ مثلاً کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بیماری یا سفر یا کسی اور وجہ سے جواب نہیں لکھا گیا اور اس وجہ سے کئی خط جمع ہو گئے تو اب یہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ کون پہلا ہے اور کون بعد کا ہے تاکہ اُن کے موافق جواب لکھا جائے یا بعض باتیں وقتی ہوتی ہیں کہ اُن کو جلد کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے کسی خط میں بلایا اور لکھا ہو کہ اگر ایک ہفتہ کے اندر اندر تم آگئے تو ہمیں یہاں ملو گا اب اگر اس خط میں تاریخ

ماں بہن سے کبھی ظاہر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اتفاق سے ماں بہن وقت پر پاس نہیں ہوتیں ایسی صورت میں یا تو بے شرمی کرنی پڑتی ہے اور دُوسروں سے خط لکھانا پڑتا ہے۔ یا نہ کہنے سے بہت نقصان اُٹھانا ہوتا ہے اسکے علاوہ اور ہزاروں فائدے ہیں اور پڑھنا نہ جاننے میں قباحتیں ہیں کہاں تک بیان کروں دیکھو اب تم میری نصیحت یاد رکھنا اور پڑھنے لکھنے سے ہرگز جی نہ چرانا۔ زیادہ دُعا۔ فقط

راقم عبداللہ از بنارس - ۲۵ - رمضان روز جمعہ

بیٹی کی طرف سے خط کا جواب

معظم و محترم فرزندان دام ظلکم العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد آداب و تسلیم کے عرض ہے کہ صحیفۂ عالی نے صادر ہو کر مشرف فرمایا۔ آپ کے مزاج کی خیریت دریافت ہونے سے اطمینان ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ذات بابرکات کو ہمارے سروں پر دائم و قائم رکھے جناب والا نے بندی کے لکھنے پڑھنے کی نسبت جو لکھا۔ اس سے مجھ کو بہت فائدہ ہوا۔ بیشک لوگوں کے کہنے سننے کی وجہ سے میرا دل اُچاٹ ہو گیا تھا۔ اب جس دن سے والا نامہ آیا ہے میں بہت دل لگا کر کے پڑھتی اور کچھ بُرا بھلا لکھنے بھی لگی ہوں۔ بیشک آپ کا فرمانا بہت بجا ہے کہ اس میں بے انتہا فائدے ہیں، اور جو عورتیں پڑھنا لکھنا نہیں جانتیں وہ بہت پچھتاتی ہیں، کہ ہم نے کیوں نہ سیکھ لیا پرسوں کی بات ہے کہ پیشکار صاحب کی بی بی جو ہمارے پڑوس میں رہتی ہیں اُن کے ماموں کا خط آیا اور گھر میں کوئی مرد آجکل ہے نہیں۔ بیچاری ایک ایک کی خوشامد کرتی پھریں کہ کوئی خط پڑھ دیوے یا کہیں سے پڑھوا لاوے کہ اب موما نی کی طبیعت کیسی ہے۔ سُنا گیا تھا کہ اُن کا بُرا حال ہے اس وجہ سے بیچاری بڑی گھبرا رہی تھیں۔ دوپہر کا آیا ہوا خط دن بھر پڑا رہا۔ اور کوئی پڑھنے والا نہ ملا۔ مغرب کے بعد بیچاری میرے پاس آئیں تو میں نے حال سُنایا۔ تب اُن کا جی ٹھکانے ہوا تب سے میرے جی کو یہ بات لگ گئی کہ بیشک پڑھنے لکھنے کا ہنر بھی بڑی دولت ہے۔ اور اسکے نہ جاننے سے بعضے وقت بڑی مصیبت پڑتی ہے اور یہ بھی میں دیکھتی ہوں کہ ہماری برادری میں پانچ بیبیاں خوب پڑھی لکھی ہیں وہ جہاں جاتی ہیں ان کی بڑی عزت ہوتی ہے۔ جو بات خلاف شرع کسی سے

نہیں ہے اور ہمارے پاس کئی خط جمع ہو گئے تو اب معلوم نہیں ہوگا کہ ہم کو اِسوقت جانے سے وہ ملیں گے یا نہیں اور بعض دفعہ کسی مقدمہ میں یا ویسے ہی گفتگو میں تاریخ کے ساتھ خط پیش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاریخ نہ ہونے سے دقت ہوتی ہے اور ڈاکخانہ کی مُہر میں جو تاریخ پڑتی ہے تو اس میں اوّل تو یہ بات ہے کہ وہ تاریخ اُس دن کی ہوتی ہے جس دن خط ڈاکخانہ سے چلا ہے اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم نے مثلاً آج خط ڈالا مگر ڈاک نکل چکی تھی تو یہ کل نکلے گا اور اس پر کل کی تاریخ پڑے گی اب اگر ہمنے آج خط میں لکھا تھا کہ ہم آج روانہ ہو کر پرسوں پہنچینگے۔ اسٹیشن پر انتظام کر دیجئے تو وہاں سب باتیں ایک دن بعد سمجھی جائینگی۔ اور دقت ہو گی۔ غرض بہت سی دقتیں ہوتی ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ بہت دفعہ مُہر صاف نہیں پڑتی تو تاریخ نہیں سمجھی جاتی۔ تیسرے جو لوگ انگریزی جانتے ہیں مُہر کی تاریخ وہی پڑھ سکتے ہیں اور سب تو نہیں پڑھ سکتے۔

۱۶۔ خط کے اخیر میں کبھی کبھی دُوسروں کو سلام دُعا لکھا جاتا ہے اور خیریت پوچھی جاتی ہے یہ بات بہت اچھی ہے

ہوجاتی ہے یا بیاہ شادی میں کوئی بُری رسم ہوتی ہے تو اسکو ٹوکتی ہیں۔ منع کرتی ہیں۔ خُوب سمجھا کر نصیحت کرتی ہیں اور سب بیبیاں چُپکی ہوکر کان لگا کر سنتی رہتی ہیں۔ جو کوئی بات پُوچھنی ہوتی ہے اُن ہی سے پُوچھتی ہیں بیبیوں میں سب سے پہلے وہی پُوچھی جاتی ہیں۔ ساری بیبیاں اُن کی تعریفیں کرتی رہتی ہیں۔ اسلئے میں ضرور جی لگا کر لکھنا پڑھنا سیکھوں گی۔ مجکو خود بڑا شوق ہوگیا ہے۔ آپ بھی اللہ تعالےٰ سے دُعا فرمایئے کہ اللہ تعالےٰ مجکو یہ دولت نصیب فرمادے۔ باقی یہاں سب خیریت ہے زیادہ حدِ ادب۔ فقط آپ کی لونڈی خدیجہ عفی عنہا از سہارنپور۔ ۲۸۔ رمضان روز دوشنبہ

اس سے ان سب کے دل میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ دیکھو اتنے دور بیٹھے بھی ان کو ہمارا خیال ہے تو اس سے ان سب کو محبت پیدا ہوتی ہے۔ یہ خوش اخلاقی کی بات ہے ضرور کرنا چاہیئے۔
۱۷۔ اگر خط بڑوں کو لکھا جائے تو ان کے خط میں لکھنا کہ فلاں فلاں سے سلام کہہ دیجئے اور یوں کہہ دیجئے یوں کردیجئے یہ بے ادبی اور گستاخی ہے ان پر حکم چلانا ہے اچھا طریقہ یہ ہے کہ یوں لکھے کہ اگر فلاں صاحب خط دیکھیں تو سلام قبول کریں ہاں اگر ان سے بہت بے تکلفی ہو تو بہت ادب کے لفظوں میں لکھ دینے کا مضائقہ نہیں ہے، چھوٹوں یا برابر والے بے تکلف لوگوں کو لکھنے میں حرج نہیں ہے۔

بھانجی کے نام خط

نورِ چشم راحت جان بی بی صدیقہ سلمہا اللہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد دُعا۔ کے واضح ہو کہ تمہارا مسرت نامہ آیا۔ حال معلوم ہونے سے تسلی ہوئی۔ تمہارے پڑھنے کا حال سنکر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ اللہ تعالےٰ تمہاری عمر میں برکت دیوے اور تمہاری محنت کا پھل تم کو جلدی نصیب کرے۔ جس دن تم اپنے ہاتھ سے مجھے خط لکھو گی۔ اُس دن میں پانچ روپیہ مٹھائی کھانے کے لئے تم کو روانہ کروں گا۔ اور ایک نصیحت میں تم کو اور کرتا ہوں۔ میں نے سُنا ہے کہ تم شوخی بہت کیا کرتی ہو، اور کسی کا ادب لحاظ نہیں کرتی ہو۔ اس بات سے مجکو بڑا افسوس ہوا کیونکہ آدمی کی عزت فقط پڑھنے لکھنے سے نہیں ہوتی، جب تک ادب لحاظ نہ سیکھو گی، لوگ تم سے محبت اور پیار نہ کرینگے۔ پڑھنے لکھنے کے ساتھ سب سے اوّل لڑکوں اور لڑکیوں کو لازم ہے۔ کہ ادب سیکھیں۔ کیونکہ ادب سے آدمی ہر دلعزیز ہوجاتا ہے۔ اور سب آدمی اُس کی خاطر کرتے ہیں۔ ادب کرنیوالا ہمیشہ خوش نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ کسی کا قول ہے۔ با ادب بانصیب۔ بے ادب بے نصیب اب میں تم کو بتاتا ہوں کہ ادب کیا چیز ہے اور اس کا برتاؤ کیونکر چاہیئے جو کوئی تم سے عمر اور رشتہ میں بڑا ہو اُس کو بہت تعظیم سے سلام کرو۔ اور اسکے سامنے کوئی فحش بات زبان سے مت نکالو۔ نہ اپنے برابر والوں سے اسکے سامنے خوش طبعی اور دِل لگی مذاق کرو۔ جب وہ تمہیں پکارے تو بہت نرم آواز سے جواب دو۔ اور جب تم کو کچھ دیوے تو سلام کرو۔ اور جو نصیحت کی

بات کہے خوب غور سے سنو۔ جب وہ بول رہا ہو تو بیچ سے اُس کی بات مت کاٹو۔ جہاں وہ بیٹھا ہو اُس سے اُونچی جگہ مت بیٹھو۔ اور اس کا نام لے کر مت پکارو۔ بلکہ اس سے رشتہ لگا کر بولو۔ نام بڑھا کر لیا کرو۔ جیسے خالو جان پھوپی اماں ۔ ناناجی ۔ آپا جان اگر غصہ میں آکر وہ تم کو کچھ بُرا بھلا کہیں تو تم ہرگز اُس کا جواب مت دو۔ اُلٹ کر اُن کو کچھ نہ کہو۔ اسی کا نام ادب ہے ۔ اور یہ آدمی کے واسطے بہت ضروری ہے ۔ فقط

محمد واجد حسین از فیض آباد

اگر کسی برابر والے کو خط لکھنا ہو تو اسکے لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اُسکے مرتبہ کے موافق اس طرح القاب لکھو۔

القاب

عنایت فرمائے من سلامت السلام علیکم ورحمۃ اللہ مشفقہ شفیقہ من سلامت السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مہربان من سلامت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ (پھر اس طرح آداب لکھو)

بعد سلام مسنون کے عرض ہے۔ یا یوں لکھو۔ بعد سلام مسنون وشوق ملاقات کے عرض ہے۔ پھر خط کا مضمون لکھ دو اور یہ خیال رکھو کہ نہ تو اتنا بڑھا کر لکھو جس طرح کہ بڑوں کو لکھتے ہیں۔ اور نہ اتنا گھٹا کر لکھو جیسے کہ چھوٹوں کو لکھتے ہیں۔ بلکہ ہر بات میں برابری کا خیال رکھو۔

خط کے پتے لکھنے کا طریقہ

نمونہ کے لئے دو پتے لکھے جاتے ہیں

بخدمت والا درجت معظم ومحترم من جناب داروغہ وحید الزمان صاحب دام ظلکم العالی

محلہ امین آباد۔ قریب مکان حکیم عبد الغنی صاحب نائب تحصیلدار ۔ لکھنؤ۔

بمطالعہ برخوردار سعادت اطوار منشی محمد سعید الدین سلمہ اللہ تعالے درآید

چوک بر دوکان لیاقت حسین صاحب سادہ کار ۔ فیض آباد۔

ع ڈاک خانہ کے لوگ خط پر انگریزی میں پہنچنے کی جگہ کا نام لکھتے ہیں اسواسطے جس جگہ خط بھیجنا ہو اگر وہاں ڈاکخانہ ہو تو اسکے اور ضلع کے نام کے نیچے لکیر کھینچ دو۔ اگر وہاں ڈاک خانہ نہ ہو تو جہاں اس کا ڈاک خانہ ہے اس جگہ کے نام اور ضلع کے نام کے نیچے لکیر کھینچ دو۔ اور پتہ لکھنے کا بہت اچھا طریقہ یہ ہے کہ اوّل تو چھوٹے سے القاب کے ساتھ ان کا نام لکھ دو جن کے پاس خط جاتا ہے پھر اُن کا عہدہ ۔ پھر دوسری سطر میں محلہ کا نام اور تیسری سطر میں ڈاکخانہ و ضلع کا نام اور اگر وہاں ڈاکخانہ نہیں ہے تو دوسری سطر میں اس جگہ کا بھی نام لکھا جاتے اور تیسری سطر میں ڈاکخانہ و ضلع کا نام ہو۔ پھر اگر خط کسی دوسرے صوبہ میں لکھنا ہے تو ضلع کے بعد صوبہ کا نام بھی ہونا چاہیئے اور اگر کسی دوسرے ملک میں خط لکھنا ہو تو سب سے اُوپر ٹکٹ کی برابر میں ملک کا نام لکھ دیا جاتے اور کارڈ اور لفافہ پر پتہ ایک ہی طرف لکھا جاتا ہے ۔

گنتی

نام	صورت	نام	صورت	نام	صورت	نام	صورت
ایک	۱	چھبیس	۲۶	اکیاون	۵۱	چھہتّر	۷۶
دو	۲	ستائیس	۲۷	باون	۵۲	ستتّر	۷۷
تین	۳	اٹھائیس	۲۸	ترپن	۵۳	اٹھتّر	۷۸
چار	۴	انتیس	۲۹	چوّن	۵۴	اُناسی	۷۹
پانچ	۵	تیس	۳۰	پچپن	۵۵	اَسّی	۸۰
چھ	۶	اکتیس	۳۱	چھپن	۵۶	اکیاسی	۸۱
سات	۷	بتیس	۳۲	ستاون	۵۷	بیاسی	۸۲
آٹھ	۸	تینتیس	۳۳	اٹھاون	۵۸	تراسی	۸۳
نو	۹	چونتیس	۳۴	انسٹھ	۵۹	چوراسی	۸۴
دس	۱۰	پینتیس	۳۵	ساٹھ	۶۰	پچاسی	۸۵
گیارہ	۱۱	چھتیس	۳۶	اکسٹھ	۶۱	چھیاسی	۸۶
بارہ	۱۲	سینتیس	۳۷	باسٹھ	۶۲	ستاسی	۸۷
تیرہ	۱۳	اڑتیس	۳۸	تریسٹھ	۶۳	اَٹھاسی	۸۸
چودہ	۱۴	انتالیس	۳۹	چونسٹھ	۶۴	نواسی	۸۹
پندرہ	۱۵	چالیس	۴۰	پینسٹھ	۶۵	نوّے	۹۰
سولہ	۱۶	اکتالیس	۴۱	چھیاسٹھ	۶۶	اکیانوے	۹۱
سترہ	۱۷	بیالیس	۴۲	سڑسٹھ	۶۷	بانوے	۹۲
اٹھارہ	۱۸	تینتالیس	۴۳	اڑسٹھ	۶۸	ترانوے	۹۳
انیس	۱۹	چوالیس	۴۴	اُنہتّر	۶۹	چورانوے	۹۴
بیس	۲۰	پینتالیس	۴۵	ستّر	۷۰	پچانوے	۹۵
اکیس	۲۱	چھیالیس	۴۶	اکہتّر	۷۱	چھیانوے	۹۶
بائیس	۲۲	سینتالیس	۴۷	بہتّر	۷۲	ستانوے	۹۷
تیئیس	۲۳	اڑتالیس	۴۸	تہتّر	۷۳	اٹھانوے	۹۸
چوبیس	۲۴	انچاس	۴۹	چوہتّر	۷۴	ننانوے	۹۹
پچیس	۲۵	پچاس	۵۰	پچھتّر	۷۵	سو	۱۰۰

ع۔ بچوں کو یہ باتیں سمجھا دی جاویں کہ اُردو میں اس علامت (۰) کو صفر کہتے ہیں۔ صفر کے معنی خالی کے ہیں گنتی اس طرح یاد کراؤ۔ صفر۔ ایک۔ دو۔۔۔۔ اخیر تک ایک سے نو تک اکائیاں کہلاتی ہیں۔ اکائی کے معنی اکیلی چیز کے ہیں۔ اکائی نو ہی ہوتی ہیں دس اکائیوں کی ایک دہائی ہوتی ہے۔ دہائیاں بھی نو ہی ہوتی ہیں۔ دس دہائیوں کا ایک سیکڑہ ہوتا ہے۔ اکائی کے داہنی طرف ایک صفر دینے سے دہائی ہو جاتی ہے۔ جیسے (۱۰) (۲۰) (۳۰) (۴۰) اور دو صفر دینے سے سیکڑہ ہو جاتا ہے جیسے (۱۰۰) (۲۰۰) (۳۰۰) جس ہندسے کی داہنی جانب صفر رکھ دیا جاوے اُتنی ہی دہائیاں بن جاویں گی ایک صفر پر دہائی (۸۰) دو پر سیکڑہ (۱۰۰) تین پر ہزار (۱۰۰۰) ہو جاتا ہے اسی طرح دس ہزار۔ لاکھ دس لاکھ۔ کروڑ۔ دس کروڑ ارب کو سمجھ لیں۔

سچی کہانیاں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی جنگل میں تھا یکایک اس نے ایک بدلی میں یہ آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی دے۔ اس آواز کے ساتھ وہ بدلی چلی اور ایک سنگستان میں خوب پانی برسا اور تمام پانی ایک نالہ میں جمع ہو کر چلا۔ یہ شخص اس پانی کے پیچھے ہولیا دیکھتا کیا ہے کہ ایک شخص اپنے باغ میں کھڑا ہوا بیلچہ سے پانی پھیر رہا ہے اس نے اس باغ والے سے پوچھا کہ اے بندۂ خدا تیرا کیا نام ہے۔ اس نے وہی نام بتایا جو اس نے بدلی میں سنا تھا۔ پھر باغ والے نے اس سے پوچھا کہ اے بندۂ خدا تو میرا نام کیوں دریافت کرتا ہے اس نے کہا کہ میں نے اس بدلی میں جس کا یہ پانی ہے ایک آواز سنی کہ تیرا نام لے کر کہا کہ اس کے باغ کو پانی دے تو اس میں کیا عمل کرتا ہے کہ اس قدر مقبول ہے، اس نے کہا، جب تو نے پوچھا تو مجھ کو کہنا ہی پڑا میں اسکی کل پیداوار کو دیکھتا ہوں، سو ایک تہائی خیرات کر دیتا ہوں ایک تہائی اپنے لئے اور بال بچوں کیلئے رکھ لیتا ہوں، اور ایک تہائی پھر اسی باغ میں لگا دیتا ہوں۔ فائدہ۔ سبحان اللہ کیا خدا کی رحمت ہے کہ جو اسکی اطاعت کرتا ہے اسکے کام غیب سے اس طرح سرانجام ہو جاتے ہیں کہ اسکو خبر بھی نہیں ہوتی۔ بیشک سچ ہے جو اللہ کا ہو گیا اسکا اللہ ہو گیا۔

دوسری کہانی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے۔ ایک کوڑھی۔ دوسرا گنجا۔ تیسرا اندھا۔ خداوند تعالیٰ نے انکو آزمانا چاہا اور ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ پہلے وہ کوڑھی کے پاس آیا اور پوچھا تجھ کو کیا چیز پیاری ہے۔ اس نے کہا مجھے اچھی رنگت اور خوبصورت کھال ملجاوے اور یہ بلا جاتی رہے جس سے لوگ مجھ کو اپنے پاس بیٹھنے نہیں دیتے اور گھن کرتے ہیں اس فرشتہ نے اپنا ہاتھ اس کے بدن پر پھیر دیا۔ اسی وقت چنگا ہو گیا اور اچھی کھال اور خوبصورت رنگت نکل آئی۔ پھر پوچھا تجھ کو کون سے مال سے زیادہ رغبت ہے اس نے کہا اونٹ سے بس ایک گابھن اونٹنی بھی اس کو دیدی اور کہا اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے۔ پھر گنجے کے پاس آیا اور پوچھا۔ تجھ کو کونسی چیز پیاری ہے۔ کہا میرے بال اچھے نکل آئیں اور یہ بلا مجھ سے جاتی رہے کہ لوگ جس سے گھن کرتے ہیں۔ فرشتے نے اپنا ہاتھ اسکے سر پر پھیر دیا، فوراً اچھا ہو گیا اور اچھے بال نکل آئے۔ پھر پوچھا تجھ کو کونسا مال پسند ہے۔ اس نے کہا گائے بس اسکو ایک گابھن گائے دیدی اور کہا اللہ تعالیٰ اس میں برکت بخشے۔ پھر اندھے کے پاس آیا اور پوچھا تجھ کو کیا چیز چاہیئے۔ کہا اللہ تعالیٰ میری نگاہ درست کر دے کہ سب آدمیوں کو دیکھوں اس فرشتے نے آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسکی نگاہ درست کر دی۔ پھر پوچھا۔ تجھ کو کیا مال پیارا ہے کہا۔ بکری۔ بس

اسکو ایک گابھن بکری دے دی۔ تینوں کے جانوروں نے بچے دیئے۔ تھوڑے دنوں میں اُسکے اونٹوں سے جنگل بھر گیا اور اس کی گایوں سے اور اسکی بکریوں سے۔ پھر وہ فرشتہ خدا کے حکم سے اُسی پہلی صورت میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں میرے سفر کا سب سامان چُک گیا (ختم ہو گیا)۔ آج میرے پہنچنے کا کوئی وسیلہ نہیں سوائے خدا کے اور پھر تیرا۔ میں اُس اللہ کے نام پر جس نے تجھ کو اچھی رنگت اور عمدہ کھال عنایت فرمائی، تجھ سے ایک اونٹ مانگتا ہوں کہ اُس پر سوار ہو کر اپنے گھر پہنچ جاؤں وہ بولا یہاں سے چل دُور ہو۔ مجھے اور بہت سے حقوق ادا کرنے ہیں۔ تیرے دینے کی اسمیں گنجائش نہیں۔ فرشتہ نے کہا شاید تجھ کو میں پہچانتا ہوں۔ کیا تو کوڑھی نہیں تھا کہ لوگ تجھ سے گھن کرتے تھے۔ اور کیا تو مفلس نہ تھا پھر تجھ کو خدا نے اس قدر مال عنایت فرمایا۔ اُس نے کہا واہ کیا خُوب۔ یہ مال تو میری کئی پُشتوں سے باپ دادا کے وقت سے چلا آتا ہے۔ فرشتہ نے کہا۔ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھ کو ویسا ہی کردے جیسا پہلے تھا۔ پھر گنجے کے پاس اُسی پہلی صورت میں آیا اور اسی طرح اس سے بھی سوال کیا اور اس نے بھی ویسا ہی جواب دیا۔ فرشتہ نے کہا، اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھ کو ویسا ہی کرے جیسا پہلے تھا پھر اندھے کے پاس اسی پہلی صورت میں آیا، اور کہا، میں مسافر ہوں بے سامان ہو گیا ہوں آج بجز خدا کے اور پھر تیرے کوئی میرا وسیلہ (ذریعہ) نہیں ہے۔ میں اُسکے نام پر جس نے دوبارہ تجھ کو نگاہ بخشی تجھ سے ایک بکری مانگتا ہوں کہ اُس سے اپنی کاروائی کر کے سفر پورا کروں۔ اُس نے کہا بیشک میں اندھا تھا۔ خداوند تعالیٰ نے محض اپنی رحمت سے مجھ کو نگاہ بخشی، جتنا تیرا جی چاہے لے جا اور جتنا چاہے چھوڑ جا۔ خدا کی قسم کسی چیز میں تجھ کو منع نہیں کرتا۔ فرشتے نے کہا کہ تو اپنا مال اپنے پاس رکھ مجھ کو کچھ نہیں چاہیئے فقط تم تینوں کی آزمائش منظور تھی سو ہو چکی۔ خدا تجھ سے راضی ہوا اور ان دونوں سے ناراض

فائدہ۔ خیال کرنا چاہیئے کہ ان دونوں کو ناشکری کا کیا نتیجہ ملا کہ تمام نعمت چھن گئی اور جیسے تھے ویسے ہی رہ گئے اور خدا اُن سے ناراض ہوا۔ دُنیا اور آخرت دونوں میں نامُراد رہے۔ اور اس شخص کو شکر کی وجہ سے کیا عوض ملا کہ نعمت بحال رہی اور خدا اس سے خوش ہوا اور وہ دنیا اور آخرت دونوں میں شاد و بامُراد ہوا۔

تیسری کہانی

ایک بار حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کہیں سے کچھ گوشت آیا۔ اور جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بہت اچھا لگتا تھا۔ اسلیئے حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے خادمہ سے فرمایا کہ یہ گوشت طاق میں رکھ دے شاید حضرت نوش فرماویں اس نے طاق میں رکھ دیا۔ اتنے میں ایک سائل آیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر آواز دی بھیجو اللہ کے نام پر خدا برکت کرے گھر میں سے جواب دیا۔ خدا تجھ کو بھی برکت دے۔ اس لفظ میں یہ اشارہ ہے کہ کوئی چیز دینے کی موجود نہیں ہے۔ وہ سائل چلا گیا

اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اے ام سلمہ تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے۔ انہوں نے کہا ہاں ہے۔ اور خادمہ سے کہا۔ جا وہ گوشت آپ کے واسطے لے آ۔ وہ گوشت لینے گئی، دیکھتی کیا ہے کہ وہاں گوشت کا تو نام بھی نہیں ہے فقط ایک سفید پتھر کا ٹکڑا رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا چونکہ تم نے سائل کو نہ دیا تھا اسلئے وہ گوشت پتھر بن گیا فائدہ۔ غور کیجئے کہ خدا کے نام پر نہ دینے کی یہ نحوست ہوئی کہ اس گوشت کی صورت بگڑ گئی اور پتھر بن گیا اسی طرح جو شخص سائل سے بہانہ کر کے خود کھاتا ہے وہ پتھر کھا رہا ہے جسکا یہ اثر ہے کہ سنگدلی اور دل کی سختی بڑھتی چلی جاتی ہے چونکہ حضرتؐ کے گھر والوں کے ساتھ خداوند کریم کی بڑی عنایت اور رحمت ہے اسلئے اس گوشت کی صورت کھلی نگاہوں میں بدل دی تاکہ اسکے استعمال سے محفوظ رہیں۔

چوتھی کہانی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریف تھی کہ فجر کی نماز پڑھ کر اپنے یاروں اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے رات کو کسی نے کوئی خواب تو نہیں دیکھا، اگر کوئی دیکھتا تو عرض کر دیا کرتا تھا۔ آپ کچھ تعبیر ارشاد فرما دیا کرتے تھے عادت کے موافق ایک بار سب سے پوچھا کہ کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے سب نے عرض کیا کہ کوئی نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے کہ دو شخص میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو ایک زمین مقدس کی طرف لے چلے دیکھتا کیا ہوں کہ ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور دوسرا کھڑا ہے اور اسکے ہاتھ میں لوہے کا زنبور ہے۔ اس بیٹھے ہوئے کے کلے کو اس سے چیر رہا ہے یہاں تک کہ گدی تک جا پہنچتا ہے۔ پھر دوسرے کلے کے ساتھ بھی یہی معاملہ کر رہا ہے اور پھر وہ کلا اسکا درست ہو جاتا ہے۔ پھر اسکے ساتھ ایسا ہی کرتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے وہ دونوں شخص بولے آگے چلو ہم آگے چلے یہاں تک کہ ایک ایسے شخص پر گذر ہوا جو لیٹا ہوا ہے اور اسکے سر پر ایک شخص ہاتھ میں بڑا بھاری پتھر لئے کھڑا ہے۔ اس نے اس کا سر نہایت زور سے پھوڑتا ہے۔ جب وہ پتھر اسکے سر پر دے مارتا ہے پتھر لڑھک کر دور جا گرتا ہے جب وہ اسکے اٹھانے کے لئے جاتا ہے تو اب تک لوٹ کر اسکے پاس نہیں آنے پاتا کہ اسکا سر پھر اچھا خاصا جیسا تھا ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ اور وہ پھر اسکو اسی طرح پھوڑتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے۔ وہ دونوں بولے آگے چلو۔ ہم آگے چلے۔ یہاں تک کہ ہم ایک غار پر پہنچے جو مثل تنور کے تھا نیچے سے فراخ تھا اور اوپر سے تنگ۔ اس میں آگ جل رہی ہے اور اسمیں بہت سے ننگے مرد اور عورت بھرے ہوئے ہیں جس وقت وہ آگ اوپر کو اٹھتی ہے اسکے ساتھ وہ سب اٹھ آتے ہیں یہاں تک کہ قریب نکلنے کے ہو جاتے ہیں۔ پھر جس وقت بیٹھتی ہے وہ بھی نیچے چلے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے وہ دونوں بولے آگے چلو۔ ہم آگے چلے۔ یہاں تک کہ ایک خون کی نہر پر پہنچے۔ اسکے بیچ میں ایک شخص کھڑا ہے اور نہر کے کنارے ایک مر

ایک شخص کھڑا ہے اور اسکے سامنے بہت سے پتھر پڑے ہیں۔ وہ نہر کے اندر والا شخص نہر کے کنارہ کی طرف آتا ہے جس وقت نکلنا چاہتا ہے کنارہ والا اس شخص کے منہ پر ایک پتھر اس زور سے مارتا ہے کہ پھر اپنی پہلی جگہ جا پہنچتا ہے۔ پھر جب کبھی وہ نکلنا چاہتا ہے اُسی طرح پتھر مار کر اسکو ہٹا دیتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے۔ وہ دونوں بولے آگے چلو ہم آگے چلے یہانتک کہ ایک ہرے بھرے باغ میں پہنچے۔ اسمیں ایک بڑا درخت ہے اور اسکے نیچے ایک بوڑھا آدمی اور بہت سے بچے بیٹھے ہیں اور درخت کے قریب ایک اور شخص بیٹھا ہوا ہے اسکے سامنے آگ جل رہی ہے وہ اسکو دھونک رہا ہے۔ پھر وہ دونوں مجھ کو چڑھا کر درخت کے اُوپر لے گئے اور ایک گھر درخت کے بیچ میں نہایت عمدہ بن رہا تھا اس میں لے گئے میں نے ایسا گھر کبھی نہیں دیکھا۔ اسمیں مرد بوڑھے جوان عورتیں اور بچے بہت سے تھے۔ پھر اُس سے باہر لاکر اور اوپر لے گئے۔ وہاں ایک گھر پہلے گھر سے بھی عمدہ تھا اسمیں لے گئے۔ اس میں بوڑھے اور جوان تھے۔ میں نے اُن دونوں شخصوں سے کہا کہ تم نے مجھکو تمام رات پھرایا اب بتاؤ کہ یہ سب کیا اسرار تھے۔ اُنھوں نے کہا کہ وہ شخص جو تم نے دیکھا تھا کہ اسکے کلّے چیرے جاتے تھے وہ شخص جھوٹا ہے کہ جھوٹی باتیں کہا کرتا تھا اور وہ باتیں تمام جہان میں مشہور ہو جاتی تھیں اسکے ساتھ قیامت تک یوں ہی کرتے رہینگے۔ اور جس کا سر پھوڑتے ہوئے دیکھا۔ وہ وہ شخص ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اسکو علم قرآن دیا۔ رات کو اس سے غافل ہو کر سو رہا اور دن کو اس پر عمل نہ کیا۔ قیامت تک اُسکے ساتھ یہی معاملہ رہے گا۔ اور جنکو تم نے آگ کے غار میں دیکھا وہ زنا کرنیوالے لوگ ہیں۔ اور جسکو خون کی نہر میں دیکھا وہ سود کھانے والا ہے اور درخت کے نیچے جو بوڑھے شخص تھے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ اور اُن کے گرداگرد جو بچے دیکھے وہ لوگوں کی نابالغ اولاد ہے۔ اور جو آگ دھونک رہا تھا وہ مالک داروغہ دوزخ کا ہے۔ اور پہلا گھر جسمیں آپ داخل ہوئے وہ عام مسلمانوں کا ہے اور یہ دُوسرا گھر شہیدوں کا ہے۔ اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں پھر بولے سر اُوپر اُٹھاؤ۔ میں نے سر اُٹھایا تو میرے اُوپر ایک سفید بادل نظر آیا۔ بولے کہ یہ تمہارا گھر ہے میں نے کہا مجھ کو چھوڑو میں اپنے گھر میں داخل ہوں۔ بولے ابھی تمہاری عمر باقی ہے پُوری نہیں ہوئی۔ اگر پُوری ہو چکتی تو ابھی چلے جاتے فائدہ۔ جاننا چاہیئے کہ خواب انبیاء کا وحی ہوتا ہے۔ یہ تمام واقعے سچے ہیں۔ اس حدیث سے کئی چیزوں کا حال معلوم ہوا۔ اوّل[1] جھوٹ کا کہ کیسی سخت سزا ہے۔ دوسرے[2] عالم بے عمل کا۔ تیسرے[3] زنا کا۔ چوتھے[4] سود کا۔ خدا سب مسلمانوں کو ان کاموں سے محفوظ رکھے۔

عقیدوں کا بیان

عقیدہ[1]۔ تمام عالم پہلے بالکل ناپید تھا۔ پھر اللہ تعالےٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا۔

عقیدہ[2]۔ اللہ ایک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں نہ اُسنے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا نہ اُسکی کوئی بی بی ہے۔ کوئی اسکے مقابل کا نہیں

عقیدہ۳۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

عقیدہ۴۔ کوئی چیز اسکے مثل نہیں وہ سب سے نرالا ہے۔

عقیدہ۵۔ وہ زندہ ہے ہر چیز پر اُس کو قدرت ہے۔ کوئی چیز اسکے علم سے باہر نہیں وہ سب کچھ دیکھتا ہے سُنتا ہے کلام فرماتا ہے لیکن اس کا کلام ہم لوگوں کے کلام کی طرح نہیں جو چاہے کرتا ہے کوئی اس کی روک ٹوک کرنے والا نہیں۔ وہی پُوجنے کے قابل ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ بادشاہ ہے سب عیبوں سے پاک ہے۔ وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے۔ وہی عزت والا ہے۔ بڑائی والا ہے ساری چیزوں کا پیدا کرنیوالا ہے اس کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں۔ گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ زبردست ہے۔ بہت دینے والا ہے۔ روزی پہنچانے والا ہے جسکی روزی چاہے تنگ کردے اور جس کی چاہے زیادہ کردے جس کو چاہے پست کردے جس کو چاہے بلند کردے جس کو چاہے عزت دے۔ جس کو چاہے ذلت دے انصاف والا ہے۔ بڑے تحمل اور برداشت والا ہے۔ خدمت اور عبادت کی قدر کرنیوالا ہے دُعا کا قبول کرنے والا ہے۔ سمائی والا ہے۔ وہ سب پر حاکم ہے اس پر کوئی حاکم نہیں۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں وہ سب کا کام بنانے والا ہے اُسی نے سب کو پیدا کیا ہے۔ وہی قیامت میں پھر پیدا کرے گا۔ وہی جلاتا ہے۔ وہی مارتا ہے۔ اس کو نشانیوں اور صفتوں سے سب جانتے ہیں اُس کی ذات کی باریکی کو کوئی نہیں جان سکتا۔ گنہگاروں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو سزا کے قابل ہیں اُن کو سزا دیتا ہے۔ وہی ہدایت کرتا ہے۔ جہان میں جو کچھ ہوتا ہے اُسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ بے اسکے حکم کے ذرہ نہیں ہل سکتا۔ نہ وہ سوتا ہے نہ اُونگھتا ہے۔ وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں۔ وہی سب چیزوں کو تھامے ہوئے ہے۔ اسی طرح تمام اچھی اور کمال کی صفتیں اسکو حاصل ہیں اور بری اور نقصان کی کوئی صفت اسمیں نہیں نہ اس میں کوئی عیب ہے۔

عقیدہ۶۔ اس کی سب صفتیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی اور اس کی کوئی صفت کبھی جا نہیں سکتی۔

عقیدہ۷۔ مخلوق کی صفتوں سے وہ پاک ہے اور قرآن و حدیث میں بعضی جگہ جو ایسی باتوں کی خبر دی گئی ہے تو اُن کے معنی اللہ کے حوالہ کریں کہ وہی اسکی حقیقت جانتا ہے۔ اور ہم بے کھود کرید کئے اسی طرح ایمان لاتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ جو کچھ اسکا مطلب ہے وہ ٹھیک ہے اور حق ہے اور یہی بات بہتر ہے۔ یا اسکے کچھ مناسب معنے لگالیں جس سے وہ سمجھ میں آجاوے۔

عقیدہ۸۔ عالم میں جو کچھ بھلا برا ہوتا ہے سب کو خدا تعالےٰ اس کے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے جاننے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے۔ تقدیر اسی کا نام ہے۔ اور بُری چیزوں کے پیدا کرنے میں بہت بھید ہیں جن کو ہر ایک نہیں جانتا۔

عقیدہ۹۔ بندوں کو اللہ تعالےٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں۔ مگر

بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے۔ گناہ کے کام سے اللہ میاں ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں

عقیدہ[۱۰]۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہو سکے۔

عقیدہ[۱۱]۔ کوئی چیز خدا کے ذمہ ضروری نہیں وہ جو کچھ مہربانی کرے اس کا فضل ہے۔

عقیدہ[۱۲]۔ بہت سے پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندوں کو سیدھی راہ بتلانے آئے اور وہ سب گناہوں سے پاک ہیں۔ گنتی اُنکی پوری طرح اللہ ہی کو معلوم ہے اُن کی سچائی بتانے کو اللہ تعالیٰ نے اُن کے ہاتھوں ایسی نئی نئی اور مشکل باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے۔ ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام تھے اور سب کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی درمیان میں ہوئے۔ ان میں بعضے بہت مشہور ہیں جیسے حضرت نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، اسحٰق علیہ السلام، اسمٰعیل علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، یوسف علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام، ایوب علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام، زکریا علیہ السلام، یحییٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام۔ الیاس علیہ السلام، الیسع علیہ السلام، یونس علیہ السلام، لوط علیہ السلام، ادریس علیہ السلام، ذوالکفل علیہ السلام، صالح علیہ السلام، ہود علیہ السلام، شعیب علیہ السلام۔

عقیدہ[۱۳]۔ سب پیغمبروں کی گنتی اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتائی اسلئے یوں عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے جتنے پیغمبر ہیں ہم اُن سب پر ایمان لاتے ہیں جو ہم کو معلوم ہیں اُن پر بھی اور جو نہیں معلوم اُن پر بھی۔

عقیدہ[۱۴]۔ پیغمبروں میں بعضوں کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہے سب سے زیادہ مرتبہ ہمارے پیغمبر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپکے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آسکتا۔ قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہونگے آپ سب کے پیغمبر ہیں۔

عقیدہ[۱۵]۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکہ سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا پہنچایا اور پھر مکہ میں پہنچا دیا۔ اس کو معراج کہتے ہیں۔

عقیدہ[۱۶]۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے اُن کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے۔ اُن کو فرشتہ کہتے ہیں۔ بہت سے کام اُنکے حوالے ہیں۔ وہ کبھی اللہ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے جس کام میں لگا دیا ہے اس میں لگے ہیں۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام۔ حضرت میکائیل علیہ السلام۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے بنائی ہے وہ بھی ہم کو دکھائی نہیں دیتی اُن کو جن کہتے ہیں۔ ان میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں اُنکے اولاد بھی ہوتی ہے۔ ان سب میں زیادہ مشہور شریر ابلیس یعنی شیطان ہے۔

عقیدہ[۱۷]۔ مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور دُنیا سے محبت نہیں رکھتا اور پیغمبر صاحب کی ہر طرح خوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں۔ اس شخص سے کبھی ایسی باتیں

ہونے لگتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتیں۔ ان باتوں کو کرامت کہتے ہیں۔

عقیدہ[۱۸]۔ ولی کتنے ہی بڑے درجہ کو پہنچ جاوے مگر نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ[۱۹]۔ خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جاوے مگر جب تک ہوش و حواس باقی ہوں شرع کا پابند رہنا فرض ہے۔ نماز روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی۔ جو گناہ کی باتیں ہیں وہ اسکے لئے درست نہیں ہو جاتیں۔

عقیدہ[۲۰]۔ جو شخص شریعت کے خلاف ہو وہ خدا کا دوست نہیں ہو سکتا اگر اسکے ہاتھ سے کوئی اچنبھے کی بات دکھائی دیوے یا تو وہ جادو ہے یا نفسانی اور شیطانی دھندا ہے۔ اس سے عقیدہ نہ رکھنا چاہیئے۔

عقیدہ[۲۱]۔ ولی لوگوں کو بعض بھید کی باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں اس کو کشف اور الہام کہتے ہیں اگر وہ شرع کے موافق ہے تو قبول ہے اور اگر شرع کے خلاف ہے تو رد ہے۔

عقیدہ[۲۲]۔ اللہ و رسولؐ نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو بتا دیں۔ اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔

عقیدہ[۲۳]۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اتاریں تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں سنائیں ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔ توریت[۱] حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی۔ زبور[۲] حضرت داؤد علیہ السلام کو انجیل[۳] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔ قرآن مجید[۴] ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اور قرآن مجید آخری کتاب ہے اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آوے گی۔ قیامت تک قرآن ہی کا حکم چلتا رہے گا۔ دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا۔ مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔

عقیدہ[۲۴]۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جن جن مسلمانوں نے دیکھا ہے انکو صحابی کہتے ہیں ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہیئے۔ اگر ان کے آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا سننے میں آئے تو اسکو بھول چوک سمجھے۔ ان کی کوئی برائی نہ کرے ان سب میں سب سے بڑھ کر چار صحابی ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ پیغمبر صاحب کے بعد ان کی جگہ بیٹھے اور دین کا بندوبست کیا اس لئے یہ اول خلیفہ کہلاتے ہیں۔ تمام امت میں یہ سب سے بہتر ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ دوسرے خلیفہ ہیں ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ تیسرے خلیفہ ہیں ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ چوتھے خلیفہ ہیں۔

عقیدہ[۲۵]۔ صحابی کا اتنا بڑا رتبہ ہے کہ بڑے سے بڑا ولی بھی ادنیٰ درجہ کے صحابی کے برابر رتبہ میں نہیں پہنچ سکتا۔

عقیدہ[۲۶]۔ پیغمبر صاحب کی اولاد اور بیبیاں سب تعظیم کے لائق ہیں اور اولاد میں سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے۔

اور بیسیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا۔

عقیدہ ۲۷۔ ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ و رسول کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان سب کو مان لے۔ اللہ و رسول کی کسی بات میں شک کرنا یا اسکو جھٹلانا یا اسمیں عیب نکالنا یا اسکے ساتھ مذاق اُڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عقیدہ ۲۸۔ قرآن اور حدیث کے کھلے کھلے مطلب کو نہ ماننا اور اینچ پینچ کرکے اپنے مطلب بنانے کو معنی گھڑنا بددینی کی بات ہے۔

عقیدہ ۲۹۔ گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عقیدہ ۳۰۔ گناہ چاہے جتنا بڑا ہو جب تک اُسکو بُرا سمجھتا رہے ایمان نہیں جاتا۔ البتہ کمزور ہو جاتا ہے۔

عقیدہ ۳۱۔ اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو جانا یا ناامید ہو جانا کفر ہے۔

عقیدہ ۳۲۔ کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا اور اس کا یقین کر لینا کفر ہے۔

عقیدہ ۳۳۔ غیب کا حال سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ البتہ نبیوں کو وحی سے اور ولیوں کو کشف اور الہام سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے بعضی باتیں معلوم بھی ہو جاتی ہیں۔

عقیدہ ۳۴۔ کسی کا نام لے کر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے۔ ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت جھوٹوں پر لعنت۔ مگر جن کا نام لے کر اللہ و رسولؐ نے لعنت کی ہے یا اُنکے کافر ہونے کی خبر دی ہے۔ ان کو کافر ملعون کہنا گناہ نہیں۔

عقیدہ ۳۵۔ جب آدمی مرجاتا ہے اگر گاڑا جائے تو گاڑنے کے بعد اور اگر نہ گاڑا جائے تو جس حال میں ہو اُسکے پاس دو فرشتے جن میں سے ایک کو مُنکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ آکر پوچھتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے۔ تیرا دین کیا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں۔ اگر مردہ ایمان دار ہوا تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے۔ پھر اسکے لئے سب طرح کی چین ہے۔ جنت کی طرف کھڑکی کھول دیتے ہیں جس سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے۔ اور وہ مزے میں پڑ کر سو رہتا ہے۔ اور اگر مُردہ ایماندار نہ ہوا تو وہ سب باتوں میں یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں۔ پھر اُس پر بڑی سختی اور عذاب قیامت تک ہوتا رہتا ہے۔ اور بعضوں کو اللہ تعالیٰ اس امتحان سے معاف کر دیتا ہے مگر یہ سب باتیں مُردہ کو معلوم ہوتی ہیں۔ ہم لوگ نہیں دیکھتے جیسے سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اُسکے پاس بے خبر بیٹھا رہتا ہے۔

عقیدہ ۳۶۔ مرنے کے بعد ہر دن صبح اور شام کے وقت مُردے کا جو ٹھکانا ہے دکھلا دیا جاتا ہے۔ جنتی کو جنت دکھلا کر خوشخبری دیتے ہیں اور دوزخی کو دوزخ دکھلا کر اور حسرت بڑھاتے ہیں۔

عقیدہ ۳۷۔ مُردے کے لئے دُعا کرنے سے کچھ خیر خیرات دے کر بخشنے سے اسکو ثواب پہنچتا ہے اور اس سے اسکو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

عقیدہ ۳۸۔ اللہ و رسول نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتائی ہیں سب ضرور ہونے والی ہیں امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے اور

خوب انصاف سے بادشاہی کرینگے۔ کانا دجال نکلے گا اور دُنیا میں بہت فساد مچاوے گا۔ اسکے مار ڈالنے کے واسطے حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان پر سے اُتریں گے اور اسکو مار ڈالیں گے۔ یاجوج ماجوج بڑے زبردست لوگ ہیں۔ وہ تمام زمین پر پھیل پڑینگے اور بڑا اودھم مچاوینگے پھر خدا کے قہر سے ہلاک ہونگے۔ ایک عجیب طرح کا جانور زمین سے نکلے گا اور آدمیوں سے باتیں کرے گا۔ مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا۔ قرآن مجید اُٹھ جائیگا اور تھوڑے دنوں میں سارے مسلمان مرجائیں گے اور تمام دُنیا کافروں سے بھر جاتے گی اور اس کے سوائے اور بہت سی باتیں ہوں گی۔

عقیدہ[۳۹]۔ جب ساری نشانیاں پُوری ہو جائینگی تو قیامت کا سامان شروع ہو گا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام خدا کے حکم سے صُور پھونکیں گے یہ صُور ایک بہت بڑی چیز سینگ کی شکل پر ہے۔ اس صُور کے پھونکنے سے تمام زمین و آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوینگے۔ تمام مخلوقات مر جاوے گی اور جو مر چکے ہیں اُنکی رُوحیں بیہوش ہو جاویں گی۔ مگر اللہ تعالےٰ کو جن کا بچانا منظور ہے وہ اپنے حال پر رہیں گے۔ ایک مدت اسی کیفیت پر گذر جاوے گی۔

عقیدہ[۴۰]۔ پھر جب اللہ تعالےٰ کو منظور ہو گا کہ تمام عالم پھر پیدا ہو جاوے تو دُوسری بار پھر صُور پھونکا جاتے گا۔ اُس سے پھر سارا عالم پیدا ہو جاوے گا مُردے زندہ ہو جاوینگے اور قیامت کے میدان میں سب اکٹھے ہونگے اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جاوینگے۔ آخر ہمارے پیغمبر صاحب سفارش کرینگے۔ ترازو کھڑی کی جاوے گی بھلے بُرے عمل تولے جاوینگے انکا حساب ہو گا۔ بعضے بیحساب جنت میں جاوینگے۔ نیکوں کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جاوے گا۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو حوض کوثر کا پانی پلائینگے۔ جو دُودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہو گا۔ پُل صراط پر چلنا ہو گا۔ جو نیک لوگ ہیں وہ اس سے پار ہو کر بہشت میں پہنچ جاوینگے۔ جو بد ہیں وہ اس پر سے دوزخ میں گر پڑینگے۔

عقیدہ[۴۱]۔ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اس میں سانپ اور بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے۔ دوزخیوں میں سے جن میں ذرا بھی ایمان ہو گا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نکل کر بہشت میں داخل ہونگے۔ خواہ کتنے ہی بڑے گنہگار ہوں اور جو کافر اور مشرک ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور اُن کو موت بھی نہ آئے گی۔

عقیدہ[۴۲]۔ بہشت بھی پیدا ہو چکی ہے اور اُس میں طرح طرح کے چین اور نعمتیں ہیں۔ بہشتیوں کو کسی طرح کا ڈر اور غم نہ ہو گا اور وہ اس میں ہمیشہ رہینگے۔ نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں مرینگے۔

عقیدہ[۴۳]۔ اللہ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دے دے یا بڑے گناہ کو اپنی مہربانی سے معاف کر دے اور اُس پر بالکل سزا نہ دے

عقیدہ[۴۴]۔ شرک اور کفر کا گناہ اللہ تعالےٰ کبھی کسی کو معاف نہیں کرتا۔ اور اسکے سوا اور گناہ جسکو چاہے گا اپنی مہربانی سے معاف کر دیوے گا۔

عقیدہ[۴۵]۔ جن لوگوں کا نام لے کر اللہ اور رسولؐ نے اُن کا بہشتی ہونا بتلا دیا ہے اُن کے سوا کسی اور کے بہشتی ہونے کا یقینی حکم نہیں

لگا سکتے البتہ اچھی نشانیاں دیکھ کر اچھا گمان رکھنا اور اُسکی رحمت سے اُمید رکھنا ضروری ہے۔

عقیدہ ۴۶۔ بہشت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو بہشتیوں کو نصیب ہوگا۔ اسکی لذت میں تمام نعمتیں ہیچ معلوم ہونگی

عقیدہ ۴۷۔ دُنیا میں جاگتے ہوئے اللہ کو ان آنکھوں سے کسی نے نہیں دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے۔

عقیدہ ۴۸۔ عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا بُرا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے اسی کے موافق اُس کو اچھا بُرا بدلہ ملتا ہے۔

عقیدہ ۴۹۔ آدمی عمر بھر میں جب کبھی توبہ کرے یا مسلمان ہو اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہے۔ البتہ مرتے وقت جب دم ٹوٹنے لگے اور عذاب کے فرشتے دکھائی دینے لگیں اُس وقت نہ توبہ قبول ہوتی ہے اور نہ ایمان۔

فصل

اس کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعضے بُرے عقیدے اور بُری رسمیں اور بعضے بڑے بڑے گناہ جو اکثر ہوتے رہتے ہیں جن سے ایمان میں نقصان آجاتا ہے بیان کر دیئے جائیں تاکہ لوگ اُن سے بچتے رہیں۔ اُن میں بعضے بالکل کُفر اور شرک ہیں، بعضے قریب کُفر اور شرک کے اور بعضے بدعت اور گمراہی اور بعضے فقط گناہ غرضکہ سب سے بچنا ضروری ہے۔ پھر جب اُن چیزوں کا بیان ہو چکیگا تو اسکے بعد گناہوں سے جو دُنیا کا نقصان اور طاعت سے جو دُنیا کا نفع ہوتا ہے کچھ تھوڑا سا اسکو بیان کرینگے کیونکہ دُنیا کے نفع نقصان کا لوگ زیادہ خیال کرتے ہیں شاید اسی خیال سے کچھ نیک کام کی توفیق اور گناہ سے پرہیز ہو۔

کُفر اور شرک کی باتوں کا بیان

کُفر کو پسند کرنا۔ کُفر کی باتوں کو اچھا جاننا کسی دُوسرے سے کُفر کی کوئی بات کرانا کسی وجہ سے اپنے ایمان پر پشیمان ہونا کہ اگر مسلمان نہ ہوتے تو فلانی بات حاصل ہو جاتی۔ اولاد وغیرہ کسی کے مرجانے پر رنج میں اس قسم کی باتیں کہنا۔ خدا کو بس اسی کا مارنا تھا۔ دُنیا بھر میں مارنے کے لئے بس یہی تھا۔ خدا کو ایسا نہ چاہیئے تھا۔ ایسا ظلم کوئی نہیں کرتا جیسا تو نے کیا۔ خدا اور رسول کے کسی حکم کو بُرا سمجھنا اس میں عیب نکالنا کسی نبی یا فرشتے کی حقارت کرنا اُن کو عیب لگانا کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اسکو ہر وقت ضرور خبر رہتی ہے۔ نجومی پنڈت یا جس پر جن چڑھا ہو اس سے غیب کی خبریں پوچھنا یا فال کھلوانا پھر اس کو سچ جاننا۔ کسی بزرگ کے کلام سے فال دیکھ کر اسکو یقینی سمجھنا کسی کو دُور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اسکو خبر ہوگی کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا۔ کسی سے مُرادیں مانگنا۔ روزی اولاد مانگنا کسی کے نام کا روزہ رکھنا کسی کو سجدہ کرنا کسی کے نام کا جانور چھوڑنا یا چڑھاوا چڑھانا کسی کے نام کی منت ماننا کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا۔ خدا کے حکم کے مقابلہ میں کسی دُوسری بات یا رسم کو مقدم رکھنا کسی کے سامنے جھکنا

یا تصویر کی طرح کھڑا رہنا۔ توپ پر بکرا چڑھانا۔ کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا۔ جن بھوت پریت وغیرہ کے چھوڑ دینے کے لئے اُن کی بھینٹ دینا۔ بکرا وغیرہ ذبح کرنا۔ بچے کے جینے کے لئے اُسکے نار کا پوجنا۔ کسی کی دُہائی دینا۔ کسی جگہ کا کعبہ کے برابر ادب و تعظیم کرنا۔ کسی کے نام پر بچے کے کان ناک چھیدنا۔ بالی اور بُلاق پہنانا۔ کسی کے نام کا بازو پر پیسہ باندھنا یا گلے میں ناڑا ڈالنا۔ سہرا باندھنا۔ چوٹی رکھنا۔ بدھی پہنانا۔ فقیر بنانا۔ علی بخش حسین بخش۔ عبد النبی وغیرہ نام رکھنا۔ کسی جانور پر کسی بزرگ کا نام لگا کر اس کا ادب کرنا۔ عالم کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھنا۔ اچھی بُری تاریخ اور دن کا پوچھنا۔ شگون لینا۔ کسی مہینے یا تاریخ کو منحوس سمجھنا۔ کسی بزرگ کا نام بطور وظیفہ کے جپنا۔ یوں کہنا کہ خدا و رسول اگر چاہے گا تو فلانا کام ہو جاوے گا۔ کسی کے نام یا سر کی قسم کھانا۔ رجاندار کی بڑی تصویر رکھنا۔ خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لئے رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا۔

بدعتوں اور بُری رسموں کا بیان

قبروں پر دُھوم دھام سے میلا کرنا۔ چراغ جلانا۔ عورتوں کا وہاں جانا۔ چادریں ڈالنا۔ پختہ قبریں بنانا۔ بزرگوں کے راضی کرنے کو قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا۔ تعزیہ یا قبر کو چومنا چاٹنا خاک ملنا۔ طواف اور سجدہ کرنا۔ قبروں کی طرف نماز پڑھنا۔ مٹھائی۔ چاول گلگلے وغیرہ چڑھانا۔ تعزیہ عَلَم وغیرہ رکھنا۔ اس پر حلوہ مالیدہ چڑھانا۔ یا اسکو سلام کرنا۔ کسی چیز کو اچھوتی سمجھنا۔ محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا مہندی مِسّی نہ لگانا۔ مرد کے پاس نہ رہنا۔ لال کپڑا نہ پہننا۔ بی بی کی صحنک مردوں کو نہ کھانے دینا۔ تیجا۔ چالیسواں وغیرہ کو ضروری سمجھ کر کرنا۔ باوجود ضرورت کے عورت کے دوسرے نکاح کو معیوب سمجھنا۔ نکاح ختنہ بسم اللہ وغیرہ میں اگرچہ وسعت نہ ہو مگر ساری خاندانی رسمیں کرنا خصوصاً قرض وغیرہ کر کے ناچ رنگ وغیرہ کرنا۔ ہولی دیوالی کی رسمیں کرنا۔ سلام کی جگہ بندگی وغیرہ کرنا یا صرف سر پر ہاتھ رکھ کر جھک جانا۔ دیور جیٹھ۔ پھوپی زاد۔ خالہ زاد بھائی کے سامنے بے محابا آنا۔ یا اور کسی نامحرم کے سامنے آنا۔ گگرا[1] دریا سے گاتے بجاتے لانا، راگ باجا۔ گانا سُننا۔ ڈومنیوں وغیرہ کو نچانا اور دیکھنا۔ اس پر خوش ہو کر انکو انعام دینا۔ نسب پر فخر کرنا یا کسی بزرگ سے منسوب ہونے کو نجات کے لئے کافی سمجھنا۔ کسی کے نسب میں کسر ہو اس پر طعن کرنا۔ جائز پیشہ کو ذلیل سمجھنا۔ حد سے زیادہ کسی کی تعریف کرنا۔ شادیوں میں فضول خرچی اور خرافات باتیں کرنا۔ ہندوؤں کی رسمیں کرنا۔ دولہا کو خلاف شرع پوشاک پہنانا۔ کنگنا سہرا باندھنا مہندی لگانا۔ آتشبازی ٹٹیوں وغیرہ کا سامان کرنا۔ فضول آرائش کرنا۔ گھر کے اندر عورتوں کے درمیان دولہا کو بُلانا اور سامنے آجانا۔ تاک جھانک کر اس کو دیکھ لینا۔ سیانی سمجھدار سالیوں وغیرہ کا سامنے آنا۔ اس سے ہنسی دل لگی کرنا۔ چوتھی کھیلنا۔ جس جگہ دولہا دولہن لیٹے ہوں اسکے گرد جمع ہو کر باتیں سُننا۔ جھانکنا۔ تاکنا۔ اگر کوئی بات معلوم ہو جائے تو اسکو اوروں سے کہنا۔ مانجھے بیٹھانا اور ایسی شرم کرنا جس سے نمازیں قضا ہو جاویں۔ شیخی سے مہر زیادہ مقرر کرنا۔ غمی میں چِلّا کر رونا۔ منھ اور سینہ پیٹنا۔ بیان کر کے رونا۔ استعمالی گھڑے

توڑ ڈالنا۔ جو جو کپڑے اسکے بدن سے لگے ہوں سب کا دھلوانا۔ برس روز تک یا کچھ کم زیادہ اس گھر میں اچار نہ پڑنا۔ کوئی خوشی کی تقریب نہ کرنا۔ مخصوص تاریخوں میں پھر غم کا تازہ کرنا۔ حد سے زیادہ زیب و زینت میں مشغول ہونا۔ سادی وضع کو معیوب جاننا۔ مکان میں تصویریں لگانا۔ خاصدان۔ عطردان۔ سرمہ دانی سلائی وغیرہ چاندی سونے کی استعمال کرنا۔ بہت باریک کپڑا پہننا یا بجتا زیور پہننا۔ لہنگا پہننا مردوں کے مجمع میں جانا خصوصاً تعزیہ دیکھنے اور میلوں میں جانا۔ اور مردوں کی وضع اختیار کرنا۔ بدن گودانا۔ خدائی رات کرنا۔ ٹوٹکہ کرنا۔ محض زیب و زینت کے لئے دیوارگیری چھت گیری لگانا۔ سفر کو جاتے یا لوٹتے وقت غیر محرم کے گلے لگنا یا گلے لگانا۔ جینے کے لئے لڑکے کا کان یا ناک چھیدنا۔ لڑکے کو بالا یا بلاق پہنانا۔ ریشمی یا کسم یا زعفران کا رنگا ہوا کپڑا یا ہنسلی یا گھونگرو یا کوئی اور زیور پہنانا۔ کم رونے کے لئے افیون کھلانا کسی بیماری میں شیر کا دودھ یا اسکا گوشت کھلانا۔ اس قسم کی اور بہت سی باتیں ہیں بطور نمونہ کے اتنی بیان کر دی گئیں۔

بعضے بڑے بڑے گُناہ جن کے کرنے والے پر بہت سختی آئی ہے

خدا سے شرک کرنا۔ ناحق خون کرنا۔ وہ عورتیں جن کے اولاد نہیں ہوتی کسی کی سنور میں بعضے ایسے ٹوٹکے کرتی ہیں کہ یہ بچہ مر جائے اور ہمارے اولاد ہو یہ بھی اُسی خون میں داخل ہے۔ ماں باپ کو ستانا۔ زنا کرنا۔ یتیموں کا مال کھانا جیسے اکثر عورتیں خاوند کے تمام مال و جائیداد پر قبضہ کر کے چھوٹے بچوں کا حصہ اُڑاتی ہیں۔ لڑکیوں کو حصہ میراث کا نہ دینا۔ کسی عورت کو ذرا سے شبہ میں زنا کی تہمت لگانا ظلم کرنا۔ کسی کو اسکے پیچھے بدی سے یاد کرنا۔ خدا کی رحمت سے نا اُمید ہونا۔ وعدہ کر کے پُورا نہ کرنا۔ امانت میں خیانت کرنا۔ خدا کا کوئی فرض مثل نماز، روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ چھوڑ دینا۔ قرآن شریف پڑھ کر بھلا دینا۔ جھوٹ بولنا خصوصاً جھوٹی قسم کھانا۔ خدا کے سوا اور کسی کی قسم کھانا یا اس طرح قسم کھانا کہ مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو۔ ایمان پر خاتمہ نہ ہو۔ خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا۔ بلا عذر نماز قضا کر دینا۔ کسی مسلمان کو کافر یا بے ایمان یا خدا کی مار یا خدا کی پھٹکار۔ خدا کا دُشمن وغیرہ کہنا۔ کسی کا گلہ شکوہ سُننا، چوری کرنا۔ بیاج لینا۔ اناج کی گرانی سے خوش ہونا۔ مول چکا کر پیچھے زبردستی سے کم دینا۔ غیر محرم کے پاس تنہائی میں بیٹھنا۔ جوا کھیلنا۔ بعضی عورتیں اور لڑکیاں بد بد کے گِٹے یا اور کوئی کھیل کھیلتی ہیں یہ بھی جوا ہے۔ کافروں کی رسمیں پسند کرنا۔ کھانے کو بُرا کہنا۔ ناچ دیکھنا۔ راگ باجا سُننا۔ قدرت ہونے پر نصیحت نہ کرنا۔ کسی سے مسخرا پن کر کے بے حرمت اور شرمندہ کرنا۔ کسی کا عیب ڈھونڈنا۔

گناہوں سے بعضے دُنیا کے نقصانوں کا بیان

علم سے محروم رہنا۔ روزی کم ہو جانا۔ خدا کی یاد سے وحشت ہونا۔ آدمیوں سے وحشت ہو جانا۔ خاصکر نیک آدمیوں سے۔ اکثر کاموں میں مشکل پڑ جانا دل میں صفائی نہ رہنا۔ دل میں اور بعضی دفعہ تمام بدن میں کمزوری ہو جانا۔ طاعت سے محروم رہنا۔ عمر گھٹ جانا۔

توبہ کی توفیق نہ ہونا۔ کچھ دنوں میں گناہ کی بُرائی دل سے جاتی رہنا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہو جانا۔ دُوسری مخلوق کو اسکا نقصان پہنچنا اور اس وجہ سے اس پر لعنت کرنا۔ عقل میں فتور ہو جانا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اُس پر لعنت ہونا۔ فرشتوں کی دُعا سے محروم رہنا۔ پیداوار میں کمی ہونا۔ شرم اور غیرت کا جاتا رہنا۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی اُسکے دل سے نکل جانا۔ نعمتوں کا چھن جانا۔ بلاؤں کا ہجوم ہونا۔ اس پر شیطان کا مقرر ہو جانا۔ دل کا پریشان رہنا۔ مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا۔ خدا کی رحمت سے مایوس ہونا اور اس وجہ سے بے توبہ مر جانا۔

عبادت سے بعضے دُنیا کے فائدوں کا بیان

روزی بڑھنا۔ طرح طرح کی برکت ہونا۔ تکلیف اور پریشانی دُور ہونا۔ مُرادوں کے پورے ہونے میں آسانی ہونا۔ لُطف کی زندگی ہونا۔ بارش ہونا۔ ہر قسم کی بلا کا ٹل جانا۔ اللہ تعالیٰ کا مہربان اور مددگار رہنا۔ فرشتوں کو حکم ہونا کہ اس کا دل مضبوط رکھو۔ سچی عزت و آبرو ملنا۔ مرتبے بلند ہونا۔ سب کے دلوں میں اسکی محبت ہو جانا۔ قرآن کا اسکے حق میں شفا ہونا۔ مال کا نقصان ہو جاوے تو اُس سے اچھا بدلہ مل جانا۔ دن بدن نعمت میں ترقی ہونا۔ مال بڑھنا۔ دل میں راحت اور تسلی رہنا۔ آئندہ نسل میں یہ نفع پہنچنا۔ زندگی میں غیبی بشارتیں نصیب ہونا۔ مرتے وقت فرشتوں کا خوشخبری سُنانا۔ مبارکباد دینا۔ عمر بڑھنا۔ افلاس اور فاقہ سے بچا رہنا۔ تھوڑی چیز میں زیادہ برکت ہونا۔ اللہ تعالیٰ کا غصہ جاتا رہنا۔

وضو کا بیان

وضو کرنے والی کو چاہیئے کہ وضو کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے کسی اُونچی جگہ بیٹھے کہ چھینٹیں اُڑ کر اُوپر نہ پڑیں اور وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ کہے۔ اور سب سے پہلے تین دفعہ گٹوں تک ہاتھ دھووے۔ پھر تین دفعہ کُلی کرے اور مسواک کرے۔ اگر مسواک نہ ہو تو کسی موٹے کپڑے یا صرف اُنگلی سے اپنے دانت صاف کرے کہ سب میل کچیل جاتا رہے اور اگر روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ کر کے اچھی طرح سارے منہ میں پانی پہنچاوے اور اگر روزہ ہو تو غرغرہ نہ کرے کہ شاید کچھ پانی حلق میں چلا جاوے۔ پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے لیکن جس کا روزہ ہو وہ جتنی دُور تک نرم نرم گوشت ہے اُس سے اوپر پانی نہ لیجاوے۔ پھر تین دفعہ منہ دھوئے بسر کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور اس کان کی لَو سے اُس کان کی لَو تک سب جگہ پانی بہ جائے۔ دونوں ابرؤں کے نیچے بھی پانی پہنچ جاوے کہیں سوکھا نہ رہے۔ پھر تین بار داہنا ہاتھ کہنی سمیت دھوئے۔ پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین دفعہ دھوئے۔ اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دُوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خلال کرے اور انگوٹھی چھلا چوڑی جو کچھ ہاتھ میں پہنے ہو ہلا لیوے کہ کہیں سوکھا نہ رہ جاوے۔ پھر ایک مرتبہ سارے سر کا مسح کرے پھر کان کا مسح کرے۔ اندر کی طرف کا کلمہ کی اُنگلی سے اور کان کے اُوپر کی طرف کا انگوٹھوں سے مسح کرے۔ پھر اُنگلیوں کی پشت کی طرف سے گردن کا مسح کرے۔ لیکن گلے کا مسح نہ کرے کہ یہ بُرا اور منع ہے۔ کان کے مسح

کے لئے نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں ہے سر کے مسح سے جو بچا ہوا پانی ہاتھ میں لگا ہے وہی کافی ہے۔ اور تین بار داہنا پاؤں ٹخنے سمیت دھووے۔ پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین دفعہ دھووے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے پیر کی انگلیوں کا خلال کرے۔ پیر کی داہنی چھنگلیا سے شروع کرے اور بائیں چھنگلیا پر ختم کرے۔ یہ وضو کرنے کا طریقہ ہے لیکن اس میں بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ اگر اس میں سے ایک بھی چھوٹ جائے یا کچھ کمی رہ جائے تو وضو نہیں ہوتا جیسے پہلے بے وضو تھی اب بھی بے وضو رہے گی۔ ایسی چیزوں کو فرض کہتے ہیں اور بعضی باتیں ایسی ہیں کہ ان کے چھوٹ جانے سے وضو تو ہو جاتا ہے لیکن ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور شریعت میں ان کے کرنے کی تاکید بھی آئی ہے۔ اگر کوئی اکثر چھوڑ دیا کرے تو گناہ ہوتا ہے۔ ایسی چیزوں کو سنت کہتے ہیں اور بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ کرنے سے ثواب ہوتا ہے اور نہ کرنے سے کچھ گناہ نہیں ہوتا اور شرع میں ان کے کرنے کی تاکید بھی نہیں ہے ایسی باتوں کو مستحب کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱۔ وضو میں فرض فقط چار چیزیں ہیں۔ ایک مرتبہ سارا منہ دھونا۔ ایک ایک دفعہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔ ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ ایک ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔ بس فرض اتنا ہی ہے۔ اس میں سے اگر ایک چیز بھی چھوٹ جائے گی یا کوئی جگہ بال برابر بھی سوکھی رہ جائے گی تو وضو نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۔ پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھ دھونا اور بسم اللہ کہنا اور کلی کرنا۔ اور ناک میں پانی ڈالنا۔ مسواک کرنا۔ سارے سر کا مسح کرنا۔ ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھونا۔ کانوں کا مسح کرنا۔ ہاتھ اور پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ یہ سب باتیں سنت ہیں اور اس کے سوا جو اور باتیں ہیں وہ مستحب ہیں۔

مسئلہ ۳۔ جب یہ چار عضو جن کا دھونا فرض ہے دھل جاویں گے تو وضو ہو جاوے گا چاہے وضو کا قصد ہو یا نہ ہو جیسے کوئی نہاتے وقت سارے بدن پر پانی بہا لیوے اور وضو نہ کرے یا حوض میں گر پڑے یا پانی برستے میں باہر کھڑی ہو جاوے اور وضو کے یہ اعضاء دھل جاویں تو وضو ہو جاوے گا لیکن ثواب وضو کا نہ ملے گا۔

مسئلہ ۴۔ سنت یہی ہے کہ اسی طرح سے وضو کرے جس طرح ہم نے اوپر بیان کیا ہے اور اگر کوئی الٹا وضو کرے کہ پہلے پاؤں دھو ڈالے پھر مسح کرے پھر دونوں ہاتھ دھووے پھر منہ دھو ڈالے یا اور کسی طرح الٹ پلٹ کر وضو کرے تو بھی وضو ہو جاتا ہے لیکن سنت کے موافق وضو نہیں ہوتا اور گناہ کا خوف ہے۔

مسئلہ ۵۔ اسی طرح اگر بایاں ہاتھ یا بایاں پاؤں پہلے دھویا تب بھی وضو ہو گیا لیکن مستحب کے خلاف ہے۔

مسئلہ ۶۔ ایک عضو کو دھو کر دوسرے عضو کے دھونے میں اتنی دیر نہ لگائے کہ پہلا عضو سوکھ جاوے بلکہ اس کے سوکھنے سے پہلے پہلے دوسرا عضو دھو ڈالے۔ اگر پہلا عضو سوکھ گیا تب دوسرا عضو دھویا تو وضو ہو جائے گا لیکن یہ بات سنت کے خلاف ہے۔

مسئلہ ۷۔ ہر عضو کے دھوتے وقت یہ بھی سنت ہے کہ اس پر ہاتھ بھی پھیر لیوے تاکہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہے سب جگہ پانی پہنچ جاوے۔

مسئلہ ۸۔ وقت آنے سے پہلے ہی وضو نماز کا سامان اور تیاری کرنا بہتر اور مستحب ہے۔

مسئلہ ۹۔ جب تک کوئی مجبوری نہ ہو خود اپنے ہاتھ سے وضو کرے کسی اور سے پانی نہ ڈلوائے اور وضو کرنے میں دنیا کی کوئی بات چیت

دکرے بلکہ ہر عضو کے دھوتے وقت بسم اللہ اور کلمہ پڑھا کرے اور پانی کتنا ہی فراغت کا کیوں نہ ہو چاہے دریا کے کنارے پر ہو لیکن تب بھی پانی ضرورت سے زیادہ خرچ نہ کرے اور نہ پانی میں بہت کمی کرے کہ اچھی طرح دھونے میں دقت ہو۔ نہ کسی عضو کو تین مرتبہ سے زیادہ دھوئے اور منہ دھوتے وقت پانی کا چھینٹا زور سے منہ پر نہ مارے۔ نہ پھُنکار مار کر چھینٹیں اڑاوے اور اپنے منہ اور آنکھوں کو بہت زور سے نہ بند کرے کہ یہ سب باتیں مکروہ اور منع ہیں اگر آنکھ یا منہ زور سے بند کیا اور پلک یا ہونٹ پر کچھ سوکھا رہ گیا یا آنکھ کے کوئے میں پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوا۔

مسئلہ ۱۰۔ انگوٹھی چھلّے چوڑی کنگن وغیرہ اگر ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی اُنکے نیچے پانی پہنچ جائے تب بھی ان کا ہلا لینا مستحب ہے۔ اور اگر ایسے تنگ ہوں کہ بغیر ہلائے پانی نہ پہنچنے کا گمان ہو تو اُنکو ہلا کر اچھی طرح پانی پہنچا دینا ضروری اور واجب ہے۔ نتھ کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر سوراخ ڈھیلا ہے اُسوقت تو ہلانا مستحب ہے، اور جب تنگ ہو کہ بے پھرائے اور ہلائے پانی نہ پہنچے گا تو منہ دھوتے وقت گھما کر اور ہلا کر پانی اندر پہنچانا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۱۔ اگر کسی کے ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اسکے نیچے پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوا جب یاد آوے اور آٹا دیکھے تو چھڑا کر پانی ڈال لے اور اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اُسکو لوٹاوے اور پھر سے پڑھے۔

مسئلہ ۱۲۔ کسی کے ماتھے پر افشاں چُنی ہوا اور اوپر اُوپر سے پانی بہا لیوے کہ افشاں نہ چھوٹنے پاوے تو وضو نہیں ہوتا۔ ماتھے کا سب گوند چھڑا کر منہ دھونا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۳۔ جب وضو کر چکے تو سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنَا اور یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَہِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ لَاخَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ

(اے اللہ کر دے مجھکو توبہ کرنے والوں میں سے اور کر دے مجھ کو گناہوں سے پاک ہونے والے لوگوں میں سے اور کر دے مجھ کو اپنے نیک بندوں میں سے اور کر دے مجھ کو ان لوگوں میں سے کہ جن کو دونوں جہان میں کچھ خوف نہیں۔ اور نہ وہ آخرت میں غمگین ہوں گے ۱۲)

مسئلہ ۱۴۔ جب وضو کر چکے تو بہتر ہے کہ دو رکعت نماز پڑھے۔ اس نماز کو جو وضو کے بعد پڑھی جاتی ہے تحیۃ الوضوء کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں اس کا بڑا ثواب آیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۔ اگر ایک وقت وضو کیا تھا پھر دوسرا وقت آگیا اور ابھی وضو ٹوٹا نہیں ہے تو اُسی وضو سے نماز پڑھنا جائز ہے۔ اور اگر دوبارہ وضو کر لے تو بہت ثواب ملتا ہے۔

مسئلہ ۱۶۔ جب ایک دفعہ وضو کر لیا اور ابھی وہ ٹوٹا نہیں تو جب تک اس وضو سے کوئی عبادت نہ کر لے اُسوقت تک دُوسرا وضو کرنا مکروہ اور منع ہے۔ تو اگر نہاتے وقت کسی نے وضو کیا ہے تو اُسی وضو سے نماز پڑھنا چاہیئے۔ بغیر اسکے ٹوٹے دُوسرا وضو نہ کرے ہاں

اگر کم سے کم دو ہی رکعت نماز اس وضو سے پڑھ چکی ہو تو دوسرا وضو کرنے میں کچھ حرج نہیں بلکہ ثواب ہے۔

مسئلہ ۱۷: کسی کے ہاتھ یا پاؤں پھٹ گئے اور اس میں موم روغن یا اور کوئی دوا بھر لی (اور اسکے نکالنے سے ضرر ہو گا) تو اگر بے اسکے نکالے اُوپر ہی اُوپر پانی بہا دیا تو وضو درست ہے۔

مسئلہ ۱۸: وضو کرتے وقت ایڑی پر یا کسی اور جگہ پانی نہیں پہنچا اور جب پورا وضو ہو چکا تب معلوم ہوا کہ فلانی جگہ سوکھی ہے تو وہاں پر فقط ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے بلکہ پانی بہانا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۹: اگر ہاتھ یا پاؤں وغیرہ میں کوئی پھوڑا ہو یا کوئی اور ایسی بیماری ہے کہ اس پر پانی ڈالنے سے نقصان ہوتا ہے تو پانی نہ ڈالے۔ وضو کرتے وقت صرف بھیگا ہاتھ پھیر لیوے اسکو مسح کہتے ہیں۔ اور اگر یہ بھی نقصان کرے تو ہاتھ بھی نہ پھیرے اتنی جگہ چھوڑ دے۔

مسئلہ ۲۰: اگر زخم پر پٹی بندھی ہو اور پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنے سے نقصان ہو۔ یا پٹی کھولنے باندھنے میں بڑی دقت اور تکلیف ہو تو پٹی کے اُوپر مسح کر لینا درست ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو پٹی پر مسح کرنا درست نہیں پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۱: اگر پوری پٹی کے نیچے زخم نہیں ہے تو اگر پٹی کھول کر زخم کو چھوڑ کر اور سب جگہ دھو سکے تو دھونا چاہیئے۔ اور اگر پٹی نہ کھول سکے تو ساری پٹی پر مسح کر لیوے جہاں زخم ہے وہاں بھی اور جہاں زخم نہیں ہے وہاں بھی۔

مسئلہ ۲۲: ہڈی کے ٹوٹ جانے کے وقت بانس کی کھپچیاں رکھ کے ٹکھٹی بنا کر باندھتے ہیں اس کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک ٹکھٹی نہ کھول سکے ٹکھٹی کے اوپر ہاتھ پھیر لیا کرے۔ اور فصد کی پٹی کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر زخم کے اوپر مسح نہ کر سکے تو پٹی کھول کر کپڑے کی گدی پر مسح کرے اور اگر کوئی کھولنے باندھنے والا نہ ملے تو پٹی ہی پر مسح کر لے۔

مسئلہ ۲۳: ٹکھٹی اور پٹی وغیرہ میں بہتر تو یہ ہے کہ ساری ٹکھٹی پر مسح کرے اور اگر ساری پر نہ کرے بلکہ آدھی سے زائد پر کرے تو بھی جائز ہے اگر فقط آدھی یا آدھی سے کم پر کرے تو جائز نہیں۔

مسئلہ ۲۴: اگر ٹکھٹی یا پٹی کھل کر گر پڑے اور زخم ابھی اچھا نہیں ہوا تو پھر باندھ لیوے اور وہی پہلا مسح باقی ہے پھر مسح کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر زخم اچھا ہو گیا کہ اب باندھنے کی ضرورت نہیں ہے تو مسح ٹوٹ گیا۔ اب اتنی جگہ دھو کر نماز پڑھے سارا وضو دُہرانا ضروری نہیں ہے۔

وضو کو توڑنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ: پاخانہ پیشاب اور ریاح جو پیچھے سے نکلے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے البتہ اگر آگے کی راہ سے ہوا نکلے جیسا کہ کبھی بیماری سے ایسا ہو جاتا ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اور اگر آگے یا پیچھے سے کوئی کیڑا جیسے کیچوا یا کنکری وغیرہ نکلے تو بھی وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ ۲۔ اگر کسی کے کوئی زخم ہوا اس میں سے کیڑا نکلے یا کان سے نکلا یا زخم میں سے کچھ گوشت کٹ کے گر پڑا اور خون نہیں نکلا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ ۳۔ اگر کسی نے فصد لی یا نکسیر پھوٹی یا چوٹ لگی اور خون نکل آیا۔ یا پھوڑے پھنسی سے یا بدن بھر میں اور کہیں سے خون نکلا یا پیپ نکلی تو وضو جاتا رہا۔ البتہ اگر زخم کے منہ ہی پر رہے زخم کے منہ سے آگے نہ بڑھے تو وضو نہیں گیا۔ تو اگر کسی کے سوئی چبھ گئی اور خون نکل آیا لیکن بہا نہیں ہے تو وضو نہیں ٹوٹا۔ اور جو ذرا بھی بہ پڑا ہو تو وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ ۴۔ اگر کسی نے ناک سنکی اور اس میں جمے ہوئے خون کی پھٹکیاں نکلیں تو وضو نہیں گیا۔ وضو جب ٹوٹتا ہے کہ پتلا خون نکلے اور بہ پڑے سو اگر کسی نے اپنی ناک میں انگلی ڈالی پھر جب اسکو نکالا تو انگلی میں خون کا دھبہ معلوم ہوا لیکن وہ خون بس اتنا ہی ہے کہ انگلی میں تو ذرا سا لگ جاتا ہے لیکن بہتا نہیں تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ ۵۔ کسی کی آنکھ کے اندر کوئی دانہ وغیرہ تھا وہ ٹوٹ گیا۔ یا خود اس نے توڑ دیا اور اس کا پانی بہہ کر آنکھ میں تو پھیل گیا لیکن آنکھ کے باہر نہیں نکلا تو اسکا وضو نہیں ٹوٹا اور اگر آنکھ کے باہر پانی نکل پڑا تو وضو ٹوٹ گیا۔ اسی طرح اگر کان کے اندر دانہ ہو اور ٹوٹ جائے تو جب تک خون پیپ سوراخ کے اندر اس جگہ تک رہے جہاں پانی پہنچانا غسل کرتے وقت فرض نہیں ہے تب تک وضو نہیں جاتا اور جب ایسی جگہ پر آ جاوے جہاں پانی پہنچانا فرض ہے تو وضو ٹوٹ جاوے گا۔

مسئلہ ۶۔ کسی نے اپنے پھوڑے یا چھالے کے اوپر کا چھلکا نوچ ڈالا اور اسکے نیچے خون یا پیپ دکھلائی دینے لگا لیکن وہ خون پیپ اپنی جگہ پر ٹھہرا ہے کسی طرف نکل کے بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا اور جو بہ پڑا تو وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ ۷۔ کسی کے پھوڑے میں بڑا گہرا گھاؤ ہو گیا تو جب تک خون پیپ اس گھاؤ کے سوراخ کے اندر ہی اندر رہے باہر نکل کر بدن پر نہ آوے اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ ۸۔ اگر پھوڑے پھنسی کا خون آپ سے نہیں نکلا بلکہ اسنے دبا کے نکالا ہے تب بھی وضو ٹوٹ جاوے گا جبکہ وہ خون بہ جائے۔

مسئلہ ۹۔ کسی کے زخم سے ذرا ذرا خون نکلنے لگا اس نے اس پر مٹی ڈال دی یا کپڑے سے پونچھ لیا۔ پھر ذرا سا نکلا پھر اسنے پونچھ ڈالا اسی طرح کئی دفعہ کیا کہ خون بہنے نہ پایا تو دل میں سوچے اگر ایسا معلوم ہو کہ اگر پونچھا نہ جاتا تو بہ پڑتا تو وضو ٹوٹ جاتے گا۔ اور اگر ایسا ہو کہ پونچھا نہ جاتا تب بھی نہ بہتا تو وضو نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ ۱۰۔ کسی کے تھوک میں خون معلوم ہوا تو اگر تھوک میں خون بہت کم ہے اور تھوک کا رنگ سپیدی یا زردی مائل ہے تو وضو نہیں گیا اور اگر خون زیادہ یا برابر ہے اور رنگ سرخی مائل ہے تو وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ ۱۱۔ اگر دانت سے کوئی چیز کاٹی اور اس چیز پر خون کا دھبہ معلوم ہوا یا دانت میں خلال کیا اور خلال میں خون کی سرخی دکھائی دی لیکن تھوک میں بالکل خون کا رنگ معلوم نہیں ہوتا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ ۱۲۔ کسی نے جونک لگوائی اور جونک میں اتنا خون بھر گیا کہ اگر بیچ سے کاٹ دو تو خون بہ پڑے تو وضو جاتا رہا اور جو اتنا نہ پیا ہو بلکہ بہت کم پیا ہو تو وضو نہیں ٹوٹا۔ اور اگر مچھر یا مکھی یا کھٹمل نے خون پیا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ ۱۳۔ کسی کے کان میں درد ہوتا ہے اور پانی نکلا کرتا ہے تو یہ پانی جو کان سے بہتا ہے نجس ہے اگرچہ کچھ پھوڑا یا پھنسی نہ معلوم ہوتی ہو پس اسکے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاوے گا۔ جب کان کے سوراخ سے نکل کر اس جگہ تک آجاوے جسکا دھونا غسل کرتے وقت فرض ہے۔ اسی طرح اگر ناف سے پانی نکلے اور درد بھی ہوتا ہو تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جاوے گا۔ ایسے ہی اگر آنکھیں دکھتی ہوں اور کھٹکتی ہوں تو پانی بہنے اور آنسو نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر آنکھیں نہ دکھتی ہوں نہ اس میں کچھ کھٹک ہو تو آنسو نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا

مسئلہ ۱۴۔ اگر چھاتی سے پانی نکلتا ہے اور درد بھی ہوتا ہے تو وہ بھی نجس ہے اس سے وضو جاتا رہے گا اور اگر درد نہیں ہے تو نجس نہیں ہے اور اس سے وضو بھی نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ ۱۵۔ اگر قے ہوئی اور اسمیں کھانا یا پانی یا پت گرے تو اگر بھر منہ قے ہوئی ہو تو وضو ٹوٹ گیا اور بھر منہ قے نہیں ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹا۔ اور بھر منہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ مشکل سے منہ میں رکے اور اگر قے میں نرا بلغم گرا تو وضو نہیں گیا چاہے جتنا ہو بھر منہ ہو چاہے نہ ہو سب کا ایک حکم ہے۔ اور اگر قے میں خون گرے تو اگر پتلا اور بہتا ہوا ہو تو وضو ٹوٹ جاوے گا چاہے کم ہو چاہے زیادہ۔ بھر منہ ہو یا نہ ہو۔ اور اگر جما ہوا ٹکڑے ٹکڑے گرے اور بھر منہ ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر کم ہو تو وضو نہ جاوے گا۔

مسئلہ ۱۶۔ اگر تھوڑی تھوڑی کر کے کئی دفعہ قے ہوئی لیکن سب ملا کر اتنی ہے کہ اگر ایک دفعہ میں گرتی تو بھر منہ ہو جاتی تو اگر ایک ہی متلی برابر باقی رہی اور تھوڑی تھوڑی قے ہوتی رہی تو وضو ٹوٹ گیا۔ اور اگر ایک ہی متلی برابر نہیں رہی بلکہ پہلی دفعہ کی متلی جاتی رہی تھی اور جی اچھا ہو گیا تھا پھر دوبارہ متلی شروع ہوئی اور تھوڑی قے ہو گئی۔ پھر جب متلی جاتی رہی تو تیسری دفعہ پھر متلی شروع ہو کر قے ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ ۱۷۔ لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی یا کسی چیز سے ٹیک لگا کر بیٹھے بیٹھے سو گئی اور ایسی غفلت ہو گئی کہ اگر وہ ٹیک نہ ہوتی تو گر پڑتی تو وضو جاتا رہا۔ اور اگر نماز میں بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے سو جاوے تو وضو نہیں گیا۔ اور اگر سجدے میں سو جاوے تو وضو ٹوٹ جاوے گا۔

مسئلہ ۱۸۔ اگر نماز سے باہر بیٹھے بیٹھے سووے اور اپنا چوتڑ ایڑی سے دبا لیوے اور دیوار وغیرہ کسی چیز سے ٹیک بھی نہ لگاوے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ ۱۹۔ بیٹھے ہوئے نیند کا ایسا جھونکا آیا کہ گر پڑی تو اگر گر کے فوراً ہی آنکھ کھل گئی ہو تو وضو نہیں گیا۔ اور جو گرنے کے ذرا بعد آنکھ کھلی ہو تو وضو جاتا رہا۔ اور اگر بیٹھی جھومتی رہی گری نہیں تب بھی وضو نہیں گیا۔

مسئلہ ۲۰۔ اگر بیہوشی ہو گئی یا جنون سے عقل جاتی رہی تو وضو جاتا رہا۔ چاہے بیہوشی اور جنون تھوڑی ہی دیر رہا ہو۔ ایسے ہی اگر تمباکو وغیرہ کوئی نشہ کی چیز کھالی اور اتنا نشہ ہو گیا کہ اچھی طرح چلا نہیں جاتا اور قدم ادھر ادھر بہکتا اور ڈگمگاتا ہے تو بھی وضو جاتا رہا۔

مسئلہ ۲۱۔ اگر نماز میں اتنے زور سے ہنسی نکل گئی کہ اسنے آپ بھی اپنی آواز سن لی اور اسکے پاس والیوں نے بھی سب نے سن لی جیسے

کھل کھلا کر ہنسنے میں سب پاس والیاں سن لیتی ہیں اس سے بھی وضو ٹوٹ گیا اور نماز بھی ٹوٹ گئی اور اگر ایسا ہو کہ اپنے کو تو آواز سنائی دیوے مگر سب پاس والیاں نہ سن سکیں اگرچہ بہت ہی پاس والی سن لے اس سے نماز ٹوٹ جاوے گی وضو نہ ٹوٹے گا۔ اور اگر ہنسی میں فقط دانت کھل گئے آواز بالکل نہیں نکلی تو نہ وضو ٹوٹا نہ نماز گئی۔ البتہ اگر چھوٹی لڑکی جو ابھی جوان نہ ہوئی ہو زور سے نماز میں ہنسے یا سجدۂ تلاوت میں بڑی عورت کو ہنسی آوے تو وضو نہیں جاتا۔ ہاں وہ سجدہ اور نماز جاتی رہے گی جس میں ہنسی آئی۔

نوٹ: مسئلہ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ صفحہ ۷۳ پر درج ہے۔

مسئلہ ۲۶۔ وضو کے بعد ناخن کٹاتے یا زخم کے اوپر کی مردار کھال نوچ ڈالی تو وضو میں کوئی نقصان نہیں آیا نہ تو وضو کے دہرانے کی ضرورت ہے اور نہ اتنی جگہ کے پھر تر کرنے کا حکم ہے۔

مسئلہ ۲۷۔ وضو کے بعد کسی کا ستر دیکھ لیا یا اپنا ستر کھل گیا۔ یا ننگی ہو کر نہائی اور ننگے ہی وضو کیا تو اسکا وضو درست ہے پھر وضو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ بدون لاچاری کے کسی کا ستر دیکھنا یا اپنا دکھلانا گناہ کی بات ہے۔

مسئلہ ۲۸۔ جس چیز کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ چیز نجس ہوتی ہے اور جس سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ نجس بھی نہیں تو اگر ذرا سا خون نکلا کہ زخم کے منہ سے بہا نہیں یا ذرا سی قے ہوئی بھر منہ نہیں ہوئی اور اسمیں کھانا یا پانی یا پت یا جما ہوا خون نکلا تو یہ خون اور یہ قے نجس نہیں ہے۔ اگر کپڑے یا بدن میں لگ جاوے اسکا دھونا واجب نہیں اور اگر بھر منہ قے ہوئی اور خون زخم سے بہ گیا تو وہ نجس ہے اسکا دھونا واجب ہے، اور اگر اتنی قے کر کے کٹورے یا لوٹے کو منہ لگا کر کے کلی کے واسطے پانی لیا تو وہ برتن ناپاک ہو جاوے گا اسلئے چلو سے پانی لینا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۹۔ چھوٹا لڑکا جو دودھ ڈالتا ہے اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر بھر منہ نہ ہو تو نجس نہیں ہے۔ اور جب بھر منہ ہو تو نجس ہے۔ اگر بے اسکے دھوئے نماز پڑھے گی تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۳۰۔ اگر وضو کرنا تو یاد ہے اور اسکے بعد وضو ٹوٹنا اچھی طرح یاد نہیں کہ ٹوٹا ہے یا نہیں ٹوٹا تو اسکا وضو باقی سمجھا جائے گا۔ اسی سے نماز درست ہے لیکن وضو پھر کر لینا بہتر ہے۔

مسئلہ ۳۱۔ جسکو وضو کرنے میں شک ہوا کہ فلانا عضو دھویا یا نہیں تو وہ عضو پھر دھو لینا چاہیئے اور اگر وضو کر چکنے کے بعد شک ہوا تو کچھ پرواہ نہ کرے وضو ہو گیا۔ البتہ اگر یقین ہو جاوے کہ فلانی بات رہ گئی ہے تو اسکو کر لیوے۔

مسئلہ ۳۲۔ بے وضو قرآن مجید کا چھونا درست نہیں ہے ہاں اگر ایسے کپڑے سے چھو لے جو بدن سے جدا ہو تو درست ہے۔ دوپٹہ یا کرتے کے دامن سے جبکہ اسکو پہنے اوڑھے ہوئے ہو چھونا درست نہیں۔ ہاں اگر اترا ہوا ہو تو اس سے چھونا درست ہے۔ اور زبانی پڑھنا درست ہے اور اگر کلام مجید کھلا ہوا رکھا ہے اور اسکو دیکھ دیکھ کے پڑھا لیکن ہاتھ نہیں لگایا یہ بھی درست ہے۔ اسی طرح بے وضو

ایسے تعویذ اور ایسی تشتری کا چھونا بھی درست نہیں ہے جس میں قرآن کی آیت لکھی ہو خوب یاد رکھو۔

غسل کا بیان

مسئلہ ۱۔ غسل کرنے والی کو چاہیئے کہ پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھ دھووے پھر استنجے کی جگہ دھووے۔ ہاتھ اور استنجے کی جگہ پر نجاست ہو تب بھی اور نہ ہو تب بھی ہر حال میں ان دونوں کو پہلے دھونا چاہئے۔ پھر جہاں بدن پر نجاست لگی ہو پاک کرے پھر وضو کرے اور اگر کسی چوکی یا پتھر پر غسل کرتی ہو تو وضو کرتے وقت پیر بھی دھولیوے اور اگر ایسی جگہ ہے کہ پیر بھر جاوینگے اور غسل کے بعد پھر دھونے پڑیں گے تو سارا وضو کرے مگر پیر نہ دھووے۔ پھر وضو کے بعد تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے۔ پھر تین مرتبہ داہنے کندھے پر۔ پھر تین بار بائیں کندھے پر پانی ڈالے ایسی طرح کہ سارے بدن پر پانی بہ جاوے۔ پھر اس جگہ سے ہٹ کر پاک جگہ میں آوے اور پھر پیر دھووے اور اگر وضو کے وقت پیر دھو لئے ہوں تو اب دھونے کی حاجت نہیں۔

مسئلہ ۲۔ پہلے سارے بدن پر اچھی طرح ہاتھ پھیر لیوے تب پانی بہاوے تاکہ سب کہیں اچھی طرح پانی پہنچ جاوے کہیں سوکھا نہ رہے۔

مسئلہ ۳۔ غسل کا طریقہ جو ہم نے ابھی بیان کیا سنت کے موافق ہے۔ اس میں سے بعضی چیزیں فرض ہیں کہ بے ان کے غسل درست نہیں ہوتا آدمی ناپاک رہتا ہے۔ اور بعضی چیزیں سنت ہیں ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور اگر نہ کرے تو بھی غسل ہو جاتا ہے فرض فقط تین چیزیں ہیں۔ اس طرح کلی کرنا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جاوے۔ ناک میں پانی ڈالنا جہاں تک ناک نرم ہے۔ سارے بدن پر پانی پہنچانا۔

مسئلہ ۴۔ غسل کرتے وقت قبلہ کی طرف کو منہ نہ کرے اور پانی بہت زیادہ نہ پھینکے اور نہ بہت کم لیوے کہ اچھی طرح غسل نہ کر سکے اور ایسی جگہ غسل کرے کہ اسکو کوئی نہ دیکھے اور غسل کرتے وقت باتیں نہ کرے۔ اور غسل کے بعد کسی کپڑے سے اپنا بدن پونچھ ڈالے۔ اور بدن ڈھکنے میں بہت جلدی کرے یہاں تک کہ اگر وضو کرتے وقت پیر نہ دھوئے ہوں تو غسل کی جگہ سے ہٹ کر پہلے اپنا بدن ڈھکے پھر دونوں پیر دھوئے۔

مسئلہ ۵۔ اگر تنہائی کی جگہ ہو جہاں کوئی نہ دیکھ پائے تو ننگے ہو کر نہانا بھی درست ہے چاہے کھڑی ہو کر نہاوے یا بیٹھ کر۔ اور چاہے غسلخانہ کی چھت پٹی ہو یا نہ پٹی ہو لیکن بیٹھ کر نہانا بہتر ہے کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔ اور ناف سے لے کر گھٹنے کے نیچے تک دوسری عورت کے سامنے بھی بدن کھولنا گناہ ہے۔ اکثر عورتیں دوسری کے سامنے بالکل ننگی ہو کر نہاتی ہیں یہ بڑی بری اور بے غیرتی کی بات ہے۔

مسئلہ ۶۔ جب سارے بدن پر پانی پڑ جاوے اور کلی کر لے اور ناک میں پانی ڈال لے تو غسل ہو جاوے گا چاہے غسل کرنے کا ارادہ ہو چاہے نہ ہو تو اگر پانی برستے میں ٹھنڈی ہونے کی غرض سے کھڑی ہو گئی یا حوض وغیرہ میں گر پڑی اور سب بدن بھیگ گیا اور کلی بھی کر لی اور ناک میں بھی پانی ڈال لیا تو غسل ہو گیا۔ اسی طرح غسل کرتے وقت کلمہ پڑھنا یا پڑھ کر پانی پر دم کرنا بھی ضروری نہیں چاہے کلمہ پڑھے یا نہ پڑھے ہر حال میں آدمی پاک ہو جاتا ہے بلکہ نہاتے وقت کلمہ یا اور کوئی دعا نہ پڑھنا بہتر ہے اسوقت کچھ نہ پڑھے۔

مسئلہ اگر بدن بھر میں بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی رہ جاوے گی تو غسل نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر غسل کرتے وقت کلی کرنا بھول گئی یا ناک میں پانی نہیں ڈالا تو بھی غسل نہیں ہوا۔

مسئلہ ۸ اگر غسل کے بعد یاد آوے کہ فلانی جگہ سوکھی رہ گئی تھی تو پھر سے نہانا واجب نہیں بلکہ جہاں سوکھا رہ گیا تھا اسی کو دھولیوے لیکن فقط ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے بلکہ تھوڑا پانی لے کر اس جگہ بہانا چاہیئے۔ اور اگر کلی کرنا بھول گئی ہو تو اب کلی کرلے۔ اگر ناک میں پانی نہ ڈالا ہو تو اب ڈال لے۔ غرضکہ جو چیز رہ گئی ہو اب اسکو کرلے نئے سرے سے غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۹ اگر کسی بیماری کی وجہ سے سر پر پانی ڈالنا نقصان کرے اور سر چھوڑ کر سارا بدن دھولیوے تب بھی غسل درست ہوگیا۔ لیکن جب اچھی ہو جاوے تو اب سر دھوڈالے پھر سے نہانے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰ پیشاب کی جگہ آگے کی کھال کے اندر پانی پہنچانا غسل میں فرض ہے اگر پانی نہ پہنچے گا تو غسل نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۱ اگر سر کے بال گندھے ہوئے نہ ہوں تو سب بال بھگونا اور ساری جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے۔ ایک بال بھی سوکھا رہ گیا یا ایک بال کی جڑ میں پانی نہیں پہنچا تو غسل نہ ہوگا۔ اور اگر بال گندھے ہوئے ہوں تو بالوں کا بھگونا معاف ہے البتہ سب جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے ایک جڑ بھی سوکھی نہ رہنے پاوے۔ اور اگر بے کھولے سب جڑوں میں پانی نہ پہنچ سکے تو کھول ڈالے اور بالوں کو بھی بھگووے۔

مسئلہ ۱۲ نتھ اور بالیوں اور انگوٹھی چھلوں کو خوب ہلالیوے کہ پانی سوراخوں میں پہنچ جاوے اور اگر بالیاں نہ پہنے ہو تب بھی قصد کرکے سوراخوں میں پانی ڈال لے۔ ایسا نہ ہو کہ پانی نہ پہنچے اور غسل صحیح نہ ہو۔ البتہ اگر انگوٹھی چھلے ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی پانی پہنچ جاوے تو ہلانا واجب نہیں لیکن ہلالینا اب بھی مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۳۔ اگر ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اسکے نیچے پانی نہیں پہنچا تو غسل نہیں ہوا جب یاد آوے اور آٹا دیکھے تو آٹا چھڑا کر پانی ڈال لے۔ اور اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز پڑھلی ہو تو اسکو لوٹاوے۔

مسئلہ ۱۴۔ ہاتھ پیر پھٹ گئے اور اس میں موم روغن یا اور کوئی دوا بھرلی تو اسکے اوپر سے پانی بہالینا درست ہے۔

مسئلہ ۱۵۔ کان اور ناف میں بھی خیال کرکے پانی پہنچانا چاہیئے۔ پانی نہ پہنچے گا تو غسل نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۔ اگر نہاتے وقت کلی نہیں کی لیکن خوب منہ بھر کے پانی پی لیا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ گیا تو بھی غسل ہوگیا کیونکہ مطلب تو سارے منہ میں پانی پہنچ جانے سے ہے۔ کلی کرے یا نہ کرے۔ البتہ اگر ایسی طرح پانی پیوے کہ سارے منہ بھر میں پانی نہ پہنچے تو یہ پینا کافی نہیں ہے کلی کرلینا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۷۔ اگر بالوں میں یا ہاتھ پیروں میں تیل لگا ہوا ہے کہ بدن پر پانی اچھی طرح ٹھہرتا نہیں ہے بلکہ پڑتے ہی ڈھلک جاتا ہے تو اس کا کچھ حرج نہیں جب سارے بدن اور سارے سر پر پانی ڈال لیا غسل ہوگیا۔

مسئلہ ۱۸۔ اگر دانتوں کے بیچ میں ڈلی کا ذرا ٹکڑا پھنس گیا تو اسکو خلال سے نکال ڈالے۔ اگر اس کی وجہ سے دانتوں کے بیچ میں پانی نہ پہنچے گا تو غسل نہ ہو گا۔

مسئلہ ۱۹۔ ماتھے پر افشاں چُنی ہے یا بالوں میں اتنا گوند لگا ہے کہ بال اچھی طرح نہ بھیگیں گے تو گوند خوب چھڑا ڈالے اور افشاں دھو ڈالے اگر گوند کے نیچے پانی نہ پہنچے گا اُوپر ہی اُوپر سے بہ جاوے گا تو غسل نہ ہو گا۔

مسئلہ ۲۰۔ اگر مِسّی کی دھڑی جمائی ہے تو اسکو چھڑا کر کُلّی کرے نہیں تو غسل نہ ہو گا۔

مسئلہ ۲۱۔ کسی کی آنکھیں دُکھتی ہیں اسلئے اسکی آنکھوں سے کیچڑ بہت نکلا اور ایسا سُوکھ گیا کہ اگر اسکو نہ چھڑاوے گی تو اسکے نیچے آنکھ کے کوئے پر پانی نہ پہنچے گا تو اسکا چھڑا ڈالنا واجب ہے بے اسکے چھڑائے نہ وضو درست ہے نہ غسل۔

کس پانی سے وضو غسل کرنا درست ہے اور کس پانی سے درست نہیں

مسئلہ ۱۔ آسمان سے برسے ہوئے پانی اور ندی نالے چشمے اور کنوئیں اور تالاب اور دریاؤں کے پانی سے وضو اور غسل کرنا درست ہے چاہے میٹھا پانی ہو یا کھاری ہو۔

مسئلہ ۲۔ کسی پھل یا درخت یا پتّوں سے نچوڑے ہوئے عرق سے وضو کرنا درست نہیں۔ اسی طرح جو پانی تربوز سے نکلتا ہے اُس سے اور گنّے وغیرہ کے رس سے وضو اور غسل درست نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۔ جس پانی میں کوئی اور چیز مل گئی یا پانی میں کوئی چیز پکائی گئی اور ایسا ہو گیا کہ اب بول چال میں اسکو پانی نہیں کہتے بلکہ اسکا کچھ اور نام ہو گیا تو اس سے وضو اور غسل جائز نہیں جیسے شربت، شیرہ اور شوربا اور سرکہ اور گلاب اور عرق گاؤزبان وغیرہ کہ ان سے وضو درست نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۔ جس پانی میں کوئی پاک چیز پڑ گئی اور پانی کے رنگ یا مزے یا بُو میں کچھ فرق آ گیا لیکن وہ چیز پانی میں پکائی نہیں گئی نہ پانی کے پتلے ہونے میں کچھ فرق آیا جیسے کہ بہتے ہوئے پانی میں کچھ ریت ملی ہوتی ہے یا پانی میں زعفران پڑ گیا اور اُس کا بہت خفیف سا رنگ آ گیا۔ یا صابون پڑ گیا۔ یا اسی طرح کی کوئی اور چیز پڑ گئی تو ان سب صورتوں میں وضو اور غسل درست ہے۔

مسئلہ ۵۔ اور اگر کوئی چیز پانی میں ڈالکر پکائی گئی اُس سے رنگ یا مزہ وغیرہ بدلا تو اُس پانی سے وضو درست نہیں۔ البتہ اگر ایسی چیز پکائی گئی جس سے میل کچیل خوب صاف ہو جاتا ہے اور اسکے پکانے سے پانی گاڑھا نہ ہوا ہو تو اس سے وضو درست ہے جیسے مُردہ نہلانے کے لئے بیری کی پتیاں پکاتے ہیں تو اسمیں کچھ حرج نہیں البتہ اگر اتنی زیادہ ڈالدیں کہ پانی گاڑھا ہو گیا تو اس سے وضو اور غسل درست نہیں۔

مسئلہ ۶۔ کپڑا رنگنے کے لئے زعفران گھولا یا پُڑیا گھولی تو اُس سے وضو درست نہیں۔

مسئلہ ۷۔ اگر پانی میں دُودھ مل گیا تو اگر دودھ کا رنگ اچھی طرح پانی میں آ گیا تو وضو درست نہیں اور اگر دودھ بہت کم تھا کہ رنگ نہیں آیا

تو وضو درست ہے۔

مسئلہ ۸۔ جنگل میں کہیں تھوڑا پانی ملا تو جب تک اسکی نجاست کا یقین نہ ہو جائے تب تک اس سے وضو کرے۔ فقط اس وہم پر وضو نہ چھوڑے کہ شاید یہ نجس ہو اگر اسکے ہوتے ہوئے تیمم کرے گی تو تیمم نہ ہو گا۔

مسئلہ ۹۔ کسی کنوئیں وغیرہ میں درخت کے پتے گر پڑے اور پانی میں بدبو آنے لگی اور رنگ اور مزہ بھی بدل گیا تو بھی اس سے وضو درست ہے جب تک کہ پانی اسی طرح پتلا باقی رہے۔

مسئلہ ۱۰۔ جس پانی میں نجاست پڑ جاوے اس سے وضو غسل کچھ درست نہیں۔ چاہے وہ نجاست تھوڑی ہو یا بہت ہو۔ البتہ اگر بہتا ہوا پانی ہو تو وہ نجاست کے پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک کہ اسکے رنگ یا مزے یا بو میں فرق نہ آئے۔ اور جب نجاست کی وجہ سے رنگ یا مزہ بدل گیا یا بو آنے لگی تو بہتا ہوا پانی بھی نجس ہو جائے گا اس سے وضو درست نہیں اور جو پانی گھاس تنکے پتے وغیرہ کو بہالے جائے وہ بہتا پانی ہے چاہے کتنا ہی آہستہ آہستہ بہتا ہو

مسئلہ ۱۱۔ بڑا بھاری حوض جو دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا ہو اور اتنا گہرا ہو کہ اگر چلو سے پانی اٹھاویں تو زمین نہ کھلے۔ یہ بھی بہتے ہوئے پانی کے مثل ہے ایسے حوض کو دہ در دہ کہتے ہیں اگر اسمیں ایسی نجاست پڑ جاوے جو پڑ جانے کے بعد دکھلائی نہیں دیتی جیسے پیشاب، خون، شراب وغیرہ تو چاروں طرف وضو کرنا درست ہے جدھر چاہے وضو کرے۔ اور اگر ایسی نجاست پڑ جاوے جو دکھلائی دیتی ہے جیسے مردہ کتا تو جدھر پڑا ہو اسطرف وضو نہ کرے۔ اسکے سوا اور جس طرف چاہے کرے البتہ اگر اتنے بڑے حوض میں اتنی نجاست پڑ جاوے کہ رنگ یا مزہ بدل جاوے یا بدبو آنے لگے تو نجس ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۲۔ اگر بیس ہاتھ لمبا اور پانچ ہاتھ چوڑا یا پچیس ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا ہو وہ حوض بھی دہ در دہ کے مثل ہے۔

مسئلہ ۱۳۔ چھت پر نجاست پڑی ہے اور پانی برسا اور پرنالا چلا تو اگر آدھی یا آدھی سے زیادہ چھت ناپاک ہے تو وہ پانی نجس ہے اور اگر چھت آدھی سے کم ناپاک ہے تو وہ پانی پاک ہے اور اگر نجاست پرنالے کے پاس ہی ہو اور اتنی ہو کہ سب پانی اس سے ملکر آتا ہے تو وہ پانی نجس ہے

مسئلہ ۱۴۔ اگر پانی آہستہ آہستہ بہتا ہو تو بہت جلدی جلدی وضو نہ کرے تاکہ جو دھووَن گرتا ہے وہی ہاتھ میں نہ آجاوے۔

مسئلہ ۱۵۔ دہ در دہ حوض میں جہاں پر دھووَن گرا ہے اگر وہیں سے پھر پانی اٹھالیوے تو بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۱۶۔ اگر کوئی کافر یا لڑکا بچہ اپنا ہاتھ پانی میں ڈالدے تو پانی نجس نہیں ہوتا۔ البتہ اگر معلوم ہو جاوے کہ اسکے ہاتھ میں نجاست لگی تھی تو ناپاک ہو جاوے گا۔ لیکن چونکہ چھوٹے بچوں کا کچھ اعتبار نہیں اسلئے جب تک کوئی اور پانی ملے اسکے ہاتھ ڈالے ہوئے پانی سے وضو کرنا بہتر ہے

مسئلہ ۱۷۔ جس پانی میں ایسی جاندار چیز مر جاوے جسکے بہتا ہوا خون نہیں ہوتا یا باہر مر کر پانی میں گر پڑے تو پانی نجس نہیں ہوتا جیسے مچھر، مکھی، بھڑ، تتیا، بچھو، شہد کی مکھی یا اسی قسم کی اور جو چیز ہو۔

مسئلہ ۱۸۔ جس کی پیدائش پانی کی ہو اور ہر دم پانی ہی میں رہا کرتی ہو اُسکے مرجانے سے پانی خراب نہیں ہوتا پاک رہتا ہے جیسے مچھلی، مینڈک، کچھوا، کیکڑا وغیرہ۔ اور اگر پانی کے سوا اور کسی چیز میں مرجائے جیسے سرکہ، شیرہ، دودھ وغیرہ تو وہ بھی ناپاک نہیں ہوتا اور خشکی کا مینڈک اور پانی کا مینڈک دونوں کا ایک حکم ہے یعنی نہ اسکے مرنے سے پانی نجس ہوتا ہے نہ اسکے مرنے سے لیکن اگر خشکی کے کسی مینڈک میں خون ہوتا ہو تو اسکے مرنے سے پانی وغیرہ جو چیز ہو ناپاک ہو جاوے گی۔

فائدہ۔ دریائی مینڈک کی پہچان یہ ہے کہ اسکی انگلیوں کے بیچ میں جھلی لگی ہوتی ہے اور خشکی کے مینڈک کی انگلیاں الگ الگ ہوتی ہیں

مسئلہ ۱۹۔ جو چیز پانی میں رہتی ہو لیکن اُسکی پیدائش پانی کی نہ ہو اسکے مرجانے سے پانی خراب و نجس ہو جاتا ہے جیسے بطخ اور مرغابی۔ اسی طرح الگ مرکر پانی میں گر پڑے تو بھی نجس ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۰۔ مینڈک کچھوا وغیرہ اگر پانی میں مرکر بالکل گل جاوے اور ریزہ ریزہ ہوکر پانی میں ملجاوے تو بھی پانی پاک ہے لیکن اسکا پینا اور اُس سے کھانا پکانا درست نہیں البتہ وضو اور غسل اس سے کر سکتے ہیں۔

مسئلہ ۲۱۔ دھوپ کے جلے ہوئے پانی سے سفید داغ ہو جانے کا ڈر ہے اسلئے اُس سے وضو غسل نہ کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۲۔ مردار کی کھال کو جب دھوپ میں سکھا ڈالیں یا کچھ دوا وغیرہ لگا کر درست کر لیں کہ پانی مرجاوے اور رکھنے سے خراب نہ ہو تو پاک ہو جاتی ہے اس پر نماز پڑھنا درست ہے۔ اور مشک وغیرہ بنا کر اُسمیں پانی رکھنا بھی درست ہے لیکن سور کی کھال پاک نہیں ہوتی اور سب کھالیں پاک ہو جاتی ہیں مگر آدمی کی کھال سے کوئی کام لینا اور برتنا بہت گناہ ہے۔

مسئلہ ۲۳۔ کتا، بندر، بلی شیر وغیرہ جن کی کھال بنانے سے پاک ہو جاتی ہے بسم اللہ کہہ کر ذبح کرنے سے بھی کھال پاک ہو جاتی ہے چاہے بنائی ہو یا بے بنائی ہو۔ البتہ ذبح کرنے سے اُنکا گوشت پاک نہیں ہوتا اور ان کا کھانا درست نہیں۔

مسئلہ ۲۴۔ مُردار کے بال اور سینگ اور ہڈی اور دانت یہ سب چیزیں پاک ہیں اگر پانی میں پڑ جاویں تو نجس نہ ہو گا۔ البتہ اگر ہڈی اور دانت وغیرہ پر اس مُردار جانور کی کچھ چکنائی وغیرہ لگی ہو تو وہ نجس ہے اور پانی بھی نجس ہو جاوے گا۔

مسئلہ ۲۵۔ آدمی کی بھی ہڈی اور بال پاک ہیں لیکن ان کو برتنا اور کام میں لانا جائز نہیں بلکہ عزت سے کسی جگہ گاڑ دینا چاہیئے۔

کنویں کا بیان

مسئلہ ۱۔ جب کنویں میں کچھ نجاست گر پڑے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے اور پانی کھینچ ڈالنے سے پاک ہو جاتا ہے چاہے تھوڑی نجاست گرے یا بہت سارا پانی نکالنا چاہیئے جب سارا پانی نکل جاوے گا تو پاک ہو جاوے گا۔ کنویں کے اندر کے کنکر، دیوار وغیرہ کے دھونے کی ضرورت نہیں۔ وہ سب آپ ہی آپ پاک ہو جاوینگے۔ اسی طرح رسّی ڈول جس سے پانی نکالا ہے کنویں کے پاک ہونے سے آپ

ہی آپ پاک ہو جاوے گا ان موزوں کے بھی دھونے کی ضرورت نہیں۔

فائدہ۔ سب پانی نکالنے کا یہ مطلب ہے کہ اتنا نکالیں کہ پانی ٹوٹ جاوے اور آدھا ڈول بھی نہ بھرے۔

مسئلہ ۲ کنویں میں کبوتر یا گوریا یعنی چڑیا کی بیٹ گر پڑی تو نجس نہیں ہوا۔ اور مرغی اور بطخ کی بیٹ سے نجس ہو جاتا ہے۔ اور سارا پانی نکالنا واجب ہے۔

مسئلہ ۳ کتا، بلی، گائے، بکری پیشاب کر دے یا کوئی اور نجاست گرے تو سب پانی نکالا جاوے۔

مسئلہ ۴ اگر آدمی یا کتا یا بکری یا اسی کے برابر کوئی اور جانور گر کے مر جاوے تو سارا پانی نکالا جاوے اور اگر باہر مرے پھر کنویں میں گرے تب بھی یہی حکم ہے کہ سب پانی نکالا جاوے۔

مسئلہ ۵ اگر کوئی جاندار چیز کنویں میں مر جاوے اور پھول جاوے یا پھٹ جاوے تب بھی سب پانی نکالا جانا چاہیے چھوٹا جانور ہو چاہے بڑا۔ تو اگر چوہا یا گوریا مر کر پھول جاوے یا پھٹ جاوے تو سب پانی نکالنا چاہیئے۔

مسئلہ ۶ اگر چوہا، گوریا یا اسی کے برابر کوئی چیز گر کر مر گئی لیکن پھولی پھٹی نہیں تو بیس ڈول نکالنا واجب ہے۔ اور تیس ڈول نکال ڈالیں تو بہتر ہے۔ لیکن پہلے چوہا نکال لیں تب پانی نکالنا شروع کریں۔ اگر چوہا نہ نکالا تو اس پانی نکالنے کا کچھ اعتبار نہیں۔ چوہا نکالنے کے بعد پھر اتنا ہی پانی نکالنا پڑے گا۔

مسئلہ ۷ بڑی چھپکلی جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہو اسکا حکم بھی یہی ہے کہ اگر مر جاوے اور پھولے پھٹے نہیں تو بیس ڈول نکالنا چاہیئے اور تیس ڈول نکالنا بہتر ہے اور جس میں بہتا ہوا خون نہ ہوتا ہو اُسکے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۸ اگر کبوتر یا مرغی یا بلی یا اسی کے برابر کوئی چیز گر کر مر جاوے اور پھولے نہیں تو چالیس ڈول نکالنا واجب ہے اور ساٹھ ڈول نکال دینا بہتر ہے

مسئلہ ۹ جس کنویں پر جو ڈول پڑا رہتا ہے اسی کے حساب سے نکالنا چاہیئے اور اگر اتنے بڑے ڈول سے نکالا جس میں بہت پانی سماتا ہے۔ تو اس کا حساب لگا لینا چاہیئے۔ اگر اس میں دو ڈول پانی سماتا ہے تو دو ڈول سمجھیں۔ اور اگر چار ڈول سماتا ہو تو چار ڈول سمجھنا چاہیئے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جتے ڈول پانی آتا ہو گا اُسی کے حساب سے کھینچا جاوے گا۔

مسئلہ ۱۰ اگر کنویں میں اتنا بڑا سوت ہے کہ سب پانی نہیں نکل سکتا جیسے جیسے پانی نکالتے ہیں ویسے ویسے اس میں سے اور نکلا آتا ہے تو جتنا پانی اس میں اسوقت موجود ہے اندازہ کر کے اس قدر نکال ڈالیں۔

فائدہ۔ پانی کے اندازہ کرنے کی کئی صورتیں ہیں ایک یہ کہ مثلاً پانچ ہاتھ پانی ہے تو ایک دم لگاتار سو ڈول پانی نکال کر دیکھو کتنا پانی کم ہوا۔ اگر ایک ہاتھ کم ہوا ہو تو بس اسی سے حساب لگالو کہ سو ڈول میں ایک ہاتھ پانی ٹوٹا تو پانچ ہاتھ پانی پانسو ڈول میں نکل جاوے گا۔ دوسرے یہ کہ جن لوگوں کو پانی کی پہچان ہو اور اسکا اندازہ آتا ہو ایسے دو دیندار مسلمانوں سے اندازہ

کرالو جتنا وہ کہیں نکلوا دو۔ اور جہاں یہ دونوں باتیں مشکل معلوم ہوں تو تین سو ڈول نکلوا دیں۔

مسئلہ ۱۱۔ کنوئیں میں مرا ہوا چوہا یا اور کوئی جانور نکلا اور یہ معلوم نہیں کہ کب سے گرا ہے اور وہ ابھی پھولا پھٹا بھی نہیں ہے تو جن لوگوں نے اس کنوئیں سے وضو کیا ہے ایک دن رات کی نمازیں دہرا دیں اور اس پانی سے جو کپڑے دھوتے ہیں پھر اُن کو دھونا چاہئے۔ اور اگر پھول گیا ہے یا پھٹ گیا ہے تو تین دن تین رات کی نمازیں دہرانا چاہیئے۔ البتہ جن لوگوں نے اس پانی سے وضو نہیں کیا ہے وہ نہ دہرا دیں۔ یہ بات تو احتیاط کی ہے اور بعضے عالموں نے یہ کہا ہے کہ جس وقت کنوئیں کا ناپاک ہونا معلوم ہوا ہے اُسی وقت سے ناپاک سمجھیں گے۔ اس سے پہلے کی نماز وضو سب درست ہے اگر کوئی اس پر عمل کرے تب بھی درست ہے۔

مسئلہ ۱۲۔ جس کو نہانے کی ضرورت ہے وہ ڈول ڈھونڈنے کے واسطے کنوئیں میں اترا اور اسکے بدن اور کپڑے پر آلودگی نجاست نہیں ہے تو کنواں ناپاک نہ ہوگا۔ ایسے ہی اگر کافر اُترے اور اسکے کپڑے اور بدن پر نجاست نہ ہو تب بھی کنواں پاک ہے البتہ اگر نجاست لگی ہو تو ناپاک ہو جاوے گا اور سب پانی نکالنا پڑے گا اور اگر شک ہو کہ معلوم نہیں کپڑا پاک ہے یا ناپاک ہے تب بھی کنواں پاک سمجھا جائے گا لیکن اگر دل کی تسلی کے لئے بیس یا تیس ڈول نکلوا دیں تب بھی کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۳۔ کنوئیں میں بکری یا چوہا گر گیا اور زندہ نکل آیا تو پانی پاک ہے کچھ نہ نکالا جائے۔

مسئلہ ۱۴۔ چوہے کو بلی نے پکڑا اور اسکے دانت لگنے سے زخمی ہو گیا۔ پھر اس سے چھوٹ کر اسی طرح خون میں بھرا ہوا کنوئیں میں گر پڑا تو سارا پانی نکالا جاوے۔

مسئلہ ۱۵۔ چوہا نابدان میں سے نکل کر بھاگا اور اس کے بدن میں نجاست بھر گئی پھر کنوئیں میں گر پڑا تو سب پانی نکالا جاوے چاہے چوہا کنوئیں میں مر جاوے یا زندہ نکلے۔

مسئلہ ۱۶۔ چوہے کی دم کٹ کر گر پڑی تو سارا پانی نکالا جاوے۔ اسی طرح وہ چھپکلی جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہو اُسکی دم گرنے سے بھی سب پانی نکالا جاوے۔

مسئلہ ۱۷۔ جس چیز کے گرنے سے کنواں ناپاک ہوا ہے۔ اگر وہ چیز باوجود کوشش کے نہ نکل سکے تو دیکھنا چاہیئے کہ وہ چیز کیسی ہے۔ اگر وہ چیز ایسی ہے کہ خود تو پاک ہوتی ہے لیکن ناپاکی لگنے سے ناپاک ہو گئی ہے جیسے ناپاک کپڑا، ناپاک گیند، ناپاک جوتہ، تب تو اس کا نکالنا معاف ہے ویسے ہی پانی نکال ڈالیں۔ اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ خود ناپاک ہے جیسے مردہ جانور چوہا وغیرہ تو جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ گل سڑ کر مٹی ہو گیا ہے اسوقت تک کنواں پاک نہیں ہو سکتا۔ اور جب یہ یقین ہو جائے اسوقت سارا پانی نکال دیں کنواں پاک ہو جائیگا

5

مسئلہ ۱۸ جتنا پانی کنویں میں سے نکالنا ضرور ہو چاہے ایک دم سے نکالے چاہے تھوڑا تھوڑا کر کے کئی دفعہ نکالیں ہر طرح پاک ہو جائے گا۔

جانوروں کے جھوٹے کا بیان

مسئلہ ۱ آدمی کا جھوٹا پاک ہے چاہے بد دین ہو، یا حیض سے ہو یا ناپاک ہو یا نفاس میں ہو ہر حال میں پاک ہے۔ اسی طرح پسینہ بھی ان سب کا پاک ہے البتہ اگر اسکے ہاتھ یا منہ میں کوئی ناپاکی لگی ہو تو اس سے وہ جھوٹا ناپاک ہو جاوے گا۔

مسئلہ ۲ کُتّے کا جھوٹا نجس ہے۔ اگر کسی برتن میں منہ ڈالدے تو تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاوے گا۔ چاہے مٹی کا برتن ہو چاہے تانبے وغیرہ کا۔ دھونے سے سب پاک ہو جاتا ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ سات مرتبہ دھووے اور ایک مرتبہ مٹی لگا کر مانجھ بھی ڈالے کہ خوب صاف ہو جاوے۔

مسئلہ ۳ سور کا جھوٹا بھی نجس ہے۔ اسی طرح شیر، بھیڑیا، بندر، گیدڑ وغیرہ جتنے پھاڑ چیر کر کے کھانے والے جانور ہیں سب کا جھوٹا نجس ہے۔

مسئلہ ۴ بلی کا جھوٹا پاک تو ہے لیکن مکروہ ہے۔ تو اور پانی ہوتے وقت اُس سے وضو نہ کرے۔ البتہ اگر کوئی اور پانی نہ ملے تو اس سے وضو کر لے۔

مسئلہ ۵ دودھ سالن وغیرہ میں بلی نے منہ ڈال دیا تو اگر اللہ نے سب کچھ دیا ہے تو اُسے نہ کھاوے اور اگر غریب آدمی ہو تو کھالیوے اس میں کچھ حرج اور گناہ نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کے واسطے مکروہ بھی نہیں ہے۔

مسئلہ ۶ بلی نے چوہا کھایا اور فوراً آکر برتن میں منہ ڈال دیا تو وہ نجس ہو جاوے گا۔ اور جو تھوڑی دیر ٹھیر کر منہ ڈالے کہ اپنا منہ زبان سے چاٹ چکی ہو تو نجس نہ ہو گا بلکہ مکروہ ہی رہے گا۔

مسئلہ ۷ کھلی ہوئی مرغی جو اِدھر اُدھر گندی پلید چیزیں کھاتی پھرتی ہے اُسکا جھوٹا مکروہ ہے۔ اور جو مرغی بند رہتی ہو اُس کا جھوٹا مکروہ نہیں بلکہ پاک ہے۔

مسئلہ ۸ شکار کرنے والے پرندے جیسے شکرہ باز وغیرہ ان کا جھوٹا بھی مکروہ ہے۔ لیکن جو پالو ہو اور مُردار نہ کھانے پاوے نہ اس کی چونچ میں کسی نجاست کے لگے ہونے کا شبہ ہو اُسکا جھوٹا پاک ہے۔

مسئلہ ۹ حلال جانور جیسے مینڈھا، بکری، بھیڑ، گائے، بھینس ہرنی وغیرہ اور حلال چڑیاں جیسے مینا، طوطا، فاختہ، گوریا ان سب کا جھوٹا پاک ہے۔ اسی طرح گھوڑے کا جھوٹا بھی پاک ہے۔

مسئلہ ۱۰ جو چیزیں گھروں میں رہا کرتی ہیں جیسے سانپ، بچھو، چوہا، چھپکلی وغیرہ ان کا جھوٹا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۱ اگر چوہا روٹی کتر کر کھاوے تو بہتر یہ ہے کہ اُس جگہ سے ذرا سی توڑ ڈالے تب کھاوے۔

مسئلہ ۱۲۔ گدھے اور خچر کا جھوٹا پاک تو ہے لیکن وضو ہونے میں شک ہے۔ سو اگر کہیں فقط گدھے خچر کا جھوٹا پانی ملے اور اسکے سوا اور پانی نہ ملے تو وضو بھی کرے اور تیمم بھی کرے اور چاہے پہلے وضو کرے چاہے پہلے تیمم کرے دونوں اختیار ہیں۔

مسئلہ ۱۳۔ جن جانوروں کا جھوٹا نجس ہے ان کا پسینہ بھی نجس ہے اور جن کا جھوٹا پاک ہے اُن کا پسینہ بھی پاک ہے۔ اور جن کا جھوٹا مکروہ ہے اُن کا پسینہ بھی مکروہ ہے اور گدھے اور خچر کا پسینہ پاک ہے کپڑے اور بدن پر لگ جاوے تو دھونا واجب نہیں لیکن دھو ڈالنا بہتر ہے۔

مسئلہ ۱۴۔ کسی نے بلی پالی وہ پاس آکر بیٹھتی ہے اور ہاتھ وغیرہ چاٹتی ہے تو جہاں چاٹے یا اس کا لعاب لگے تو اسکو دھو ڈالنا چاہیے۔ اگر نہ دھویا اور یوں ہی رہنے دیا تو مکروہ اور بُرا کیا۔

مسئلہ ۱۵۔ غیر مرد کا جھوٹا کھانا اور پانی عورت کے لئے مکروہ ہے جبکہ جانتی ہو کہ یہ اسکا جھوٹا ہے اور اگر معلوم نہ ہو تو مکروہ نہیں

تیمّم کا بیان

مسئلہ ۱۔ اگر کوئی جنگل میں ہے اور بالکل معلوم نہیں کہ پانی کہاں ہے نہ وہاں کوئی ایسا آدمی ہے جس سے دریافت کرے تو ایسے وقت تیمم کر لیوے اور اگر کوئی آدمی مل گیا اور اُسنے ایک میل شرعی کے اندر پانی کا پتہ بتایا اور گمان غالب ہوا کہ یہ سچا ہے یا آدمی تو نہیں ملا لیکن کسی نشانی سے خود اُس کا جی کہتا ہے کہ یہاں ایک میل شرعی کے اندر اندر کہیں پانی ضرور ہے تو پانی کا اس قدر تلاش کرنا کہ اسکو اور اس کے ساتھیوں کو کسی قسم کی تکلیف اور حرج نہ ہو ضروری ہے۔ بے ڈھونڈے تیمم کرنا درست نہیں ہے۔ اور اگر خوب یقین ہے کہ پانی ایک میل شرعی کے اندر ہے تو پانی لانا واجب ہے۔

فائدہ۔ میل شرعی میل انگریزی سے ذرا زیادہ ہوتا ہے یعنی انگریزی ایک میل پورا اور اُس کا آٹھواں حصہ یہ سب ملکر ایک میل شرعی ہوتا ہے

مسئلہ ۲۔ اگر پانی کا پتہ چل گیا لیکن پانی ایک میل سے دُور ہے تو اتنی دُور جاکر پانی لانا واجب نہیں ہے بلکہ تیمم کر لینا درست ہے۔

مسئلہ ۳۔ اگر کوئی آبادی سے ایک میل کے فاصلہ پر ہو اور ایک میل سے قریب کہیں پانی نہ ملے تو بھی تیمم کر لینا درست ہے چاہے مسافر ہو یا مسافر نہ ہو تھوڑی دُور جانے کے لئے نکلی ہو۔

مسئلہ ۴۔ اگر راہ میں کنواں تو مل گیا مگر لوٹا ڈور پاس نہیں ہے اس لئے کنوئیں سے پانی نکال نہیں سکتی نہ کسی اور سے مانگے مل سکتا ہے تو بھی تیمم درست ہے۔

مسئلہ ۵۔ اگر کہیں پانی مل گیا لیکن بہت تھوڑا ہے تو اگر اتنا ہو کہ ایک ایک دفعہ منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پیر دھو سکے تو تیمم کرنا درست نہیں ہے بلکہ ایک ایک دفعہ ان چیزوں کو دھووے اور سر کا مسح کر لیوے اور کُلّی وغیرہ کرنا یعنی وضو کی سنتیں

چھوڑ دے اور اگر اتنا بھی نہ ہو تو تیمم کر لے۔

مسئلہ۶۔ اگر بیماری کی وجہ سے پانی نقصان کرتا ہو کہ اگر وضو یا غسل کرے گی تو بیماری بڑھ جاوے گی یا دیر میں اچھی ہو گی تب بھی تیمم درست ہے لیکن اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہو اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے غسل کرنا واجب ہے البتہ اگر ایسی جگہ ہے کہ گرم پانی نہیں مل سکتا تو تیمم کرنا درست ہے۔

مسئلہ۷۔ اگر پانی قریب ہے یعنی یقیناً ایک میل سے کم دور ہے تو تیمم کرنا درست نہیں۔ جا کر پانی لانا اور وضو کرنا واجب ہے مردوں کی شرم کی وجہ سے یا پردہ کی وجہ سے پانی لینے کو نہ جانا اور تیمم کر لینا درست نہیں۔ ایسا پردہ جس میں شریعت کا کوئی حکم چھوٹ جاوے ناجائز اور حرام ہے۔ برقع اوڑھ کر یا سارے بدن سے چادر لپیٹ کر جانا واجب ہے۔ البتہ لوگوں کے سامنے بیٹھ کر وضو نہ کرے اور ان کے سامنے ہاتھ منہ نہ کھولے۔

مسئلہ۸۔ جب تک پانی سے وضو نہ کر سکے برابر تیمم کرتی رہے چاہے جتنے دن گذر جائیں کچھ خیال و وسوسہ نہ لاوے جتنی پاکی وضو اور غسل کرنے سے ہوتی ہے اتنی ہی پاکی تیمم سے بھی ہو جاتی ہے۔ یہ نہ سمجھے کہ تیمم سے اچھی طرح پاک نہیں ہوتی۔

مسئلہ۹۔ اگر پانی مول بکتا ہے تو اگر اسکے پاس دام نہ ہوں تو تیمم کر لینا درست ہے اور اگر دام پاس ہوں اور رستہ میں کرایہ بھاڑے کی جتنی ضرورت پڑے گی اس سے زیادہ بھی ہے تو خریدنا واجب ہے۔ البتہ اگر اتنا گراں بیچے کہ اتنے دام کوئی لگا ہی نہیں سکتا تو خریدنا واجب نہیں تیمم کر لینا درست ہے۔ اور اگر کرایہ وغیرہ رستہ کے خرچ سے زیادہ دام نہیں ہیں تو بھی خریدنا واجب نہیں تیمم کر لینا درست ہے۔

مسئلہ۱۰۔ اگر کہیں اتنی سردی پڑتی ہو اور برف کٹتی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہو جانے کا خوف ہو اور رضائی لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ نہا کر اس میں گرم ہو جاوے تو ایسی مجبوری کے وقت تیمم کر لینا درست ہے۔

مسئلہ۱۱۔ اگر کسی کے آدھے سے زیادہ بدن پر زخم ہوں یا چیچک نکلی ہو تو نہانا واجب نہیں بلکہ تیمم کر لیوے۔

مسئلہ۱۲۔ اگر کسی میدان میں تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور وہاں سے پانی قریب ہی تھا لیکن اس کو خبر نہ تھی تو تیمم اور نماز دونوں درست ہیں۔ جب معلوم ہو تو دہرانا ضروری نہیں۔

مسئلہ۱۳۔ اگر سفر میں کسی اور کے پاس پانی ہو تو اپنے جی کو دیکھے اگر اندر سے دل کہتا ہو کہ اگر میں مانگوں گی تو پانی مل جاوے گا تو بے مانگے ہوئے تیمم کر لینا درست نہیں اور اگر اندر سے دل یہ کہتا ہو کہ مانگنے سے وہ شخص پانی نہ دیوے گا تو بے مانگے بھی تیمم کر کے نماز پڑھ لینا درست ہے۔ لیکن اگر نماز کے بعد اس سے پانی مانگا اور اس نے دے دیا تو نماز کو دہرانا پڑے گا۔

مسئلہ۱۴۔ اگر زمزم کا پانی زمزمی میں بھرا ہوا ہے تو تیمم کرنا درست نہیں زمزمیوں کو کھول کر اس پانی سے نہانا اور وضو کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۵۔ کسی کے پاس پانی تو ہے لیکن راستہ ایسا خراب ہے کہ کہیں پانی نہیں مل سکتا اسلئے راہ میں پیاس کے مارے تکلیف اور ہلاکت کا خوف ہے تو وضو نہ کرے تیمم کر لینا درست ہے۔

مسئلہ ۱۶۔ اگر غسل کرنا نقصان کرتا ہو اور وضو نقصان نہ کرے تو غسل کی جگہ تیمم کرے پھر اگر تیمم غسل کے بعد وضو ٹوٹ جائے تو وضو کے لئے تیمم نہ کرے بلکہ وضو کی جگہ وضو کرنا چاہیئے۔ اور اگر تیمم غسل سے پہلے کوئی بات وضو توڑنے والی بھی پائی گئی اور پھر غسل کا تیمم کیا ہو تو یہی تیمم غسل و وضو دونوں کے لئے کافی ہے۔

مسئلہ ۱۷۔ تیمم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پاک زمین پر مارے اور سارے منہ کو مل لیوے پھر دوسری مرتبہ زمین پر دونوں ہاتھ مارے اور دونوں ہاتھوں پر کہنی سمیت ملے۔ چوڑیوں کنگن وغیرہ کے درمیان اچھی طرح ملے اگر اسکے گمان میں ناخن برابر بھی کوئی جگہ چھوٹ جاوے گی تو تیمم نہ ہوگا۔ انگوٹھی چھلے اتار ڈالے تاکہ کوئی جگہ چھوٹ نہ جاوے۔ انگلیوں میں خلال کر لیوے جب یہ دونوں چیزیں کر لیں تو تیمم ہو گیا۔

مسئلہ ۱۸۔ مٹی پر ہاتھ مار کے ہاتھ جھاڑ ڈالے تاکہ بانہوں اور منہ پر بھبھوت نہ لگ جاوے اور صورت نہ بگڑے۔

مسئلہ ۱۹۔ زمین کے سوا اور جو چیز مٹی کی قسم سے ہو اس پر بھی تیمم درست ہے جیسے مٹی، ریت، پتھر، گچ، چونا، ہڑتال، سرمہ، گیرو وغیرہ۔ اور جو چیز مٹی کی قسم سے نہ ہو اس سے تیمم درست نہیں جیسے سونا، چاندی، رانگا، گیہوں، لکڑی، کپڑا اور اناج وغیرہ ہاں اگر ان چیزوں پر گرد اور مٹی لگی ہو اسوقت البتہ ان پر تیمم درست ہے۔

مسئلہ ۲۰۔ جو چیز نہ تو آگ میں جلے اور نہ گلے وہ چیز مٹی کی قسم سے ہے اس پر تیمم درست ہے، اور جو چیز جل کر راکھ ہو جائے یا گل جائے اس پر تیمم درست نہیں۔ اسی طرح راکھ پر بھی تیمم درست نہیں۔

مسئلہ ۲۱۔ تانبے کے برتن تکیے اور گدے وغیرہ کپڑے پر تیمم کرنا درست نہیں البتہ اگر اس پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے خوب اڑتی ہے اور ہتھیلیوں میں خوب اچھی طرح لگ جاتی ہے تو تیمم درست ہے۔ اور اگر ہاتھ مارنے سے ذرا ذرا گرد اڑتی ہو تو بھی اس پر تیمم درست نہیں ہے اور مٹی کے گھڑے بدھنے پر تیمم درست ہے چاہے اس میں پانی بھرا ہوا ہو یا پانی نہ ہو لیکن اگر اس پر لک پھرا ہوا ہو تو تیمم درست نہیں۔

مسئلہ ۲۲۔ اگر پتھر پر بالکل گرد نہ ہو تب بھی تیمم درست ہے۔ بلکہ اگر پانی سے خوب دھلا ہوا ہو تب بھی درست ہے۔ ہاتھ پر گرد کا لگنا کچھ ضروری نہیں ہے اسی طرح پکی اینٹ پر بھی تیمم درست ہے چاہے اس پر کچھ گرد ہو چاہے نہ ہو۔

مسئلہ ۲۳۔ کیچڑ سے تیمم کرنا گو درست ہے، مگر مناسب نہیں اگر کہیں کیچڑ کے سوا اور کوئی چیز نہ ملے تو یہ ترکیب کرے کہ اپنے کپڑے میں کیچڑ بھر لیوے جب وہ سوکھ جاوے تو اس سے تیمم کرلے۔ البتہ اگر نماز کا وقت ہی نکلا جاتا ہو تو اسوقت جس طرح

بن پڑے تر سے یا خشک سے تیمم کر لے نماز نہ قضا ہونے دے۔

مسئلہ ۲۴۔ اگر زمین پر پیشاب وغیرہ کوئی نجاست پڑ گئی اور دھوپ سے سوکھ گئی اور بدبو بھی جاتی رہی تو وہ زمین پاک ہو گئی اس پر نماز درست ہے لیکن اس زمین پر تیمم کرنا درست نہیں۔ جب معلوم ہو کہ یہ زمین ایسی ہے اور اگر معلوم نہ ہو تو وہم نہ کرے۔

مسئلہ ۲۵۔ جس طرح وضو کی جگہ تیمم درست ہے اسی طرح غسل کی جگہ بھی مجبوری کے وقت تیمم درست ہے۔ ایسے ہی جو عورت حیض اور نفاس سے پاک ہوئی ہو مجبوری کے وقت اسکو بھی تیمم درست ہے وضو اور غسل کے تیمم میں کوئی فرق نہیں دونوں کا ایک ہی طریقہ ہے۔

مسئلہ ۲۶۔ اگر کسی کو بتلانے کے لئے تیمم کر کے دکھلایا لیکن دل میں اپنے تیمم کرنے کی نیت نہیں بلکہ فقط اس کو دکھلانا مقصود ہے تو اس کا تیمم نہ ہو گا کیونکہ تیمم درست ہونے میں تیمم کرنے کا ارادہ ہونا ضروری ہے تو جب تیمم کرنے کا ارادہ نہ ہو بلکہ فقط دوسرے کو بتلانا اور دکھلانا مقصود ہو تو تیمم نہ ہو گا۔

مسئلہ ۲۷۔ تیمم کرتے وقت اپنے دل میں بس اتنا ارادہ کر لے کہ میں پاک ہونے کے لئے تیمم کرتی ہوں یا نماز پڑھنے کے لئے تیمم کرتی ہوں تو تیمم ہو جائے گا اور یہ ارادہ کرنا کہ میں وضو کا تیمم کرتی ہوں یا غسل کا کچھ ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۸۔ اگر قرآن مجید کے چھونے کے لئے تیمم کیا تو اس سے نماز پڑھنا درست نہیں ہے اور اگر ایک نماز کے لئے تیمم کیا دوسرے وقت کی نماز بھی اس سے پڑھنا درست ہے اور قرآن مجید کا چھونا بھی اس تیمم سے درست ہے۔

مسئلہ ۲۹۔ کسی کو نہانے کی بھی ضرورت ہے اور وضو بھی نہیں ہے تو ایک ہی تیمم کرے دونوں کے لئے الگ الگ تیمم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۰۔ کسی نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر پانی مل گیا اور وقت ابھی باقی ہے تو نماز کا دہرانا واجب نہیں وہی نماز تیمم سے درست ہو گئی۔

مسئلہ ۳۱۔ اگر پانی ایک میل شرعی سے دور نہیں لیکن وقت بہت تنگ ہے کہ اگر پانی لینے کو جاوے گی تو وقت جاتا رہے گا تو بھی تیمم درست نہیں ہے پانی لاوے اور قضا پڑھے۔

مسئلہ ۳۲۔ پانی موجود ہوتے وقت قرآن مجید کے چھونے کے لئے تیمم کرنا درست نہیں۔

مسئلہ ۳۳۔ اگر پانی آگے چل کر ملنے کی امید ہو تو بہتر ہے کہ اول وقت نماز نہ پڑھے بلکہ پانی کا انتظار کرے لیکن اتنی دیر نہ لگاوے کہ وقت مکروہ ہو جاوے اور اگر پانی کا انتظار نہ کیا اول ہی وقت نماز پڑھ لی تب بھی درست ہے۔

مسئلہ ۳۴۔ اگر پانی پاس ہے لیکن یہ ڈر ہے کہ اگر ریل پر سے اترے گی تو ریل چل دیوے گی تب بھی تیمم درست ہے۔ یا سانپ وغیرہ کوئی جانور پانی کے پاس ہے جس سے پانی نہیں مل سکتا تو بھی تیمم درست ہے۔

مسئلہ ۳۵۔ اسباب کے ساتھ پانی بندھا تھا لیکن یاد نہ رہا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر یاد آیا کہ میرے اسباب میں تو پانی بندھا ہوا ہے تو اب نماز کا دہرانا واجب نہیں۔

مسئلہ ۳۶۔ جتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اُن سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی مل جانے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر تیمم کر کے آگے چلی اور پانی ایک میل شرعی سے کم فاصلہ پر رہ گیا تو بھی تیمم ٹوٹ گیا۔

مسئلہ ۳۷۔ اگر وضو کا تیمم ہے تو وضو کے موافق پانی ملنے سے تیمم ٹوٹے گا۔ اور اگر غسل کا تیمم ہے تو جب غسل کے موافق پانی ملے گا تب تیمم ٹوٹے گا۔ اگر پانی کم ملا تو تیمم نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ ۳۸۔ اگر رستہ میں پانی ملا لیکن اس کو پانی کی کچھ خبر نہ ہوئی اور معلوم نہ ہوا کہ یہاں پانی ہے تو بھی تیمم نہیں ٹوٹا۔ اسی طرح اگر رستے میں پانی ملا اور معلوم بھی ہو گیا لیکن ریل پر سے نہ اُتر سکی تو بھی تیمم نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ ۳۹۔ اگر بیماری کی وجہ سے تیمم کیا ہے تو جب بیماری جاتی رہے کہ وضو اور غسل نقصان نہ کرے تو تیمم ٹوٹ جاوے گا۔ اب وضو کرنا اور غسل کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۴۰۔ پانی نہیں ملا اس وجہ سے تیمم کر لیا۔ پھر ایسی بیماری ہو گئی جس سے پانی نقصان کرتا ہے۔ پھر بیماری کے بعد پانی مل گیا تو اب وہ تیمم باقی نہیں رہا جو پانی نہ ملنے کی وجہ سے کیا تھا۔ پھر سے تیمم کرے۔

مسئلہ ۴۱۔ اگر نہانے کی ضرورت تھی اس لئے غسل کیا۔ لیکن ذرا سا بدن سوکھا رہ گیا اور پانی ختم ہو گیا تو ابھی وہ پاک نہیں ہوئی اس لئے اس کو تیمم کر لینا چاہیئے جب کہیں پانی ملے تو اتنی سوکھی جگہ دھو لیوے۔ پھر سے نہانے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۲۔ اگر ایسے وقت پانی ملا کہ وضو بھی ٹوٹ گیا۔ تو اُس سوکھی جگہ کو پہلے دھو لیوے اور وضو کے لئے تیمم کرے اور اگر پانی اتنا کم ہے کہ وضو تو ہو سکتا ہے لیکن وہ سوکھی جگہ اتنے پانی میں نہیں دھل سکتی تو وضو کر لے اور اس سوکھی جگہ کے واسطے غسل کا تیمم کرے ہاں اگر اس غسل کا تیمم پہلے کر چکی ہو تو اب پھر تیمم کرنے کی ضرورت نہیں وہی پہلا تیمم باقی ہے۔

مسئلہ ۴۳۔ کسی کا کپڑا یا بدن بھی نجس ہے اور وضو کی بھی ضرورت ہے اور پانی تھوڑا ہے تو بدن اور کپڑا دھو لیوے اور وضو کے عوض تیمم کرے۔

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

مسئلہ۔ اگر چمڑے کے موزے وضو کر کے پہن لیوے اور پھر وضو ٹوٹ جاوے تو پھر وضو کرتے وقت موزوں پر مسح کر لینا درست ہے۔ اور اگر موزہ اُتار کر پیر دھو لیا کرے تو یہ سب سے بہتر ہے۔

مسئلہ ۲۔ اگر موزہ اتنا چھوٹا ہو کہ ٹخنے موزے کے اندر چھپے ہوئے نہ ہوں تو اس پر مسح درست نہیں۔ اسی طرح اگر بغیر وضو کئے موزہ پہن لیا تو اس پر بھی مسح درست نہیں اُتار کر پیر دھونا چاہیئے۔

مسئلہ ۳۔ مسافرت میں تین دن تین رات تک موزوں پر مسح کرنا درست ہے، اور جو مسافرت میں نہ ہو اس کو ایک دن اور ایک رات اور جس وقت وضو ٹوٹا ہے اُس وقت سے ایک دن رات یا تین دن رات کا حساب کیا جاوے گا جس وقت موزہ پہنا ہے اُس کا اعتبار نہ کرینگے۔ جیسے کسی نے ظہر کے وقت وضو کر کے موزہ پہنا پھر سورج ڈوبنے کے وقت وضو ٹوٹا تو اگلے دن سورج ڈوبنے تک مسح کرنا درست ہے، اور مسافرت میں تیسرے دن کے سورج ڈوبنے تک جب سورج ڈوب گیا تو اب مسح کرنا درست نہیں رہا۔

مسئلہ ۴۔ اگر کوئی ایسی بات ہو گئی جس سے نہانا واجب ہو گیا تو موزہ اُتار کر نہاوے غسل کے ساتھ موزے پر مسح کرنا درست نہیں

مسئلہ ۵۔ موزہ کے اُوپر کی طرف مسح کرے تلوے کی طرف مسح نہ کرے۔

مسئلہ ۶۔ موزہ پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی انگلیاں تر کر کے آگے کی طرف رکھے۔ انگلیاں تو سموچی موزہ پر رکھ دیوے اور ہتھیلی موزے سے الگ رکھے پھر ان کو کھینچکر ٹخنے کی طرف لیجاوے اور اگر انگلیوں کے ساتھ ہتھیلی بھی رکھ دیوے اور ہتھیلی سمیت انگلیوں کو کھینچ کر لے جاوے تو بھی درست ہے۔

مسئلہ ۷۔ اگر کوئی اُلٹا مسح کرے یعنی ٹخنے کی طرف سے کھینچکر انگلیوں کی طرف لاوے تو بھی جائز ہے لیکن مستحب کے خلاف ہے ایسے ہی اگر لمباؤ میں مسح نہ کرے بلکہ موزے کے چوڑان میں مسح کرے تو بھی درست ہے، لیکن مستحب کے خلاف ہے۔

مسئلہ ۸۔ اگر تلوے کی طرف یا ایڑی پر یا موزہ کے اغل بغل میں مسح کرے تو یہ مسح درست نہیں ہوا۔

مسئلہ ۹۔ اگر پوری انگلیوں کو موزہ پر نہیں رکھا بلکہ فقط انگلیوں کا سرا موزہ پر رکھ دیا اور انگلیاں کھڑی رکھیں تو یہ مسح درست نہیں ہوا۔ البتہ اگر انگلیوں سے پانی برابر ٹپک رہا ہو جس سے بہ کر تین انگلیوں کے برابر پانی موزہ کو لگ جاوے تو درست ہو جاوے گا۔

مسئلہ ۱۰۔ مسح میں مستحب تو یہی ہے کہ ہتھیلی کی طرف سے مسح کرے۔ اور اگر کوئی ہتھیلی کے اوپر کی طرف سے مسح کرے تو بھی درست ہے۔

مسئلہ ۱۱۔ اگر کسی نے موزہ پر مسح نہیں کیا لیکن پانی برستے وقت باہر نکلی یا بھیگی گھاس میں چلی جس سے موزہ بھیگ گیا تو مسح ہو گیا۔

مسئلہ ۱۲۔ ہاتھ کی تین انگلیوں بھر ہر موزہ پر مسح کرنا فرض ہے اس سے کم میں مسح درست نہ ہو گا۔

مسئلہ ۱۳۔ جو چیز وضو توڑ دیتی ہے اس سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے اور موزوں کے اُتار دینے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے تو اگر کسی کا وضو تو نہیں ٹوٹا لیکن اُس نے موزے اُتار ڈالے تو مسح جاتا رہا۔ اب دونوں پیر دھو لیوے پھر سے وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۔ اگر ایک موزہ اُتار ڈالا تو دُوسرا موزہ بھی اُتار کر دونوں پاؤں کا دھونا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۵۔ اگر مسح کی مدت پوری ہو گئی تو بھی مسح جاتا رہا۔ اگر وضو نہ ٹوٹا ہو تو موزہ اُتار کر دونوں پاؤں دھوئے پُورے وضو کا دُہرانا واجب

نہیں۔ اور اگر وضو ٹوٹ گیا ہو تو موزے اُتار کے پُورا وضو کرے۔

مسئلہ ۱۶۔ موزہ پر مسح کرنے کے بعد کہیں پانی میں پیر پڑ گیا اور موزہ ڈھیلا تھا اسلئے موزے کے اندر پانی چلا گیا اور سارا پاؤں یا آدھے سے زیادہ پاؤں بھیگ گیا تو بھی مسح جاتا رہا دُوسرا موزہ بھی اُتار دیوے اور دونوں پیر اچھی طرح سے دھووے۔

مسئلہ ۱۷۔ جو موزہ اتنا پھٹ گیا ہو کہ چلنے میں پیر کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر کھل جاتا ہے تو اس پر مسح درست نہیں اور اگر اس سے کم کھلتا ہو تو مسح درست ہے۔

مسئلہ ۱۸۔ اگر موزہ کی سیون کھل گئی لیکن اس میں سے پیر نہیں دکھلائی دیتا تو مسح درست ہے۔ اور اگر ایسا ہو کہ چلتے وقت تو تین انگلیوں کے برابر پیر دکھلائی دیتا ہے اور یُوں نہیں دکھلائی دیتا تو مسح درست نہیں۔

مسئلہ ۱۹۔ اگر ایک موزہ میں دو انگلیوں کے برابر پیر کھل جاتا ہے اور دُوسرے موزہ میں ایک انگلی کے برابر تو کچھ حرج نہیں مسح جائز ہے اور اگر ایک ہی موزہ کئی جگہ سے پھٹا ہے اور سب ملا کر تین انگلیوں کے برابر کھل جاتا ہے تو مسح جائز نہیں۔ اور اگر اتنا کم ہو کہ سب ملا کر بھی پُوری تین انگلیوں کے برابر نہیں ہوتا تو مسح درست ہے۔

مسئلہ ۲۰۔ کسی نے موزہ پر مسح کرنا شروع کیا اور ابھی ایک دن رات گذرنے نہ پایا تھا کہ مسافر ہو گئی تو تین دن رات تک مسح کرتی رہے اور اگر سفر سے پہلے ہی ایک دن رات گذر جاوے تو مدّت ختم ہو چکی۔ پیر دھو کر پھر سے موزہ پہنے۔

مسئلہ ۲۱۔ اور اگر مسافرت میں مسح کرتی تھی پھر گھر پہنچ گئی تو اگر ایک دن رات پُورا ہو چکا ہے تو اب موزہ اُتار دے اب اس پر مسح درست نہیں اور اگر ابھی ایک دن رات بھی نہیں ہوا تو ایک دن رات پورا کرلے۔ اس سے زیادہ تک مسح درست نہیں۔

مسئلہ ۲۲۔ اگر جراب کے اُوپر موزے پہنے ہیں تب بھی موزوں پر مسح درست ہے۔

مسئلہ ۲۳۔ جرابوں پر مسح کرنا درست نہیں ہے البتہ اگر اُن پر چمڑہ چڑھا دیا گیا ہو یا سارے موزہ پر چمڑہ نہ چڑھایا ہو بلکہ مردانہ جوتہ کی شکل پر چمڑا لگا دیا گیا ہو یا بہت سنگین اور سخت ہوں کہ بغیر کسی چیز سے باندھے ہوئے آپ ہی آپ ٹھہرے رہتے ہوں اور اُن کو پہن کر تین چار میل رستہ بھی چل سکتی ہو تو ان سب صورتوں میں جراب پر بھی مسح درست ہے۔

مسئلہ ۲۴۔ بُرقع اور دستانوں پر مسح درست نہیں۔

وضو کی توڑنے والی چیزوں کے بیان (بقیہ صفحہ ۵۸)

مسئلہ ۲۲۔ مرد کے ہاتھ لگانے سے یا یُوں ہی خیال کرنے سے اگر آگے کی راہ سے پانی آجاوے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اس پانی کو جو جوش کے وقت نکلتا ہے مذی کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۳۔ بیماری کی وجہ سے رینٹ کی طرح لیسدار پانی آگے کی طرف سے آتا ہو تو احتیاط اس کہنے میں ہے کہ وہ پانی نجس ہے اور اسکے

نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۴۔ پیشاب یا مذی کا قطرہ سوراخ سے باہر نکل آیا لیکن ابھی اس کھال کے اندر ہے جو اُوپر ہوتی ہے تب بھی وضو ٹوٹ گیا۔ وضو ٹوٹنے کے لئے کھال سے باہر نکلنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۵۔ مرد کے پیشاب کے مقام سے جب عورت کا پیشاب کا مقام ملجاوے اور کچھ کپڑا وغیرہ بیچ میں آڑ نہ ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ایسے ہی اگر دو عورتیں اپنی اپنی پیشاب گاہیں ملاویں تب بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن خود یہ نہایت بُرا اور گناہ ہے۔ دونوں صورتوں میں چاہے کچھ نکلے چاہے نہ نکلے ایک ہی حکم ہے۔

جن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے ان کا بیان

مسئلہ ۱۔ سوتے یا جاگتے میں جب جوانی کے جوش کے ساتھ منی نکل آوے تو غسل واجب ہو جاتا ہے چاہے مرد کے ہاتھ لگانے سے نکلے یا فقط خیال اور دھیان کرنے سے نکلے یا اور کسی طرح نکلے ہر حال میں غسل واجب ہے۔

مسئلہ ۲۔ اگر آنکھ کھلی اور کپڑے یا بدن پر منی لگی ہوئی دیکھی تو بھی غسل کرنا واجب ہے چاہے سوتے میں کوئی خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔

تنبیہ۔ جوانی کے جوش کے وقت اوّل اوّل جو پانی نکلتا ہے اُسکے نکلنے سے جوش زیادہ ہو جاتا ہے کم نہیں ہوتا اسکو مذی کہتے ہیں اور خوب مزا آکر جب جی بھر جاتا ہے اسوقت جو نکلتا ہے اسکو منی کہتے ہیں۔ اور پہچان ان دونوں کی یہی ہے کہ منی نکلنے کے بعد جی بھر جاتا ہے اور جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے اور مذی نکلنے سے جوش کم نہیں ہوتا بلکہ زیادہ ہو جاتا ہے اور مذی پتلی ہوتی ہے اور منی گاڑھی ہوتی ہے سو فقط مذی نکلنے سے غسل واجب نہیں ہوتا البتہ وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ ۳۔ جب مرد کے پیشاب کے مقام کی سپاری اندر چلی جاوے اور چھپ جاوے تو بھی غسل واجب ہو جاتا ہے چاہے منی نکلے یا نہ نکلے۔ مرد کی سپاری آگے کی راہ میں گئی ہو تو بھی غسل واجب ہے چاہے کچھ بھی نہ نکلا ہو۔ اور اگر پیچھے کی راہ میں گئی ہو تب بھی غسل واجب ہے۔ لیکن پیچھے کی راہ میں کرنا اور کرانا بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ ۴۔ جو خون ہر مہینے آگے کی راہ سے آیا کرتا ہے اسکو حیض کہتے ہیں جب یہ خون بند ہو جاوے تو غسل کرنا واجب ہے، اور جو خون بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے اسکو نفاس کہتے ہیں اسکے بند ہونے پر بھی غسل کرنا واجب ہے۔ خلاصہ یہ کہ چار چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے۔ جوش کے ساتھ منی نکلنا۔ مرد کی سپاری کا اندر چلا جانا۔ حیض اور نفاس کے خون کا بند ہو جانا۔

مسئلہ ۵۔ چھوٹی لڑکی سے اگر کسی مرد نے صحبت کی جو ابھی جوان نہیں ہوئی ہے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے لیکن عادت ڈالنے کیلئے اس سے غسل کرانا چاہیے۔

مسئلہ۶۔ سوتے میں مرد کے پاس رہنے اور صحبت کرنے کا خواب دیکھا اور مزا بھی آیا لیکن آنکھ کھلی تو دیکھا کہ منی نہیں نکلی ہے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے البتہ اگر منی نکل آئی ہو تو غسل واجب ہے۔ اور اگر کپڑے یا بدن پر کچھ بھیگا بھیگا معلوم ہو لیکن یہ خیال ہوا کہ یہ مذی ہے منی نہیں ہے تب بھی غسل کرنا واجب ہے۔

مسئلہ۷۔ اگر تھوڑی سی منی نکلی اور غسل کر لیا پھر نہانے کے بعد اور منی نکل آئی تو پھر نہانا واجب ہے اور اگر نہانے کے بعد شوہر کی منی نکلی جو عورت کے اندر تھی تو غسل درست ہو گیا پھر نہانا واجب نہیں۔

مسئلہ۸۔ بیماری کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے آپ ہی آپ منی نکل آئی مگر جوش اور خواہش بالکل نہیں تھی تو غسل واجب نہیں البتہ وضو ٹوٹ جائیگا

مسئلہ۹۔ میاں بی بی دونوں ایک پلنگ پر سو رہے تھے جب اٹھے تو چادر پر منی کا دھبہ دیکھا اور سوتے میں خواب کا دیکھنا نہ مرد کو یاد ہے نہ عورت کو۔ تو دونوں نہا لیویں احتیاط اسی میں ہے کیونکہ معلوم نہیں کہ کس کی منی ہے۔

مسئلہ۱۰۔ جب کوئی کافر مسلمان ہو جائے تو اس کو غسل کر لینا مستحب ہے۔

مسئلہ۱۱۔ جب کوئی مردے کو نہلاوے تو نہلانے کے بعد غسل کر لینا مستحب ہے۔

مسئلہ۱۲۔ جس پر نہانا واجب ہے وہ اگر نہانے کے پہلے کچھ کھانا پینا چاہے تو پہلے اپنے ہاتھ اور منہ دھو لیوے اور کلی کر لیوے تب کھائے پیئے اور اگر بے ہاتھ منہ دھوئے کھا پی لیوے تب بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

مسئلہ۱۳۔ جن کو نہانے کی ضرورت ہے ان کو کلام مجید کا چھونا اور اس کا پڑھنا اور مسجد میں جانا جائز نہیں اور اللہ تعالٰی کا نام لینا اور کلمہ پڑھنا، درود شریف پڑھنا جائز ہے اور اس قسم کے مسئلوں کو ہم انشاءاللہ حیض کے باب میں اچھی طرح بیان کرینگے وہاں دیکھ لینا چاہیئے۔

مسئلہ۱۴۔ تفسیر کی کتابوں کو بے نہائے اور بے وضو چھونا مکروہ ہے اور ترجمہ دار قرآن کو چھونا بالکل حرام ہے۔

قرآن مجید

	نمبر		حوالہ نمبر	ہدیہ
قرآن مجید	نمبر ۱	ریگزین		
〃 〃	نمبر ۳	ڈیلکس سائز P.V.C	۳/۱	
〃 〃	نمبر ۳	گولڈلیف ریگزین ایموز	۳/۱	
〃 〃	نمبر ۳	ریگزین ایموز دوم		
〃 〃	نمبر ۵۳-A	گولڈ لیف ریگزین ایموز	۵۳/۲	
〃 〃	نمبر ۵۳-B	〃 〃 〃	۵۳/۲	
〃 〃	نمبر ۵۳-C	ریگزین 〃 〃	۵۳/۲	
〃 〃	نمبر ۱۲۶	گولڈلیف ریگزین ایموز	۱۲۶/۱۰	
〃 〃	نمبر ۸۱	گولڈلیف۔ اردو ترجمہ مولانا اشرف علی تھانویؒ	۸۱/۷	
〃 〃	نمبر ۸۱	ریگزین۔ 〃 〃 〃 〃	۸۱/۲	
القرآن المبین		ترجمہ: مولانا حاجی حافظ قاری فہیم الدین احمد صدیقی مدظلہ		۱۱۰/-
حمائل شریف	نمبر ۲	ریگزین ایموز مع اردو ترجمہ	۲/۹	
〃 〃	نمبر ۲	گولڈن پریس، 〃 〃	۲/۹	
〃 〃	نمبر ۲۳	ریگزین ایموز	۲۳/۱۱	
〃 〃	نمبر ۲۳	گولڈن پریس	۲۳/۱۱	
〃 〃	نمبر ۲۱	پلاسٹک لیمنیٹڈ کور	۲۱/۸	
〃 〃	نمبر ۳۴۷	سفید سادہ پریس	۳۴۷/۵	
〃 〃	نمبر ۳۴۷	گولڈن پریس	۳۴۷/۵	
〃 〃	نمبر ۱۱۹	گولڈن پریس	۱۱۹/۶	
〃 〃	نمبر ۱۱۹	سادہ پریس		
〃 〃	نمبر ۱۲۳	حافظی		

اسلامک بک سروس

۲۲۴۱۔ کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی ۲۔

فالصّٰلحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ
نیک بیبیاں فرماں بردار ہیں خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے
بہشتی زیور مکمّل
عکسی
حصۂ دوم
مصنفہ حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ
IBS
اسلامک بک سروس

بہشتی زیور کا دوسرا حصہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نجاست کے پاک کرنے کا بیان

مسئلہ ۱:۔ نجاست کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جس کی نجاست زیادہ سخت ہے۔ تھوڑی سی لگ جائے تب بھی دھونے کا حکم ہے اسکو نجاستِ غلیظہ کہتے ہیں۔ دوسری وہ جس کی نجاست ذرا کم اور ہلکی ہے اسکو نجاست خفیفہ کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲:۔ خون اور آدمی کا پاخانہ، پیشاب اور منی اور شراب اور کتے بلی کا پاخانہ، پیشاب اور سور کا گوشت اور اسکے بال وہڈی وغیرہ اسکی ساری چیزیں، اور گھوڑے، گدھے، خچر کی لید، اور گائے، بیل، بھینس وغیرہ کا گوبر، اور بکری بھیڑ کی مینگنی غرضکہ سب جانوروں کا پاخانہ اور مرغی بطخ اور مرغابی کی بیٹ اور گدھے خچر اور سب حرام جانوروں کا پیشاب یہ سب چیزیں نجاست غلیظہ ہیں۔

مسئلہ ۳:۔ چھوٹے دودھ پیتے بچہ کا پیشاب پاخانہ بھی نجاستِ غلیظہ ہے۔

مسئلہ ۴:۔ حرام پرندوں کی بیٹ اور حلال جانوروں کا پیشاب جیسے بکری گائے بھینس وغیرہ اور گھوڑے کا پیشاب نجاستِ خفیفہ ہے۔

مسئلہ ۵:۔ مرغی بطخ مرغابی کے سوا اور حلال پرندوں کی بیٹ پاک ہے جیسے کبوتر، گوریا یعنی چڑیا مینا وغیرہ اور چمگادڑ کا پیشاب اور بیٹ بھی پاک ہے۔

مسئلہ ۶:۔ نجاستِ غلیظہ میں سے اگر پتلی اور بہنے والی چیز کپڑے یا بدن میں لگ جاوے تو اگر پھیلاؤ میں روپے کے برابر یا اس سے کم ہو تو معاف ہے بے اسکے دھوئے اگر نماز پڑھ لیوے تو نماز ہو جاوے گی لیکن نہ دھونا اور اسی طرح نماز پڑھتے رہنا مکروہ اور برا ہے اور اگر روپے سے زیادہ ہو تو وہ معاف نہیں بے اسکے دھوتے نماز نہ ہوگی۔ اور اگر نجاستِ غلیظہ میں سے گاڑھی چیز لگ جاوے جیسے پاخانہ اور مرغی وغیرہ کی بیٹ، تو اگر وزن میں ساڑھے چار ماشہ یا اس سے کم ہو تو بے دھوئے ہوئے نماز درست ہے اور اگر اس سے زیادہ لگ جاوے تو بے دھوئے ہوئے نماز درست نہیں ہے۔

مسئلہ ۷:۔ اگر نجاستِ خفیفہ کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو جس حصہ میں لگی ہے اگر اسکے چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے

اور اگر پورا چوتھائی یا اس سے زیادہ ہو تو معاف نہیں یعنی اگر آستین میں لگی ہے تو آستین کی چوتھائی سے کم ہو، اگر کلی میں لگی ہے تو اسکی چوتھائی سے کم ہو۔ اگر دوپٹہ میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم ہو تب معاف ہے۔ اسی طرح اگر نجاستِ خفیفہ ہاتھ میں بھری ہے تو ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہو تب معاف ہے۔ اسی طرح اگر ٹانگ میں لگ جائے تو اس کی چوتھائی سے کم ہو تب معاف ہے غرضکہ جس عضو میں لگے اس کی چوتھائی سے کم ہو، اور اگر پورا چوتھائی ہو تو معاف نہیں، اس کا دھونا واجب ہے یعنی بے دھوئے ہوئے نماز درست نہیں۔

مسئلہ ۸: نجاستِ غلیظہ جس پانی میں پڑ جائے تو وہ بھی نجس غلیظ ہو جاتا ہے اور نجاستِ خفیفہ پڑ جائے تو وہ پانی بھی نجس خفیف ہو جاتا ہے چاہے کم پڑے یا زیادہ۔

مسئلہ ۹: کپڑے میں نجس تیل لگ گیا اور ہتھیلی کے گہراؤ یعنی روپے سے کم بھی ہے لیکن دو ایک دن میں پھیل کر زیادہ ہو گیا تو جب تک روپے سے زیادہ نہ ہو معاف ہے اور جب بڑھ گیا تو معاف نہیں رہا اب اس کا دھونا واجب ہے بغیر دھوئے ہوئے نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۰: مچھلی کا خون نجس نہیں ہے اگر لگ جائے تو کچھ حرج نہیں اسی طرح مکھی کھٹمل مچھر کا خون بھی نجس نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۱: اگر پیشاب کی چھینٹیں سوئی کی نوک کے برابر پڑ جاویں کہ دیکھنے سے دکھائی نہ دیویں تو اس کا کچھ حرج نہیں دھونا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲: اگر دلدار نجاست لگ جائے جیسے پاخانہ خون تو اتنا دھوئے کہ نجاست چھوٹ جائے اور دھبا جاتا رہے۔ چاہے جے دفعہ میں چھوٹے، جب نجاست چھٹ جائے گی تو کپڑا پاک ہو جائے گا اور بدن میں لگ گئی ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے البتہ اگر پہلی ہی دفعہ میں نجاست چھوٹ گئی تو دو مرتبہ اور دھو لینا بہتر ہے اگر ۲ دو مرتبہ میں چھوٹی تو ایک مرتبہ اور دھوئے، غرضکہ تین بار پورے کر لینا بہتر ہے۔

مسئلہ ۱۳: اگر ایسی نجاست ہے کہ کئی دفعہ دھونے اور نجاست کے چھوٹ جانے پر بھی بدبو نہیں گئی یا کچھ دھبہ رہ گیا۔ تب بھی کپڑا پاک ہو گیا۔ صابون وغیرہ لگا کر دھبہ چھوڑانا اور بدبو دور کرنا ضرور نہیں۔

مسئلہ ۱۴: اور اگر پیشاب کے مثل کوئی نجاست لگ گئی جو دلدار نہیں ہے تو تین مرتبہ دھوئے اور ہر مرتبہ نچوڑے اور تیسری مرتبہ اپنی طاقت بھر خوب زور سے نچوڑے تب پاک ہوگا۔ تو اگر خوب زور سے نہ نچوڑے گی تو کپڑا پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۵: اگر نجاست ایسی چیز میں لگی ہے جس کو نچوڑ نہیں سکتی۔ جیسے تخت، چٹائی، زیور، مٹی یا چینی وغیرہ کے برتن، بوتل جوتہ وغیرہ تو اس کے پاک کرنے طریقہ یہ ہے کہ ایک دفعہ دھو کر ٹھیر جاوے جب پانی ٹپکنا بند ہو جاوے پھر دھوئے پھر جب پانی ٹپکنا موقوف ہو تب پھر دھوئے۔ اسی طرح تین دفعہ دھوئے تو وہ چیز پاک ہو جاوے گی۔

مسئلہ ۱۶: پانی کی طرح جو چیز پتلی اور پاک ہو اس سے بھی نجاست کا دھونا درست ہے تو اگر کوئی گلاب یا عرق گاؤ زبان یا اور کسی

عرق سے یا سرکہ سے دھوئے تو بھی چیز پاک ہو جائے گی۔ لیکن گھی اور تیل اور دودھ وغیرہ کسی ایسی چیز سے دھونا درست نہیں جس میں چکنائی ہو، وہ چیز ناپاک رہے گی۔

مسئلہ ۱۷:۔ صفحہ ۱۲۹ پر درج کیا گیا ہے۔

مسئلہ ۱۸:۔ جوتے اور چمڑے کے موزے میں اگر دلدار نجاست لگ کر سوکھ جاوے جیسے گوبر، پاخانہ، خون، منی وغیرہ تو زمین پر خوب گھس کر نجاست چھوڑا ڈالنے سے پاک ہو جاتا ہے ایسے ہی کھرچ ڈالنے سے بھی پاک ہو جاتا ہے۔ اور اگر سوکھی نہ ہو تب بھی اگر اتنا رگڑ ڈالے اور گھس دیوے کہ نجاست کا نام و نشان باقی نہ رہے تو پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۹:۔ اور اگر پیشاب کی طرح کوئی نجاست جوتے میں یا چمڑے کے موزے میں لگ گئی جو دلدار نہیں ہے تو بے دھوئے پاک نہ ہوگا

مسئلہ ۲۰:۔ کپڑا اور بدن فقط دھونے سے ہی پاک ہوتا ہے چاہے دلدار نجاست لگے یا بے دل کی کسی اور طرح پاک نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۲۱:۔ آئینہ کا شیشہ اور چھری چاقو چاندی سونے کے زیور پھول تانبے لوہے گلٹ شیشے وغیرہ کی چیزیں اگر نجس ہو جاویں تو خوب پونچھ ڈالنے اور رگڑ دینے یا مٹی سے مانج ڈالنے سے پاک ہو جاتی ہیں لیکن اگر نقشی چیزیں ہوں تو بے دھوئے پاک نہ ہونگی۔

مسئلہ ۲۲:۔ زمین پر نجاست پڑ گئی پھر ایسی سوکھ گئی کہ نجاست کا نشان بالکل جاتا رہا۔ نہ تو نجاست کا دھبہ ہے نہ بدبو آتی ہے تو اس طرح سوکھ جانے سے زمین پاک ہو جاتی ہے لیکن ایسی زمین پر تیمم کرنا درست نہیں البتہ نماز پڑھنا درست ہے۔ جو اینٹیں یا پتھر چونہ یا گارے سے زمین میں خوب جما دیئے گئے ہوں کہ بے کھودے زمین سے جدا نہ ہو سکیں ان کا بھی یہی حکم ہے کہ سوکھ جانے اور نجاست کا نشان نہ رہنے سے پاک ہو جاوینگے۔

مسئلہ ۲۳:۔ جو اینٹیں زمین پر فقط بچھا دی گئی ہیں چونہ یا گارے سے انکی جڑائی نہیں کی گئی ہے وہ سوکھنے سے پاک نہ ہونگی انکو دھونا پڑے گا

مسئلہ ۲۴: زمین پر جمی ہوئی گھاس بھی سوکھنے اور نجاست کا نشان جاتے رہنے سے پاک ہو جاتی ہے۔ اگر کٹی ہوئی گھاس ہو تو بے دھوئے پاک نہ ہوگی

مسئلہ ۲۵: نجس چاقو چھری یا مٹی اور تانبے وغیرہ کے برتن اگر دہکتی آگ میں ڈال دیئے جائیں تو بھی پاک ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ ۲۶:۔ ہاتھ میں کوئی نجس چیز لگی تھی اسکو کسی نے زبان سے تین دفعہ چاٹ لیا تو بھی پاک ہو جائے گا۔ مگر چاٹنا منع ہے۔ یا چھاتی پر بچہ کی قے کا دودھ لگ گیا پھر بچہ نے تین دفعہ چوس کر پی لیا تو پاک ہو گیا۔

مسئلہ ۲۷:۔ اگر کورا برتن نجس ہو جاوے اور وہ برتن نجاست کو چوس لیوے تو فقط دھونے سے پاک نہ ہوگا بلکہ اس میں پانی بھر دیوے۔ پھر جب نجاست کا اثر پانی میں آجاوے تو گرا کر کے پھر بھر دیوے۔ اسی طرح برابر کرتی رہے۔ جب نجاست کا نام و نشان بالکل جاتا رہے نہ رنگ باقی رہے نہ بدبو تب پاک ہوگا۔

مسئلہ ۲۸:۔ نجس مٹی سے جو برتن کمہار نے بنائے تو جب تک وہ کچے ہیں ناپاک ہیں جب پکائے گئے تو پاک ہو گئے۔

مسئلہ ۲۹:- شہد یا شیرہ یا گھی تیل ناپاک ہو گیا تو جتنا تیل وغیرہ ہو اتنا یا اس سے زیادہ پانی ڈال کر پکاوے جب پانی جل جاوے تو پھر پانی ڈالکر جلاوے۔ اسی طرح تین دفعہ کرنے سے پاک ہو جاوے گا یا یوں کرو کہ جتنا گھی تیل ہو اتنا ہی پانی ڈال کر ہلاؤ جب وہ پانی کے اوپر آجاوے تو کسی طرح اٹھا لو۔ اسی طرح تین دفعہ پانی ملا کر اٹھاؤ تو پاک ہو جاوے گا اور گھی اگر جم گیا ہو تو پانی ڈال کر آگ پر رکھ دو جب پگھل جاوے تو اسکو نکال لو۔

مسئلہ ۳۰:- نجس رنگ میں کپڑا رنگا تو اتنا دھووے کہ پانی صاف آنے لگے تو پاک ہو جاوے گا چاہے کپڑے سے رنگ چھوٹے یا نہ چھوٹے۔

مسئلہ ۳۱:- گوبر کے کنڈے اور لید وغیرہ نجس چیزوں کی راکھ پاک ہے اور ان کا دھواں بھی پاک ہے۔ روٹی میں لگ جاوے تو کچھ حرج نہیں

مسئلہ ۳۲:- بچھونے کا ایک کونہ نجس ہے اور باقی سب پاک ہے تو پاک کونے پر نماز پڑھنا درست ہے۔

مسئلہ ۳۳:- جس زمین کو گوبر سے لیپا ہو وہ نجس ہے اس پر بغیر کوئی پاک چیز بچھائے نماز درست نہیں۔

مسئلہ ۳۴:- گوبر سے لیپی ہوئی زمین اگر سوکھ گئی ہو تو اس پر گیلا کپڑا بچھا کر بھی نماز پڑھنا درست ہے لیکن وہ اتنا گیلا نہ ہو کہ اس زمین کی کچھ مٹی چھوٹ کر کپڑے میں بھر جاوے۔

مسئلہ ۳۵:- پیر دھو کر ناپاک زمین پر چلی اور پیر کا نشان زمین پر بن گیا تو اس سے پیر ناپاک نہ ہوگا۔ ہاں اگر پیر کے پانی سے زمین اتنی بھیگ جاوے کہ زمین کی کچھ مٹی یا نجس پانی پیر میں لگ جاوے تو نجس ہو جاوے گا۔

مسئلہ ۳۶:- نجس بچھونے پر سوئی اور پسینہ سے وہ کپڑا نم ہو گیا تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اسکا کپڑا اور بدن ناپاک نہ ہوگا۔ ہاں اگر اتنا بھیگ جائے کہ بچھونے میں سے کچھ نجاست چھوٹ کر بدن یا کپڑے کو لگ جائے تو نجس ہو جاوے گا۔

مسئلہ ۳۷:- نجس مہندی ہاتھوں پیروں میں لگائی تو تین دفعہ خوب دھو ڈالنے سے ہاتھ پیر پاک ہو جاوینگے رنگ کا چھوٹانا واجب نہیں۔

مسئلہ ۳۸:- نجس سرمہ یا کاجل آنکھوں میں لگایا تو اس کا پونچھنا اور دھونا واجب نہیں ہاں اگر پھیل کر باہر آنکھ کے آگیا ہو تو دھونا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۹:- نجس تیل سر میں ڈال لیا یا بدن میں لگا لیا تو قاعدے کے موافق تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاویگا کھلی ڈال کر یا صابون لگا کر تیل کا چھڑانا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۰:- کتے نے آٹے میں منہ ڈال دیا یا بندر نے جھوٹا کر دیا تو اگر آٹا گندھا ہوا ہو تو جہاں منہ ڈالا ہے اتنا نکال ڈالے باقی کا کھانا درست ہے اور اگر سوکھا آٹا ہو تو جہاں جہاں اسکے منہ کا لعاب لگا ہو نکال ڈالے باقی سب پاک ہے۔

مسئلہ ۴۱:- کتے کا لعاب نجس ہے اور خود کتا نجس نہیں سو اگر کتا کسی کے کپڑے یا بدن سے چھو جائے تو نجس نہیں ہوتا چاہے کتے کا بدن سوکھا ہو یا گیلا۔ ہاں اگر کتے کے بدن پر کوئی نجاست لگی ہو تو اور بات ہے۔

مسئلہ ۴۲:- رومالی بھیگی ہونے کے وقت ہوا نکلے تو اس سے کپڑا نجس نہیں ہوا۔

مسئلہ ۴۳:- نجس پانی میں جو کپڑا بھیگ گیا تھا اسکے ساتھ پاک کپڑے کو لپیٹ کر رکھ دیا اور اس کی تری اس پاک کپڑے میں آگئی لیکن نہ تو اس میں نجاست کا کچھ رنگ آیا نہ بدبو آئی۔ تو اگر یہ پاک کپڑا اتنا بھیگ گیا ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ قطرہ ٹپک پڑے یا نچوڑتے وقت ہاتھ بھیگ جاتے تو وہ پاک کپڑا بھی نجس ہو جاوے گا اور اگر اتنا نہ بھیگا ہو تو پاک رہے گا۔ اور اگر پیشاب وغیرہ خاص نجاست کے بھیگے ہوئے کپڑے کے ساتھ لپیٹ دیا تو جب پاک کپڑے میں ذرا بھی اس کی نمی اور دھبہ آگیا تو نجس ہو جاوے گا۔

مسئلہ ۴۴:- اگر لکڑی کا تختہ ایک طرف سے نجس ہے اور دوسری طرف سے پاک ہے تو اگر اتنا موٹا ہے کہ بیچ سے چر سکتا ہے تو اسکو پلٹ کر دوسری طرف نماز پڑھنا درست ہے اور اگر اتنا موٹا نہ ہو تو درست نہیں۔

مسئلہ ۴۵:- دو تہ کا کوئی کپڑا ہے، اور ایک تہ نجس ہے دوسری پاک ہے تو اگر دونوں تہیں سلی ہوئی نہ ہوں تو پاک تہ کی طرف نماز پڑھنا درست ہے اور اگر سلی ہوئی ہوں تو پاک تہ پر بھی نماز پڑھنا درست نہیں۔

استنجے کا بیان

مسئلہ ۱:- جب سو کر اٹھے تو جب تک گٹوں تک ہاتھ نہ دھولے تب تک ہاتھ پانی میں نہ ڈالے چاہے ہاتھ پاک ہو اور چاہے ناپاک ہو۔ اگر پانی چھوٹے برتن میں رکھا ہو جیسے لوٹا آبخورہ تو اسکو بائیں ہاتھ سے اٹھا کر داہنے ہاتھ پر ڈالے اور تین دفعہ دھوئے پھر برتن داہنے ہاتھ میں لے کر بایاں ہاتھ تین دفعہ دھوئے۔ اور اگر چھوٹے برتن میں پانی نہ ہو بڑے مٹکے وغیرہ میں ہو تو کسی آبخورہ وغیرہ سے نکال لے۔ لیکن انگلیاں پانی میں نہ ڈوبنے پاویں۔ اور اگر آبخورہ وغیرہ کچھ نہ ہو تو بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے چلو بنا کر پانی نکالے، اور جہاں تک ہو سکے پانی میں انگلیاں کم ڈالے اور پانی نکال کے پہلے داہنا ہاتھ دھوئے جب وہ ہاتھ دھل جائے تو داہنا ہاتھ جتنا چاہے ڈالدے اور پانی نکال کے بایاں ہاتھ دھوئے اور یہ ترکیب ہاتھ دھونے کی اسوقت ہے کہ ہاتھ ناپاک نہ ہوں اور اگر ناپاک ہوں تو ہرگز مٹکے میں نہ ڈالے بلکہ کسی اور ترکیب سے پانی نکالے کہ نجس نہ ہونے پاوے مثلاً پاک رومال ڈال کے نکالے اور جو پانی کی دھار رومال سے بہے اس سے ہاتھ پاک کرلے یا اور جس طرح ممکن ہو پاک کرلے۔

مسئلہ ۲:- جو نجاست آگے یا پیچھے کی راہ سے نکلے اس سے استنجا کرنا سنت ہے۔

مسئلہ ۳:- اگر نجاست بالکل ادھر ادھر نہ لگے۔ اور اسلئے پانی سے استنجا نہ کرے بلکہ پاک پتھر یا ڈھیلے سے استنجا کرلے اور اتنا پونچھ ڈالے کہ نجاست جاتی رہے اور بدن صاف ہو جائے تو بھی جائز ہے۔ لیکن یہ بات صفائی مزاج کے خلاف ہے البتہ اگر پانی نہ ہو یا کم ہو تو مجبوری ہے۔

مسئلہ ۴:- ڈھیلے سے استنجا کرنے کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے بس اتنا خیال رکھے کہ نجاست ادھر اُدھر پھیلنے نہ پاوے بدن خوب صاف ہو جاتے۔

مسئلہ ۵:- ڈھیلے سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرنا سنت ہے لیکن اگر نجاست ہتھیلی کے گہراؤ یعنی روپے سے زیادہ پھیل جاوے تو ایسے وقت پانی سے دھونا واجب ہے، بے دھوئے نماز نہ ہو گی اور اگر نجاست پھیلی نہ ہو تو فقط ڈھیلے سے پاک کر کے بھی نماز درست ہے لیکن سنت کے خلاف ہے۔

مسئلہ ۶:- پانی سے استنجا کرے تو پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھو لیوے، پھر تنہائی کی جگہ جا کر بدن ڈھیلا کر کے بیٹھے اور اتنا دھوئے کہ دل کہنے لگے کہ اب بدن پاک ہو گیا۔ البتہ اگر کوئی شکی مزاج ہو کہ پانی بہت پھینکتی ہے پھر بھی دل اچھی طرح صاف نہیں ہوتا تو اسکو یہ حکم ہے کہ تین دفعہ یا سات دفعہ دھو لیوے بس اس سے زیادہ نہ دھوئے۔

مسئلہ ۷:- اگر کہیں تنہائی کا موقع نہ ملے تو پانی سے استنجا کرنے کے واسطے کسی کے سامنے اپنے بدن کو کھولنا درست نہیں نہ مرد کے سامنے نہ کسی عورت کے سامنے ایسے وقت پانی سے استنجا نہ کرے اور بے استنجا کئے نماز پڑھ لیوے کیونکہ بدن کا کھولنا بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ ۸:- ہڈی اور نجاست جیسے گوبر لید وغیرہ اور کوئلہ اور کنکر اور شیشہ اور پکی اینٹ اور کھانے کی چیز اور کاغذ سے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا برا اور منع ہے نہ کرنا چاہیئے لیکن اگر کوئی کر لے تو بدن پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۹:- کھڑے کھڑے پیشاب کرنا منع ہے۔

مسئلہ ۱۰:- پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا اور پیٹھ کرنا منع ہے۔

مسئلہ ۱۱:- چھوٹے بچہ کو قبلہ کی طرف بٹھلا کر ہگانا متانا بھی مکروہ اور منع ہے۔

مسئلہ ۱۲:- استنجے کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا درست ہے اور وضو کے بچے ہوئے پانی سے استنجا بھی درست ہے لیکن نہ کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ ۱۳:- جب پاخانہ پیشاب کو جاوے تو پاخانہ کے دروازہ سے باہر بسم اللہ کہے اور یہ دعا پڑھے:- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ط اور ننگے سر نہ جاوے اور اگر کسی انگوٹھی وغیرہ پر اللہ رسول کا نام ہو تو اسکو اتار ڈالے اور پہلے بایاں پیر رکھے اور اندر خدا کا نام نہ لیوے، اگر چھینک آوے تو فقط دل ہی دل میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے زبان سے کچھ نہ کہے نہ وہاں کچھ بولے نہ بات کرے، پھر جب نکلے تو داہنا پیر پہلے نکالے اور دروازہ سے نکل کر یہ دعا پڑھے:- غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ اور استنجے کے بعد بائیں ہاتھ کو زمین پر رگڑ کے یا مٹی سے مل کر دھوئے۔

نماز کا بیان

اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کا بہت بڑا رتبہ ہے کوئی عبادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز سے زیادہ پیاری نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کر دی ہیں ان کے پڑھنے کا بڑا ثواب ہے اور ان کے چھوڑ دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اچھی طرح سے وضو کیا کرے اور خوب دل لگا کر اچھی طرح نماز پڑھا کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسکے چھوٹے چھوٹے گناہ سب بخش دے گا اور جنت دے گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز دین کا ستون ہے سو جس نے نماز کو اچھی طرح پڑھا اس نے دین کو ٹھیک رکھا اور جس نے اس ستون کو گرا دیا، (یعنی نماز نہ پڑھی) اس نے دین برباد کر دیا۔ اور حضرت نے فرمایا ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کی پوچھ ہوگی اور نمازیوں کے ہاتھ اور پاؤں اور منہ قیامت میں آفتاب کی طرح چمکتے ہونگے اور بے نمازی اس دولت سے محروم رہینگے اور حضرت نے فرمایا کہ نمازیوں کا حشر قیامت کے دن نبیوں اور شہیدوں اور ولیوں کے ساتھ ہوگا اور بے نمازیوں کا حشر فرعون اور ہامان اور قارون ان بڑے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا اسلئے نماز پڑھنا بہت ضروری ہے اور نہ پڑھنے سے دین اور دنیا دونوں کا بہت نقصان ہوتا ہے، اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ بے نمازی کا حشر کافروں کے ساتھ کیا گیا۔ بے نمازی کافروں کے برابر سمجھا گیا۔ خدا کی پناہ نماز نہ پڑھنا کتنی بری بات ہے۔ البتہ ان لوگوں پر نماز واجب نہیں، مجنون اور چھوٹی لڑکی اور لڑکا جو ابھی جوان نہ ہوئے ہوں باقی سب مسلمانوں پر فرض ہے لیکن اولاد جب سات برس کی ہو جاوے تو ماں باپ کو حکم ہے کہ ان کو نماز پڑھوادیں اور جب دس برس کی ہو جاوے تو مار کر پڑھوادیں اور نماز کا چھوڑنا کبھی کسی وقت درست نہیں ہے جس طرح ہو سکے نماز ضرور پڑھے البتہ اگر نماز پڑھنا بھول گئی بالکل یاد ہی نہ رہا جب وقت جاتا رہا تب یاد آیا کہ میں نے نماز نہیں پڑھی یا ایسی غافل سو گئی کہ آنکھ نہ کھلی اور نماز قضا ہو گئی تو ایسے وقت گناہ نہ ہوگا لیکن جب یاد آوے اور آنکھ کھلے تو وضو کر کے فوراً قضا پڑھ لینا فرض ہے البتہ اگر وہ وقت مکروہ ہو تو ذرا ٹھہر جاؤ تاکہ مکروہ وقت نکل جاوے اسی طرح جو نمازیں بیہوشی کی وجہ سے نہیں پڑھیں اس میں بھی گناہ نہیں لیکن ہوش آنے کے بعد فوراً قضا پڑھنی پڑے گی۔

مسئلہ: کسی کے لڑکا پیدا ہو رہا ہے لیکن ابھی سب نہیں نکلا کچھ باہر نکلا ہے اور کچھ نہیں نکلا ایسے وقت بھی اگر ہوش و حواس باقی ہوں تو نماز پڑھنا فرض ہے قضا کر دینا درست نہیں البتہ اگر نماز پڑھنے سے بچہ کی جان کا خوف ہو تو نماز قضا کر دینا درست ہے اسی طرح دائی جنائی کو اگر یہ خوف ہو کہ اگر میں نماز پڑھنے لگوں گی تو بچہ کو صدمہ پہنچے گا تو ایسے وقت دائی کو بھی نماز کا قضا کر دینا درست ہے۔ لیکن ان سب کو پھر جلدی قضا پڑھ لینا چاہیئے۔

نماز کے وقتوں کا بیان

مسئلہ ۱:- پچھلی رات کو صبح ہوتے وقت پورب کی طرف یعنی جدھر سے سورج نکلتا ہے آسمان کے لنبان پر کچھ سپیدی دکھائی دیتی ہے پھر تھوڑی دیر میں آسمان کے کنارے پر چوڑان میں سپیدی معلوم ہوتی ہے اور آناً فاناً بڑھتی جاتی ہے اور تھوڑی دیر میں بالکل اُجالا ہوجاتا ہے تو جب سے یہ چوڑی سپیدی دکھائی دے تب سے فجر کی نماز کا وقت ہوجاتا ہے اور آفتاب نکلنے تک باقی رہتا ہے جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ نکل آتا ہے تو فجر کا وقت ختم ہوجاتا ہے لیکن اوّل ہی وقت بہت تڑکے نماز پڑھ لینا بہتر ہے۔ؑ

مسئلہ ۲:- دوپہر ڈھل جانے سے ظہر کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور دوپہر ڈھل جانے کی نشانی یہ ہے کہ لمبی چیزوں کا سایہ پچھم سے شمال کی طرف سرکتا سرکتا بالکل شمال کی سیدھ میں آکر پُورب کی طرف مڑنے لگے بس سمجھو کہ دوپہر ڈھل گئی اور پورب کی طرف منہ کرکے کھڑے ہونے سے بائیں ہاتھ کی طرف کا نام شمال ہے۔ اور ایک پہچان اس سے بھی آسان ہے وہ یہ کہ سورج نکلکر جتنا اُونچا ہوتا جاتا ہے ہر چیز کا سایہ گھٹتا جاتا ہے پس جب گھٹنا موقوف ہوجائے اُس وقت ٹھیک دوپہر کا وقت ہے۔ پھر جب سایہ بڑھنا شروع ہوجائے تو سمجھو کہ دن ڈھل گیا بس اُسی وقت سے ظہر کا وقت شروع ہوتا ہے۔ اور جتنا سایہ ٹھیک دوپہر کو ہوتا ہے اسکو چھوڑ کر جب تک ہر چیز کا سایہ دُونا ہوجاوے اُس وقت تک ظہر کا وقت رہتا ہے مثلاً ایک ہاتھ لکڑی کا سایہ ٹھیک دوپہر کو چار انگل تھا تو جب تک دو ہاتھ اور چار انگل نہ ہو تب تک ظہر کا وقت ہے اور جب دو ہاتھ اور چار انگل ہوگیا تو عصر کا وقت آگیا۔ اور عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک باقی رہتا ہے لیکن جب سورج کا رنگ بدل جائے اور دھوپ زرد پڑجائے اُس وقت عصر کی نماز پڑھنا مکروہ ہے اگر کسی وجہ سے اتنی دیر ہوگئی تو خیر پڑھ لیوے قضا نہ کرے۔ لیکن پھر کبھی اتنی دیر نہ کرے، اور اس عصر کے سوا اور کوئی نماز ایسے وقت پڑھنا درست نہیں ہے نہ قضا نہ نفل کچھ نہ پڑھے۔

مسئلہ ۳:- جب سورج ڈوب گیا تو مغرب کا وقت آگیا پھر جب تک پچھم کی طرف آسمان کے کنارے پر سرخی باقی رہے تب تک مغرب کا وقت رہتا ہے لیکن مغرب کی نماز میں اتنی دیر نہ کرے کہ تارے خوب چٹک جائیں کہ اتنی دیر کرنا مکروہ ہے پھر جب وہ سُرخی جاتی رہے تو عشاء کا وقت شروع ہوگیا اور صبح ہونے تک باقی رہتا ہے لیکن آدھی رات کے بعد عشاء کا وقت مکروہ ہوجاتا ہے اور ثواب کم ملتا ہے اسلئے اتنی دیر کرکے نماز نہ پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ تہائی رات جانے سے پہلے ہی پہلے پڑھ لیوے

مسئلہ ۴:- گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز میں جلدی نہ کرے گرمی کی تیزی کا وقت جاتا رہے تب پڑھنا مستحب ہے اور جاڑوں میں

ؑ یہ حکم عورتوں کا ہے اور مردوں کے لئے حکم یہ ہے کہ جب اُجالا ہوجائے تب پڑھیں بہت اندھیرے میں نہ پڑھیں

اوّل وقت پڑھ لینا مستحب ہے۔

مسئلہ ۵:۔ اور عصر کی نماز ذرا اتنی دیر کر کے پڑھنا بہتر ہے کہ وقت آنے کے بعد اگر کچھ نفلیں پڑھنا چاہے تو پڑھ سکے کیونکہ عصر کے بعد تو نفلیں پڑھنا درست نہیں چاہے گرمی کا موسم ہو یا جاڑے کا دونوں کا ایک حکم ہے لیکن اتنی دیر نہ کرے کہ سورج میں زردی آجائے اور دھوپ کا رنگ بدل جاوے اور مغرب کی نماز میں جلدی کرنا اور سورج ڈوبتے ہی پڑھ لینا مستحب ہے۔

مسئلہ ۶:۔ جو کوئی تہجد کی نماز پچھلی رات کو اُٹھ کر پڑھا کرتی ہو تو اگر پکا بھروسہ ہو کہ آنکھ ضرور کھلے گی تو اسکو وتر کی نماز تہجد کے بعد پڑھنا بہتر ہے لیکن اگر آنکھ کھلنے کا اعتبار نہ ہو اور سو جانے کا ڈر ہو تو عشاء کے بعد سونے سے پہلے ہی پڑھ لینا چاہیئے۔

مسئلہ ۷:۔ بدلی کے دن فجر اور ظہر اور مغرب کی نماز ذرا دیر کر کے پڑھنا بہتر ہے اور عصر کی نماز میں جلدی کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۸:۔ سورج نکلتے وقت اور ٹھیک دوپہر کو اور سورج ڈوبتے وقت کوئی نماز صحیح نہیں ہے البتہ عصر کی نماز اگر ابھی نہ پڑھی ہو تو وہ سورج ڈوبتے وقت بھی پڑھ لے اور ان تینوں وقت سجدۂ تلاوت بھی مکروہ اور منع ہے۔

مسئلہ ۹:۔ فجر کی نماز پڑھ لینے کے بعد جب تک سورج نکل کے اُونچا نہ ہو جائے نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ البتہ سُورج نکلنے سے پہلے قضا نماز پڑھنا درست ہے اور سجدۂ تلاوت بھی درست ہے، اور جب سُورج نکل آیا تو جب تک ذرا روشنی نہ آجاوے قضا نماز بھی درست نہیں ایسے ہی عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد نفل نماز پڑھنا جائز نہیں البتہ قضا اور سجدہ کی آیت کا سجدہ درست ہے لیکن جب دھوپ پھیکی پڑ جائے تو یہ بھی درست نہیں۔

مسئلہ ۱۰:۔ فجر کے وقت سُورج نکل آنے کے ڈر سے جلدی کے مارے فقط فرض پڑھ لئے تو اب جب تک سورج اور روشن نہ ہو جائے تب تک سنّت نہ پڑھے جب ذرا روشنی آجائے تب سُنّت وغیرہ جو نماز چاہے پڑھے۔

مسئلہ ۱۱:۔ جب صبح ہو جائے اور فجر کا وقت آجائے تو دو رکعت سُنّت اور دو رکعت فرض کے سوا اور کوئی نفل نماز پڑھنا درست نہیں یعنی مکروہ ہے البتہ قضا نمازیں پڑھنا اور سجدہ کی آیت پر سجدہ کرنا درست ہے۔

مسئلہ ۱۲:۔ اگر فجر کی نماز پڑھنے میں سورج نکل آیا تو نماز نہیں ہوئی۔ سورج میں روشنی آجانے کے بعد قضا پڑھے۔ اور اگر عصر کی نماز پڑھنے میں سُورج ڈوب گیا تو نماز ہو گئی قضا نہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۳:۔ عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے سو رہنا مکروہ ہے نماز پڑھ کے سونا چاہیئے لیکن کوئی مرض سے یا سفر سے بہت تھکا ماندہ ہو اور کسی سے کہدے کہ مجھ کو نماز کے وقت جگا دینا اور وہ دُوسرا وعدہ کر لے تو سو رہنا درست ہے۔

نماز کی شرطوں کا بیان

مسئلہ ۱: نماز شروع کرنے سے پہلے کئی چیزیں واجب ہیں۔ اگر وضو نہ ہو تو وضو کرے نہانے کی ضرورت ہو تو غسل کرے۔ بدن پر یا کپڑے پر کوئی نجاست لگی ہو تو اسکو پاک کرے جس جگہ نماز پڑھتی ہو وہ بھی پاک ہونی چاہیئے فقط منہ اور دونوں ہتھیلی اور دونوں پیر کے سوا سر سے پیر تک سارا بدن خوب ڈھانک لیوے عـــــہ قبلہ کی طرف منہ کرے جس نماز کو پڑھنا چاہتی ہے اسکی نیت یعنی دل سے ارادہ کرے وقت آنے کے بعد نماز پڑھے۔ یہ سب چیزیں نماز کے لئے شرط ہیں، اگر اس میں سے ایک چیز بھی چھوٹ جاوے گی تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۲: باریک تن زیب یا ملک یا جالی وغیرہ کا بہت باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھنا درست نہیں۔

مسئلہ ۳: اگر نماز پڑھتے وقت چوتھائی پنڈلی یا چوتھائی ران یا چوتھائی باہنہ کھل جاوے اور اتنی دیر کھلی رہے جتنی دیر میں تین بار سبحان اللہ کہہ سکے تو نماز جاتی رہی پھر سے پڑھے اور اگر اتنی دیر نہیں لگی بلکہ کھلتے ہی ڈھک لیا تو نماز ہوگئی۔ اسی طرح جتنے بدن کا ڈھانکنا واجب ہے اس میں سے جب چوتھائی عضو کھل جاتے گا تو نماز نہ ہوگی جیسے ایک کان کا چوتھائی یا چوتھائی سر یا چوتھائی بال، چوتھائی پیٹ، چوتھائی پیٹھ، چوتھائی گردن، چوتھائی سینہ، چوتھائی چھاتی وغیرہ کھل جانے سے نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۴: جو لڑکی ابھی جوان نہیں ہوئی اگر اسکی اوڑھنی سرک گئی اور اسکا سر کھل گیا تو اسکی نماز ہوگئی۔

مسئلہ ۵: اگر کپڑے یا بدن پر کچھ نجاست لگی ہے لیکن پانی کہیں نہیں ملتا تو اسی طرح نجاست کے ساتھ نماز پڑھ لیوے۔

مسئلہ ۶: اور اگر سارا کپڑا نجس ہو یا پورا کپڑا تو نجس نہیں لیکن بہت ہی کم پاک ہے یعنی ایک چوتھائی سے کم پاک ہے، اور باقی سب کا سب نجس ہے تو ایسے وقت یہ بھی درست ہے کہ اس کپڑے کو پہنے پہنے نماز پڑھے اور یہ بھی درست ہے، کہ کپڑا اتار ڈالے اور ننگی ہو کر نماز پڑھے لیکن ننگی ہو کر نماز پڑھنے سے اسی نجس کپڑے کو پہن کر پڑھنا بہتر ہے اور اگر چوتھائی کپڑا یا چوتھائی سے زیادہ پاک ہو تو ننگی ہو کر نماز پڑھنا درست نہیں۔ اسی نجس کپڑے کو پہن کر پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ: اگر کسی کے پاس بالکل کپڑا نہ ہو تو ننگی نماز پڑھے لیکن ایسی جگہ پڑھے کہ کوئی دیکھ نہ سکے اور کھڑے ہو کر نہ پڑھے بلکہ بیٹھ کر پڑھے اور رکوع سجدہ کو اشارہ سے ادا کرے اور اگر کھڑے کھڑے پڑھے اور رکوع سجدہ ادا کرے تو بھی درست ہے نماز ہو جاتی لیکن بیٹھ کر پڑھنا بہتر ہے۔

عـــــہ یہ سب عورتوں کا حکم ہے اور مردوں کو فقط ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے تک ڈھانکنا فرض ہے اسکے سوا اور بدن کھلا ہو تو نماز ہو جائے گی لیکن بلا ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے

مسئلہ: مسافرت میں کسی کے پاس تھوڑا سا پانی ہے کہ اگر نجاست دھوتی ہے تو وضو کے لئے نہیں بچتا اور اگر وضو کرے تو نجاست پاک کرنے کے لئے پانی نہ بچے گا تو اس پانی سے نجاست دھو ڈالے پھر وضو کیلئے تیمم کرلے۔

مسئلہ ۹: ظہر کی نماز پڑھی لیکن جب پڑھ چکی تو معلوم ہوا کہ جس وقت نماز پڑھی تھی اس وقت ظہر کا وقت نہیں رہا تھا بلکہ عصر کا وقت آ گیا تھا تو اب پھر قضا پڑھنا واجب نہیں ہے بلکہ وہی نماز جو پڑھی ہے قضا میں آ جاوے گی اور ایسا سمجھیں گے کہ گویا قضا پڑھی تھی

مسئلہ ۱۰: اور اگر وقت آجانے سے پہلے ہی نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوئی۔

نیّت کرنے کا بیان

مسئلہ ۱۱: زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ دل میں جب اتنا سوچ لیوے کہ میں آج کی ظہر کی فرض نماز پڑھتی ہوں اور اگر سنت پڑھتی ہو تو یہ سوچ لے کہ ظہر کی سنت پڑھتی ہوں بس اتنا خیال کر کے اللہ اکبر کہہ کے ہاتھ باندھ لیوے تو نماز ہو جاوے گی۔ جو لمبی چوڑی نیت لوگوں میں مشہور ہے اسکا کہنا کچھ ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲: اگر زبان سے نیت کہنا چاہے تو اتنا کہہ لینا کافی ہے نیت کرتی ہوں میں آج کے ظہر کے فرض کی اللہ اکبر۔ یا نیت کرتی ہوں ظہر کی سنتوں کی اللہ اکبر۔ اور چار رکعت نماز وقت ظہر منہ میرا طرف کعبہ شریف کے، یہ سب کہنا ضروری نہیں ہے چاہے کہے چاہے نہ کہے۔

مسئلہ ۱۳: اگر دل میں تو یہی خیال ہے کہ میں ظہر کی نماز پڑھتی ہوں لیکن ظہر کی جگہ زبان سے عصر کا وقت نکل گیا تو بھی نماز ہو جاوے گی۔

مسئلہ ۱۴: اگر بھولے سے چار رکعت کی جگہ چھ رکعت یا تین زبان سے نکل جاوے تو بھی نماز ہو جاوے گی۔

مسئلہ ۱۵: اگر کئی نمازیں قضا ہو گئیں اور قضا پڑھنے کا ارادہ کیا تو وقت مقرر کر کے نیت کرے یعنی یوں نیت کرے کہ میں فجر کے فرض پڑھتی ہوں۔ اگر ظہر کی قضا پڑھنا ہو تو یوں نیت کرے کہ ظہر کے فرض کی قضا پڑھتی ہوں۔ اسی طرح جس وقت کی قضا پڑھنا ہو خاص اسی کی نیت کرنا چاہیئے اگر فقط اتنی نیت کر لی کہ میں قضا نماز پڑھتی ہوں اور خاص اس وقت کی نیت نہیں کی تو قضا صحیح نہ ہو گی پھر سے پڑھنی پڑے گی۔

مسئلہ ۱۶: اگر کئی دن کی نمازیں قضا ہو گئیں تو دن تاریخ بھی مقرر کر کے نیت کرنا چاہیئے جیسے کسی کی سنیچر، اتوار، پیر اور منگل چار دن کی نمازیں جاتی رہیں تو اب فقط اتنی نیت کرنا کہ میں فجر کی نماز پڑھتی ہوں درست نہیں ہے بلکہ یوں نیت کرے کہ سنیچر کی فجر کی قضا پڑھتی ہوں پھر ظہر پڑھتے وقت کہے سنیچر کی ظہر کی قضا پڑھتی ہوں، اسی طرح کہتی جاوے۔ پھر جب سنیچر کی سب نمازیں قضا کر چکے تو کہے کہ اتوار کی فجر کی قضا پڑھتی ہوں اسی طرح سب نمازیں قضا پڑھے۔ اگر کئی مہینے یا کئی سال کی نمازیں قضا ہوں تو

مہینے اور سال کا بھی نام لیوے اور کہے فلانے سال کے فلانے مہینے کی فلاں تاریخ کی فجر کی قضا پڑھتی ہوں۔ بے اس طرح نیت کئے قضا صحیح نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۱۷:۔ اگر کسی کو دن تاریخ مہینہ سال کچھ یاد نہ ہوں تو یوں نیت کرے کہ فجر کی نمازیں جتنی میرے ذمے قضا ہیں اُن میں جو سب سے اول ہے اسکی قضا پڑھتی ہوں۔ یا ظہر کی نمازیں جتنی میرے ذمے قضا ہیں اُن میں سے جو سب سے اول ہے اسکی قضا پڑھتی ہوں اسی طرح نیت کر کے برابر قضا پڑھتی رہے۔ جب دل گواہی دے دے کہ اب سب نمازیں جتنی جاتی رہی تھیں سب کی قضا پڑھ چکی ہوں تو قضا پڑھنا چھوڑ دے۔

مسئلہ ۱۸:۔ سُنت اور نفل اور تراویح کی نماز میں فقط اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ میں نماز پڑھتی ہوں سُنت ہونے اور نفل ہونے کی کچھ نیت نہیں کی تو بھی درست ہے۔ مگر سُنت تراویح کی نیت کر لینا زیادہ احتیاط کی بات ہے۔

قبلہ کی طرف منھ کرنے کا بیان

مسئلہ ۱:۔ اگر کسی ایسی جگہ ہے کہ قبلہ معلوم نہیں ہوتا کدھر ہے اور نہ وہاں کوئی ایسا آدمی ہے جس سے پوچھ سکے تو اپنے دل میں سوچے جدھر دل گواہی دے اسطرف پڑھ لیوے اگر بے سوچے پڑھ لیوے گی تو نماز نہ ہو گی لیکن بے سوچے پڑھنے کی صورت میں اگر بعد میں معلوم ہو جاوے کہ ٹھیک قبلہ ہی کی طرف پڑھی ہے تو نماز ہو جائے گی اور اگر وہاں آدمی تو موجود ہے لیکن پردہ اور شرم کے مارے پوچھا نہیں اسی طرح نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوئی ایسے وقت ایسی شرم نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ پُوچھ کر نماز پڑھے۔

مسئلہ ۲:۔ اگر کوئی بتلانے والا نہ ملا اور دل کی گواہی پر نماز پڑھ لی پھر معلوم ہوا کہ جدھر نماز پڑھی ہے اُدھر قبلہ نہیں ہے تب بھی نماز ہو گئی۔

مسئلہ ۳:۔ اگر بے رُخ نماز پڑھتی تھی پھر نماز ہی میں معلوم ہو گیا کہ قبلہ ادھر نہیں ہے بلکہ فلانی طرف ہے تو نماز ہی میں قبلہ کی طرف گھوم جاوے اب معلوم ہونے کے بعد اگر قبلہ کی طرف نہ پھرے گی تو نماز نہ ہو گی۔

مسئلہ ۴:۔ اگر کوئی کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھے تو یہ بھی جائز ہے اور اسکے اندر نماز پڑھنے والی کو اختیار ہے جدھر چاہے منہ کر کے نماز پڑھے

مسئلہ ۵: کعبہ شریف کے اندر فرض نماز بھی درست ہے اور نفل بھی درست ہے۔

فرض نماز کے پڑھنے کے طریقہ کا بیان

مسئلہ ۱:۔ نماز کی نیت کر کے اللہ اکبر کہے اور اللہ اکبر کہتے وقت اپنے دونوں ہاتھ کندھے تک اُٹھاوے لیکن ہاتھوں کو دوپٹہ سے باہر نہ نکالے پھر سینے پر ہاتھ باندھ لے اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھ دے اور یہ دعا پڑھے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر الحمد پڑھے اور وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے بعد آمین کہے پھر بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کے رکوع میں جاوے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ کہے۔ اور رکوع میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ دے اور دونوں بازو پہلو سے خوب ملائے رہے اور دونوں پیر کے ٹخنے بالکل ملا دیوے پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتی ہوئی سر کو اٹھاوے۔ جب خوب سیدھی کھڑی ہو جاوے تو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی سجدے میں جاوے۔ زمین پر پہلے گھٹنے رکھے۔ پھر کانوں کے برابر ہاتھ رکھے اور انگلیاں خوب ملا لیوے پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں ماتھا رکھے اور سجدے کے وقت ماتھا اور ناک دونوں زمین پر رکھ دے اور ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھے مگر پاؤں کھڑے نہ کرے بلکہ داہنی طرف کو نکال دے اور خوب سمٹ کر اور دب کر سجدہ کرے کہ پیٹ دونوں رانوں سے اور بانہیں دونوں پہلو سے ملا دیوے۔ اور دونوں بانہیں زمین پر رکھ دے اور سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰى کہے پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی اٹھے اور خوب اچھی طرح بیٹھ جاوے تب دوسرا سجدہ اللہ اکبر کہہ کے کرے اور کم سے کم تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰى کہہ کے اللہ اکبر کہتی ہوئی کھڑی ہو جاوے اور زمین پر ہاتھ ٹیک کر کے نہ اٹھے پھر بسم اللہ کہہ کر الحمد اور سورۃ پڑھ کے دوسری رکعت اسی طرح پوری کرے۔ جب دوسرا سجدہ کر چکے تو بائیں چوتڑ پر بیٹھے اور اپنے دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دیوے اور دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لے اور انگلیاں خوب ملا کر رکھے پھر پڑھے۔ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور جب کلمہ پر پہنچے تو بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر لا الٰہ کہتے کے وقت انگلی اٹھاوے اور الا اللہ کہنے کے وقت جھکا دے مگر عقد و حلقہ کی ہیئت کو آخر نماز تک باقی رکھے۔ اگر چار رکعت پڑھنا ہو تو اس سے زیادہ اور کچھ نہ پڑھے بلکہ فوراً اللہ اکبر کہہ کے اٹھ کھڑی ہو اور دو رکعتیں اور پڑھ لے اور فرض نماز میں پچھلی دو رکعتوں میں الحمد کے ساتھ اور کوئی سورت نہ ملاوے۔ جب چوتھی رکعت پر بیٹھے تو پھر التحیات پڑھ کے یہ درود شریف پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ پھر یہ دعا پڑھے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یا یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ یا کوئی اور دعا پڑھے جو حدیث یا قرآن مجید میں آئی ہو۔ پھر اپنے داہنی طرف سلام پھیرے اور کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ پھر یہی کہہ کر بائیں طرف سلام پھیرے اور سلام کرتے وقت فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرے۔ یہ نماز پڑھنے کا طریقہ ہے لیکن اس میں جو فرائض ہیں ان میں سے اگر ایک بات بھی چھوٹ جاوے تو نماز نہیں

ہوتی چاہے قصداً چھوڑا ہو یا بھولے سے دونوں کا ایک حکم ہے اور بعضی چیزیں واجب ہیں کہ اس میں سے اگر کوئی چیز قصداً چھوڑ دے تو نماز نکمی اور خراب ہو جاتی ہے اور پھر سے نماز پڑھنی پڑتی ہے۔ اگر کوئی پھر سے نہ پڑھے تو خیر تب بھی فرض سر سے اتر جاتا ہو لیکن بہت گناہ ہوتا ہے اور اگر بھولے سے چھوٹ جاوے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز ہو جاوے گی اور بعضی چیزیں سنت ہیں اور بعضی چیزیں مستحب ہیں

مسئلہ ۲:۔ نماز میں چھ چیزیں فرض ہیں۔ نیت باندھتے وقت اللہ اکبر کہنا۔ کھڑا ہونا۔ قرآن میں سے کوئی سورت یا آیت پڑھنا رکوع کرنا اور دونوں سجدے کرنا اور نماز کے اخیر میں جتنی دیر التحیات پڑھنے میں لگتی ہے اتنی دیر بیٹھنا۔

مسئلہ ۳:۔ یہ چیزیں نماز میں واجب ہیں۔ الحمد پڑھنا اسکے ساتھ کوئی سورت ملانا، ہر فرض کو اپنے اپنے موقع پر ادا کرنا اور پہلے کھڑے ہو کر الحمد پڑھنا پھر سورت ملانا پھر رکوع کرنا پھر سجدہ کرنا، دو رکعت پر بیٹھنا، دونوں بیٹھکوں میں التحیات پڑھنا، وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہہ کر سلام پھیرنا، ہر چیز کو اطمینان سے ادا کرنا، بہت جلدی نہ کرنا۔

مسئلہ ۴:۔ ان باتوں کے سوا جتنی اور باتیں ہیں وہ سب سنت ہیں لیکن بعضی ان میں سے مستحب ہیں۔

مسئلہ ۵:۔ اگر کوئی نماز میں الحمد نہ پڑھے بلکہ کوئی اور آیت یا کوئی اور پوری سورت پڑھے یا فقط الحمد پڑھے اسکے ساتھ کوئی سورت یا کوئی آیت نہ ملاوے یا دو رکعت پڑھ کے نہ بیٹھے بے بیٹھے اور بے التحیات پڑھے تیسری رکعت کیلئے کھڑی ہو جاوے یا بیٹھ تو گئی لیکن التحیات نہیں پڑھی تو ان سب صورتوں میں سر سے فرض تو اتر جائے گا لیکن نماز بالکل نکمی اور خراب ہے پھر سے پڑھنا واجب ہے نہ دہراوے گی تو بڑا گناہ ہوگا۔ البتہ اگر بھولے سے ایسا کیا ہو تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاوے گی۔

مسئلہ ۶:۔ اگر السلام علیکم و رحمۃ اللہ کے موقع پر سلام نہیں پھیرا بلکہ جب سلام کا وقت آیا تو کسی سے بول پڑی، باتیں کرنے لگی یا اٹھ کے کہیں چلی گئی یا اور کوئی ایسا کام کیا جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ فرض تو اتر جاوے گا لیکن نماز کا دہرانا واجب ہے، پھر سے نہ پڑھے گی تو بڑا گناہ ہوگا۔

مسئلہ ۷:۔ اگر پہلے سورت پڑھی پھر الحمد پڑھی تب بھی نماز دہرانا پڑے گی اور اگر بھولے سے ایسا کیا تو سجدۂ سہو کر لے۔

مسئلہ ۸:۔ الحمد کے بعد کم سے کم تین آیتیں پڑھنی چاہئیں۔ اگر ایک ہی آیت یا دو آیتیں الحمد کے بعد پڑھے تو اگر وہ ایک آیت اتنی بڑی ہو کہ چھوٹی چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو جاوے تب بھی درست ہے۔

مسئلہ ۹:۔ اگر کوئی رکوع سے کھڑی ہو کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یا رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ نہ پڑھے یا سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی نہ پڑھے یا اخیر کی بیٹھک میں التحیات کے بعد درود شریف نہ پڑھے تو بھی نماز ہوگئی لیکن سنت کے خلاف ہے۔ اسی طرح اگر درود شریف کے بعد کوئی دعا نہ پڑھی فقط درود پڑھ کر سلام پھیر دیا تب بھی نماز درست ہے لیکن سنت کے خلاف ہے

مسئلہ ۱۰:۔ نیت باندھتے وقت ہاتھوں کا اٹھانا سنت ہے اگر کوئی نہ اٹھاوے تب بھی نماز درست ہے مگر خلافِ سنت ہے۔

مسئلہ ۱۱: ہر رکعت میں بسم اللہ پڑھ کر الحمد پڑھے اور جب سورۃ ملاوے تو سورۃ سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیوے یہی بہتر ہے۔

مسئلہ ۱۲: سجدہ کے وقت اگر ناک اور ماتھا دونوں زمین پر نہ رکھے بلکہ فقط ماتھا زمین پر رکھے اور ناک نہ رکھے تو بھی نماز درست ہے اور اگر ماتھا نہیں لگایا فقط ناک زمین پر لگائی تو نماز نہیں ہوئی البتہ اگر کوئی مجبوری ہو تو فقط ناک لگانا بھی درست ہے۔

مسئلہ ۱۳: اگر رکوع کے بعد اچھی طرح کھڑی نہیں ہوئی ذرا سا سر اٹھا کر سجدہ میں چلی گئی تو نماز پھر سے پڑھے۔

مسئلہ ۱۴: اگر دونوں سجدوں کے بیچ میں اچھی طرح نہیں بیٹھی ذرا سا سر اٹھا کے دوسرا سجدہ کر لیا تو اگر ذرا ہی سر اٹھایا ہو تو ایک ہی سجدہ ہوا دونوں سجدے ادا نہیں ہوئے اور نماز بالکل نہیں ہوئی۔ اور اگر اتنا ہی اٹھی کہ قریب بیٹھنے کے ہو گئی ہے تو خیر نماز سر سے تو اتر گئی لیکن بڑی نکمی اور خراب ہوئی اسلئے پھر سے پڑھنا چاہیئے نہیں تو بڑا گناہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۵: اگر پیال یا روئی کی چیز پر سجدہ کرے تو سر کو خوب دبا کر سجدہ کرے اتنا دباوے کہ اس سے زیادہ نہ دب سکے اگر اوپر اوپر ذرا اشارہ سے سر کو رکھ دیا دبایا نہیں تو سجدہ نہیں ہوا۔

مسئلہ ۱۶: فرض نماز کی پچھلی دو رکعتوں میں اگر الحمد کے بعد کوئی سورۃ بھی پڑھ گئی تو نماز میں کچھ نقصان نہیں آیا نماز بالکل صحیح ہے

مسئلہ ۱۷: اگر پچھلی دو رکعتوں میں الحمد نہ پڑھے بلکہ تین دفعہ سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ لے تو بھی درست ہے لیکن الحمد پڑھ لینا بہتر ہے اور اگر کچھ نہ پڑھے چپکی کھڑی رہے تو بھی کچھ حرج نہیں نماز درست ہے۔

مسئلہ ۱۸: پہلی دو رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے اگر کوئی پہلی رکعتوں میں فقط الحمد پڑھے سورۃ نہ ملاوے یا الحمد بھی نہ پڑھے سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھتی رہے تو اب پچھلی رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورۃ ملانا چاہیئے پھر اگر قصداً ایسا کیا ہے تو نماز پھر سے پڑھے اور اگر بھولے سے کیا ہو تو سجدہ سہو کر لے۔

مسئلہ ۱۹: نماز میں الحمد اور سورت وغیرہ ساری چیزیں آہستہ اور چپکے سے پڑھے لیکن ایسی طرح پڑھنا چاہیئے کہ خود اپنے کان میں آواز ضرور آوے اگر اپنی آواز خود اپنے آپ کو بھی نہ سنائی دیوے تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۲۰: کسی نماز کے لئے کوئی سورت مقرر نہ کرے بلکہ جو جی چاہے پڑھا کرے سورت مقرر کر لینا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۲۱: دوسری رکعت میں پہلی رکعت سے زیادہ لمبی سورت نہ پڑھے۔

مسئلہ ۲۲: سب عورتیں اپنی اپنی نماز الگ الگ پڑھیں جماعت سے نہ پڑھیں اور جماعت کیلئے مسجد میں جانا اور وہاں جا کر مردوں کے ساتھ پڑھنا نہ چاہیئے۔ اگر کوئی عورت اپنے شوہر وغیرہ کسی محرم کے ساتھ جماعت کر کے نماز پڑھے تو اسکے مسئلے کسی سے پوچھ لے چونکہ ایسا اتفاق کم ہوتا ہے اسلئے ہم نے بیان نہیں کئے۔ البتہ اتنی بات یاد رکھے کہ اگر کبھی ایسا موقع ہو تو کسی مرد کے برابر نہ کھڑی ہو بالکل پیچھے رہے ورنہ اسکی نماز بھی خراب ہوگی اور اس مرد کی نماز بھی برباد ہو جاوے گی۔

مسئلہ ۲۳:- اگر نماز پڑھتے میں وضو ٹوٹ جاوے تو وضو کر کے پھر سے نماز پڑھے۔

مسئلہ ۲۴:- مستحب یہ ہے کہ جب کھڑی ہو تو اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ رکھے اور جب رکوع میں جائے تو پاؤں پر نگاہ رکھے اور جب سجدہ کرے تو ناک پر۔ سلام پھیرتے وقت کندھوں پر نگاہ رکھے اور جب جماہی آوے تو منہ خوب بند کر لے اگر اور کسی طرح نہ رکے تو ہاتھ کی ہتھیلی کے اوپر کی طرف سے روکے۔ اور جب گلا سہلاوے تو جہاں تک ہو سکے کھانسی کو روکے اور ضبط کرے۔

قرآن مجید پڑھنے کا بیان

مسئلہ ۱:- قرآن شریف کو صحیح صحیح پڑھنا واجب ہے۔ ہر حرف کو ٹھیک ٹھیک پڑھے۔ ہمزہ اور عین میں جو فرق ہے اسی طرح بڑی ح اور ہ میں اور ذ ظ ز ض میں اور س ص ث میں ٹھیک نکال کے پڑھے ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف نہ پڑھے

مسئلہ ۲:- اگر کسی سے کوئی حرف نہیں نکلتا جیسے ح کی جگہ ہ پڑھتی ہے یا عین نہیں نکلتا یا ث س ص سب کو سین ہی پڑھتی ہے تو صحیح پڑھنے کی مشق کرنا لازم ہے اگر صحیح پڑھنے کی محنت نہ کرے گی تو گنہگار ہوگی اور اسکی کوئی نماز صحیح نہ ہوگی البتہ اگر محنت سے بھی درستی نہ ہو تو لاچاری ہے۔

مسئلہ ۳:- اگر ح ع وغیرہ سب حرف نکلتے تو ہیں لیکن ایسی بے پروائی سے پڑھتی ہے کہ ح کی جگہ ہ اور ع کی جگہ ہمزہ ہمیشہ پڑھ جاتی ہے کچھ خیال کر کے نہیں پڑھتی تب بھی گنہگار ہے اور نماز صحیح نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۴:- جو سورت پہلی رکعت میں پڑھی ہے وہی سورت دوسری رکعت میں پھر پڑھ گئی تو بھی کچھ حرج نہیں لیکن بے ضرورت ایسا کرنا بہتر نہیں۔

مسئلہ ۵:- جس طرح کلام مجید میں سورتیں آگے پیچھے لکھی ہیں نماز میں اسی طرح پڑھنا چاہیے جس طرح عم کے سیپارہ میں لکھی ہیں اس طرح نہ پڑھے یعنی جب پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھے تو اب دوسری رکعت میں اسکے بعد والی سورت پڑھے اسکے پہلے والی سورت نہ پڑھے جیسے کسی نے پہلی رکعت میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھی تو اب اِذَا جَآءَ یا قُلْ هُوَ اللّٰهُ یا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ یا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے اور اَلَمْ تَرَ كَیْفَ اور لِاِیْلٰفِ وغیرہ اسکے اوپر کی سورتیں نہ پڑھے کہ اسطرح پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر بھولے سے اس طرح پڑھ جاوے تو مکروہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۶:- جب کوئی سورت شروع کرے تو بے ضرورت اسکو چھوڑ کر دوسری سورت شروع کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ:- جس کو نماز بالکل نہ آتی ہو یا نئی نئی مسلمان ہوئی ہو وہ سب جگہ سبحان اللہ سبحان اللہ وغیرہ پڑھتی رہے تو فرض ادا ہو جائے گا لیکن نماز برابر سیکھتی رہے اگر نماز سیکھنے میں کوتاہی کرے گی تو بہت گنہگار ہوگی۔

باب دہم

نماز توڑ دینے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ ۱:۔ قصداً یا بھولے سے نماز میں بول اٹھی تو نماز جاتی رہی۔

مسئلہ ۲:۔ نماز میں آہ یا اوہ یا اُف یا ہائے کہے یا زور سے روئے تو نماز جاتی رہتی ہے البتہ اگر جنت و دوزخ کو یاد کرنے سے دل بھر آیا اور زور سے آواز یا آہ یا اُف وغیرہ بھی نکل جاوے تو نماز نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ ۳:۔ بے ضرورت کھکھارنے اور گلا صاف کرنے سے جس سے ایک آدھ حرف بھی پیدا ہو جاوے نماز ٹوٹ جاتی ہے البتہ لاچاری اور مجبوری کے وقت کھکھارنا درست ہے اور نماز نہیں جاتی۔

مسئلہ ۴:۔ نماز میں چھینک آئی اس پر الحمد للہ کہا تو نماز نہیں گئی لیکن نہ کہنا چاہیئے۔ اور اگر کسی اور کو چھینک آئی اور اس نے نماز ہی میں اسکو یرحمک اللہ کہا تو نماز جاتی رہی۔

مسئلہ ۵:۔ قرآن شریف میں دیکھ دیکھ کر پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

مسئلہ ۶:۔ نماز میں اتنی مڑ گئی کہ سینہ قبلہ کی طرف سے مڑ گیا تو نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ۷:۔ کسی کے سلام کا جواب دیا اور وعلیکم السلام کہا تو نماز جاتی رہی۔

مسئلہ ۸:۔ نماز کے اندر جوڑا باندھا تو نماز جاتی رہی۔

مسئلہ ۹:۔ نماز میں کوئی چیز کھالی یا کچھ پی لیا تو نماز جاتی رہی یہاں تک کہ اگر ایک تل یا دھرا اٹھا کر کھالیوے تو بھی نماز ٹوٹ جاوے گی۔ البتہ اگر دھرا وغیرہ کوئی چیز دانتوں میں اٹکی ہوئی تھی اسکو نگل گئی تو اگر چنے سے کم ہو تب تو نماز ہو گئی اور اگر چنے کے برابر یا زیادہ ہو تو نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ۱۰:۔ منہ میں پان دبا ہوا ہے اور اسکی پیک حلق میں جاتی ہے تو نماز نہیں ہوئی۔

مسئلہ ۱۱:۔ کوئی میٹھی چیز کھائی۔ پھر کلی کر کے نماز پڑھنے لگی لیکن منہ میں اسکا مزہ کچھ باقی ہے اور تھوک کے ساتھ حلق میں جاتا ہو تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۲:۔ نماز میں کچھ خوشخبری سنی اور اس پر الحمد للہ کہہ دیا یا کسی کی موت کی خبر سنی اس پر اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو نماز جاتی رہی۔

مسئلہ ۱۳:۔ کوئی لڑکا وغیرہ گر پڑا اسکے گرتے وقت بسم اللہ کہہ دیا تو نماز جاتی رہی۔

مسئلہ ۱۴:۔ نماز میں بچے نے آکر دودھ پی لیا تو نماز جاتی رہی البتہ اگر دودھ نہیں نکلا تو نماز نہیں گئی۔

مسئلہ ۱۵:۔ اللہ اکبر کہتے وقت اللہ کے الف کو بڑھا دیا اور آللہ اکبر کہا یا اللہ آکبر کہا تو نماز جاتی رہی اسی طرح اگر اکبر کی بے کو

بڑھا کر پڑھا اور اللہ اکبار کہا تو بھی نماز جاتی رہی۔

مسئلہ ۱۶: کسی خط یا کسی کتاب پر نظر پڑی اور اسکو اپنی زبان سے نہیں پڑھا لیکن دل ہی دل میں مطلب سمجھ گئی تو نماز نہیں ٹوٹی۔ البتہ اگر زبان سے پڑھ لیوے تو نماز جاتی رہے گی۔

مسئلہ ۱۷: نمازی کے سامنے سے اگر کوئی چلا جاوے یا کتا بلی بکری وغیرہ کوئی جانور نکل جاوے تو نماز نہیں ٹوٹی لیکن سامنے سے جانے والے آدمی کو بڑا گناہ ہوگا۔ اسلئے ایسی جگہ نماز پڑھنا چاہیئے جہاں آگے سے کوئی نہ نکلے اور پھرنے چلنے میں لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔ اور اگر ایسی الگ جگہ کوئی نہ ہو تو اپنے سامنے کوئی لکڑی گاڑ لیوے جو کم سے کم ایک ہاتھ لمبی اور ایک انگل موٹی ہو اور اُس لکڑی کے پاس کو کھڑی ہو اور اسکو بالکل ناک کے سامنے نہ رکھے بلکہ داہنی یا بائیں آنکھ کے سامنے رکھے۔ اگر کوئی لکڑی نہ گاڑے تو اتنی ہی اونچی کوئی اور چیز سامنے رکھ لیوے جیسے مونڈھا تو اب سامنے سے جانا درست ہے کچھ گناہ نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۸: کسی ضرورت کی وجہ سے اگر قبلہ کی طرف ایک آدھ قدم آگے بڑھ گئی یا پیچھے ہٹ آئی لیکن سینہ قبلہ کی طرف سے نہیں پھرا تو نماز درست ہوگئی لیکن اگر سجدہ کی جگہ سے آگے بڑھ جاوے گی تو نماز نہ ہوگی۔

جو چیزیں نماز میں مکروہ اور منع ہیں ان کا بیان

مسئلہ ۱: مکروہ وہ چیز ہے جس سے نماز نہیں ٹوٹتی لیکن ثواب کم ہوجاتا ہے اور گناہ ہوجاتا ہے۔

مسئلہ ۲: اپنے کپڑے یا بدن یا زیور سے کھیلنا کنکریوں کو ہٹانا مکروہ ہے البتہ اگر کنکریوں کی وجہ سے سجدہ نہ کرسکے تو ایک دو مرتبہ ہاتھ سے برابر کردینا اور ہٹا دینا درست ہے۔

مسئلہ ۳: نماز میں انگلیاں چٹخانا اور کولھے پر ہاتھ رکھنا اور داہنے بائیں منہ موڑ کے دیکھنا یہ سب مکروہ ہے البتہ اگر کن انکھیوں سے کچھ دیکھے اور گردن نہ پھیرے تو ایسا مکروہ تو نہیں ہے لیکن بلا ضرورتِ شدیدہ ایسا کرنا بھی اچھا نہیں ہے۔

مسئلہ ۴: نماز میں دونوں پیر کھڑے رکھ کر بیٹھنا یا چوزانو بیٹھنا یا کتے کی طرح بیٹھنا یہ سب مکروہ ہے۔ ہاں دکھ بیماری کی وجہ سے جس طرح بیٹھنے کا حکم ہے اُس طرح نہ بیٹھ سکے تو جس طرح بیٹھ سکے بیٹھے۔ اُسوقت کچھ مکروہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۵: سلام کے جواب میں ہاتھ اٹھانا اور ہاتھ سے سلام کا جواب دینا مکروہ ہے اور اگر زبان سے جواب دیا تو نماز ٹوٹ گئی جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا۔

مسئلہ ۶: نماز میں ادھر اُدھر اپنے کپڑے کو سمیٹنا سنبھالنا کہ مٹی سے نہ بھرنے پاوے مکروہ ہے۔

مسئلہ ۷: جس جگہ یہ ڈر ہو کہ کوئی نماز میں ہنسادے گا یا خیال بٹ جاوے گا اور نماز میں بھول چوک ہوجاوے گی ایسی جگہ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ:- اگر کوئی آگے بیٹھی باتیں کر رہی ہو یا کسی اور کام میں لگی ہو تو اسکے پیچھے اسکی پیٹھ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے لیکن اگر بیٹھنے والی کو اس سے تکلیف ہو اور وہ اس رُک جانے سے گھبرا دے تو ایسی حالت میں کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھے یا وہ اتنے زور زور سے باتیں کرتی ہو کہ نماز میں بھول جانے کا ڈر ہے تو وہاں نماز نہ پڑھنا چاہیئے مکروہ ہے اور کسی کے منہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۹:- اگر نمازی کے سامنے قرآن شریف یا تلوار لٹکی ہو تو اس کا کچھ حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰:- جس فرش پر تصویریں بنی ہوں اسپر نماز ہو جاتی ہے لیکن تصویر پر سجدہ نہ کرے اور تصویر دار جانماز رکھنا مکروہ ہے اور تصویر کا گھر میں رکھنا بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ ۱۱:- اگر تصویر سر کے اوپر ہو یعنی چھت میں یا چھتگیری میں تصویر بنی ہوئی ہو یا آگے کی طرف کو ہو یا داہنی طرف یا بائیں طرف ہو تو نماز مکروہ ہے اور اگر پیر کے نیچے ہو تو نماز مکروہ نہیں لیکن اگر بہت چھوٹی تصویر ہو کہ اگر زمین پر رکھ دو تو کھڑے ہو کر نہ دکھائی دے یا پوری تصویر نہ ہو بلکہ سر کٹا ہوا اور مٹا ہوا ہو تو اُنکا کچھ حرج نہیں۔ ایسی تصویر سے کسی صورت میں نماز مکروہ نہیں ہوتی چاہے جس طرف ہو۔

مسئلہ ۱۲:- تصویر دار کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۳:- درخت یا مکان وغیرہ کسی بیجان چیز کا نقشہ بنا ہو تو وہ مکروہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴:- نماز کے اندر آیتوں کا یا کسی اور چیز کا انگلیوں پر گننا مکروہ ہے۔ البتہ اگر انگلیوں کو دبا کر گنتی یاد رکھے تو کچھ حرج نہیں

مسئلہ ۱۵:- دُوسری رکعت کو پہلی رکعت سے زیادہ لمبی کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۶:- کسی نماز میں کوئی سُورت مقرر کر لینا کہ ہمیشہ وہی پڑھا کرے کوئی اور سُورت کبھی نہ پڑھے یہ بات مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۷:- کندھے پر رومال ڈال کے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۸:- بہت بُرے اور میلے کچیلے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اور اگر دُوسرے کپڑے نہ ہوں تو جائز ہے۔

مسئلہ ۱۹:- پیسہ کوڑی وغیرہ کوئی چیز منھ میں لے کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اگر ایسی چیز ہو کہ نماز میں قرآن شریف وغیرہ نہیں پڑھ سکتی تو نماز نہیں ہوئی ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ۲۰:- جس وقت پیشاب پاخانہ زور سے لگا ہو ایسے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۲۱:- جب بہت بھوک لگی ہو اور کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا کھالے تب نماز پڑھے بے کھانا کھائے نماز پڑھنا مکروہ ہے البتہ اگر وقت تنگ ہونے لگے تو پہلے نماز پڑھ لے۔

مسئلہ ۲۲:- آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا بہتر نہیں ہے لیکن اگر آنکھیں بند کرنے سے نماز میں دل خوب لگے تو بند کر کے پڑھنے میں بھی کوئی برائی نہیں

مسئلہ ۲۳:- بے ضرورت نماز میں تھوکنا اور ناک صاف کرنا مکروہ ہے اور اگر ضرورت پڑے تو درست ہے جیسے کسی کو کھانسی آئی

اور منہ میں بلغم آگیا تو اپنے بائیں طرف تھوک دے یا کپڑے میں لے کر مل ڈالے اور داہنی طرف اور قبلہ کی طرف نہ تھوکے۔

مسئلہ ۲۴:- نماز میں کھٹمل نے کاٹ کھایا تو اسکو پکڑ کے چھوڑ دے۔ نماز پڑھتے میں مارنا اچھا نہیں اور اگر کھٹمل نے ابھی کاٹا نہیں ہے تو اس کو نہ پکڑے بے کاٹے پکڑنا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ ۲۵:- فرض نماز میں بے ضرورت دیوار وغیرہ کسی چیز کے سہارے پر کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۲۶:- ابھی سورۃ پوری ختم نہیں ہوئی دو ایک کلمے رہ گئے تھے کہ جلدی کے مارے رکوع میں چلی گئی اور سورت کو رکوع میں جا کر ختم کیا تو نماز مکروہ ہوئی۔

مسئلہ ۲۷:- اگر سجدہ کی جگہ پیر سے اونچی ہو جیسے کوئی دہلیز پر سجدہ کرے تو دیکھو کتنی اونچی ہے اگر ایک بالشت سے زیادہ اونچی ہو تو نماز درست نہیں ہے اور اگر ایک بالشت یا اس سے کم ہے تو نماز درست ہے لیکن بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔

جن وجہوں سے نماز کا توڑ دینا درست ہے ان کا بیان

مسئلہ ۱:- نماز پڑھتے میں ریل چل دے اور اس پر اپنا اسباب رکھا ہوا ہے یا بال بچے سوار ہیں تو نماز توڑ کے بیٹھ جانا درست ہے

مسئلہ ۲:- سامنے سانپ آگیا تو اسکے ڈر سے نماز کا توڑ دینا درست ہے۔

مسئلہ ۳:- رات کو مرغی کھلی رہ گئی اور بلی اسکے پاس آگئی تو اسکے خوف سے نماز توڑ دینا درست ہے۔

مسئلہ ۴:- نماز میں کسی نے جوتی اٹھالی اور ڈر ہے کہ اگر نماز نہ توڑے گی تو لے کر کوئی بھاگ جاویگا تو اسکے لئے نیت توڑ دینا درست ہے

مسئلہ ۵:- کوئی نماز میں ہے اور ہانڈی ابلنے لگی جس کی لاگت تین چار آنہ ہیں تو نماز توڑ کر اسکو درست کر دینا جائز ہے۔ غرضکہ جب ایسی چیز کے ضائع ہو جانے یا خراب ہو جانے کا ڈر ہو جس کی قیمت تین چار آنے ہو تو اس کی حفاظت کے لئے نماز کا توڑ دینا درست ہے۔

مسئلہ ۶:- اگر نماز میں پیشاب پاخانہ زور کرے تو نماز توڑ دے اور فراغت کر کے پھر پڑھے۔

مسئلہ ۷:- کوئی اندھی عورت یا مرد جا رہا ہے اور آگے کنواں ہے اور اسمیں گر پڑنے کا ڈر ہے تو اسکے بچانے کے لئے نماز کا توڑ دینا فرض ہے اگر نماز نہیں توڑی اور وہ گر کے مر گیا تو گنہگار ہوگی۔

مسئلہ ۸:- کسی بچہ وغیرہ کے کپڑوں میں آگ لگ گئی اور وہ جلنے لگا تو اسکے لئے بھی نماز توڑ دینا فرض ہے۔

مسئلہ ۹:- ماں، باپ، دادا دادی، نانا، نانی کسی مصیبت کی وجہ سے پکاریں تو فرض نماز کو توڑ دینا واجب ہے جیسے کسی کا باپ ماں وغیرہ بیمار ہے اور پاخانہ وغیرہ کسی ضرورت سے گیا اور آتے میں یا جاتے میں پیر پھسل گیا اور گر پڑا تو نماز توڑ کے اسے اٹھالوے

لیکن اگر اور کوئی اٹھانے والا ہو تو بے ضرورت نماز نہ توڑے۔

مسئلہ ۱۰:- اور اگر ابھی گرا نہیں ہے لیکن گرنے کا ڈر ہے اور اس نے اس کو پکارا تب بھی نماز توڑ دے۔

مسئلہ ۱۱:- اور اگر کسی ایسی ضرورت کے لئے نہیں پکارا یونہی پکارا ہے تو فرض نماز کا توڑ دینا درست نہیں۔

مسئلہ ۱۲:- اور اگر نفل یا سنت پڑھتی ہو اس وقت باپ ماں، دادا دادی، نانا نانی پکاریں لیکن یہ انکو معلوم نہیں ہے کہ فلانی نماز پڑھتی ہے تو ایسے وقت بھی نماز کو توڑ کر انکی بات کا جواب دینا واجب ہے، چاہے کسی مصیبت سے پکاریں اور چاہے بے ضرورت پکاریں دونوں کا ایک حکم ہے۔ اگر نماز توڑ کے نہ بولے گی تو گناہ ہوگا۔ اور اگر وہ جانتے ہوں کہ نماز پڑھتی ہے پھر بھی پکاریں تو نماز نہ توڑے لیکن اگر کسی ضرورت سے پکاریں اور انکو تکلیف ہونے کا ڈر ہو تو نماز توڑ دے۔

باب سیزدہم

نماز وتر کا بیان

مسئلہ ۱:- وتر کی نماز واجب ہے، اور واجب کا رتبہ قریب قریب فرض کے ہے چھوڑ دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے۔ اگر کبھی چھوٹ جاوے تو جب موقع ملے فوراً اسکی قضا پڑھنی چاہیئے۔

مسئلہ ۲:- وتر کی تین رکعتیں ہیں۔ دو رکعتیں پڑھ کے بیٹھے اور التحیات پڑھے اور درود بالکل نہ پڑھے۔ بلکہ التحیات پڑھ چکنے کے بعد فوراً اٹھ کھڑی ہو اور الحمد اور سورت پڑھ کر اللہ اکبر کہے اور کندھے تک ہاتھ اٹھاوے اور پھر ہاتھ باندھ لے پھر دعائے قنوت پڑھ کے رکوع کرے اور تیسری رکعت پر بیٹھ کے التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کے سلام پھیرے۔

مسئلہ ۳:- دعائے قنوت یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

مسئلہ ۴:- وتر کی تینوں رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورۃ ملانا چاہیئے جیسا کہ ابھی بیان ہو چکا۔

مسئلہ ۵:- اگر تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنا بھول گئی اور جب رکوع میں چلی گئی تب یاد آیا تو اب دعائے قنوت نہ پڑھے بلکہ نماز کے ختم پر سجدۂ سہو کر لے اور اگر رکوع چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہو اور دعائے قنوت پڑھ لے تب بھی خیر نماز ہو گئی لیکن ایسا نہ کرنا چاہیئے تھا اور سجدۂ سہو کرنا اس صورت میں بھی واجب ہے۔

مسئلہ ۶:- اگر بھولے سے پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ گئی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ تیسری رکعت میں پھر پڑھنی چاہیئے اور سجدۂ سہو بھی کرنا پڑے گا۔

مسئلہ: جسکو دعائے قنوت یاد نہ ہو یہ پڑھ لیا کرے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یا تین دفعہ یہ کہہ لیوے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ یا تین دفعہ یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ کہہ لیوے تو نماز ہو جاوے گی۔

سُنّت اور نفل نمازوں کا بیان

مسئلہ: فجر کے وقت فرض سے پہلے دو رکعت نماز سنّت ہے۔ حدیث میں اسکی بڑی تاکید آئی ہے کبھی اسکو نہ چھوڑے اگر کسی دن دیر ہو گئی اور نماز کا وقت بالکل اخیر ہو گیا تو مجبوری کے وقت فقط دو رکعت فرض پڑھ لیوے لیکن جب سورج نکل آوے اور اونچا ہو جاوے تو سنت کی دو رکعت قضا پڑھ لیوے۔

مسئلہ ۲: ظہر کے وقت پہلے چار رکعت سُنّت پڑھے۔ پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سُنّت۔ ظہر کے وقت یہ چھ رکعتیں بھی ضروری ہیں۔ انکے پڑھنے کی بہت تاکید ہے بے وجہ چھوڑ دینے سے گناہ ہوتا ہے۔

مسئلہ ۳: عصر کے وقت پہلے چار رکعت سنت پڑھے پھر چار رکعت فرض پڑھے لیکن عصر کے وقت کی سُنتوں کی تاکید نہیں ہے اگر کوئی نہ پڑھے تو بھی کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ اور جو کوئی پڑھے اسکو بہت ثواب ملتا ہے۔

مسئلہ ۴: مغرب کے وقت پہلے تین رکعت فرض پڑھے پھر دو رکعت سُنّت پڑھے۔ یہ سُنتیں بھی ضروری ہیں نہ پڑھنے سے گناہ ہوگا

مسئلہ ۵: عشاء کے وقت بہتر اور مستحب یہ ہے کہ پہلے چار رکعت سُنّت پڑھے پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سُنّت پڑھے۔ پھر اگر جی چاہے دو رکعت نفل بھی پڑھ لے۔ اس حساب سے عشاء کی چھ رکعت سُنّت ہوئیں۔ اور اگر کوئی اتنی رکعتیں نہ پڑھے تو پہلے چار رکعت فرض پڑھے۔ پھر دو رکعت سُنّت پڑھے۔ پھر وتر پڑھے۔ عشاء کے بعد یہ دو رکعتیں پڑھنی ضروری ہیں نہ پڑھے گی تو گناہ ہوگا۔

مسئلہ ۶: رمضان کے مہینے میں تراویح کی نماز بھی سُنّت ہے۔ اسکی بھی تاکید آئی ہے۔ اس کا چھوڑ دینا اور نہ پڑھنا گناہ ہے۔ عورتیں تراویح کی نماز اکثر چھوڑ دیتی ہیں۔ ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔ عشاء کے فرض اور سُنتوں کے بعد بیس رکعت تراویح پڑھے چاہے دو دو رکعت کی نیت باندھے چاہے چار چار رکعت کی۔ مگر دو دو رکعت پڑھنا اولیٰ ہے۔ جب بیسوں رکعتیں پڑھ چکے تو وتر پڑھے۔

فائدہ: جن سُنتوں کا پڑھنا ضروری ہے یہ سنّتِ مؤکدہ کہلاتی ہیں اور رات دن میں ایسی سُنتیں بارہ ۱۲ ہیں۔ دو فجر کی۔ چار ظہر کے پہلے دو ظہر کے بعد۔ دو مغرب کے دو عشاء کے بعد۔ اور رمضان میں تراویح اور بعض عالموں نے تہجد کو بھی مؤکدہ میں گنا ہے۔

مسئلہ: اتنی نمازیں تو شرع کی طرف سے مقرر ہیں اگر اس سے زیادہ پڑھنے کو کسی کا جی چاہے تو جتنا چاہے زیادہ پڑھے اور جس وقت جی چاہے پڑھے۔ فقط اتنا خیال رکھے کہ جن وقتوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اس وقت نہ پڑھے فرض اور سُنّت کے سوائے جو کچھ پڑھیگی اسکو نفل کہتے ہیں جتنی زیادہ نفلیں پڑھے گی اتنا ہی زیادہ ثواب ملیگا اسکی کوئی حد نہیں ہے۔ بعضے خدا کے بندے ایسے ہوئے ہیں

کہ ساری رات نفلیں پڑھا کرتے تھے اور بالکل نہیں سوتے تھے۔

مسئلہ: بعضی نفلوں کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے اسلئے اور نفلوں سے اُن کا پڑھنا بہتر ہے کہ تھوڑی سی محنت میں بہت ثواب ملتا ہے وہ یہ ہیں تحیۃ الوضو۔ اشراق۔ چاشت۔ اوابین۔ تہجد۔ صلوٰۃ التسبیح۔

مسئلہ: تحیۃ الوضو۔ اسکو کہتے ہیں کہ جب کبھی وضو کرے تو وضو کے بعد دو رکعت نفل پڑھ لیا کرے۔ حدیث میں اسکی بڑی فضیلت آئی ہے لیکن جس وقت نفل نماز مکروہ ہے اُس وقت نہ پڑھے۔

مسئلہ: اشراق کی نماز کا یہ طریقہ ہے کہ جب فجر کی نماز پڑھ چکے تو جانماز پر سے نہ اُٹھے اسی جگہ بیٹھے بیٹھے درود شریف یا کلمہ یا اور کوئی وظیفہ پڑھتی رہے اور اللہ کی یاد میں لگی رہے۔ دُنیا کی کوئی بات چیت نہ کرے نہ دُنیا کا کوئی کام کرے۔ جب سورج نکل آوے اور اونچا ہو جاوے تو دو رکعت یا چار رکعت پڑھ لے تو ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملتا ہے اور اگر فجر کی نماز کے بعد کسی دُنیا کے دھندے میں لگ گئی پھر سورج اونچا ہو جانے کے بعد اشراق کی نماز پڑھی تو بھی درست ہے لیکن ثواب کم ہو جائے گا۔

مسئلہ: پھر جب سورج خوب زیادہ اونچا ہو جائے اور دھوپ تیز ہو جاوے تب کم سے کم دو رکعت پڑھے یا اس سے زیادہ پڑھے یعنی چار رکعت یا آٹھ رکعت یا بارہ رکعت پڑھ لے۔ اسکو چاشت کہتے ہیں اسکا بھی بہت ثواب ہے۔

مسئلہ: مغرب کے فرض اور سنتوں کے بعد کم سے کم چھ رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعتیں پڑھے اسکو اوابین کہتے ہیں۔

مسئلہ: آدھی رات کو اُٹھ کر نماز پڑھنے کا بڑا ہی ثواب ہے۔ اسی کو تہجد کہتے ہیں۔ یہ نماز اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہت مقبول ہے اور سب سے زیادہ اسکا ثواب ملتا ہے۔ تہجد کی کم سے کم چار رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ نہ ہو تو دو ہی رکعتیں سہی اگر پچھلی رات کو ہمت نہ ہو تو عشاء کے بعد پڑھ لے مگر ویسا ثواب نہ ہوگا۔ اسکے سوا بھی رات دن میں جتنی چاہے نفلیں پڑھے۔

مسئلہ: صلوٰۃ التسبیح کا حدیث شریف میں بڑا ثواب آیا ہے۔ اسکے پڑھنے سے بے انتہا ثواب ملتا ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضؓ کو یہ نماز سکھائی تھی اور فرمایا تھا اسکے پڑھنے سے تمہارے سب گناہ اگلے پچھلے نئے پرانے چھوٹے بڑے سب معاف ہو جاوینگے۔ اور فرمایا تھا اگر ہو سکے تو ہر روز یہ نماز پڑھ لیا کرو اور ہر روز نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک دفعہ پڑھ لو۔ اگر ہر ہفتہ نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں پڑھ لیا کرو۔ ہر مہینے میں بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لو۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک دفعہ پڑھ لو۔ اس نماز کے پڑھنے کی ترکیب یہ ہے کہ چار رکعت کی نیت باندھے اور سُبحانک اللّٰھم اور الحمد اور سورت جب سب پڑھ چکے تو رکوع سے پہلے ہی پندرہ دفعہ یہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پھر رکوع میں جاوے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہنے کے بعد دس دفعہ پھر یہی پڑھے۔ پھر رکوع سے اُٹھے اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کے بعد پھر دس دفعہ پڑھے پھر سجدے میں جاوے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد پھر دس دفعہ پڑھے پھر سجدہ سے

اُٹھ کے دس دفعہ پڑھے اسکے بعد دوسرا سجدہ کرے اس میں بھی دس دفعہ پڑھے پھر سجدہ سے اُٹھ کے بیٹھے اور دس دفعہ پڑھ کے دُوسری رکعت کے لئے کھڑی ہو۔ اسی طرح دوسری رکعت پڑھے۔ اور جب دوسری رکعت میں التحیات کیلئے بیٹھے تو پہلے وہی دُعا دس دفعہ پڑھ لے تب التحیات پڑھے۔ اسی طرح چاروں رکعتیں پڑھے۔

مسئلہ ۱۵:۔ ان چاروں رکعتوں میں جو سورة چاہے پڑھے کوئی سُورت مقرر نہیں ہے۔

فصل، دن میں نفل پڑھنے کے متعلق

مسئلہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ صفحہ ۱۳۰ پر دیکھیں

مسئلہ:۔ دن کو نفلیں پڑھے تو چاہے دُو دُو رکعت کی نیت باندھے اور چاہے چار چار رکعت کی نیت باندھے اور دن کو چار رکعت سے زیادہ کی نیت باندھنا مکروہ ہے۔ اور رات کو ایک دم سے چھ چھ یا آٹھ آٹھ رکعت کی نیت باندھ لے تو بھی درست ہے اور اس سے زیادہ کی نیت باندھنا رات کو بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ:۔ اگر چار رکعتوں کی نیت باندھے اور چاروں پڑھنی بھی چاہے تو جب دو رکعت پڑھ کے بیٹھے اُس وقت اختیار ہے التحیات کے بعد درود شریف اور دُعا بھی پڑھے پھر بے سلام پھیرے اُٹھ کھڑی ہو۔ پھر تیسری رکعت پر سبحانک اللّٰھم پڑھ کے اعوذ و بسم اللہ کہہ کے الحمد شروع کرے اور چاہے صرف التحیات پڑھ کر اُٹھ کھڑی ہو اور تیسری رکعت پر بسم اللہ اور الحمد سے شروع کرے پھر چوتھی رکعت پر بیٹھ کر التحیات وغیرہ سب پڑھ کر سلام پھیرے۔ اور اگر آٹھ رکعت کی نیت باندھی ہے اور آٹھوں رکعتیں ایک سلام سے پوری کرنا چاہے تو اسی طرح دونوں باتیں اب بھی درست ہیں چاہے التحیات درود شریف اور دُعا پڑھ کے کھڑی ہو جاوے اور پھر سبحانک اللّٰھم پڑھے اور چاہے التحیات پڑھ کر کھڑی ہو کر بسم اللہ اور الحمد سے شروع کرے اور اسی طرح چھٹی رکعت پر بیٹھ کر بھی چاہے التحیات درود دُعا سب کچھ پڑھ کے کھڑی ہو پھر سبحانک اللّٰھم پڑھے اور چاہے فقط التحیات پڑھ کے کھڑی ہو کر بسم اللہ اور الحمد سے شروع کردے اور آٹھویں رکعت پر بیٹھ کر سب کچھ پڑھ کے سلام پھیرے اور اسی طرح ہر دُو دُو رکعت پر ان دونوں باتوں کا اختیار ہے۔

مسئلہ:۔ سُنّت اور نفل کی سب رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے۔ اگر قصداً سُورت نہ ملاوے گی تو گنہگار ہو گی اور اگر بھول گئی تو سجدۂ سہو کرنا پڑے گا اور سجدہ سہو کا بیان آگے آوے گا۔

مسئلہ:۔ نفل نماز کی جب کسی نے نیت باندھ لی تو اب اسکا پورا کرنا واجب ہو گیا۔ اگر توڑ دے گی تو گنہگار ہو گی۔ اور جو نماز توڑی ہے اسکی قضا پڑھنا پڑے گی لیکن نفل کی ہر دُو دُو رکعت الگ ہیں۔ اگر چار یا چھ رکعت کی نیت باندھے تو فقط دو ہی رکعت کا پُورا کرنا واجب ہوا چاروں رکعتیں واجب نہیں ہوئیں پس اگر کسی نے چار رکعت نفل کی نیت کی پھر دو رکعت پڑھ کے

سلام پھیر دیا تو کچھ گناہ نہیں۔

مسئلہ ۵:۔ اگر کسی نے چار رکعت نفل کی نیت باندھی اور ابھی دو رکعتیں پوری نہ ہوئی تھیں کہ نماز توڑ دی تو فقط دو رکعت کی قضا پڑھے۔

مسئلہ ۶:۔ اور اگر چار رکعت کی نیت باندھی اور دو رکعت پڑھ چکی تیسری یا چوتھی میں نیت توڑ دی تو اگر دوسری رکعت پر بیٹھ کر اُسنے التحیات وغیرہ پڑھی ہے تو فقط دو رکعت کی قضا پڑھے۔ اور اگر دوسری رکعت پر نہیں بیٹھی بے التحیات پڑھے بھولے سے کھڑی ہوگئی یا قصداً کھڑی ہوگئی تو پوری چاروں رکعتوں کی قضا پڑھے۔

مسئلہ ۷:۔ ظہر کی چار رکعت سنت کی نیت اگر ٹوٹ جاوے تو پوری چار رکعتیں پھر سے پڑھے چاہے دو رکعت پر بیٹھ کے التحیات پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو

مسئلہ ۸:۔ نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا بھی درست ہے لیکن بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے اسلئے کھڑے ہو کر پڑھنا بہتر ہے اسمیں وتر کے بعد کی نفلیں بھی آگئیں۔ البتہ بیماری کی وجہ سے کھڑی نہ ہو سکے تو پورا ثواب ملے گا۔ اور فرض نماز اور سنت جب تک مجبوری نہ ہو بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں۔

مسئلہ ۹:۔ اگر نفل نماز کو بیٹھ کر شروع کیا پھر کچھ بیٹھے بیٹھے پڑھ کر کھڑی ہوگئی یہ بھی درست ہے۔

مسئلہ ۱۰:۔ نفل نماز کھڑے ہو کر شروع کی پھر پہلی ہی رکعت یا دوسری رکعت میں بیٹھ گئی تو یہ درست ہے۔

مسئلہ ۱۱:۔ نفل نماز کھڑے کھڑے پڑھی۔ لیکن ضعف کی وجہ سے تھک گئی تو کسی لاٹھی یا دیوار کی ٹیک لگا لینا اور اُس کے سہارے سے کھڑا ہونا بھی درست ہے مکروہ نہیں۔

استخارہ کی نماز کا بیان

مسئلہ ۱:۔ جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ میاں سے صلاح لیوے۔ اس صلاح لینے کو استخارہ کہتے ہیں۔ حدیث میں اسکی بہت ترغیب آئی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بدبختی اور کم نصیبی کی بات ہے۔ کہیں منگنی کرے یا بیاہ کرے یا سفر کرے یا اور کوئی کام کرے تو بے استخارہ کئے نہ کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ کبھی اپنے کئے پر پشیمان نہ ہوگی۔

مسئلہ ۲:۔ استخارہ کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھے اسکے بعد خوب دل لگا کے یہ دُعا پڑھے:۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔

اور جب هٰذَا الْاَمْرَ پر پہنچے جس لفظ پر لکیر بنی ہے تو اسکے پڑھتے وقت اسی کام کا دھیان کرلے جسکے لئے استخارہ کرنا چاہتی ہے اسکے بعد پاک صاف بچھونے پر قبلہ کی طرف منہ کر کے باوضو سو جاوے۔ جب سو کر اٹھے اسوقت جو بات دل میں مضبوطی سے آوے وہی بہتر ہے اسی کو کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۳:۔ اگر ایک دن میں کچھ معلوم نہ ہو اور دل کا خلجان اور تردد نہ جاوے تو دوسرے دن پھر ایسا ہی کرے۔ اسی طرح سات دن تک کرے۔ انشاءاللہ تعالیٰ ضرور اس کام کی اچھائی برائی معلوم ہو جاوے گی۔

مسئلہ ۴:۔ اگر حج کے لئے جانا ہو تو یہ استخارہ نہ کرے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں۔ بلکہ یوں استخارہ کرے کہ فلانے دن جاؤں کہ نہ جاؤں۔

نمازِ توبہ کا بیان

مسئلہ:۔ اگر کوئی بات خلاف شرع ہو جاوے تو دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے خوب گڑگڑا کر اس سے توبہ کرے اور اپنے کئے پر پچھتاوے اور اللہ تعالیٰ سے معاف کراوے اور آئندہ کے لئے پکا ارادہ کرے کہ اب کبھی نہ کرونگی اس سے بفضلِ خداوہ گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

قضا نمازوں کے پڑھنے کا بیان

مسئلہ:۔ جس کی کوئی نماز چھوٹ گئی ہو تو جب یاد آوے فوراً اسکی قضا پڑھے۔ بلا کسی عذر کے قضا پڑھنے میں دیر لگانا گناہ ہے۔ سو جسکی کوئی نماز قضا ہو گئی اور اسنے فوراً اسکی قضا نہ پڑھی دوسرے وقت پر یا دوسرے دن پر ڈالدی کہ فلانے دن پڑھ لوں گی اور اس دن سے پہلے ہی اچانک موت سے مر گئی تو دوہرا گناہ ہوا۔ ایک تو نماز کے قضا ہو جانے کا اور دوسرے فوراً قضا نہ پڑھنے کا۔

مسئلہ ۲:۔ اگر کسی کی کئی نمازیں قضا ہو گئیں تو جہاں تک ہو سکے جلدی سے سب کی قضا پڑھ لیوے۔ ہو سکے تو ہمت کر کے ایک ہی وقت سب کی قضا پڑھ لے۔ یہ ضروری نہیں کہ ظہر کی قضا ظہر کے وقت پڑھے اور عصر کی قضا عصر کے وقت۔ اور اگر بہت سی نمازیں کئی مہینے یا کئی برس کی قضا ہوں تو انکی قضا میں بھی جہاں تک ہو سکے جلدی کرے۔ ایک ایک وقت دو دو چار چار نمازیں قضا پڑھ لیا کرے۔ اگر کوئی مجبوری اور ناچاری ہو تو خیر ایک وقت ایک ہی نماز کی قضا سہی یہ بہت کم درجہ کی بات ہے۔

مسئلہ ۳:۔ قضا پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے جس وقت فرصت ہو وضو کر کے پڑھ لے البتہ اتنا خیال رکھے کہ مکروہ وقت نہ ہو۔

مسئلہ ۴:۔ جسکی ایک ہی نماز قضا ہوئی اس سے پہلے کوئی نماز اسکی قضا نہیں ہوئی یا اس سے پہلے نمازیں قضا تو ہوئیں لیکن سب کی قضا پڑھ چکی ہے فقط اسی ایک نماز کی قضا پڑھنی باقی ہے تو پہلے اسکی قضا پڑھ لیوے تب کوئی ادا نماز پڑھے۔ اگر بغیر قضا نماز پڑھے ہوئے ادا نماز پڑھی تو ادا درست نہیں ہوئی۔ قضا پڑھ کے پھر ادا پڑھے۔ ہاں اگر قضا پڑھنی یاد نہیں رہی بالکل بھول گئی تو ادا درست

ہوگئی۔ اب جب یاد آوے تو فقط قضا پڑھ لیوے۔ ادا کو نہ دہراوے۔

مسئلہ ۵:۔ اگر وقت بہت تنگ ہے کہ اگر پہلے قضا پڑھے گی تو ادا نماز کا وقت باقی نہ رہے گا تو پہلے ادا پڑھ لے تب قضا پڑھے۔

مسئلہ ۶:۔ اگر دو یا تین یا چار یا پانچ نمازیں قضا ہوگئیں اور سوائے ان نمازوں کے اسکے ذمے کسی اور نماز کی قضا باقی نہیں ہے یعنی عمر بھر میں جب سے جوان ہوئی ہے کبھی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی یا قضا تو ہوگئی لیکن سب کی قضا پڑھ چکی ہے تو جب تک ان پانچوں کی قضا نہ پڑھ لیوے تب تک ادا نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔ اور جب ان پانچوں کی قضا پڑھے تو اسطرح پڑھے کہ جو نماز سب سے اول چھوٹی ہے پہلے اُسکی قضا پڑھے پھر اسکے بعد والی پھر اسکے بعد والی۔ اسی طرح ترتیب سے پانچوں کی قضا پڑھے جیسے کسی نے پورے ایک دن کی نمازیں نہیں پڑھیں فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء۔ یہ پانچوں نمازیں چھوٹ گئیں۔ تو پہلے فجر، پھر ظہر، پھر عصر، پھر مغرب، پھر عشاء۔ اسی ترتیب سے قضا پڑھے۔ اگر پہلے فجر کی قضا نہیں پڑھی بلکہ ظہر کی پڑھی یا عصر کی یا اور کوئی تو درست نہیں ہوئی پھر سے پڑھنا پڑے گی۔

مسئلہ ۷:۔ اگر کسی کی چھ نمازیں قضا ہوگئیں تو اب بے اُنکی قضا پڑھے ہوئے بھی ادا نماز پڑھنی جائز ہے۔ اور جب ان چھ نمازوں کی قضا پڑھے تو جو نماز سب سے اول قضا ہوئی ہے پہلے اُسکی قضا پڑھنا واجب نہیں ہے بلکہ جو چاہے پہلے پڑھے اور جو چاہے پیچھے پڑھے سب جائز ہے اور اب ترتیب سے پڑھنی واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۸:۔ دو چار مہینے یا دو چار برس ہوئے کہ کسی کی چھ نمازیں یا زیادہ قضا ہوگئی تھیں اور اب تک اُن کی قضا نہیں پڑھی۔ لیکن اسکے بعد سے ہمیشہ نماز پڑھتی رہی کبھی قضا نہیں ہونے پائی۔ مدت کے بعد اب پھر ایک نماز جاتی رہی تو اس صورت میں بھی بغیر اسکی قضا پڑھے ہوئے ادا نماز پڑھنی درست ہے اور ترتیب واجب نہیں۔

مسئلہ ۹:۔ کسی کے ذمہ چھ نمازیں یا بہت سی نمازیں قضا تھیں اسوجہ سے ترتیب سے پڑھنی اس پر واجب نہیں تھی لیکن اُسنے ایک ایک دو دو کر کے سب کی قضا پڑھ لی۔ اب کسی نماز کی قضا پڑھنی باقی نہیں رہی۔ تو اب پھر جب ایک نماز یا پانچ نمازیں قضا ہو جاویں تو ترتیب سے پڑھنا پڑے گا اور بے اُن پانچوں کی قضا پڑھے ادا نماز پڑھنی درست نہیں البتہ اب پھر اگر چھ نمازیں چھوٹ جاویں تو پھر ترتیب معاف ہو جاوے گی۔ اور بغیر ان چھ نمازوں کی قضا پڑھے بھی ادا پڑھنی درست ہوگی۔

مسئلہ ۱۰:۔ کسی کی بہت سی نمازیں قضا ہوگئی تھیں اُسنے تھوڑی تھوڑی کر کے سب کی قضا پڑھ لی۔ اب فقط چار پانچ نمازیں رہ گئیں تو اب ان چار پانچ نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا واجب نہیں ہے بلکہ اختیار ہے جس طرح جی چاہے پڑھے اور بغیر ان باقی نمازوں کی قضا پڑھے ہوئے بھی ادا پڑھ لینا درست ہے۔

مسئلہ ۱۱:۔ اگر وتر کی نماز قضا ہوگئی اور سوائے وتر کے کوئی اور نماز اسکے ذمہ قضا نہیں تو بغیر وتر کی قضا پڑھے ہوئے فجر کی نماز پڑھنی درست نہیں ہے۔ اگر وتر کا قضا ہونا یاد ہو پھر بھی پہلے قضا نہ پڑھے بلکہ فجر کی نماز پڑھ لیوے تو اب قضا پڑھ کے فجر کی نماز پھر پڑھنی پڑے گی

مسئلہ ۱۲:۔ فقط عشاء کی نماز پڑھ کے سو رہی۔ پھر تہجد کے وقت اٹھی اور وضو کر کے تہجد اور وتر کی نماز پڑھی۔ پھر صبح کو یاد آیا کہ عشاء کی نماز بھولے سے بے وضو پڑھ لی تھی تو اب فقط عشاء کی قضا پڑھے وتر کی قضا نہ پڑھے۔

مسئلہ ۱۳:۔ قضا فقط فرض نمازوں اور وتر کی پڑھی جاتی ہے سنتوں کی قضا نہیں ہے البتہ اگر فجر کی نماز قضا ہو جاوے تو اگر دوپہر سے پہلے پہلے قضا پڑھے تو سنت اور فرض دونوں کی قضا پڑھے اور اگر دوپہر کے بعد قضا پڑھے تو فقط دو رکعت فرض کی قضا پڑھے۔

مسئلہ ۱۴:۔ اگر فجر کا وقت تنگ ہو گیا اسلئے فقط دو رکعت فرض پڑھ لی سنت چھوڑ دی تو بہتر یہ ہے کہ سورج اونچا ہونے کے بعد سنت کی قضا پڑھ لے لیکن دوپہر سے پہلے ہی پہلے پڑھے۔

مسئلہ ۱۵:۔ کسی بے نمازی نے توبہ کی۔ تو جتنی نمازیں عمر بھر میں قضا ہوئی ہیں سب کی قضا پڑھنی واجب ہے۔ توبہ سے نمازیں معاف نہیں ہوتیں البتہ نہ پڑھنے سے جو گناہ ہوا تھا وہ توبہ سے معاف ہو گیا۔ اب انکی قضا نہ پڑھے گی تو پھر گنہگار ہو گی۔

مسئلہ ۱۶:۔ اگر کسی کی کچھ نمازیں قضا ہو گئی ہوں اور ان کی قضا پڑھنے کی ابھی نوبت نہیں آئی تو مرتے وقت نمازوں کی طرف سے فدیہ دینے کی وصیت کر جانا واجب ہے نہیں تو گناہ ہو گا۔ اور نماز کے فدیہ کا بیان روزے کے فدیہ کے ساتھ حصہ سوم میں آویگا انشاء اللہ تعالیٰ

سجدۂ سہو کا بیان

مسئلہ ۱:۔ نماز میں جتنی چیزیں واجب ہیں اسمیں سے ایک واجب یا کئی واجب اگر بھولے سے رہ جائیں تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے اور اسکے کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے۔ اگر سجدۂ سہو نہیں کیا تو نماز پھر سے پڑھے۔

مسئلہ ۲:۔ اگر بھولے سے نماز کا کوئی فرض چھوٹ جاوے تو سجدۂ سہو کرنے سے نماز درست نہیں ہوتی پھر سے پڑھے۔

مسئلہ ۳:۔ سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اخیر رکعت میں فقط التحیات پڑھ کے ایک طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر بیٹھ کر التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کے دونوں طرف سلام پھیرے اور نماز ختم کرے۔

مسئلہ ۴:۔ کسی نے بھول کر سلام پھیرنے سے پہلے ہی سجدۂ سہو کر لیا تب بھی ادا ہو گیا اور نماز صحیح ہو گئی۔

مسئلہ ۵:۔ اگر بھولے سے دو رکوع کر لئے یا تین سجدے تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۶:۔ نماز میں الحمد پڑھنا بھول گئی فقط سورت پڑھی یا پہلے سورت پڑھی اور پھر الحمد پڑھی تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۷:۔ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورت ملانا بھول گئی تو پچھلی دونوں رکعتوں میں سورت ملاوے اور سجدۂ سہو کرے۔ اور اگر پہلی دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں سورت نہیں ملائی تو پچھلی ایک رکعت میں سورت ملاوے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر پچھلی رکعتوں میں بھی سورت ملانا یاد نہ رہا۔ نہ پہلی رکعتوں میں سورت ملائی۔ نہ پچھلی رکعتوں میں بالکل اخیر رکعت میں التحیات پڑھتے وقت یاد آیا کہ دونوں

رکعتوں میں یا ایک رکعت میں سورۃ نہیں ملائی تب بھی سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جاوے گی۔

مسئلہ ۸:۔ سنت اور نفل کی سب رکعتوں میں سورۃ کا ملانا واجب ہے اسلئے اگر کسی رکعت میں سورۃ ملانا بھول جاوے تو سجدہ سہو کرے۔

مسئلہ ۹:۔ الحمد پڑھ کر سوچنے لگی کہ کونسی سورۃ پڑھوں اور اس سوچ بچار میں اتنی دیر لگ گئی جتنی دیر میں تین بار سبحان اللہ کہہ سکتی ہے تو بھی سجدہ سہو واجب ہے۔

مسئلہ ۱۰:۔ اگر بالکل اخیر رکعت میں التحیات اور درود پڑھنے کے بعد شبہ ہوا کہ میں نے چار رکعتیں پڑھی ہیں یا تین۔ اسی سوچ میں خاموش بیٹھی رہی اور سلام پھیرنے میں اتنی دیر لگ گئی جتنی دیر میں تین دفعہ سبحان اللہ کہہ سکتی ہے پھر یاد آ گیا کہ میں نے چاروں رکعتیں پڑھ لیں تو اس صورت میں بھی سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۱:۔ جب الحمد اور سورت پڑھ چکی بھولے سے کچھ سوچنے لگی اور رکوع کرنے میں اتنی دیر ہو گئی جتنی کہ اوپر بیان ہوئی تو بھی سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۲:۔ اسی طرح اگر پڑھتے پڑھتے درمیان میں رک گئی اور کچھ سوچنے لگی اور سوچنے میں اتنی دیر لگ گئی یا جب دوسری یا چوتھی رکعت پر التحیات کیلئے بیٹھی تو فوراً التحیات نہیں شروع کی کچھ سوچنے میں اتنی دیر لگ گئی۔ یا جب رکوع سے اٹھی تو دیر تک کچھ کھڑی سوچا کی یا دونوں سجدوں کے بیچ میں جب بیٹھی تو کچھ سوچنے میں اتنی دیر لگا دی تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے غرضکہ جب بھولے سے کسی بات کے کرنے میں دیر کر دے گی یا کسی بات کے سوچنے کی وجہ سے دیر لگ جاویگی تو سجدہ سہو واجب ہو گا

مسئلہ ۱۳:۔ تین رکعت یا چار رکعت والی فرض نماز ادا پڑھ رہی ہو یا قضا اور وتروں میں اور ظہر کی پہلی سنتوں کی چار رکعتوں میں جب دو رکعت پر التحیات کے لئے بیٹھی تو دو دفعہ التحیات پڑھ گئی تو بھی سجدہ سہو واجب ہے۔ اور اگر التحیات کے بعد اتنا درود شریف بھی پڑھ گئی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اس سے زیادہ پڑھ گئی تب یاد آیا اور اٹھ کھڑی ہوئی تو بھی سجدہ سہو واجب ہے اور اگر اس سے کم پڑھا ہو تو سہو کا سجدہ واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۴:۔ نفل نماز (یا منت کی چار رکعت والی نماز) میں دو رکعت پر بیٹھ کر التحیات کے ساتھ درود شریف بھی پڑھنا جائز ہے اسلئے کہ نفل (اور منت کی نماز) میں درود شریف کے پڑھنے سے سجدہ سہو کا نہیں ہوتا البتہ اگر دو دفعہ التحیات پڑھ جاوے تو نفل (اور منت کی نماز) میں بھی سجدہ سہو واجب ہے۔

مسئلہ ۱۵:۔ التحیات پڑھنے بیٹھی مگر بھولے سے التحیات کی جگہ کچھ اور پڑھ گئی یا الحمد پڑھنے لگی تو بھی سہو کا سجدہ واجب ہے۔

مسئلہ ۱۶:۔ نیت باندھنے کے بعد سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ کی جگہ دعائے قنوت پڑھنے لگی تو سہو کا سجدہ واجب نہیں۔ اسی طرح فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں اگر الحمد کی جگہ التحیات یا کچھ اور پڑھنے لگی تو بھی سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷:- تین رکعت یا چار رکعت والی نماز میں بیچ میں بیٹھنا بھول گئی اور دو رکعت پڑھ کے تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہوگئی تو اگر نیچے کا آدھا دھڑ ابھی سیدھا نہ ہوا ہو تو بیٹھ جاوے اور التحیات پڑھ لے تب کھڑی ہو اور ایسی حالت میں سجدہ سہو کرنا واجب نہیں۔ اور اگر نیچے کا آدھا دھڑ سیدھا ہوگیا ہو تو نہ بیٹھے بلکہ کھڑی ہو کر چاروں رکعتیں پڑھ لیوے فقط اخیر میں بیٹھے اور اس صورت میں سجدۂ سہو واجب ہے اگر سیدھی کھڑی ہو جانے کے بعد پھر لوٹ آوے گی اور بیٹھ کر التحیات پڑھے گی تو گنہگار ہوگی اور سجدۂ سہو کرنا اب بھی واجب ہوگا

مسئلہ ۱۸:- اگر چوتھی رکعت پر بیٹھنا بھول گئی تو اگر نیچے کا دھڑ ابھی سیدھا نہیں ہوا تو بیٹھ جاوے اور التحیات درود وغیرہ پڑھ کے سلام پھیرے اور سجدۂ سہو نہ کرے۔ اور اگر سیدھی کھڑی ہوگئی ہو تب بھی بیٹھ جاوے بلکہ اگر الحمد اور سورت بھی پڑھ چکی ہو یا رکوع بھی کر چکی ہو تب بھی بیٹھ جاوے اور التحیات پڑھ کے سجدۂ سہو کر لے۔ البتہ اگر رکوع کے بعد بھی یاد نہ آیا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو فرض نماز پھر سے پڑھے۔ یہ نماز نفل ہوگئی۔ ایک رکعت اور ملا کے پوری چھ رکعت کر لے اور سجدۂ سہو نہ کرے۔ اور اگر ایک رکعت اور نہیں ملائی یا پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا تو چار رکعتیں نفل ہوگئیں اور ایک رکعت اکارت گئی۔

مسئلہ ۱۹:- اگر چوتھی رکعت پر بیٹھی اور التحیات پڑھ کے کھڑی ہوگئی۔ تو سجدہ کرنے سے پہلے پہلے جب یاد آوے بیٹھ جاوے اور التحیات نہ پڑھے بلکہ بیٹھ کر ترت سلام پھیر کے سجدۂ سہو کرے۔ اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر چکی تب یاد آیا تو ایک رکعت اور ملا کے چھ کر لے چار فرض ہوگئیں اور دو نفل اور چھٹی رکعت پر سجدۂ سہو بھی کرے۔ اگر پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا اور سجدۂ سہو کر لیا تو برا کیا چار فرض ہوئے اور ایک رکعت اکارت گئی۔

مسئلہ ۲۰:- اگر چار رکعت نفل نماز پڑھی اور بیچ میں بیٹھنا بھول گئی تو جب تک تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تب تک یاد آنے پر بیٹھ جانا چاہیئے۔ اگر سجدہ کر لیا تو خیر تب بھی نماز ہوگئی اور سجدۂ سہو ان دونوں صورتوں میں واجب ہے۔

مسئلہ ۲۱:- اگر نماز میں شک ہوگیا کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں تو اگر یہ شک اتفاق سے ہوگیا ہے ایسا شبہ پڑنے کی اسکی عادت نہیں ہے تو پھر سے نماز پڑھے اور اگر شک کرنے کی عادت ہے، اور اکثر ایسا شبہ پڑ جاتا ہے تو دل میں سوچ کر دیکھے کہ دل زیادہ کدھر جاتا ہے۔ اگر زیادہ گمان تین رکعت پڑھنے کا ہو تو ایک اور پڑھ لے اور سجدۂ سہو واجب نہیں ہے اور اگر زیادہ گمان یہی ہے کہ میں نے چاروں رکعتیں پڑھ لی ہیں تو اور رکعت نہ پڑھے اور سجدۂ سہو بھی نہ کرے۔ اور اگر سوچنے کے بعد بھی دونوں طرف برابر خیال رہے نہ تین رکعت کی طرف زیادہ گمان جاتا ہے اور نہ چار کی طرف تو تین ہی رکعتیں سمجھے اور ایک رکعت اور پڑھ لے لیکن اس صورت میں تیسری رکعت پر بھی بیٹھ کر التحیات پڑھے تب کھڑی ہو کے چوتھی رکعت پڑھے اور سجدۂ سہو بھی کرے۔

مسئلہ ۲۲:- اگر یہ شک ہوا کہ یہ پہلی رکعت ہے یا دوسری رکعت تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر اتفاق سے یہ شک پڑا ہو تو پھر سے پڑھے اور اگر اکثر شک پڑ جاتا ہو تو جدھر زیادہ گمان ہو جاوے اسکو اختیار کرے اور اگر دونوں طرف برابر گمان رہے کسی طرف زیادہ نہ ہو تو

ایک ہی سمجھے لیکن اس پہلی رکعت پر بیٹھ کر التحیات پڑھے کہ شاید یہ دُوسری رکعت ہو اور دوسری رکعت پڑھ کے پھر بیٹھے اور اس میں الحمد کے ساتھ سورت بھی ملاوے پھر تیسری رکعت پڑھ کر بھی بیٹھے کہ شاید یہی چوتھی ہو پھر چوتھی رکعت پڑھے اور سجدۂ سہو کر کے سلام پھیرے۔

مسئلہ ۲۳:- اگر یہ شک ہوا کہ دُوسری رکعت ہے یا تیسری تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر دونوں گمان برابر درجہ کے ہوں تو دُوسری رکعت پر بیٹھ کر تیسری رکعت پڑھے اور پھر بیٹھ کے التحیات پڑھے کہ شاید یہی چوتھی ہو پھر چوتھی پڑھے اور سجدۂ سہو کر کے سلام پھیرے۔

مسئلہ ۲۴:- اگر نماز پڑھ چکنے کے بعد یہ شک ہوا کہ نہ معلوم تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو اس شک کا کچھ اعتبار نہیں نماز ہوگئی۔ البتہ اگر ٹھیک یاد آجاوے کہ تین ہی ہوئیں تو پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت اور پڑھ لیوے اور سجدۂ سہو کر لے اور اگر پڑھ کے بول پڑی ہو یا اور کوئی ایسی بات کی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو پھر سے پڑھے۔ اسی طرح اگر التحیات پڑھ چکنے کے بعد یہ شک ہوا تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک ٹھیک یاد نہ آوے اس کا کچھ اعتبار نہ کرے۔ لیکن اگر کوئی احتیاط کی راہ سے نماز پھر سے پڑھ لے تو اچھا ہے کہ دل کی کھٹک نکل جاوے اور شبہ باقی نہ رہے۔

مسئلہ ۲۵:- اگر نماز میں کئی باتیں ایسی ہوگئیں جن سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے تو ایک ہی سجدہ سب کی طرف سے ہو جاویگا ایک نماز میں دو دفعہ سجدۂ سہو نہیں کیا جاتا۔

مسئلہ ۲۶:- سجدۂ سہو کرنے کے بعد پھر کوئی ایسی بات ہوگئی جس سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے تو وہی پہلا سجدۂ سہو کافی ہے۔ اب پھر سجدۂ سہو نہ کرے۔

مسئلہ ۲۷:- نماز میں کچھ بھول ہوگئی تھی جس سے سجدۂ سہو واجب تھا لیکن سجدۂ سہو کرنا بھول گئی اور دونوں طرف سلام پھیر دیا لیکن ابھی اسی جگہ بیٹھی ہے اور سینہ قبلہ کی طرف سے نہیں پھیرا نہ کسی سے کچھ بولی نہ کوئی اور ایسی بات ہوئی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہو تو اب سجدۂ سہو کر لے بلکہ اگر اسی طرح بیٹھے بیٹھے کلمہ اور درود شریف وغیرہ کوئی وظیفہ بھی پڑھنے لگی ہو تب بھی کچھ حرج نہیں اب سجدۂ سہو کر لے تو نماز ہو جاوے گی۔

مسئلہ ۲۸:- سجدۂ سہو واجب تھا اور اُسنے قصداً دونوں طرف سلام پھیر دیا اور یہ نیت کی کہ میں سجدۂ سہو نہ کرونگی تب بھی جب تک کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے نماز جاتی رہتی ہے سجدۂ سہو کر لینے کا اختیار رہتا ہے۔

مسئلہ ۲۹:- چار رکعت والی یا تین رکعت والی نماز میں بھولے سے دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو اب اُٹھ کر اس نماز کو پورا کر لے اور سجدۂ سہو کر لے۔ البتہ اگر سلام پھیرنے کے بعد کوئی ایسی بات ہوگئی جس سے نماز جاتی رہتی ہے تو پھر سے نماز پڑھے۔

مسئلہ ۳۰:- بھولے سے وتر کی پہلی یا دُوسری رکعت میں دُعائے قنوت پڑھ گئی تو اسکا کچھ اعتبار نہیں۔ تیسری رکعت میں پھر پڑھے۔

اور سجدۂ سہو کرے۔

مسئلہ ۳۱:۔ وتر کی نماز میں شبہ ہوا کہ نہ معلوم یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری رکعت اور کسی بات کی طرف زیادہ گمان نہیں ہے بلکہ دونوں طرف برابر درجہ کا گمان ہے تو اسی رکعت میں دعائے قنوت پڑھے اور بیٹھ کر التحیات کے بعد کھڑی ہو کر ایک رکعت اور پڑھے اور اس میں بھی دعائے قنوت پڑھے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔

مسئلہ ۳۲:۔ وتر میں دعائے قنوت کی جگہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھ گئی۔ پھر جب یاد آیا تو دعائے قنوت پڑھی تو سجدہ سہو کا واجب نہیں

مسئلہ ۳۳:۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا بھول گئی سورت پڑھ کے رکوع میں چلی گئی تو سجدۂ سہو واجب ہے۔

مسئلہ ۳۴:۔ الحمد پڑھ کے دو سورتیں یا تین سورتیں پڑھ گئی تو کچھ ڈر نہیں اور سجدۂ سہو واجب نہیں۔

مسئلہ ۳۵:۔ فرض نماز میں پچھلی دونوں رکعتوں یا ایک رکعت میں سورت ملالی تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔

مسئلہ ۳۶:۔ نماز کے اول میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنا بھول گئی یا رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ نہیں پڑھا۔ یا سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى نہیں کہا یا رکوع سے اٹھ کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا یاد نہیں رہا یا نیت باندھتے وقت کندھے تک ہاتھ نہیں اٹھائے یا اخیر رکعت میں درود شریف یا دعا نہیں پڑھی یونہی سلام پھیر دیا۔ تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۷:۔ فرض کی دونوں پچھلی رکعتوں میں یا ایک رکعت میں الحمد پڑھنی بھول گئی چپکے کھڑی رہ کے رکوع میں چلی گئی تو بھی سجدۂ سہو واجب نہیں۔

مسئلہ ۳۸:۔ جن چیزوں کو بھول کر کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے اگر ان کو کوئی قصداً کرے تو سجدۂ سہو واجب نہیں بلکہ نماز پھر سے پڑھے۔ اگر سجدۂ سہو کر بھی لیا تب بھی نماز نہیں ہوئی۔ جو چیزیں نماز میں نہ فرض ہیں نہ واجب ان کو بھول کر چھوڑ دینے سے نماز ہو جاتی ہے اور سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا۔

سجدۂ تلاوت کا بیان

مسئلہ ۱:۔ قرآن شریف میں سجدے تلاوت کے چودہ ۱۴ ہیں۔ جہاں جہاں کلام مجید کے کنارہ پر سجدہ لکھا رہتا ہے اس آیت کو پڑھ کر سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے اور اس سجدہ کو سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲:۔ سجدۂ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ اکبر کہہ کے سجدہ کرے اور اللہ اکبر کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہہ کے پھر اللہ اکبر کہہ کے سر اٹھا لیوے بس سجدۂ تلاوت ادا ہو گیا۔

مسئلہ ۳:۔ بہتر یہ ہے کہ کھڑی ہو کر اول اللہ اکبر کہہ کے سجدہ میں جاوے پھر اللہ اکبر کہہ کے کھڑی ہو جاوے اور اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہہ کر

سجدہ میں جاوے پھر اللہ اکبر کہہ کے اُٹھ بیٹھے کھڑی نہ ہو تب بھی درست ہے۔

مسئلہ ۴:۔ سجدہ کی آیت کو جو شخص پڑھے اس پر بھی سجدہ کرنا واجب ہے، اور جو سُنے اس پر بھی واجب ہو جاتا ہے۔ چاہے قرآن شریف سُننے کے قصد سے بیٹھی ہو یا کسی اور کام میں لگی ہو اور بغیر قصد کے سجدہ کی آیت سُن لی ہو۔ اسلئے بہتر یہ ہے کہ سجدہ کی آیت کو آہستہ سے پڑھے تاکہ کسی اور پر سجدہ واجب نہ ہو۔

مسئلہ ۵:۔ جو چیزیں نماز کے لئے شرط ہیں وہ سجدۂ تلاوت کے لئے بھی شرط ہیں یعنی وضو کا ہونا، جگہ کا پاک ہونا، بدن اور کپڑے کا پاک ہونا، قبلہ کی طرف سجدہ کرنا وغیرہ۔

مسئلہ ۶:۔ جس طرح نماز کا سجدہ کیا جاتا ہے اسی طرح سجدۂ تلاوت بھی کرنا چاہیئے بعضی عورتیں قرآن شریف ہی پر سجدہ کر لیتی ہیں اس سے سجدہ ادا نہیں ہوتا اور سر سے نہیں اُترتا۔

مسئلہ ۷:۔ اگر کسی کا وضو اس وقت نہ ہو تو پھر کسی وقت وضو کر کے سجدہ کرے۔ فوراً اسی وقت سجدہ کرنا ضروری نہیں ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ اسی وقت سجدہ کر لے کیونکہ شاید بعد میں یاد نہ رہے۔

مسئلہ ۸:۔ اگر کسی کے ذمہ بہت سے سجدے تلاوت کے باقی ہوں اب تک ادا نہ کئے ہوں تو اب ادا کر لے۔ عمر بھر میں کبھی نہ کبھی ادا کر لینے چاہئیں کبھی ادا نہ کرے گی تو گنہگار ہوگی۔

مسئلہ ۹:۔ اگر حیض یا نفاس کی حالت میں کسی سے سجدہ کی آیت سُن لی تو اس پر سجدہ واجب نہیں ہوا۔ اور اگر ایسی حالت میں سُنا جبکہ اس پر نہانا واجب تھا تو نہانے کے بعد سجدہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۰:۔ اگر بیماری کی حالت میں سُنا اور سجدہ کرنے کی طاقت نہ ہو تو جس طرح نماز کا سجدہ اشارہ سے کرتی ہے اسی طرح اس کا سجدہ بھی اشارہ سے کرے۔

مسئلہ ۱۱:۔ اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھے تو وہ آیت پڑھنے کے بعد فوراً نماز ہی میں سجدہ کر لے پھر باقی سورت پڑھ کے رکوع میں جاوے اگر اس آیت کو پڑھ کر فوراً سجدہ نہ کیا اس کے بعد دو آیتیں یا تین آیتیں اور پڑھ لیں تب سجدہ کیا تو یہ بھی درست ہے اور اگر اس سے بھی زیادہ پڑھ گئی تب سجدہ کیا تو سجدہ ادا تو ہو گیا لیکن گنہگار ہوئی۔

مسئلہ ۱۲:۔ اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھی اور نماز ہی میں سجدہ نہ کیا تو اب نماز کے بعد سجدہ کرنے سے ادا نہ ہو گا ہمیشہ کے لئے گنہگار رہے گی۔ اب سوائے توبہ استغفار کے اور کوئی صورت معافی کی نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳:۔ سجدہ کی آیت پڑھ کے اگر فوراً رکوع میں چلی جاوے اور رکوع میں یہ نیت کر لے کہ میں سجدۂ تلاوت کی طرف سے بھی یہی رکوع کرتی ہوں تب بھی وہ سجدہ ادا ہو جاوے گا۔ اور اگر رکوع میں یہ نیت نہیں کی تو رکوع کے بعد سجدہ جب کرے گی تو

اس سجدہ سے سجدہ تلاوت بھی ادا ہو جائے گا چاہے کچھ نیت کرے چاہے نہ کرے۔

مسئلہ ۱۴ :- نماز پڑھتے میں کسی اور سے سجدہ کی آیت سنے تو نماز میں سجدہ نہ کرے بلکہ نماز کے بعد کرے اگر نماز ہی میں کرے گی تو وہ سجدہ ادا نہ ہوگا پھر کرنا پڑے گا اور گناہ بھی ہوگا۔

مسئلہ ۱۵ :- ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی آیت کو کئی بار دہرا کر پڑھے تو ایک ہی سجدہ واجب ہے چاہے سب دفعہ پڑھ کے اخیر میں سجدہ کرے یا پہلی دفعہ پڑھ کے سجدہ کرلے پھر اس کو بار بار دہراتی رہے اور اگر جگہ بدل گئی تب اسی آیت کو دہرایا پھر تیسری جگہ جا کے وہی آیت پھر پڑھی اسی طرح جگہ بدلتی رہی تو جتنی دفعہ دہراوے اتنی ہی دفعہ سجدہ کرے۔

مسئلہ ۱۶ :- اگر ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی کئی آیتیں پڑھیں تو بھی جتنی آیتیں پڑھے اتنے سجدہ کرے۔

مسئلہ ۱۷ :- بیٹھے بیٹھے سجدہ کی کوئی آیت پڑھی پھر اٹھ کھڑی ہوئی لیکن چلی پھری نہیں جہاں بیٹھی تھی وہیں کھڑے کھڑے وہی آیت پھر دہرائی تو ایک ہی سجدہ واجب ہے۔

مسئلہ ۱۸ :- ایک ہی جگہ سجدہ کی آیت پڑھی اور اٹھ کر کسی کام کو چلی گئی پھر اس جگہ آ کر وہی آیت پڑھی تب بھی دو سجدے کرے۔

مسئلہ ۱۹ :- ایک جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی کوئی آیت پڑھی پھر جب قرآن مجید کی تلاوت کر چکی تو اسی جگہ بیٹھے بیٹھے کسی اور کام میں لگ گئی جیسے کھانا کھانے لگی یا سینے پرونے میں لگ گئی یا بچہ کو دودھ پلانے لگی اسکے بعد پھر وہی آیت اسی جگہ پڑھی تب بھی دو سجدے واجب ہوئے اور جب کوئی اور کام کرنے لگی تو ایسا سمجھیں گے کہ جگہ بدل گئی۔

مسئلہ ۲۰ :- ایک کوٹھری یا دالان کے ایک کونے میں سجدہ کی کوئی آیت پڑھی اور پھر دوسرے کونے میں جا کر وہی آیت پڑھی تب بھی ایک سجدہ ہی کافی ہے۔ چاہے جتنے دفعہ پڑھے البتہ اگر دوسرے کام میں لگ جانے کے بعد وہی آیت پڑھے گی تو دوسرا سجدہ کرنا پڑے گا۔ پھر تیسرے کام میں لگنے کے بعد اگر پڑھے گی تو تیسرا سجدہ واجب ہو جاوے گا۔

مسئلہ ۲۱ :- اگر بڑا گھر ہو تو دوسرے کونے پر جا کر دہرانے سے دوسرا سجدہ واجب ہوگا اور تیسرے کونے پر تیسرا سجدہ۔

مسئلہ ۲۲ :- مسجد کا بھی یہی حکم ہے جو ایک کوٹھری کا حکم ہے کہ اگر سجدہ کی ایک آیت کئی دفعہ پڑھے تو ایک ہی سجدہ واجب ہے۔ چاہے ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے دہرایا کرے یا مسجد میں ادھر ادھر ٹہل کر پڑھے۔

مسئلہ ۲۳ :- اگر نماز میں سجدہ کی ایک ہی آیت کو کئی دفعہ پڑھے تب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہے چاہے سب دفعہ پڑھ کے اخیر میں سجدہ کرے یا ایک دفعہ پڑھ کے سجدہ کر لیا پھر اسی رکعت یا دوسری رکعت میں وہی آیت پڑھے۔

مسئلہ ۲۴ :- سجدہ کی کوئی آیت پڑھی اور سجدہ نہیں کیا پھر اسی جگہ نیت باندھ لی اور وہی آیت پھر نماز میں پڑھی اور نماز میں سجدۂ تلاوت کیا تو یہی سجدہ کافی ہے دونوں سجدے اسی سے ادا ہو جائینگے البتہ اگر جگہ بدل گئی ہو تو دوسرا سجدہ بھی واجب ہے۔

مسئلہ ۲۵ :- اگر سجدہ کی آیت پڑھ کے سجدہ کر لیا تب اسی جگہ نماز کی نیت باندھ لی اور وہی آیت نماز میں دہرائی تو اب نماز میں پھر سجدہ کرے

مسئلہ ۲۶:۔ پڑھنے والی کی جگہ نہیں بدلی ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے ایک آیت کو بار بار پڑھتی رہی لیکن سننے والی کی جگہ بدل گئی کہ پہلی دفعہ اور جگہ سنا تھا اور دوسری دفعہ اور جگہ تیسری دفعہ تیسری جگہ تو پڑھنے والی پر ایک ہی سجدہ واجب ہے اور سننے والی پر کئی سجدے واجب ہیں جتنے دفعہ سنے اتنے ہی سجدے کرے۔

مسئلہ ۲۷:۔ اگر سننے والی کی جگہ نہیں بدلی بلکہ پڑھنے والی کی جگہ بدل گئی تو پڑھنے والی پر کئی سجدے واجب ہوں گے اور سننے والی پر ایک ہی سجدہ ہے۔

مسئلہ ۲۸:۔ ساری سورت پڑھنا اور سجدہ کی آیت کو چھوڑ دینا مکروہ اور منع ہے فقط سجدے سے بچنے کے لئے وہ آیت نہ چھوڑے کہ اس میں سجدے سے گویا انکار ہے۔

مسئلہ ۲۹:۔ اگر سورت میں کوئی آیت نہ پڑھے فقط سجدہ کی آیت پڑھے تو اس کا کچھ حرج نہیں اور اگر نماز میں ایسا کرے تو اس میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ اتنی بڑی ہو کہ چھوٹی تین آیت کے برابر ہو لیکن بہتر یہ ہے کہ سجدہ کی آیت کو دو ایک آیت کے ساتھ ملا کر پڑھے۔

بیمار کی نماز کا بیان

مسئلہ ۱:۔ نماز کو کسی حالت میں نہ چھوڑے جب تک کھڑے ہو کر پڑھنے کی قوت رہے کھڑے ہو کر نماز پڑھتی رہے اور جب کھڑا نہ ہوا جائے تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ بیٹھے بیٹھے رکوع کرلے اور رکوع کر کے دونوں سجدے کرلے اور رکوع کے لئے اتنا جھکے کہ پیشانی گھٹنوں کے مقابل ہو جائے۔

مسئلہ ۲:۔ اگر رکوع سجدہ کرنے کی بھی قدرت نہ ہو تو رکوع اور سجدے کو اشارے سے ادا کرے اور سجدے کے لئے رکوع سے زیادہ جھک جایا کرے۔

مسئلہ ۳:۔ سجدہ کرنے کے لئے تکیہ وغیرہ کوئی اونچی چیز رکھ لینا اور اس پر سجدہ کرنا بہتر نہیں۔ جب سجدہ کی قدرت نہ ہو تو بس اشارہ کر لیا کرے تکیہ کے اوپر سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۴:۔ اگر کھڑے ہونے کی قوت تو ہے لیکن کھڑے ہونے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے یا بیماری کے بڑھ جانے کا ڈر ہے تب بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے۔

مسئلہ ۵:۔ اگر کھڑی تو ہو سکتی ہے لیکن رکوع سجدہ نہیں کر سکتی۔ تو چاہے کھڑی ہو کر پڑھے اور رکوع و سجدے اشارے سے کرے اور چاہے بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع سجدہ کو اشارہ سے ادا کرے دونوں اختیار ہیں لیکن بیٹھ کر پڑھنا بہتر ہے۔

مسئلہ ۶:۔ اگر بیٹھنے کی طاقت نہیں رہی تو پیچھے کوئی گاؤ تکیہ وغیرہ لگا کر اس طرح لیٹ جائے کہ سر خوب اونچا رہے بلکہ قریب

بیٹھنے کے رہے اور پاؤں قبلہ کی طرف پھیلا لیوے اور اگر کچھ طاقت ہو تو قبلہ کی طرف پیر نہ پھیلائے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے پھر سر کے اشارے سے نماز پڑھے اور سجدے کا اشارہ زیادہ نیچا کرے اگر گاؤ تکیہ سے ٹیک لگا کر بھی اس طرح نہ لیٹ سکے کہ سر اور سینہ وغیرہ اونچا رہے تو قبلہ کی طرف پیر کر کے بالکل چت لیٹ جاوے لیکن سر کے نیچے کوئی اونچا تکیہ رکھ دیں کہ منہ قبلہ کی طرف ہو جاوے آسمان کی طرف نہ رہے پھر سر کے اشارے سے نماز پڑھے رکوع کا اشارہ کم کرے اور سجدے کا اشارہ ذرا زیادہ کرے۔

مسئلہ ۷:- اگر چت نہ لیٹے بلکہ داہنی یا بائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹے اور سر کے اشارے سے رکوع سجدہ کرے یہ بھی جائز لیکن چت لیٹ کر پڑھنا زیادہ اچھا ہے۔

مسئلہ ۸:- اگر سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت نہیں رہی تو نماز نہ پڑھے۔ پھر اگر ایک رات دن سے زیادہ یہی حالت رہے تو نماز بالکل معاف ہو گئی اچھے ہونے کے بعد قضا پڑھنا بھی واجب نہیں ہے اور اگر ایک دن رات سے زیادہ یہ حالت نہیں رہی بلکہ ایک دن رات میں پھر اشارہ سے پڑھنے کی طاقت آ گئی تو اشارہ ہی سے ان کی قضا پڑھے اور یہ ارادہ نہ کرے کہ جب بالکل اچھی ہو جاؤں گی تب پڑھوں گی کہ شاید مر گئی تو گنہگار مرے گی۔

مسئلہ ۹:- اسی طرح اگر اچھا خاصا آدمی بیہوش ہو جاوے تو اگر بیہوشی ایک دن رات سے زیادہ نہ ہوئی ہو تو قضا پڑھنا واجب ہے اور اگر ایک دن رات سے زیادہ ہو گئی ہو تو قضا پڑھنا واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۰:- جب نماز شروع کی اس وقت بھلی چنگی تھی پھر جب تھوڑی نماز پڑھ چکی تو نماز ہی میں کوئی ایسی رگ چڑھ گئی کہ کھڑی نہ ہو سکی تو باقی نماز بیٹھ کر پڑھے اگر رکوع سجدہ کر سکے تو کرے۔ نہیں تو رکوع سجدہ کو سر کے اشارہ سے کرے اور اگر ایسا حال ہو گیا کہ بیٹھنے کی بھی قدرت نہیں رہی تو اسی طرح لیٹ کر باقی نماز کو پورا کرے۔

مسئلہ ۱۱:- بیماری کی وجہ سے تھوڑی نماز بیٹھ کر پڑھی اور رکوع کی جگہ رکوع اور سجدہ کی جگہ سجدہ کیا پھر نماز ہی میں اچھی ہو گئی تو باقی نماز کو کھڑی ہو کر پورا کرے۔

مسئلہ ۱۲:- اگر بیماری کی وجہ سے رکوع سجدہ کی قوت نہ تھی اسلئے سر کے اشارہ سے رکوع سجدہ کیا پھر جب کچھ نماز پڑھ چکی تو ایسی ہو گئی کہ اب رکوع سجدہ کر سکتی ہے تو اب یہ نماز جاتی رہی اسکو پورا نہ کرے بلکہ پھر سے پڑھے۔

مسئلہ ۱۳:- فالج گرا اور ایسی بیمار ہو گئی کہ پانی سے استنجا نہیں کر سکتی تو کپڑے یا ڈھیلے سے پونچھ ڈالا کرے اور اسی طرح نماز پڑھے اگر خود تیمم نہ کر سکے تو کوئی دوسرا تیمم کرا دے اور اگر ڈھیلے یا کپڑے سے پونچھنے کی بھی طاقت نہیں ہے تو بھی نماز قضا نہ کرے اسی طرح نماز پڑھے کسی اور کو اسکے بدن کا دیکھنا اور پونچھنا درست نہیں نہ ماں نہ باپ نہ لڑکا نہ لڑکی۔ البتہ بیوی کو اپنے میاں اور میاں کو اپنی بیوی کا بدن دیکھنا درست ہے اسکے سوا کسی کو درست نہیں۔

مسئلہ ۱۴:۔ تندرستی کے زمانہ میں کچھ نمازیں قضا ہو گئی تھیں پھر بیمار ہو گئی تو بیماری کے زمانہ میں جس طرح نماز پڑھنے کی قوت ہو اُن کی قضا پڑھے یہ انتظار نہ کرے کہ جب کھڑے ہونے کی قوت آوے تب پڑھوں یا جب بیٹھنے لگوں اور رکوع سجدہ کرنے کی قوت آوے تب پڑھوں یہ سب شیطانی خیالات ہیں۔ دینداری کی بات یہ ہے کہ فوراً پڑھے دیر نہ کرے۔

مسئلہ ۱۵:۔ اگر بیمار کا بستر نجس ہے لیکن اسکے بدلنے میں بہت تکلیف ہو گی تو اسی پر نماز پڑھ لینا درست ہے۔

مسئلہ ۱۶:۔ حکیم نے کسی کی آنکھ بنائی اور ہلنے جلنے سے منع کر دیا تو لیٹے لیٹے نماز پڑھتی رہے۔

مسافرت میں نماز پڑھنے کا بیان

مسئلہ ۱:۔ اگر کوئی ایک منزل یا دو منزل کا سفر کرے تو اس سفر سے شریعت کا کوئی حکم نہیں بدلتا اور شریعت کے قاعدے سے اسکو مسافر نہیں کہتے۔ اسکو ساری باتیں اسی طرح کرنی چاہئیں جیسے کہ اپنے گھر کرتی تھی۔ چار رکعت والی نماز کو چار رکعت پڑھے اور موزہ پہنے ہو تو ایک رات دن مسح کرے پھر اسکے بعد مسح کرنا درست نہیں۔

مسئلہ ۲:۔ جو کوئی تین منزل چلنے کا قصد کر کے نکلے وہ شریعت کے قاعدے سے مسافر ہے۔ جب اپنے شہر کی آبادی سے باہر ہو گئی تو شریعت سے مسافر بن گئی اور جب تک آبادی کے اندر اندر چلتی رہے تب تک مسافر نہیں ہے۔ اور اسٹیشن اگر آبادی کے اندر ہے تو آبادی کے حکم میں ہے اور جو آبادی کے باہر ہو تو وہاں پہنچکر مسافر ہو جاوے گی۔

مسئلہ ۳:۔ تین منزل یہ ہے کہ اکثر پیدل چلنے والے وہاں تین روز میں پہنچا کرتے ہیں تخمینہ اسکا ہمارے ملک میں کہ دریا اور پہاڑ میں سفر نہیں کرنا پڑتا اڑتالیس ۴۸ میل انگریزی ہے۔

مسئلہ ۴:۔ اگر کوئی جگہ اتنی دور ہے کہ اونٹ اور آدمی کی چال کے اعتبار سے تو تین منزل ہے لیکن تیز یکہ یا تیز بہلی پر سوار ہے اسلیئے دو ہی دن میں پہنچ جاوے گی۔ یا ریل پر سوار ہو کر ذرا دیر میں پہنچ جاوے گی تب بھی شریعت سے وہ مسافر ہے۔

مسئلہ ۵:۔ جو کوئی شریعت سے مسافر ہو وہ ظہر اور عصر اور عشاء کی فرض نماز دو دو رکعتیں پڑھے۔ اور سنتوں کا یہ حکم ہے کہ اگر جلدی ہو تو فجر کی سنتوں کے سوا اور سنتیں چھوڑ دینا درست ہے۔ ان چھوڑ دینے سے کچھ گناہ نہ ہو گا۔ اور اگر کچھ جلدی نہ ہو نہ اپنے ساتھیوں سے رہ جانے کا ڈر ہو تو نہ چھوڑے اور سنتیں سفر میں پوری پوری پڑھے ان میں کمی نہیں ہے۔

مسئلہ ۶:۔ فجر اور مغرب اور وتر کی نماز میں بھی کوئی کمی نہیں ہے جیسے ہمیشہ پڑھتی ہے ویسے ہی پڑھے۔

مسئلہ ۷:۔ ظہر عصر عشاء کی نماز دو رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھے پوری چار رکعتیں پڑھنا گناہ ہے۔ جیسے ظہر کے کوئی چھ فرض پڑھے تو گنہگار ہو گی۔

مسئلہ ۸:- اگر بھولے سے چار رکعتیں پڑھ لیں تو اگر دوسری رکعت پر بیٹھ کر التحیات پڑھی ہے تب تو دو رکعتیں فرض کی ہو گئیں اور دو رکعتیں نفل کی ہو جاویں گی اور سجدۂ سہو کرنا پڑے گا۔ اور اگر دو رکعت پر نہ بیٹھی ہو تو چاروں رکعتیں نفل ہو گئیں فرض نماز پھر سے پڑھے۔

مسئلہ ۹:- اگر راستہ میں کہیں ٹھہر گئی تو اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو برابر وہ مسافر رہے گی۔ چار رکعت والی فرض نماز دو رکعت پڑھتی رہے۔ اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کر لی ہے تو اب وہ مسافر نہیں۔ پھر اگر نیت بدل گئی اور پندرہ دن سے پہلے چلے جانے کا ارادہ ہو گیا تب بھی مسافر نہ بنے گی نمازیں پوری پوری پڑھے۔ پھر جب یہاں سے چلے تو اگر یہاں سے وہ جگہ تین منزل ہو جہاں جاتی ہے تو پھر مسافر ہو جاوے گی اور جو اس سے کم ہو تو مسافر نہیں ہوئی۔

مسئلہ ۱۰:- تین منزل جانے کا ارادہ کر کے گھر سے نکلی لیکن گھر ہی سے یہ بھی نیت ہے کہ فلانے گاؤں میں پندرہ دن ٹھہرے گی تو مسافر نہیں رہی رستہ بھر پوری نمازیں پڑھے۔ پھر اگر گاؤں میں پہنچ کے پورے پندرہ دن نہیں ٹھہرنا ہوا تب بھی مسافر نہ بنے گی۔

مسئلہ ۱۱:- تین منزل جانے کا ارادہ ہے لیکن پہلی منزل یا دوسری منزل پر اپنا گھر پڑے گا تب بھی مسافر نہیں ہوئی۔

مسئلہ ۱۲:- چار منزل جانے کی نیت سے چلی لیکن پہلی دو منزلیں حیض کی حالت میں گذریں تب بھی وہ مسافر نہیں ہے۔ اب نہا دھو کر پوری چار رکعتیں پڑھے البتہ حیض سے پاک ہونے کے بعد بھی وہ جگہ اگر تین منزل ہو یا چلتے وقت پاک تھی رستہ میں حیض آگیا ہو تو وہ البتہ مسافر ہے۔ نماز مسافروں کی طرح پڑھے۔

مسئلہ ۱۳:- نماز پڑھتے پڑھتے نماز کے اندر ہی پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت ہو گئی تو مسافر نہیں رہی۔ یہ نماز بھی پوری پڑھے۔

مسئلہ ۱۴:- دو چار دن کے لئے رستہ میں کہیں ٹھہرنا پڑا لیکن کچھ ایسی باتیں ہو جاتی ہیں کہ جانا نہیں ہوتا ہے روز یہ نیت ہوتی ہے کہ کل پرسوں چلی جاؤں گی لیکن نہیں جانا ہوتا اسی طرح پندرہ یا بیس دن یا ایک مہینہ یا اس سے بھی زیادہ رہنا ہو گیا لیکن پورے پندرہ دن رہنے کی کبھی نیت نہیں ہوئی تب بھی مسافر رہے گی چاہے جتنے دن اسی طرح گذر جاویں۔

مسئلہ ۱۵:- تین منزل جانے کا ارادہ کر کے چلی پھر کچھ دور جا کر کسی وجہ سے ارادہ بدل گیا اور گھر لوٹ آئی تو جب سے لوٹنے کا ارادہ ہوا ہے تب ہی سے مسافر نہیں رہی۔

مسئلہ ۱۶:- کوئی اپنے خاوند کے ساتھ ہے رستہ میں جتنا وہ ٹھہرے گا اتنا ہی یہ ٹھہرے گی بے اسکے زیادہ نہیں ٹھہر سکتی تو ایسی حالت میں شوہر کی نیت کا اعتبار ہے اگر شوہر کا ارادہ پندرہ دن ٹھہرنے کا ہو تو عورت بھی مسافر نہیں رہی چاہے ٹھہرنے کی نیت کرے یا نہ کرے اور اگر مرد کا ارادہ کم ٹھہرنے کا ہو تو عورت بھی مسافر ہے۔

مسئلہ ۱۷:- تین منزل چل کے کہیں پہنچی تو اگر وہ اپنا گھر ہے تو مسافر نہیں رہی چاہے کم رہے یا زیادہ۔ اور اگر اپنا گھر نہیں ہے تو اگر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو تب بھی مسافر نہیں رہی اب نمازیں پوری پوری پڑھے۔ اور اگر نہ اپنا گھر ہے نہ پندرہ دن ٹھہرنے

کی نیت ہے تو وہاں پہنچکر بھی مسافر رہے گی۔ چار رکعت فرض کی دو رکعتیں پڑھتی رہے۔

مسئلہ ۱۸ :- رستہ میں کئی جگہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے دس دن یہاں پانچ دن وہاں بارہ دن وہاں لیکن پورے پندرہ دن کہیں ٹھہرنے کا ارادہ نہیں تب بھی مسافر رہے گی۔

مسئلہ ۱۹ :- کسی نے اپنا شہر بالکل چھوڑ دیا کسی دوسری جگہ گھر بنالیا اور وہیں رہنے سہنے لگی اب پہلے شہر سے اور پہلے گھر سے کچھ مطلب نہیں رہا تو اب وہ شہر اور پردیس دونوں برابر ہیں تو اگر سفر کرتے وقت رستہ میں وہ پہلا شہر پڑے اور دو چار دن وہاں رہنا ہو تو مسافر رہے گی۔ نمازیں سفر کی طرح پڑھے۔

مسئلہ ۲۰ :- اگر کسی کی نمازیں سفر میں قضا ہوگئیں تو گھر پہنچ کر بھی ظہر عصر عشاء کی دو ہی دو رکعتیں قضا پڑھے اور اگر سفر سے پہلے مثلاً ظہر کی نماز قضا ہوگئی تو سفر کی حالت میں چار رکعتیں اُسکی قضا پڑھے۔

مسئلہ ۲۱ :- بیاہ کے بعد اگر عورت مستقل طور پر اپنی سسرال رہنے لگی تو اُس کا اصلی گھر سسرال ہے تو اگر تین منزل چل کر میکے گئی اور پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت نہیں ہے تو مسافر رہے گی مسافرت کے قاعدے سے نماز روزہ کرے۔ اور اگر وہاں کا رہنا ہمیشہ کے لئے دل میں نہیں ٹھانا تو جو وطن پہلے سے اصلی تھا وہی اب بھی اصلی رہے گا۔

مسئلہ ۲۲ :- دریا میں کشتی چل رہی ہے اور نماز کا وقت آگیا تو اسی چلتی کشتی پر نماز پڑھ لے اگر کھڑے ہوکر پڑھنے میں سر گھومے تو بیٹھ کر پڑھے

مسئلہ ۲۳ :- ریل پر نماز پڑھنے کا بھی یہی حکم ہے کہ چلتی ریل پر نماز پڑھنا درست ہے اور اگر کھڑے ہوکر پڑھنے سے سر گھومے یا گرنے کا خوف ہو تو بیٹھ کر پڑھے۔

مسئلہ ۲۴ :- نماز پڑھتے میں ریل پھر گئی اور قبلہ دوسری طرف ہوگیا تو نماز ہی میں گھوم جاوے اور قبلہ کی طرف منہ کر لے۔

مسئلہ ۲۵ :- اگر تین منزل جانا ہو تو جب تک مردوں میں سے کوئی اپنا محرم یا شوہر ساتھ نہ ہو اُسوقت تک سفر کرنا درست نہیں ہے بے محرم کے ساتھ کے سفر کرنا بڑا گناہ ہے اور اگر ایک منزل یا دو منزل جانا ہو تب بھی بے محرم کے ساتھ جانا بہتر نہیں۔ حدیث میں اس کی بھی بڑی ممانعت آئی ہے۔

مسئلہ ۲۶ :- جس محرم کو خدا رسولؐ کا ڈر نہ ہو اور شریعت کی پابندی نہ کرتا ہو ایسے محرم کے ساتھ بھی سفر کرنا درست نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۷ :- یکہ یا بہلی جارہی ہے اور نماز کا وقت آگیا تو بہلی سے اُتر کر کسی الگ جگہ پر کھڑی ہو کر نماز پڑھ لیوے۔ اسی طرح اگر بہلی پر وضو نہ کرسکے تو اُتر کر کہیں آڑ میں بیٹھ کر وضو کرے۔ اگر برقع پاس نہ ہو تو چادر وغیرہ میں خوب لپٹ کر اُترے اور نماز پڑھے۔ ایسا گہرا پردہ جس میں نماز قضا ہو جاوے حرام ہے۔ ہر بات میں شریعت کی بات کو مقدم رکھے۔ پردہ کی بھی وہی حد رکھے جو شریعت نے بتلائی ہے۔ شریعت کی حد سے آگے بڑھنا اور خدا سے نڈر ہونا بڑی بیوقوفی اور نادانی ہے۔ البتہ بلاضرورت

پردہ میں کمی کرنا بے غیرتی اور گناہ ہے۔

مسئلہ ۲۸:- اگر ایسی بیمار ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے تب بھی چلتی بہلی پر نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔ اور اگر بہلی ٹھہرا لی لیکن جوا بیلوں کے کندھوں پر رکھا ہوا ہے تب بھی اُس پر نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔ بیل الگ کر کے نماز پڑھنا چاہیئے۔ یکہ کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک گھوڑا کھول کر الگ نہ کر دیا جائے اسوقت تک اسپر نماز پڑھنا درست نہیں۔

مسئلہ ۲۹:- اگر کسی کو بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہو تو پالکی اور میانے پر بھی نماز پڑھنا درست ہے لیکن پالکی جس وقت کہاروں کے کندھوں پر ہو اُسوقت پڑھنا درست نہیں زمین پر رکھوا لیوے تب پڑھے۔

مسئلہ ۳۰:- اگر اونٹ سے یا بہلی سے اُترنے میں جان یا مال کا اندیشہ ہے تو بدون اُترے بھی نماز درست ہے۔

مسئلہ ۱:- جب آدمی مرنے لگے تو اُسکو چت لٹا دو اور اسکے پیر قبلہ کی طرف کر دو اور سر اونچا کر دو تاکہ منہ قبلہ کی طرف ہو جاوے اور اسکے پاس بیٹھ کر زور زور سے کلمہ پڑھو تاکہ تم کو پڑھتے سُنکر خود بھی کلمہ پڑھنے لگے۔ اور اسکو کلمہ پڑھنے کا حکم نہ کرو۔ کیونکہ وہ وقت بڑا مشکل ہے نہ معلوم اُسکے منہ سے کیا نکل جاوے۔

مسئلہ ۲:- جب وہ ایک دفعہ کلمہ پڑھ لے تو چپ ہو رہو یہ کوشش نہ کرو کہ برابر کلمہ جاری رہے اور پڑھتے پڑھتے دم نکلے کیونکہ مطلب تو فقط اتنا ہے کہ سب سے آخری بات جو اسکے منہ سے نکلے کلمہ ہونا چاہیئے اسکی ضرورت نہیں کہ دم ٹوٹنے تک کلمہ برابر جاری رہے۔ ہاں اگر کلمہ پڑھ لینے کے بعد پھر کوئی دُنیا کی بات چیت کرے تو پھر کلمہ پڑھنے لگو۔ جب وہ پڑھ لیوے تو پھر چپ ہو رہو۔

مسئلہ ۳:- جب سانس اُکھڑ جائے اور جلدی جلدی چلنے لگے اور ٹانگیں ڈھیلی پڑ جاویں کہ کھڑی نہ ہو سکیں اور ناک ٹیڑھی ہو جاوے اور کنپٹیاں بیٹھ جاویں تو سمجھو کہ اسکی موت آگئی۔ اُسوقت کلمہ زور زور سے پڑھنا شروع کرو۔

مسئلہ ۴:- سورۂ یٰسین پڑھنے سے موت کی سختی کم ہو جاتی ہے۔ اسکے سرہانے یا اور کہیں اسکے پاس بیٹھ کر پڑھ دو۔ یا کسی سے پڑھوا دو۔

مسئلہ ۵:- اُسوقت کوئی ایسی بات نہ کرو کہ اُسکا دل دُنیا کی طرف مائل ہو جاوے کیونکہ یہ وقت دُنیا سے جدائی اور اللہ تعالےٰ کی درگاہ میں حاضری کا وقت ہے ایسے کام کرو ایسی باتیں کرو کہ دُنیا سے دل پھر کر اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہو جائے کہ مُردہ کی خیر خواہی اسی میں ہے۔ ایسے وقت بال بچوں کو سامنے لانا یا اور کوئی جس سے اسکو زیادہ محبت تھی اُسے سامنے لانا۔ ایسی باتیں کرنا کہ دل اسکا اُنکی طرف متوجہ ہو جائے اور اُنکی محبت اسکے دل میں سما جائے بڑی بُری بات ہے۔ دُنیا کی محبت لے کے رخصت ہوئی تو نعوذ باللہ بُری موت مری۔

مسئلہ ۶:- مرتے وقت اگر اسکے منہ سے خدانخواستہ کفر کی کوئی بات نکلے تو اس کا خیال نہ کرو نہ اس کا چرچا کرو بلکہ یہ سمجھو کہ

موت کی سختی سے عقل ٹھکانے نہیں رہی۔ اس وجہ سے ایسا ہوا، اور عقل جاتے رہنے کے وقت جو کچھ ہو سب معاف ہے۔ اور اللہ تعالٰی سے اسکی بخشش کی دعا کرتی رہو۔

مسئلہ ۷:۔ جب مر جائے تو سب عضو درست کر دو اور کسی کپڑے سے اسکا منہ اس ترکیب سے باندھ دو کہ کپڑا ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر اسکے دونوں سرے سر پر لے جاؤ اور گرہ لگا دو تاکہ منہ پھیل نہ جائے۔ اور آنکھیں بند کر دو اور پیر کے دونوں انگوٹھے ملا کے باندھ دو تاکہ ٹانگیں پھیلنے نہ پاویں۔ پھر کوئی چادر اڑھا دو اور نہلانے اور کفنانے میں جہاں تک ہو سکے جلدی کرو۔

مسئلہ ۸:۔ منہ وغیرہ بند کرتے وقت یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ

مسئلہ ۹:۔ مر جانے کے بعد اسکے پاس لوبان وغیرہ کچھ خوشبو سلگا دی جائے اور حیض و نفاس والی عورت اور جسکو نہانے کی ضرورت ہو وہ اسکے پاس سے ہٹ جائے۔

مسئلہ ۱۰:۔ مر جانے کے بعد جب تک اسکو غسل نہ دیا جاوے اسکے پاس قرآن مجید پڑھنا درست نہیں ہے۔

نہلانے کا بیان

مسئلہ ۱:۔ جب گور و کفن کا سب سامان ہو جائے اور نہلانا چاہو تو پہلے کسی تخت یا بڑے تختہ کو لوبان یا اگر کی بتی وغیرہ خوشبودار چیز کی دھونی دے دو۔ تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا سات دفعہ چاروں طرف دھونی دے کر مردے کو اس پر لٹا دو اور کپڑے اتار لو۔ اور کوئی کپڑا ناف سے لے کر زانو تک ڈال دو کہ اتنا بدن چھپا رہے۔

مسئلہ ۲:۔ اگر نہلانے کی کوئی جگہ الگ ہے کہ پانی کہیں الگ بہہ جاوے گا تو خیر۔ نہیں تو تخت کے نیچے گڑھا کھدوا لو کہ سارا پانی اسی میں جمع رہے۔ اگر گڑھا نہ کھدوایا اور پانی سارے گھر میں پھیلا تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ غرض فقط یہ ہے کہ آنے جانے میں کسی کو تکلیف نہ ہو اور کوئی پھسل کر گر نہ پڑے۔

مسئلہ ۳:۔ نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مردے کو استنجا کرا دو۔ لیکن اسکی رانوں اور استنجے کی جگہ اپنا ہاتھ مت لگاؤ اور اس پر نگاہ بھی نہ ڈالو۔ بلکہ اپنے ہاتھ میں کوئی کپڑا لپیٹ لو۔ اور جو کپڑا ناف سے لے کر زانو تک پڑا ہے اسکے اندر اندر دھلاؤ۔ پھر اسکو وضو کرا دو۔ لیکن نہ کلی کراؤ۔ نہ ناک میں پانی ڈالو۔ نہ گٹے تک ہاتھ دھلاؤ بلکہ پہلے منہ دھلاؤ۔ پھر ہاتھ کہنی سمیت پھر سر کا مسح۔ پھر دونوں پیر اور اگر تین دفعہ روئی تر کر کے دانتوں اور مسوڑوں پر پھیر دی جائے اور ناک کے دونوں سوراخوں میں پھیر دی جائے تو بھی جائز ہے اور اگر مردہ نہانے کی حاجت میں یا حیض و نفاس میں مر جائے تو اس طرح سے منہ اور ناک میں پانی پہنچانا ضروری ہے اور ناک اور منہ اور کانوں میں روئی بھر دو تاکہ وضو کراتے اور نہلاتے وقت پانی نہ جانے پاوے۔ جب وضو کرا چکو تو سر کو گل خیرو سے یا کسی اور چیز سے جس سے صاف ہو جاوے جیسے بیسن یا کھلی یا صابون سے مل کر دھو دے اور صاف کر کے پھر مردے کو بائیں کروٹ پر لٹا کر

بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی نیم گرم تین دفعہ سر سے پیر تک ڈالے یہاں تک کہ بائیں کروٹ تک پانی پہنچ جاوے۔ پھر داہنی کروٹ پر لٹاوے اور اسی طرح سر سے پیر تک تین مرتبہ اتنا پانی ڈالے کہ داہنی کروٹ تک پہنچ جاوے۔ اسکے بعد مُردے کو اپنے بدن کی ٹیک لگا کر ذرا بٹھلاوے اور اسکے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملے اور دباوے اگر کچھ پاخانہ نکلے تو اسکو پونچھ کے دھو ڈالے اور وضو اور غسل میں اسکے نکلنے سے کچھ نقصان نہیں اب دہراؤ۔ اسکے بعد پھر اسکو بائیں کروٹ پر لٹاوے اور کافور پڑا ہوا پانی سر سے پیر تک تین دفعہ ڈالے۔ پھر سارا بدن کسی کپڑے سے پونچھ کے کفنا دو۔

مسئلہ ۴:۔ اگر بیری کے پتے ڈالکر پکایا ہوا پانی نہ ہو تو یہی سادہ نیم گرم پانی کافی ہے۔ اسی سے اسی طرح تین دفعہ نہلا دیوے اور بہت تیز گرم پانی سے مُردے کو نہ نہلاوے۔ اور نہلانے کا یہ طریقہ جو بیان ہوا سُنّت ہے۔ اگر کوئی اس طرح تین دفعہ نہ نہلاوے بلکہ ایک دفعہ سارے بدن کو دھو ڈالے تب بھی فرض ادا ہو گیا۔

مسئلہ ۵:۔ جب مُردے کو کفن پر رکھو تو سر پر عطر لگا دو۔ اگر مردہ مرد ہو تو ڈاڑھی پر بھی عطر لگا دو پھر ماتھے اور ناک اور دونوں ہتھیلی اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر کافور مل دو۔ بعضے بعضے کفن میں عطر لگاتے ہیں اور عطر کی پھریری کان میں رکھ دیتے ہیں یہ سب جہالت ہے جتنا شرع میں آیا ہے اس سے زائد مت کرو۔

مسئلہ ۶:۔ بالوں میں کنگھی نہ کرو نہ ناخن کاٹو نہ کہیں کے بال کاٹو سب اسی طرح رہنے دو۔

مسئلہ ۷:۔ اگر کوئی مرد مر گیا اور مردوں میں سے کوئی نہلانے والا نہیں ہے تو بیوی کے علاوہ اور کسی عورت کو اسکو غسل دینا جائز نہیں۔ اگرچہ محرم ہی ہو۔ اگر بیوی بھی نہ ہو تو اسکو تیمم کرا دو لیکن اسکے بدن میں ہاتھ نہ لگاؤ۔ بلکہ اپنے ہاتھ میں پہلے دستانے پہن لو تب تیمم کراؤ۔

مسئلہ ۸:۔ کسی کا خاوند مر گیا تو اسکی بی بی کو اس کا نہلانا اور کفنانا درست ہے اور اگر بیوی مر جاوے تو خاوند کو بدن چھونا اور ہاتھ لگانا درست نہیں۔ البتہ دیکھنا درست ہے اور کپڑے کے اوپر سے ہاتھ لگانا بھی درست ہے۔

مسئلہ ۹:۔ جو عورت حیض یا نفاس سے ہو وہ مُردے کو نہ نہلاوے کہ یہ مکروہ اور منع ہے۔

مسئلہ ۱۰:۔ بہتر یہ ہے کہ جس کا رشتہ زیادہ قریب ہو وہ نہلاوے اور اگر وہ نہ نہلا سکے تو کوئی دیندار نیک عورت نہلاوے۔

مسئلہ ۱۱:۔ اگر نہلانے میں کوئی عیب دیکھے تو کسی سے نہ کہے۔ اگر خدانخواستہ مرنے سے اسکا چہرہ بگڑ گیا اور کالا ہو گیا تو یہ بھی نہ کہے اور بالکل اس کا چرچا نہ کرے کہ یہ سب ناجائز ہے۔ ہاں اگر وہ کھلم کھلا کوئی گناہ کرتی ہو جیسے ناچتی تھی یا گانے بجانے کا پیشہ کرتی تھی یا زندی تھی تو ایسی باتیں کہہ دینا درست ہیں کہ اور لوگ ایسی باتوں سے بچیں اور توبہ کریں۔

کفنانے کا بیان

مسئلہ ۱:۔ عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنانا سنت ہے۔ ایک کرتہ دوسرے ازار تیسرے سر بند چوتھے چادر۔ پانچویں سینہ بند۔ ازار سر سے لے کر پاؤں تک ہونا چاہیئے اور چادر اس سے ایک ہاتھ بڑی ہو اور کرتہ گلے سے لیکر پاؤں تک ہو لیکن نہ اسمیں کلی ہوں نہ آستین۔ اور سر بند تین ہاتھ لمبا ہو۔ اور سینہ بند چھاتیوں سے لے کر رانوں تک چوڑا اور اتنا لمبا ہو کہ بندھ جاوے۔

مسئلہ ۲:۔ اگر کوئی پانچ کپڑوں میں نہ کفناوے بلکہ فقط تین کپڑے کفن میں دیوے۔ ایک ازار۔ دوسرے چادر۔ تیسرے سر بند تو یہ بھی درست ہے اور اتنا کفن بھی کافی ہے۔ اور تین کپڑوں سے بھی کم دینا مکروہ اور برا ہے ہاں اگر کوئی مجبوری اور لاچاری ہو تو کم دینا بھی درست ہے۔

مسئلہ ۳:۔ سینہ بند اگر چھاتیوں سے لے کر ناف تک ہو تب بھی درست ہے۔ لیکن رانوں تک ہونا زیادہ اچھا ہے۔

مسئلہ ۴:۔ پہلے کفن کو تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا سات دفعہ لوبان وغیرہ کی دھونی دے دو تب اسمیں مردے کو کفنادو۔

مسئلہ ۵:۔ کفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چادر بچھاؤ پھر ازار اسکے اوپر کرتہ۔ پھر مردے کو اس پر لیجاکے پہلے کرتہ پہناؤ۔ اور سر کے بالوں کو دو حصے کر کے کرتے کے اوپر سینے پر ڈال دو۔ ایک حصہ داہنی طرف اور ایک بائیں طرف اسکے بعد سر بند سر پر اور بالوں پر ڈال دو اسکو نہ باندھو نہ لپیٹو۔ پھر ازار لپیٹ دو پہلے بائیں طرف لپیٹو پھر داہنی طرف اسکے بعد سینہ بند باندھ دو پھر چادر لپیٹو۔ پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف۔ پھر کسی دھجی سے پاؤں اور سر کی طرف کفن کو باندھ دو اور ایک بند سے کمر کے پاس بھی باندھ دو کہ رستہ میں کہیں کھل نہ پڑے۔

مسئلہ ۶:۔ سینہ بند کو اگر سر بند کے بعد ازار لپیٹنے سے پہلے ہی باندھ دیا تو یہ بھی جائز ہے اور اگر سب کفنوں کے اوپر سے باندھے تو بھی درست ہے۔

مسئلہ ۷:۔ جب کفنا چکو تو رخصت کرو کہ مرد لوگ نماز پڑھ کر دفنا دیویں۔

مسئلہ ۸:۔ اگر عورتیں جنازے کی نماز پڑھ دیں تو بھی جائز ہے لیکن چونکہ ایسا اتفاق کبھی نہیں ہوتا ہے اسلئے ہم نماز اور دفنانے کے مسئلے بیان نہیں کرتے۔

مسئلہ ۹:۔ کفن میں یا قبر کے اندر عہد نامہ یا اپنے پیر کا شجرہ یا اور کوئی دعا رکھنا درست نہیں۔ اسی طرح کفن پر یا سینہ پر کافور سے یا روشنائی سے کلمہ وغیرہ کوئی دعا لکھنا بھی درست نہیں۔ البتہ کعبہ شریف کا غلاف یا اپنے پیر کا رومال وغیرہ کوئی کپڑا تبرکاً رکھ دینا درست ہے

مسئلہ ۱۰:۔ جو بچہ زندہ پیدا ہوا پھر تھوڑی ہی دیر میں مر گیا یا فوراً پیدا ہونے کے بعد ہی مر گیا تو وہ بھی اسی قاعدہ سے نہلایا جاوے اور

ف اور مرد کو تین کپڑوں میں کفنانا سنت ہے۔ ایک ازار۔ ایک کرتہ۔ ایک چادر ۱۲ ف

کفنا کے نماز پڑھی جاوے پھر دفن کر دیا جاوے اور اس کا نام بھی کچھ رکھا جاوے۔

مسئلہ ۱۱:- جو بچہ ماں کے پیٹ سے مرا ہی پیدا ہوا۔ پیدا ہوتے وقت زندگی کی کوئی علامت نہیں پائی گئی اسکو بھی اسی طرح نہلاؤ لیکن قاعدے کے موافق کفن نہ دو۔ بلکہ کسی ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دو اور نام اسکا بھی کچھ نہ کچھ رکھ دینا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۲:- اگر حمل گر جاوے تو اگر بچہ کے ہاتھ پاؤں منہ ناک وغیرہ عضو کچھ نہ بنے ہوں تو نہ نہلاوے اور نہ کفناوے کچھ بھی نہ کرے بلکہ کسی کپڑے میں لپیٹ کر ایک گڑھا کھود کر گاڑ دو اور اگر اس بچہ کے کچھ عضو بن گئے ہیں تو اس کا وہی حکم ہے جو مردہ بچہ پیدا ہونے کا ہے یعنی نام رکھا جاوے اور نہلا دیا جاوے لیکن قاعدہ کے موافق کفن نہ دیا جائے نہ نماز پڑھی جائے بلکہ کپڑے میں لپیٹ کر کے دفن کر دیا جاوے۔

مسئلہ ۱۳:- لڑکے کا فقط سر نکلا اسوقت وہ زندہ تھا پھر مر گیا تو اس کا وہی حکم ہے جو مردہ پیدا ہونے کا حکم ہے البتہ اگر زیادہ حصہ نکل آیا اسکے بعد مرا تو ایسا سمجھیں گے کہ زندہ پیدا ہوا۔ اگر سر کی طرف سے پیدا ہوا تو سینہ تک نکلنے سے سمجھیں گے کہ زیادہ حصہ نکل آیا۔ اور اگر الٹا پیدا ہوا تو ناف تک نکلنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۴:- اگر چھوٹی لڑکی مر جاوے جو ابھی جوان نہیں ہوئی لیکن جوانی کے قریب پہنچ گئی ہے تو اسکے کفن کے بھی وہی پانچ کپڑے سنت ہیں جو جوان عورت کیلئے ہیں اگر پانچ کپڑے نہ دو تین ہی کپڑے دو تب بھی کافی ہے۔ غرضیکہ جو حکم سیانی عورت کا ہے وہ ہی کنواری اور چھوٹی لڑکی کا بھی حکم ہے۔ مگر سیانی کے لئے وہ حکم تاکیدی ہے اور کم عمر کے لئے بہتر ہے۔

مسئلہ ۱۵:- جو لڑکی بہت چھوٹی ہو جوانی کے قریب بھی نہ ہوئی ہو اسکے لئے بہتر یہی ہے کہ پانچ کپڑے دیئے جاویں اور دو کپڑے دینا بھی درست ہے ایک ازار اور ایک چادر۔

مسئلہ ۱۶:- اگر کوئی لڑکا مر جاوے اور اسکے نہلانے اور کفنانے کی تم کو ضرورت پڑے تو اسی ترکیب سے نہلاؤ جو اوپر بیان ہو چکی۔ اور کفنانے کا بھی وہی طریقہ ہے جو اوپر تم کو معلوم ہوا بس اتنا ہی فرق ہے کہ عورت کا کفن پانچ کپڑے ہیں اور مرد کا کفن تین کپڑے، ایک چادر ایک ازار ایک کرتہ۔

مسئلہ ۱۷:- مرد کے کفن میں اگر دو ہی کپڑے ہوں یعنی چادر اور ازار، اور کرتہ نہ ہو تب بھی کچھ حرج نہیں دو کپڑے بھی کافی ہیں اور دو سے کم دینا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی مجبوری اور لاچاری ہو تو مکروہ بھی نہیں۔

مسئلہ ۱۸:- جو چادر جنازے کے اوپر یعنی چارپائی پر ڈالی جاتی ہے وہ کفن میں شامل نہیں ہے کفن فقط اتنا ہی ہے جو ہم نے بیان کیا۔

مسئلہ ۱۹:- جس شہر میں کوئی مرے وہیں اسکا گور و کفن کیا جاوے۔ دوسری جگہ لیجانا بہتر نہیں ہے۔ البتہ اگر کوئی جگہ کوس آدھ کوس دور ہو تو وہاں لیجانے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔

مسائل ذیل کے پڑھانے کا طریقہ

اگر پڑھانے والا مرد ہو تو ان مسائل کو خود نہ پڑھاوے یا تو اپنی بیوی کی معرفت سمجھاوے یا پڑھنے والی کو ہدایت کر دے کہ ان مسائل کو بطور خود دیکھ لینا اور اگر پڑھنے والا کم عمر لڑکا ہو اسکو بھی نہ پڑھاویں بلکہ ہدایت کر دیں کہ بعد کو دیکھ لے فقط۔

مسائل۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حیض اور استحاضہ کا بیان

مسئلہ ۱:۔ ہر مہینہ میں جو آگے کی راہ سے معمولی خون آتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲:۔ کم سے کم حیض کی مدت تین دن تین رات ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس رات ہے۔ کسی کو تین دن تین رات سے کم خون آیا تو وہ حیض نہیں ہے۔ بلکہ استحاضہ ہے کہ کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے ایسا ہو گیا ہے اور اگر دس دن رات سے زیادہ خون آیا ہے تو جتے دن دس سے زیادہ آیا ہے وہ بھی استحاضہ ہے۔

مسئلہ ۳:۔ اگر تین دن تو ہو گئے لیکن تین راتیں نہیں ہوئیں جیسے جمعہ کو صبح سے خون آیا اور اتوار کو شام کے وقت بعد مغرب بند ہو گیا تب بھی یہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ اگر تین دن رات سے ذرا بھی کم ہو تو وہ حیض نہیں جیسے جمعہ کو سورج نکلتے وقت خون آیا اور دوشنبہ کو سورج نکلنے سے ذرا پہلے بند ہو گیا تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ ۴:۔ حیض کی مدت کے اندر سرخ زرد سبز خاکی یعنی مٹیالا سیاہ جو رنگ آوے سب حیض ہے جب تک گدی بالکل سپید نہ دکھلائی دے اور جب بالکل سپید رہے جیسی کہ رکھی گئی تھی تو اب حیض سے پاک ہو گئی۔

مسئلہ ۵:۔ نو برس سے پہلے اور پچپن برس کے بعد کسی کو حیض نہیں آتا ہے اسلئے نو برس سے چھوٹی لڑکی کو جو خون آوے وہ حیض نہیں ہے بلکہ استحاضہ ہے۔ اگر پچپن برس کے بعد کچھ نکلے تو اگر خون خوب سرخ یا سیاہ ہو تو حیض ہے اور اگر زرد یا سبز یا خاکی رنگ ہو تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ البتہ اگر اس عورت کو اس عمر سے پہلے بھی زرد یا سبز یا خاکی رنگ آتا ہو تو پچپن برس کے بعد بھی یہ رنگ حیض سمجھے جاوینگے اور اگر عادت کے خلاف ایسا ہوا تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ ۶:۔ کسی کو ہمیشہ تین دن یا چار دن خون آتا تھا پھر کسی مہینہ میں زیادہ آ گیا لیکن دس دن سے زیادہ نہیں آیا وہ سب حیض ہے اور اگر دس دن سے بھی بڑھ گیا تو جتے دن پہلے سے عادت کے ہیں آنا تو حیض ہے باقی سب استحاضہ ہے۔ اسکی مثال یہ ہے کہ کسی کو ہمیشہ تین دن حیض آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینہ میں نو دن یا دس دن رات خون آیا تو سب حیض ہے اور اگر دس دن رات سے ایک لحظہ بھی زیادہ خون آوے تو وہی تین دن حیض کے ہیں اور باقی دنوں کا سب استحاضہ ہے ان دنوں کی نمازیں قضا پڑھنا واجب ہیں۔

مسئلہ ۷ :- ایک عورت ہے جس کی کوئی عادت مقرر نہیں ہے کبھی چار دن خون آتا ہے کبھی سات دن اسی طرح بدلتا رہتا ہے کبھی دس دن بھی آجاتا ہے تو یہ سب حیض ہے ایسی عورت کو اگر کبھی دس دن رات سے زیادہ خون آوے تو دیکھو کہ اس سے پہلے مہینہ میں کتنے دِن حیض آیا تھا بس اتنے ہی دِن حیض کے اور باقی سب استحاضہ ہے۔

مسئلہ ۸ : کسی کو ہمیشہ چار دن حیض آتا تھا پھر ایک مہینہ میں پانچ دِن خون آیا اسکے بعد دُوسرے مہینہ میں پندرہ دِن خون آیا تو اس پندرہ دِن میں سے پانچ دِن حیض کے ہیں اور دس دن استحاضہ ہے اور پہلی عادت کا اعتبار نہ کرینگے اور یہ سمجھیں گے کہ عادت بدل گئی اور پانچ دن کی عادت ہوگئی۔

مسئلہ ۹ : کسی کو دس دِن سے زیادہ خون آیا اور اسکو اپنی پہلی عادت بالکل یاد نہیں کہ پہلے مہینے میں کے دِن خون آیا تھا تو اسکے مسئلے بہت باریک ہیں جن کا سمجھنا مشکل ہے اور ایسا اتفاق بھی کم پڑتا ہے اسلئے ہم اسکا حکم بیان نہیں کرتے اگر کبھی ضرورت پڑے تو کسی بڑے عالم سے پُوچھ لینا چاہیئے اور کسی ایسے ویسے معمولی مولوی سے ہرگز نہ پُوچھے۔

مسئلہ ۱۰ :- کسی لڑکی نے پہلے پہل خون دیکھا تو اگر دس دن یا اس سے کچھ کم آوے سب حیض ہے اور جو دس دن سے زیادہ آوے تو پورے دس دن حیض ہے اور جتنا زیادہ ہو وہ سب استحاضہ ہے۔

مسئلہ ۱۱ :- کسی نے پہلے پہل خون دیکھا اور وہ کسی طرح بند نہیں ہوا کئی مہینے تک برابر آتا رہا تو جس دن خون آیا ہے اس دن سے لے کر دس دن رات حیض ہے اسکے بعد بیس دن استحاضہ ہے اسی طرح برابر دس دن حیض اور بیس دن استحاضہ سمجھا جاوے گا۔

مسئلہ ۱۲ :- دو حیض کے درمیان میں پاک رہنے کی مدت کم سے کم پندرہ دِن ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ سو اگر کسی وجہ سے کسی کو حیض آنا بند ہو جاوے تو جتنے مہینے تک خون نہ آوے گا پاک رہے گی۔

مسئلہ ۱۳ : اگر کسی کو تین دن رات خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر تین دن رات خون آیا تو تین دن پہلے کے اور تین دن یہ جو پندرہ دن کے بعد ہیں حیض کے ہیں اور بیچ میں پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہے۔

مسئلہ ۱۴ :- اور اگر ایک یا دو دِن خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر ایک یا دو دِن خون آیا تو بیچ میں پندرہ دن تو پاکی کا زمانہ ہی ہے اِدھر اُدھر ایک یا دو دِن جو خون آیا ہے وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ ۱۵ :- اگر ایک دن یا کئی دِن خون آیا۔ پھر پندرہ دِن سے کم پاک رہی اسکا کچھ اعتبار نہیں ہے بلکہ یُوں سمجھیں گے کہ گویا اول سے آخر تک برابر خون جاری رہا۔ سو جتنے دِن حیض آنے کی عادت ہو اتنے دِن تو حیض کے ہیں باقی سب استحاضہ ہے۔ مثال اسکی یہ ہے کہ کسی کو ہر مہینہ کی پہلی اور دُوسری اور تیسری تاریخ حیض آنے کا معمول ہے پھر کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ پہلی تاریخ کو خون آیا پھر چودہ دِن پاک رہی۔ پھر ایک دن خون آیا تو ایسا سمجھیں گے کہ سولہ دِن گویا برابر خون آیا کیا۔ سو اسمیں سے تین دن اول کے تو حیض کے ہیں اور

تیرہ دن استحاضہ ہے۔ اور اگر چوتھی پانچویں چھٹی تاریخ حیض کی عادت تھی تو یہی تاریخیں حیض کی ہیں اور تین دن اوّل کے اور دس دن بعد کے استحاضہ کے ہیں اور اگر اسکی کچھ عادت نہ ہو بلکہ پہلے پہل خون آیا ہو تو دس دن حیض ہے اور چھ دن استحاضہ ہے۔

مسئلہ ۱۶: حمل کے زمانہ میں جو خون آوے وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے چاہے جے دن آوے۔

مسئلہ ۱۷: بچہ پیدا ہونے کے وقت بچہ نکلنے سے پہلے جو خون آوے وہ بھی استحاضہ ہے۔ بلکہ جب تک بچہ آدھے سے زیادہ نہ نکل آوے تب تک جو خون آوے گا اسکو استحاضہ ہی کہیں گے۔

حیض کے احکام

مسئلہ ۱: حیض کے زمانہ میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا درست نہیں۔ اتنا فرق ہے کہ نماز تو بالکل معاف ہو جاتی ہے پاک ہونے کے بعد بھی اسکی قضا واجب نہیں ہوتی لیکن روزہ معاف نہیں ہوتا پاک ہونے کے بعد قضا رکھنی پڑے گی۔

مسئلہ ۲: اگر فرض نماز پڑھتے میں حیض آگیا تو وہ نماز بھی معاف ہوگئی۔ پاک ہونے کے بعد اسکی قضا نہ پڑھے اور اگر نفل یا سنت میں حیض آگیا تو اسکی قضا پڑھنا پڑے گی۔ اور اگر آدھے روزہ کے بعد حیض آیا تو وہ روزہ ٹوٹ گیا جب پاک ہو تو قضا رکھے۔ اگر نفل روزہ میں حیض آجاوے تو اسکی بھی قضا رکھے۔

مسئلہ ۳: اگر نماز کے اخیر وقت میں حیض آیا اور ابھی نماز نہیں پڑھی ہے تب بھی معاف ہوگئی۔

مسئلہ ۴: حیض کے زمانہ میں مرد کے پاس رہنا یعنی صحبت کرنا درست نہیں اور صحبت کے سوا اور سب باتیں درست ہیں۔ (جن میں عورت کے ناف سے لے کر گھٹنے تک کا جسم مرد کے کسی عضو سے مس نہ ہو) یعنی ساتھ کھانا پینا لیٹنا وغیرہ درست ہے۔

مسئلہ ۵: کسی کی عادت پانچ دن کی یا نو دن کی تھی سو جتنے دن کی عادت تھی اتنے ہی دن خون آیا پھر بند ہو گیا تو جب تک نہا نہ لیوے تب تک صحبت کرنا درست نہیں اگر غسل نہ کرے تو جب ایک نماز کا وقت گذر جائے کہ ایک نماز کی قضا اسکے ذمہ واجب ہو جاوے تب صحبت درست ہے اس سے پہلے درست نہیں۔

مسئلہ ۶: اگر عادت پانچ دن کی تھی اور خون چار ہی دن آکے بند ہو گیا تو نہا کے نماز پڑھنا واجب ہے لیکن جب تک پانچ دن پورے نہ ہو لیں تب تک صحبت کرنا درست نہیں ہے کہ شاید پھر خون آجاوے۔

مسئلہ ۷: اور اگر پورے دس دن رات حیض آیا تو جب سے خون بند ہو جاوے اسی وقت سے صحبت کرنا درست ہے چاہے نہا چکی ہو یا ابھی نہ نہائی ہو۔

مسئلہ ۸: اگر ایک یا دو دن خون آکر بند ہو گیا تو نہانا واجب نہیں ہے وضو کر کے نماز پڑھے لیکن ابھی صحبت کرنا درست نہیں

اگر پندرہ دن گذرنے سے پہلے خون آجاوے گا تو اب معلوم ہوگا کہ وہ حیض کا زمانہ تھا حساب سے جتنے دن حیض کے ہوں ان کو حیض سمجھے اور اب غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر پُورے پندرہ دن بیچ میں گذر گئے اور خون نہیں آیا تو معلوم ہوا کہ وہ استحاضہ تھا سو ایک دن یا دو دن خون آنے کی وجہ سے جو نمازیں نہیں پڑھیں اب انکی قضا پڑھنا چاہیئے۔

مسئلہ ۹:۔ تین دن حیض آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینے میں ایسا ہوا کہ تین دن پُورے ہو چکے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی غسل نہ کرے نہ نماز پڑھے اگر پُورے دس دن رات پر یا اس سے کم میں خون بند ہو جاوے تو ان سب دنوں کی نمازیں معاف ہیں کچھ قضا نہ پڑھنا پڑیگی اور یُوں کہینگے کہ عادت بدل گئی اسلئے یہ سب دن حیض کے ہونگے اور اگر گیارھویں دن بھی خون آیا تو اب معلوم ہوا کہ حیض کے فقط تین ہی دن تھے یہ سب استحاضہ ہے پس گیارھویں دن نہاوے اور سات دن کی نمازیں قضا پڑھے اور اب نمازیں نہ چھوڑے۔

مسئلہ ۱۰:۔ اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ نماز کا وقت بالکل تنگ ہے کہ جلدی اور پھرتی سے نہا دھو ڈالے تو نہانے کے بعد بالکل ذرا سا وقت بچے گا جس میں صرف ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ کے نیت باندھ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی تب بھی اسوقت کی نماز واجب ہو جاوے گی اور قضا پڑھنی پڑیگی اور اگر اس سے بھی کم وقت ہو تو نماز معاف ہے اسکی قضا پڑھنا واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۱:۔ اور اگر پُورے دس دن رات حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ بالکل ذرا سا بس اتنا وقت ہے کہ ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتی اور نہانے کی بھی گنجائش نہیں تو بھی نماز واجب ہو جاتی ہے۔ اسکی قضا پڑھنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۲:۔ اگر رمضان شریف میں دن کو پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے۔ شام تک روزہ داروں کی طرح سے رہنا واجب ہے لیکن یہ دن روزہ میں محسوب نہ ہوگا بلکہ اسکی بھی قضا رکھنی پڑے گی۔

مسئلہ ۱۳:۔ اور اگر رات کو پاک ہوئی اور پُورے دس دن رات حیض آیا ہے تو اگر اتنی ذرا سی رات باقی ہو جس میں ایک دفعہ اللہ اکبر بھی نہ کہہ سکے تب بھی صبح کا روزہ واجب ہے اور اگر دس دن سے کم حیض آیا ہے تو اگر اتنی رات باقی ہو کہ پھرتی سے غسل تو کر لے گی لیکن غسل کے بعد ایک دفعہ بھی اللہ اکبر نہ کہہ پاویگی تو بھی صبح کا روزہ واجب ہے، اگر اتنی رات تو تھی لیکن غسل نہیں کیا تو روزہ نہ توڑے بلکہ روزہ کی نیت کرلے اور صبح کو نہا لیوے اور جو اس سے بھی کم رات ہو یعنی غسل بھی نہ کر سکے تو صبح کا روزہ جائز نہیں ہے۔ لیکن دن کو کچھ کھانا پینا بھی درست نہیں بلکہ سارا دن روزہ داروں کی طرح رہے پھر اسکی قضا رکھے۔

مسئلہ ۱۴:۔ جب خون سوراخ سے باہر کی کھال میں نکل آوے تب سے حیض شروع ہو جاتا ہے۔ اس کھال سے باہر چاہے نکلے یا نہ نکلے اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے تو اگر کوئی سوراخ کے اندر روئی وغیرہ رکھ لیوے جس سے خون باہر نہ نکلنے پاوے تو جب تک سوراخ کے اندر ہی اندر خون رہے اور باہر والی روئی وغیرہ پر خون کا دھبہ نہ آوے تب تک حیض کا حکم نہ لگاوینگے جب خون کا دھبہ باہر والی کھال میں آجاوے یا روئی وغیرہ کھینچ کر باہر نکال لے تب سے حیض کا حساب ہوگا۔

مسئلہ ۱۵ :- پاک عورت نے رات کو فرج داخل میں گدی رکھ لی تھی۔ جب صبح ہوئی تو اس پر خون کا دھبہ دیکھا تو جس وقت سے دھبہ دیکھا ہے اسی وقت سے حیض کا حکم لگاوینگے۔

استحاضہ اور معذور کے احکام

مسئلہ ۱ :- استحاضہ کا حکم ایسا ہے جیسے کسی کے نکسیر پھوٹے اور بند نہ ہو۔ ایسی عورت نماز بھی پڑھے روزہ بھی رکھے قضا نہ کرنا چاہیئے اور اس سے صحبت کرنا بھی درست ہے۔

مسئلہ ۲ - جس کو ایسی نکسیر پھوٹی ہو کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی۔ یا کوئی ایسا زخم ہے کہ برابر بہتا رہتا ہے کوئی ساعت بہنا بند نہیں ہوتا۔ یا پیشاب کی بیماری ہے کہ ہر وقت قطرہ آتا رہتا ہے اتنا وقت نہیں ملتا کہ طہارت سے نماز پڑھ سکے تو ایسے شخص کو معذور کہتے ہیں اسکا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے جب تک وہ وقت رہے گا تب تک اس کا وضو باقی رہے گا۔ البتہ جس بیماری میں مبتلا ہے اسکے سوا اگر کوئی اور بات ایسی پائی جاوے جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو وضو جاتا رہے گا اور پھر سے کرنا پڑے گا۔ اسکی مثال یہ ہے کہ کسی کو ایسی نکسیر پھوٹی کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی اسنے ظہر کے وقت وضو کر لیا تو جب تک ظہر کا وقت رہے گا نکسیر کے خون کی وجہ سے اسکا وضو نہ ٹوٹے گا۔ البتہ اگر پاخانہ پیشاب گئی یا سوئی چبھ گئی اس سے خون نکل پڑا تو وضو جاتا رہا پھر وضو کرے۔ جب یہ وقت چلا گیا دوسری نماز کا وقت آگیا تو اب دوسرے وقت دوسرا وضو کرنا چاہیئے۔ اسی طرح ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے اور اس وضو سے فرض نفل جو نماز چاہے پڑھے۔

مسئلہ ۳ - اگر فجر کے وقت وضو کیا تو آفتاب نکلنے کے بعد اس وضو سے نماز نہیں پڑھ سکتی دوسرا وضو کرنا چاہیئے اور جب آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو اس وضو سے ظہر کی نماز پڑھنا درست ہے۔ ظہر کے وقت نیا وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے جب عصر کا وقت آویگا تب نیا وضو کرنا پڑے گا۔ ہاں اگر کسی اور وجہ سے ٹوٹ جاوے تو یہ اور بات ہے۔

مسئلہ ۴ - کسی کے ایسا زخم تھا کہ ہر دم بہا کرتا تھا۔ اُسنے وضو کیا پھر دوسرا زخم پیدا ہو گیا اور بہنے لگا تو وضو ٹوٹ گیا پھر سے وضو کرے۔

مسئلہ ۵ - آدمی معذور جب بنتا ہے اور یہ حکم اُسوقت لگاتے ہیں کہ پورا ایک وقت اسی طرح گذر جائے کہ خون برابر بہا کرے اور اتنا بھی وقت نہ ملے کہ اس وقت کی نماز طہارت سے پڑھ سکے۔ اگر اتنا وقت مل گیا کہ اس میں طہارت سے نماز پڑھ سکتی ہے تو اسکو معذور نہ کہیں گے۔ اور جو حکم ابھی بیان ہوا ہے اس پر نہ لگاوینگے۔ البتہ جب پورا ایک وقت اسی طرح گذر گیا کہ اس کو طہارت سے نماز پڑھنے کا موقع نہیں ملا یہ معذور ہو گئی اب اسکا وہی حکم ہے کہ ہر وقت نیا وضو کر لیا کرے۔ پھر جب دوسرا وقت آوے تو اسمیں ہر وقت خون کا بہنا شرط نہیں ہے بلکہ وقت بھر میں اگر ایک دفعہ بھی خون آجایا کرے اور سارے وقت بند رہے تو بھی معذور باقی رہے گی۔ ہاں اگر اسکے بعد ایک

پورا وقت ایسا گذر جاوے جس میں خون بالکل نہ آوے تو اب معذور نہیں رہی اب اس کا حکم یہ ہے کہ جتنے دفعہ خون نکلے گا وضو ٹوٹ جاوے گا۔ خوب اچھی طرح سمجھ لو۔

مسئلہ ۶۔ ظہر کا وقت کچھ ہو لیا تھا تب زخم وغیرہ کا خون بہنا شروع ہوا تو اخیر وقت تک انتظار کرے اگر بند ہو جاوے تو خیر نہیں تو وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ پھر اگر عصر کے پورے وقت میں اسی طرح بہا کیا کہ نماز پڑھنے کی مہلت نہیں ملی تو اب عصر کا وقت گذرنے کے بعد معذور ہونے کا حکم لگاویں گے۔ اور اگر عصر کے وقت کے اندر ہی اندر بند ہو گیا تو وہ معذور نہیں ہے جو نمازیں اتنے وقت میں پڑھی ہیں وہ درست نہیں ہوئیں پھر سے پڑھے۔

مسئلہ۔ ایسی معذور نے پیشاب پاخانہ کی وجہ سے وضو کیا اور جس وقت وضو کیا تھا اس وقت خون بند تھا۔ جب وضو کر چکی تب خون آیا تو اس خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاوے گا۔ البتہ جو وضو نکسیر وغیرہ کے سبب کیا ہے خاص وہ وضو نکسیر کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ ۸۔ اگر یہ خون کپڑے وغیرہ میں لگ جاوے تو دیکھو اگر ایسا ہو کہ نماز ختم کرنے سے پہلے ہی پھر لگ جاوے گا تو اس کا دھونا واجب نہیں ہے اور اگر یہ معلوم ہو کہ اتنی جلدی نہ بھرے گا بلکہ نماز طہارت سے ادا ہو جائے گی تو دھوڈالنا واجب ہے۔ اگر ایک روپے سے بڑھ جاوے تو بے دھوئے ہوئے نماز نہ ہوگی۔

نفاس کا بیان

مسئلہ ۱:۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد آگے کی راہ سے جو خون آتا ہے اسکو نفاس کہتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ نفاس کے چالیس دن ہیں اور کم کی کوئی حد نہیں۔ اگر کسی کو ایک آدھ گھڑی آکر خون بند ہو جاوے تو وہ بھی نفاس ہے۔

مسئلہ ۲:۔ اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد کسی کو بالکل خون نہ آوے تب بھی جننے کے بعد نہانا واجب ہے

مسئلہ ۳:۔ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا لیکن ابھی پورا نہیں نکلا۔ اس وقت جو خون آوے وہ بھی نفاس ہے اور اگر آدھے سے کم نکلا تھا اس وقت خون آیا تو وہ استحاضہ ہے اگر ہوش و حواس باقی ہوں تو اس وقت بھی نماز پڑھے نہیں تو گنہگار ہوگی نہ ہو سکے تو اشارہ ہی سے پڑھے قضا نہ کرے لیکن اگر نماز پڑھنے سے بچہ کے ضائع ہو جانے کا ڈر ہو تو نماز نہ پڑھے۔

مسئلہ ۴:۔ کسی کا حمل گر گیا تو اگر بچہ کا ایک آدھ عضو بن گیا ہو تو گرنے کے بعد جو خون آوے گا وہ بھی نفاس ہے اور اگر بالکل نہیں بنا بس گوشت ہی گوشت ہے تو یہ نفاس نہیں پس اگر وہ خون حیض بن سکے تو حیض ہے اور اگر حیض بھی نہ بن سکے مثلاً تین دن سے کم آوے یا پاکی کا زمانہ ابھی پورے پندرہ دن نہیں ہوا تو وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ ۵:۔ اگر خون چالیس دن سے بڑھ گیا تو اگر پہلے پہل یہی بچہ ہوا تو چالیس دن نفاس کے ہیں اور جتنا زیادہ آیا ہے وہ استحاضہ ہے پس

چالیس دن کے بعد نہا ڈالے اور نماز پڑھنا شروع کرے خون بند ہونے کا انتظار نہ کرے اور اگر یہ پہلا بچہ نہیں بلکہ اس سے پہلے جن چکی ہے اور اسکی عادت معلوم ہے کہ اتنے دن نفاس آتا ہے تو جتنے دن نفاس کی عادت ہو اتنے دن نفاس کے ہیں اور جو اس سے زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ ۶:- کسی کی عادت تیس دن نفاس آنے کی ہے لیکن تیس دن گذر گئے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی نہ نہاوے۔ اگر پورے چالیس دن پر خون بند ہو گیا تو یہ سب نفاس ہے اور اگر چالیس دن سے زیادہ ہو جاوے تو فقط تیس دن نفاس کے ہیں اور باقی سب استحاضہ ہے اسلئے اب فوراً غسل کر ڈالے اور دس دن کی نمازیں قضا پڑھے۔

مسئلہ ۷:- اگر چالیس دن سے پہلے خون نفاس کا بند ہو جاوے تو فوراً غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کرے اور اگر غسل نقصان کرے تو تیمم کر کے نماز شروع کرے ہرگز کوئی نماز قضا نہ ہونے دے۔

مسئلہ ۸:- نفاس میں بھی نماز بالکل معاف ہے اور روزہ معاف نہیں بلکہ اسکی قضا رکھنا چاہیئے اور روزہ و نماز اور صحبت کرنے کے یہاں بھی وہی مسئلے ہیں جو اوپر بیان ہو چکے ہیں۔

مسئلہ ۹:- اگر چھ مہینے کے اندر اندر آگے پیچھے دو بچے ہوں تو نفاس کی مدت پہلے بچہ سے لی جائیگی۔ اگر دوسرا بچہ دس بیس دن یا دو ایک مہینے کے بعد ہوا تو دوسرے بچے سے نفاس کا حساب نہ کرینگے۔

نفاس اور حیض وغیرہ کے احکام کا بیان

مسئلہ ۱:- جو عورت حیض سے ہو یا نفاس سے ہو اور جس پر نہانا واجب ہو اسکو مسجد میں جانا اور کعبہ شریف کا طواف کرنا اور کلام مجید کا پڑھنا اور کلام مجید کا چھونا درست نہیں۔ البتہ اگر کلام مجید جزدان میں یا رومال میں لپٹا ہو یا اس پر کپڑے وغیرہ کی چولی چڑھی ہوئی ہو اور جلد کے ساتھ سلی ہوئی نہ ہو بلکہ الگ ہو کہ اتارنے سے اتر سکے تو اس حال میں قرآن مجید کا چھونا اور اٹھانا درست ہے۔

مسئلہ ۲:- جس کا وضو نہ ہو اسکو بھی کلام مجید کا چھونا درست نہیں البتہ زبانی پڑھنا درست ہے۔

مسئلہ ۳:- جس روپیہ یا پیسہ میں یا طشتری میں یا تعویذ میں یا اور کسی چیز میں قرآن شریف کی کوئی آیت لکھی ہو اسکو بھی چھونا ان لوگوں کے لئے درست نہیں البتہ اگر کسی تھیلی میں یا برتن وغیرہ میں رکھے ہوں تو اس تھیلی اور برتن کو چھونا اور اٹھانا درست ہے۔

مسئلہ ۴:- کرتے کے دامن اور دوپٹہ کے آنچل سے بھی قرآن مجید کو پکڑنا اور اٹھانا درست نہیں البتہ اگر بدن سے الگ کوئی کپڑا ہو جیسے رومال وغیرہ اس سے پکڑ کے اٹھانا جائز ہے۔

مسئلہ:۔ اگر پوری آیت نہ پڑھے بلکہ آیت کا ذرا سا لفظ یا آدھی آیت پڑھے تو درست ہے لیکن وہ آدھی آیت اتنی بڑی نہ ہو کہ کسی چھوٹی سی آیت کے برابر ہو جاوے۔

مسئلہ:۔ اگر الحمد کی پوری سورت دعا کی نیت سے پڑھے یا اور دعائیں جو قرآن میں آئی ہیں ان کو دعا کی نیت سے پڑھے تلاوت کے ارادہ سے نہ پڑھے تو درست ہے اس میں کچھ گناہ نہیں ہے جیسے یہ دعا رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور یہ دعا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا آخر تک جو سورہ بقرہ کے آخر میں لکھی ہے یا اور کوئی دعا جو قرآن شریف میں آئی ہو دعا کی نیت سے سب کا پڑھنا درست ہے۔

مسئلہ:۔ دعا قنوت کا پڑھنا بھی درست ہے۔

مسئلہ:۔ اگر کوئی عورت لڑکیوں کو قرآن شریف پڑھاتی ہو تو ایسی حالت میں ہجے لگوانا درست ہے اور رواں پڑھاتے وقت پوری آیت نہ پڑھے بلکہ ایک ایک دو دو لفظ کے بعد سانس توڑ دے اور کاٹ کاٹ کر کے آیت کا رواں کہلاوے۔

مسئلہ:۔ کلمہ اور درود شریف پڑھنا اور خدا تعالیٰ کا نام لینا استغفار پڑھنا یا اور کوئی وظیفہ پڑھنا جیسے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھنا منع نہیں ہے یہ سب درست ہے۔

مسئلہ:۔ حیض کے زمانہ میں مستحب ہے کہ نماز کے وقت وضو کر کے کسی پاک جگہ تھوڑی دیر بیٹھ کر اللہ اللہ کر لیا کرے تاکہ نماز کی عادت چھوٹ نہ جائے اور پاک ہونے کے بعد نماز سے جی گھبراوے نہیں۔

مسئلہ:۔ کسی کو نہانے کی ضرورت تھی اور ابھی نہانے نہ پائی تھی کہ حیض آگیا تو اب اس پر نہانا واجب نہیں بلکہ جب حیض سے پاک ہو تب نہاوے ایک ہی غسل دونوں باتوں کی طرف سے ہو جاوے گا۔

بقیہ صفحہ ۸۰:۔ نجاست کے پاک کرنے کا بیان

مسئلہ:۔ بدن میں یا کپڑے میں منی لگ کر سوکھ گئی تو کھرچ کر خوب مل ڈالنے سے پاک ہو جاوے گا اور اگر ابھی سوکھی نہ ہو تو فقط دھونے سے پاک ہوگا لیکن اگر کسی نے پیشاب کر کے استنجا نہیں کیا تھا ایسے وقت منی نکلی تو وہ ملنے سے پاک نہ ہوگی اس کو دھونا چاہیئے۔

جوان ہونے کا بیان

مسئلہ:۔ جب کسی لڑکی کو حیض آگیا یا ابھی تک کوئی حیض تو نہیں آیا لیکن اسکے پیٹ رہ گیا یا پیٹ بھی نہیں رہا لیکن خواب میں مرد سے صحبت کراتے دیکھا اور اس سے مزا آیا اور منی نکل آئی۔ ان تینوں صورتوں میں وہ جوان ہو گئی۔ روزہ نماز وغیرہ شریعت

کے سب حکم احکام اُسپر لگائے جاویں گے اور اگر ان تینوں باتوں میں سے کوئی بات نہیں پائی گئی لیکن اسکی عمر پورے پندرہ برس کی ہو چکی ہے تب بھی وہ جوان سمجھی جاوے گی اور جو حکم جوان پر لگائے جاتے ہیں اب اُس پر لگائے جاوینگے۔

مسئلہ ۲:۔ جوان ہونے کو شریعت میں بالغ ہونا کہتے ہیں۔ نو برس سے پہلے کوئی عورت جوان نہیں ہو سکتی۔ اگر اسکو خون بھی آوے تو وہ حیض نہیں ہے بلکہ استحاضہ ہے جس کا حکم اُوپر بیان ہو چکا ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۰۱ مسئلہ ۱۶، ۱۷، ۱۸

مسئلہ ۱۶:۔ اگر کسی رکن میں تسبیحات بھول کر کم پڑھی گئیں یا بالکل ہی چھوٹ گئیں تو اگلے رکن میں ان بھولی ہوئی تسبیحات کو بھی پڑھ لے مثلاً رکوع میں دس مرتبہ تسبیح پڑھنا بھول گئی اور سجدہ میں یاد آیا۔ تو سجدہ میں یہ بھولی ہوئی دس بھی پڑھے اور سجدہ کی دس بھی پڑھے گویا ایسی صورت میں سجدہ میں بیس تسبیحیں پڑھے بس یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ ایک رکعت میں پچھتّر مرتبہ تسبیح پڑھی جاتی ہے۔ اور چاروں رکعتوں میں تین سو مرتبہ۔ سو اگر چاروں رکعتوں میں تین سو کا عدد پورا ہو گیا تو ان شاء اللہ صلوٰۃ التسبیح کا ثواب ملے گا اور اگر چاروں رکعتوں میں بھی تین سو کا عدد پورا نہ ہو سکا تو پھر یہ نماز نفل ہو جاوے گی صلوٰۃ التسبیح نہ رہے گی۔

مسئلہ ۱۷:۔ اگر صلوٰۃ التسبیح میں کسی وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہو گیا تو سہو کے دونوں سجدوں میں اور انکے بعد کے قعدہ میں تسبیحات نہ پڑھی جاوینگی

مسئلہ ۱۸: تسبیحات کے بھول کر چھوٹ جانے یا کم ہو جانے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا۔
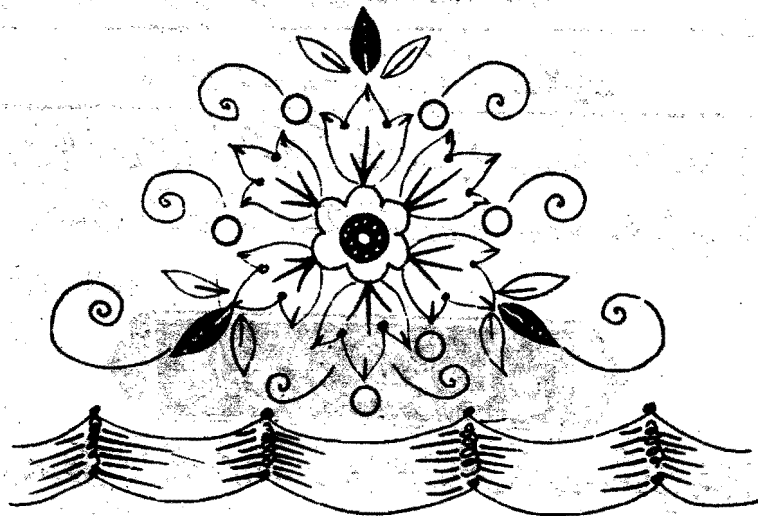
بہشتی زیور کا تیسرا حصّہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزے کا بیان

حدیث شریف میں روزہ کا بڑا ثواب آیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ دار کا بڑا رتبہ ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس نے رمضان کے روزے محض اللہ تعالیٰ کے واسطے ثواب سمجھ کر رکھے تو اسکے سب اگلے گناہ صغیرہ بخشدیئے جاویںگے اور نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پیاری ہے قیامت کے دن روزہ کا بیحد ثواب ملے گا۔

روایت ہے کہ روزہ داروں کے واسطے قیامت کے دن عرش کے تلے دسترخوان چنا جاوے گا وہ لوگ اس پر بیٹھ کر کھانا کھاوینگے اور سب لوگ ابھی حساب ہی میں پھنسے ہونگے۔ اس پر وہ لوگ کہیں گے کہ یہ لوگ کیسے ہیں کہ کھانا کھا پی رہے ہیں اور ہم ابھی حساب ہی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ان کو جواب ملے گا کہ یہ لوگ روزہ رکھا کرتے تھے اور تم لوگ روزہ نہ رکھتے تھے۔ یہ روزہ بھی دین اسلام کا بڑا رکن ہے جو کوئی رمضان کے روزے نہ رکھے گا بڑا گناہ ہوگا اور اس کا دین کمزور ہوجاویگا

مسئلہ ۱:۔ رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان پر جو مجنون اور نابالغ نہ ہو فرض ہیں جب تک کوئی عذر نہ ہو روزہ چھوڑنا درست نہیں ہے۔ اور اگر کوئی روزہ کی نذر کرلے تو نذر کرلینے سے روزہ فرض ہوجاتا ہے۔ اور قضا اور کفارے کے روزے بھی فرض ہیں اور اسکے سوا اور سب روزے نفل ہیں رکھے تو ثواب ہے اور نہ رکھے تو کوئی گناہ نہیں البتہ عید اور بقرعید کے دن اور بقرعید سے بعد تین دن روزہ رکھنا حرام ہے۔

مسئلہ ۲:۔ جب سے فجر کی نماز کا وقت آتا ہے اسوقت سے لے کر سورج ڈوبنے تک روزے کی نیت سے سب کھانا اور پینا چھوڑ دے اور مرد سے ہمبستر بھی نہ ہو شرع میں اسکو روزہ کہتے ہیں۔

مسئلہ ۳:۔ زبان سے نیت کرنا اور کچھ کہنا ضرور نہیں ہے بلکہ جب دل میں یہ دھیان ہے کہ آج میرا روزہ ہے اور دن بھر نہ کچھ کھایا نہ پیا نہ ہمبستر ہوئی تو اس کا روزہ ہوگیا۔ اور اگر کوئی زبان سے بھی کہدے کہ یا اللہ میں کل تیرا روزہ رکھوں گی یا عربی میں یہ کہدے کہ بِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ تو بھی کچھ حرج نہیں یہ بھی بہتر ہے۔

مسئلہ ۴:۔ اگر کسی نے دن بھر نہ تو کچھ کھایا نہ پیا صبح سے شام تک بھوکی پیاسی رہی لیکن دل میں روزہ کا ارادہ نہ تھا بلکہ بھوک

نہیں لگی یا کسی اور وجہ سے کچھ کھانے پینے کی نوبت نہیں آئی تو اُس کا روزہ نہیں ہوا۔ اگر دل میں روزہ کا ارادہ کر لیتی تو روزہ ہو جاتا۔

مسئلہ ۵:۔ شرع سے روزہ کا وقت صبح صادق کے وقت سے شروع ہوتا ہے اسلئے جب تک صبح نہ ہو کھانا پینا وغیرہ سب کچھ جائز ہے۔ بعضی عورتیں پچھلے کو سحری کھا کر نیت کی دُعا پڑھ کر لیٹ رہتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ اب نیت کر لینے کے بعد کچھ کھانا پینا نہ چاہیئے یہ خیال غلط ہے۔ جب تک صبح نہ ہو برابر کھا پی سکتی ہیں چاہے نیت کر چکی ہو یا ابھی نہ کی ہو

رمضان شریف کے روزہ کا بیان

مسئلہ ۱:۔ رمضان شریف کے روزے کی اگر رات سے نیت کر لے تو بھی فرض ادا ہو جاتا ہے اور اگر رات کو روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا بلکہ صبح ہو گئی تب بھی یہی خیال رہا کہ میں آج کا روزہ نہ رکھونگی، پھر دن چڑھے خیال آگیا کہ فرض چھوڑ دینا بُری بات ہے اسلئے اب روزہ کی نیت کر لی تب بھی روزہ ہو گیا لیکن اگر صبح کو کچھ کھا پی چکی ہو تو اب نیت نہیں کر سکتی۔

مسئلہ ۲:۔ اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو تو دن کو ٹھیک دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے رمضان کے روزے کی نیت کر لینا درست ہے

مسئلہ ۳:۔ رمضان شریف کے روزے میں بس اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ آج میرا روزہ ہے یا رات کو اتنا سوچ لے کہ کل میرا روزہ ہے بس اتنی ہی نیت سے بھی رمضان کا روزہ ادا ہو جاوے گا اگر نیت میں خاص یہ بات نہ آئی ہو کہ رمضان کا روزہ ہے یا فرض روزہ ہے تب بھی روزہ ہو جاوے گا۔

مسئلہ ۴:۔ رمضان کے مہینے میں اگر کسی نے یہ نیت کی کہ میں کل نفل کا روزہ رکھوں گی رمضان کا روزہ نہ رکھوں گی بلکہ اس روزہ کی پھر کبھی قضا رکھ لوں گی تب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوا اور نفل کا نہیں ہوا۔

مسئلہ ۵:۔ پچھلے رمضان کا روزہ قضا ہو گیا تھا اور پورا سال گذر گیا اب تک اسکی قضا نہیں رکھی پھر جب رمضان کا مہینہ آگیا تو اسی قضا کی نیت سے روزہ رکھا تب بھی رمضان ہی کا روزہ ہو گا اور قضا کا روزہ نہ ہو گا قضا کا روزہ رمضان کے بعد رکھے

مسئلہ ۶:۔ کسی نے نذر مانی تھی کہ اگر میرا فلاں کام ہو جاوے تو میں اللہ تعالےٰ کے لئے دو روزے یا ایک روزہ رکھونگی پھر جب رمضان کا مہینہ آیا تو اُسنے اُسی نذر کے روزے رکھنے کی نیت کی رمضان کے روزے کی نیت نہیں کی تب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوا نذر کا روزہ ادا نہیں ہوا نذر کے روزے رمضان کے بعد پھر رکھے سب کا خلاصہ یہ ہوا کہ رمضان کے مہینے میں جب کسی روزے کی نیت کرے گی تو رمضان ہی کا روزہ ہو گا اور کوئی روزہ صحیح نہ ہو گا۔

مسئلہ:۔ شعبان کی اُنتیسویں تاریخ کو اگر رمضان شریف کا چاند نکل آوے تو صبح کو روزہ رکھو اور اگر نہ نکلے یا آسمان پر ابر ہو اور چاند نہ دکھائی دے تو صبح کو جب تک یہ شبہ رہے کہ رمضان شروع ہوا یا نہیں روزہ نہ رکھو، بلکہ شعبان کے تیس دن

پورے کر کے رمضان کے روزے شروع کرو۔

مسئلہ ۸:- انتیسویں تاریخ ابر کی وجہ سے رمضان شریف کا چاند نہیں دکھائی دیا تو صبح کو نفل روزہ بھی نہ رکھو ہاں اگر ایسا اتفاق پڑا کہ ہمیشہ پیر اور جمعرات یا کسی اور مقرر دن کا روزہ رکھا کرتی تھی اور کل وہی دن ہے تو نفل کی نیت سے صبح کو روزہ رکھ لینا بہتر ہے پھر اگر کہیں سے چاند کی خبر آگئی تو اسی نفل روزے سے رمضان کا فرض ادا ہو گیا اب اس کی قضا نہ رکھے۔

مسئلہ ۹:- بدلی کی وجہ سے انتیس ۲۹ تاریخ کو رمضان کا چاند نہیں دکھائی دیا تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے تک کچھ نہ کھاؤ نہ پیو اگر کہیں سے خبر آجاوے تو اب روزہ کی نیت کر لو اور اگر خبر نہ آئے تو کھاؤ پیو۔

مسئلہ ۱۰:- انتیسویں تاریخ چاند نہیں ہوا تو یہ خیال نہ کرو کہ کل کا دن رمضان کا تو ہے نہیں لاؤ میرے ذمہ جو پار سال کا ایک روزہ قضا ہے اسکی قضا ہی رکھ لوں۔ یا کوئی نذر مانی تھی اسکا روزہ رکھ لوں اس دن قضا کا روزہ اور کفارہ کا روزہ اور نذر کا رکھنا بھی مکروہ ہے کوئی روزہ نہ رکھنا چاہیئے اگر قضا یا نذر کا روزہ رکھ لیا پھر کہیں سے چاند کی خبر آگئی تو بھی رمضان ہی کا روزہ ادا ہو گیا قضا اور نذر کا روزہ پھر سے رکھے اور اگر خبر نہیں آئی تو جس روزہ کی نیت کی تھی وہی ادا ہو گیا۔

چاند دیکھنے کا بیان

مسئلہ ۱:- اگر آسمان پر بادل ہے یا غبار ہے اس وجہ سے رمضان کا چاند نظر نہیں آیا لیکن ایک دیندار پرہیزگار سچے آدمی نے آکر گواہی دی کہ میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے تو چاند کا ثبوت ہو گیا چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہو۔

مسئلہ ۲:- اور اگر بدلی کی وجہ سے عید کا چاند نہ دکھائی دیا تو ایک شخص کی گواہی کا اعتبار نہیں ہے چاہے جتنا بڑا معتبر آدمی ہو بلکہ جب دو معتبر اور پرہیزگار مرد یا ایک دیندار مرد اور دو دیندار عورتیں اپنے چاند دیکھنے کی گواہی دیویں تب چاند کا ثبوت ہوگا۔ اور اگر چار عورتیں گواہی دیں تو بھی قبول نہیں۔

مسئلہ ۳:- جو آدمی دین کا پابند نہیں برابر گناہ کرتا رہتا ہے مثلاً نماز نہیں پڑھتا یا روزہ نہیں رکھتا یا جھوٹ بولا کرتا ہے یا اور کوئی گناہ کرتا ہے شریعت کی پابندی نہیں کرتا تو شرع میں اسکی بات کا کچھ اعتبار نہیں ہے چاہے جتنی قسمیں کھا کر بیان کرے بلکہ ایسے اگر دو تین آدمی ہوں ان کا بھی اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۴:- یہ جو مشہور ہے کہ جس دن رجب کی چوتھی اسدن رمضان کی پہلی ہوتی ہے شریعت میں اس کا بھی کچھ اعتبار نہیں ہے اگر چاند نہ ہو تو روزہ نہ رکھنا چاہیئے۔

مسئلہ ۵:- چاند دیکھ کر یہ کہنا کہ چاند بہت بڑا ہے کل کا معلوم ہوتا ہے بری بات ہے حدیث میں آیا ہے کہ یہ قیامت

کی نشانی ہے جب قیامت قریب ہوگی تو لوگ ایسا کہا کریں گے۔ خلاصہ یہ کہ چاند کے بڑے چھوٹے ہونے کا بھی کچھ اعتبار نہ کرو نہ ہندوؤں کی اس بات کا اعتبار کرو کہ آج دوج ہے آج ضرور چاند ہے شریعت سے یہ سب باتیں واہیات ہیں

مسئلہ ۶:۔ اگر آسمان بالکل صاف ہو تو دو چار آدمیوں کے کہنے اور گواہی دینے سے بھی چاند ثابت نہ ہوگا چاہے رمضان کا چاند ہو چاہے عید کا البتہ اگر اتنی کثرت سے لوگ اپنا چاند دیکھنا بیان کریں کہ دل گواہی دینے لگے کہ یہ سب کے سب بات بنا کر نہیں آئے ہیں اتنے لوگوں کا جھوٹا ہونا کسی طرح نہیں ہو سکتا تب چاند ثابت ہوگا۔

مسئلہ ۷:۔ شہر بھر میں یہ خبر مشہور ہے کہ کل چاند ہوا بہت لوگوں نے دیکھا لیکن بہت ڈھونڈا تلاش کیا پھر بھی کوئی ایسا آدمی نہیں ملتا جس نے خود چاند دیکھا ہو تو ایسی خبر کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔

مسئلہ ۸:۔ کسی نے رمضان شریف کا چاند اکیلے دیکھا سوائے اسکے شہر بھر میں کسی نے نہیں دیکھا لیکن یہ شرع کی پابند نہیں ہے تو اسکی گواہی سے شہر والے تو روزہ نہ رکھیں لیکن خود یہ روزہ رکھے اور اگر اس اکیلی دیکھنے والی نے تیس ۳۰ روزے پورے کر لئے لیکن ابھی عید کا چاند نہیں دکھائی دیا تو اکتیسواں روزہ بھی رکھے اور شہر والوں کے ساتھ عید کرے۔

مسئلہ ۹:۔ اگر کسی نے عید کا چاند اکیلے دیکھا اس لئے اس کی گواہی کا شریعت نے اعتبار نہیں کیا تو اس دیکھنے والے آدمی کو بھی عید کرنا درست نہیں ہے صبح کو روزہ رکھے اور اپنے چاند دیکھنے کا اعتبار نہ کرے اور روزہ نہ توڑے۔

قضا روزے کا بیان

مسئلہ ۱:۔ جو روزے کسی وجہ سے جاتے رہے ہوں رمضان کے بعد جہاں تک جلدی ہو سکے اُنکی قضا رکھ لے دیر نہ کرے بے وجہ قضا رکھنے میں دیر لگانا گناہ ہے۔

مسئلہ ۲ روزے کی قضا میں دن تاریخ مقرر کر کے قضا کی نیت کرنا کہ فلاں تاریخ کے روزے کی قضا رکھتی ہوں یہ ضروری نہیں ہے بلکہ جتنے روزے قضا ہوں اُتنے ہی روزے رکھ لینا چاہیئے۔ البتہ اگر دو رمضان کے کچھ کچھ روزے قضا ہو گئے اسلئے دونوں سال کے روزوں کی قضا رکھنا ہے تو سال کا مقرر کرنا ضروری ہے یعنی اس طرح نیت کرے کہ فلاں سال کے روزوں کی قضا رکھتی ہوں۔

مسئلہ ۳: قضا روزے میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت کی تو قضا صحیح نہیں ہوئی بلکہ وہ روزہ نفل ہو گیا قضا کا روزہ پھر سے رکھے۔

مسئلہ ۴:۔ کفارے کے روزے کا بھی یہی حکم ہے کہ رات سے نیت کرنا چاہیئے۔ اگر صبح ہونے کے بعد نیت کی تو

کفارہ کا روزہ صحیح نہیں ہوا۔

مسئلہ ۵ :- جتنے روزے قضا ہو گئے ہیں چاہے سب کو ایک دم سے رکھ لیوے چاہے تھوڑے تھوڑے کر کے رکھے دونوں باتیں درست ہیں۔

مسئلہ ۶ :- اگر رمضان کے روزے ابھی قضا نہیں رکھے اور دوسرا رمضان آ گیا تو خیر اب رمضان کے ادا روزے رکھے اور عید کے بعد قضا رکھے لیکن اتنی دیر کرنا بُری بات ہے۔

مسئلہ ۷ :- رمضان کے مہینے میں دن کو بیہوش ہو گئی اور ایک دن سے زیادہ بیہوش رہی تو بیہوش ہونے کے دن کے علاوہ جتنے دن بیہوش رہی اتنے دنوں کی قضا رکھے جس دن بیہوش ہوئی اس ایک دن کی قضا واجب نہیں ہے کیونکہ اُس دن کا روزہ بوجہ نیت کے درست ہو گیا۔ ہاں اگر اُس دن روزہ سے نہ تھی یا اُس دن حلق میں کوئی دوا ڈالی گئی اور وہ حلق سے اُتر گئی تو اُس دن کی قضا بھی واجب ہے۔

مسئلہ ۸ :- اور اگر رات کو بیہوش ہوئی ہو تب بھی جس رات کو بیہوش ہوئی اُس ایک دن کی قضا واجب نہیں ہے باقی اور جتنے دن بیہوش رہی سب کی قضا واجب ہے ہاں اگر اُس رات کو صبح کا روزہ رکھنے کی نیت نہ تھی یا صبح کو کوئی دوا حلق میں ڈالی گئی تو اُس دن کا روزہ بھی قضا رکھے۔

مسئلہ ۹ :- اگر سارے رمضان بھر بیہوش رہے تب بھی قضا رکھنا چاہیئے یہ نہ سمجھے کہ سب روزے معاف ہو گئے البتہ اگر جنون ہو گیا اور پورے رمضان بھر سڑن دیوانی رہی تو اس رمضان کے کسی روزے کی قضا واجب نہیں اور اگر رمضان شریف کے مہینے میں کسی دن جنون جاتا رہا اور عقل ٹھکانے ہو گئی تو اب سے روزے رکھنے شروع کرے اور جتنے روزے جنون میں گئے اُن کی قضا بھی رکھے۔

نذر کے روزے کا بیان

مسئلہ ۱ :- جب کوئی روزہ کی نذر مانے تو اس کا پورا کرنا واجب ہے اگر نہ رکھے گی تو گنہگار ہو گی۔

مسئلہ ۲ :- نذر دو طرح کی ہے ایک تو یہ کہ دن تاریخ مقرر کر کے نذر مانی کہ یا اللہ اگر آج فلاں کام ہو جاوے تو کل ہی تیرا روزہ رکھوں گی یا یوں کہا کہ یا اللہ میری فلاں مُراد پوری ہو جاوے تو پرسوں جمعہ کے دن روزہ رکھوں گی ایسی نذر میں اگر رات سے روزہ کی نیت کرے تو بھی درست ہے اور اگر رات سے نیت نہ کی تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے نیت کر لیوے یہ بھی درست ہے نذر ادا ہو جاوے گی۔

مسئلہ ۳ :- جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی نذر مانی اور جب جمعہ آیا تو بس اتنی نیت کر لی کہ آج میرا روزہ ہے یہ مقرر نہیں کیا کہ

یہ نذر کا روزہ ہے یا کہ نفل کی نیت کر لی تب بھی نذر کا روزہ ادا ہو گیا۔ البتہ اس جمعہ کو اگر قضا روزہ رکھ لیا اور نذر کا روزہ رکھنا یاد نہ رہا، یا یاد تو تھا مگر قصداً قضا کا روزہ رکھا تو نذر کا روزہ ادا نہ ہوگا بلکہ قضا کا روزہ ہو جاوے گا نذر کا روزہ پھر رکھے۔

مسئلہ ۴:۔ اور دوسری نذر یہ ہے کہ دن تاریخ مقرر کر کے نذر نہیں مانی بس اتنا ہی کہا یا اللہ اگر میرا فلاں کام ہو جاوے تو ایک روزہ رکھوں گی یا کسی کام کا نام نہیں لیا ویسے ہی کہہ دیا کہ پانچ روزے رکھوں گی ایسی نذر میں رات سے نیت کرنا شرط ہے اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت کی تو نذر کا روزہ نہیں ہوا بلکہ وہ روزہ نفل ہو گیا۔

نفل روزے کا بیان

مسئلہ ۱:۔ نفل روزے کی نیت اگر یہ مقرر کر کے کرے کہ میں نفل کا روزہ رکھتی ہوں تو بھی صحیح ہے اور اگر فقط اتنی نیت کرے کہ میں روزہ رکھتی ہوں تب بھی صحیح ہے۔

مسئلہ ۲:۔ دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے تک نفل کی نیت کر لینا درست ہے تو اگر دس بجے دن تک مثلاً روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا لیکن ابھی تک کچھ کھایا پیا نہیں پھر جی میں آگیا اور روزہ رکھ لیا تو بھی درست ہے۔

مسئلہ ۳:۔ رمضان شریف کے مہینے کے سوا جس دن چاہے نفل کا روزہ رکھے جتنے زیادہ رکھے گی زیادہ ثواب پاوے گی۔ البتہ عید کے دن اور بقر عید کی دسویں، گیارھویں، بارھویں اور تیرھویں سال بھر میں فقط پانچ دن روزے رکھنے حرام ہیں اس کے سوا سب روزے درست ہیں۔

مسئلہ ۴:۔ اگر کوئی شخص عید کے دن روزہ رکھنے کی منت مانے تب بھی اس دن کا روزہ درست نہیں اسکے بدلے کسی اور دن رکھ لیوے

مسئلہ ۵:۔ اگر کسی نے یہ منت مانی کہ میں پورے سال کے روزے رکھوں گی سال میں کسی دن کا روزہ بھی نہ چھوڑوں گی تب بھی یہ پانچ روزے نہ رکھے باقی سب رکھ لے پھر ان پانچ روزوں کی قضا رکھ لیوے۔

مسئلہ ۶:۔ نفل کا روزہ نیت کرنے سے واجب ہو جاتا ہے۔ سو اگر صبح صادق سے پہلے یہ نیت کی کہ آج میرا روزہ ہے پھر اسکے بعد توڑ دیا تو اب اسکی قضا رکھے۔

مسئلہ ۷:۔ کسی نے رات کو ارادہ کیا کہ میں کل روزہ رکھوں گی لیکن پھر صبح صادق ہونے سے پہلے ارادہ بدل گیا اور روزہ نہیں رکھا تو قضا واجب نہیں۔

مسئلہ ۸:۔ بے شوہر کی اجازت کے نفل روزہ رکھنا درست نہیں اگر بے اسکی اجازت روزہ رکھ لیا تو اسکے تڑوانے سے توڑ دینا درست ہے پھر جب وہ کہے تب اسکی قضا رکھے۔

مسئلہ ۹:- کسی کے گھر مہمان گئی یا کسی نے دعوت کر دی اور کھانا نہ کھانے سے اسکا جی بُرا ہوگا دل شکنی ہوگی تو اسکی خاطر سے نفل روزہ توڑ دینا درست ہے اور مہمان کی خاطر سے گھر والی کو بھی توڑ دینا درست ہے۔

مسئلہ ۱۰:- کسی نے عید کے دن نفل روزہ رکھ لیا اور نیت کر لی تب بھی توڑ دے اور اسکی قضا رکھنا بھی واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۱:- محرم کی دسویں تاریخ روزہ رکھنا مستحب ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی یہ روزہ رکھے اسکے گذرے ہوئے ایک سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ اور اسکے ساتھ نویں یا گیارھویں تاریخ کا روزہ رکھنا بھی مستحب ہے۔ صرف دسویں کو روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۲:- اسی طرح بقرعید کی نویں تاریخ روزہ رکھنے کا بھی بڑا ثواب ہے۔ اس سے ایک سال کے اگلے اور ایک سال کے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور اگر شروع چاند سے نویں تک برابر روزہ رکھے تو بہت ہی بہتر ہے۔

مسئلہ ۱۳:- شبِ برات کی پندرھویں اور عید کے چھ دن نفل روزہ رکھنے کا بھی اور نفلوں سے زیادہ ثواب ہے۔

مسئلہ ۱۴:- اگر ہر مہینے کی تیرھویں چودھویں پندرھویں تین دن روزہ رکھ لیا کرے تو گویا اُسنے سال بھر برابر روزے رکھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ تین روزے رکھا کرتے تھے ایسے ہی ہر دوشنبہ و جمعرات کے دن بھی روزہ رکھا کرتے تھے اگر کوئی ہمت کرے تو اُن کا بھی بہت ثواب ہے۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور جن سے ٹوٹ جاتا ہے اور قضا یا کفّارہ لازم آتا ہے ان کا بیان

مسئلہ ۱:- اگر روزہ دار بھول کر کچھ کھالیوے یا پی لیوے یا بھولے سے خاوند سے ہمبستر ہوجاوے تو اُس کا روزہ نہیں گیا۔ اگر بھول کر پیٹ بھر بھی کھا پی لیوے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر بھول کر کئی دفعہ کھا پی لیا تب بھی روزہ نہیں گیا۔

مسئلہ ۲:- ایک شخص کو بھول کر کچھ کھاتے پیتے دیکھا تو اگر وہ اس قدر طاقت دار ہے کہ روزہ سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی تو روزہ یاد دلا دینا واجب ہے اور اگر کوئی ناطاقت ہو کہ روزہ سے تکلیف ہوتی ہے تو اسکو یاد نہ دلاوے کھانے دیوے۔

مسئلہ ۳:- دن کو سو گئی اور ایسا خواب دیکھا جس سے نہانے کی ضرورت ہوگئی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ ۴:- دن کو سُرمہ لگانا تیل لگانا خوشبو سونگھنا درست ہے اس سے روزہ میں کچھ نقصان نہیں آتا چاہے جس وقت ہو۔ بلکہ اگر سُرمہ لگانے کے بعد تھوک میں یا رینٹھ میں سُرمہ کا رنگ دکھائی دے تو بھی روزہ نہیں گیا نہ مکروہ ہوا۔

مسئلہ ۵:- مرد اور عورت کا ساتھ لیٹنا ہاتھ لگانا پیار کرنا یہ سب درست ہے لیکن اگر جوانی کا اتنا جوش ہو کہ ان باتوں سے صحبت کرنے کا ڈر ہو تو ایسا نہ کرنا چاہیئے مکروہ ہے۔

مسئلہ ۶:- حلق کے اندر مکھی چلی گئی یا آپ ہی آپ دھواں چلا گیا یا گرد وغبار چلا گیا تو روزہ نہیں گیا البتہ اگر قصداً ایسا کیا تو روزہ جاتا رہا۔

مسئلہ ۷:- لوبان وغیرہ کوئی دھونی سلگائی پھر اسکو اپنے پاس رکھ کر سونگھا تو روزہ جاتا رہا۔ اسی طرح حقہ پینے سے بھی روزہ جاتا رہتا ہے۔ البتہ اس دھوئیں کے سوا عطر کیوڑہ گلاب پھول وغیرہ اور خوشبو سونگھنا جسمیں دھواں نہ ہو درست ہے۔

مسئلہ ۸:- دانتوں میں گوشت کا ریشہ اٹکا ہوا تھا یا ڈلی کا دُھرا وغیرہ کوئی اور چیز تھی اسکو خلال سے نکال کر کھا گئی لیکن منہ سے باہر نہیں نکالا آپ ہی آپ حلق میں چلی گئی تو دیکھو اگر چنے سے کم ہے تب تو روزہ نہیں گیا اور اگر چنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو جاتا رہا البتہ اگر منہ سے باہر نکال لیا تھا پھر اسکے بعد نگل گئی تو ہر حال میں روزہ ٹوٹ گیا چاہے وہ چیز چنے کی برابر ہو یا اس سے بھی کم ہو دونوں کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ ۹:- تھوک نگلنے سے روزہ نہیں جاتا چاہے جتنا ہو۔

مسئلہ ۱۰:- اگر پان کھا کر خوب کلی غرغرہ کر کے منہ صاف کر لیا لیکن تھوک کی سرخی نہیں گئی تو اسکا کچھ حرج نہیں روزہ ہو گیا (ق)

مسئلہ ۱۱:- رات کو نہانے کی ضرورت ہوئی مگر غسل نہیں کیا دن کو نہائی تب بھی روزہ ہو گیا بلکہ اگر دن بھر نہ نہاوے تب بھی روزہ نہیں جاتا البتہ اسکا گناہ الگ ہو گا۔

مسئلہ ۱۲:- ناک کو اتنے زور سے سڑک لیا کہ حلق میں چلی گئی تو روزہ نہیں ٹوٹتا اسی طرح منہ کی رال سڑک کر کے نگل جانے سے روزہ نہیں جاتا۔

مسئلہ ۱۳:- منہ میں پان دبا کر سو گئی اور صبح ہو جانے کے بعد آنکھ کھلی تو روزہ نہیں ہوا قضا رکھے اور کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۴:- کلی کرتے وقت حلق میں پانی چلا گیا اور روزہ یاد تھا تو روزہ جاتا رہا قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۵:- آپ ہی آپ قے ہو گئی تو روزہ نہیں گیا چاہے تھوڑی سی قے ہوئی ہو یا زیادہ۔ البتہ اگر اپنے اختیار سے قے کی اور بھر منہ قے ہوئی تو روزہ جاتا رہا اور اگر اس سے تھوڑی ہو تو خود کرنے سے بھی نہیں گیا۔

مسئلہ ۱۶:- تھوڑی سی قے آئی پھر آپ ہی آپ حلق میں لوٹ گئی تب بھی روزہ نہیں ٹوٹا البتہ اگر قصداً لوٹا لیتی تو روزہ ٹوٹ جاتا۔

مسئلہ ۱۷:- کسی نے کنکری یا لوہے کا ٹکڑا وغیرہ کوئی ایسی چیز کھا لی جسکو نہیں کھایا کرتے اور نہ اسکو کوئی بطور دوا کے کھاتا ہے تو اس کا روزہ جاتا رہا لیکن اس پر کفارہ واجب نہیں اور اگر ایسی چیز کھائی یا پی جسکو لوگ کھایا کرتے ہیں یا کوئی ایسی چیز ہے کہ یوں تو نہیں کھاتے لیکن بطور دوا کے ضرورت کے وقت کھاتے ہیں تو بھی روزہ جاتا رہا اور قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں۔

مسئلہ ۱۸:- اگر مرد سے ہم بستر ہوئی تب بھی روزہ جاتا رہا اسکی قضا بھی رکھے اور کفارہ بھی دیوے۔ جب مرد کے پیشاب کے مقام کی سپاری اندر چلی گئی تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضا و کفارہ واجب ہو گئے چاہے منی نکلے یا نہ نکلے۔

مسئلہ ۱۹:۔ اگر مرد نے پاخانہ کی جگہ اپنا عضو کر دیا اور سپاری اندر چلی گئی تب بھی عورت مرد دونوں کا روزہ جاتا رہا قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں۔

مسئلہ ۲۰:۔ روزے کے توڑنے سے کفارہ جب ہی لازم آتا ہے جبکہ رمضان شریف میں روزہ توڑ ڈالے اور رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا چاہے جس طرح توڑے اگرچہ وہ روزہ رمضان کی قضا ہی کیوں نہ ہو البتہ اگر اس روزہ کی نیت رات سے نہ کی ہو یا روزہ توڑنے کے بعد اسی دن حیض آ گیا ہو تو اسکے توڑنے سے کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ ۲۱:۔ کسی نے روزہ میں ناس لیا یا کان میں تیل ڈالا یا جلاب میں عمل لیا اور پینے کی دوا نہیں پی تب بھی روزہ جاتا رہا لیکن صرف قضا واجب ہے، اور کفارہ واجب نہیں اور اگر کان میں پانی ڈالا تو روزہ نہیں گیا۔

مسئلہ ۲۲:۔ روزہ میں پیشاب کی جگہ کوئی دوا رکھنا یا تیل وغیرہ کوئی چیز ڈالنا درست نہیں اگر کسی نے دوا رکھ لی تو روزہ جاتا رہا[ع] قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ ۲۳:۔ کسی ضرورت سے دائی نے پیشاب کی جگہ انگلی ڈالی یا خود اُس نے اپنی انگلی ڈالی پھر ساری انگلی یا تھوڑی سی انگلی نکالنے کے بعد پھر کر دی تو روزہ جاتا رہا لیکن کفارہ واجب نہیں اور اگر نکالنے کے بعد پھر نہیں کی تو روزہ نہیں گیا ہاں اگر پہلے ہی سے پانی وغیرہ کسی چیز میں انگلی بھیگی ہوئی ہو تو اول ہی دفعہ کرنے سے روزہ جاتا رہے گا۔

مسئلہ ۲۴:۔ منہ سے خون نکلتا ہے اس کو تھوک کے ساتھ نگل گئی تو روزہ ٹوٹ گیا۔ البتہ اگر خون تھوک سے کم ہو اور خون کا مزہ حلق میں معلوم نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ ۲۵:۔ اگر زبان سے کوئی چیز چکھ کر تھوک دی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ لیکن بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر کسی کا شوہر بڑا بدمزاج ہو اور یہ ڈر ہو کہ اگر سالن میں نمک پانی درست نہ ہوا تو ناک میں دم کر دے گا اسکو نمک چکھ لینا درست ہے، اور مکروہ نہیں

مسئلہ ۲۶:۔ اپنے منہ سے چبا کر چھوٹے بچے کو کوئی چیز کھلانا مکروہ ہے البتہ اگر اس کی ضرورت پڑے اور مجبوری و ناچاری ہو جاوے تو مکروہ نہیں۔

مسئلہ ۲۷:۔ کوئلہ چبا کر دانت مانجھنا اور منجن سے دانت مانجھنا مکروہ ہے۔ اور اگر اسمیں سے کچھ حلق میں اتر جاوے گا تو روزہ جاتا رہے گا اور مسواک سے دانت صاف کرنا درست ہے چاہے سوکھی مسواک ہو یا تازی ابھی اسی وقت کی توڑی ہوئی اگر نیب کی مسواک ہے اور اسکا کڑواپن منہ میں معلوم ہوتا ہے تب بھی مکروہ نہیں۔

مسئلہ ۲۸:۔ کوئی عورت غافل سو رہی تھی یا بیہوش پڑی تھی اُس سے کسی نے صحبت کی تو روزہ جاتا رہا فقط قضا واجب ہے

ع یہ حکم عورتوں کا ہے اور مرد اگر اپنے پیشاب کی جگہ سوراخ میں تیل وغیرہ ڈال لے تو روزہ نہیں ٹوٹتا ۱۲ منہ

کفارہ واجب نہیں اور مرد پر کفارہ بھی واجب ہے۔

مسئلہ ۲۹: کسی نے بھولے سے کچھ کھا لیا اور یوں سمجھی کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اس وجہ سے پھر قصداً کچھ کھا لیا تو اب روزہ جاتا رہا فقط قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ ۳۰: اگر کسی کو قے ہوئی اور وہ سمجھی کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اس گمان پر پھر قصداً کھا لیا اور روزہ توڑ دیا تو بھی قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ ۳۱: اگر سرمہ لگایا یا فصد لی یا تیل ڈالا پھر سمجھی کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اور پھر قصداً کھا لیا تو قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں

مسئلہ ۳۲: رمضان کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ اتفاقاً ٹوٹ گیا تو روزہ ٹوٹنے کے بعد بھی دن میں کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے سارے دن روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۳: کسی نے رمضان میں روزہ کی نیت ہی نہیں کی اسلئے کھاتی پیتی رہی اس پر کفارہ واجب نہیں کفارہ جب ہے کہ نیت کر کے توڑ دیوے

سحری کھانے اور افطار کرنے کا بیان

مسئلہ ۱: سحری کھانا سنت ہے اگر بھوک نہ ہو اور کھانا نہ کھائے تو کم سے کم دو تین چھوہارے ہی کھا لیوے۔ یا کوئی اور چیز تھوڑی بہت کھا لیوے کچھ نہ سہی تو تھوڑا سا پانی ہی پی لیوے۔

مسئلہ ۲: اگر کسی نے سحری نہ کھائی اور اٹھ کر ایک آدھ پان کھا لیا تو بھی سحری کھانے کا ثواب مل گیا۔

مسئلہ ۳: سحری میں جہاں تک ہو سکے دیر کر کے کھانا بہتر ہے لیکن اتنی دیر نہ کرے کہ صبح ہونے لگے اور روزہ میں شبہ پڑ جاوے۔

مسئلہ ۴: اگر سحری بڑی جلدی کھالی مگر اسکے بعد پان تمباکو چائے پانی دیر تک کھاتی پیتی رہی جب صبح ہونے میں تھوڑی دیر رہ گئی تب کلی کر ڈالی تب بھی دیر کر کے کھانے کا ثواب مل گیا اور اس کا حکم بھی وہی ہے جو دیر کر کے کھانے کا حکم ہے۔

مسئلہ ۵: اگر رات کو سحری کھانے کے لئے آنکھ نہ کھلی سب کے سب سو گئے تو بے سحری کھائے صبح کا روزہ رکھو سحری چھوٹ جانے سے روزہ چھوڑ دینا بڑی کم ہمتی کی بات اور بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ ۶: جب تک صبح نہ ہو اور فجر کا وقت نہ آوے جس کا بیان نمازوں کے وقتوں میں گذر چکا ہے تب تک سحری کھانا درست ہے اسکے بعد درست نہیں۔

مسئلہ: کسی کی آنکھ دیر میں کھلی اور یہ خیال ہوا کہ ابھی رات باقی ہے اس گمان پر سحری کھالی پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو جانے کے بعد سحری کھائی تھی تو روزہ نہیں ہوا قضا رکھے اور کفارہ واجب نہیں لیکن پھر بھی کچھ کھائے پئے نہیں روزہ داروں کی طرح رہے۔ اسی طرح اگر سورج ڈوبنے کے گمان سے روزہ کھول لیا پھر سورج نکل آیا تو روزہ جاتا رہا اسکی قضا کرے کفارہ واجب نہیں اور اب

جب تک سورج نہ ڈوب جاوے کچھ کھانا پینا درست نہیں۔

مسئلہ ۸:- اگر اتنی دیر ہوگئی کہ صبح ہو جانے کا شبہ پڑ گیا تو اب کچھ کھانا مکروہ ہے اور اگر ایسے وقت کچھ کھا لیا یا پانی پی لیا تو بُرا کیا اور گناہ ہوا۔ پھر اگر معلوم ہو گیا کہ اس وقت صبح ہو گئی تھی تو اس روزہ کی قضا رکھے اور اگر کچھ نہ معلوم ہو شبہ ہی شبہ رہ جاوے تو قضا رکھنا واجب نہیں ہے لیکن احتیاط کی بات یہ ہے کہ اسکی قضا رکھ لیوے۔

مسئلہ ۹:- مستحب یہ ہے کہ جب سورج یقیناً ڈوب جاوے تو تُرت روزہ کھول ڈالے دیر کر کے روزہ کھولنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۰:- بدلی کے دن ذرا دیر کر کے روزہ کھولو جب خوب یقین ہو جائے کہ سورج ڈوب گیا ہوگا تب افطار کرو اور صرف گھڑی گھڑیال وغیرہ پر کچھ اعتماد نہ کرو جب تک تمہارا دل گواہی نہ دیدے کیونکہ گھڑی شاید کچھ غلط ہو گئی ہو بلکہ اگر کوئی اذان بھی کہہ دیوے لیکن ابھی وقت آنے میں کچھ شبہ ہے تب بھی روزہ کھولنا درست نہیں۔

مسئلہ ۱۱:- چھوہارے سے روزہ کھولنا بہتر ہے یا اور کوئی میٹھی چیز ہو اس سے کھولے وہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کرے بعضی عورتیں اور بعضے مرد نمک کی کنکری سے افطار کرتے ہیں اور اس میں ثواب سمجھتے ہیں یہ غلط عقیدہ ہے۔

مسئلہ ۱۲:- جب تک سورج کے ڈوبنے میں شبہ رہے تب تک افطار کرنا جائز نہیں۔

کفّارے کا بیان

مسئلہ ۱:- رمضان شریف کے روزے توڑ ڈالنے کا کفّارہ یہ ہے کہ دو مہینے برابر لگاتار روزے رکھے تھوڑے تھوڑے کر کے روزے رکھنے درست نہیں اگر کسی وجہ سے بیچ میں دو ایک روزے نہیں رکھے تو اب پھر سے دو مہینے کے روزے رکھے ہاں جتنے روزے حیض کی وجہ سے جاتے رہے ہیں وہ معاف ہیں ان کے چھوٹ جانے سے کفارہ میں کچھ نقصان نہیں آیا لیکن پاک ہونے کے بعد تُرت پھر روزے رکھنے شروع کرے اور ساٹھ روزے پورے کر لیوے۔

مسئلہ ۲:- نفاس کی وجہ سے بیچ میں روزے چھوٹ گئے پورے روزے لگاتار نہیں رکھ سکی تو بھی کفارہ صحیح نہیں ہوا اب روزے پھر سے رکھے۔

مسئلہ ۳:- اگر دُکھ بیماری کی وجہ سے بیچ میں کفارہ کے کچھ روزے چھوٹ گئے تب بھی تندرست ہونے کے بعد پھر سے روزے رکھنے شروع کرے

مسئلہ ۴:- اگر بیچ میں رمضان کا مہینہ آ گیا تب بھی کفارہ صحیح نہیں ہوا۔

مسئلہ ۵:- اگر کسی کو روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو صبح شام پیٹ بھر کے کھانا کھلا دیوے جتنا اُنکے پیٹ میں سماوے خوب تن کر کھا لیویں[ع]۔

ع یعنی خوب پیٹ بھر کر کھا لیویں کہ بالکل بھوک نہ رہے ۱۲

مسئلہ ۶:- ان مسکینوں میں اگر بعضے بالکل چھوٹے بچے ہوں تو جائز نہیں ان بچوں کے بدلے اور مسکینوں کو پھر کھلاوے۔

مسئلہ ۷:- اگر گیہوں کی روٹی ہو تو روکھی روٹی کھانا بھی درست ہے اور اگر جو باجرہ جوار وغیرہ کی روٹی ہو تو اسکے ساتھ کچھ دال وغیرہ دینا چاہیئے جس کے ساتھ روٹی کھاویں۔

مسئلہ ۸:- اگر کھانا نہ کھلاوے بلکہ ساٹھ مسکینوں کو کچا اناج دے دے تو بھی جائز ہے ہر ایک مسکین کو اتنا اتنا دے جتنا صدقۂ فطر دیا جاتا ہے اور صدقۂ فطر کا بیان زکوٰۃ کے باب میں آوے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مسئلہ ۹:- اگر اتنے اناج کی قیمت دے دے تو بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۱۰:- اگر کسی اور سے کہہ دیا کہ تم میری طرف سے کفارہ ادا کر دو اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو اور اُسنے اُسکی طرف سے کھانا کھلا دیا یا کچا اناج دے دیا تب بھی کفارہ ادا ہو گیا اور اگر بے اسکے کہے کسی نے اسکی طرف سے دیدیا تو کفارہ صحیح نہیں ہوا۔

مسئلہ ۱۱:- اگر ایک ہی مسکین کو ساٹھ دن تک صبح و شام کھانا کھلا دیا یا ساٹھ دن تک کچا اناج یا قیمت دیتی رہی تب بھی کفارہ صحیح ہو گیا

مسئلہ ۱۲:- اگر ساٹھ دن تک لگاتار کھانا نہیں کھلایا بلکہ بیچ میں کچھ دن ناغہ ہو گئے تو کچھ حرج نہیں یہ بھی درست ہے۔

مسئلہ ۱۳:- اگر ساٹھ دن کا اناج حساب کر کے ایک فقیر کو ایک ہی دن دے دیا تو درست نہیں۔ اسی طرح ایک ہی فقیر کو ایک ہی دن اگر ساٹھ دفعہ کر کے دے دیا تب بھی ایک ہی دن کا ادا ہوا ایک کم ساٹھ مسکینوں کو پھر دینا چاہیئے اسی طرح قیمت دینے کا بھی حکم ہے یعنی ایک دن میں ایک مسکین کو ایک روزے کے بدلے سے زیادہ دینا درست نہیں۔

مسئلہ ۱۴:- اگر کسی فقیر کو صدقۂ فطر کی مقدار سے کم دیا تو کفارہ صحیح نہیں ہوا۔

مسئلہ ۱۵:- اگر ایک ہی رمضان کے دو یا تین روزے توڑ ڈالے تو ایک ہی کفارہ واجب ہے البتہ اگر یہ دونوں روزے ایک رمضان کے نہ ہوں تو الگ الگ کفارہ دینا پڑے گا۔

جن وجوہات سے روزہ توڑ دینا جائز ہے ان کا بیان

مسئلہ ۱:- اچانک ایسی بیمار پڑ گئی کہ اگر روزہ نہ توڑے گی تو جان پر بن آوے گی یا بیماری بہت بڑھ جاوے گی تو روزہ توڑ دینا درست ہے جیسے دفعتہً پیٹ میں ایسا درد اٹھا کہ بیتاب ہو گئی یا سانپ نے کاٹ کھایا تو دوا پی لینا اور روزہ توڑ دینا درست ہے ایسے ہی اگر ایسی پیاس لگی کہ ہلاکت کا ڈر ہے تو بھی روزہ توڑ ڈالنا درست ہے۔

مسئلہ ۲:- حاملہ عورت کو کوئی ایسی بات پیش آ گئی جس سے اپنی جان کا یا بچہ کی جان کا ڈر ہے تو روزہ توڑ ڈالنا درست ہے

مسئلہ ۳:- کھانا پکانے کی وجہ سے بیحد پیاس لگ آئی اور اتنی بیتابی ہو گئی کہ اب جان کا خوف ہے تو روزہ کھول ڈالنا درست

ہے۔ لیکن اگر خود اُسنے قصداً اتنا کام کیا جس سے ایسی حالت ہو گئی تو گنہگار ہوگی۔

جن وجوہات سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے ان کا بیان

مسئلہ ۱:- اگر ایسی بیماری ہے کہ روزہ نقصان کرتا ہے اور یہ ڈر ہے کہ اگر روزہ رکھے گی تو بیماری بڑھ جاوے گی یا دیر میں اچھی ہوگی یا جان جاتی رہے گی تو روزہ نہ رکھے جب اچھی ہو جاوے گی تو اسکی قضا رکھ لے لیکن فقط اپنے دل سے ایسا خیال کر لینے سے روزہ چھوڑ دینا درست نہیں ہے بلکہ جب کوئی مسلمان دیندار طبیب کہدے کہ روزہ تم کو نقصان کرے گا تب چھوڑنا چاہیئے۔

مسئلہ ۲:- اگر حکیم یا ڈاکٹر کافر ہے یا شرع کا پابند نہیں ہے تو اسکی بات کا اعتبار نہیں ہے فقط اسکے کہنے سے روزہ نہ چھوڑے۔

مسئلہ ۳:- اگر حکیم نے تو کچھ کہا نہیں لیکن خود اپنا تجربہ ہے اور کچھ ایسی نشانیاں معلوم ہوئیں جنکی وجہ سے دل گواہی دیتا ہے کہ روزہ نقصان کرے گا تب بھی روزہ نہ رکھے اور اگر خود تجربہ کار نہ ہو اور اس بیماری کا کچھ حال معلوم نہ ہو تو فقط خیال کا اعتبار نہیں اگر دیندار حکیم کے بغیر بتائے اور بے تجربے کے اپنے خیال ہی خیال پر رمضان کا روزہ توڑے گی تو کفارہ دینا پڑے گا اور اگر روزہ نہ رکھے گی تو گنہگار ہوگی۔

مسئلہ ۴:- اگر بیماری سے اچھی ہو گئی لیکن ابھی ضعف باقی ہے اور یہ غالب گمان ہے کہ اگر روزہ رکھا تو پھر بیمار پڑ جاوے گی تب بھی روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

مسئلہ ۵:- اگر کوئی مسافرت میں ہو تو اسکو بھی درست ہے کہ روزہ نہ رکھے پھر کبھی اسکی قضا رکھ لیوے اور مسافرت کے معنی وہی ہیں جس کا نماز کے بیان میں ذکر ہو چکا ہے یعنی تین منزل جانے کا قصد ہو۔

مسئلہ ۶:- مسافرت میں اگر روزے سے کوئی تکلیف نہ ہو جیسے ریل پر سوار ہے اور یہ خیال ہے کہ شام تک گھر پہنچ جاؤنگی یا اپنے ساتھ سب راحت و آرام کا سامان موجود ہے تو ایسے وقت سفر میں بھی روزہ رکھ لینا بہتر ہے اور اگر روزہ نہ رکھے تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ ہاں رمضان شریف کے روزے کی جو فضیلت ہے اس سے محروم رہے گی۔ اور اگر راستہ میں روزہ کی وجہ سے تکلیف اور پریشانی ہو تو ایسے وقت روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔

مسئلہ ۷:- اگر بیماری سے اچھی نہیں ہوئی اسی میں مر گئی یا ابھی گھر نہیں پہنچی مسافرت ہی میں مر گئی تو جتنے روزے بیماری یا سفر کی وجہ سے چھوٹے ہیں آخرت میں ان کا مواخذہ نہ ہوگا کیونکہ قضا رکھنے کی مہلت ابھی اسکو نہیں ملی تھی۔

مسئلہ ۸:- اگر بیماری میں دس روزے گئے تھے پھر پانچ دن اچھی رہی لیکن قضا روزے نہیں رکھے تو پانچ روزے تو معاف ہیں فقط پانچ روزوں کی قضا نہ رکھنے پر پکڑی جاوے گی۔ اور اگر پورے دس دن اچھی رہی تو پورے دسوں دن کی پکڑ ہوگی اسلئے ضروری ہے

کہ جتنے روزوں کا مواخذہ اُس پر ہونے والا ہے اِتنے دِنوں کا فدیہ دینے کے لئے کہہ دے جبکہ اُسکے پاس مال ہو اور فدیہ کا بیان آگے آتا ہے۔

مسئلہ ۹:۔ اسی طرح اگر مسافرت میں روزے چھوڑ دیئے تھے پھر گھر پہنچنے کے بعد مرگئی تو جتنے دن گھر میں رہی ہے فقط اُتنے دِن کی پکڑ ہوگی اسکو بھی چاہیئے کہ فدیہ کی وصیت کر جاوے۔ اگر روزے گھر رہنے کی مدت سے زیادہ چھوٹے ہوں تو ان کا مواخذہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰:۔ اگر راستہ میں پندرہ دِن رہنے کی نیت سے ٹھیر گئی تو اب روزہ چھوڑنا درست نہیں کیونکہ شرع سے اب وہ مسافر نہیں رہی۔ البتہ اگر پندرہ دِن سے کم ٹھیرنے کی نیت ہو تو روزہ نہ رکھنا درست ہے۔

مسئلہ ۱۱:۔ حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو جب اپنی جان کا یا بچّے کی جان کا کچھ ڈر ہو تو روزہ نہ رکھے پھر کبھی قضا رکھ لیوے لیکن اگر اپنا شوہر مالدار ہے کہ کوئی اَنّا رکھ کر دُودھ پلوا سکتا ہے تو دُودھ پلانے کی وجہ سے ماں کو روزہ چھوڑنا درست نہیں ہے البتہ اگر وہ ایسا بچہ ہے کہ سوائے اپنی ماں کے کسی اور کا دودھ نہیں پیتا ہے تو ایسے وقت ماں کو روزہ نہ رکھنا درست ہے۔

مسئلہ ۱۲:۔ کسی اَنّا نے دُودھ پلانے کی نوکری کی پھر رمضان آگیا اور روزہ سے بچہ کی جان کا ڈر ہے تو اَنّا کو بھی روزہ نہ رکھنا درست ہے۔

مسئلہ ۱۳:۔ عورت کو حیض آگیا یا بچہ پیدا ہوا اور نفاس ہو گیا تو حیض اور نفاس رہنے تک روزہ رکھنا درست نہیں۔

مسئلہ ۱۴:۔ اگر رات کو پاک ہو گئی تو اب صبح کو روزہ نہ چھوڑے۔ اگر رات کو نہ نہائی ہو تب بھی روزہ رکھ لیوے اور صبح کو نہا لیوے اور اگر صبح ہونے کے بعد پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد روزہ کی نیت کرنا درست نہیں لیکن کچھ کھانا پینا بھی درست نہیں ہے اب دن بھر روزہ داروں کی طرح رہنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۵:۔ اسی طرح اگر کوئی دن کو مسلمان ہوئی یا دن کو جوان ہوئی تو اب دن بھر کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے اور اگر کچھ کھا لیا تو اس روزہ کی قضا رکھنا بھی نئی مسلمان اور نئی جوان کے ذمے واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶:۔ مسافرت میں روزہ نہ رکھنے کا ارادہ تھا لیکن دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے ہی اپنے گھر پہنچ گئی یا ایسے وقت میں پندرہ دن رہنے کی نیت سے کہیں رہ پڑی اور اب تک کچھ کھایا پیا نہیں ہے تو اب روزہ کی نیت کر لیوے۔

فدیہ کا بیان

مسئلہ ۱:۔ جس کو اتنا بوڑھا پا ہو گیا ہو کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی یا اتنی بیمار ہے کہ اب اچھے ہونے کی اُمید نہیں نہ روزے رکھنے کی طاقت ہے تو وہ روزے نہ رکھے اور ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو صدقۂ فطر کے برابر غلّہ دے دے یا صبح شام پیٹ بھر کے اسکو کھلا دیوے شرع میں اسکو فدیہ کہتے ہیں اور اگر غلّہ کے بدلے اسی قدر غلّہ کی قیمت دے دے تب بھی درست ہے۔

مسئلہ ۲ :- وہ گیہوں اگر تھوڑے تھوڑے کرکے کئی مسکینوں کو بانٹ دیوے تو بھی صحیح ہے۔

مسئلہ ۳ :- پھر اگر کبھی طاقت آگئی یا بیماری سے اچھی ہوگئی تو سب روزے قضا رکھنے پڑینگے۔ اور جو فدیہ دیا ہے اسکا ثواب الگ ملیگا

مسئلہ ۴ :- کسی کے ذمہ کئی روزے قضا تھے اور مرتے وقت وصیت کرگئی کہ میرے روزوں کے بدلے فدیہ دے دینا تو اسکے مال میں سے اس کا ولی فدیہ دیدے اور کفن دفن اور قرض ادا کرکے جتنا مال بچے اس کی ایک تہائی میں سے اگر سب فدیہ نکل آوے تو دینا واجب ہوگا۔

مسئلہ ۵ :- اگر اس نے وصیت نہیں کی مگر ولی نے اپنے مال میں سے فدیہ دے دیا تب بھی خدا سے امید رکھے کہ شاید قبول کرلے اور اب روزوں کا مواخذہ نہ کرے اور بغیر وصیت کئے خود مردے کے مال میں سے فدیہ دینا جائز نہیں ہے اسی طرح اگر تہائی مال سے فدیہ زیادہ ہوجاوے تو باوجود وصیت کے بھی زیادہ دینا بدون رضامندی سب وارثوں کے جائز نہیں ہاں اگر سب وارث خوشی دل سے راضی ہوجاویں تو دونوں صورتوں میں فدیہ دینا درست ہے، لیکن نابالغ وارث کی اجازت کا شرع میں کچھ اعتبار نہیں بالغ وارث اپنا حصہ جدا کرکے اسمیں سے دے دیں تو درست ہے۔

مسئلہ ۶ :- اگر کسی کی نمازیں قضا ہوگئی ہوں اور وصیت کرکے مرگئی کہ میری نمازوں کے بدلے میں فدیہ دے دینا اسکا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۷ :- ہر وقت کی نماز کا اتنا ہی فدیہ ہے جتنا ایک روزہ کا فدیہ ہے اس حساب سے دن رات کے پانچ فرض اور ایک وتر چھ نمازوں کی طرف سے ایک چھٹانک کم پونے گیارہ سیر گیہوں انگریزی روپے کے سیر سے دیوے مگر احتیاطاً پورے ساڑھے بارہ سیر دیوے۔

مسئلہ ۸ :- کسی کے ذمہ زکوٰۃ باقی ہے ابھی ادا نہیں کی تو وصیت کر جانے سے اسکا بھی ادا کر دینا وارثوں پر واجب ہے۔ اگر وصیت نہیں کی اور وارثوں نے اپنی خوشی سے دے دی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی۔

مسئلہ ۹ :- اگر ولی مردے کی طرف سے قضا روزے رکھ لیوے یا اسکی طرف سے قضا نمازیں پڑھ لیوے تو یہ درست نہیں یعنی اس کے ذمہ سے نہ اتریں گی۔

مسئلہ ۱۰ :- بے وجہ رمضان کا روزہ چھوڑ دینا درست نہیں اور بڑا گناہ ہے یہ نہ سمجھے کہ اسکے بدلے ایک روزہ قضا رکھ لوں گی کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رمضان کے ایک روزے کے بدلے میں اگر سال بھر برابر روزے رکھتی رہے تب بھی اتنا ثواب نہ ملے گا جتنا رمضان میں ایک روزے کا ثواب ملتا ہے۔

مسئلہ ۱۱ :- اگر کسی نے شامت اعمال سے روزہ نہ رکھا تو اور لوگوں کے سامنے کچھ کھائے نہ پیئے نہ یہ ظاہر کرے کہ آج میرا روزہ نہیں ہے اسلئے کہ گناہ کرکے اسکو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے اگر سب سے کہہ دے گی تو دہرا گناہ ہوگا۔ ایک تو روزہ نہ رکھنے کا دوسرا گناہ ظاہر کرنے کا۔ یہ جو مشہور ہے کہ خدا کی چوری نہیں تو بندہ کی کیا چوری یہ غلط بات ہے بلکہ جو کسی عذر سے روزہ نہ رکھے اسکو بھی

مناسب ہے کہ سب کے روبرو نہ کھاوے۔

مسئلہ ۱۲:۔ جب لڑکا یا لڑکی روزہ رکھنے کے لائق ہوجائیں تو انکو بھی روزہ کا حکم کرے اور جب دس برس کی عمر ہو جاوے تو مار کر روزہ رکھاوے اگر سارے روزے نہ رکھ سکے تو جتنے رکھ سکے رکھاوے۔

مسئلہ ۱۳:۔ اگر نابالغ لڑکا لڑکی روزہ رکھ کے توڑ ڈالے تو اسکی قضا نہ رکھاوے۔ البتہ اگر نماز کی نیت کرکے توڑ دے تو اسکو دہراوے

اعتکاف کا بیان

رمضان شریف کی بیسویں تاریخ کے دن چھپنے سے ذرا پہلے سے رمضان کی اُنتیس ۲۹ یا تیس تاریخ یعنی جسدن عید کا چاند نظر آجاوے اُس تاریخ کے دن چھپنے تک اپنے گھر میں جہاں نماز پڑھنے کے لئے جگہ مقرر کر رکھی ہو اُسجگہ پر پابندی سے جم کر بیٹھے اس کو اعتکاف کہتے ہیں اسکا بڑا ثواب ہے۔ اگر اعتکاف شروع کرے تو فقط پیشاب پاخانہ یا کھانے پینے کی ناچاری سے تو وہاں سے اُٹھنا درست ہے اور اگر کوئی کھانا پانی دینے والا ہو تو اسکے لئے بھی نہ اُٹھے۔ ہر وقت اسی جگہ رہے اور وہیں سووے اور بہتر یہ ہے کہ بیکار نہ رہے قرآن پڑھتی رہے نفلیں اور تسبیحیں جو توفیق ہو اُس میں لگی رہے اور اگر حیض یا نفاس آجاوے تو اعتکاف چھوڑدے اسمیں درست نہیں اور اعتکاف میں مرد سے ہمبستر ہونا لپٹنا چمٹنا بھی درست نہیں۔

زکوٰۃ کا بیان

جس کے پاس مال ہو اور اسکی زکوٰۃ نہ نکالتی ہو وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک بڑی گنہگار ہے قیامت کے دن اُس پر بڑا سخت عذاب ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسکے پاس سونا چاندی ہو اور وہ اسکی زکوٰۃ نہ دیتا ہو قیامت کے دن اسکے لئے آگ کی تختیاں بنائی جاوینگی پھر انکو دوزخ کی آگ میں گرم کرکے اس کی دونوں کروٹیں اور پیشانی اور پیٹھ داغی جاوے گی اور جب ٹھنڈی ہوجاویں گی پھر گرم کرلی جاویں گی اور نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے جسکو اللہ نے مال دیا اور اُسنے زکوٰۃ نہ ادا کی تو قیامت کے دن اس کا مال بڑا زہریلا گنجا سانپ بنایا جاوے گا اور اسکی گردن میں لپٹ جاوے گا پھر اسکے دونوں جبڑے نوچے گا اور کہے گا میں ہی تیرا مال اور میں ہی تیرا خزانہ ہوں۔ خدا کی پناہ بھلا اتنے عذاب کی کون سہار کرسکتا ہے تھوڑے سے لالچ کے بدلے یہ مصیبت بھگتنا بڑی بے وقوفی کی بات ہے خدا ہی کی دی ہوئی دولت کو خدا ہی کی راہ میں نہ دینا کتنی بیجا بات ہے۔

ع اور مردوں کیلئے ایسی مسجد میں درست ہے جسمیں پانچوں وقت جماعت ہوتی ہو۔ ۱۲ منہ

مسئلہ:۔ جس کے پاس ساڑھے باون[1] تولے چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا ہو یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر روپیہ ہو (شبیر علی) اور ایک سال تک باقی رہے تو سال گذرنے پر اسکی زکوٰۃ دینا واجب ہے اور اگر اس سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں اور اگر اس سے زیادہ ہو تو بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

مسئلہ ۲:۔ کسی کے پاس آٹھ تولہ سونا چار مہینے یا چھ مہینے تک رہا پھر وہ کم ہو گیا اور دو تین مہینے کے بعد پھر مال مل گیا تب بھی زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ غرضکہ جب سال کے اول و آخر میں مالدار ہو جائے اور سال کے بیچ میں کچھ دن اس مقدار سے کم رہ جاوے تو بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ بیچ میں تھوڑے دن کم ہو جانے سے زکوٰۃ معاف نہیں ہوتی البتہ اگر سب مال جاتا رہے اسکے بعد پھر مال ملے تو جب سے پھر ملا ہے تب سے سال کا حساب کیا جاوے گا۔

مسئلہ ۳:۔ کسی کے پاس آٹھ تولہ سونا تھا لیکن سال گذرنے سے پہلے پہلے جاتا رہا پورا سال نہیں گذرنے پایا تو زکوٰۃ واجب نہیں۔

مسئلہ ۴:۔ کسی کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت ہے۔ اور اتنے ہی روپوں کی وہ قرضدار ہے تو بھی زکوٰۃ واجب نہیں۔

مسئلہ ۵:۔ اگر اتنے کی قرضدار ہے کہ قرضہ ادا ہو کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت بچتی ہے تو زکوٰۃ واجب ہے۔

مسئلہ:۔ سونے چاندی کے زیور اور برتن اور سچا گوٹہ ٹھپہ سب پر زکوٰۃ واجب ہے۔ چاہے پہنتی رہتی ہو یا بند رکھے ہوں اور کبھی نہ پہنتی ہو۔ غرضکہ چاندی و سونے کی ہر چیز پر زکوٰۃ واجب ہے۔ البتہ اگر اتنی مقدار سے کم ہو جو اوپر بیان ہوئی تو زکوٰۃ واجب نہ ہو گی۔

مسئلہ:۔ سونا چاندی اگر کھرا نہ ہو بلکہ اسمیں کچھ میل ہو جیسے مثلاً چاندی میں رانگا ملا ہوا ہے تو دیکھو چاندی زیادہ ہے یا رانگا۔ اگر چاندی زیادہ ہو تو اسکا وہی حکم ہے جو چاندی کا حکم ہے یعنی اگر اتنی مقدار ہو جو اوپر بیان ہوئی تو زکوٰۃ واجب ہے اور اگر رانگا زیادہ ہے تو اسکو چاندی نہ سمجھیں گے پس جو حکم پیتل، تانبے، لوہے، رانگے وغیرہ اسباب کا آگے آوے گا وہی اسکا بھی حکم ہے۔

مسئلہ:۔ کسی کے پاس نہ تو پوری مقدار سونے کی ہے نہ پوری مقدار چاندی کی بلکہ تھوڑا سونا ہے اور تھوڑی چاندی تو اگر دونوں کی قیمت ملا کر ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو جاوے یا ساڑھے سات تولہ سونے کے برابر ہو جاوے تو زکوٰۃ واجب ہے اور اگر دونوں چیزیں اتنی تھوڑی ہیں کہ دونوں کی قیمت نہ اتنی چاندی کے برابر ہے نہ اتنے سونے کے برابر تو زکوٰۃ واجب نہیں اور اگر سونے اور چاندی دونوں کی مقدار پوری پوری ہے تو قیمت لگانے کی ضرورت نہیں۔

---

[1] یہ حساب ایک تولہ کو بارہ ماشہ کا مان کر کیا گیا ہے۔ اگر وزن کسی اور چیز سے کیا جاوے مثلاً روپوں سے کہ روپیہ ساڑھے گیارہ ماشہ ہی کا ہوتا ہے، یا کسی اور وزن سے تولا جاوے تو کمی بیشی کا حساب کر لیا جاوے۔ نوٹ: ۱۳۴۳ھ میں جب میں نے مکمل و مدلل بہشتی زیور چھاپا تھا تو اس حاشیہ میں روپوں کے وزن سے بھی حساب لکھ دیا تھا جس سے ناظرین کو تشویش ہوتی تھی۔ دوسرے اسی حاشیہ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مہر کی رقم اسوقت کے چاندی کے بھاؤ سے مقرر کر کے لکھ دی تھی پھر چاندی کا بھاؤ بڑھ گیا تو دوسرے حضرات نے اسوقت کے بھاؤ سے رقم لکھ دی اس سے بھی خواہ مخواہ کی ناظرین کو الجھن ہوتی تھی۔ اب تنبیہ مہر فاطمی کی تحقیق مہر کے بیان کے حاشیہ میں کر دی گئی ہے اسلئے سابقہ حاشیہ بالکل حذف کر دیا گیا۔ (شبیر علی)

مسئلہ ۹: فرض کرو کہ کسی زمانہ میں پچیس (۲۵) روپے کا ایک تولہ سونا ملتا ہے اور ایک روپے کی ڈیڑھ تولہ چاندی ملتی ہے اور کسی کے پاس دو تولہ سونا اور پانچ روپے ضرورت سے زائد ہیں اور سال بھر تک وہ رہ گئے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے کیونکہ دو تولہ سونا پچاس روپے کا ہوا اور پچاس روپے کی چاندی پچہتر تولہ ہوئی تو دو تولہ سونے کی چاندی اگر خریدو گی تو پچہتر تولہ ملے گی اور پانچ روپے تمہارے پاس ہیں اس حساب سے اتنی مقدار سے بہت زیادہ مال ہو گیا جتنے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ البتہ اگر فقط دو تولہ سونا ہو اسکے ساتھ روپے اور چاندی کچھ نہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۰: ایک روپیہ کی چاندی مثلاً دو تولہ ملتی ہے اور کسی کے پاس فقط تیس روپے چاندی کے ہیں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں اور یہ حساب نہ لگاوینگے کہ تیس روپے کی چاندی ساٹھ تولہ ہوئی کیونکہ روپیہ تو چاندی کا ہوتا ہے اور جب فقط چاندی یا فقط سونا پاس ہو تو وزن کا اعتبار ہے قیمت کا اعتبار نہیں ہے (یہ حکم اسوقت کا ہے جب روپیہ چاندی کا ہوتا تھا۔ آج کل عام طور پر روپیہ گلٹ کا مستعمل ہے اور نوٹ کے عوض میں بھی وہی ملتا ہے۔ اسلئے اب یہ حکم ہے کہ جس شخص کے پاس اتنے روپیہ یا نوٹ موجود ہوں جن کی ساڑھے باون تولہ چاندی بازار کے بھاؤ کے مطابق آسکے اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی)

مسئلہ ۱۱: کسی کے پاس سو روپے ضرورت سے زائد رکھے تھے پھر سال پورا ہونے سے پہلے پہلے پچاس روپے اور مل گئے تو ان پچاس روپے کا حساب الگ نہ کرینگے بلکہ اسی سو روپے کے ساتھ اسکو ملا دینگے اور جب ان سو روپے کا سال پورا ہوگا تو پورے ڈیڑھ سو کی زکوٰۃ واجب ہوگی اور ایسا سمجھیں گے کہ پورے ڈیڑھ سو پر سال گذر گیا۔

مسئلہ ۱۲: کسی کے پاس سو تولہ چاندی رکھی تھی پھر سال گذرنے سے پہلے دو چار تولہ سونا آگیا یا نو دس تولہ سونا مل گیا تب بھی اس کا حساب الگ نہ کیا جاوے گا بلکہ اس چاندی کے ساتھ ملا کر کے زکوٰۃ کا حساب ہوگا پس جب اس چاندی کا سال پورا ہو جاوے گا تو اس سب مال کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ ۱۳: سونے چاندی کے سوا اور جتنی چیزیں ہیں جیسے لوہا۔ تانبا۔ پیتل۔ گلٹ۔ رانگا وغیرہ اور ان چیزوں کے بنے ہوئے برتن وغیرہ اور کپڑے جوتے اور اسکے سوا جو کچھ اسباب ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اسکو بیچتی اور سوداگری کرتی ہو تو دیکھو وہ اسباب کتنا ہے اگر اتنا ہے کہ اسکی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کے برابر ہے تو جب سال گذر جائے تو اس سوداگری کے اسباب میں زکوٰۃ واجب ہے اور اگر اتنا نہ ہو تو اسمیں زکوٰۃ واجب نہیں اور اگر وہ مال سوداگری کے لئے نہیں ہے تو اسمیں زکوٰۃ واجب نہیں ہے چاہے جتنا مال ہو اگر ہزاروں روپے کا مال ہو تب بھی زکوٰۃ واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۴: گھر کا اسباب جیسے پتیلی، دیگچہ، بڑی دیگ، سینی، لگن اور کھانے پینے کے برتن اور رہنے سہنے کا مکان اور پہننے کے کپڑے سچے موتیوں کا ہار وغیرہ ان چیزوں میں زکوٰۃ واجب نہیں چاہے جتنا ہو اور چاہے روزمرہ کے کاروبار میں آتا ہو

یا نہ آتا ہو کسی طرح زکوٰۃ واجب نہیں۔ ہاں اگر یہ سوداگری کا اسباب ہو تو پھر اسمیں زکوٰۃ واجب ہے۔ خلاصہ یہ کہ سونے چاندی کے سوا اور جتنا مال اسباب ہو اگر وہ سوداگری کا اسباب ہے تو زکوٰۃ واجب ہے۔ نہیں تو اسمیں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۵:۔ کسی کے پاس دس پانچ گھر ہیں انکو کرایہ پر چلاتی ہے تو ان مکانوں پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں چاہے جتنی قیمت کے ہوں۔ ایسے ہی اگر کسی نے دو چار سو روپے کے برتن خرید لئے اور انکو کرایہ پر چلاتی رہتی ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں غرضکہ کرایہ پر چلانے سے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۱۶:۔ پہننے کے دھرادھر جوڑے چاہے جتنے زیادہ قیمتی ہوں انمیں زکوٰۃ واجب نہیں لیکن اگر ان میں سچا کام ہے اور اتنا کام ہے کہ اگر چاندی چھوڑائی جاوے تو ساڑھے باون تولہ یا اس سے زیادہ نکلے گی تو اس چاندی پر زکوٰۃ واجب ہے اور اگر اتنا نہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں

مسئلہ ۱۷:۔ کسی کے پاس کچھ چاندی یا سونا ہے اور کچھ سوداگری کا مال ہے تو سب کو ملاکر دیکھو اگر اسکی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کے برابر ہو جاوے تو زکوٰۃ واجب ہے اور اگر اتنا نہ ہو تو واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۸:۔ سوداگری کا مال وہ کہلاوے گا جسکو اسی ارادہ سے مول لیا ہو کہ اسکی سوداگری کرینگے تو اگر کسی نے اپنے گھر کے خرچ کیلئے یا شادی وغیرہ کے خرچ کے لئے چاول مول لئے پھر ارادہ ہو گیا کہ لاؤ اسکی سوداگری کر لیں تو یہ مال سوداگری کا نہیں ہے اور اسپر زکوٰۃ واجب نہیں ہے

مسئلہ ۱۹:۔ اگر کسی پر تمہارا قرض آتا ہے تو اس قرض پر بھی زکوٰۃ واجب ہے لیکن قرض کی تین قسمیں ہیں ایک یہ کہ نقد روپیہ یا سونا چاندی کسی کو قرض دیا یا سوداگری کا اسباب بیچا اسکی قیمت باقی ہے اور ایک سال کے بعد یا دو تین برس کے بعد وصول ہوا تو اگر اتنی مقدار ہو جتنی پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو ان سب برسوں کی زکوٰۃ دینا واجب ہے اور اگر یکمشت نہ وصول ہو تو جب اسمیں سے گیارہ تولہ چاندی کی قیمت وصول ہو تب اتنے کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے اور اگر گیارہ تولہ چاندی کی قیمت بھی متفرق ہی ہو کر ملے تو جب بھی مقدار پوری ہو جائے اتنی مقدار کی زکوٰۃ ادا کرتی رہے اور جب دیوے تو سب برسوں کی دیوے اور اگر قرضہ اس سے کم ہو تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی البتہ اگر اسکے پاس کچھ اور مال بھی ہو اور دونوں ملاکر مقدار پوری ہو جاوے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ ۲۰:۔ اور اگر نقد نہیں دیا نہ سوداگری کا مال بیچا بلکہ کوئی اور چیز بیچی تھی جو سوداگری کی نہ تھی جیسے پہننے کے کپڑے بیچ ڈالے یا گرہستی کا اسباب بیچ دیا اسکی قیمت باقی ہے اور اتنی ہے جتنی میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے پھر وہ قیمت کئی برس کے بعد وصول ہوئی تو سب برسوں کی زکوٰۃ دینا واجب ہے اور اگر سب ایک دفعہ کر کے نہ وصول ہو بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے ملے تو جب تک اتنی رقم نہ وصول ہو جاوے جو نرخ بازار سے ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت ہو تب تک زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ جب مذکورہ رقم وصول ہو تو سب برسوں کی زکوٰۃ دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۱:۔ تیسری قسم یہ ہے کہ شوہر کے ذمہ مہر ہو وہ کئی برس کے بعد ملا تو اسکی زکوٰۃ کا حساب ملنے کے دن سے ہے پچھلے

برسوں کی زکوٰۃ واجب نہیں بلکہ اگر اب اسکے پاس رکھا رہے اور اس پر سال گذر جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی نہیں تو واجب نہیں۔

مسئلہ ۲۲:۔ اگر کوئی مالدار آدمی جس پر زکوٰۃ واجب ہے سال گذرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ دے دے اور سال کے پورے ہونے کا انتظار نہ کرے تو یہ بھی جائز ہے اور زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے اور اگر مالدار نہیں ہے بلکہ کہیں سے مال ملنے کی امید تھی اس امید پر مال ملنے سے پہلے ہی زکوٰۃ دیدی تو یہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی جب مال ملجاوے اور اس پر سال گذر جاوے تو پھر زکوٰۃ دینا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۳:۔ مالدار آدمی اگر کئی سال کی زکوٰۃ پیشگی دے دے یہ بھی جائز ہے لیکن اگر کسی سال مال بڑھ گیا تو بڑھتی کی زکوٰۃ پھر دینا پڑے گی۔

مسئلہ ۲۴: کسی کے پاس سو روپے ضرورت سے زیادہ رکھے ہوئے ہیں اور ۱۰۰ سو روپے کہیں اور سے ملنے کی امید ہے اُسنے پورے دو ۲۰۰ سو روپے کی زکوٰۃ سال پورا ہونے سے پہلے ہی پیشگی دیدی یہ بھی درست ہے لیکن اگر ختم سال پر روپیہ نصاب سے کم ہوگیا تو زکوٰۃ معاف ہوگئی اور وہ دیا ہوا صدقہ نافلہ ہوگیا۔

مسئلہ ۲۵: کسی کے مال پر پورا سال گذر گیا لیکن ابھی زکوٰۃ نہیں نکالی تھی کہ سارا مال چوری ہوگیا یا اور کسی طرح سے جاتا رہا تو زکوٰۃ بھی معاف ہوگئی۔ اگر خود اپنا مال کسی کو دے دیا یا اور کسی طرح اپنے اختیار سے ہلاک کرڈالا تو جتنی زکوٰۃ واجب ہوئی تھی وہ معاف نہیں ہوئی بلکہ دینا پڑے گی۔

مسئلہ ۲۶: سال پورا ہونے کے بعد کسی نے اپنا سارا مال خیرات کردیا تب بھی زکوٰۃ معاف ہوگئی۔

مسئلہ ۲۷: کسی کے پاس دو ۲۰۰ سو روپے تھے ایک سال کے بعد اس میں سے ایک ۱۰۰ سو چوری ہوگئے یا ایک ۱۰۰ سو روپے خیرات کردیئے تو ایک سو کی زکوٰۃ معاف ہوگئی فقط ایک ۱۰۰ سو کی زکوٰۃ دینا پڑے گی۔

زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان

مسئلہ:۔ جب مال پر پورا سال گذر جاوے تو فوراً زکوٰۃ ادا کرے نیک کام میں دیر لگانا اچھا نہیں کہ شاید اچانک موت آجاوے اور یہ مواخذہ اپنی گردن پر رہ جاوے اگر سال گذرنے پر زکوٰۃ ادا نہیں کی یہاں تک کہ دوسرا سال بھی گذر گیا تو گنہگار ہوئی اب بھی توبہ کرکے دونوں سال کی زکوٰۃ دیدے غرض عمر بھر میں کبھی نہ کبھی ضرور دیدے باقی نہ رکھے۔

مسئلہ ۲:۔ جتنا مال ہے اسکا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا واجب ہے یعنی سو ۱۰۰ روپے میں ڈھائی روپے اور چالیس روپے میں ایک روپیہ

مسئلہ ۳: جسوقت زکوٰۃ کا روپیہ کسی غریب کو دیوے اسوقت اپنے دل میں اتنا ضرور خیال کرلے کہ میں زکوٰۃ میں دیتی ہوں اگر نیت نہیں کی یوں ہی دے دیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی پھر سے دینا چاہیئے اور جتنا دیا ہے اسکا ثواب الگ ملے گا۔

مسئلہ ۴:۔ اگر فقیر کو دیتے وقت یہ نیت نہیں کی تو جب تک وہ مال فقیر کے پاس رہے اسوقت تک نیت کرلینا درست ہے اب

نیت کر لینے سے بھی زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی۔ البتہ جب فقیر نے خرچ کر ڈالا اسوقت نیت کرنے کا اعتبار نہیں ہے اب پھر سے زکوٰۃ دیوے

مسئلہ ۵: کسی نے زکوٰۃ کی نیت سے دو روپے نکال کر الگ رکھ لئے کہ جب کوئی مستحق ملے گا اسکو دے دوں گی پھر جب فقیر کو دیدیا اسوقت زکوٰۃ کی نیت کرنا بھول گئی تو بھی زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ البتہ اگر زکوٰۃ کی نیت سے نکال کر الگ نہ رکھتی تو ادا نہ ہوتی۔

مسئلہ ۶: کسی نے زکوٰۃ کے روپے نکالے تو اختیار ہے چاہے ایک ہی کو سب دیدے یا تھوڑا تھوڑا کر کے کئی غریبوں کو دیوے اور چاہے اسی دن سب دیدے یا تھوڑا تھوڑا کر کے کئی مہینے میں دیوے۔

مسئلہ ۷: بہتر یہ ہے کہ ایک غریب کو کم سے کم اتنا دے دے کہ اُس دن کے لئے کافی ہو جاوے کسی اور سے مانگنا نہ پڑے۔

مسئلہ ۸: ایک ہی فقیر کو اتنا مال دے دینا جتنے مال کے ہونے سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مکروہ ہے لیکن اگر دے دیا تو زکوٰۃ ادا ہوگئی اور اس سے کم دینا جائز ہے مکروہ بھی نہیں۔

مسئلہ ۹: کوئی عورت قرض مانگنے آئی اور یہ معلوم ہے کہ وہ اتنی تنگدست اور مفلس ہے کہ کبھی ادا نہ کر سکے گی یا ایسی نادہند ہے کہ قرض لے کر کبھی ادا نہیں کرتی اسکو قرض کے نام سے زکوٰۃ کا روپیہ دیدیا اور اپنے دل میں سوچ لیا کہ میں زکوٰۃ دیتی ہوں تو زکوٰۃ ادا ہوگئی اگرچہ وہ اپنے دل میں یہی سمجھے کہ مجھے قرض دیا ہے۔

مسئلہ ۱۰: اگر کسی کو انعام کے نام سے کچھ دیا مگر دل میں یہی نیت ہے کہ میں زکوٰۃ دیتی ہوں تب بھی زکوٰۃ ادا ہوگئی۔

مسئلہ ۱۱: کسی غریب آدمی پر تمہارے دس روپے قرض ہیں اور تمہارے مال کی زکوٰۃ بھی دس روپے یا اس سے زیادہ ہے اس کو اپنا قرض زکوٰۃ کی نیت سے معاف کر دیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی البتہ اسکو دس روپے زکوٰۃ کی نیت سے دے دو تو زکوٰۃ ادا ہوگئی اب یہی روپے اپنے قرض میں اس سے لے لینا درست ہیں۔

مسئلہ ۱۲: کسی کے پاس چاندی کا اتنا زیور ہے کہ حساب سے تین تولہ چاندی زکوٰۃ کی ہوتی ہے اور بازار میں تین تولہ چاندی دو روپے بکتی ہے تو زکوٰۃ میں دو روپے چاندی کے دے دینا درست نہیں کیونکہ دو روپے کا وزن تین تولہ نہیں ہوتا اور چاندی کی زکوٰۃ میں جب چاندی دی جاوے تو وزن کا اعتبار ہوتا ہے قیمت کا اعتبار نہیں ہوتا۔ ہاں اس صورت میں اگر دو روپے کا سونا خرید کر کے دے دیا یا دو روپے یا دو روپے کے پیسے یا دو روپے کی گلٹ کی ریزگاری یا دو روپے کا کپڑا یا اور کوئی چیز دے دی، یا خود تین تولہ چاندی دے دے تو درست ہے زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی۔

مسئلہ ۱۳: زکوٰۃ کا روپیہ خود نہیں دیا بلکہ کسی اور کو دے دیا کہ تم کسی کو دے دینا یہ بھی جائز ہے اب وہ شخص دیتے وقت اگر زکوٰۃ کی نیت نہ بھی کرے تب بھی زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی۔

مسئلہ ۱۴: کسی غریب کو دینے کے لئے تم نے دو روپے کسی کو دیئے لیکن اُسنے بعینہٖ وہی دو روپے فقیر کو نہیں دیئے جو تم نے دیئے تھے

بلکہ اپنے پاس سے دو۲ روپے تمہاری طرف سے دیدیئے اور یہ خیال کیا کہ وہ روپے میں لے لوں گا تب بھی زکوٰۃ ادا ہو گئی بشرطیکہ تمہارے روپے اسکے پاس موجود ہوں اور اب وہ شخص اپنے دو۲ روپے کے بدلے میں تمہارے وہ دونوں روپے لے لیوے البتہ اگر تمہارے دیئے ہوئے روپے اسنے پہلے خرچ کر ڈالے اسکے بعد اپنے روپے غریب کو دیئے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی یا تمہارے روپے اسکے پاس رکھے تو ہیں لیکن اپنے روپے دیتے وقت یہ نیت نہ تھی کہ میں وہ روپے لے لوں گا تب بھی زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی اب وہ دونوں روپے پھر زکوٰۃ میں دیدے۔

مسئلہ ۱۵:۔ اگر تم نے روپے نہیں دیئے لیکن اتنا کہہ دیا کہ تم ہماری طرف سے زکوٰۃ دے دینا اسلئے اس نے تمہاری طرف سے زکوٰۃ دیدی تو ادا ہو گئی اور جتنا اسنے تمہاری طرف سے دیا ہے اب تم سے لے لیوے۔

مسئلہ ۱۶:۔ اگر تم نے کسی سے کچھ نہیں کہا اس نے بلا تمہاری اجازت کے تمہاری طرف سے زکوٰۃ دے دی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی اب اگر تم منظور بھی کر لو تب بھی درست نہیں اور جتنا تمہاری طرف سے دیا ہے تم سے وصول کرنے کا اسکو حق نہیں۔

مسئلہ ۱۷:۔ تم نے ایک شخص کو اپنی زکوٰۃ دینے کے لئے دو دو روپے دیئے تو اسکو اختیار ہے چاہے خود کسی غریب کو دیدے یا کسی اور کے سپرد کر دے کہ تم یہ روپیہ زکوٰۃ میں دے دینا اور نام کا بتلانا ضروری نہیں ہے کہ فلانی کی طرف سے یہ زکوٰۃ دینا۔ اور وہ شخص وہ روپیہ اگر اپنے کسی رشتہ دار یا ماں باپ کو غریب دیکھ کر دے دے تو بھی درست ہے۔ لیکن اگر وہ خود غریب ہو تو آپ ہی لے لینا درست نہیں البتہ اگر تم نے یہ کہہ دیا ہو کہ جو چاہے کرو اور جسے چاہے دیدو تو آپ بھی لے لینا درست ہے۔

پیداوار کی زکوٰۃ کا بیان

مسئلہ ۱:۔ کوئی شہر کافروں کے قبضہ میں تھا وہی لوگ وہاں رہتے سہتے تھے پھر مسلمان ان پر چڑھ آئے اور لڑکر وہ شہر ان سے چھین لیا اور وہاں دین اسلام پھیلایا اور مسلمان بادشاہ نے کافروں سے لے کر شہر کی ساری زمین ان ہی مسلمانوں کو بانٹ دی تو ایسی زمین کو شرع میں عشری کہتے ہیں اور اگر اس شہر کے رہنے والے لوگ سب کے سب اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے لڑنے کی ضرورت نہیں پڑی تب بھی اس شہر کی سب زمین عشری کہلاوے گی اور عرب کے ملک کی بھی ساری زمین عشری ہے۔

مسئلہ ۲:۔ اگر کسی کے باپ دادا سے یہی عشری زمین برابر چلی آتی ہو یا کسی ایسے مسلمان سے خریدی جسکے پاس اسی طرح چلی آتی ہو تو ایسی زمین میں جو کچھ پیدا ہو اسمیں بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ اور طریقہ اسکا یہ ہے کہ اگر کھیت کو سینچنا نہ پڑے فقط بارش کے پانی سے پیداوار ہو گئی یا ندی اور دریا کے کنارے پر ترائی میں کوئی چیز بوئی اور بے سینچے پیدا ہو گئی تو ایسے کھیت میں جتنا پیدا ہوا ہے اس کا دسواں حصہ خیرات کر دینا واجب ہے، یعنی دس۱۰ من میں ایک من اور دس۱۰ سیر میں ایک سیر اور اگر کھیت کو پر چلا کر کے یا کسی اور طریق سے سینچا ہے تو پیداوار کا بیسواں حصہ خیرات کرے یعنی بیس۲۰ من میں ایک من اور بیس۲۰ سیر میں ایک سیر اور یہی حکم ہے باغ کا ایسی زمین میں کتنی ہی

تھوڑی چیز پیدا ہوئی ہو بہر حال یہ صدقہ خیرات کرنا واجب ہے کم اور زیادہ ہونے میں کچھ فرق نہیں ہے۔

مسئلہ ۳:- اناج، ساگ، ترکاری، میوہ، پھل، پھول وغیرہ جو کچھ پیدا ہو سب کا یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۴:- عشری زمین یا پہاڑ یا جنگل سے اگر شہد نکالا تو اسمیں بھی یہ صدقہ واجب ہے۔

مسئلہ ۵:- کسی نے اپنے گھر کے اندر کوئی درخت لگایا یا کوئی چیز ترکاری کی قسم سے یا اور کچھ بویا اور اسمیں پھل آیا تو اس میں یہ صدقہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۶:- اگر عشری زمین کوئی کافر خرید لے تو وہ عشری نہیں رہتی پھر اگر اس سے مسلمان بھی خرید لے یا کسی اور طور پر اسکو ملجاوے تب بھی وہ عشری نہ ہوگی۔

مسئلہ ۷:- یہ بات کہ یہ دسواں یا بیسواں حصہ کس کے ذمہ ہے یعنی زمین کے مالک پر ہے یا پیداوار کے مالک پر ہے۔ اسمیں بڑا عالموں کا اختلاف ہے مگر ہم آسانی کے واسطے یہی بتلایا کرتے ہیں کہ پیداوار والے کے ذمہ ہے۔ سو اگر کھیت ٹھیکہ پر ہو خواہ نقد پر یا غلہ پر تو کسان کے ذمہ ہوگا اور اگر کھیت بٹائی پر ہو تو زمیندار اور کسان دونوں اپنے اپنے حصہ کا دیں۔

جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے ان کا بیان

مسئلہ ۱:- جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اتنی ہی قیمت کا سوداگری کا اسباب ہو اسکو شریعت میں مالدار کہتے ہیں ایسے شخص کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں اور اسکو زکوٰۃ کا پیسہ لینا اور کھانا بھی حلال نہیں اسی طرح جسکے پاس اتنی ہی قیمت کا کوئی مال ہو جو سوداگری کا اسباب تو نہیں لیکن ضرورت سے زاید ہے وہ بھی مالدار ہے ایسے شخص کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں اگرچہ خود اس قسم کے مالدار پر زکوٰۃ بھی واجب نہیں۔

مسئلہ ۲:- اور جس کے پاس اتنا مال نہیں بلکہ تھوڑا مال ہے یا کچھ بھی نہیں یعنی ایک دن کے گذارہ کے موافق بھی نہیں اسکو غریب کہتے ہیں ایسے لوگوں کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور ان لوگوں کو لینا بھی درست ہے۔

مسئلہ ۳:- بڑی بڑی دیگیں اور بڑے بڑے فرش فروش اور شامیانے جن کی برسوں میں ایک آدھ دفعہ کہیں شادی بیاہ میں ضرورت پڑتی ہے اور روزمرہ کی ضرورت نہیں ہوتی وہ ضروری اسباب میں داخل نہیں۔

مسئلہ ۴:- رہنے کا گھر اور پہننے کے کپڑے اور کام کاج کے لئے نوکر چاکر اور گھر کی گرہستی جو اکثر کام میں رہتی ہے یہ سب ضروری اسباب میں داخل ہیں اسکے ہونے سے مالدار نہیں ہوگی چاہے جتنی قیمت کی ہو اسلئے اسکو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے اسی طرح پڑھے ہوئے آدمی کے پاس اسکی سمجھ اور برتاؤ کی کتابیں بھی ضروری اسباب میں داخل ہیں۔

مسئلہ:۔ کسی کے پاس دس پانچ مکان ہیں جن کو کرایہ پر چلاتی ہے اور اسکی آمدنی سے گذر کرتی ہے یا ایک آدھ گاؤں ہے جس کی آمدنی آتی ہے لیکن بال بچے اور گھر میں کھانے پینے والے لوگ اتنے زیادہ ہیں کہ اچھی طرح بسر نہیں ہوتی اور تنگی رہتی ہے اور اس کے پاس کوئی ایسا مال بھی نہیں جس میں زکوٰۃ واجب ہو تو ایسے شخص کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔

مسئلہ:۔ کسی کے پاس ہزار روپے نقد موجود ہیں لیکن وہ پورے ہزار روپے کا یا اس سے بھی زائد کا قرضدار ہے تو اسکو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور اگر قرضہ ہزار روپے سے کم ہو تو دیکھو قرضہ دے کر کتنے روپے بچتے ہیں اگر اتنے بچیں جتنے میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اسکو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں اور اگر اس سے کم بچیں تو دینا درست ہے۔

مسئلہ:۔ ایک شخص اپنے گھر کا بڑا مالدار ہے لیکن کہیں سفر میں ایسا اتفاق ہوا کہ اسکے پاس کچھ خرچ نہیں رہا سارا مال چوری ہو گیا یا اور کوئی وجہ ایسی ہوئی کہ اب گھر تک پہنچنے بھر کا بھی خرچ نہیں ہے ایسے شخص کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔ ایسے ہی اگر حاجی کے پاس راستے میں خرچ چک گیا اور اسکے گھر میں بہت مال و دولت ہے اسکو بھی دینا درست ہے۔

مسئلہ:۔ زکوٰۃ کا پیسہ کسی کافر کو دینا درست نہیں مسلمان ہی کو دیوے اور زکوٰۃ اور عشر اور صدقہ فطر اور نذر اور کفارہ کے سوا اور خیر خیرات کافر کو بھی دینا درست ہے۔

مسئلہ:۔ زکوٰۃ کے پیسہ سے مسجد بنانا یا کسی لاوارث مُردہ کا گور و کفن کر دینا یا مردے کی طرف سے اسکا قرضہ ادا کر دینا یا کسی اور نیک کام میں لگا دینا درست نہیں جب تک کسی مستحق کو نہ دیا جائے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

مسئلہ:۔ اپنی زکوٰۃ کا پیسہ اپنے ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، پردادا وغیرہ جن لوگوں سے یہ پیدا ہوئی ہے انکو دینا درست نہیں ہے۔ اسی طرح اپنی اولاد اور پوتے پرپوتے نواسے وغیرہ جو لوگ اسکی اولاد میں داخل ہیں ان کو بھی دینا درست نہیں ایسے ہی بی بی اپنے میاں کو اور میاں بی بی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔

مسئلہ:۔ ان رشتہ داروں کے سوا سب کو زکوٰۃ دینا درست ہے۔ جیسے بھائی بہن بھتیجی بھانجی۔ چچا۔ پھوپی۔ خالہ ماموں سوتیلی ماں، سوتیلا باپ، سوتیلا دادا، ساس، خسر وغیرہ سب کو دینا درست ہے۔

مسئلہ:۔ نابالغ لڑکے کا باپ اگر مالدار ہو تو اسکو زکوٰۃ دینا درست نہیں اور اگر لڑکا لڑکی بالغ ہو گئے اور خود وہ مالدار نہیں لیکن ان کا باپ مالدار ہے تو ان کو دینا درست ہے۔

مسئلہ:۔ اگر چھوٹے بچے کا باپ تو مالدار نہیں لیکن ماں مالدار ہے تو اس بچے کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔

مسئلہ:۔ سیدوں کو اور علویوں کو اسی طرح جو حضرت عباسؓ کی یا حضرت جعفرؓ کی یا حضرت عقیلؓ یا حضرت حارثؓ بن عبدالمطلب کی اولاد میں ہوں انکو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں اسی طرح جو صدقہ شریعت سے واجب ہو اس کا دینا بھی درست نہیں

جیسے نذر، کفارہ، عشر، صدقہ فطر۔ اور اسکے سوا اور کسی صدقہ خیرات کا دینا درست ہے۔

مسئلہ ۱۵:۔ گھر کے نوکر چاکر خدمت گار ماما دائی کھلائی وغیرہ کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے لیکن ان کی تنخواہ میں نہ حساب کرے بلکہ تنخواہ سے زائد بطور انعام اکرام کے دیدے اور دل میں زکوٰۃ دینے کی نیت رکھے تو درست ہے۔

مسئلہ ۱۶:۔ جس لڑکے کو تم نے دودھ پلایا ہے اسکو اور جس نے بچپن میں تم کو دودھ پلایا ہے اسکو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے

مسئلہ ۱۷:۔ ایک عورت کا مہر ہزار روپیہ ہے لیکن اسکا شوہر بہت غریب ہے، کہ ادا نہیں کر سکتا تو ایسی عورت کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور اگر اسکا شوہر امیر ہے لیکن مہر دیتا نہیں یا اُسنے اپنا مہر معاف کر دیا تو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور اگر یہ اُمید ہے کہ جب مانگوں گی تو وہ ادا کر دے گا کچھ تامل نہ کرے گا تو ایسی عورت کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں۔

مسئلہ ۱۸:۔ ایک شخص کو مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دے دی پھر معلوم ہوا کہ وہ تو مالدار ہے یا سید ہے یا اندھیاری رات میں کسی کو دیدیا پھر معلوم ہوا کہ وہ تو میری ماں تھی یا میری لڑکی تھی یا اور کوئی ایسا رشتہ دار ہے جسکو زکوٰۃ دینا درست نہیں تو ان سب صورتوں میں زکوٰۃ ادا ہو گئی دوبارہ ادا کرنا واجب نہیں لیکن لینے والے کو اگر معلوم ہو جاوے کہ یہ زکوٰۃ کا پیسہ ہے اور میں زکوٰۃ لینے کا مستحق نہیں ہوں تو نہ لیوے اور پھیر دیوے۔ اور اگر دینے کے بعد معلوم ہو کہ جس کو دیا ہے وہ کافر ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی پھر ادا کرے۔

مسئلہ ۱۹:۔ اگر کسی پر شبہ ہو کہ معلوم نہیں مالدار ہے یا محتاج ہے تو جب تک تحقیق نہ ہو جاوے اسکو زکوٰۃ نہ دیوے۔ اگر بے تحقیق کئے دیدیا تو دیکھو دل زیادہ کدھر جاتا ہے اگر دل یہ گواہی دیتا ہے کہ وہ فقیر ہے تو زکوٰۃ ادا ہو گئی اور اگر دل یہ کہے کہ وہ مالدار ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی پھر سے دیوے۔ لیکن اگر دینے کے بعد معلوم ہو جاوے کہ وہ غریب ہی ہے تو پھر سے نہ دے زکوٰۃ ادا ہو گئی۔

مسئلہ ۲۰:۔ زکوٰۃ کے دینے میں اور زکوٰۃ کے سوا اور صدقہ خیرات میں سب سے زیادہ اپنے رشتہ ناتہ کے لوگوں کا خیال رکھو کہ پہلے ان ہی لوگوں کو دو لیکن ان سے یہ نہ بتاؤ کہ یہ زکوٰۃ یا صدقہ اور خیرات کی چیز ہے تاکہ وہ بُرا نہ مانیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قرابت والوں کو خیرات دینے سے دوہرا ثواب ملتا ہے۔ ایک تو خیرات کا دُوسرا اپنے عزیزوں کے ساتھ سلوک و احسان کرنے کا پھر جو کچھ اُن سے بچے وہ اور لوگوں کو دو۔

مسئلہ ۲۱:۔ ایک شہر کی زکوٰۃ دوسرے شہر میں بھیجنا مکروہ ہے ہاں اگر دوسرے شہر میں اس کے رشتہ دار رہتے ہوں ان کو بھیج دیا یا یہاں والوں کے اعتبار سے وہاں کے لوگ زیادہ محتاج ہیں یا وہ لوگ دین کے کام میں لگے ہیں انکو بھیج دیا تو مکروہ نہیں کہ طالب علموں اور دیندار عالموں کو دینا بڑا ثواب ہے۔

صدقۂ فطر کا بیان

مسئلہ ۱: جو مسلمان اتنا مالدار ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہو یا اس پر زکوٰۃ تو واجب نہیں لیکن ضروری اسباب سے زائد اتنی قیمت کا مال و اسباب ہے جتنی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس پر عید کے دن صدقہ دینا واجب ہے، چاہے وہ سوداگری کا مال ہو یا سوداگری کا نہ ہو اور چاہے سال پورا گذر چکا ہو یا نہ گذرا ہو اور اس صدقہ کو شرع میں صدقۂ فطر کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲: کسی کے پاس رہنے کا بڑا بھاری گھر ہے کہ اگر بیچا جائے تو ہزار پانسو کا بکے اور پہننے کے بڑے قیمتی قیمتی کپڑے ہیں مگر ان میں گوٹہ لچکا نہیں اور خدمت کے لئے دو چار خدمت گار ہیں گھر میں ہزار پانسو کا ضروری اسباب بھی ہے مگر زیور نہیں اور وہ سب کام میں آیا کرتا ہے یا کچھ اسباب ضرورت سے زیادہ بھی ہے اور کچھ گوٹہ لچکا اور زیور بھی ہے لیکن وہ اتنا نہیں جتنے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو ایسے پر صدقۂ فطر واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۳: کسی کے دو گھر ہیں ایک میں خود رہتی ہے اور ایک خالی پڑا ہے یا کرایہ پر دے دیا ہے تو یہ دوسرا مکان ضرورت سے زاید ہے اگر اسکی قیمت اتنی ہو جتنی پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس پر صدقۂ فطر واجب ہے، اور ایسے کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا بھی جائز نہیں البتہ اگر اسی پر اس کا گذارہ ہو تو یہ مکان بھی ضروری اسباب میں داخل ہو جاوے گا اور اس پر صدقۂ فطر واجب نہ ہوگا اور زکوٰۃ کا پیسہ لینا اور دینا بھی درست ہوگا۔ خلاصہ یہ ہوا کہ جس کو زکوٰۃ اور صدقۂ واجبہ کا پیسہ لینا درست ہے، اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں اور جسکو صدقہ اور زکوٰۃ کا لینا درست نہیں اس پر صدقۂ فطر واجب ہے۔

مسئلہ ۴: کسی کے پاس ضروری اسباب سے زاید مال اسباب ہے لیکن وہ قرضدار بھی ہے تو قرضہ مجرا کر کے دیکھو کیا بچتا ہے اگر اتنی قیمت کا اسباب بچ رہے جتنے میں زکوٰۃ یا صدقہ واجب ہو جاوے تو صدقۂ فطر واجب ہے، اور اگر اس سے کم بچے تو واجب نہیں۔

مسئلہ ۵: عید کے دن جس وقت فجر کا وقت آتا ہے اسی وقت یہ صدقہ واجب ہوتا ہے تو اگر کوئی فجر کا وقت آنے سے پہلے ہی مر گیا۔ اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں اسکے مال میں سے نہ دیا جاوے گا۔

مسئلہ ۶: بہتر یہ ہے کہ جس وقت مرد لوگ نماز کے لئے عیدگاہ جاتے ہیں اس سے پہلے ہی صدقہ دیدے اگر پہلے نہ دیا تو خیر بعد ہی سہی۔

مسئلہ ۷: کسی نے صدقۂ فطر عید کے دن سے پہلے ہی رمضان میں دے دیا تب بھی ادا ہو گیا اب دوبارہ دینا واجب نہیں۔

مسئلہ ۸: اگر کسی نے عید کے دن صدقۂ فطر نہ دیا تو معاف نہیں ہوا اب کسی دن دے دینا چاہیئے۔

مسئلہ ۹: صدقہ فطر فقط اپنی طرف سے واجب ہے کسی اور کی طرف سے ادا کرنا واجب[ع] نہیں۔ نہ بچوں کی طرف سے نہ ماں باپ کی طرف سے نہ شوہر کی طرف سے نہ کسی اور کی طرف سے۔

مسئلہ ۱۰: اگر چھوٹے بچے کے پاس اتنا مال ہو جتنے کے ہونے سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے جیسے اُس کا کوئی رشتہ دار مر گیا اُسکے مال سے اس بچہ کو حصہ ملا یا کسی اور طرح سے بچے کو مال مل گیا تو اُس بچے کے مال میں سے صدقہ فطر ادا کرے لیکن اگر وہ بچہ عید کے دن صبح ہونے کے بعد پیدا ہوا تو اسکی طرف سے صدقہ فطر واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۱: جس نے کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے اس پر بھی یہ صدقہ واجب ہے اور جس نے روزے رکھے اس پر بھی واجب ہے۔ دونوں میں کچھ فرق نہیں۔

مسئلہ ۱۲: صدقہ فطر میں اگر گیہوں یا گیہوں کا آٹا یا گیہوں کا ستو دیوے تو اسی کے سیر یعنی انگریزی تول سے آدھی چھٹانک اوپر پونے دو سیر بلکہ احتیاط کے لئے پورے دو سیر یا کچھ اور زیادہ دے دینا چاہیئے کیونکہ زیادہ ہونے میں کچھ حرج نہیں ہے بلکہ بہتر ہے اور اگر جو یا جو کا آٹا دیوے تو اسکا دونا دینا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۳: اگر گیہوں اور جو کے سوا کوئی اور اناج دیا جیسے چنا، جوار (چاول[ع]) تو اتنا دیوے کہ اُس کی قیمت اتنے گیہوں یا اتنے جو کے برابر ہو جاوے جتنے اوپر بیان ہوئے۔

مسئلہ ۱۴: اگر گیہوں اور جو نہیں دیئے بلکہ اتنے گیہوں اور جو کی قیمت دیدی تو یہ سب سے بہتر ہے۔

مسئلہ ۱۵: ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک ہی فقیر کو دیدے یا تھوڑا تھوڑا کر کے کئی فقیروں کو دے دے، دونوں باتیں جائز ہیں۔

مسئلہ ۱۶: اگر کئی آدمیوں کا صدقہ فطر ایک ہی فقیر کو دے دیا یہ بھی درست ہے۔

مسئلہ ۱۷: صدقہ فطر کے مستحق بھی وہی لوگ ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔

قربانی کا بیان

قربانی کا بڑا ثواب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قربانی کے دنوں میں قربانی سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالےٰ کو پسند نہیں ان دنوں میں یہ نیک کام سب نیکیوں سے بڑھ کر ہے اور قربانی کرتے وقت یعنی ذبح کرتے وقت خون کا جو قطرہ زمین پر گرتا ہے تو زمین تک پہنچنے سے پہلے ہی اللہ تعالےٰ کے پاس مقبول ہو جاتا ہے تو خوب خوشی سے اور خوب دل کھول کر قربانی کیا کرو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قربانی کے بدن پر جتنے بال ہوتے ہیں ہر ہر بال کے بدلے میں ایک ایک

ع یہ حکم عورتوں کا ہے اور مرد پر نابالغ اولاد کی طرف سے دینا بھی واجب ہے لیکن اگر وہ اولاد مالدار ہو تو باپ کے ذمہ واجب نہیں بلکہ انہیں کے مال میں سے دیوے اور بالغ اولاد کی طرف سے بھی دینا واجب نہیں البتہ اگر کوئی لڑکا مجنون ہو تو اسکی طرف سے دیوے ۱۲ ع چاول کا لفظ اس مرتبہ اضافہ ہوا۔ ۱۲ شبیر علی

نیکی لکھی جاتی ہے۔ سبحان اللہ بھلا سوچو تو کہ اس سے بڑھ کر اور کیا ثواب ہوگا کہ ایک قربانی کرنے سے ہزاروں لاکھوں نیکیاں ملجاتی ہیں۔ بھیڑ کے بدن پر جتنے بال ہوتے ہیں اگر کوئی صبح سے شام تک گنے تب بھی نہ گن پاوے۔ پس سوچو تو کتنی نیکیاں ہوئیں بڑی دینداری کی بات تو یہ ہے کہ اگر کسی پر قربانی کرنا واجب بھی نہ ہو تب بھی اتنے بے حساب ثواب کے لالچ سے قربانی کر دینا چاہیئے کہ جب یہ دن چلے جاوینگے تو یہ دولت کہاں نصیب ہوگی اور اتنی آسانی سے اتنی نیکیاں کیسے کما سکے گی اور اگر اللہ نے مالدار اور امیر بنایا ہو تو مناسب ہے کہ جہاں اپنی طرف سے قربانی کرے جو رشتہ دار مر گئے ہیں جیسے ماں باپ وغیرہ ان کی طرف سے بھی قربانی کردے کہ انکی روح کو اتنا بڑا ثواب پہنچ جاوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آپ کی بیبیوں کی طرف سے اپنے پیر وغیرہ کی طرف سے کردے اور نہیں تو کم سے کم اتنا تو ضرور کرے کہ اپنی طرف سے قربانی کرے کیونکہ مالدار پر تو واجب ہے جسکے پاس مال و دولت سب کچھ موجود ہے اور قربانی کرنا اس پر واجب ہے پھر بھی اس نے قربانی نہ کی اس سے بڑھ کر بدنصیب اور محروم اور کون ہوگا اور گناہ رہا سو الگ۔ جب قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹاوے تو پہلے یہ دعا پڑھے اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ پھر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ذبح کرے اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔

مسئلہ:۔ جس پر صدقۂ فطر واجب ہے اس پر بقرعید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے اور اگر اتنا مال نہ ہو جتنے کے ہونے سے صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے لیکن پھر بھی اگر کر دیوے تو بہت ثواب پاوے۔

مسئلہ ۲:۔ مسافر پر قربانی واجب نہیں۔

مسئلہ ۳:۔ بقرعید کی دسویں تاریخ سے لے کر بارھویں تاریخ کی شام تک قربانی کرنے کا وقت ہے چاہے جس دن قربانی کرے لیکن قربانی کرنے کا سب سے بہتر دن بقرعید کا دن ہے پھر گیارھویں تاریخ پھر بارھویں تاریخ۔

مسئلہ ۴:۔ بقرعید کی نماز ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں ہے جب لوگ نماز پڑھ چکیں تب کرے البتہ اگر کوئی کسی دیہات میں اور گاؤں میں رہتی ہو تو وہاں طلوع صبح صادق کے بعد بھی قربانی کر دینا درست ہے۔ شہر اور قصبہ کے رہنے والے نماز کے بعد کریں

مسئلہ ۵:۔ اگر کوئی شہر کی رہنے والی اپنی قربانی کا جانور کسی گاؤں میں بھیج دیوے تو اسکی قربانی بقرعید کی نماز سے پہلے بھی درست ہے اگرچہ خود وہ شہر ہی میں موجود ہے لیکن جب قربانی دیہات میں بھیج دی تو نماز سے پہلے قربانی کرنا درست ہوگیا۔ ذبح ہو جانے کے بعد اسکو منگوا لے اور گوشت کھاوے۔

مسئلہ ۶:۔ بارھویں تاریخ سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے قربانی کرنا درست ہے جب سورج ڈوب گیا تو اب قربانی کرنا درست نہیں۔

مسئلہ ۷:۔ دسویں سے بارھویں تک جب جی چاہے قربانی کرے چاہے دن میں چاہے رات میں لیکن رات کو ذبح کرنا بہتر نہیں کہ شاید کوئی رگ نہ کٹے اور قربانی درست نہ ہو۔

مسئلہ ۸:۔ دسویں، گیارھویں، بارھویں تاریخ سفر میں تھی پھر بارھویں تاریخ سورج ڈوبنے سے پہلے گھر پہنچ گئی یا پندرہ دن کہیں ٹھہرنے کی نیت کر لی تو اب قربانی کرنا واجب ہو گیا اسی طرح اگر پہلے اتنا مال نہ تھا اسلئے قربانی واجب نہ تھی پھر بارھویں تاریخ سورج ڈوبنے سے پہلے کہیں سے مال مل گیا تو قربانی کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۹:۔ اپنی قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے اگر خود ذبح کرنا نہ جانتی ہو تو کسی اور سے ذبح کروا لے اور ذبح کے وقت وہاں جانور کے سامنے کھڑی ہو جانا بہتر ہے اور اگر ایسی جگہ ہے کہ پردہ کی وجہ سے سامنے نہیں کھڑی ہو سکتی تو بھی کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۰: قربانی کرتے وقت زبان سے نیت پڑھنا اور دعا پڑھنا ضروری نہیں ہے اگر دل میں خیال کر لیا کہ میں قربانی کرتی ہوں اور زبان سے کچھ نہیں پڑھا فقط بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کے ذبح کر دیا تو بھی قربانی درست ہو گئی لیکن اگر یاد ہو تو وہ دعا پڑھ لینا بہتر ہے جو اوپر بیان ہوئی۔

مسئلہ ۱۱: قربانی فقط اپنی طرف سے کرنا واجب ہے، اولاد کی طرف سے واجب نہیں بلکہ اگر نابالغ اولاد مالدار بھی ہو تب بھی اسکی طرف سے کرنا واجب نہیں نہ اپنے مال میں سے نہ اسکے مال میں سے۔ اگر کسی نے اسکی طرف سے قربانی کر دی تو نفل ہو گئی لیکن اپنے ہی مال میں سے کرے اسکے مال میں سے ہرگز نہ کرے۔

مسئلہ ۱۲:۔ بکری، بکرا، بھیڑ، دنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی اتنے جانوروں کی قربانی درست ہے اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں۔

مسئلہ ۱۳:۔ گائے، بھینس، اونٹ میں اگر سات آدمی شریک ہو کر قربانی کریں تو بھی درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو اور سب کی نیت قربانی کرنے کی یا عقیقہ کی ہو صرف گوشت کھانے کی نیت نہ ہو۔ اگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہو گا تو کسی کی قربانی درست نہ ہو گی نہ اسکی جس کا پورا حصہ ہے نہ اسکی جس کا ساتویں سے کم ہے۔

مسئلہ ۱۴:۔ اگر گائے میں سات آدمیوں سے کم لوگ شریک ہوئے جیسے پانچ آدمی شریک ہوئے یا چھ آدمی شریک ہوئے اور کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہیں تب بھی سب کی قربانی درست ہے، اور اگر آٹھ آدمی شریک ہو گئے تو کسی کی قربانی صحیح نہیں ہوئی

مسئلہ ۱۵:۔ قربانی کے لئے کسی نے گائے خریدی اور خریدتے وقت یہ نیت کی کہ اگر کوئی اور مل گیا تو اسکو بھی اس گائے میں شریک کر لینگے اور ساجھے میں قربانی کرینگے۔ اسکے بعد کچھ اور لوگ اس گائے میں شریک ہو گئے تو یہ درست ہے۔ اور اگر خریدتے وقت

اسکی نیت شریک کرنے کی نہ تھی بلکہ پوری گائے اپنی طرف سے قربانی کرنے کا ارادہ تھا تو اب اسمیں کسی اور کا شریک ہونا بہتر تو نہیں ہے لیکن اگر کسی کو شریک کر لیا تو دیکھنا چاہئے جس نے شریک کیا ہے وہ امیر ہے کہ اس پر قربانی واجب ہے یا غریب ہے جس پر قربانی واجب نہیں اگر امیر ہے تو درست ہے اور اگر غریب ہے تو درست نہیں۔

مسئلہ ۱۶:۔ اگر قربانی کا جانور کہیں گم ہو گیا اسلئے دوسرا خریدا پھر وہ پہلا بھی مل گیا اگر امیر آدمی کو ایسا اتفاق ہوا تو ایک ہی جانور کی قربانی اسپر واجب ہے، اور اگر غریب آدمی کو ایسا اتفاق ہوا تو دونوں جانوروں کی قربانی اس پر واجب ہوگی۔

مسئلہ ۱۷:۔ سات آدمی گائے میں شریک ہوئے تو گوشت بانٹتے وقت اٹکل سے نہ بانٹیں بلکہ خوب ٹھیک ٹھیک تول کر بانٹیں نہیں تو اگر کوئی حصہ زیادہ کم ہے گا تو سود ہو جاوے گا اور گناہ ہو گا البتہ اگر گوشت کے ساتھ کلہ پائے بھی اور کھال کو بھی شریک کر لیا تو جس طرف کلہ پائے یا کھال ہو اسطرف اگر گوشت کم ہو درست ہے چاہے جتنا کم ہو جس طرف گوشت زیادہ تھا اس طرف کلہ پائے شریک کئے تو بھی سود ہو گیا اور گناہ ہوا۔

مسئلہ ۱۸:۔ بکری سال بھر سے کم کی درست نہیں جب پورے سال بھر کی ہو تب قربانی درست ہے۔ اور گائے بھینس دو برس سے کم کی درست نہیں پورے دو برس ہو چکیں تب قربانی درست ہے، اور اونٹ پانچ برس سے کم کا درست نہیں ہے اور دنبہ یا بھیڑ اگر اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو اور سال بھر والے بھیڑ دنبوں میں اگر چھوڑ دو تو کچھ فرق نہ معلوم ہوتا ہو تو ایسے وقت چھ مہینے کے دنبہ اور بھیڑ کی بھی قربانی درست ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو سال بھر کا ہونا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۹:۔ جو جانور اندھا ہو یا کانا ہو ایک آنکھ کی تہائی روشنی یا اس سے زیادہ جاتی رہی ہو یا ایک کان تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گیا یا تہائی دم یا تہائی سے زیادہ کٹ گئی تو اس جانور کی قربانی درست نہیں

مسئلہ ۲۰:۔ جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہے چوتھا پاؤں رکھا ہی نہیں جاتا یا چوتھا پاؤں رکھتا تو ہے لیکن اس سے چل نہیں سکتا اسکی بھی قربانی درست نہیں اور اگر چلتے وقت وہ پاؤں زمین پر ٹیک کر چلتا ہے اور چلنے میں اس سے سہارا لگتا ہے مگر لیکن لنگڑا کر کے چلتا ہے تو اسکی قربانی درست ہے۔

مسئلہ ۲۱:۔ اتنا دبلا بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو اسکی قربانی درست نہیں ہے اور اگر اتنا دبلا نہ ہو تو دبلے ہونے سے کچھ حرج نہیں اس کی قربانی درست ہے لیکن موٹے تازے جانور کی قربانی کرنا زیادہ بہتر ہے۔

مسئلہ ۲۲:۔ جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں اسکی قربانی درست نہیں۔ اور اگر کچھ دانت گر گئے لیکن جتنے گرے ہیں ان سے زیادہ باقی ہیں تو اسکی قربانی درست ہے۔

مسئلہ ۲۳:۔ جس جانور کے پیدائش ہی سے کان نہیں ہیں اسکی بھی قربانی درست نہیں ہے اور اگر کان تو ہیں لیکن بالکل ذرا ذرا سے چھوٹے

چھوٹے ہیں تو اُسکی قربانی درست ہے۔

مسئلہ ۲۴:۔ جس جانور کے پیدائش ہی سے سینگ نہیں یا سینگ تو تھے لیکن ٹوٹ گئے اسکی قربانی درست ہے، البتہ اگر بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو قربانی درست نہیں۔

مسئلہ ۲۵:۔ خصی یعنی بدھیا بکرے اور مینڈھے وغیرہ کی بھی قربانی درست ہے۔ جس جانور کے خارشت یعنی کھجلی ہو اسکی بھی قربانی درست ہے البتہ اگر خارشت کی وجہ سے بالکل لاغر ہو گیا ہو تو درست نہیں۔

مسئلہ ۲۶:۔ اگر جانور قربانی کے لئے خرید لیا تب کوئی ایسا عیب پیدا ہو گیا جس سے قربانی درست نہیں تو اسکے بدلے دُوسرا جانور خرید کر کے قربانی کرے۔ ہاں اگر غریب آدمی ہو جس پر قربانی کرنا واجب نہیں تو اسکے واسطے درست ہے وہی جانور قربانی کردے

مسئلہ ۲۷:۔ قربانی کا گوشت آپ کھاوے اور اپنے رشتے ناتے کے لوگوں کو دیدے اور فقیروں محتاجوں کو خیرات کرے۔ اور بہتر یہ ہے کہ کم سے کم تہائی حصہ خیرات کرے۔ خیرات میں تہائی سے کمی نہ کرے لیکن اگر کسی نے تھوڑا ہی گوشت خیرات کیا تو بھی کوئی گناہ نہیں ہے

مسئلہ ۲۸:۔ قربانی کی کھال یا تو یوں ہی خیرات کر دے اور یا بیچکر اُسکی قیمت خیرات کرے وہ قیمت ایسے لوگوں کو دے جن کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے، اور قیمت میں جو پیسے ملے ہیں بعینہ وہی پیسے خیرات کرنا چاہئے اگر وہ پیسے کسی کام میں خرچ کر ڈالے اور اتنے ہی پیسے اور اپنے پاس سے دے دیئے تو بُری بات ہے مگر ادا ہو جاویگے۔

مسئلہ ۲۹:۔ اس کھال کی قیمت کو مسجد کی مرمت یا اور کسی نیک کام میں لگانا درست نہیں خیرات ہی کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۳۰:۔ اگر کھال کو اپنے کام میں لاوے جیسے اسکی چھلنی بنوالی یا مشک یا ڈول یا جانماز بنوالی یہ بھی درست ہے۔

مسئلہ ۳۱:۔ کچھ گوشت یا چربی یا چھیچھڑے قصائی کو مزدوری میں نہ دیوے بلکہ مزدوری اپنے پاس سے الگ دیوے۔

مسئلہ ۳۲:۔ قربانی کی رسّی جھول وغیرہ سب چیزیں خیرات کر دے۔

مسئلہ ۳۳:۔ کسی پر قربانی واجب نہیں تھی لیکن اُس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو اب اُس جانور کی قربانی واجب ہو گئی۔

مسئلہ ۳۴:۔ کسی پر قربانی واجب تھی لیکن قربانی کے تینوں دن گذر گئے اور اُس نے قربانی نہیں کی تو ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کر دیوے۔ اور اگر بکری خرید لی تھی تو وہی بکری بعینہٖ خیرات کرے۔

مسئلہ ۳۵:۔ جس نے قربانی کرنے کی منّت مانی پھر وہ کام پُورا ہو گیا جس کے واسطے منّت مانی تھی تو اب قربانی کرنا واجب ہے چاہے مالدار ہو یا نہ ہو اور منّت کی قربانی کا سب گوشت فقیروں کو خیرات کر دے۔ نہ آپ کھائے نہ امیروں کو دیوے جتنا آپ کھایا ہو یا امیروں کو دیا ہو اتنا پھر خیرات کرنا پڑے گا۔

مسئلہ ۳۶:۔ اگر اپنی خوشی سے کسی مُردے کے ثواب پہنچانے کے لئے قربانی کرے تو اسکے گوشت میں سے خود کھانا، کھلانا،

بانٹنا سب درست ہے جس طرح اپنی قربانی کا حکم ہے۔

مسئلہ ۳۷:۔ لیکن اگر کوئی مُردہ وصیت کر گیا ہو کہ میرے ترکہ میں سے میری طرف سے قربانی کی جاوے اور اُسکی وصیت پر اُسی کے مال سے قربانی کی گئی تو اس قربانی کے تمام گوشت وغیرہ کا خیرات کر دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۸:۔ اگر کوئی شخص یہاں موجود نہیں اور دُوسرے شخص نے اُسکی طرف سے بغیر اُسکے امر کے قربانی کر دی تو یہ قربانی صحیح نہیں ہوئی اور اگر کسی جانور میں کسی غائب کا حصہ بدون اُسکے امر کے تجویز کر لیا تو اور حصہ داروں کی قربانی بھی صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ ۳۹:۔ اگر کوئی جانور کسی کو حصہ پر دیا ہو تو یہ جانور اس پرورش کرنیوالی کی ملک نہیں ہوا بلکہ اصل مالکہ کا ہی ہے۔ اسلئے اگر کسی نے اس پالنے والی سے خرید کر قربانی کر دی تو قربانی نہیں ہوئی۔ اگر ایسا جانور خریدنا ہو تو اصل مالک سے جس نے حصہ پر دیا ہے خرید لیں۔

مسئلہ ۴۰:۔ اگر ایک جانور میں کئی آدمی شریک ہیں اور وہ سب گوشت کو آپس میں تقسیم نہیں کرتے بلکہ یکجا ہی فقراء و احباب کو تقسیم کرنا، یا کھانا پکا کر کھلانا چاہیں تو بھی جائز ہے اگر تقسیم کرینگے تو اسمیں برابری ضروری ہے۔

مسئلہ ۴۱:۔ قربانی کی کھال کی قیمت کسی کو اُجرت میں دینا جائز نہیں کیونکہ اسکا خیرات کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۴۲:۔ قربانی کا گوشت کافروں کو بھی دینا جائز ہے بشرطیکہ اُجرت میں نہ دیا جائے۔

مسئلہ ۴۳:۔ اگر کوئی جانور گابھن ہو تو اُسکی قربانی جائز ہے پھر اگر بچہ زندہ نکلے تو اسکو بھی ذبح کر دے۔

عقیقہ کا بیان

مسئلہ ۱:۔ جس کے کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا ہو تو بہتر ہے کہ ساتویں دن اسکا نام رکھ دے اور عقیقہ کر دے عقیقہ کر دینے سے بچہ کی سب الا بلا دُور ہو جاتی ہے اور آفتوں سے حفاظت رہتی ہے۔

مسئلہ ۲:۔ عقیقہ کا طریقہ یہ ہے کہ اگر لڑکا ہو تو دو بکری یا دو بھیڑ اور لڑکی ہو تو ایک بکری یا بھیڑ ذبح کرے یا قربانی کی گائے میں لڑکے کے واسطے دو حصے اور لڑکی کے واسطے ایک حصہ لے لیوے اور سر کے بال منڈوا دیوے اور بال کے برابر چاندی یا سونا تول کر خیرات کر دے اور بچہ کے سر میں اگر دل چاہے تو زعفران لگا دیوے۔

مسئلہ ۳:۔ اگر ساتویں دن عقیقہ نہ کرے تو جب کرے ساتویں دن ہونے کا خیال کرنا بہتر ہے۔ اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا ہو اُس سے ایک دن پہلے عقیقہ کر دے یعنی اگر جمعہ کو پیدا ہوا ہو تو جمعرات کو عقیقہ کر دے اور اگر جمعرات کو پیدا ہوا ہو تو بدھ کو کرے چاہے جب کرے وہ حساب سے ساتواں دن پڑے گا۔

مسئلہ ۴:۔ یہ جو دستور ہے کہ جس وقت بچہ کے سر پر اُسترا رکھا جائے اور نائی سر مونڈنا شروع کرے فوراً اُسی وقت بکری ذبح ہو۔ یہ محض مہمل

رسم ہی رسم ہے شریعت سے سب جائز ہے چاہے سر مونڈنے کے بعد ذبح کرے یا ذبح کرلے تب سر منڈے۔ بے وجہ ایسی باتیں تراش لینا برا ہے۔

مسئلہ ۵:۔ جس جانور کی قربانی جائز نہیں اس کا عقیقہ بھی درست نہیں اور جس کی قربانی درست ہے اسکا عقیقہ بھی درست ہے۔

مسئلہ ۶:۔ عقیقہ کا گوشت چاہے کچا تقسیم کرے چاہے پکا کر کے بانٹے چاہے دعوت کر کے کھلاوے سب درست ہے۔

مسئلہ ۷:۔ عقیقہ کا گوشت باپ، دادا، نانا، نانی، دادی وغیرہ سب کو کھانا درست ہے۔

مسئلہ ۸:۔ کسی کو زیادہ توفیق نہیں اسلئے اُسنے لڑکے کی طرف سے ایک ہی بکری کا عقیقہ کیا تو اس کا بھی کچھ حرج نہیں ہے۔ اور اگر بالکل عقیقہ ہی نہ کرے تو بھی کچھ حرج نہیں۔

حج کا بیان

جس شخص کے پاس ضروریات سے زائد اتنا خرچ ہو کہ سواری پر متوسط گذران سے کھاتا پیتا چلا جاوے اور حج کر کے چلا آوے اُسکے ذمہ حج فرض ہو جاتا ہے اور حج کی بڑی بزرگی آئی ہے چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو حج گناہوں اور خرابیوں سے پاک ہو اُس کا بدلہ بجز بہشت کے اور کچھ نہیں۔ اسی طرح عمرہ پر بھی بڑے ثواب کا وعدہ فرمایا گیا ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حج اور عمرہ دونوں کے دونوں گناہوں کو اسطرح دُور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے اور جس کے ذمہ حج فرض ہو اور وہ نہ کرے اُسکے لئے بڑی دھمکی آئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کے پاس کھانے پینے اور سواری کا اتنا سامان ہو جس سے وہ بیت اللہ شریف جا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے خدا کو اسکی کچھ پروا نہیں۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ حج کا ترک کرنا اسلام کا طریقہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۱:۔ عمر بھر میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے۔ اگر کئی حج کئے تو ایک فرض ہوا اور سب نفل ہیں اور ان کا بھی بہت بڑا ثواب ہے

مسئلہ ۲:۔ جوانی سے پہلے لڑکپن میں اگر کوئی حج کیا ہے تو اسکا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ اگر مالدار ہے تو جوان ہونے کے بعد پھر حج کرنا فرض ہے۔ اور جو حج لڑکپن میں کیا ہے وہ نفل ہے۔

مسئلہ ۳:۔ اندھی پر حج فرض نہیں ہے چاہے جتنی مالدار ہو۔

مسئلہ ۴:۔ جب کسی پر حج فرض ہو گیا تو فوراً اُسی سال حج کرنا واجب ہے بلا عذر دیر کرنا اور یہ خیال کرنا کہ ابھی عمر پڑی ہے پھر کسی سال حج کر لینگے درست نہیں ہے۔ پھر دو چار برس کے بعد بھی اگر حج کر لیا تو ادا ہو گیا لیکن گنہگار ہوئی۔

مسئلہ ۵:۔ حج کرنیکے لئے راستہ میں اپنے شوہر کا یا کسی محرم کا ساتھ ہونا بھی ضروری ہے۔ بغیر اسکے حج کے لئے جانا درست نہیں ہے ہاں البتہ اگر مکہ سے اتنی دُور پر رہتی ہو کہ اسکے گھر سے مکہ تک تین منزل نہ ہو تو بے شوہر اور محرم کے ساتھ ہوئے بھی جانا درست ہے۔

مسئلہ ۶:- اگر وہ محرم نابالغ ہو یا ایسا بد دین ہو کہ ماں بہن وغیرہ سے بھی اس پر اطمینان نہیں تو اسکے ساتھ جانا درست نہیں۔

مسئلہ ۷:- جب کوئی محرم قابلِ اطمینان ساتھ جانے کے لئے مل جاوے تو اب حج کو جانے سے شوہر کا روکنا درست نہیں ہے اگر شوہر روکے بھی تو اسکی بات نہ مانے اور چلی جاوے۔

مسئلہ ۸:- جو لڑکی ابھی جوان نہیں ہوئی لیکن جوانی کے قریب ہو چکی ہے اسکو بھی بغیر شرعی محرم کے جانا درست نہیں اور غیر محرم کے ساتھ جانا بھی درست نہیں۔

مسئلہ ۹:- جو محرم اسکو حج کرانے کے لئے جاوے اسکا سارا خرچ اسی پر واجب ہے کہ جو کچھ خرچ ہو دیوے۔

مسئلہ ۱۰:- اگر ساری عمر ایسا محرم نہ ملا جسکے ساتھ سفر کرے تو حج نہ کرنے کا گناہ نہ ہوگا۔ لیکن مرتے وقت یہ وصیت کر جانا واجب ہے کہ میری طرف سے حج کرا دینا۔ مر جانے کے بعد اسکے وارث اسی کے مال میں سے کسی آدمی کو خرچ دے کر بھیجیں کہ وہ جا کر مُردہ کی طرف حج کر آوے۔ اس سے اسکے ذمہ کا حج اُتر جاوے گا اور اس حج کو جو دوسرے کی طرف سے کیا جاتا ہے حج بدل کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱۱:- اگر کسی کے ذمہ حج فرض تھا اور اس نے سستی سے دیر کر دی پھر وہ اندھی ہو گئی یا ایسی بیمار ہو گئی کہ سفر کے قابل نہ رہی تو اسکو بھی حج بدل کی وصیت کر جانا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۲:- اگر وہ اتنا مال چھوڑ کر مری ہو کہ قرض وغیرہ دے کر تہائی مال میں سے حج بدل کرا سکتے ہیں تب تو وارث پر اس کی وصیت کا پورا کرنا اور حج بدل کرانا واجب ہے۔ اور اگر مال تھوڑا ہے کہ ایک تہائی میں سے حج بدل نہیں ہو سکتا تو اسکا ولی حج نہ کراوے۔ ہاں اگر ایسا کرے کہ تہائی مال مُردہ کا دیوے اور جتنا زیادہ لگے وہ خود دیوے تو البتہ حج بدل کرا سکتا ہے غرض یہ ہے کہ مُردے کا تہائی مال سے زیادہ نہ دیوے۔ ہاں اگر اسکے سب وارث بخوشی راضی ہو جاویں کہ ہم اپنا حصہ نہ لیویں گے تم حج بدل کرا دو تو تہائی مال سے زیادہ لگا دینا بھی درست ہے لیکن نابالغ وارثوں کی اجازت کا شرع میں کچھ اعتبار نہیں ہے اس لئے اُن کا حصہ ہرگز نہ لیوے۔

مسئلہ ۱۳:- اگر وہ حج بدل کی وصیت کر کے مر گئی لیکن مال کم تھا اسلئے تہائی مال میں حج بدل نہ ہو سکا اور تہائی سے زیادہ لگانے کو وارثوں نے خوشی سے منظور نہ کیا اسلئے حج نہیں کرایا گیا تو اس بیچاری پر کوئی گناہ نہیں۔

مسئلہ ۱۴:- سب وصیتوں کا یہی حکم ہے سو اگر کسی کے ذمے بہت روزے یا نمازیں قضا باقی تھیں یا زکوٰۃ باقی تھی اور وصیت کر کے مر گئی تو فقط تہائی مال سے یہ سب کچھ کیا جاوے گا۔ تہائی سے زیادہ بغیر وارثوں کی دلی رضامندی کے لگانا جائز نہیں ہے۔ اور اسکا بیان پہلے بھی آ چکا ہے۔

مسئلہ ۱۵:- بغیر وصیت کئے اسکے مال میں سے حج بدل کرانا درست نہیں ہے۔ ہاں اگر سب وارث خوشی سے منظور کر لیں تو

جائز ہے۔ اور انشاء اللہ حج فرض ادا ہو جائے گا مگر نابالغ کی اجازت کا کچھ اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۱۶:۔ اگر یہ عورت عدت میں ہو تو عدت چھوڑ کر حج کو جانا درست نہیں۔

مسئلہ ۱۷: جس کے پاس مکہ کی آمد و رفت کے لائق خرچ ہو اور مدینہ کا خرچ نہ ہو اسکے ذمہ حج فرض ہوگا بعضے آدمی سمجھتے ہیں کہ جب تک مدینہ کا بھی خرچ نہ ہو جانا فرض نہیں یہ بالکل غلط خیال ہے۔

مسئلہ ۱۸:۔ احرام میں عورت کو منہ ڈھانکنے میں منہ سے کپڑا لگانا درست نہیں۔ آجکل اس کام کے لئے ایک جالی دار پنکھا بکتا ہے اس کو چہرہ پر باندھ لیا جاوے اور آنکھوں کے رو برو جالی رہے۔ اس پر برقعہ پڑا رہے یہ درست ہے۔

مسئلہ ۱۹: مسائل حج کے بدون حج کئے نہ سمجھ میں آسکتے ہیں نہ یاد رہ سکتے ہیں۔ اور جب حج کو جاتے ہیں وہاں معلم لوگ سب بتلا دیتے ہیں۔ اسلئے لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ اسی طرح عمرہ کی ترکیب بھی وہاں جا کر معلوم ہو جاتی ہے۔

زیارتِ مدینہ کا بیان

اگر گنجائش ہو تو حج کے بعد یا حج سے پہلے مدینہ منورہ حاضر ہو کر جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک اور مسجد نبوی کی زیارت سے برکت حاصل کرے۔ اسکی نسبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی اسکو وہی برکت ملے گی جیسے میری زندگی میں کسی نے زیارت کی۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص خالی حج کرلے اور میری زیارت کو نہ آوے اُسنے میرے ساتھ بڑی بے مروتی کی اور اُس مسجد[ع] کے حق میں آپنے فرمایا ہے کہ جو شخص اسمیں ایک نماز پڑھے اس کو پچاس ہزار ۵۰۰۰۰ نماز کے برابر ثواب ملیگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سبکو یہ دولت نصیب کرے اور نیک کاموں کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین یا رب العالمین۔

مَنّت ماننے کا بیان

مسئلہ: کسی کام پر عبادت کی بات کی کوئی منت مانی پھر وہ کام پورا ہو گیا جس کے واسطے منت مانی تھی تو اب منت کا پورا کرنا واجب ہے اگر منت پوری نہ کرے گی تو بہت گناہ ہوگا لیکن اگر کوئی واہیات منت ہو جس کا شرع میں کچھ اعتبار نہیں تو اُسکا پورا کرنا واجب نہیں جیسا کہ ہم آگے بیان کرتے ہیں۔

مسئلہ ۲: کسی نے کہا یا اللہ اگر میرا فلانا کام ہو جاوے تو پانچ روزے رکھوں گی تو جب کام ہو جاوے گا پانچ روزے رکھنے پڑینگے اور اگر کام نہیں ہوا تو نہ رکھنا پڑینگے۔ اگر فقط اتنا ہی کہا ہے کہ پانچ روزے رکھوں گی تو اختیار ہے چاہے پانچوں روزے ایک دم سے

ع یعنی مسجد نبوی کا ۱۲

لگاتار رکھے اور چاہے ایک ایک دو دو کر کے پورے پانچ کرلے دونوں باتیں درست ہیں اور اگر نذر کرتے وقت یہ کہہ دیا کہ پانچوں روزے لگاتار رکھونگی یا دل میں یہ نیت تھی تو سب ایک دم سے رکھنے پڑینگے اگر بیچ میں ایک آدھ چھوٹ جاوے تو پھر سے رکھے۔

مسئلہ ۳: اگر یوں کہا کہ جمعہ کا روزہ رکھوں گی یا محرم کی پہلی تاریخ سے دسویں تاریخ تک روزے رکھوں گی تو خاص جمعہ کو روزہ رکھنا واجب نہیں اور محرم کی خاص انہی تاریخوں میں روزہ رکھنا واجب نہیں جب چاہے دس روزے رکھ لے لیکن دسوں لگاتار رکھنا پڑینگے چاہے محرم میں رکھے چاہے کسی اور مہینے میں سب جائز ہے اسی طرح اگر یہ کہا کہ اگر آج میرا یہ کام ہو جائے تو کل ہی روزہ رکھوں گی جب بھی اختیار ہے جب چاہے رکھے۔

مسئلہ ۴: کسی نے نذر کرتے وقت یوں کہا محرم کے مہینے کے روزے رکھوں گی تو محرم کے پورے مہینے کے روزے لگاتار رکھنا پڑینگے اگر بیچ میں کسی وجہ سے دس پانچ روزے چھوٹ جاویں تو اسکے بدلے اتنے روزے اور رکھ لے سارے روزے نہ دہراوے اور یہ بھی اختیار ہے کہ محرم کے مہینہ میں نہ رکھے اور مہینہ میں رکھے لیکن سب لگاتار رکھے۔

مسئلہ ۵: کسی نے منت مانی کہ میری کھوئی ہوئی چیز ملجاوے تو میں آٹھ رکعت نماز پڑھوں گی تو اسکے ملجانے پر آٹھ رکعت نماز پڑھنا پڑے گی چاہے ایک دم سے آٹھ رکعتوں کی نیت باندھے۔ یا چار چار کی نیت باندھے یا دو دو کی سب اختیار ہے اور اگر چار رکعت کی منت مانی تو چاروں ایک ہی سلام سے پڑھنا ہونگی الگ الگ دو دو پڑھنے سے نذر ادا نہ ہوگی۔

مسئلہ ۶: کسی نے ایک رکعت پڑھنے کی منت مانی تو پوری دو رکعتیں پڑھنی پڑیں گی اگر تین کی منت کی تو پوری چار۔ اگر پانچ کی منت کی تو پوری چھ رکعتیں پڑھے۔ اسی طرح آگے کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۷: یوں منت مانی کہ دس روپے خیرات کرونگی یا ایک روپیہ خیرات کروں گی، تو جتنا کہا ہے اتنا خیرات کرے۔ اگر یوں کہا پچاس روپے خیرات کروں گی اور اسکے پاس اسوقت فقط دس ہی روپے کی کائنات ہے تو دس ہی روپے دینا پڑینگے۔ البتہ اگر دس روپے کے سوا کچھ مال اسباب بھی ہے تو اسکی قیمت بھی لگالیویں گے اسکی مثال یہ سمجھو کہ دس روپے نقد ہیں اور سب مال اسباب پندرہ روپے کا ہے یہ سب پچیس روپے ہوئے تو فقط پچیس روپے خیرات کرنا واجب ہے، اس سے زیادہ واجب نہیں۔

مسئلہ ۸: اگر یوں منت مانی کہ دس مسکین کھلاؤں گی تو اگر دل میں کچھ خیال ہے کہ ایک وقت یا دو وقت کھلاؤنگی تب تو اسی طرح کھلادے اور اگر کچھ خیال نہیں تو دو وقتہ دس مسکین کھلاوے اور اگر کچا اناج دیوے تو اسمیں بھی یہی بات ہے، کہ اگر دل میں کچھ خیال تھا کہ اتنا اتنا ہر ایک کو دونگی تو اسی قدر دے اور اگر کچھ خیال نہ تھا تو ہر ایک کو اتنا دیوے جتنا ہم نے صدقہ فطر میں بیان کیا ہے۔

مسئلہ ۹: اگر یوں کہا ایک روپیہ کی روٹی فقیروں کو بانٹوں گی تو اختیار ہے چاہے ایک روپیہ کی روٹی دیوے چاہے ایک روپیہ کی کوئی اور چیز یا ایک روپیہ نقد دے دے۔

مسئلہ ۱۰: کسی نے یوں کہا دس روپے خیرات کروں گی ہر فقیر کو ایک ایک روپیہ پھر دسوں روپے ایک ہی فقیر کو دیدیئے تو بھی جائز ہے ہر فقیر کو ایک ایک روپیہ دینا واجب نہیں اگر دس روپے بیس فقیروں کو دے دیئے تو بھی جائز ہے اور اگر یوں کہا دس روپے دس فقیروں پر خیرات کروں گی تو بھی اختیار ہے چاہے دس کو دیوے چاہے کم زیادہ کو۔

مسئلہ ۱۱:۔ اگر یوں کہا دس نمازی کھلاؤنگی یا دس حافظ کھلاؤنگی تو دس فقیر کھلاوے چاہے وہ نمازی اور حافظ ہوں یا نہ ہوں۔

مسئلہ ۱۲: کسی نے یوں کہا کہ دس روپے مکہ میں خیرات کروں گی تو مکہ میں خیرات کرنا واجب نہیں جہاں چاہے خیرات کرے۔ یا یوں کہا تھا جمعہ کے دن خیرات کروں گی فلانے فقیر کو دونگی تو جمعہ کے دن خیرات کرنا اور اسی فقیر کو دینا ضروری نہیں اسی طرح اگر روپے مقرر کرکے کہا کہ یہی روپے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دونگی تو بعینہٖ وہی روپے دینا واجب نہیں چاہے وہ دیوے یا اتنے ہی اور دیدے۔

مسئلہ ۱۳:۔ اسی طرح اگر منت مانی کہ جمعہ مسجد میں نماز پڑھوں گی یا مکہ میں نماز پڑھوں گی تو بھی اختیار ہے جہاں چاہے پڑھے۔

مسئلہ ۱۴: کسی نے کہا اگر میرا بھائی اچھا ہوجاوے تو ایک بکری ذبح کروں گی یا یوں کہا ایک بکری کا گوشت خیرات کروں گی تو منت ہوگئی اگر یوں کہا کہ قربانی کروں گی تو قربانی کے دنوں میں ذبح کرنا چاہیئے اور دونوں صورتوں میں اسکا گوشت فقیروں کے سوا اور کسی کو دینا اور خود کھانا درست نہیں جتنا خود کھاوے یا امیروں کو دے دے اتنا پھر خیرات کرنا پڑے گا۔

مسئلہ ۱۵:۔ ایک گائے قربانی کرنے کی منت مانی پھر گائے نہیں ملی تو سات بکریاں کردے۔

مسئلہ ۱۶:۔ یوں منت مانی تھی کہ جب میرا بھائی آوے تو دس روپے خیرات کروں گی پھر آنے کی خبر پاکر اسکے آنے سے پہلے ہی روپے خیرات کردیئے تو منت پوری نہیں ہوئی آنے کے بعد پھر خیرات کرے۔

مسئلہ ۱۷:۔ اگر ایسے کام کے ہونے پر منت مانی جسکے ہونے کو چاہتی اور تمنا کرتی ہو کہ یہ کام ہوجاوے جیسے یوں کہے اگر میں اچھی ہوجاؤں تو ایسا کروں۔ اگر میرا بھائی خیریت سے آجاوے تو ایسا کروں۔ اگر میرا باپ مقدمہ سے بری ہوجاوے یا نوکر ہوجاوے تو ایسا کروں تو جب وہ کام ہوجاوے منت پوری کرے اور اگر اسطرح کہا کہ اگر میں تجھ سے بولوں تو دو روزے رکھوں۔ یا یہ کہا اگر آج میں نماز نہ پڑھوں تو ایک روپیہ خیرات کروں پھر اس سے بولدی یا نماز نہ پڑھی تو اختیار ہے چاہے قسم کا کفارہ دیدے اور چاہے دو روزے رکھے اور ایک روپیہ خیرات کرے۔

مسئلہ ۱۸:۔ یہ منت مانی کہ ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھوں گی یا ہزار مرتبہ کلمہ پڑھوں گی تو منت ہوگئی اور پڑھنا واجب ہوگیا اور اگر کہا ہزار دفعہ سبحان اللہ پڑھوں گی یا ہزار دفعہ لاحول پڑھوں گی تو منت نہیں ہوئی اور پڑھنا واجب نہیں

مسئلہ ۱۹:۔ منت مانی کہ دس کلام مجید ختم کروں گی یا ایک پارہ پڑھوں گی تو منت ہوگئی۔

مسئلہ ۲۰:۔ یہ منت مانی کہ اگر فلانا کام ہوجاوے تو مولود پڑھواؤں گی تو منت نہیں ہوئی یا منت کی کہ فلانی بات ہوجائے تو

فلانے مزار پر چادر چڑھاؤں یہ منت بھی نہیں ہوئی یا شاہ عبدالحق صاحب کا توشہ مانا یا سہمنی یا سید کبیر کی گائے مانی یا مسجد میں گلگلے چڑھانے اور اللہ میاں کے طاق بھرنے کی منت مانی یا بڑے پیر کی گیارھویں کی منت مانی تو یہ منت صحیح نہیں ہوئی اسکا پورا کرنا واجب نہیں

مسئلہ ۲۱ :۔ مولیٰ مشکلکشا کا روزہ، آس بی بی کا کونڈا یہ سب واہیات خرافات ہے۔ اور مشکلکشا کا روزہ ماننا شرک ہے ۔

مسئلہ ۲۲ :۔ یہ منت مانی کہ فلانی مسجد جو ٹوٹی پڑی ہے اسکو بنوا دوں گی یا فلانا پل بندھوا دوں گی تو یہ منت بھی صحیح نہیں ہے اسکے ذمہ کچھ واجب نہیں ہوا ۔

مسئلہ ۲۳ :۔ اگر یوں کہا کہ میرا بھائی اچھا ہو جاوے تو ناچ کراؤں گی یا باجہ بجواؤں گی تو یہ منت گناہ ہے اچھا ہونے کے بعد ایسا کرنا جائز نہیں ۔

مسئلہ ۲۴ :۔ اللہ تعالےٰ کے علاوہ کسی اور سے منت ماننا مثلاً یوں کہنا اے بڑے پیر اگر میرا کام ہو جاوے تو میں تمہاری یہ بات کروں گی یا قبروں اور مزاروں پر جانا یا جہاں جن رہتے ہوں وہاں جانا اور درخواست کرنا حرام اور شرک ہے بلکہ اس منت کی چیز کا کھانا بھی حرام ہے اور قبروں پر جانے کی عورتوں کے لئے حدیث میں ممانعت آئی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہو

قسم کھانے کا بیان

مسئلہ ۱ :۔ بے ضرورت بات بات میں قسم کھانا بری بات ہے اسمیں اللہ تعالےٰ کے نام کی بڑی بے تعظیمی اور بے حرمتی ہوتی ہے جہاں تک ہو سکے سچی بات پر بھی قسم نہ کھانا چاہیئے ۔

مسئلہ ۲ :۔ جس نے اللہ تعالےٰ کی قسم کھائی اور یوں کہا اللہ قسم، خدا قسم خدا کی عزت و جلال کی قسم، خدا کی بزرگی اور بڑائی کی قسم، تو قسم ہو گئی اب اسکے خلاف کرنا درست نہیں۔ اگر خدا کا نام نہیں لیا فقط اتنا کہہ دیا میں قسم کھاتی ہوں کہ فلاں کام نہ کرونگی تب بھی قسم ہو گئی۔

مسئلہ ۳ :۔ اگر یوں کہا خدا گواہ ہے، خدا کو گواہ کر کے کہتی ہوں، خدا کو حاضر ناظر جان کے کہتی ہوں تب بھی قسم ہو گئی ۔

مسئلہ ۴ :۔ قرآن کی قسم کلام اللہ کی قسم، کلام مجید کی قسم کھا کر کوئی بات کہی تو قسم ہو گئی اور اگر کلام مجید کو ہاتھ میں لیکر یا اس پر ہاتھ رکھ کر کوئی بات کہی لیکن قسم نہیں کھائی تو قسم نہیں ہوئی ۔

مسئلہ ۵ :۔ یوں کہا اگر فلانا کام کروں تو بے ایمان ہو کر مروں، مرتے وقت ایمان نہ نصیب ہو بے ایمان ہو جاؤں یا اس طرح کہا اگر فلانا کام کروں تو میں مسلمان نہیں تو قسم ہو گئی اسکے خلاف کرنے سے کفارہ دینا پڑے گا اور ایمان نہ جاوے گا ۔

مسئلہ ۶ :۔ اگر فلانا کام کروں تو ہاتھ ٹوٹیں، دیدے پھوٹیں، کوڑھی ہو جائے بدن پھوٹ نکلے، خدا کا غضب ٹوٹے، آسمان پھٹ پڑے، دانے دانے کو محتاج ہو جائے خدا کی مار پڑے، خدا کی پھٹکار پڑے، اگر فلانا کام کروں تو سور کھاؤں، مرتے وقت کلمہ

نہ نصیب ہو، قیامت کے دن خدا اور رسول کے سامنے زرد رُو ہوں، ان باتوں سے قسم نہیں ہوتی اسکے خلاف کرنے سے کفارہ نہ دینا پڑے گا۔

مسئلہ:۔ خدا کے سوا کسی اور کی قسم کھانے سے قسم نہیں ہوتی جیسے رسول اللہ کی قسم، کعبہ کی قسم، اپنی آنکھوں کی قسم، اپنی جوانی کی قسم، اپنے ہاتھ پیروں کی قسم، اپنے باپ کی قسم، اپنے بچے کی قسم، اپنے پیاروں کی قسم، تمہارے سر کی قسم، تمہاری جان کی قسم، تمہاری قسم اپنی قسم، اس طرح قسم کھا کے پھر اسکے خلاف کرے تو کفارہ نہ دینا پڑے گا لیکن اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی قسم کھانا بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں اسکی بڑی ممانعت آئی ہے۔ اللہ کو چھوڑ کر اور کسی کی قسم کھانا شرک کی بات ہے اس سے بہت بچنا چاہیئے۔

مسئلہ ۸:۔ کسی نے کہا تیرے گھر کا کھانا مجھ پر حرام ہے یا یوں کہا فلانی چیز میں نے اپنے اوپر حرام کر لی تو اس کہنے سے وہ چیز حرام نہیں ہوئی لیکن یہ قسم ہو گئی اب اگر کھاوے گی تو کفارہ دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۹:۔ کسی دوسرے کی قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی جیسے کسی نے تم سے کہا تمہیں خدا کی قسم یہ کام ضرور کرو تو یہ قسم نہیں ہوتی اسکے خلاف کرنا درست ہے۔

مسئلہ ۱۰:۔ قسم کھا کر اسکے ساتھ ہی انشاء اللہ کا لفظ کہہ دیا جیسے کوئی اسطرح کہے خدا کی قسم فلانا کام انشاء اللہ نہ کروں گی تو قسم نہیں ہوئی۔

مسئلہ ۱۱:۔ جو بات ہو چکی ہے اس پر جھوٹی قسم کھانا بڑا گناہ ہے جیسے کسی نے نماز نہیں پڑھی اور جب کسی نے پوچھا تو کہہ دیا خدا کی قسم میں نماز پڑھ چکی یا کسی سے گلاس ٹوٹ گیا اور جب پوچھا گیا تو کہہ دیا خدا کی قسم میں نے نہیں توڑا، جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھالی تو اسکے گناہ کی کوئی حد نہیں اور اسکا کوئی کفارہ نہیں بس دن رات اللہ سے توبہ استغفار کر کے اپنا گناہ معاف کراوے سوائے اسکے اور کچھ نہیں ہو سکتا اور اگر غلطی اور دھوکہ میں جھوٹی قسم کھالی جیسے کسی نے کہا خدا کی قسم ابھی فلانا آدمی نہیں آیا اور اپنے دل میں یقین کے ساتھ یہی سمجھتی ہے کہ سچی قسم کھا رہی ہوں پھر معلوم ہوا کہ اسوقت آگیا تھا تو معاف ہے اس میں گناہ نہ ہوگا اور کچھ کفارہ بھی نہیں۔

مسئلہ ۱۲:۔ اگر ایسی بات پر قسم کھائی جو ابھی نہیں ہوئی بلکہ آئندہ ہوگی جیسے کوئی کہے خدا کی قسم آج پانی برسے گا، خدا کی قسم آج میرا بھائی آوے گا پھر وہ نہیں آیا اور پانی نہیں برسا تو کفارہ دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۱۳:۔ کسی نے قسم کھائی خدا قسم آج قرآن ضرور پڑھوں گی تو اب قرآن پڑھنا واجب ہو گیا نہ پڑھے گی تو گناہ ہوگا اور کفارہ دینا پڑے گا اور کسی نے قسم کھائی خدا قسم آج فلانا کام نہ کروں گی تو وہ کام کرنا درست نہیں اگر کرے گی تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۱۴:۔ کسی نے گناہ کرنے کی قسم کھائی کہ خدا قسم آج فلانے کی چیز چرالاؤں گی، خدا قسم آج نماز نہ پڑھوں گی، خدا قسم اپنے ماں باپ سے کبھی نہ بولوں گی تو ایسے وقت قسم کا توڑ دینا واجب ہے، توڑ کے کفارہ دیدے نہیں تو گناہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۵:۔ کسی نے قسم کھائی کہ آج میں فلانی چیز نہ کھاؤں گی پھر بھولے سے کھالی اور قسم یاد نہیں رہی یا کسی نے زبردستی منہ چیر کر کھلا دی تب بھی کفارہ دیوے۔

مسئلہ ۱۶: غصّہ میں قسم کھائی کہ تجھ کو کبھی ایک کوڑی نہ دوں گی، پھر ایک پیسہ یا ایک روپیہ دے دیا تب بھی قسم ٹوٹ گئی کفارہ دیوے

قسم کے کفارے کا بیان

مسئلہ ۱: اگر کسی نے قسم توڑ ڈالی تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس محتاجوں کو دو وقتہ کھانا کھلا دیوے یا کچا اناج دے دے اور ہر فقیر کو انگریزی تول سے آدھی چھٹانک اُوپر پونے دو سیر گیہوں دینا چاہیئے بلکہ احتیاطاً پورے دو سیر دیدے اور اگر جو دیوے تو اسکے دُونے دیوے باقی اور سب ترکیب فقیر کھلانے کی وہی ہے جو روزے کے کفارے میں بیان ہو چکی یا دس فقیروں کو کپڑا پہنا دیوے ہر فقیر کو اتنا بڑا کپڑا دیوے جس سے بدن کا زیادہ حصّہ ڈھک جاوے جیسے چادر یا بڑا لمبا کُرتہ دیدیا تو کفارہ ادا ہو گیا لیکن وہ کپڑا بہت پرانا نہ ہونا چاہیئے۔ اگر ہر فقیر کو فقط ایک ایک لنگی یا فقط ایک ایک پاجامہ دے دیا تو کفارہ ادا نہیں ہوا اور اگر لنگی کے ساتھ کُرتہ بھی ہو تو ادا ہو گیا۔ ان دونوں باتوں میں اختیار ہے چاہے کپڑا دیوے اور چاہے کھانا کھلاوے ہر طرح کفارہ ادا ہو گیا۔ اور یہ حکم جو بیان ہوا جب ہے کہ مرد کو کپڑا دیوے اور اگر کسی غریب عورت کو کپڑا دیا تو اتنا بڑا کپڑا ہونا چاہیئے کہ سارا بدن ڈھک جاوے اور اس سے نماز پڑھ سکے اس سے کم ہو گا تو کفارہ ادا نہ ہو گا۔

مسئلہ ۲: اگر کوئی ایسی غریب ہو کہ نہ تو کھانا کھلا سکتی ہے اور نہ کپڑا دے سکتی ہے تو لگاتار تین روزے رکھے اگر الگ الگ کر کے تین روزے پورے کر لئے تو کفارہ ادا نہیں ہوا تینوں لگاتار رکھنا چاہیئے۔ اگر دو روزے رکھنے کے بعد بیچ میں کسی عذر سے ایک روزہ چھوٹ گیا تو اب پھر سے تینوں رکھے۔

مسئلہ ۳: قسم توڑنے سے پہلے ہی کفارہ ادا کر دیا اسکے بعد قسم توڑی تو کفارہ صحیح نہیں ہوا۔ اب قسم توڑنے کے بعد پھر کفارہ دینا چاہیئے اور جو کچھ فقیروں کو دے چکی ہے اسکو پھیر لینا درست نہیں۔

مسئلہ ۴: کسی نے کئی دفعہ قسم کھائی جیسے ایک دفعہ کہا خدا قسم فلانا کام نہ کروں گی اسکے بعد پھر کہا خدا قسم فلانا کام نہ کروں گی اسی دن یا اسکے دُوسرے تیسرے دن غرض اسی طرح کئی مرتبہ کہا یا یُوں کہا خدا کی قسم، اللہ کی قسم، کلام اللہ کی قسم فلانا کام ضرور کروں گی پھر وہ قسم توڑ دی تو ان سب قسموں کا ایک ہی کفارہ دیدے۔

مسئلہ ۵: کسی کے ذمہ قسموں کے بہت کفارے جمع ہو گئے تو بقول مشہور ہر ایک کا جدا کفارہ دینا چاہیئے۔ زندگی میں نہ دے تو مرتے وقت وصیت کر جانا واجب ہے۔

مسئلہ ۶: کفارہ میں انہی مساکین کو کپڑا یا کھانا دینا درست ہے، جن کو زکوٰۃ دینا درست ہے۔

گھر میں جانے کی قسم کھانے کا بیان

مسئلہ ۱:۔ کسی نے قسم کھائی کبھی تیرے گھر نہ جاؤنگی پھر اسکے دروازہ کی دہلیز پر کھڑی ہوگئی یا دروازے کے چھجے کے نیچے کھڑی ہوگئی اندر نہیں گئی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر دروازے کے اندر چلی گئی تو قسم ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ۲:۔ کسی نے قسم کھائی کہ اس گھر میں نہ جاؤں گی پھر جب وہ گھر گر کر بالکل کھنڈر ہوگیا تب اسمیں گئی تو بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر بالکل میدان ہوگیا زمین برابر ہوگئی اور گھر کا نشان بالکل مٹ گیا یا اسکا کھیت بن گیا یا مسجد بنائی گئی یا باغ بنالیا گیا تب اسمیں گئی تو قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ ۳:۔ قسم کھائی کہ اس گھر میں نہ جاؤں گی پھر جب وہ گر گیا اور پھر سے بنوالیا گیا تب اسمیں گئی تو قسم ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ۴:۔ کسی نے قسم کھائی کہ تیرے گھر نہ جاؤں گی پھر کوٹھا پھاند کر آئی اور چھت پر کھڑی ہوگئی تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ نیچے نہ اترے

مسئلہ ۵:۔ کسی نے گھر میں بیٹھے ہوئے قسم کھائی کہ اب یہاں کبھی نہ آؤں گی اسکے بعد تھوڑی دیر بیٹھی رہی تو قسم نہیں ٹوٹی چاہے جتنے دن وہیں بیٹھی رہے جب باہر جاکر پھر آوے گی تب قسم ٹوٹے گی۔ اور اگر قسم کھائی کہ یہ کپڑا نہ پہنوں گی یہ کہہ کر فوراً اتار ڈالا تو قسم نہیں ٹوٹی، اور اگر فوراً نہیں اتارا کچھ دیر پہنے رہی تو قسم ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ۶:۔ قسم کھائی کہ اس گھر میں نہ رہوں گی اسکے بعد فوراً اس گھر سے اسباب اٹھالیجانے کا بندوبست کرنا شروع کردیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر فوراً نہیں شروع کیا کچھ دیر ٹھیر گئی تو قسم ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ۷:۔ قسم کھائی کہ اب تیرے گھر میں قدم نہ رکھونگی تو مطلب ہے کہ نہ آؤنگی۔ اگر میانے پر سوار ہوکر آئی اور گھر میں اسی میانے پر بیٹھی رہی قدم زمین پر نہیں رکھے تب بھی قسم ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ۸:۔ کسی نے قسم کھا کر کہا تیرے گھر کبھی نہ کبھی ضرور آؤں گی پھر آنے کا اتفاق نہیں ہوا تو جب تک زندہ ہے قسم نہیں ٹوٹی مرتے وقت قسم ٹوٹ جاوے گی اسکو چاہیئے کہ اسوقت وصیت کرجاوے کہ میرے مال میں سے قسم کا کفارہ دے دینا۔

مسئلہ ۹:۔ قسم کھائی کہ فلانے کے گھر نہ جاؤں گی تو جس گھر میں وہ رہتی ہو وہاں نہ جانا چاہیئے۔ چاہے خود اسی کا گھر ہو یا کرایہ پر رہتی ہو یا مانگ لیا ہو اور بے کرایہ دیئے رہتی ہو۔

مسئلہ ۱۰:۔ قسم کھائی کہ تیرے یہاں کبھی نہ آؤں گی پھر کسی سے کہا کہ تو مجھے گود میں لے کر وہاں پہنچادے اسلئے اس نے گود میں لے کر پہنچا دیا تب بھی قسم ٹوٹ گئی۔ البتہ اگر اسنے نہیں کہا بغیر اسکے کہے کسی نے اسکو لاد کے وہاں پہنچا دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اسی طرح اگر قسم کھائی کہ اس گھر سے کبھی نہ نکلوں گی پھر کسی سے کہا کہ تو مجھ کو لاد کر نکال لے چل اور وہ لے گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر بلا کہے لاد لے گیا تو نہیں ٹوٹی

کھانے پینے کی قسم کھانے کا بیان

مسئلہ ۱:۔ قسم کھائی کہ یہ دودھ نہ کھاؤں گی پھر وہی دودھ جما کر دہی بنالیا تو اسکے کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی۔

مسئلہ ۲:۔ بکری کا بچہ پلا ہوا تھا اس پر قسم کھائی اور کہا کہ اس بچہ کا گوشت نہ کھاؤں گی پھر وہ بڑھ کر پوری بکری ہوگئی تب اس کا گوشت کھایا تب بھی قسم ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ۳:۔ قسم کھائی کہ گوشت نہ کھاؤنگی پھر مچھلی کھائی یا کلیجی یا اوجھڑی کھائی تو قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ ۴:۔ قسم کھائی کہ یہ گیہوں نہ کھاؤں گی پھر ان کو پسوا کر روٹی کھائی یا ان کے ستو کھائے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر خود گیہوں اُبال کر کھالئے یا بھنوا کر چبائے تو قسم ٹوٹ گئی ہاں اگر یہ مطلب لیا ہو کہ ان کے آٹے کی کوئی چیز بھی نہ کھاؤں گی تو ہر چیز کے کھانے سے قسم ٹوٹ جاوے گی۔

مسئلہ ۵:۔ اگر یہ قسم کھائی کہ یہ آٹا نہ کھاؤنگی تو اسکی روٹی کھانے سے قسم ٹوٹ جاوے گی اور اگر اسکا لپٹا یا حلوا یا کچھ اور پکا کر کھایا تب بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر ویسا ہی کچا آٹا پھانک گئی تو قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ ۶:۔ قسم کھائی کہ روٹی نہ کھاؤں گی تو اس دیس میں جن چیزوں کی روٹی کھائی جاتی ہے نہ کھانا چاہیئے نہیں تو قسم ٹوٹ جاوے گی

مسئلہ ۷:۔ قسم کھائی کہ سری نہ کھاؤں گی تو چڑیا، بٹیر، مرغ وغیرہ چڑیوں کا سر کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی اگر بکری یا گائے کی سری کھائی تو قسم ٹوٹ گئی

مسئلہ ۸:۔ قسم کھائی کہ میوہ نہ کھاؤں گی تو انار، سیب، انگور، چھوارا، بادام، اخروٹ، کشمش، منقیٰ، کھجور کھانے سے قسم ٹوٹ جاوے گی۔ اور اگر خربوزہ، تربوز، ککڑی، کھیرا، آم کھائے تو قسم نہیں ٹوٹی۔

نہ بولنے کی قسم کھانے کا بیان

مسئلہ ۱:۔ قسم کھائی کہ فلانی عورت سے نہ بولوں گی پھر جب وہ سوتی تھی اس وقت سوتے میں اس سے کچھ کہا اور اسکی آواز سے وہ جگ پڑی تو قسم ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ۲:۔ قسم کھائی کہ بغیر ماں کی اجازت کے فلانی سے نہ بولوں گی پھر ماں نے اجازت دے دی لیکن اجازت کی خبر ابھی اسکو نہیں ملی تھی کہ اس سے بول دی اور بولنے کے بعد معلوم ہوا کہ ماں نے اجازت دے دی تھی تب بھی قسم ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ۳:۔ قسم کھائی کہ اس لڑکی سے کبھی نہ بولوں گی پھر جب وہ جوان ہوگئی یا بڑھیا ہوگئی تب بولی تو بھی قسم ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ۴:۔ قسم کھائی کہ کبھی تیرا منہ نہ دیکھوں گی تیری صورت نہ دیکھوں گی تو مطلب یہ ہے کہ تجھ سے ملاقات نہ کروں گی میل جول

نہ رکھوں گی۔ اگر کہیں دُور سے صورت دیکھ لی تو قسم نہیں ٹوٹی۔

بیچنے اور مول لینے کی قسم کھانے کا بیان

مسئلہ:۔ قسم کھائی کہ فلانی چیز میں نہ خریدوں گی پھر کسی سے کہہ دیا کہ تم مجھے خرید دو۔ اس نے مول لے دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اسی طرح اگر یہ قسم کھائی کہ اپنی فلانی چیز نہ بیچوں گی پھر خود نہیں بیچا دُوسرے سے کہا کہ تم بیچ دو۔ اُسنے بیچ دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اسی طرح کرایہ پر لینے کا حکم ہے۔ اگر قسم کھائی کہ میں یہ مکان کرایہ پر نہ لونگی پھر کسی دُوسرے کے ذریعہ سے کرایہ پر لے لیا تو قسم نہیں ٹوٹی البتہ اگر قسم کھانے کا یہی مطلب تھا کہ نہ تو خود یہ کام کروں گی نہ کسی دوسرے سے کراؤں گی تو دُوسرے آدمی کے کر دینے سے بھی قسم ٹوٹ جاوے گی۔ غرض جو مطلب ہو گا اُسی کے موافق سب حکم لگائے جاوینگے یا یہ کہ قسم کھانے والی عورت پردہ نشین یا امیرزادی ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے نہیں بیچتی نہیں خریدتی تو اس صورت میں اگر یہ کام دُوسرے سے کہہ کر کرالئے تب بھی قسم ٹوٹ جاوے گی۔

مسئلہ ۲:۔ قسم کھائی کہ میں اپنے اس لڑکے کو نہ ماروں گی پھر کسی اور سے کہہ کر پٹوا دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔

روزے نماز کی قسم کھانے کا بیان

مسئلہ ۱:۔ کسی نے بے وقوفی سے قسم کھائی کہ میں روزہ نہ رکھوں گی پھر روزہ کی نیت کر لی تو دم بھر گذرنے سے بھی قسم ٹوٹ گئی پورے دن گذرنے کا انتظار نہ کرینگے۔ اگر تھوڑی دیر بعد روزہ توڑے گی تب بھی قسم ٹوٹنے کا کفارہ دینا پڑے گا اور اگر یوں کہا کہ ایک روزہ بھی نہ رکھوں گی تو روزہ ختم ہونے کے وقت قسم ٹوٹے گی جب تک پورا دن نہ گذرے اور روزہ کھولنے کا وقت نہ آوے تب تک قسم نہ ٹوٹے گی۔ اگر وقت آنے سے پہلے ہی روزہ توڑ ڈالا تو قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ ۲:۔ قسم کھائی کہ میں نماز نہ پڑھوں گی پھر پشیمان ہوئی اور نماز پڑھنے کھڑی ہوئی تو جب پہلی رکعت کا سجدہ کیا اُسی وقت قسم ٹوٹ گئی۔ اور سجدہ کرنے سے پہلے قسم نہیں ٹوٹی۔ اگر ایک رکعت پڑھ کر نماز توڑدے تب بھی قسم ٹوٹ گئی۔ اور یاد رکھو کہ ایسی قسمیں کھانا بہت گناہ ہے اگر ایسی بے وقوفی ہو گئی تو اسکو فوراً توڑ ڈالے اور کفارہ دے۔

کپڑے وغیرہ کی قسم کھانے کا بیان

مسئلہ:۔ قسم کھائی کہ اس قالین پر نہ لیٹوں گی پھر قالین بچھا کر اسکے اُوپر چادر لگائی اور لیٹی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر اس قالین کے اُوپر ایک اور قالین یا کوئی دری بچھالی اسکے اُوپر لیٹی تو قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ ۲:- قسم کھائی کہ زمین پر نہ بیٹھوں گی پھر زمین پر بوریا یا کپڑا یا چٹائی ٹاٹ وغیرہ بچھا کر بیٹھ گئی تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اپنا دوپٹہ جو اوڑھے ہوئے ہے اُسی کا آنچل بچھا کر بیٹھ گئی تو قسم ٹوٹ گئی البتہ اگر دوپٹہ اُتار کر بچھالیا تب بیٹھی تو قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ ۳:- قسم کھائی کہ اس چارپائی یا اس تخت پر نہ بیٹھوں گی پھر اس پر دری یا قالین وغیرہ کچھ بچھا کر بیٹھ گئی تو قسم ٹوٹ گئی۔ اگر اس چارپائی کے اُوپر ایک اور چارپائی بچھائی اور تخت کے اُوپر ایک اور تخت بچھالیا پھر اُوپر والی چارپائی اور تخت پر بیٹھی تو قسم نہیں ٹوٹی

مسئلہ ۴:- قسم کھائی کہ فلانی کو کبھی نہ نہلاؤں گی پھر اسکے مرجانے کے بعد نہلایا تو قسم ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ۵:- شوہر نے قسم کھائی کہ تجھ کو کبھی نہ ماروں گا پھر غصہ میں چوٹا پکڑ کے گھسیٹا یا گلا گھونٹ دیا یا زور سے کاٹ کھایا تو قسم ٹوٹ گئی اور چہول لگی اور پیار میں کاٹا ہو تو قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ ۶:- قسم کھائی کہ فلانی کو ضرور ماروں گی اور وہ اس کہنے سے پہلے ہی مرچکی ہو تو اگر اس کا مرنا معلوم نہ تھا اسوجہ سے قسم کھائی تو قسم نہ ٹوٹے گی۔ اور اگر جان بوجھ کے قسم کھائی تو قسم کھاتے ہی قسم ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ۷:- اگر کسی نے کسی بات کے کرنے کی قسم کھائی جیسے یُوں کہا خدا قسم انار ضرور کھاؤں گی تو عمر بھر میں ایک دفعہ کھالینا کافی ہے۔ اور اگر کسی بات کے نہ کرنے کی قسم کھائی جیسے یُوں کہا خدا قسم انار نہ کھاؤں گی تو ہمیشہ کے لئے چھوڑنا پڑے گا۔ جب کبھی کھاوے گی تو قسم ٹوٹ جاوے گی ہاں اگر ایسا ہوا کہ گھر میں انار انگور وغیرہ آئے اور خاص ان اناروں کے لئے کہا کہ نہ کھاؤں گی تو اور بات ہے وہ نہ کھاوے اسکے سوا اور منگا کر کھاوے تو کچھ حرج نہیں۔

دین سے پھر جانے کا بیان

مسئلہ ۱:- اگر خدانخواستہ کوئی اپنے ایمان اور دین سے پھر گئی تو تین دن کی مہلت دی جاوے گی اور جو اسکو شبہ پڑا ہو اس کا جواب دے دیا جاوے گا۔ اگر اتنی مدت میں مسلمان ہوگئی تو خیر نہیں تو ہمیشہ کے لئے[ع] قید کردینگے جب توبہ کرے گی تب چھوڑینگے

مسئلہ ۲:- جب کسی نے کُفر کا کلمہ زبان سے نکالا تو ایمان جاتا رہا اور جتنی نیکیاں اور عبادت اُس نے کی تھی سب اکارت گئی نکاح ٹوٹ گیا۔ اگر فرض حج کرچکی ہے تو وہ بھی ٹوٹ گیا۔ اب اگر توبہ کرکے پھر مسلمان ہوئی تو اپنا نکاح پھر دوبارہ پڑھواوے۔ اور پھر دوسرا حج[ع] کرے

مسئلہ ۳:- اسی طرح اگر کسی کا میاں توبہ توبہ بے دین ہوجاوے تو بھی نکاح جاتا رہا۔ اب وہ جب تک توبہ کرکے پھر سے نکاح نہ کرے عورت اس سے کچھ واسطہ نہ رکھے۔ اگر کوئی معاملہ میاں بی بی کا سا ہوا تو عورت کو بھی گناہ ہوگا اور اگر وہ زبردستی کرے تو اسکو سب سے ظاہر کردے شرماوے نہیں دین کی بات میں کیا شرم۔

ع یہ حکم فقط عورتوں کیلئے ہے ورنہ اگر نعوذ باللہ مرد بیدین ہوجائے تو تین دن کے بعد گردن ماردی جاوے گی ۱۲ منہ

ع جبکہ مسلمان ہونے کے بعد مالدار ہوا اور اس قدر مال ہو جس پر کہ حج فرض ہوتا ہے ۱۲ منہ

مسئلہ ۴:۔ جب کفر کا کلمہ زبان سے نکالا تو ایمان جاتا رہا۔ اگر ہنسی دل لگی میں کفر کی بات کہے اور دل میں نہ ہو تب بھی یہی حکم ہے جیسے کسی نے کہا کیا خدا کو اتنی قدرت نہیں جو فلانا کام کرے۔ اسکا جواب دیا ہاں نہیں ہے تو اس کہنے سے کافر ہوگئی۔

مسئلہ ۵:۔ کسی نے کہا اُٹھو نماز پڑھو جواب دیا کون اُٹھک بیٹھک کرے یا کسی نے روزہ رکھنے کو کہا تو جواب دیا کون بھوکا مرے یا کہا روزہ وہ رکھے جس کے گھر کھانا نہ ہو یہ سب کفر ہے۔

مسئلہ ۶:۔ اس کو کوئی گناہ کرتے دیکھ کر کسی نے کہا خدا سے ڈرتی نہیں جواب دیا ہاں نہیں ڈرتی تو کافر ہوگئی۔

مسئلہ ۷:۔ کسی کو بُرا کام کرتے دیکھ کر کہا کیا تو مسلمان نہیں ہے جو ایسی بات کرتی ہے جواب دیا ہاں نہیں ہوں تو کافر ہوگئی اگر ہنسی میں کہا ہو تب بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۸:۔ کسی نے نماز پڑھنا شروع کی اتفاق سے اس پر کوئی مصیبت پڑ گئی اسلئے کہا کہ یہ سب نماز ہی کی نحوست ہے تو کافر ہوگئی

مسئلہ ۹:۔ کسی کافر کی کوئی بات اچھی معلوم ہوئی اسلئے تمنا کر کے کہا کہ ہم بھی کافر ہوتے تو اچھا تھا کہ ہم بھی ایسا کرتے تو کافر ہوگئی۔

مسئلہ ۱۰:۔ کسی کا لڑکا مر گیا اُسنے یُوں کہا یا اللہ یہ ظلم مجھ پر کیوں کیا مجھے کیوں ستایا تو اس کہنے سے وہ کافر ہوگئی۔

مسئلہ ۱۱:۔ کسی نے یُوں کہا اگر خدا بھی مجھ سے کہے تو یہ کام نہ کروں یا یُوں کہا جبرئیل بھی اُتر آویں تو ان کا کہنا نہ مانوں تو کافر ہوگئی

مسئلہ ۱۲:۔ کسی نے کہا میں ایسا کام کرتی ہوں کہ خدا بھی نہیں جانتا تو کافر ہوگئی۔

مسئلہ ۱۳:۔ جب اللہ تعالیٰ کی یا اسکے کسی رسول کی کچھ حقارت کی یا شریعت کی بات کو بُرا جانا عیب نکالا کفر کی بات پسند کی ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے اور کفر کی باتوں کو جن سے ایمان جاتا رہتا ہے ہم نے پہلے ہی حصہ میں سب عقیدوں کے بیان کرنے کے بعد بھی بیان کیا ہے وہاں دیکھ لینا چاہیئے اور اپنے ایمان کے سنبھالنے میں بہت احتیاط کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا ایمان ٹھیک رکھے اور ایمان ہی پر خاتمہ کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

ذبح کرنے کا بیان

مسئلہ ۱:۔ ذبح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کا منہ قبلہ کی طرف کر کے تیز چھُری ہاتھ میں لے کر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کے اسکے گلے کو کاٹے یہاں تک کہ چار رگیں کٹ جاویں ایک نرخرہ جس سے سانس لیتا ہے دوسری وہ رگ جس سے دانہ پانی جاتا ہے اور دو شہ رگیں جو نرخرہ کے دائیں بائیں ہوتی ہیں۔ اگر ان چار میں سے تین ہی رگیں کٹیں تب بھی ذبح درست ہے، اسکا کھانا حلال ہے اور اگر دو ہی رگیں کٹیں تو وہ جانور مُردار ہوگیا اسکا کھانا درست نہیں۔

مسئلہ ۲:۔ ذبح کے وقت بسم اللہ قصداً نہیں کہا تو وہ مُردار ہے اور اسکا کھانا حرام ہے اور اگر بھُول جاوے تو کھانا درست ہے۔

مسئلہ ۳:۔ کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے اور منع ہے کہ اس میں جانور کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اسی طرح ٹھنڈا ہونے سے پہلے اسکی کھال کھینچنا ہاتھ پاؤں توڑنا کاٹنا اور ان چاروں رگوں کے کٹ جانے کے بعد بھی گلا کاٹے جانا یہ سب مکروہ ہے۔

مسئلہ ۴:۔ ذبح کرنے میں مرغی کا گلا کٹ گیا تو اسکا کھانا درست ہے مکروہ بھی نہیں البتہ اتنا زیادہ ذبح کر دینا یہ بات مکروہ ہے مرغی مکروہ نہیں ہوئی

مسئلہ ۵:۔ مسلمان کا ذبح کرنا ہر حال درست ہے، چاہے عورت ذبح کرے یا مرد اور چاہے پاک ہو یا ناپاک ہر حال میں اسکا ذبح کیا ہوا جانور کھانا حلال ہے اور کافر کا ذبح کیا ہوا جانور کھانا حرام ہے۔

مسئلہ ۶:۔ جو چیز دھار دار ہو جیسے دھار دار پتھر گنے یا بانس کا چھلکا سب سے ذبح کرنا درست ہے۔

حلال وحرام چیزوں کا بیان

مسئلہ ۱:۔ جو جانور اور جو پرندے شکار کر کے کھاتے رہتے ہیں یا ان کی غذا فقط گندگی ہے ان کا کھانا جائز نہیں جیسے شیر، بھیڑیا، گیدڑ، بلی، کتا۔ بندر، شکرا، باز، گدھ وغیرہ۔ اور جو ایسے نہ ہوں جیسے طوطا، مینا، فاختہ، چڑیا، بٹیر، مرغابی، کبوتر، نیل گائے، ہرن، بطخ، خرگوش وغیرہ سب جائز ہیں۔

مسئلہ ۲:۔ بجو، گوہ، کچھوا، بھڑ، خچر، گدھا، گدھی کا گوشت کھانا، اور گدھی کا دودھ پینا درست نہیں۔ گھوڑے کا کھانا جائز ہے لیکن بہتر نہیں۔ دریائی جانوروں میں سے فقط مچھلی حلال ہے باقی سب حرام۔

مسئلہ ۳:۔ مچھلی اور ٹڈی بغیر ذبح کئے ہوئے بھی کھانا درست ہے ان کے سوا اور کوئی جاندار چیز بغیر ذبح کئے کھانا درست نہیں جب کوئی چیز مر گئی تو حرام ہو گئی۔

مسئلہ ۴:۔ جو مچھلی مر کر پانی کے اوپر الٹی تیرنے لگی اس کا کھانا درست نہیں۔

مسئلہ ۵:۔ اوجھڑی کھانا حلال ہے حرام یا مکروہ نہیں۔

مسئلہ ۶:۔ کسی چیز میں چیونٹیاں مر گئیں تو بغیر نکالے کھانا جائز نہیں اگر ایک آدھ چیونٹی حلق میں چلی گئی تو مردار کھانے کا گناہ ہوا۔ بعضے بچے بلکہ بڑے بھی گولر کے اندر کے بھنگے سمیت گولر کھا جاتے ہیں اور یوں سمجھتے ہیں کہ اسکے کھانے سے آنکھیں نہیں آتیں یہ حرام ہے۔ مردار کھانے کا گناہ ہوتا ہے۔

مسئلہ:۔ جو گوشت ہندو بیچتا ہے اور یوں کہتا ہے کہ میں نے مسلمان سے ذبح کرایا ہے اس سے مول لے کر کھانا درست نہیں البتہ جس وقت سے مسلمان نے ذبح کیا ہے اگر اسی وقت سے کوئی مسلمان برابر بیٹھا دیکھ رہا ہے یا وہ جانے لگا تو دوسرا کوئی اسکی جگہ بیٹھ گیا تب درست ہے۔

مسئلہ: جو مرغی گندی چیزیں کھاتی پھرتی ہو اسکو تین دن بند رکھ کر ذبح کرنا چاہیئے بغیر بند کئے کھانا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱: جتنی شرابیں ہیں سب حرام اور نجس ہیں۔ تاڑی کا بھی یہی حکم ہے دوا کے لئے بھی ان کا کھانا پینا درست نہیں بلکہ جس دوا میں ایسی چیز پڑی ہو اسکا لگانا بھی درست نہیں۔

مسئلہ ۲: شراب کے سوا اور جتنے نشے ہیں جیسے افیون، جائے پھل، زعفران وغیرہ ان کا حکم یہ ہے کہ دوا کے لئے اتنی مقدار کھا لینا درست ہے کہ بالکل نشہ نہ آوے اور اس دوا کا لگانا بھی درست ہے جس میں یہ چیزیں پڑی ہوں اور اتنا کھانا کہ نشہ ہو جاوے حرام ہے۔

مسئلہ ۳: تاڑی اور شراب کے سرکہ کا کھانا درست ہے۔

مسئلہ ۴: بعضی عورتیں بچوں کو افیون دے کر لٹا دیتی ہیں کہ نشہ میں پڑے رہیں روویں دھوویں نہیں یہ حرام ہے۔

چاندی سونے کے برتنوں کا بیان

مسئلہ: سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا جائز نہیں بلکہ اُن کی چیزوں کا کسی طرح سے استعمال کرنا درست نہیں جیسے چاندی سونے کے چمچے سے کھانا پینا، خلال سے دانت صاف کرنا، گلاب پاش سے گلاب چھڑکنا، سرمہ دانی یا سلائی سے سُرمہ لگانا عطردان سے عطر لگانا، خاصدان میں پان رکھنا، ان کی پیالی سے تیل لگانا، جس پلنگ کے پائے چاندی کے ہوں اس پر لیٹنا بیٹھنا، چاندی سونے کی آرسی میں منہ دیکھنا یہ سب حرام ہے البتہ آرسی کا زینت کے لئے پہنے رہنا درست ہے مگر منہ ہرگز نہ دیکھے غرض اُن کی چیز کا کسی طرح استعمال کرنا درست نہیں۔

لباس اور پردہ کا بیان

مسئلہ ۱: چھوٹے لڑکوں کو کڑے، ہنسلی وغیرہ کوئی زیور اور ریشمی کپڑا پہنانا مخمل پہنانا جائز نہیں اسی طرح ریشمی اور چاندی سونے کا تعویذ بنا کر پہنانا اور کسم و زعفران کا رنگا ہوا کپڑا پہنانا بھی درست نہیں۔ غرض جو چیزیں مردوں کو حرام ہیں وہ لڑکوں کو بھی نہ پہنانا چاہیئے البتہ اگر بانا سوت کا ہو اور تانا ریشمی ایسا کپڑا لڑکوں کو پہنانا جائز ہے اسی طرح اگر کسی مخمل کا رواں ریشم کا نہ ہو وہ بھی درست ہے اور یہ سب مردوں کو بھی درست ہے، اور گوٹہ لچکہ لگا کر کپڑے پہنانا بھی درست ہے لیکن وہ لچکہ چار انگل سے زیادہ چوڑا نہ ہونا چاہیئے۔

مسئلہ ۲: سچی کامدار ٹوپی یا اور کوئی کپڑا لڑکوں کو اسوقت جائز ہے جب بہت گھنا کام نہ ہو اگر اتنا زیادہ کام ہے کہ ذرا دُور سے

دیکھنے سے سب کام ہی کام معلوم ہوتا ہے کپڑا بالکل دکھائی نہیں دیتا تو اسکا پہننا جائز نہیں یہی حال ریشمی کام کا ہے کہ اگر اتنا گھنا ہو تو لڑکوں کو پہنانا جائز نہیں۔

مسئلہ ۳:۔ بہت باریک کپڑا جیسے ململ، جالی، بک، آب رواں ان کا پہننا اور ننگے رہنا دونوں برابر ہیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ بہتیری کپڑا پہننے والیاں قیامت کے دن ننگی سمجھی جاوینگی۔ اگر کرتہ دوپٹہ دونوں باریک ہوں اور بھی غضب ہے۔

مسئلہ ۴:۔ مردانہ جوتا پہننا اور مردانی صورت بنانا جائز نہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

مسئلہ ۵:۔ عورتوں کو زیور پہننا جائز ہے لیکن زیادہ نہ پہننا بہتر ہے جس نے دنیا میں نہ پہنا اسکو آخرت میں بہت ملے گا اور بجتا زیور پہننا درست نہیں جیسے جھانجھ، چھاگل، پازیب وغیرہ اور بجتا زیور چھوٹی لڑکی کو پہنانا بھی جائز نہیں چاندی سونے کے علاوہ اور کسی چیز کا زیور پہننا بھی درست ہے، جیسے پیتل گلٹ رانگا وغیرہ مگر انگوٹھی سونے چاندی کے علاوہ اور کسی[ع] چیز کی درست نہیں۔

مسئلہ ۶:۔ عورت کو سارا بدن سر سے پیر تک چھپائے رکھنے کا حکم ہے غیر محرم کے سامنے کھولنا درست نہیں۔ البتہ بوڑھی عورت کو صرف منہ اور ہتھیلی اور ٹخنے سے نیچے پیر کھولنا درست ہے باقی اور بدن کا کھولنا کسی طرح درست نہیں۔ ماتھے پر سے اکثر دوپٹہ سرک جاتا ہے اور اسی طرح غیر محرم کے سامنے آجاتی ہیں یہ جائز نہیں۔ غیر محرم کے سامنے ایک بال بھی نہ کھولنا چاہیئے بلکہ جو بال کنگھی میں ٹوٹتے ہیں اور کٹے ہوئے ناخن بھی کسی ایسی جگہ ڈالے کہ کسی غیر محرم کی نگاہ نہ پڑے نہیں تو گنہگار ہوگی اسی طرح اپنے کسی بدن کو یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ کسی عضو کو نامحرم مرد کے بدن سے لگانا بھی درست نہیں۔

مسئلہ ۷:۔ جوان عورت کو غیر مرد کے سامنے اپنا منہ کھولنا درست نہیں نہ ایسی جگہ کھڑی ہو جہاں کوئی دوسرا دیکھ سکے۔ اسی سے معلوم ہوگیا کہ نئی دلہن کی منہ دکھائی کا جو دستور ہے کہ کنبے کے سارے مرد آکر منہ دیکھتے ہیں یہ ہرگز جائز نہیں اور بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ ۸:۔ اپنے محرم کے سامنے منہ اور سر اور سینہ اور بانہیں اور پنڈلی کھل جاویں تو کچھ گناہ نہیں اور پیٹ اور پیٹھ اور ران انکے سامنے بھی نہ کھلنا چاہیئے۔

مسئلہ ۹:۔ ناف سے لے کر زانوں کے نیچے تک کسی عورت کے سامنے بھی کھولنا درست نہیں بعضی عورتیں ننگی سامنے نہاتی ہیں یہ بڑی بے غیرتی اور ناجائز بات ہے۔ چھٹی چھلے میں ننگی کرکے نہلانا اور اس پر مجبور کرنا ہرگز درست نہیں۔ ناف سے زانو تک ہرگز بدن کو ننگا نہ کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۰:۔ اگر کوئی مجبوری ہو تو ضرورت کے موافق اپنا بدن دکھلا دینا درست ہے مثلاً ران میں پھوڑا ہے تو صرف پھوڑے کی جگہ کھولو زیادہ ہرگز نہ کھولو۔ اسکی صورت یہ ہے کہ پرانا پائجامہ یا چادر پہن لو اور پھوڑے کی جگہ کاٹ دو اسکو جراح دیکھ لے۔ لیکن جراح

[ع] مردوں کو چاندی کے سوا کسی اور چیز کی انگوٹھی بھی درست نہیں۔ نہ سونا نہ کوئی اور چیز۔ صرف چاندی کی جائز ہے بشرطیکہ ۴½ ماشے سے کم ہو ۱۲۔ منہ رح

کے سوا اور کسی کو دیکھنا جائز نہیں نہ کسی مرد کو نہ عورت کو البتہ اگر ناف اور رانوں کے درمیان نہ ہو کہیں اور ہو تو عورت کو دکھلانا درست ہے اسی طرح حمل لیتے وقت صرف ضرورت کے موافق اتنا ہی بدن کھولنا درست ہے زیادہ کھولنا درست نہیں۔ یہی حکم دائی جنائی کا ہے کہ ضرورت کے وقت اسکے سامنے بدن کھولنا درست ہے لیکن جتنی ضرورت ہے اس سے زیادہ کھولنا درست نہیں بچہ پیدا ہونے کے وقت یا کوئی دوا لیتے وقت فقط اتنا ہی بدن کھولنا چاہیئے بالکل ننگی ہو جانا جائز نہیں اسکی صورت یہ ہے کہ کوئی چادر وغیرہ بندھوادی جائے اور ضرورت کے موافق دائی کے سامنے بدن کھول دیا جاوے رانیں وغیرہ نہ کھلنے پاویں اور دائی کے سوا کسی اور کو بدن دیکھنا درست نہیں بالکل ننگی کر دینا اور ساری عورتوں کا سامنے بیٹھ کر دیکھنا بالکل حرام ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ستر دیکھنے والی اور دکھلانے والی دونوں پر خدا کی لعنت ہو۔ اس قسم کے مسئلوں کا بہت خیال رکھنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۱:۔ زمانہ حمل وغیرہ میں اگر دائی سے پیٹ ملوانا ہو تو ناف سے نیچے بدن کا کھولنا درست نہیں۔ دوپٹہ وغیرہ ڈال لینا چاہیئے۔ بلا ضرورت دائی کو بھی دکھانا جائز نہیں یہ دستور ہے کہ پیٹ ملتے وقت دائی بھی دیکھتی ہے اور دوسری گھر والی ماں، بہن وغیرہ بھی دیکھتی ہیں یہ جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۲: جتنے بدن کا دیکھنا جائز نہیں وہاں ہاتھ لگانا بھی جائز نہیں اسلئے نہاتے وقت اگر بدن بھی نہ کھولے تب بھی نائن وغیرہ سے رانیں ملوانا درست نہیں اگرچہ کپڑے کے اندر ہاتھ ڈال کر ملے البتہ اگر نائن اپنے ہاتھ میں کیسہ (تھیلی) پہن کر کپڑے کے اندر ہاتھ ڈال کر ملے تو جائز ہے۔

مسئلہ ۱۳:۔ کافر عورتیں جیسے اہیرن، تنبولن، تیلن، کولن (کوئی قوم مشہور ہے)، دھوبن، بھنگن، چماری وغیرہ جو گھروں میں آجاتی ہیں ان کا حکم یہ ہے کہ جتنا پردہ نامحرم مرد سے ہے اتنا ہی ان عورتوں سے بھی واجب ہے سوائے منہ اور گٹے تک ہاتھ اور ٹخنے تک پیر کے اور کسی ایک بال کا کھولنا بھی درست نہیں اس مسئلہ کو خوب یاد رکھو سب عورتیں اسکے خلاف کرتی ہیں غرض سر اور سارا ہاتھ اور پنڈلی انکے سامنے مت کھولو اور اس سے یہ بھی سمجھ لو کہ اگر دائی جنائی ہندو یا میم ہو تو بچہ پیدا ہونے کا مقام تو اسکو دکھلانا درست ہے اور سر وغیرہ اور اعضا اسکے سامنے کھولنا درست نہیں۔

مسئلہ ۱۴:۔ اپنے شوہر سے کسی جگہ کا پردہ نہیں ہے تم کو اسکے سامنے اور اسکو تمہارے سامنے سارے بدن کا کھولنا درست ہے مگر بے ضرورت ایسا کرنا اچھا نہیں۔

مسئلہ ۱۵: جس طرح خود مردوں کے سامنے آنا اور بدن کھولنا درست نہیں اسی طرح جھانک تاک کے مردوں کو دیکھنا بھی درست نہیں۔ عورتیں یوں سمجھتی ہیں کہ مرد ہم کو نہ دیکھیں ہم ان کو دیکھ لیں تو کچھ حرج نہیں یہ بالکل غلط ہے۔ کواڑ کی راہ یا کوٹھے پر سے مردوں کو دیکھنا دولہا کے سامنے آجانا یا اور کسی طرح دولھا کو دیکھنا یہ سب ناجائز ہے۔

مسئلہ ۱۶ :- نامحرم کے ساتھ تنہائی کی جگہ بیٹھنا لیٹنا درست نہیں اگرچہ دونوں الگ الگ اور کچھ فاصلے پر ہوں تب بھی جائز نہیں

مسئلہ ۱۷ :- اپنے پیر کے سامنے آنا ایسا ہی ہے جیسے کسی غیر محرم کے سامنے آنا اسلئے یہ بھی جائز نہیں۔ اسی طرح لے پالک لڑکا بالکل غیر ہوتا ہے لڑکا بنانے سے سچ مچ لڑکا نہیں بن جاتا سب کو اس سے وہی برتاؤ کرنا چاہیئے جو بالکل غیروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اسی طرح جو نامحرم رشتہ دار ہیں جیسے دیور، جیٹھ، بہنوئی، نندوئی، چچازاد، پھوپی زاد، ماموں زاد بھائی وغیرہ یہ سب شرع میں غیر ہیں سب سے گہرا پردہ ہونا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۸ :- ہیجڑے، ہوجے، اندھے کے سامنے آنا بھی جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۹ :- بعضی بعضی منہیار سے چوڑیاں پہنتی ہیں یہ بڑی بیہودہ بات ہے اور حرام ہے بلکہ جو عورتیں باہر نکلتی ہیں انکو بھی اس سے چوڑیاں پہننا جائز نہیں۔

متفرقات

مسئلہ ۱ :- ہر ہفتہ نہا دھو کر ناف سے نیچے اور بغل وغیرہ کے بال دُور کر کے بدن کو صاف ستھرا کرنا مستحب ہے۔ ہر ہفتہ نہ ہو تو پندرہویں دن سہی زیادہ سے زیادہ چالیس دن اس سے زیادہ کی اجازت نہیں اگر چالیس دن گذر گئے اور بال صاف نہ کئے تو گناہ ہوا۔

مسئلہ ۲ :- اپنے ماں باپ شوہر وغیرہ کو نام لے کر پکارنا مکروہ اور منع ہے کیونکہ اسمیں بے ادبی ہے لیکن ضرورت کے وقت جس طرح ماں باپ کا نام لینا درست ہے اسی طرح شوہر کا نام لینا بھی درست ہے اسی طرح اٹھتے بیٹھتے بات چیت کرتے ہر بات میں ادب تعظیم کا لحاظ رکھنا چاہیئے

مسئلہ ۳ :- کسی جاندار چیز کو آگ میں جلانا درست نہیں جیسے بھڑوں کا پھونکنا کھٹمل وغیرہ پکڑ کر آگ میں ڈالدینا یہ سب ناجائز ہے البتہ اگر مجبوری ہو کہ بغیر پھونکے کام نہ چلے تو بھڑوں کا پھونک دینا یا چارپائی میں کھولتا ہوا پانی ڈال دینا درست ہے۔

مسئلہ ۴ :- کسی بات کی شرط بدھنا جائز نہیں جیسے کوئی کہے سیر بھر مٹھائی کھا جاؤ تو ہم ایک روپیہ دینگے اور اگر نہ کھا سکے تو ایک روپیہ ہم تم سے لیں گے غرض جب دونوں طرف سے شرط ہو تو جائز نہیں البتہ اگر ایک ہی طرف سے ہو تو درست ہے۔

مسئلہ ۵ :- جب کوئی دو آدمی چپکے چپکے باتیں کرتے ہوں تو ان کے پاس نہ جانا چاہیئے۔ چھپ کے ان کو سُننا بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے جو کوئی دوسروں کی بات کی طرف کان لگاوے اور انکو ناگوار ہو تو قیامت کے دن اسکے کان میں گرم گرم سیسہ ڈالا جاوے گا اس سے معلوم ہوا کہ بیاہ شادی میں دولہا دولہن کی باتیں سُننا دیکھنا بہت بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ ۶ :- شوہر کے ساتھ جو باتیں ہوئی ہوں جو کچھ معاملہ پیش آیا ہو کسی اور سے کہنا بڑا گناہ ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ ان بھیدوں

کے بتلانیوالے پر سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا غصہ اور غضب ہوتا ہے۔

مسئلہ:۔ اسی طرح کسی کے ساتھ ہنسی اور چہل کرنا کہ اسکو ناگوار ہو یا تکلیف ہو درست نہیں۔ آدمی وہیں تک کہ گدگدائے جہاں تک ہنسی آئے

مسئلہ ۸:۔ مصیبت کیے وقت موت کی تمنا کرنا اپنے کو کوسنا درست نہیں۔

مسئلہ ۹:۔ پچیسی، چوسر، تاش وغیرہ کھیلنا درست نہیں اور اگر بازی بدہ کر کھیلے تو یہ صریح جوا اور حرام ہے۔

مسئلہ ۱۰:۔ جب لڑکا لڑکی دس برس کے ہو جاویں تو لڑکوں کو ماں بہن بھائی وغیرہ کے پاس اور لڑکیوں کو بھائی اور باپ کے پاس لٹانا درست نہیں۔ البتہ لڑکا اگر باپ کے پاس اور لڑکی ماں کے پاس لیٹے تو جائز ہے۔

مسئلہ ۱۱:۔ جب کسی کو چھینک آوے تو الحمد للہ کہہ لینا بہتر ہے اور جب الحمد للہ کہہ لیا تو سننے والے پر اُسکے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کہنا واجب ہے نہ کہے گی تو گنہگار ہوگی اور یہ بھی خیال رکھو کہ اگر چھینکنے والی عورت یا لڑکی ہے تو کاف کا زیر کہو اور اگر مرد یا لڑکا ہے تو کاف کا زبر کہو۔ پھر چھینکنے والی اسکے جواب میں کہے یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ لیکن چھینکنے والی کے ذمہ یہ جواب واجب نہیں بلکہ بہتر ہے۔

مسئلہ ۱۲:۔ چھینک کے بعد الحمد للہ کہتے کئی آدمیوں نے سُنا تو سب کو یرحمک اللہ کہنا واجب نہیں اگر ان میں سے ایک کہدے تو سب کی طرف سے ادا ہو جاوے گا لیکن اگر کسی نے جواب نہ دیا تو سب گنہگار ہونگے۔

مسئلہ ۱۳:۔ اگر کوئی بار بار چھینکے اور الحمد للہ کہے تو فقط تین بار یرحمک اللہ کہنا واجب ہے، اسکے بعد واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۴:۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لیوے یا پڑھے یا سُنے تو درود شریف پڑھنا واجب ہو جاتا ہے۔ اگر نہ پڑھا تو گناہ ہوا لیکن اگر ایک ہی جگہ کئی دفعہ نام لیا تو ہر دفعہ درود پڑھنا واجب نہیں ایک ہی دفعہ پڑھ لینا کافی ہے البتہ اگر جگہ بدل جانے کے بعد پھر نام لیا یا سُنا تو پھر درود پڑھنا واجب ہو گیا۔

مسئلہ ۱۵:۔ بچوں کی بابری وغیرہ بنوانا جائز نہیں یا تو سارا سر منڈوا دو یا سارے سر پر بال رکھواؤ۔

مسئلہ ۱۶:۔ عطر وغیرہ کسی خوشبو میں اپنے کپڑے بسانا اسطرح کہ غیر مردوں تک اسکی خوشبو جاوے درست نہیں۔

مسئلہ ۱۷:۔ ناجائز لباس کا سی کر دینا بھی جائز نہیں مثلاً شوہر ایسا لباس سلواوے جو اسکو پہننا جائز نہیں تو عذر کر دے اسی طرح درزن سلائی پر ایسا کپڑا نہ سیئے۔

مسئلہ ۱۸:۔ جھوٹے قصّے اور بے سند حدیثیں جو جاہلوں نے اُردو کتابوں میں لکھ دیں اور معتبر کتابوں میں ان کا کہیں ثبوت نہیں جیسے نور نامہ وغیرہ اور حسن و عشق کی کتابیں دیکھنا اور پڑھنا جائز نہیں اسی طرح غزل اور قصیدوں کی کتابیں خاصکر آج کل کے ناول عورتوں کو ہرگز نہ دیکھنا چاہیئے۔ اُن کا خریدنا بھی جائز نہیں اگر اپنی لڑکیوں کے پاس دیکھو جلا دو۔

مسئلہ ۱۹:۔ عورتوں میں بھی السلام علیکم اور مصافحہ کرنا سنت ہے اسکو رواج دینا چاہیئے آپس میں کیا کرو۔

مسئلہ ۲۰:۔ جہاں تم مہمان جاؤ کسی فقیر وغیرہ کو روٹی کھانا مت دو بغیر گھر والے سے اجازت لئے دینا گناہ ہے۔

کوئی چیز پڑی پانے کا بیان

مسئلہ ۱:۔ کہیں راستہ گلی میں یا بیبیوں کی محفل میں یا اپنے یہاں کوئی مہمانداری ہوئی تھی یا وعظ کہلوایا تھا سب کے جانے کے بعد کچھ ملا یا اور کہیں کوئی چیز پڑی پائی تو اسکو خود لے لینا درست نہیں حرام ہے اگر اٹھاوے تو اس نیت سے اٹھاوے کہ اسکے مالک کو تلاش کر کے دے دوں گی۔

مسئلہ ۲:۔ اگر کوئی چیز پائی اور اسکو نہ اٹھایا تو کوئی گناہ نہیں لیکن اگر یہ ڈر ہو کہ اگر میں نہ اٹھاؤں گی تو کوئی اور لے لے گا اور جس کی چیز ہے اسکو نہ ملیگی تو اس کا اٹھا لینا اور مالک کو پہنچا دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۳:۔ جب کسی نے پڑی ہوئی چیز اٹھالی تو اب مالک کا تلاش کرنا اور تلاش کر کے دے دینا اسکے ذمے ہو گیا اب اگر پھر وہیں ڈال دیا یا اٹھا کر اپنے گھر لے آئی لیکن مالک کو تلاش نہیں کیا تو گنہگار ہوئی۔ خواہ ایسی جگہ پڑی ہو کہ اٹھانا اسکے ذمے واجب نہ تھا یعنی کسی محفوظ جگہ پڑی تھی کہ ضائع ہو جانے کا ڈر نہیں تھا یا ایسی جگہ ہو کہ اٹھا لینا واجب تھا۔ دونوں کا یہی حکم ہے کہ اٹھا لینے کے بعد مالک کو تلاش کر کے پہنچانا واجب ہو جاتا ہے۔ پھر وہیں ڈال دینا جائز نہیں۔

مسئلہ ۴:۔ محفلوں میں مردوں اور عورتوں کے مجمع اور جم گھٹے میں خوب پکارے تلاش کرے اگر مردوں میں خود نہ جا سکے نہ پکار سکے تو اپنے میاں وغیرہ کسی اور سے پکروا دے اور خوب مشہور کرا دے کہ ہم نے ایک چیز پائی ہے جس کی ہو ہم سے آ کر لے لیوے لیکن یہ ٹھیک پتہ نہ دے کہ کیا چیز پائی ہے تا کہ کوئی جھوٹ فریب کر کے نہ لے سکے البتہ کچھ گول مول ادھورا پتہ بتلا دینا چاہیئے مثلاً یہ کہ ایک زیور ہے یا ایک کپڑا ہے یا ایک تھوہ ہے جسمیں کچھ نقد ہے۔ اگر کوئی آوے اور اپنی چیز کا ٹھیک ٹھیک پتہ دیدے تو اسکے حوالہ کر دینا چاہیئے۔

مسئلہ ۵:۔ بہت تلاش کرنے اور مشہور کرنے کے بعد جب بالکل مایوسی ہو جاوے کہ اب اس کا کوئی وارث نہ ملے گا تو اس چیز کو خیرات کر دے اپنے پاس نہ رکھے البتہ اگر وہ خود غریب محتاج ہو تو خود ہی اپنے کام میں لاوے لیکن خیرات کرنے کے بعد اگر اسکا مالک آ گیا تو اسکے دام لے سکتا ہے اور اگر خیرات کرنے کو منظور کر لیا تو اسکو اس خیرات کا ثواب مل جاوے گا۔

مسئلہ ۶:۔ پالو کبوتر یا طوطا مینا یا اور کوئی چڑیا اسکے گھر گر پڑی اور اس نے اسکو پکڑ لیا تو مالک کو تلاش کر کے پہنچانا واجب ہو گیا خود لے لینا حرام ہے۔

مسئلہ ۷:- باغ میں آم یا امرود وغیرہ پڑے ہیں تو اُنکو بلا اجازت اُٹھانا اور کھانا حرام ہے البتہ اگر کوئی ایسی کم قدر چیز ہے کہ ایسی چیز کو کوئی تلاش نہیں کرتا اور نہ اسکے لینے کھانے سے کوئی بُرا مانتا ہے تو اسکو خرچ میں لانا درست ہے مثلاً راہ میں ایک بیر پڑا ملا یا ایک مٹھی چنے کے بوٹ ملے۔

مسئلہ ۸:- کسی مکان یا جنگل میں خزانہ یعنی کچھ گڑا ہوا مال نکل آیا تو اسکا بھی وہی حکم ہے جو پڑی ہوئی چیز کا حکم ہے خود لے لینا جائز نہیں تلاش و کوشش کرنے کے بعد اگر مالک کا پتہ نہ چلے تو اسکو خیرات کر دے اور غریب ہو تو خود بھی لے سکتی ہے[ع]۔

وقف کا بیان

مسئلہ ۱:- اپنی کوئی جائیداد جیسے مکان، باغ، گاؤں وغیرہ خدا کی راہ میں فقیروں، غریبوں، مسکینوں کے لئے وقف کر دیا کہ اس گاؤں کی سب آمدنی فقیروں محتاجوں پر خرچ کر دی جائے یا باغ کے سب پھل پھول غریبوں کو دے دیئے جائیں اس مکان میں مسکین لوگ رہا کریں کسی اور کے کام میں نہ آوے تو اسکا بڑا ثواب ہے۔ جتنے نیک کام ہیں مرنے سے بند ہو جاتے ہیں لیکن یہ ایسا نیک کام ہے کہ جب تک وہ جائیداد باقی رہیگی برابر قیامت[ع] تک اسکا ثواب ملتا رہیگا جب تک فقیروں کو راحت اور نفع ملتا رہیگا برابر نامہ اعمال میں ثواب لکھا جائیگا۔

مسئلہ ۲:- اگر اپنی کوئی چیز وقف کر دے تو کسی نیک بخت دیانتدار آدمی کے سپرد کر دے کہ وہ اسکی دیکھ بھال کرے کہ جس کام کے لئے وقف کیا ہے اسی میں خرچ ہوا کرے کہیں بیجا خرچ نہ ہونے پائے۔

مسئلہ ۳:- جس چیز کو وقف کر دیا اب وہ چیز اسکی نہیں رہی اللہ تعالےٰ کی ہو گئی اب اسکو بیچنا کسی کو دینا درست نہیں۔ اب اسمیں کوئی شخص اپنا دخل نہیں دے سکتا جس بات کے لئے وقف ہے وہی کام اس سے لیا جاوے گا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ ۴:- مسجد کی کوئی چیز جیسے اینٹ، گارا، چونا، لکڑی، پتھر وغیرہ کوئی چیز اپنے کام میں لانا درست نہیں چاہے کتنی ہی نکمی ہو گئی ہو لیکن گھر کے کام میں نہ لانا چاہیئے بلکہ اسکو بیچکر مسجد کے ہی خرچ میں لگا دینا چاہیئے۔

مسئلہ ۵:- وقف میں یہ شرط ٹھہرا لینا بھی درست ہے کہ جب تک میں زندہ ہوں اس وقف کی آمدنی خواہ سب کی سب یا آدھی تہائی اپنے خرچ میں لایا کروں گی پھر میرے بعد فلاں نیک جگہ خرچ ہوا کرے اگر یوں کہہ لیا تو اتنی آمدنی اسکو لے لینا جائز اور حلال ہے اور یہ بڑا آسان طریقہ ہے کہ اسمیں اپنے آپکو بھی کسی طرح کی تکلیف اور تنگی ہونے کا اندیشہ نہیں اور جائیداد بھی وقف ہو گئی۔ اسی طرح اگر یوں شرط کر دے کہ اول اسکی آمدنی میں سے میری اولاد کو اتنا دے دیا جایا کرے پھر جو بچے وہ اس نیک جگہ میں خرچ ہو جاوے یہ بھی درست ہے اور اولاد کو اسی قدر دیدیا جایا کرے گا۔

ع مگر خواہ خود لے یا دوسرے کو خیرات کرے مگر مالک اگر اس خیرات کرنے پر یا اسکے خود لینے پر راضی نہ ہوا تو اسکو اپنے پاس سے وہ چیز دینی پڑیگی۔ ۱۲ منہ رح

ع اور جتنے کام ایسے ہیں جن کا نفع جاری رہتا ہے ان سب کا یہی حکم ہے کہ برابر ثواب جاری رہتا ہے ۱۲۔ منہ رح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ ۱: نکاح بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ دین اور دُنیا دونوں کے کام اس سے درست ہو جاتے ہیں اور اس میں بہت فائدے اور بے انتہا مصلحتیں ہیں۔ آدمی گناہ سے بچتا ہے دل ٹھکانے ہو جاتا ہے۔ نیت خراب اور ڈانواں ڈول نہیں ہونے پاتی اور بڑی بات یہ ہے کہ فائدہ کا فائدہ اور ثواب کا ثواب۔ کیونکہ میاں بیوی کا پاس بیٹھ کر محبت پیار کی باتیں کرنا ہنسی دل لگی میں دل بہلانا نفل نمازوں سے بھی بہتر ہے۔

مسئلہ ۲: نکاح فقط دو لفظوں سے بندھ جاتا ہے جیسے کسی نے گواہوں کے روبرو کہا کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تمہارے ساتھ کیا۔ اُسنے کہا میں نے قبول کیا۔ بس نکاح بندھ گیا اور دونوں میاں بی بی ہو گئے۔ البتہ اگر اس کی کئی لڑکیاں ہوں تو فقط اتنا کہنے سے نکاح نہ ہو گا بلکہ نام لے کر یوں کہے کہ میں نے اپنی لڑکی قدسیہ کا (مثلاً) نکاح تمہارے ساتھ کیا وہ کہے کہ میں نے قبول کیا۔

مسئلہ ۳: کسی نے کہا اپنی فلانی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کر دو۔ اُس نے کہا میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا تو نکاح ہو گیا۔ چاہے پھر وہ یوں کہے کہ میں نے قبول کیا یا نہ کہے۔ نکاح ہو گیا۔

مسئلہ ۴: اگر خود عورت وہاں موجود ہو اور اشارہ کر کے یوں کہدے کہ میں نے اسکا نکاح تمہارے ساتھ کیا وہ کہے میں نے قبول کیا تب بھی نکاح ہو گیا نام لینے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر وہ خود موجود نہ ہو تو اسکا بھی نام لیوے اور اسکے باپ کا نام بھی اتنے زور سے لیوے کہ گواہ لوگ سن لیویں اور اگر باپ کو بھی لوگ نہ جانتے ہوں اور فقط باپ کے نام لینے سے معلوم نہ ہو کہ کس کا نکاح کیا جاتا ہے تو دادا کا نام بھی لینا ضروری ہے۔ غرض یہ ہے کہ ایسا پتہ مذکور ہونا چاہیئے کہ سننے والے سمجھ لیویں کہ فلانی کا نکاح ہو رہا ہے۔

مسئلہ ۵: نکاح ہونے کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ کم سے کم دو مردوں کے یا ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے کیا جائے اور وہ لوگ اپنے کانوں سے نکاح ہوتے اور وہ دونوں لفظ کہتے سنیں تب نکاح ہو گا۔ اگر تنہائی میں ایک نے کہا میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تمہارے ساتھ کیا۔ دوسرے نے کہا میں نے قبول کیا تو نکاح نہیں ہوا۔ اسی طرح اگر فقط ایک آدمی

کے سامنے نکاح کیا تب بھی نہیں ہوا۔

مسئلہ۶ اگر مرد کوئی نہیں صرف عورتیں ہی عورتیں ہیں تب بھی نکاح درست نہیں ہے چاہے دس بارہ کیوں نہ ہوں دو عورتوں کے ساتھ ایک مرد ضرور ہونا چاہیئے۔

مسئلہ۷ اگر دو مرد تو ہیں لیکن مسلمان نہیں ہیں تو بھی نکاح نہیں ہوا۔ اسی طرح اگر مسلمان تو ہیں لیکن وہ دونوں یا اُن میں سے ایک ابھی جوان نہیں تب بھی نکاح درست نہیں۔ اسی طرح اگر ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے نکاح ہوا لیکن وہ عورتیں ابھی جوان نہیں ہوئیں یا ان میں سے ایک ابھی جوان نہیں ہوئی ہے تو نکاح صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ۸ بہتر یہ ہے کہ بڑے مجمع میں نکاح کیا جائے جیسے نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد میں یا اور کہیں تاکہ نکاح کی خوب شہرت ہو جاوے اور چھپ چھپا کے نکاح نہ کرے۔ لیکن اگر کوئی ایسی ضرورت پڑ گئی کہ بہت آدمی نہ جان سکے تو خیر کم سے کم ۲ دو مرد یا ایک مرد ۲ دو عورتیں ضرور موجود ہوں جو اپنے کانوں سے نکاح ہوتے سنیں۔

مسئلہ۹ اگر مرد بھی جوان ہے اور عورت بھی جوان ہے تو وہ دونوں اپنا نکاح خود کر سکتے ہیں۔ دو گواہوں کے سامنے ایک کہدے کہ میں نے اپنا نکاح تیرے ساتھ کیا۔ دوسرا کہے میں قبول کیا بس نکاح ہو گیا۔

مسئلہ۱۰ اگر کسی نے اپنا نکاح خود نہیں کیا بلکہ کسی سے کہہ دیا کہ تم میرا نکاح کسی سے کر دو یا یوں کہا میرا نکاح فلانے سے کر دو اور اُس نے دو گواہوں کے سامنے کر دیا تب بھی نکاح ہو گیا۔ اب اگر وہ انکار بھی کرے تب بھی کچھ نہیں ہو سکتا۔

جن لوگوں سے نکاح کرنا حرام ہے ان کا بیان

مسئلہ۱ اپنی اولاد کے ساتھ اور پوتے پڑپوتے اور نواسے وغیرہ کے ساتھ نکاح درست نہیں اور باپ دادا۔ پردادا۔ نانا پرنانا وغیرہ سے بھی درست نہیں۔

مسئلہ۲ اپنے بھائی اور ماموں اور چچا اور بھتیجے اور بھانجے کے ساتھ نکاح درست نہیں اور شرع میں بھائی وہ ہے جو ایک ماں باپ سے ہو۔ یا اُن دونوں کا باپ ایک ہو اور ماں دو ہوں۔ یا اُن دونوں کی ماں ایک ہو اور باپ ۲ دو ہوں۔ یہ سب بھائی ہیں اور جس کا باپ بھی الگ ہو اور ماں بھی الگ ہو وہ بھائی نہیں اس سے نکاح درست ہے۔

مسئلہ۳ داماد کے ساتھ بھی نکاح درست نہیں ہے چاہے لڑکی کی رخصتی ہو چکی ہو اور دونوں میاں بی بی ایک ساتھ رہے ہوں یا ابھی رخصتی نہ ہوئی ہو ہر طرح نکاح حرام ہے۔

مسئلہ۴ کسی کا باپ مر گیا اور ماں نے دوسرا نکاح کیا لیکن ماں ابھی اُسکے پاس رہنے نہ پائی تھی کہ مر گئی یا اُس نے طلاق دیدی

تو اُس سوتیلے باپ سے نکاح کرنا درست ہے۔ ہاں اگر ماں اسکے پاس رہ چکی ہو تو اس سے نکاح درست نہیں۔

مسئلہ ۵ سوتیلی اولاد سے نکاح درست نہیں یعنی ایک مرد کے کئی بیبیاں ہیں تو سوت کی اولاد سے کسی طرح نکاح درست نہیں چاہے اپنے میاں کے پاس رہ چکی ہو یا نہ رہی ہو ہر طرح نکاح حرام ہے۔

مسئلہ ۶ خُسر اور خُسر کے باپ دادا کے ساتھ بھی نکاح درست نہیں۔

مسئلہ ۷ جب تک اپنی بہن نکاح میں رہے تب تک بہنوئی سے نکاح درست نہیں۔ البتہ اگر بہن مر گئی یا اُسنے چھوڑ دیا اور عدت پوری ہو چکی تو اب بہنوئی سے نکاح درست ہے اور طلاق کی عدت پوری ہونے سے پہلے نکاح درست نہیں۔

مسئلہ ۸ اگر دو بہنوں نے ایک ہی مرد سے نکاح کیا تو جس کا نکاح پہلے ہوا وہ صحیح ہے اور جسکا بعد میں کیا گیا وہ نہیں ہوا۔

مسئلہ ۹ ایک مرد کا نکاح ایک عورت سے ہوا تو اب جب تک وہ عورت اسکے نکاح میں رہے اسکی پھوپھی اور اسکی خالہ اور بھانجی اور بھتیجی کا نکاح اس مرد سے نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ ۱۰ جن دو عورتوں میں ایسا رشتہ ہو کہ اگر ان دونوں میں سے کوئی عورت مرد ہوتی تو آپس میں دونوں کا نکاح نہ ہو سکتا ایسی دو عورتیں ایک ساتھ ایک مرد کے نکاح میں نہیں رہ سکتیں۔ جب ایک مر جاوے یا طلاق ملجاوے اور عدت گذر جائے تب دوسری عورت اِس مرد سے نکاح کرے۔

مسئلہ ۱۱ ایک عورت ہے اور اُسکی سوتیلی لڑکی ہے یہ دونوں ایک ساتھ اگر کسی مرد سے نکاح کر لیویں تو درست ہے۔

مسئلہ ۱۲ لے پالک کا شرع میں کچھ اعتبار نہیں لڑکا بنانے سے سچ مچ وہ لڑکا نہیں ہو جاتا۔ اسلئے متبنّیٰ سے نکاح کر لینا درست ہے۔

مسئلہ ۱۳ سگا ماموں نہیں ہے بلکہ کسی رشتہ سے ماموں لگتا ہے تو اس سے نکاح درست ہے۔ اسی طرح اگر کسی دُور کے رشتہ سے چچا یا بھانجا یا بھتیجا ہوتا ہو اس سے بھی نکاح درست ہے ایسے ہی اگر اپنا بھائی نہیں ہے بلکہ چچازاد بھائی ہے یا ماموں زاد یا پھوپھی زاد۔ خالہ زاد بھائی ہے اس سے بھی نکاح درست ہے۔

مسئلہ ۱۴ اسی طرح دو بہنیں اگر سگی نہ ہوں ماموں زاد یا چچازاد یا پھوپھی زاد یا خالہ زاد بہنیں ہوں تو وہ دونوں ایک ساتھ ہی ایک مرد سے نکاح کر سکتی ہیں ایسی بہن کے رہتے بھی بہنوئی سے نکاح درست ہے۔ یہی حال پھوپھی اور خالہ وغیرہ کا ہے کہ اگر کوئی دُور کا رشتہ نکلتا ہو تو پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی کا ایک ساتھ ہی ایک مرد سے نکاح درست ہے۔

مسئلہ ۱۵ جتنے رشتے نسب کے اعتبار سے حرام ہیں وہ رشتے دودھ پینے کے اعتبار سے بھی حرام ہیں یعنی دودھ پلانے والی کے شوہر سے نکاح درست نہیں کیونکہ وہ اس کا باپ ہوا۔ اور دودھ شریکی بھائی سے نکاح درست نہیں جس کو اُسنے دودھ پلایا ہے اس سے اور اسکی اولاد سے نکاح درست نہیں کیونکہ وہ اسکی اولاد ہوئی۔ دودھ کے حساب سے ماموں بھانجا چچا بھتیجا

سب سے نکاح حرام ہے۔

مسئلہ ۱۶ دودھ شریکی دو بہنیں ہوں تو وہ دونوں بہنیں ایک ساتھ ایک مرد کے نکاح میں نہیں رہ سکتیں۔ غرضکہ جو حکم اوپر بیان ہو چکا دودھ کے رشتوں میں بھی وہی حکم ہے۔

مسئلہ ۱۷ کسی مرد نے کسی عورت سے زنا کیا تو اب اس عورت کی ماں اور اس عورت کی اولاد کو اس مرد سے نکاح کرنا درست نہیں

مسئلہ ۱۸ کسی عورت نے جوانی کی خواہش کے ساتھ بدنیتی سے کسی مرد کو ہاتھ لگایا تو اب اس عورت کی ماں اور اولاد کو اس مرد سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح اگر کسی مرد نے کسی عورت پر ہاتھ ڈالا وہ مرد اسکی ماں اور اولاد پر حرام ہو گیا۔

مسئلہ ۱۹ رات کو اپنی بی بی کے جگانے کے لئے اٹھا مگر غلطی سے لڑکی پر ہاتھ پڑ گیا یا ساس پر ہاتھ پڑ گیا اور بی بی سمجھ کر جوانی کی خواہش کیساتھ اسکو ہاتھ لگایا۔ تو اب وہ مرد اپنی بی بی پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گیا اب کوئی صورت جائز ہونے کی نہیں ہے اور لازم ہے کہ یہ مرد اب اس عورت کو طلاق دے دے۔

مسئلہ ۲۰ کسی لڑکے نے اپنی سوتیلی ماں پر بدنیتی سے ہاتھ ڈالدیا تو اب وہ عورت اپنے شوہر پر بالکل حرام ہو گئی اب کسی صورت سے حلال نہیں ہو سکتی۔ اور اگر اس سوتیلی ماں نے سوتیلے لڑکے کے ساتھ ایسا کیا تب بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۲۱ مسلمان عورت کا نکاح مسلمان کے سوا کسی اور مذہب والے مرد سے درست نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۲ کسی عورت کے میاں نے طلاق دے دی یا مر گیا تو جب تک طلاق کی عدت اور مرنے کی عدت پوری نہ ہو چکے تب تک دوسرے مرد سے نکاح کرنا درست نہیں۔

مسئلہ ۲۳ جس عورت کا نکاح کسی مرد سے ہو چکا ہو تو اب بے طلاق لئے اور عدت پوری کئے دوسرے سے نکاح کرنا درست نہیں

مسئلہ ۲۴ جس عورت کے شوہر نہ ہو اور اسکو بدکاری سے حمل ہو اسکا نکاح بھی درست ہے لیکن بچہ پیدا ہونے سے پہلے صحبت کرنا درست نہیں۔ البتہ جس نے زنا کیا تھا اگر اسی سے نکاح ہوا ہو تو صحبت بھی درست ہے۔

مسئلہ ۲۵ جس مرد کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اب اس سے پانچویں عورت کا نکاح درست نہیں اور ان چار میں سے اگر اس نے ایک کو طلاق دیدی تو جب تک طلاق کی عدت پوری نہ ہو چکے کوئی اور عورت اس سے نکاح نہیں کر سکتی۔

مسئلہ ۲۶ سنی لڑکی کا نکاح شیعہ مرد کے ساتھ بہت سے عالموں کے فتوے میں درست نہیں ہے۔

ولی کا بیان

لڑکی اور لڑکے کے نکاح کرنے کا جسکو اختیار ہوتا ہے اسکو ولی کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱ لڑکی اور لڑکے کا ولی سب سے پہلے اُسکا باپ ہے۔ اگر باپ نہ ہو تو دادا۔ وہ نہ ہو تو پردادا۔ اگر یہ لوگ کوئی نہ ہوں تو سگا بھائی۔ سگا بھائی نہ ہو تو سوتیلا بھائی یعنی باپ شریک بھائی، پھر بھتیجا، پھر بھتیجے کا لڑکا، پھر بھتیجے کا پوتا، یہ لوگ نہ ہوں تو سگا چچا پھر سوتیلا چچا یعنی باپ کا سوتیلا بھائی، پھر سگے چچا کا لڑکا پھر اسکا پوتا، پھر سوتیلے چچا کا لڑکا پھر اُسکا پوتا۔ یہ کوئی نہ ہوں تو باپ کا چچا ولی ہے۔ پھر اُسکی اولاد۔ اگر باپ کا چچا اور اسکے لڑکے پوتے پردوتے کوئی نہ ہوں تو دادا کا چچا پھر اسکے لڑکے پوتے پھر پردوتے وغیرہ۔ یہ کوئی نہ ہوں تب ماں ولی ہے پھر دادی پھر نانی پھر نانا، پھر حقیقی بہن پھر سوتیلی بہن جو باپ شریک ہو۔ پھر جو بھائی بہن ماں شریک ہوں۔ پھر پھوپھی۔ پھر ماموں پھر خالہ وغیرہ۔

مسئلہ ۲ نابالغ شخص کسی کا ولی نہیں ہو سکتا۔ اور کافر کسی مسلمان کا ولی نہیں ہو سکتا۔ اور مجنون پاگل بھی کسی کا ولی نہیں ہے۔

مسئلہ ۳ بالغ یعنی جوان عورت خود مختار ہے چاہے نکاح کرے چاہے نہ کرے۔ اور جسکے ساتھ جی چاہے کرے کوئی شخص اُس پر زبردستی نہیں کر سکتا۔ اگر وہ خود اپنا نکاح کسی سے کر لے تو نکاح ہو جاوے گا۔ چاہے ولی کو خبر ہو چاہے نہ ہو۔ اور ولی چاہے خوش ہو یا ناخوش ہر طرح نکاح درست ہے۔ ہاں البتہ اگر اپنے میل میں نکاح نہیں کیا اپنے سے کم ذات والے سے نکاح کر لیا اور ولی ناخوش ہے فتویٰ اس پر ہے کہ نکاح درست نہ ہوگا۔ اور اگر نکاح تو اپنے میل ہی میں کیا لیکن جتنا مہر اسکے دادھیالی خاندان میں باندھا جاتا ہے جس کو شرع میں مہر مثل کہتے ہیں اس سے بہت کم پر نکاح کر لیا تو ان صورتوں میں نکاح تو ہو گیا لیکن اُسکا ولی اس نکاح کو تڑوا سکتا ہے۔ مسلمان حاکم کے پاس فریاد کرے وہ نکاح توڑ دے لیکن اس فریاد کا حق اس ولی کو ہے جس کا ذکر یہاں سے پہلے آیا ہے یعنی باپ سے لیکر دادا کے چچا کے بیٹوں پوتوں تک۔

مسئلہ ۴ کسی ولی نے جوان لڑکی کا نکاح بے اس سے پوچھے اور اجازت لئے کر دیا تو وہ نکاح اسکی اجازت پر موقوف ہے اگر وہ لڑکی اجازت دے تو نکاح ہو گیا اور اگر وہ راضی نہ ہو اور اجازت نہ دے تو نہیں ہوا۔ اور اجازت کا طریقہ آگے آتا ہے۔

مسئلہ ۵ جوان کنواری لڑکی سے ولی نے آکر کہا کہ میں تمہارا نکاح فلانے کے ساتھ کئے دیتا ہوں یا کر دیا ہے اس پر وہ چپ ہو رہی یا مسکرا دی یا رونے لگی تو بس یہی اجازت ہے۔ اب وہ ولی نکاح کر دے تو صحیح ہو جاوے گا۔ یا کر چکا تھا تو صحیح ہو گیا یہ بات نہیں ہے کہ جب زبان سے کہے تب ہی اجازت سمجھی جائے۔ جو لوگ زبردستی کر کے زبان سے قبول کراتے ہیں بُرا کرتے ہیں

مسئلہ ۶ ولی نے اجازت لیتے وقت شوہر کا نام نہیں لیا نہ اسکو پہلے سے معلوم ہے تو ایسے وقت چپ رہنے سے رضامندی ثابت نہ ہوگی اور اجازت نہ سمجھیں گے بلکہ نام و نشان بتلانا ضروری ہے جس سے لڑکی اتنا سمجھ جائے کہ یہ فلانا شخص ہے۔ اسی طرح اگر مہر نہیں بتلایا اور مہر مثل سے بہت کم پر نکاح پڑھ دیا تو بدون اجازت عورت کے نکاح نہ ہوگا۔ اسکے لئے قاعدہ کے موافق پھر اجازت لینی چاہیئے۔

مسئلہ اگر وہ لڑکی کنواری نہیں ہے بلکہ ایک نکاح پہلے ہو چکا ہے یہ دوسرا نکاح ہے اس سے اسکے ولی نے اجازت لی اور پوچھا تو فقط چُپ رہنے سے اجازت نہ ہوگی بلکہ زبان سے کہنا چاہیئے اگر اُسنے زبان سے نہیں کہا فقط چُپ رہنے کی وجہ سے ولی نے نکاح کردیا تو نکاح موقوف رہا بعد میں اگر وہ زبان سے منظور کر لے تو نکاح ہو گیا۔ اور اگر منظور نہ کرے تو نہیں ہوا۔

مسئلہ ۸ باپ کے ہوتے ہوئے چچا یا بھائی وغیرہ کسی اور ولی نے کنواری لڑکی سے اجازت مانگی تو اب فقط چپ رہنے سے اجازت نہ ہوگی بلکہ زبان سے اجازت دیوے تب اجازت ہوگی۔ ہاں اگر باپ ہی نے اُن کو اجازت لینے کے واسطے بھیجا ہو تو فقط چُپ رہنے سے اجازت ہو جاوے گی۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو ولی سب سے مقدم ہو اور شرع سے اسی کو پُوچھنے کا حق ہو۔ جب وہ خود یا اُس کا بھیجا ہوا آدمی اجازت لیوے تب چُپ رہنے سے اجازت ہوگی اور اگر حق تھا دادا کا اور پُوچھا بھائی نے۔ یا حق تو تھا بھائی کا اور پُوچھا چچا نے تو ایسے وقت چُپ رہنے سے اجازت نہ ہوگی

مسئلہ ۹ ولی نے بے پُوچھے اور بے اجازت لئے نکاح کر دیا۔ پھر نکاح کے بعد خود ولی نے یا اُسکے بھیجے ہوئے کسی آدمی نے آکر خبر کر دی کہ تمہارا نکاح فلانے کے ساتھ کر دیا گیا۔ تو اس صورت میں بھی چُپ رہنے سے اجازت ہو جاوے گی، اور نکاح صحیح ہو جاوے گا۔ اور اگر کسی اور نے خبر دی تو اگر وہ خبر دینے والا نیک معتبر آدمی ہے یا دو شخص ہیں تب بھی چُپ رہنے سے نکاح صحیح ہو جاوے گا۔ اور اگر خبر دینے والا ایک شخص اور غیر معتبر ہے تو چُپ رہنے سے نکاح صحیح نہ ہوگا بلکہ موقوف رہیگا۔ جب زبان سے اجازت دے دے یا کوئی اور ایسی بات پائی جاوے جس سے اجازت سمجھ لی جائے تب نکاح صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۱۰ نکاح کی اطلاع ہونے پر جس صورت میں زبان سے کہنا ضروری ہو۔ اور زبان سے عورت نے نہیں کہا لیکن جب میاں اسکے پاس آیا تو صحبت سے انکار نہیں کیا تب بھی نکاح درست ہو گیا۔

مسئلہ ۱۱ یہی حکم لڑکے کا ہے کہ اگر جوان ہو تو اُس پر زبردستی نہیں کر سکتے اور ولی بے اسکی اجازت کے نکاح نہیں کر سکتا اگر بے پوچھے نکاح کر دے گا تو اجازت پر موقوف رہے گا۔ اگر اجازت دیدی تو ہو گیا نہیں تو نہیں ہوا۔ البتہ اتنا فرق ہے کہ لڑکے کے فقط چپ رہنے سے اجازت نہیں ہوتی۔ زبان سے کہنا اور بولنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۲ اگر لڑکی یا لڑکا نابالغ ہو تو وہ خود مختار نہیں ہے۔ بغیر ولی کے اسکا نکاح نہیں ہوتا۔ اگر اُس نے بے ولی کے اپنا نکاح کر لیا یا کسی اور نے کر دیا تو ولی کی اجازت پر موقوف ہے اگر ولی اجازت دے گا تو نکاح ہوگا نہیں تو نہ ہوگا۔ اور ولی کو اسکے نکاح کرنے نہ کرنے کا پُورا اختیار ہے۔ جس سے چاہے کر دے۔ نابالغ لڑکیاں اور لڑکے اس نکاح کو اس وقت رد نہیں کر سکتے چاہے وہ نابالغ لڑکی کنواری ہو یا پہلے کوئی اور نکاح ہو چکا ہو اور رخصتی بھی ہو چکی ہو۔ دونوں کا ایک حکم ہے

مسئلہ ۱۳ نابالغ لڑکی یا لڑکے کا نکاح اگر باپ نے یا دادا نے کیا ہے تو جوان ہونے کے بعد بھی اس نکاح کو رد نہیں کر سکتے چاہے

اپنے میل میں کیا ہو یا بے میل کم ذات والے سے کردیا ہو۔ اور چاہے مہر مثل پر نکاح کیا ہو یا اس سے بہت کم پر نکاح کردیا ہو ہر طرح نکاح صحیح ہے اور جوان ہونے کے بعد بھی وہ کچھ نہیں کرسکتے۔

مسئلہ ۱۴ اور اگر باپ دادا کے سوا کسی اور ولی نے نکاح کیا ہے اور جس کے ساتھ نکاح کیا ہے وہ لڑکا ذات میں برابر درجہ کا بھی ہے اور مہر بھی مہر مثل مقرر کیا ہے۔ اس صورت میں اسوقت تو نکاح صحیح ہوجاویگا لیکن جوان ہونے کے بعد ان کو اختیار ہے چاہے اس نکاح کو باقی رکھیں چاہے مسلمان حاکم کے پاس نالش کرکے توڑ ڈالیں اور اگر اس ولی نے لڑکی کا نکاح کم ذات والے مرد سے کردیا۔ یا مہر مثل سے بہت کم پر نکاح کردیا ہے یا لڑکے کا نکاح جس عورت سے کیا ہے اسکا مہر اس عورت کے مہر مثل سے بہت زیادہ مقرر کردیا تو وہ نکاح نہیں ہوا۔

مسئلہ ۱۵ باپ اور دادا کے سوا کسی اور نے نکاح کردیا تھا اور لڑکی کو اپنے نکاح ہوجانے کی خبر تھی پھر جوان ہوگئی اور اب تک اسکے میاں نے اس سے صحبت نہیں کی تو جس عہ وقت جوان ہوئی ہے فوراً اُسی وقت اپنی ناراضی ظاہر کردے کہ میں راضی نہیں ہوں۔ یا یُوں کہے کہ میں اس نکاح کو باقی رکھنا نہیں چاہتی۔ چاہے اُسجگہ کوئی اور ہو چاہے نہ ہو بلکہ بالکل تنہا بیٹھی ہو ہر حال میں کہنا چاہیئے لیکن فقط اس سے نکاح نہ ٹوٹے گا شرعی حاکم کے پاس جائے وہ نکاح توڑدے تب نکاح ٹوٹے گا۔ جوان ہونے کے بعد اگر ایک دم ایک لحظہ بھی چُپ رہے گی تو اب نکاح تڑوانے کا اختیار نہ رہے گا۔ اور اگر اسکو اپنے نکاح کی خبر نہ تھی جوان ہونے کے بعد خبر پہنچی تو جسوقت خبر ملی ہے فوراً اُسی وقت نکاح سے انکار کردے ایک لحظہ بھی چُپ رہے گی تو نکاح تڑوانے کا اختیار جاتا رہے گا۔

مسئلہ ۱۶ اور اگر اس کا میاں صحبت کرچکا تب جوان ہوئی تو فوراً جوان ہوتے ہی خبر پاتے ہی انکار کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ جب تک اسکی رضامندی کا حال معلوم نہ ہوگا تب تک قبول کرنے نہ کرنے کا اختیار باقی ہے چاہے جتنا زمانہ گذر جاوے ہاں جب اُسنے صاف زبان سے کہدیا کہ میں منظور کرتی ہوں یا کوئی اور ایسی بات پائی گئی جس سے رضامندی ثابت ہوتی جیسے اپنے میاں کیساتھ تنہائی میں میاں بی بی کی طرح رہی تو اب اختیار جاتا رہا اور نکاح لازم ہوگیا۔

مسئلہ ۱۷ قاعدے سے جس وُلی کو نابالغہ کے نکاح کرنے کا حق ہے وہ پردیس میں ہے اور اتنی دُور ہے کہ اگر اسکا انتظار کریں اور اس سے مشورہ لیں تو یہ موقع ہاتھ سے جاتا رہے گا اور پیغام دینے والا اتنا انتظار نہ کرے گا اور پھر ایسی جگہ مشکل سے ملیگی تو ایسی صورت میں اسکے بعد والا ولی بھی نکاح کرسکتا ہے۔ اگر اسنے بے اُسکے پوچھے نکاح کردیا تو نکاح ہوگیا۔ اور اگر اتنی دور نہ ہو تو بغیر اسکی رائے لئے دُوسرے ولی کو نکاح نہ کرنا چاہیئے۔ اگر کرے گا تو اُسی ولی کی اجازت پر موقوف رہیگا

عہ یہ حکم لڑکیوں کا ہے اور لڑکا اگر جوان ہوا تو فوراً انکار کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ جب تک رضامندی معلوم نہ ہو تب تک قبول کرنے نہ کرنے کا اختیار باقی رہتا ہے ۱۲

جب وہ اجازت دے گا تب صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۱۸ اسی طرح اگر حقدار ولی کے ہوتے دوسرے ولی نے نابالغ کا نکاح کر دیا جیسے حق تو تھا باپ کا اور نکاح کر دیا دادا نے اور باپ سے بالکل رائے نہیں لی تو وہ نکاح باپ کی اجازت پر موقوف رہے گا یا حق تو تھا بھائی کا اور نکاح کر دیا چچا نے تو بھائی کی اجازت پر موقوف ہے۔

مسئلہ ۱۹ کوئی عورت پاگل ہوگئی اور عقل جاتی رہی اور اس کا جوان لڑکا بھی موجود ہے اور باپ بھی ہے۔ اس کا نکاح کرنا اگر منظور ہو تو اُسکا ولی لڑکا ہے کیونکہ ولی ہونے میں لڑکا باپ سے بھی مقدم ہے۔

کون لوگ اپنے میل کے اور اپنے برابر کے ہیں اور کون برابر کے نہیں

مسئلہ ۱ شرع میں اسکا بڑا خیال کیا گیا ہے کہ بے میل اور بے جوڑ نکاح نہ کیا جاوے یعنی لڑکی کا نکاح کسی ایسے مرد سے مت کرو جو اسکے برابر درجہ کا اور اسکی ٹکر کا نہیں۔

مسئلہ ۲ برابری کئی قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تو نسب میں برابر ہونا۔ دوسرے مسلمان ہونے میں تیسرے دینداری میں چوتھے مال میں۔ پانچویں پیشہ میں۔

نسب میں برابری کا بیان

مسئلہ ۳ نسب میں برابری تو یہ ہے کہ شیخ اور سید اور انصاری علوی یہ سب ایک دوسرے کے برابر ہیں یعنی اگرچہ سیدوں کا رتبہ اوروں سے بڑھ کر ہے لیکن اگر سید کی لڑکی شیخ کے یہاں بیاہ گئی تو یہ نہ کہیں گے کہ اپنے میل میں نکاح نہیں ہوا بلکہ یہ بھی میل ہی ہے۔

مسئلہ ۴ نسب میں اعتبار باپ کا ہے ماں کا کچھ اعتبار نہیں۔ اگر باپ سید ہے تو لڑکا بھی سید ہے۔ اور اگر باپ شیخ ہے تو لڑکا بھی شیخ ہے ماں چاہے جیسی ہو۔ اگر کسی سید نے کوئی باہر کی عورت گھر میں ڈال لی اور اس سے نکاح کر لیا تو لڑکے سید ہوتے اور درجہ میں سب سیدوں کے برابر ہیں ہاں یہ اور بات ہے کہ جسکے ماں باپ دونوں عالی خاندان ہوں اسکی زیادہ عزت ہے لیکن شرع میں سب ایک ہی میل کے کہلاوینگے۔

مسئلہ ۵ مغل پٹھان سب ایک قوم ہیں۔ اور شیخوں سیدوں کی ٹکر کے نہیں۔ اگر شیخ یا سید کی لڑکی اُن کے یہاں بیاہ آئی تو کہینگے کہ بے میل اور گھٹ کر نکاح ہوا۔

مسلمان ہونے میں برابری کا بیان

مسئلہ ۶ مسلمان ہونے میں برابری کا اعتبار فقط مغل پٹھان وغیرہ اور قوموں میں ہے۔ شیخوں سیدوں علویوں اور انصاریوں میں اسکا کچھ اعتبار نہیں ہے تو جو شخص خود مسلمان ہوگیا اور اسکا باپ کافر تھا وہ شخص اس عورت

کے برابر کا نہیں جو خود بھی مسلمان ہے اور اس کا باپ بھی مسلمان تھا۔ اور جو شخص خود مسلمان ہے اور اس کا باپ بھی مسلمان ہے لیکن اسکا دادا مسلمان نہیں وہ اس عورت کے برابر کا نہیں جسکا دادا بھی مسلمان ہے۔

مسئلہ جس کے باپ دادا دونوں مسلمان ہوں لیکن پردادا مسلمان نہ ہو۔ تو وہ شخص اس عورت کے برابر سمجھا جاوے گا جس کی کئی پشتیں مسلمان ہوں۔ خلاصہ یہ کہ دادا تک مسلمان ہونے میں برابری کا اعتبار ہے اسکے بعد پردادا اور نگردادا میں برابری ضروری نہیں ہے۔

دینداری میں برابری کا بیان مسئلہ دینداری میں برابری کا یہ مطلب ہے کہ ایسا شخص جو دین کا پابند نہیں لچا، شہدا، شرابی بدکار آدمی نیک بخت پارسا دیندار عورت کے برابر کا نہ سمجھا جاوے گا۔

مال میں برابری کا بیان مسئلہ ۹ مال میں برابری کے یہ معنی ہیں کہ بالکل مفلس محتاج مالدار عورت کے برابر کا نہیں ہے۔ اور اگر وہ بالکل مفلس نہیں بلکہ جتنا مہر پہلی رات کو دینے کا دستور ہے اتنا مہر دے سکتا ہے اور نفقہ بھی۔ تو اپنے میل اور برابر کا ہے اگرچہ سارا مہر نہ دے سکے۔ اور یہ ضروری نہیں کہ جتنے مالدار لڑکی والے ہیں لڑکا بھی اتنا ہی مالدار ہو یا اسکے قریب مالدار ہو۔

پیشہ میں برابری کا بیان مسئلہ ۱۰ پیشہ میں برابری یہ ہے کہ جولاہے درزیوں کے میل اور جوڑ کے نہیں اسی طرح نائی دھوبی وغیرہ بھی درزی کے برابر کے نہیں۔

مسئلہ ۱۱ دیوانہ پاگل آدمی ہوشیار سمجھدار عورت کے میل کا نہیں۔

مہر کا بیان

مسئلہ ۱ نکاح میں چاہے مہر کا کچھ ذکر کرے چاہے نہ کرے ہر حال میں نکاح ہو جاوے گا لیکن مہر دینا پڑے گا بلکہ اگر کوئی یہ شرط کر لے کہ ہم مہر نہ دیوینگے بے مہر کا نکاح کرتے ہیں تب بھی مہر دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۲ کم سے کم مہر کی مقدار تخمیناً پونے تین روپے بھر چاندی ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں چاہے جتنا مقرر کرے لیکن مہر کا بہت بڑھانا اچھا نہیں۔ سو اگر کسی نے فقط ایک روپیہ بھر چاندی یا ایک روپیہ یا ایک اٹھنی مہر مقرر کر کے نکاح کیا تب بھی پونے تین روپے بھر چاندی دینی پڑے گی شریعت میں اس سے کم مہر نہیں ہو سکتا۔ اور اگر رخصتی سے پہلے ہی طلاق دیدے تو اس کا آدھا دیوے۔

مسئلہ ۳ کسی نے دس روپے یا بیس یا سو یا ہزار اپنی حیثیت کے موافق کچھ مہر مقرر کیا اور بی بی کو رخصت کرا لایا اور اس سے صحبت کی یا صحبت تو نہیں کی لیکن تنہائی میں میاں بی بی کسی ایسی جگہ رہے جہاں صحبت کرنے سے روکنے والی اور منع کرنے والی کوئی بات نہ تھی تو پورا مہر جتنا مقرر کیا ہے ادا کرنا واجب ہے اور اگر یہ کوئی بات نہیں ہوئی تھی کہ لڑکا یا لڑکی مر گئی تب بھی

پورا مہر دینا واجب ہے، اور اگر یہ کوئی بات نہیں ہوئی اور مرد نے طلاق دیدی تو آدھا مہر دینا واجب ہے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ میاں بی بی میں اگر ویسی تنہائی ہو گئی جس کا اوپر ذکر ہوا یا دونوں میں سے کوئی مر گیا تو پورا مہر واجب ہو گیا اور اگر ویسی تنہائی اور یکجائی ہونے سے پہلے ہی طلاق ہو گئی تو آدھا مہر واجب ہوا۔

مسئلہ ۴ اگر دونوں میں سے کوئی بیمار تھا یا رمضان کا روزہ رکھے ہوئے تھا یا حج کا احرام باندھے ہوئے تھا یا عورت کو حیض تھا یا وہاں کوئی جھانکتا تاکتا تھا ایسی حالت میں دونوں کی تنہائی اور یکجائی ہوئی تو ایسی تنہائی کا اعتبار نہیں ہے اس سے پورا مہر واجب نہیں ہوا۔ اگر طلاق مل جاوے تو آدھا مہر پانے کی مستحق ہے۔ البتہ اگر رمضان کا روزہ نہ تھا بلکہ قضا یا نفل یا نذر کا روزہ دونوں میں سے کوئی رکھے ہوئے تھا ایسی حالت میں تنہائی میں رہی تو پورا مہر پانے کی مستحق ہے۔ شوہر پر پورا مہر واجب ہو گیا

مسئلہ ۵ شوہر نامرد ہے لیکن دونوں میاں بی بی میں ویسی تنہائی ہو چکی ہے تب بھی پورا مہر پاوے گی۔ اسی طرح اگر ہیجڑے نے نکاح کر لیا پھر تنہائی اور یکجائی کے بعد طلاق دے دی تب بھی پورا مہر پاوے گی۔

مسئلہ ۶ میاں بی بی تنہائی میں رہے لیکن لڑکی اتنی چھوٹی ہے کہ صحبت کے قابل نہیں یا لڑکا بہت چھوٹا ہے کہ صحبت نہیں کر سکتا تو اس تنہائی سے بھی پورا مہر واجب نہیں ہوا۔

مسئلہ ۷ اگر نکاح کے وقت مہر کا بالکل ذکر ہی نہیں کیا گیا کہ کتنا ہے یا اس شرط پر نکاح کیا کہ بغیر مہر کے نکاح کرتا ہوں کچھ مہر نہ دوں گا۔ پھر دونوں میں سے کوئی مر گیا یا ویسی تنہائی و یکجائی ہو گئی جو شرع میں معتبر ہے تب بھی مہر دلایا جاوے گا اور اس صورت میں مہر مثل دینا ہو گا۔ اور اگر اس صورت میں ویسی تنہائی سے پہلے مرد نے طلاق دے دی تو مہر پانے کی مستحق نہیں ہے بلکہ فقط ایک جوڑا کپڑا پاوے گی اور یہ جوڑا دینا مرد پر واجب ہے نہ دے گا تو گنہگار ہو گا۔

مسئلہ ۸ جوڑے میں فقط چار کپڑے مرد پر واجب ہیں ایک کرتہ ایک سربند یعنی اوڑھنی ایک پائجامہ یا ساڑھی جس چیز کا دستور ہو۔ ایک بڑی چادر جس میں سر سے پیر تک لپٹ سکے اسکے سوا اور کوئی کپڑا واجب نہیں۔

مسئلہ ۹ مرد کی جیسی حیثیت ہو ویسے کپڑے دینا چاہیئے۔ اگر معمولی غریب آدمی ہو تو سوتی کپڑے اور اگر بہت غریب آدمی نہیں لیکن بہت امیر بھی نہیں تو ٹسر کے۔ اور جو بہت امیر کبیر ہو تو عمدہ ریشمی کپڑے دینا چاہیئے لیکن ہر حال میں یہ خیال رہے کہ اس جوڑے کی قیمت مہر مثل کے آدھے سے نہ بڑھے اور ایک روپیہ چھ آنے یعنی ایک روپیہ اور ایک چونی اور ایک دونی بھر چاندی کے جتنے دام ہوں اس سے کم قیمت بھی نہ ہو یعنی بہت قیمتی کپڑے جن کی قیمت مہر مثل کے آدھے سے بڑھ جاوے مرد پر واجب نہیں یوں اپنی خوشی سے اگر وہ بہت قیمتی اس سے زیادہ بڑھیا کپڑے دیدے تو اور بات ہے۔

مسئلہ ۱۰ نکاح کے وقت تو کچھ مہر مقرر نہیں کیا گیا لیکن نکاح کے بعد میاں بی بی دونوں نے اپنی خوشی سے کچھ مقرر کر لیا تو اب

مہر مثل نہ دلایا جائے گا بلکہ دونوں نے اپنی خوشی سے جتنا مقرر کر لیا ہے وہی دلایا جاوے گا۔ البتہ اگر ویسی تنہائی و یکجائی ہونے سے پہلے ہی طلاق مل گئی تو اس صورت میں مہر پانے کی مستحق نہیں ہے بلکہ صرف وہی جوڑا کپڑا ملے گا جس کا بیان اوپر ہو چکا ہے

مسئلہ ۱۱ سو روپے یا ہزار روپے اپنی حیثیت کے موافق مہر مقرر کیا۔ پھر شوہر نے اپنی خوشی سے کچھ مہر اور بڑھا دیا اور کہا کہ ہم سو روپے کی جگہ ڈیڑھ سو روپے دیدیں گے تو جتنے روپے زیادہ دینے کو کہے ہیں وہ بھی واجب ہو گئے نہ دے گا تو گنہگار ہو گا۔ اور اگر ویسی تنہائی و یکجائی سے پہلے طلاق مل گئی تو جس قدر اصل مہر تھا اسی کا آدھا دیا جاوے گا جتنا بعد میں بڑھایا تھا اسکو شمار نہ کرینگے۔ اسی طرح عورت نے اپنی خوشی و رضامندی سے اگر کچھ مہر معاف کر دیا تو جتنا معاف کیا ہے اتنا معاف ہو گیا۔ اور اگر پورا معاف کر دیا تو پورا مہر معاف ہو گیا۔ اب اسکے پانے کی مستحق نہیں ہے

مسئلہ ۱۲ اگر شوہر نے کچھ دباؤ ڈالکر دھمکا کر دق کر کے معاف کرا لیا تو اس معاف کرانے سے معاف نہیں ہوا۔ اب بھی اسکے ذمے ادا کرنا واجب ہے

مسئلہ ۱۳ مہر میں روپیہ پیسہ سونا چاندی کچھ مقرر نہیں کیا بلکہ کوئی گاؤں یا کوئی باغ یا کچھ زمین مقرر ہوئی تو یہ بھی درست ہے۔ جو باغ وغیرہ مقرر کیا ہے وہی دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۱۴ مہر میں کوئی گھوڑا یا ہاتھی یا اور کوئی جانور مقرر کیا لیکن یہ مقرر نہیں کیا کہ فلانا گھوڑا دوں گا یہ بھی درست ہے۔ ایک منجھولا گھوڑا جو نہ بہت بڑھیا ہو نہ بہت گھٹیا دینا چاہیئے یا اُسکی قیمت دے دے۔ البتہ اگر فقط اتنا ہی کہا کہ ایک جانور دے دونگا اور یہ نہیں تبلایا کہ کون سا جانور دیوے گا تو یہ مہر مقرر کرنا صحیح نہیں ہوا۔ مہر مثل دینا پڑے گا

مسئلہ ۱۵ کسی نے بے قاعدہ نکاح کر لیا تھا اسلئے میاں بی بی میں جدائی کرا دی گئی جیسے کسی نے چھپا کے اپنا نکاح کر لیا دو گواہوں کے سامنے نہیں کیا یا دو گواہ تو تھے لیکن بہرے تھے اُنہوں نے وہ لفظ نہیں سُنے جن سے نکاح بندھتا ہے یا کسی کے میاں نے طلاق دیدی تھی یا مر گیا تھا اور ابھی عدت پوری نہیں ہونے پائی کہ اُسنے دوسرا نکاح کر لیا یا کوئی اور ایسی ہی بے قاعدہ بات ہوئی اسلئے دونوں میں جُدائی کرا دی گئی لیکن ابھی مرد نے صحبت نہیں کی ہے تو کچھ مہر نہیں ملے گا بلکہ اگر ویسی تنہائی میں ایک جگہ رہے سہے بھی ہوں تب بھی مہر نہ ملے گا البتہ اگر صحبت کر چکا ہو تو مہر مثل دلایا جاوے گا لیکن اگر کچھ مہر نکاح کے وقت ٹھہرایا گیا تھا اور مہر مثل اُس سے زیادہ ہے تو وہی ٹھہرایا ہوا مہر ملے گا مہر مثل نہ ملے گا۔

مسئلہ ۱۶ کسی نے اپنی بی بی سمجھ کر غلطی سے کسی غیر عورت سے صحبت کر لی تو اسکو بھی مہر مثل دینا پڑے گا اور اس صحبت کو زنا نہ کہینگے نہ کچھ گناہ ہو گا بلکہ اگر پیٹ رہ گیا تو اس لڑکے کا نسب بھی ٹھیک ہے اسکے نسب میں کچھ دھبہ نہیں ہے اور اسکو حرامی کہنا درست نہیں۔ اور جب معلوم ہو گیا کہ یہ میری عورت نہ تھی تو اب اس عورت سے الگ رہے اب صحبت کرنا درست نہیں اور اس عورت کو بھی عدت بیٹھنا واجب ہے اب بغیر عدت پوری کئے اپنے میاں کے پاس رہنا اور میاں کا صحبت کرنا درست نہیں اور عدت

کا بیان آگے آوے گا انشاء اللہ تعالیٰ (دیکھو ۲۵ حصہ ہذا)

مسئلہ ۱۷ جہاں کہیں پہلی ہی رات کو سب مہر دے دینے کا دستور ہو وہاں اوّل ہی رات سارا مہر لے لینے کا عورت کو اختیار ہے اگر اوّل رات نہ مانگا تو جب مانگے تب مرد کو دینا واجب ہے دیر نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۱۸ ہندوستان میں دستور ہے کہ مہر کا لین دین طلاق کے بعد یا مر جانے کے بعد ہوتا ہے کہ جب طلاق مل جاتی ہے تب مہر کا دعوٰی کرتی ہے یا مرد مر گیا اور کچھ مال چھوڑ گیا تو اس مال میں سے لے لیتی ہے۔ اور اگر عورت مر گئی تو اسکے وارث مہر کے دعوے دار ہوتے ہیں اور جب تک میاں بی بی ساتھ رہتے ہیں تب تک نہ کوئی دیتا ہے نہ وہ مانگتی ہے تو ایسی جگہ اس دستور کی وجہ سے طلاق ملنے سے پہلے مہر کا دعوٰی نہیں کر سکتی۔ البتہ پہلی رات کو جتنے مہر کے پیشگی دینے کا دستور ہے اتنا مہر پہلے دینا واجب ہے ہاں اگر کسی قوم میں یہ دستور نہ ہو تو اسکا یہ حکم نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۹ جتنے مہر کے پیشگی دینے کا دستور ہے اگر اتنا مہر پیشگی نہ دیا تو عورت کو اختیار ہے کہ جب تک اتنا نہ پاوے تب تک مرد کو ہمبستر نہ ہونے دے اور اگر ایک دفعہ صحبت کر چکا ہے تب بھی اختیار ہے کہ اب دوسری دفعہ یا تیسری دفعہ قابو نہ ہونے دے اور اگر وہ اپنے ساتھ پردیس لیجانا چاہے تو بے اتنا مہر لئے پردیس نہ جاوے اسی طرح اگر عورت اس حالت میں اپنے کسی محرم عزیز کے ساتھ پردیس چلی جائے یا مرد کے گھر سے اپنے میکے چلی جائے تو مرد اسکو روک نہیں سکتا۔ اور جب اتنا مہر دے دیا تو اب شوہر کی بے اجازت کچھ نہیں کر سکتی۔ بے مرضی پائے کہیں آنا جانا جائز نہیں۔ اور شوہر کا جہاں جی چاہے اُسے لیجاوے جانے سے انکار کرنا درست نہیں۔

مسئلہ ۲۰ مہر کی نیت سے شوہر نے کچھ دیا تو جتنا دیا ہے اتنا مہر ادا ہو گیا۔ دیتے وقت عورت سے یہ بتلانا ضروری نہیں ہے کہ میں مہر دے رہا ہوں۔

مسئلہ ۲۱ مرد نے کچھ دیا لیکن عورت تو کہتی ہے کہ یہ چیز تم نے مجھ کو یوں ہی دی مہر میں نہیں دی اور مرد کہتا ہے کہ یہ میں نے مہر میں دیا ہے تو مرد ہی کی بات کا اعتبار کیا جاوے گا۔ البتہ اگر کھانے پینے کی کوئی چیز تھی تو اسکو مہر میں نہ سمجھیں گے اور مرد کی اس بات کا اعتبار نہ کرینگے۔

مہرِ مثل کا بیان

مسئلہ ۱ خاندانی مہر یعنی مہر مثل کا مطلب یہ ہے کہ اس عورت کے باپ کے گھرانے میں سے کوئی دوسری عورت دیکھو جو اسکے مثل ہو یعنی اگر یہ کم عمر ہے تو وہ بھی نکاح کے وقت کم عمر ہو۔ اگر یہ خوبصورت ہے تو وہ بھی خوبصورت ہو۔ اسکا نکاح کنوارے پن میں ہوا اور اسکا نکاح بھی کنوارے پن میں ہوا ہو۔ نکاح کے وقت جتنی مالدار یہ ہے اتنی ہی وہ بھی تھی جس دیس

کی یہ رہنے والی ہے اسی دیس کی وہ بھی ہے۔ اگر یہ دیندار ہوشیار سلیقہ دار پڑھی لکھی ہے تو وہ بھی ایسی ہی ہو۔ غرض جس وقت اسکا نکاح ہوا ہے اس وقت ان باتوں میں وہ بھی اسی کے مثل تھی جسکا اب نکاح ہوا۔ تو جو مہر اسکا مقرر ہوا تھا وہی اسکا مہر مثل ہے۔

مسئلہ ۲۔ باپ کے گھرانے کی عورتوں سے مراد جیسے اس کی بہنیں پھوپی۔ بچازاد بہن وغیرہ یعنی اسکی دادھیالی لڑکیاں مہر مثل کے دیکھنے میں ماں کا مہر نہ دیکھیں گے ہاں اگر ماں بھی باپ ہی کے گھرانے میں سے ہو جیسے باپ نے اپنے بچا کی لڑکی سے نکاح کر لیا تھا تو اسکا مہر بھی مہر مثل کہا جاوے گا۔

کافروں کے نکاح کا بیان

مسئلہ ۱۔ کافر لوگ اپنے اپنے مذہب کے اعتبار سے جس طریقہ سے نکاح کرتے ہوں شریعت اسکو بھی معتبر رکھتی ہے۔ اور اگر وہ دونوں ساتھ مسلمان ہو جاویں تو اب نکاح دہرانے کی کچھ ضرورت نہیں وہی نکاح اب بھی باقی ہے۔

مسئلہ ۲۔ اگر دونوں میں سے ایک مسلمان ہو گیا دوسرا نہیں ہوا تو نکاح جاتا رہا اب میاں بی بی کی طرح رہنا سہنا درست نہیں۔

مسئلہ ۳۔ اگر عورت مسلمان ہو گئی اور مرد مسلمان نہیں ہوا تو اب جب تک پورے تین حیض نہ آویں تب تک دوسرے مرد سے نکاح درست نہیں

بیبیوں میں برابری کرنے کا بیان

مسئلہ ۱۔ جس کے کئی بیبیاں ہوں تو مرد پر واجب ہے کہ سب کو برابر رکھے جتنا ایک عورت کو دیا ہے دوسری بھی اتنے کی دعویدار ہو سکتی ہے۔ چاہے دونوں کنواری ہوں یا دونوں بیاہی ہوں یا ایک تو کنواری بیاہ اور دوسری بیاہی بیاہ لایا۔ سب کا ایک حکم ہے۔ اگر ایک کے پاس ایک رات رہا تو دوسری کے پاس بھی ایک رات رہے۔ اسکے پاس دو یا تین راتیں رہا تو اسکے پاس بھی دو یا تین راتیں رہے۔ جتنا مال زیور کپڑے اسکو دیئے اُتنے ہی کی دوسری عورت بھی دعویدار ہے

مسئلہ ۲۔ جس کا نیا نکاح ہوا اور جو پُرانی ہو چکی دونوں کا حق برابر ہے کچھ فرق نہیں۔

مسئلہ ۳۔ برابری فقط رات کے رہنے میں ہے دن کے رہنے میں برابری ہونا ضروری نہیں۔ اگر دن میں ایک کے پاس زیادہ رہا اور دوسری کے پاس کم رہا تو کچھ حرج نہیں اور رات میں برابری واجب ہے۔ اگر ایک کے پاس مغرب کے بعد ہی آ گیا اور دوسری کے پاس عشاء کے بعد آیا تو گناہ ہوا۔ البتہ جو شخص رات کو نوکری میں لگا رہتا ہو اور دن کو گھر میں رہتا ہو جیسے چوکیدار پہرہ دار اسکے لئے دن کو برابری کا حکم ہے۔

مسئلہ ۴۔ صحبت کرنے میں برابری کرنا واجب نہیں ہے کہ اگر اسکی باری میں صحبت کی ہے تو دوسری کی باری میں بھی

صحبت کرے یہ ضروری نہیں۔

مسئلہ ۵ مرد چاہے بیمار ہو چاہے تندرست بہر حال رہنے میں برابری کرے۔

مسئلہ ۶ ایک عورت سے زیادہ محبت ہے اور دوسری سے کم تو اسمیں کچھ گناہ نہیں چونکہ دل اپنے اختیار میں نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۷ سفر میں جاتے وقت برابری واجب نہیں جسکو جی چاہے ساتھ لے جاوے اور بہتر یہ ہے کہ نام نکال لے جس کا نام نکلے اسکو لے جاوے تاکہ کوئی اپنے جی میں ناخوش نہ ہو۔

دودھ پینے اور پلانے کا بیان

مسئلہ ۱ جب بچہ پیدا ہو تو ماں پر دودھ پلانا واجب ہے۔ البتہ اگر باپ مالدار ہو اور کوئی انا تلاش کر سکے تو دودھ نہ پلانے میں کچھ گناہ بھی نہیں۔

مسئلہ ۲ کسی اور کے لڑکے کو بغیر میاں کی اجازت لیے دودھ پلانا درست نہیں۔ ہاں البتہ اگر کوئی بچہ بھوک کے مارے تڑپتا ہو اور اسکے ضائع ہو جانے کا ڈر ہو تو ایسے وقت بے اجازت بھی دودھ پلاوے۔

مسئلہ ۳ زیادہ سے زیادہ دودھ پلانے کی مدت ڈھائی برس ہیں۔ ڈھائی سال کے بعد دودھ پلانا حرام ہے بالکل درست نہیں۔

مسئلہ ۴ اگر بچہ کچھ کھانے پینے لگا اور اس وجہ سے دو برس سے پہلے ہی دودھ چھڑا دیا تب بھی کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ ۵ جب بچہ نے کسی اور عورت کا دودھ پیا تو وہ عورت اسکی ماں بن گئی۔ اور اس انا کا شوہر جسکے بچہ کا یہ دودھ ہے اس بچہ کا باپ ہو گیا اور اسکی اولاد اسکے دودھ شریکی بھائی بہن ہو گئے اور نکاح حرام ہو گیا اور جو رشتے نسب کے اعتبار سے حرام ہیں وہ رشتے دودھ کے اعتبار سے بھی حرام ہو جاتے ہیں لیکن بہت سے عالموں کے فتوے میں یہ حکم جب ہی ہے کہ بچہ نے دو برس کے اندر ہی اندر دودھ پیا ہو۔ اگر بچہ دو برس کا ہو چکا اسکے بعد کسی عورت کا دودھ پیا تو اس پینے کا کچھ اعتبار نہیں نہ وہ پلانے والی ماں بنی اور نہ اسکی اولاد اس بچہ کے بھائی بہن ہوئے۔ اسلئے اگر آپس میں نکاح کر دیں تو درست ہے لیکن امام اعظم جو بہت بڑے امام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اگر ڈھائی برس کے اندر اندر بھی دودھ پیا ہو تب بھی نکاح درست نہیں البتہ اگر ڈھائی برس کے بعد دودھ پیا ہو تو اسکا بالکل اعتبار نہیں بے کھٹکے سب کے نزدیک نکاح درست ہے۔

مسئلہ ۶ جب بچہ کے حلق میں دودھ چلا گیا تو سب رشتے جو ہم نے اوپر لکھے ہیں حرام ہو گئے چاہے تھوڑا دودھ گیا ہو یا بہت اسکا کچھ اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۷ اگر بچہ نے چھاتی سے دودھ نہیں پیا بلکہ اس نے اپنا دودھ نکال کر اسکے حلق میں ڈال دیا تو اس سے بھی وہ سب رشتے حرام ہو گئے۔ اسی طرح اگر بچہ کی ناک میں دودھ ڈال دیا تب بھی سب رشتے حرام ہو گئے اور اگر کان میں ڈالا تو اسکا کچھ اعتبار نہیں۔

مسئلہ اگر عورت کا دودھ پانی میں یا کسی دوا میں ملا کر بچہ کو پلایا تو دیکھو کہ دودھ زیادہ ہے یا پانی یا دونوں برابر - اگر دودھ زیادہ ہو یا دونوں برابر ہوں تو جس عورت کا دودھ ہے وہ ماں ہو گئی اور سب رشتے حرام ہو گئے - اور اگر پانی یا دوا زیادہ ہے تو اسکا کچھ اعتبار نہیں وہ عورت ماں نہیں بنی۔

مسئلہ ۹ عورت کا دودھ بکری یا گائے کے دودھ میں مل گیا اور بچہ نے کھا لیا تو دیکھو زیادہ کون ہے اگر عورت کا دودھ زیادہ یا دونوں برابر ہوں تو سب رشتے حرام ہو گئے اور جس عورت کا دودھ ہے یہ بچہ اسکی اولاد بن گیا - اور اگر بکری یا گائے کا دودھ زیادہ ہے تو اسکا کچھ اعتبار نہیں ایسا سمجھیں گے کہ گویا اس نے پیا ہی نہیں۔

مسئلہ ۱۰ اگر کسی کنواری لڑکی کے دودھ اتر آیا - اسکو کسی بچہ نے پی لیا تو اس سے بھی سب رشتے حرام ہو گئے ۔

مسئلہ ۱۱ مُردہ عورت کا دودھ دوہ کر کسی بچہ کو پلا دیا - تو اس سے بھی سب رشتے حرام ہو گئے۔

مسئلہ ۱۲ دو لڑکوں نے ایک بکری یا ایک گائے کا دودھ پیا تو اس سے کچھ نہیں ہوتا وہ بھائی بہن نہیں ہوئے۔

مسئلہ ۱۳ جوان مرد نے اپنی بی بی کا دودھ پیا تو وہ حرام نہیں ہوئی - البتہ بہت گناہ ہوا کیونکہ دو برس کے بعد دودھ پینا بالکل حرام ہے

مسئلہ ۱۴ ایک لڑکا ایک لڑکی ہے دونوں نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا ہے تو ان میں نکاح نہیں ہو سکتا خواہ ایک ہی زمانہ میں پیا ہو - یا ایک نے پہلے دوسرے نے کئی برس کے بعد دونوں کا ایک حکم ہے ۔

مسئلہ ۱۵ ایک لڑکی نے باقر کی بیوی کا دودھ پیا تو اس لڑکی کا نکاح نہ باقر سے ہو سکتا ہے نہ اسکے باپ دادا کے ساتھ نہ باقر کی اولاد کے ساتھ بلکہ باقر کے جو اولاد دوسری بیوی سے ہے اس سے بھی نکاح درست نہیں۔

مسئلہ ۱۶ عباس نے خدیجہ کا دودھ پیا اور خدیجہ کے شوہر قادر کے ایک دوسری بی بی زینب تھی جسکو طلاق مل چکی ہے تو اب زینب بھی عباس سے نکاح نہیں کر سکتی - کیونکہ عباس زینب کے میاں کی اولاد ہے اور میاں کی اولاد سے نکاح درست نہیں - اسی طرح اگر عباس اپنی عورت کو چھوڑ دے تو وہ عورت قادر کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتی کیونکہ وہ اسکا خسر ہوا اور قادر کی بہن اور عباس کا نکاح نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ دونوں پھوپی بھتیجے ہوئے - چاہے وہ قادر کی سگی بہن ہو یا دودھ شریکی بہن ہو دونوں کا ایک حکم ہے البتہ عباس کی بہن سے قادر نکاح کر سکتا ہے ۔

مسئلہ ۱۷ عباس کی ایک بہن ساجدہ ہے - ساجدہ نے ایک عورت کا دودھ پیا - لیکن عباس نے نہیں پیا تو اس دودھ پلانے والی عورت کا نکاح عباس سے ہو سکتا ہے ۔

مسئلہ ۱۸ عباس کے لڑکے نے زاہدہ کا دودھ پیا تو زاہدہ کا نکاح عباس کے ساتھ ہو سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۹ قادر اور ذاکر دو بھائی ہیں - اور ذاکر کے ایک دودھ شریکی بہن ہے تو قادر کے ساتھ اسکا نکاح ہو سکتا ہے البتہ

ذاکر کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔ خوب اچھی طرح سمجھ لو۔ چونکہ اس قسم کے مسئلے مشکل ہیں کہ کم سمجھ میں آتے ہیں اسلئے ہم زیادہ نہیں لکھتے جب کبھی ضرورت پڑے تو کسی سمجھدار بڑے عالم سے سمجھ لینا چاہیے۔

مسئلہ ۲۰ کسی مرد کا کسی عورت سے رشتہ لگا۔ پھر ایک عورت آئی اور اُسنے کہا کہ میں نے تو اِن دونوں کو دودھ پلایا ہے اور سوائے اس عورت کے کوئی اور اس دودھ پینے کو نہیں بیان کرتا تو فقط اس عورت کے کہنے سے دودھ کا رشتہ ثابت نہ ہوگا۔ ان دونوں کا نکاح درست ہے بلکہ جب دو معتبر اور دیندار مرد یا ایک دیندار مرد اور دو دیندار عورتیں دودھ پینے کی گواہی دیویں تب اس رشتہ کا ثبوت ہوگا اب البتہ نکاح حرام ہو گیا۔ بے ایسی گواہی کے ثبوت نہ ہوگا لیکن اگر فقط ایک مرد یا ایک عورت کے کہنے سے یا دو تین عورتوں کے کہنے سے دل گواہی دینے لگے کہ یہ سچ کہتی ہوں گی ضرور ایسا ہوا ہوگا تو ایسے وقت نکاح نہ کرنا چاہیے کہ خواہ مخواہ شک میں پڑنے سے کیا فائدہ۔ اور اگر کسی نے کر لیا تب بھی خیر ہو گیا۔

مسئلہ ۲۱ عورت کا دودھ کسی دوا میں ڈالنا جائز نہیں اور اگر ڈال دیا تو اب اسکا کھانا اور لگانا ناجائز اور حرام ہے۔ اسی طرح دوا کے لئے آنکھ میں یا کان میں دودھ ڈالنا بھی جائز نہیں۔ خلاصہ یہ کہ آدمی کے دودھ سے کسی طرح کا نفع اٹھانا اور اس کو اپنے کام میں لانا درست نہیں۔

طلاق کا بیان

مسئلہ ۱ جو شوہر جوان ہو چکا ہو اور دیوانہ پاگل نہ ہو اسکے طلاق دینے سے طلاق پڑ جاوے گی۔ اور جو لڑکا ابھی جوان نہیں ہوا۔ اور دیوانہ پاگل جسکی عقل ٹھیک نہیں ان دونوں کے طلاق دینے سے طلاق نہیں پڑتی۔

مسئلہ ۲ سوتے ہوتے آدمی کے منہ سے نکلا کہ تجھ کو طلاق ہے یا یُوں کہہ دیا کہ میری بی بی کو طلاق تو اس بَرّانے سے طلاق نہ پڑیگی

مسئلہ ۳ کسی نے زبردستی کسی سے طلاق دلوادی۔ بہت مارا کوٹا دھمکایا کہ طلاق دے دے نہیں تو تجھے مار ڈالوں گا اس مجبوری سے اُسنے طلاق دے دی تب بھی طلاق پڑ گئی۔

مسئلہ ۴ کسی نے شراب وغیرہ کے نشہ میں اپنی بی بی کو طلاق دیدی جب ہوش آیا تو پشیمان ہوا تب بھی طلاق پڑ گئی۔ اسی طرح غصے میں طلاق دینے سے بھی طلاق پڑ جاتی ہے۔

مسئلہ ۵ شوہر کے سوا کسی اور کو طلاق دینے کا اختیار نہیں ہے البتہ اگر شوہر نے کہہ دیا ہو کہ تو اس کو طلاق دیدے تو وہ بھی دے سکتا ہے۔

طلاق دینے کا بیان

مسئلہ ۱ طلاق دینے کا اختیار فقط مرد کو ہے جب مرد نے طلاق دے دی تو پڑ گئی۔ عورت کا اسمیں کچھ بس نہیں چاہے منظور کرے چاہے نہ کرے ہر طرح طلاق ہو گئی۔ اور عورت اپنے مرد کو طلاق نہیں دے سکتی۔

مسئلہ ۲ مرد کو فقط تین طلاق دینے کا اختیار ہے اس سے زیادہ کا اختیار نہیں۔ تو اگر چار پانچ طلاق دے دیں تب بھی تین ہی طلاقیں ہوئیں۔

مسئلہ ۳ جب مرد نے زبان سے کہہ دیا کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق دیدی اور اتنے زور سے کہا کہ خود ان الفاظ کو سُن لیا۔ بس اتنا کہتے ہی طلاق پڑ گئی چاہے کسی کے سامنے کہے چاہے تنہائی میں اور چاہے بی بی سُنے یا نہ سُنے۔ ہر حال میں طلاق ہو گئی۔

مسئلہ ۴ طلاق تین قسم کی ہے۔ ایک تو ایسی طلاق جسمیں نکاح بالکل ٹوٹ جاتا ہے اور اب بے نکاح کئے اس مرد کے پاس رہنا جائز نہیں۔ اگر پھر اسی کے پاس رہنا چاہے اور مرد بھی اسکو رکھنے پر راضی ہو تو پھر سے نکاح کرنا پڑے گا ایسی طلاق کو بائن طلاق کہتے ہیں۔ دوسری وہ جسمیں نکاح ایسا ٹوٹا کہ دوبارہ نکاح بھی کرنا چاہیں تو بعد عدت کسی دوسرے سے اول نکاح کرنا پڑے گا اور جب وہاں طلاق ہو جاوے تب بعد عدت اس سے نکاح ہو سکے گا۔ ایسی طلاق کو مغلظہ کہتے ہیں۔ تیسری وہ جس میں نکاح ابھی نہیں ٹوٹا صاف لفظوں میں ایک یا دو طلاق دینے کے بعد اگر مرد پشیمان ہوا تو پھر سے نکاح کرنا ضروری نہیں۔ بے نکاح کئے بھی اسکو رکھ سکتا ہے۔ پھر میاں بی بی کی طرح رہنے لگیں تو درست ہے البتہ اگر مرد طلاق دے کر اسی پر قائم رہا اور اس سے نہیں پھرا تو جب طلاق کی عدت گذر جاوے گی تب نکاح ٹوٹ جاوے گا اور عورت جُدا ہو جاوے گی۔ اور جب تک عدت نہ گذرے تب تک رکھنے نہ رکھنے دونوں باتوں کا اختیار ہے ایسی طلاق کو رجعی طلاق کہتے ہیں۔ البتہ اگر تین طلاقیں دے دیں تو اب اختیار نہیں۔

مسئلہ ۵ طلاق دینے کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ صاف صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ میں نے تجھ کو طلاق دے دی یا یوں کہا کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق دے دی غرضکہ ایسی صاف بات کہہ دی جسمیں طلاق دینے کے سوا کوئی اور معنی نہیں نکل سکتے ایسی طلاق کو صریح کہتے ہیں۔ دوسری قسم یہ کہ صاف صاف لفظ نہیں کہے بلکہ ایسے گول گول لفظ کہے جس میں طلاق کا مطلب بھی بن سکتا ہے اور طلاق کے سوا اور دوسرے معنی بھی نکل سکتے ہیں جیسے کوئی کہے میں نے تجھ کو دور کر دیا۔ تو اسکا ایک مطلب تو یہ ہے کہ میں نے تجھ کو طلاق دے دی۔ دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ طلاق تو نہیں دی لیکن اب تجھ کو اپنے پاس نہ رکھوں گا ہمیشہ اپنے میکے میں پڑی رہ تیری خبر نہ لوں گا۔ یا یوں کہے مجھ سے تجھ سے کچھ واسطہ نہیں۔ مجھ سے تجھ سے کچھ مطلب نہیں تو مجھ سے

جدا ہو گئی۔ میں نے تجھ کو الگ کر دیا۔ جدا کر دیا۔ میرے گھر سے چلی جا۔ نکل جا۔ ہٹ دور ہو۔ اپنے ماں باپ کے سر جا کے بیٹھ۔ اپنے گھر جا۔ میرا تیرا نباہ نہ ہوگا۔ اسی طرح کے اور الفاظ جن میں دونوں مطلب نکل سکتے ہیں ایسی طلاق کو کنایہ کہتے ہیں۔

مسئلہ ۶۔ اگر صاف صاف لفظوں میں طلاق دی تو زبان سے نکلتے ہی طلاق پڑ گئی۔ چاہے طلاق دینے کی نیت ہو چاہے نہ ہو۔ بلکہ ہنسی دل لگی میں کہا ہو ہر طرح طلاق ہو گئی اور صاف لفظوں میں طلاق دینے سے تیسری قسم کی طلاق پڑتی ہے یعنی عدت کے ختم ہونے تک اسکے رکھنے نہ رکھنے کا اختیار ہے اور ایک مرتبہ کہنے سے ایک ہی طلاق پڑے گی نہ دو پڑیں گی نہ تین۔ البتہ اگر تین دفعہ کہے یا یوں کہے تجھ کو تین طلاق دیں تو تین طلاقیں پڑیں۔

مسئلہ ۷۔ کسی نے ایک طلاق دی تو جب تک عورت عدت میں رہے تب تک دوسری طلاق اور تیسری طلاق اور دینے کا اختیار رہتا ہے اگر دے گا تو پڑ جاوے گی۔

مسئلہ ۸۔ کسی نے یوں کہا تجھ کو طلاق دیدوں گا تو اس سے طلاق نہیں ہوئی اسی طرح اگر کسی بات پر یوں کہا کہ اگر فلانا کام کرے گی تو طلاق دے دوں گا تب بھی طلاق نہیں ہوئی چاہے وہ کام کرے چاہے نہ کرے۔ ہاں اگر یوں کہہ دے اگر فلانا کام کرے تو طلاق ہے تو اسکے کرنے سے طلاق پڑ جاوے گی۔

مسئلہ ۹۔ کسی نے طلاق دے کر اسکے ساتھ ہی انشاء اللہ بھی کہہ دیا تو طلاق نہیں پڑی۔ اسی طرح اگر یوں کہا کہ اگر خدا چاہے تو تجھ کو طلاق اس سے بھی کسی قسم کی طلاق نہیں پڑتی۔ البتہ اگر طلاق دے کر ذرا ٹھہر گیا پھر انشاء اللہ کہا تو طلاق پڑ گئی۔

مسئلہ ۱۰۔ کسی نے اپنی بی بی کو طالقن کہہ کر پکارا تب بھی طلاق پڑ گئی اگرچہ ہنسی میں کہا ہو۔

مسئلہ ۱۱۔ کسی نے کہا جب تو لکھنؤ جاوے تو تجھ کو طلاق ہے تو جب تک لکھنؤ نہ جاوے گی طلاق نہ پڑے گی جب وہاں جاوے گی تب پڑے گی۔

مسئلہ ۱۲۔ اور اگر صاف صاف طلاق نہیں دی بلکہ گول گول الفاظ کہے اور اشارہ کنایہ سے طلاق دی تو ان لفظوں کے کہنے کے وقت اگر طلاق دینے کی نیت تھی تو طلاق ہو گئی اور اول قسم کی یعنی بائن طلاق ہوئی۔ اب بے نکاح کئے نہیں رکھ سکتا۔ اور اگر طلاق کی نیت نہ تھی بلکہ دوسرے معنی کے اعتبار سے کہا تھا تو طلاق نہیں ہوئی۔ البتہ اگر قرینے سے معلوم ہو جائے کہ طلاق ہی دینے کی نیت تھی اب وہ جھوٹ بکتا ہے تو اب عورت اسکے پاس نہ رہے اور یہی سمجھے کہ مجھے طلاق مل گئی جیسے بی بی نے غصہ میں آکر کہا کہ میرا تیرا نباہ نہ ہوگا مجھکو طلاق دیدے اسنے کہا اچھا میں نے چھوڑ دیا تو یہاں عورت یہی سمجھے کہ مجھے طلاق دیدی۔

مسئلہ ۱۳۔ کسی نے تین دفعہ کہا کہ تجھ کو طلاق طلاق طلاق تو تینوں طلاقیں پڑ گئیں یا گول الفاظ میں تین مرتبہ کہا تب بھی تین پڑ گئیں۔ لیکن اگر نیت ایک ہی طلاق کی ہے فقط مضبوطی کے لئے تین دفعہ کہا تھا کہ بات خوب پکی ہو جاوے تو ایک ہی طلاق ہوئی

لیکن عورت کو اسکے دل کا حال تو معلوم نہیں اسلئے یہی سمجھے کہ تین طلاقیں مل گئیں۔

رخصتی سے پہلے یا بعد طلاق ہو جانے کا بیان

مسئلہ ابھی میاں کے پاس نہ جانے پائی تھی کہ اسنے طلاق دے دی۔ یا رخصتی تو ہو گئی لیکن ابھی میاں بی بی میں ویسی تنہائی نہیں ہونے پائی جو شرع میں معتبر ہے جس کا بیان مہر کے باب میں آچکا ہے۔ تنہائی و یکجائی ہونے سے پہلے ہی طلاق دیدی تو طلاق بائن پڑی۔ چاہے صاف لفظوں سے دی ہو یا گول لفظوں میں ایسی عورت کو جب طلاق دی جائے تو پہلی ہی قسم کی یعنی بائن طلاق پڑتی ہے اور ایسی عورت کے لئے طلاق کی عدت بھی کچھ نہیں ہے۔ طلاق ملنے کے بعد فوراً دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے اور ایسی عورت کو ایک طلاق دینے کے بعد اب دوسری تیسری طلاق بھی دینے کا اختیار نہیں اگر دیوے گا تو نہ پڑے گی۔ البتہ اگر پہلی ہی دفعہ یُوں کہدے کہ تجھ کو دو طلاق یا تین طلاق تو جتنی دی ہیں سب پڑ گئیں اور اگر یُوں کہا تجھ کو طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے تب بھی ایسی عورت کو ایک ہی طلاق پڑے گی۔

نوٹ: مسئلہ نمبر ۲ حسب اجازت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ حذف کر دیا گیا ہے۔ وجہ حذف اور مفصل کلام اسکے متعلق ضمیمہ میں ص۴ پر ملاحظہ فرماویں

مسئلہ۳ رخصتی اور میاں بی بی کی تنہائی کے ساتھ اگر صحبت بھی ہو گئی۔ اسکے بعد اگر ایک یا دو طلاق صاف لفظوں میں دیدی تو طلاق رجعی ہو گی۔ اور گول لفظوں میں دی تو طلاق بائن ہو گی۔ رجعی میں رجوع کا حق ہو گا اور بائن میں رجوع کا حق نہ ہو گا۔ ہاں اگر تین طلاق نہیں دیں تو اسی شخص سے نکاح جدید (جبکہ میاں بیوی دونوں راضی ہوں) عدت کے اندر بھی ہو سکتا ہے اور عدت کے بعد بھی۔ اور دوسرے شخص سے بعد عدت کے نکاح ہو سکتا ہے اور عدت ہر صورت میں لازم ہو گی۔ اور جب تک عدت ختم نہ ہو دوسری اور تیسری طلاق بھی دی جا سکتی ہے۔ اور اگر تنہائی و یکجائی تو ایسی ہو گئی کہ صحبت کرنے سے کوئی مانع شرعی یا طبعی موجود نہیں تھا۔ مگر صحبت نہیں ہوئی تو اس صورت میں اگر صاف لفظوں میں طلاق دی جاوے یا گول لفظوں میں دونوں صورتوں میں طلاق بائن ہی پڑے گی۔ اور عدت بھی واجب ہو گی اور رجعت کا حق نہ ہو گا اور بلا عدت پُوری کئے کسی دُوسرے سے نکاح بھی نہیں کر سکتی۔ ہاں اسی شخص سے (جس نے طلاق دی ہے) دوبارہ نکاح عدت کے اندر اور عدت ختم ہونے کے بعد ہر حال میں کر سکتی ہے بشرطیکہ تین طلاق نہ دی ہوں۔

تین طلاق دینے کا بیان

مسئلہ ۱ اگر کسی نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دیدیں تو اب وہ عورت بالکل اس مرد کے لئے حرام ہو گئی اب اگر پھر سے نکاح کرے تب بھی عورت کو اس مرد کے پاس رہنا حرام ہے اور یہ نکاح نہیں ہوا چاہے صاف لفظوں میں تین طلاقیں دی ہوں یا گول لفظوں میں سب کا ایک حکم ہے۔ (تین طلاق کے بعد) اگر پھر اُسی مرد کے پاس رہنا چاہے اور نکاح کرنا چاہے تو اُسکی فقط ایک صورت ہے وہ یہ کہ پہلے کسی اور مرد سے نکاح کرکے ہمبستر ہو پھر جب وہ دُوسرا مرد مر جائے یا طلاق دیدے تو عدت پوری کرکے پہلے مرد سے نکاح کر سکتی ہے بے دُوسرا خاوند کئے پہلے خاوند سے نکاح نہیں کر سکتی۔ اگر دوسرا خاوند تو کیا لیکن ابھی وہ صحبت نہ کرنے پایا تھا کہ مر گیا یا صحبت کرنے سے پہلے ہی طلاق دیدی تو اسکا کچھ اعتبار نہیں۔ پہلے مرد سے جب ہی نکاح ہو سکتا ہے کہ دُوسرے مرد نے صحبت بھی کی ہو بغیر اسکے پہلے مرد سے نکاح درست نہیں خوب سمجھ لو۔

مسئلہ ۲ تین طلاقیں ایک دم سے دے دیں جیسے یوں کہہ دیا تجھ کو تین طلاق یا یُوں کہا تجھ کو طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے یا الگ کرکے تین طلاقیں دیں جیسے ایک آج دی ایک کل ایک پرسوں۔ یا ایک اس مہینہ میں ایک دُوسرے مہینہ میں ایک تیسرے میں یعنی عدت کے اندر اندر تینوں طلاقیں دیدیں سب کا ایک حکم ہے اور صاف لفظوں میں طلاق دے کر پھر روک رکھنے کا اختیار اسوقت ہوتا ہے جب تین طلاقیں نہ دے فقط ایک یا دو دیوے۔ جب تین طلاقیں دے دیں تو اب کچھ نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ ۳ کسی نے اپنی عورت کو ایک طلاق رجعی دی۔ پھر میاں راضی ہو گیا اور روک رکھا۔ پھر دو چار برس میں کسی بات پر غصہ آیا تو ایک طلاق رجعی اور دیدی جس میں روک رکھنے کا اختیار ہوتا ہے۔ پھر جب غصہ اُترا تو روک رکھا اور نہیں چھوڑا۔ یہ دو طلاقیں ہو چکیں اب اسکے بعد اگر کبھی ایک طلاق اور دیدیگا تو تین پوری ہو جاوینگی اور اسکا وہی حکم ہو گا جو ہم نے اُوپر مسئلہ ۱ میں بیان کیا ہے کہ بے دُوسرا خاوند کئے اس مرد سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اگر کسی نے طلاقِ بائن دی جسمیں روک رکھنے کا اختیار نہیں ہوتا نکاح ٹوٹ جاتا ہے پھر پشیمان ہوا اور میاں بی بی نے راضی ہو کر پھر سے نکاح پڑھوالیا۔ کچھ زمانہ کے بعد پھر غصہ آیا اور ایک طلاقِ بائن دے دی اور غصہ اُترنے کے بعد پھر نکاح پڑھوالیا یہ دو طلاقیں ہوئیں۔ اب تیسری دفعہ اگر طلاق دیگا تو پھر وہی حکم ہے کہ بے دُوسرا خاوند کئے اس سے نکاح نہیں کر سکتی۔

مسئلہ ۴ اگر دُوسرے مرد سے اس شرط پر نکاح ہوا کہ صحبت کرکے عورت کو چھوڑ دے گا تو اس اقرار لینے کا کچھ اعتبار نہیں اسکو اختیار ہے چاہے چھوڑے یا نہ چھوڑے اور جب جی چاہے چھوڑے۔ اور یہ اقرار کرکے نکاح کرنا بہت گناہ اور حرام ہے اللہ تعالےٰ

کی طرف سے لعنت ہوتی ہے لیکن نکاح ہو جاتا ہے۔ تو اگر اس نکاح کے بعد دُوسرے خاوند نے صحبت کر کے چھوڑ دیا یا مر گیا تو پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے گی۔

کسی شرط پر طلاق دینے کا بیان

مسئلہ ۱: نکاح کرنے سے پہلے کسی عورت کو کہا اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ کو طلاق ہے تو جب اس عورت سے نکاح کرے گا تو نکاح کرتے ہی طلاق بائن پڑ جاوے گی۔ اب بے نکاح کئے اسکو نہیں رکھ سکتا۔ اور اگر یُوں کہا ہو اگر تجھ سے نکاح کروں تو تجھ پر دو طلاق۔ تو دو طلاق بائن پڑ گئیں اور اگر تین طلاق کو کہا تھا تو تینوں پڑ گئیں اور اب طلاق مغلظہ ہو گئی۔

مسئلہ ۲: نکاح ہوتے ہی جب اُس پر طلاق پڑ گئی تو اُس نے اسی عورت سے پھر نکاح کر لیا تو اب اس دوسرے نکاح کرنے سے طلاق نہ پڑے گی۔ ہاں اگر یوں کہا ہو جے دفعہ تجھ سے نکاح کروں ہر مرتبہ تجھ کو طلاق ہے تو جب نکاح کرے گا ہر دفعہ طلاق پڑ جایا کریگی۔ اب اس عورت کو رکھنے کی کوئی صورت نہیں۔ دُوسرا خاوند کر کے اگر اس مرد سے نکاح کریگی تب بھی طلاق پڑ جاوے گی۔

مسئلہ ۳: کسی نے کہا جس عورت سے نکاح کروں اسکو طلاق تو جس سے نکاح کرے گا اس پر طلاق پڑ جاوے گی۔ البتہ طلاق پڑنے کے بعد اگر پھر اُسی عورت سے نکاح کر لیا تو طلاق نہیں پڑی۔

مسئلہ ۴: کسی غیر عورت سے جس سے ابھی نکاح نہیں کیا ہے اسطرح کہا اگر تو فلانا کام کرے تو تجھ کو طلاق۔ اسکا کچھ اعتبار نہیں اگر اس سے نکاح کر لیا اور نکاح کے بعد اُسنے وہی کام کیا تب بھی طلاق نہیں پڑی۔ کیونکہ غیر عورت کو طلاق دینے کی یہی صورت ہے کہ یُوں کہے اگر تجھ سے نکاح کروں تو طلاق کسی اور طرح طلاق نہیں پڑ سکتی۔

مسئلہ ۵: اور اگر اپنی بی بی سے کہا اگر تو فلانا کام کرے تو تجھ کو طلاق۔ اگر تو میرے پاس سے جاوے تو تجھ کو طلاق۔ اگر تو اس گھر میں جاوے تو تجھ کو طلاق یا اور کسی بات کے ہونے پر طلاق دی تو جب وہ کام کرے گی تب طلاق پڑ جاوے گی اگر نہ کرے گی تو نہ پڑے گی اور طلاق رجعی پڑے گی جس میں بے نکاح بھی روک رکھنے کا اختیار ہوتا ہے۔ البتہ اگر کوئی گول لفظ کہتا جیسے یوں کہے اگر تو فلانا کام کرے تو مجھ سے تجھ سے کچھ واسطہ نہیں تو جب وہ کام کرے گی تب طلاق بائن پڑے گی بشرطیکہ مرد نے اس لفظ کے کہتے وقت طلاق کی نیت کی ہو۔

مسئلہ ۶: اگر یُوں کہا اگر فلانا کام کرے تو تجھ کو دو طلاق یا تین طلاق تو جتنے طلاق کہی اتنی پڑیں گی۔

مسئلہ ۷: اپنی بی بی سے کہا تھا اگر اس گھر میں جاوے تو تجھ کو طلاق اور وہ چلی گئی اور طلاق پڑ گئی پھر عدت کے اندر اندر اُسنے روک رکھا یا پھر سے نکاح کر لیا تو اب پھر گھر میں جانے سے طلاق نہ پڑے گی۔ البتہ اگر یُوں کہا ہو جتنے مرتبہ اس گھر میں جاوے

ہر مرتبہ تجھ کو طلاق۔ یا یوں کہا جب کبھی تو گھر میں جاوے ہر مرتبہ تجھ کو طلاق۔ تو اس صورت میں عدت کے اندر یا پھر نکاح کر لینے کے بعد دُوسری مرتبہ گھر میں جانے سے دُوسری طلاق ہو گئی پھر عدت کے اندر یا تیسرے نکاح کے بعد اگر تیسری دفعہ گھر میں جاوے گی تو تیسری طلاق پڑ جاوے گی۔ اب تین طلاق کے بعد اس سے نکاح درست نہیں البتہ اگر دوسرا خاوند کر کے پھر اُسی مرد سے نکاح کرے تو اب اس گھر میں جانے سے طلاق نہ پڑے گی۔

مسئلہ ۸۔ کسی نے اپنی عورت سے کہا اگر تو فلانا کام کرے تو تجھ کو طلاق۔ ابھی اس نے وہ کام نہیں کیا تھا کہ اُس نے اپنی طرف سے ایک اور طلاق دے دی اور چھوڑ دیا اور کچھ مدت بعد پھر اُسی عورت سے نکاح کیا اور اس نکاح کے بعد اب اس نے وہی کام کیا تو پھر طلاق پڑ گئی۔ البتہ اگر طلاق پانے اور عدت گذر جانے کے بعد اس نکاح سے پہلے اسنے وہی کام کر لیا ہو تو اب اس نکاح کے بعد اس کام کے کرنے سے طلاق نہ پڑے گی۔ اور اگر طلاق پانے کے بعد عدت کے اندر اس نے وہی کام کیا ہو تب بھی دُوسری طلاق پڑ گئی۔

مسئلہ ۹۔ کسی نے اپنی عورت کو کہا اگر تجھ کو حیض آوے تو تجھ کو طلاق۔ اسکے بعد اُسنے خون دیکھا تو ابھی سے طلاق کا حکم نہ لگا دینگے بلکہ جب پُورے تین دن تین رات خون آتا رہے تو تین دن تین رات کے بعد یہ حکم لگا دینگے کہ جس وقت سے خون آیا تھا اُسی وقت طلاق پڑ گئی تھی۔ اور اگر یوں کہا ہو جب تجھ کو ایک حیض آوے تو تجھ کو طلاق۔ تو حیض کے ختم ہونے پر طلاق پڑے گی۔

مسئلہ ۱۰۔ اگر کسی نے بی بی سے کہا اگر تو روزہ رکھے تو تجھ کو طلاق تو روزہ رکھتے ہی فوراً طلاق پڑ گئی البتہ اگر یوں کہا اگر تو ایک روزہ رکھے یا دن بھر کا روزہ رکھے تو تجھ کو طلاق۔ تو روزہ کے ختم پر طلاق پڑے گی۔ اگر روزہ توڑ ڈالے تو طلاق نہ پڑے گی۔

مسئلہ ۱۱۔ عورت نے گھر سے باہر جانے کا ارادہ کیا مرد نے کہا ابھی مت جاؤ۔ عورت نہ مانی۔ اس پر مرد نے کہا اگر تو باہر جائے تو تجھ کو طلاق۔ تو اسکا حکم یہ ہے کہ اگر ابھی باہر جاوے گی تو طلاق پڑے گی اور اگر ابھی نہ گئی کچھ دیر میں گئی تو طلاق نہ پڑے گی کیونکہ اس کا مطلب یہی تھا کہ ابھی نہ جاؤ پھر جانا۔ یہ مطلب نہیں کہ عمر بھر کبھی نہ جانا۔

مسئلہ ۱۲۔ کسی نے یُوں کہا جس دِن تجھ سے نکاح کروں تجھ کو طلاق۔ پھر رات کے وقت نکاح کیا تب بھی طلاق پڑ گئی۔ کیونکہ بول چال میں اسکا مطلب یہ ہے کہ جس وقت تجھ سے نکاح کروں تجھ کو طلاق۔

بیمار کے طلاق دینے کا بیان

مسئلہ ۱۔ بیماری کی حالت میں کسی نے اپنی عورت کو طلاق دے دی پھر عورت کی عدت ابھی ختم نہ ہونے پائی تھی کہ اسی بیماری میں مر گیا۔ تو شوہر کے مال میں سے بی بی کا جتنا حصہ ہوتا ہے اتنا اس عورت کو بھی ملے گا چاہے ایک طلاق دی ہو

یا دو تین۔ اور چاہے طلاق رجعی دی ہو یا بائن سب کا ایک حکم ہے۔ اگر عدت ختم ہو چکی تھی تب وہ مرا تو حصہ نہ پاوے گی۔ اسی طرح اگر مرد اسی بیماری میں نہیں مرا بلکہ اس سے اچھا ہو گیا تھا پھر بیمار ہو گیا تب بھی حصہ نہ پاوے گی چاہے عدت ختم ہو چکی ہو یا نہ ختم ہوئی ہو

مسئلہ ۲- عورت نے طلاق مانگی تھی اسلئے مرد نے طلاق دے دی تب بھی عورت حصہ پانے کی مستحق نہیں چاہے عدت کے اندر مرے یا عدت کے بعد۔ دونوں کا ایک حکم ہے۔ البتہ اگر طلاق رجعی دی ہو اور عدت کے اندر مرے تو حصہ پاوے گی۔

مسئلہ ۳- بیماری کی حالت میں عورت سے کہا اگر تو گھر سے باہر جائے تو تجھ کو بائن طلاق ہے۔ پھر عورت باہر گئی اور طلاق بائن پڑ گئی تو اس صورت میں حصہ نہ پاوے گی کہ اُسنے خود ایسا کام کیوں کیا جس سے طلاق پڑی۔ اور اگر یوں کہا اگر تو کھانا کھاوے تو تجھ کو طلاق بائن ہے یا یوں کہا اگر تو نماز پڑھے تو تجھ کو طلاق بائن ہے ایسی صورت میں اگر وہ عدت کے اندر مرجائے گا تو عورت کو حصہ ملیگا کیونکہ عورت کے اختیار سے طلاق نہیں پڑی۔ کھانا کھانا اور نماز پڑھنا تو ضروری ہے اسکو کیسے چھوڑتی۔ اور اگر طلاق رجعی دی ہو تو پہلی صورت میں بھی عدت کے اندر اندر مرنے سے حصہ پاوے گی غرضکہ طلاق رجعی میں بہر حال حصہ ملتا ہے۔ بشرطیکہ عدت کے اندر مرا ہو۔

مسئلہ ۴- کسی بھلے چنگے آدمی نے کہا جب تو گھر سے باہر نکلے تو تجھ کو طلاق بائن ہے۔ پھر جس وقت وہ گھر سے باہر نکلی اسوقت وہ بیمار تھا اور اسی بیماری میں عدت کے اندر مر گیا تب بھی حصہ نہ پاوے گی۔

مسئلہ ۵- تندرستی کے زمانہ میں کہا جب تیرا باپ پردیس سے آوے تو تجھ کو بائن طلاق۔ جب وہ پردیس سے آیا اُسوقت مرد بیمار تھا اور اُسی بیماری میں مر گیا تو حصہ نہ پاوے گی۔ اور اگر بیماری کی حالت میں یہ کہا ہو اور اُسی میں عدت کے اندر مر گیا ہو تو حصہ پاوے گی۔

طلاق رجعی میں رجعت کر لینے یعنی روک رکھنے کا بیان

مسئلہ ۱- جب کسی نے رجعی ایک طلاق یا دو طلاقیں دیں تو عدت ختم ہونے سے پہلے پہلے مرد کو اختیار ہے کہ اسکو روک رکھے پھر سے نکاح کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور عورت چاہے راضی ہو یا راضی نہ ہو اسکو کچھ اختیار نہیں ہے اور اگر تین طلاقیں دیدیں تو اس کا حکم اوپر بیان ہو چکا اسمیں یہ اختیار نہیں ہے۔

مسئلہ ۲- رجعت کرنے یعنی روک رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ یا تو صاف صاف زبان سے کہدے کہ میں تجھ کو پھر رکھے لیتا ہوں تجھ کو نہ چھوڑوں گا یا یوں کہدے کہ میں اپنے نکاح میں تجھ کو رجوع کرتا ہوں یا عورت سے نہیں کہا کسی اور سے کہا کہ میں نے اپنی بی بی کو پھر رکھ لیا اور طلاق سے باز آیا بس اتنا کہدینے سے وہ پھر اسکی بی بی ہو گئی۔ رجعت کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ

زبان سے تو کچھ نہیں کہا لیکن اس سے صحبت کرلی یا اس کا بوسہ لیا پیار کیا یا جوانی کی خواہش کے ساتھ اسکو ہاتھ لگایا تو ان سب صورتوں میں پھر وہ اسکی بی بی ہوگئی پھر سے نکاح کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۳ جب عورت کا روک رکھنا منظور ہو تو بہتر ہے کہ دو چار لوگوں کو گواہ بنالے کہ شاید کبھی کچھ جھگڑا پڑے تو کوئی مکر نہ سکے۔ اگر کسی کو گواہ نہ بنایا تنہائی میں ایسا کرلیا تب بھی صحیح ہے۔ مطلب تو حاصل ہی ہوگیا۔

مسئلہ ۴ اگر عورت کی عدت گذر چکی تب ایسا کرنا چاہا تو کچھ نہیں ہوسکتا۔ اب اگر عورت منظور کرے اور راضی ہو تو پھر سے نکاح کرنا پڑے گا بے نکاح کئے نہیں رکھ سکتا۔ اگر وہ رکھے بھی تو عورت کو اسکے پاس رہنا درست نہیں۔

مسئلہ ۵ جس عورت کو حیض آتا ہو اسکے لئے طلاق کی عدت تین حیض ہیں جب تین حیض پورے ہوچکے تو عدت گذر چکی جب یہ بات معلوم ہوگئی تو اب سمجھو کہ اگر تیسرا حیض پورے دس دن آیا ہے تب تو جو وقت خون بند ہوا اور دس دن پورے ہوئے اُسی وقت عدت ختم ہوگئی اور روک رکھنے کا جو اختیار مرد کو تھا جاتا رہا۔ چاہے عورت نہا چکی ہو یا ابھی نہ نہائی ہو اسکا کچھ اعتبار نہیں اور اگر تیسرا حیض دس دن سے کم آیا اور خون بند ہوگیا لیکن ابھی عورت نے غسل نہیں کیا اور نہ کوئی نماز اسکے اُوپر واجب ہوئی تو اب بھی مرد کا اختیار باقی ہے اب بھی اپنے قصد سے باز آوے گا تو وہ پھر اسکی بی بی بنجاوے گی۔ البتہ اگر خون بند ہونے پر اسنے غسل کرلیا یا غسل تو نہیں کیا لیکن ایک نماز کا وقت گذر گیا یعنی ایک نماز کی قضا اسکے ذمے واجب ہوگئی ان دونوں صورتوں میں مرد کا اختیار جاتا رہا۔ اب بے نکاح کئے نہیں رکھ سکتا۔

مسئلہ ۶ جس عورت سے ابھی صحبت نہ کی ہو خواہ تنہائی ہو چکی ہو اُسکو ایک طلاق دینے سے روک رکھنے کا اختیار نہیں رہتا کیونکہ اسکو جو طلاق دی جائے بائن پڑتی ہے جیسا اُوپر بیان ہوچکا۔ اسکو خوب یاد رکھو۔

مسئلہ ۷ اگر دونوں ایک جگہ تنہائی میں تو رہے لیکن مرد کہتا ہے کہ میں نے صحبت نہیں کی۔ پھر اس اقرار کے بعد طلاق دیدی تو اب طلاق سے باز آنے کا اختیار اسکو نہیں۔

مسئلہ ۸ جس عورت کو ایک یا دو طلاق رجعی ملی ہوں جسمیں مرد کو طلاق سے باز آنے کا اختیار رہتا ہے ایسی عورت کو مناسب ہے کہ خوب بناؤ سنگار کرکے رہا کرے کہ شاید مرد کا جی اسکی طرف جھک پڑے اور رجعت کرلے۔ اور مرد کا قصد اگر باز آنے کا نہ ہو تو اسکو مناسب ہے کہ جب گھر میں آوے تو کھانس کھنکار کے آوے کہ وہ اپنا بدن اگر کچھ کھلا ہو تو ڈھک لیوے اور کسی بے موقع جگہ نگاہ نہ پڑے۔ اور جب عدت پوری ہوچکے تو عورت کہیں اور جا کے رہے۔

مسئلہ ۹ اگر ابھی رجعت نہ کی ہو تو اس عورت کو اپنے ساتھ سفر میں لیجانا جائز نہیں اور اس عورت کو اسکے ساتھ جانا بھی درست نہیں۔

مسئلہ ۱۰ جس عورت کو ایک یا دو طلاق بائن دیدیں جسمیں روک رکھنے کا اختیار نہیں ہوتا اسکا یہ حکم ہے کہ اگر کسی اور مرد سے نکاح کرنا

14

چاہے تو عدت کے بعد نکاح کرے۔ عدت کے اندر نکاح درست نہیں۔ اور خود اسی سے نکاح کرنا منظور ہو تو عدت کے اندر بھی ہو سکتا ہے۔

بی بی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانے کا بیان

مسئلہ ۱: جس نے قسم کھالی اور یوں کہہ دیا خدا کی قسم اب صحبت نہ کروں گا۔ خدا کی قسم تجھ سے کبھی صحبت نہ کروں گا قسم کھاتا ہوں کہ تجھ سے صحبت نہ کروں گا یا اور کسی طرح کہا تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اس نے صحبت نہ کی تو چار مہینے کے گذرتے پر عورت پر طلاق بائن پڑ جاوے گی۔ اب بے نکاح کئے میاں بی بی کی طرح نہیں رہ سکتے۔ اور اگر چار مہینے کے اندر ہی اندر اس نے اپنی قسم توڑ ڈالی اور صحبت کر لی تو طلاق نہ پڑے گی۔ البتہ قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا۔ ایسی قسم کھانے کو شرع میں ایلاء کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲: ہمیشہ کے لئے صحبت نہ کرنے کی قسم نہیں کھائی بلکہ فقط چار مہینے کے لئے قسم کھائی اور یوں کہا خدا کی قسم چار مہینے تک تجھ سے صحبت نہ کروں گا تو اس سے ایلاء ہو گیا اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر چار مہینے تک صحبت نہ کرے گا تو طلاق بائن پڑ جاوے گی اور اگر چار مہینے سے پہلے صحبت کر لے تو قسم کا کفارہ دیدے اور قسم کے کفارہ کا بیان آگے آوے گا۔

مسئلہ ۳: اگر چار مہینے سے کم کے لئے قسم کھائی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اس سے ایلاء نہ ہو گا۔ چار مہینے سے ایک دن بھی کم کر کے قسم کھاوے تب بھی ایلاء نہ ہو گا۔ البتہ جتنے دنوں کی قسم کھائی ہے اتنے دنوں سے پہلے پہلے صحبت کرے گا تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا۔ اور اگر صحبت نہ کی تو عورت کو طلاق نہ پڑے گی اور قسم بھی پوری رہے گی۔

مسئلہ ۴: کسی نے فقط چار مہینے کے لئے قسم کھائی پھر اپنی قسم نہیں توڑی اسلئے چار مہینے کے بعد طلاق پڑ گئی اور طلاق کے بعد پھر اسی مرد سے نکاح ہو گیا تو اب اس نکاح کے بعد اگر چار مہینے تک صحبت نہ کرے تو کچھ حرج نہیں اب کچھ نہ ہو گا اور اگر ہمیشہ کے لئے قسم کھالی جیسے یوں کہہ دیا قسم کھاتا ہوں کہ اب تجھ سے صحبت نہ کروں گا یا یوں کہا خدا کی قسم تجھ سے کبھی صحبت نہ کرونگا پھر اپنی قسم نہیں توڑی اور چار مہینے کے بعد طلاق پڑ گئی اسکے بعد پھر اسی سے نکاح کر لیا اور نکاح کے بعد پھر چار مہینے تک صحبت نہیں کی تو اب پھر دوسری طلاق پڑ گئی اگر تیسری دفعہ پھر اسی سے نکاح کر لیا تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اس نکاح کے بعد بھی اگر چار مہینے تک صحبت نہ کرے گا تو تیسری طلاق پڑ جاوے گی۔ اور اب بغیر دوسرا خاوند کئے اس سے نکاح بھی نہ ہو سکیگا البتہ اگر دوسرے یا تیسرے نکاح کے بعد صحبت کر لیتا تو قسم ٹوٹ جاتی اور اب کبھی طلاق نہ پڑتی ہاں قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑتا۔

مسئلہ ۵: اگر اسی طرح آگے پیچھے تینوں نکاحوں میں تین طلاقیں پڑ گئیں اسکے بعد عورت نے دوسرا خاوند کر لیا جب اس نے چھوڑ دیا تو عدت ختم کر کے پھر اسی پہلے مرد سے نکاح کر لیا اور اس نے پھر صحبت نہیں کی تو اب طلاق نہ پڑے گی چاہے جب تک صحبت نہ کرے لیکن جب کبھی صحبت کریگا تو قسم کا کفارہ دینا پڑے گا کیونکہ قسم تو یہ کھائی تھی کہ کبھی صحبت نہ کروں گا وہ ٹوٹ گئی

مسئلہ ۶ اگر عورت کو طلاق بائن دے دی پھر اس سے صحبت نہ کرنے کی قسم کھائی تو ایلا نہیں ہوا۔ اب پھر سے نکاح کرنے کے بعد اگر صحبت نہ کرے تو طلاق نہ پڑے گی لیکن جب صحبت کرے گا تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا اور اگر طلاق رجعی دے دینے کے بعد عدت کے اندر ایسی قسم کھائی تو ایلا ہو گیا۔ اب اگر رجعت کر لے اور صحبت نہ کرے تو چار مہینے کے بعد طلاق پڑ جاوے گی اور اگر صحبت کرے تو قسم کا کفارہ دیوے۔

مسئلہ خدا کی قسم نہیں کھائی بلکہ یوں کہا اگر تجھ سے صحبت کروں تو تجھ کو طلاق ہے تب بھی ایلا ہو گیا صحبت کرے گا تو رجعی طلاق پڑ جاوے گی اور قسم کا کفارہ اس صورت میں نہ دینا پڑے گا اور اگر صحبت نہ کی تو چار مہینے کے بعد طلاق بائن پڑ جاوے گی اور اگر یوں کہا اگر تجھ سے صحبت کروں تو میرے ذمہ ایک حج ہے یا ایک روزہ ہے یا ایک سو روپیہ کی خیرات ہے یا ایک قربانی ہے تو ان سب صورتوں میں بھی ایلا ہو گیا۔ اگر صحبت کرے گا تو جو بات کہی ہے وہ کرنا پڑے گی اور کفارہ نہ دینا پڑیگا اور اگر صحبت نہ کی تو چار مہینے بعد طلاق پڑ جاوے گی۔

خلع کا بیان

مسئلہ اگر میاں بی بی میں کسی طرح نباہ نہ ہو سکے اور مرد طلاق بھی نہ دیتا ہو تو عورت کو جائز ہے کہ کچھ مال دے کر یا اپنا مہر دے کر اپنے مرد سے کہے کہ اتنا روپیہ لیکر میری جان چھوڑ دے۔ یا یوں کہے جو میرا مہر تیرے ذمہ ہے اسکے عوض میں میری جان چھوڑ دے۔ اسکے جواب میں مرد کہے میں نے چھوڑ دی تو اس سے عورت پر ایک طلاق بائن پڑ گئی۔ روک رکھنے کا اختیار مرد کو نہیں ہے البتہ اگر مرد نے اسی جگہ بیٹھے بیٹھے جواب نہیں دیا بلکہ اٹھ کھڑا ہوا یا مرد تو نہیں اٹھا عورت اٹھ کھڑی ہوئی تب مرد نے کہا اچھا میں نے چھوڑ دی تو اس سے کچھ نہیں ہوا۔ جواب سوال دونوں ایک ہی جگہ ہونے چاہئیں۔ اس طرح جان چھڑانے کو شرع میں خلع کہتے ہیں۔

مسئلہ مرد نے کہا میں نے تجھ سے خلع کیا۔ عورت نے کہا میں نے قبول کیا تو خلع ہو گیا۔ البتہ اگر عورت نے اسی جگہ جواب دیا ہو وہاں سے کھڑی ہو گئی ہو یا عورت نے قبول ہی نہیں کیا تو کچھ نہیں ہوا۔ لیکن عورت اگر اپنی جگہ بیٹھی رہی اور مرد یہ کہہ کر کھڑا ہوا اور عورت نے اسکے اٹھنے کے بعد قبول کیا تب بھی خلع ہو گیا۔

مسئلہ ۳ مرد نے فقط اتنا کہا میں نے تجھ سے خلع کیا اور عورت نے قبول کر لیا روپے پیسے کا ذکر نہ مرد نے کیا نہ عورت نے تب بھی جو حق مرد کا عورت پر ہے اور جو حق عورت کا مرد پر ہے سب معاف ہوا اگر مرد کے ذمے مہر باقی ہو تو وہ بھی معاف ہو گیا۔ اور اگر عورت پا چکی ہے تو خیر اسکا پھیرنا واجب نہیں البتہ عدت کے ختم ہونے تک روٹی کپڑا اور رہنے کا گھر دینا پڑے گا۔ ہاں اگر عورت نے کہہ دیا ہو کہ عدت کا روٹی کپڑا اور رہنے کا گھر بھی تجھ سے نہ لوں گی تو وہ بھی معاف ہو گیا۔

مسئلہ۴ اور اگر اسکے ساتھ کچھ مال کا بھی ذکر کر دیا جیسے یوں کہا سو روپے کے عوض میں نے تجھ سے خلع کیا پھر عورت نے قبول کر لیا تو خلع ہو گیا اب عورت کے ذمے سو روپے دینے واجب ہو گئے۔ اپنا مہر پا چکی ہو تب بھی سو روپے دینے پڑینگے اور اگر مہر ابھی نہ پایا ہو تب بھی دینے پڑینگے اور مہر بھی نہ ملے گا کیونکہ وہ بوجہ خلع معاف ہو گیا۔

مسئلہ۵ خلع میں اگر مرد کا قصور ہو تو مرد کو روپیہ اور مال لینا یا جو مہر مرد کے ذمے ہے اسکے عوض میں خلع کرنا بڑا گناہ اور حرام ہے اگر کچھ مال لے لیا تو اسکو اپنے خرچ میں لانا بھی حرام ہے۔ اور اگر عورت ہی کا قصور ہو تو جتنا مہر دیا ہے اس سے زیادہ مال نہ لینا چاہیئے۔ بس مہر ہی کے عوض میں خلع کر لے۔ اگر مہر سے زیادہ لے لیا تو بھی خیر بیجا تو ہوا لیکن کچھ گناہ نہیں۔

مسئلہ۶ عورت خلع کرنے پر راضی نہ تھی۔ مرد نے اسپر زبردستی کی اور خلع کرنے پر مجبور کیا یعنی مار پیٹ کر دھمکا کر خلع کیا تو طلاق پڑ گئی لیکن مال عورت پر واجب نہیں ہوا۔ اور اگر مرد کے ذمے مہر باقی ہو تو وہ بھی معاف نہیں ہوا۔

مسئلہ۷ یہ سب باتیں اسوقت ہیں جب خلع کا لفظ کہا ہو یا یوں کہا ہو سو روپے پر یا ہزار روپے کے عوض میں میری جان چھوڑ دے یا یوں کہا اپنے مہر کے عوض میں مجھ کو چھوڑ دے اور اگر اسطرح نہیں کہا بلکہ طلاق کا لفظ کہا جیسے یوں کہے سو روپے کے عوض میں مجھے طلاق دے دے تو اسکو خلع نہ کہیں گے اگر مرد نے اس مال کے عوض طلاق دے دی تو ایک طلاق بائن پڑ گئی اور اس میں کوئی حق معاف نہیں ہوا نہ وہ حق معاف ہوئے جو مرد کے اوپر ہیں نہ وہ جو عورت پر ہیں۔ مرد نے اگر مہر نہ دیا ہو تو وہ بھی معاف نہیں ہوا۔ عورت اسکی دعویدار ہو سکتی ہے اور مرد یہ سو روپے عورت سے لے لے گا۔

مسئلہ۸ مرد نے کہا میں نے سو روپے کے عوض میں طلاق دی تو عورت کے قبول کرنے پر موقوف ہے اگر نہ قبول کرے تو نہ پڑے گی اور اگر قبول کر لے تو ایک طلاق بائن پڑ گئی لیکن اگر جگہ بدل جانے کے بعد قبول کیا تو طلاق نہیں پڑی۔

مسئلہ۹ عورت نے کہا مجھے طلاق دے دے مرد نے کہا تو اپنا مہر وغیرہ اپنے سب حق معاف کر دے تو طلاق دے دوں۔ اس پر عورت نے کہا اچھا میں نے معاف کیا اسکے بعد مرد نے طلاق نہیں دی تو کچھ معاف نہیں ہوا۔ اور اگر اسی مجلس میں طلاق دے دی تو معاف ہو گیا۔

مسئلہ۱۰ عورت نے کہا تین سو روپے کے عوض میں مجھکو تین طلاقیں دے دے۔ اسپر مرد نے ایک ہی طلاق دی تو فقط ایک سو روپے مرد کو ملے گا۔ اور اگر دو طلاقیں دی ہوں تو دو سو روپے اور اگر تینوں دے دیں تو پورے تینوں سو روپے عورت سے دلائے جاوینگے اور سب صورتوں میں طلاق بائن پڑے گی۔ کیونکہ مال کا بدلہ ہے۔

مسئلہ۱۱ نابالغ لڑکا اور دیوانہ پاگل آدمی اپنی بی بی سے خلع نہیں کر سکتا۔

بی بی کو ماں کے برابر کہنے کا بیان

کسی نے اپنی بی بی سے کہا تو میری ماں کے برابر ہے یا یُوں کہا تو میرے لئے ماں کے برابر ہے۔ تو میرے حساب (یعنی نزدیک) ماں کے برابر ہے۔ اب تو میرے نزدیک ماں کے مثل ہے۔ ماں کی طرح ہے تو دیکھو اس کا کیا مطلب ہے۔ اگر یہ مطلب لیا کہ تعظیم میں بزرگی میں ماں کی برابر ہے۔ یا یہ مطلب لیا کہ تو بالکل بڑھیا ہے عمر میں میری ماں کے برابر ہے تب تو اس کہنے سے کچھ نہیں ہوا۔ اسی طرح اگر اسکے کہتے وقت کچھ نیت نہیں کی اور کوئی مطلب نہیں لیا یوں ہی بک دیا تب بھی کچھ نہیں ہوا۔ اور اگر اس کہنے سے طلاق دینے اور چھوڑنے کی نیت کی ہے تو اسکو ایک طلاق بائن پڑ گئی اور اگر طلاق دینے کی بھی نیت نہیں تھی اور عورت کا چھوڑنا بھی مقصود نہیں تھا۔ بلکہ مطلب فقط اتنا ہے کہ اگرچہ تو میری بی بی ہے اپنے نکاح سے تجھ کو الگ نہیں کرتا لیکن اب تجھ سے کبھی صحبت نہ کروں گا۔ تجھ سے صحبت کرنے کو اپنے اُوپر حرام کر لیا۔ بس روٹی کپڑا لے اور پڑی رہ۔ غرضیکہ اسکے چھوڑنے کی نیت نہیں، فقط صحبت کرنے کو اپنے اُوپر حرام کر لیا ہے۔ اسکو شرع میں ظہار کہتے ہیں۔ اسکا حکم یہ ہے کہ وہ عورت رہے گی تو اسی کے نکاح میں لیکن مرد جب تک اسکا کفّارہ نہ ادا کرے تب تک صحبت کرنا یا جوانی کی خواہش کے ساتھ ہاتھ لگانا منہ چومنا، پیار کرنا حرام ہے جب تک کفّارہ نہ دے گا تب تک وہ عورت حرام رہے گی چاہے جے برس گذر جائیں۔ جب کفّارہ دے دے تو دونوں میاں بی بی کی طرح رہیں پھر سے نکاح کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اسکا کفّارہ اسی طرح دیا جاتا ہے جس طرح روزہ توڑنے کا کفّارہ دیا جاتا ہے۔

مسئلہ ۲ اگر کفّارہ دینے سے پہلے ہی صحبت کر لی تو بڑا گناہ ہوا۔ اللہ تعالےٰ سے توبہ استغفار کرے اور اب سے پکّا ارادہ کرے کہ اب بے کفّارہ دیئے پھر کبھی صحبت نہ کروں گا۔ اور عورت کو چاہیئے کہ جب تک مرد کفّارہ نہ دے تب تک اسکو اپنے پاس نہ آنے دے

مسئلہ ۳ اگر بہن کی برابر یا بیٹی یا پھوپی یا اور کسی ایسی عورت کے برابر کہا جسکے ساتھ نکاح ہمیشہ ہمیشہ حرام ہوتا ہے تو اسکا بھی یہی حکم ہے

مسئلہ ۴ کسی نے کہا تو میرے لئے سُور کے برابر ہے تو اگر طلاق دینے اور چھوڑنے کی نیت تھی تب تو طلاق پڑ گئی۔ اور اگر ظہار کی نیت کی یعنی یہ مطلب لیا کہ طلاق تو نہیں دیتا لیکن صحبت کرنے کو اپنے اُوپر حرام کئے لیتا ہوں تو کچھ نہیں ہوا۔ اسی طرح اگر کچھ نیت نہ کی ہو تب بھی کچھ نہیں ہوا۔

مسئلہ ۵ اگر ظہار میں چار مہینے یا اس سے زیادہ مدّت تک صحبت نہ کی اور کفّارہ نہ دیا تو طلاق نہیں پڑی اس سے ایلا نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۶ جب تک کفّارہ نہ دیوے تب تک دیکھنا بات چیت کرنا حرام نہیں البتہ پیشاب کی جگہ کو دیکھنا درست نہیں۔

مسئلہ ۷ اگر ہمیشہ کیلئے ظہار نہیں کیا بلکہ کچھ مدّت مقرر کر دی جیسے یوں کہا سال بھر کے لئے یا چار مہینے کے لئے تو میرے لئے ماں

کے برابر ہے، تو جتنی مدت مقرر کی ہے اتنی مدت تک ظہار رہے گا، اگر اس مدت کے اندر صحبت کرنا چاہے تو کفارہ دیوے، اور اگر اس مدت کے بعد صحبت کرے تو کچھ نہ دینا پڑے گا عورت حلال ہو جاوے گی۔

مسئلہ ۸۔ ظہار میں بھی اگر فوراً ان شاء اللہ کہہ دیا تو کچھ نہیں ہوا۔

مسئلہ ۹۔ نابالغ لڑکا اور دیوانہ یا پاگل آدمی ظہار نہیں کر سکتا، اگر کرے گا تو کچھ نہ ہوگا، اسی طرح اگر کوئی غیر عورت سے ظہار کرے جس سے ابھی نکاح نہیں کیا ہے تو بھی کچھ نہیں ہوا اب اس سے نکاح کرنا درست ہے۔

مسئلہ ۱۰۔ ظہار کا لفظ اگر کئی دفعہ کہے جیسے دو دفعہ یا تین دفعہ یہی کہا کہ تو میرے لئے ماں کے برابر ہے تو جے دفعہ کہا ہے اتنے ہی کفارے دینے پڑیں گے، البتہ اگر دوسرے اور تیسرے مرتبہ کہنے سے خوب مضبوط اور پکے ہو جانے کی نیت کی ہو نئے سرے سے ظہار کرنا مقصود نہ ہو تو ایک ہی کفارہ دیوے۔

مسئلہ ۱۱۔ اگر کئی عورتوں سے ایسا کہا تو جے بیبیاں ہوں اتنے کفارے دیوے۔

مسئلہ ۱۲۔ اگر برابر کا لفظ نہیں کہا نہ مثل اور طرح کا لفظ کہا بلکہ یوں کہا تو میری ماں ہے یا یوں کہا تو میری بہن ہے تو اس سے کچھ نہیں ہوا، عورت حرام نہیں ہوئی لیکن ایسا کہنا برا اور گناہ ہے، اسی طرح پکارتے وقت یوں کہنا میری بہن فلاں کام کر دو یہ بھی برا ہے مگر اس سے بھی کچھ نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۱۳۔ کسی نے یوں کہا اگر تجھ کو رکھوں تو ماں کو رکھوں، یا یوں کہا اگر تجھ سے صحبت کروں تو گویا ماں سے کروں اس سے کچھ نہیں ہوا

مسئلہ ۱۴۔ اگر یوں کہا تو میرے لئے ماں کی طرح حرام ہے، تو اگر طلاق دینے کی نیت ہو تو طلاق پڑے گی، اور اگر ظہار کی نیت کی ہو یا کچھ نیت نہ کی تو ظہار ہو جاوے گا، کفارہ دے کر صحبت کرنا درست ہے۔

ظہار کے کفّارہ کا بیان

مسئلہ ۱۔ ظہار کا کفارہ اسی طرح ہے جس طرح روزہ توڑنے کا کفارہ ہے دونوں میں کچھ فرق نہیں وہاں ہم نے خوب کھول کھول کے بیان کیا ہے وہیں نکال کر دیکھ لو۔ اب یہاں بعضی ضروری باتیں جو وہاں نہیں بیان ہوئیں ہم بیان کرتے ہیں۔

مسئلہ ۲۔ اگر طاقت ہو تو مرد ساٹھ روزے لگاتار رکھے بیچ میں کوئی روزہ چھوٹنے نہ پاوے، اور جب تک روزے ختم نہ ہو چکیں تب تک عورت سے صحبت نہ کرے اگر روزے ختم ہونے سے پہلے ہی عورت سے صحبت کر لی تو اب سب روزے پھر سے رکھے چاہے دن کو اس عورت سے صحبت کی ہو یا رات کو اور چاہے قصداً ایسا کیا ہو یا بھولے سے سب کا ایک ہی حکم ہے۔

مسئلہ ۳۔ اگر شروع مہینہ یعنی پہلی تاریخ سے روزے رکھنا شروع کئے تو پورے دو مہینے روزے رکھ لے چاہے پورے ساٹھ دن ہوں

اور تیس تیس دن کا مہینہ ہو یا اس سے کم دن ہوں دونوں طرح کفارہ ادا ہو جاوے گا، اور اگر پہلی تاریخ سے روزے رکھنا نہیں شروع کئے تو پورے ساٹھ دن روزے رکھے۔

مسئلہ ۴ اگر کفارہ روزے سے ادا کر رہا تھا اور کفارہ پورا ہونے سے پہلے دن کو یا رات کو بھولے سے ہمبستر ہو گیا تو کفارہ دہرانا پڑیگا۔

مسئلہ ۵ اگر روزے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ فقیروں کو دو وقتہ کھانا کھلائے یا کچا اناج دیدے۔ اگر سب فقیروں کو ابھی نہیں کھلا چکا تھا کہ بیچ میں صحبت کر لی تو گناہ تو ہوا مگر اس صورت میں کفارہ دہرانا نہ پڑیگا اور کھانا کھلانے کی سب وہی صورت ہے جو اوپر بیان ہو چکی

مسئلہ ۶ کسی کے ذمے ظہار کے دو کفارے تھے، اُسنے ساٹھ مسکینوں کو چار چار سیر گیہوں دے دیئے اور یہ سمجھا کہ ہر کفارے سے دو دو سیر دیتا ہوں اسلئے دونوں کفارے ادا ہو گئے، تب بھی ایک ہی کفارہ ادا ہوا دُوسرا کفارہ پھر دیوے۔ اور اگر ایک کفارہ روزہ توڑنے کا تھا دُوسرا ظہار کا، اس میں ایسا کیا تو دونوں ادا ہو گئے۔

لعان کا بیان

مسئلہ جب کوئی اپنی بی بی کو زنا کی تہمت لگاوے یا جو لڑکا پیدا ہوا اسکو کہے کہ یہ میرا لڑکا نہیں، نہ معلوم کس کا ہے تو اسکا حکم یہ ہے کہ عورت قاضی اور شرعی حاکم کے پاس فریاد کرے، تو حاکم دونوں سے قسم لیوے، پہلے شوہر سے اس طرح کہلاوے میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ جو تہمت میں نے اسکو لگائی ہے اس میں میں سچا ہوں، چار دفعہ اسی طرح شوہر کہے، پھر پانچویں دفعہ کہے اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو۔ جب مرد پانچویں دفعہ کہہ چکے تو عورت چار مرتبہ اس طرح کہے، میں خدا کو گواہ کر کے کہتی ہوں کہ اُسنے جو تہمت مجھے لگائی ہے اس تہمت میں یہ جھوٹا ہے اور پانچویں دفعہ کہے اگر اس تہمت لگانے میں یہ سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ٹوٹے۔ جب دونوں قسم کھالیویں تو حاکم دونوں میں جدائی کرا دے گا، اور ایک طلاق بائن پڑ جاوے گی، اور اب یہ لڑکا باپ کا نہ کہا جاوے گا، ماں کے حوالہ کر دیا جاوے گا۔ اس قسا قسمی کو شرع میں لعان کہتے ہیں۔

میاں کے لاپتہ ہو جانے کا بیان

جس کا شوہر بالکل لاپتہ ہو گیا معلوم نہیں مر گیا یا زندہ ہے تو وہ عورت اپنا دُوسرا نکاح نہیں کر سکتی بلکہ انتظار کرتی رہے کہ شاید آجاوے۔ جب انتظار کرتے کرتے اتنی مدت گذر جاوے کہ شوہر کی عمر نوّے برس کی ہو جاوے تو اب حکم لگاویں گے کہ وہ مر گیا ہو گا۔ سو اگر وہ عورت ابھی جوان ہو اور نکاح کرنا چاہے تو شوہر کی عمر نوّے برس کی ہونے کے بعد عدت پوری کر کے نکاح کر سکتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس لاپتہ مرد کے مرنے کا حکم کسی شرعی حاکم نے لگایا ہو۔

باب ۲۳

عِدّت کا بیان

مسئلہ ۱ جب کسی کا میاں طلاق دیدے یا خلع وایلاء وغیرہ کسی اور طرح سے نکاح ٹوٹ جائے یا شوہر مر جائے تو ان سب صورتوں میں تھوڑی مدت تک عورت کو ایک گھر میں رہنا پڑتا ہے۔ جب تک یہ مدت ختم نہ ہو چکے تب تک کہیں اور نہیں جا سکتی نہ کسی اور مرد سے اپنا نکاح کر سکتی ہے جب وہ مدت پوری ہو جائے تو جو جی چاہے کرے۔ اس مدت گذارنے کو عدت کہتے ہیں

مسئلہ ۲ اگر میاں نے طلاق دے دی تو تین حیض آنے تک شوہر ہی کے گھر جس میں طلاق ملی ہے وہیں بیٹھی رہے اس گھر سے باہر نہ نکلے نہ دن کو نہ رات کو نہ کسی دوسرے سے نکاح کرے جب پورے تین حیض ختم ہو گئے تو عدت پوری ہو گئی اب جہاں جی چاہے جائے۔ مرد نے خواہ ایک طلاق دی ہو یا دو تین طلاقیں دی ہوں اور طلاق بائن دی ہو یا رجعی سب کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ ۳ اگر چھوٹی لڑکی کو طلاق مل گئی جسکو ابھی حیض نہیں آتا یا اتنی بڑھیا ہے کہ اب حیض آنا بند ہو گیا ہے ان دونوں کی عدت تین مہینے ہیں، تین مہینے بیٹھی رہے۔ اسکے بعد اختیار ہے جو چاہے کرے۔

مسئلہ ۴ کسی لڑکی کو طلاق مل گئی اُسنے مہینوں کے حساب سے عدت شروع کی، پھر عدت کے اندر ہی ایک یا دو مہینہ کے بعد حیض آ گیا تو اب پورے تین حیض آنے تک بیٹھی رہے جب تک تین حیض نہ پورے ہوں عدت ختم نہ ہو گی۔

مسئلہ ۵ اگر کسی کو پیٹ ہے اور اُسی زمانہ میں طلاق مل گئی تو بچہ پیدا ہونے تک بیٹھی رہے یہی اُسکی عدت ہے۔ جب بچہ پیدا ہو گیا تو عدت ختم ہو گئی۔ طلاق ملنے کے بعد تھوڑی ہی دیر میں اگر بچہ پیدا ہو گیا تب بھی عدت ختم ہو گئی۔

مسئلہ ۶ اگر کسی نے حیض کے زمانہ میں طلاق دیدی تو جس حیض میں طلاق دی ہے اُس حیض کا کچھ اعتبار نہیں ہے اس کو چھوڑ کر تین حیض اور پورے کرے۔

مسئلہ ۷ طلاق کی عدت اسی عورت پر ہے جسکو صحبت کیے بعد طلاق ملی ہو یا صحبت تو ابھی نہیں ہوئی مگر میاں بی بی میں تنہائی و یکجائی ہو چکی ہے تب طلاق ملی چاہے ویسی تنہائی ہوئی ہو جس سے پورا مہر دلایا جاتا ہے یا ویسی تنہائی ہوئی ہو جس سے پورا مہر واجب نہیں ہوتا، بہرحال عدت بیٹھنا واجب ہے۔ اور اگر ابھی بالکل کسی قسم کی تنہائی نہ ہونے پائی تھی کہ طلاق مل گئی تو ایسی عورت پر عدت نہیں جیسا کہ اُوپر آ چکا ہے۔

مسئلہ ۸ غیر عورت کو اپنی بی بی سمجھ کر دھوکہ سے صحبت کر لی، پھر معلوم ہوا کہ یہ بی بی نہ تھی تو اس عورت کو بھی عدت بیٹھنا ہو گا، جب تک عدت ختم نہ ہو چکے تب تک اپنے شوہر کو بھی صحبت نہ کرنے دے نہیں تو دونوں پر گناہ ہو گا۔ اسکی عدت بھی یہی ہے جو ابھی بیان ہوئی، اگر اسی دن پیٹ رہ گیا تو بچہ ہونے تک انتظار کرے اور عدت بیٹھے۔ یہ بچہ حرامی نہیں اسکا نسب

ٹھیک ہے جس نے دھوکہ سے صحبت کی ہے اُسی کا لڑکا ہے۔

مسئلہ ۹ کسی نے بیقاعدہ نکاح کر لیا جیسے کسی عورت سے نکاح کیا تھا پھر معلوم ہوا کہ اسکا شوہر ابھی زندہ ہے اور اُسنے طلاق نہیں دی، یا معلوم ہوا کہ اس مرد و عورت نے بچپن میں ایک عورت کا دُودھ پیا ہے اسکا حکم یہ ہے کہ اگر مرد نے اُس سے صحبت کر لی پھر حال کُھلنے کے بعد جُدائی ہوگئی تو بھی عدت بیٹھنا پڑے گی۔ جس وقت سے مرد نے توبہ کر کے جُدائی اختیار کی اُسی وقت سے عدت شروع ہو گئی اور اگر ابھی صحبت نہ ہونے پائی ہو تو عدت واجب نہیں بلکہ ایسی عورت سے اگر خوب تنہائی و یکجائی بھی ہو چکی ہو تب بھی عدت واجب نہیں، عدت جب ہی ہے کہ صحبت ہو چکی ہو۔

مسئلہ ۱۰ عدت کے اندر کھانا کپڑا اُسی مرد کے ذمہ واجب ہے جسنے طلاق دی، اور اس کا بیان اچھی طرح آگے آتا ہے۔

مسئلہ ۱۱ کسی نے اپنی عورت کو طلاقِ بائن دی یا تین طلاقیں دیدیں۔ پھر عدت کے اندر دھوکہ میں اُس سے صحبت کر لی تو اب اس دھوکہ کی صحبت کی وجہ سے ایک عدت اور واجب ہوگئی اب تین حیض اور پُورے کرے۔ جب تین حیض اور گذر جاینگے تو دونوں عدتیں ختم ہو جاویں گی۔

مسئلہ ۱۲ مرد نے طلاق بائن دے دی اور جس گھر میں عدت بیٹھی ہے اسی میں وہ بھی رہتا ہے تو خوب اچھی طرح پردہ باندھ کے آڑ کرلے۔

باب ۲۴ موت کی عدّت کا بیان

مسئلہ ۱ کسی کا شوہر مر گیا تو وہ چار مہینے اور دس دن تک عدت بیٹھے شوہر کے مرتے وقت جس گھر میں رہا کرتی تھی اسی گھر میں رہنا چاہیئے باہر نکلنا درست نہیں ہے البتہ اگر کوئی غریب عورت ہے جسکے پاس گذارے کے موافق خرچ نہیں اُسنے کھانا پکانے وغیرہ کی نوکری کر لی اُسکو جانا اور نکلنا درست ہے لیکن رات کو اپنے گھر ہی میں رہا کرے چاہے صحبت ہو چکی ہو یا نہ ہوئی ہو اور چاہے کسی قسم کی تنہائی و یکجائی ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو اور چاہے حیض آتا ہو یا نہ آتا ہو سب کا ایک حکم ہے کہ چار مہینے دس دن عدت بیٹھنا چاہیئے۔ البتہ اگر وہ عورت پیٹ سے تھی اسی حالت میں شوہر مرا تو بچہ پیدا ہونے تک عدت بیٹھے، اب مہینوں کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ اگر مرنے سے دو چار گھڑی بعد بچہ پیدا ہو گیا تب بھی عدت ختم ہو گئی۔

مسئلہ ۲ گھر بھر میں جہاں جی چاہے رہے یہ جو دستور ہے کہ خاص ایک جگہ مقرر کر کے رہتی ہے کہ غمزدہ کی چارپائی اور خود غمزدہ وہاں سے ٹلنے نہیں پاتی یہ بالکل مہمل اور واہیات ہے اسکو چھوڑنا چاہیئے۔

مسئلہ ۳ شوہر نابالغ بچہ تھا اور جب وہ مرا تو اسکو پیٹ تھا تب بھی اسکی عدت بچہ ہونے تک ہے لیکن یہ لڑکا حرامی ہے شوہر کا نہ کہا جاوے گا۔

مسئلہ۴ اگر کسی کا میاں چاند کی پہلی تاریخ مرا اور عورت کو حمل نہیں تو چاند کے حساب سے چار مہینے دس دن پورے کرے، اور اگر پہلی تاریخ نہیں مرا ہے تو ہر مہینہ تیس تیس دن کا لگا کر چار مہینے دس دن پورے کرنا چاہیئے اور طلاق کی عدت کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر حیض نہیں آتا نہ پیٹ ہے اور چاند کی پہلی تاریخ طلاق مل گئی تو چاند کے حساب سے تین مہینے پورے کرلے چاہے اُنتیس کا چاند ہو یا تیس کا، اور اگر پہلی تاریخ طلاق نہیں ملی ہے تو ہر مہینہ تیس تیس دن کا لگا کر تین مہینے پورے کرے۔

مسئلہ۵ کسی نے بیقاعدہ نکاح کیا تھا جیسے بے گواہوں کے نکاح کرلیا۔ یا بہنوئی سے نکاح ہو گیا اور اسکی بہن بھی اب تک اسکے نکاح میں ہے۔ پھر وہ شوہر مرگیا تو ایسی عورت جس کا نکاح صحیح نہیں ہوا، مرد کے مرنے سے چار مہینے دس دن عدت نہ بیٹھے بلکہ تین حیض تک عدت بیٹھے حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے، اور حمل سے ہو تو بچہ ہونے تک بیٹھے۔

مسئلہ۶ کسی نے اپنی بیماری میں طلاق بائن دے دی اور طلاق کی عدت ابھی پوری نہ ہونے پائی تھی کہ وہ مرگیا تو دیکھو کہ طلاق کی عدت بیٹھنے میں زیادہ دن لگیں گے یا موت کی عدت پوری کرنے میں جس عدت میں زیادہ دن لگیں گے وہ عدت پوری کرے اور اگر بیماری میں طلاق رجعی دی ہے اور ابھی عدت طلاق کی نہ گذری تھی کہ شوہر مرگیا تو اس عورت پر وفات کی عدت لازم ہے

مسئلہ کسی کا میاں مرگیا مگر اسکو خبر نہیں ملی، چار مہینے دس دن گذر چکنے کے بعد خبر آئی تو اسکی عدت پوری ہو چکی جب سے خبر ملی ہے تب سے عدت بیٹھنا ضروری نہیں، اسی طرح اگر شوہر نے طلاق دے دی مگر اسکو نہ معلوم ہوا بہت دنوں کے بعد خبر ملی، تبھی عدت اسکے ذمہ تھی وہ خبر ملنے سے پہلے ہی گذر چکی تو اسکی بھی عدت پوری ہو گئی اب عدت بیٹھنا واجب نہیں۔

مسئلہ کسی کام کے لئے گھر سے باہر کہیں گئی تھی یا اپنی پڑوسن کے گھر گئی تھی کہ اتنے میں اسکا شوہر مرگیا اب فوراً وہاں سے چلی آوے اور جس گھر میں رہتی تھی وہیں رہے۔

مسئلہ۹ مرنے کی عدت میں عورت کو رہنے کا کپڑا نہ دلایا جاوے گا اپنے پاس سے خرچ کرے۔

مسئلہ۱۰ بعضی جگہ دستور ہے کہ میاں کے مرنے کے بعد سال بھر تک عدت کے طور پر بیٹھی رہتی ہے۔ یہ بالکل حرام ہے۔

سوگ کرنے کا بیان

مسئلہ۱ جس عورت کو طلاق رجعی ملی ہے اسکی عدت تو فقط یہی ہے کہ اتنی مدت تک گھر سے باہر نہ نکلے نہ کسی اور مرد سے نکاح کرے۔ اسکو بناؤ سنگار وغیرہ درست ہے اور جس کو تین طلاقیں مل گئیں یا ایک طلاق بائن ملی یا اور کسی طرح سے نکاح ٹوٹ گیا یا مرد مرگیا۔ ان سب صورتوں کا حکم یہ ہے کہ جب تک عدت میں رہے تب تک نہ تو گھر سے باہر نکلے نہ اپنا دوسرا نکاح کرے نہ کچھ بناؤ سنگار کرے یہ سب باتیں اُس پر حرام ہیں۔ اس سنگار نہ کرنے اور میلے کچیلے

رہنے کو سوگ کہتے ہیں۔

مسئلہ۲ جب تک عدت ختم نہ ہو تب تک خوشبو لگانا کپڑے بسانا زیور گہنا پہننا، پھول پہننا۔ سرمہ لگانا۔ پان کھا کر منہ لال کرنا مسّی ملنا سر میں تیل ڈالنا کنگھی کرنا۔ مہندی لگانا۔ اچھے کپڑے پہننا۔ ریشمی اور رنگے ہوئے بہار دار کپڑے پہننا یہ سب باتیں حرام ہیں۔ البتہ اگر بہار دار نہ ہوں تو درست ہے چاہے جیسا رنگ ہو مطلب یہ ہے کہ زینت کا کپڑا نہ ہو۔

مسئلہ۳ سر میں درد ہونے کی وجہ سے تیل ڈالنے کی ضرورت پڑے تو جس میں خوشبو نہ ہو وہ تیل ڈالنا درست ہے۔ اسی طرح دوا کے لئے سرمہ لگانا بھی ضرورت کے وقت درست ہے، لیکن رات کو لگاوے اور دن کو پونچھ ڈالے۔ اور سر ملنا اور نہانا بھی درست ہے ضرورت کے وقت کنگھی کرنا بھی درست ہے جیسے کسی نے سر ملا یا جوں پڑ گئی۔ لیکن پٹی نہ جھکاوے نہ باریک کنگھی سے کنگھی کرے جس میں بال چکنے ہو جاتے ہیں۔ بلکہ موٹے دندانے والی کنگھی کرے کہ خوبصورتی نہ آنے پاوے۔

مسئلہ۴ سوگ کرنا اسی عورت پر واجب ہے، جو بالغ ہو۔ نابالغ لڑکی پر واجب نہیں۔ اسکو یہ سب باتیں درست ہیں البتہ گھر سے نکلنا اور دوسرا نکاح کرنا اسکو بھی درست نہیں۔

مسئلہ۵ جس کا نکاح صحیح نہیں ہوا تھا بے قاعدہ ہو گیا تھا وہ توڑ دیا گیا یا مرد مر گیا تو ایسی عورت پر بھی سوگ کرنا واجب نہیں

مسئلہ۶ شوہر کے علاوہ کسی اور کے مرنے پر سوگ کرنا درست نہیں۔ البتہ اگر شوہر منع نہ کرے تو اپنے عزیز اور رشتہ دار کے مرنے پر بھی تین دن تک بناؤ سنگار چھوڑ دینا درست ہے۔ اس سے زیادہ بالکل حرام ہے اور اگر منع کرے تو تین دن بھی نہ چھوڑے۔

روٹی کپڑے کا بیان

مسئلہ۱ بی بی کا روٹی کپڑا مرد کے ذمہ واجب ہے۔ عورت چاہے کتنی ہی مالدار ہو مگر خرچ مرد ہی کے ذمہ ہے اور رہنے کیلئے گھر دینا بھی مرد کے ہی ذمہ ہے۔

مسئلہ۲ نکاح ہو گیا لیکن رخصتی نہیں ہوئی تب بھی روٹی کپڑے کی دعویدار ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر مرد نے رخصت کرانا چاہا۔ پھر بھی رخصتی نہیں ہوئی تو روٹی کپڑا پانے کی مستحق نہیں۔

مسئلہ۳ بی بی بہت چھوٹی ہے کہ صحبت کے قابل نہیں، تو اگر مرد نے کام کاج کے لئے یا اپنا دل بہلانے کے لئے اس کو اپنے گھر رکھ لیا تو اس کا روٹی کپڑا مرد کے ذمہ واجب ہے۔ اور اگر نہ رکھا میکے بھیج دیا تو واجب نہیں اور اگر شوہر چھوٹا نابالغ ہو لیکن عورت بڑی ہے تو روٹی کپڑا ملے گا۔

مسئلہ ۴ جتنا مہر پہلے دینے کا دستور ہے وہ مرد نے نہیں دیا اسلیئے وہ مرد کے گھر نہیں جاتی تو اسکو روٹی کپڑا دلایا جاوے گا اور اگر یوں ہی بے وجہ مرد کے گھر نہ جاتی ہو تو روٹی کپڑا پانے کی مستحق نہیں ہے۔ جب سے جاوے گی تب سے دلایا جاوے گا۔

مسئلہ ۵ جتنے زمانہ تک شوہر کی اجازت سے اپنے ماں باپ کے گھر رہے اتنے زمانہ کا روٹی کپڑا بھی مرد سے لے سکتی ہے۔

مسئلہ ۶ عورت بیمار پڑگئی تو بیماری کے زمانہ کا روٹی کپڑا پانے کی مستحق ہے چاہے مرد کے گھر بیمار پڑے یا اپنے میکے میں۔ لیکن اگر بیماری کی حالت میں مرد نے بلایا پھر بھی نہیں آئی تو اب اسکے پانے کی مستحق نہیں رہی اور بیماری کی حالت میں فقط روٹی کپڑے کا خرچ ملے گا۔ دوا علاج حکیم طبیب کا خرچہ مرد کے ذمہ واجب نہیں۔ اپنے پاس سے خرچ کرے اگر مرد دیدے اس کا احسان ہے۔

مسئلہ ۷ عورت حج کرنے گئی تو اتنے زمانہ کا روٹی کپڑا مرد کے ذمہ نہیں البتہ اگر شوہر بھی ساتھ ہو تو اس زمانہ کا خرچ بھی ملیگا لیکن روٹی کپڑے کا جتنا خرچ گھر میں ملتا تھا اتنا ہی پانے کی مستحق ہے جو کچھ زیادہ لگے اپنے پاس سے لگاوے اور ریل اور جہاز وغیرہ کا کرایہ بھی مرد کے ذمے نہیں ہے۔

مسئلہ ۸ روٹی کپڑے میں دونوں کی رعایت کی جاوے گی اگر دونوں مالدار ہوں تو امیروں کی طرح کا کھانا کپڑا ملے گا۔ اور اگر دونوں غریب ہوں تو غریبوں کی طرح اور مرد غریب ہو اور عورت امیر۔ یا عورت غریب ہے، اور مرد امیر تو ایسا روٹی کپڑا دیوے کہ امیری سے کم ہو اور غریبی سے بڑھا ہوا ہو۔

مسئلہ ۹ عورت اگر بیمار ہے کہ گھر کا کاروبار نہیں کر سکتی یا ایسے بڑے گھر کی ہے کہ اپنے ہاتھ سے پیسنے کوٹنے کھانا پکانے کا کام نہیں کرتی بلکہ عیب سمجھتی ہے تو پکا پکایا کھانا دیا جاویگا۔ اور اگر دونوں باتوں میں سے کوئی بات نہ ہو تو گھر کا سب کام کاج اپنے ہاتھ سے کرنا واجب ہے۔ یہ سب کام خود کرے مرد کے ذمہ فقط اتنا ہے کہ چولھا چکی کچا اناج لکڑی کھانے پینے کے برتن وغیرہ لادیوے وہ اپنے ہاتھ سے پکاوے اور کھاوے۔

مسئلہ ۱۰ تیل کنگھی کھلی۔ صابون۔ وضو اور نہانے دھونے کا پانی مرد کے ذمہ ہے۔ اور سرمہ مسی، پان تمباکو مرد کے ذمہ نہیں دھوبی کی تنخواہ مرد کے ذمہ نہیں اپنے ہاتھ سے دھوئے اور پہنے اور اگر مرد دیدے اسکا احسان ہے۔

مسئلہ ۱۱ دائی جنائی کی مزدوری اس پر ہے جسنے بلوایا۔ مرد نے بلایا ہو تو مرد پر اور عورت نے بلوایا ہو تو اس پر۔ اور جو بے بلائے آگئی تو مرد پر۔

مسئلہ ۱۲ روٹی کپڑے کا خرچ ایک سال کا یا اس سے کچھ کم زیادہ پیشگی دیدیا اب اسمیں سے کچھ لوٹا نہیں سکتا۔

رہنے کے لئے گھر ملنے کا بیان

مسئلہ ۱ مرد کے ذمہ یہ بھی واجب ہے کہ بی بی کے رہنے کے لئے کوئی ایسی جگہ دے جس میں شوہر کا کوئی رشتہ دار نہ رہتا ہو بلکہ خالی ہو تاکہ میاں بی بی بالکل بے تکلفی سے رہ سکیں البتہ اگر عورت خود سب کے ساتھ رہنا گوارا کر لے تو ساجھے کے گھر میں بھی رکھنا درست ہے

مسئلہ ۲ گھر میں سے ایک جگہ عورت کو الگ کر دے کہ وہ اپنا مال اسباب حفاظت سے رکھے اور خود اسمیں رہے سہے اور اسکی قفل کنجی اپنے پاس رکھے کسی اور کو اسمیں دخل نہ ہو فقط عورت ہی کے قبضے میں رہے تو بس حق ادا ہو گیا۔ عورت کو اس سے زیادہ کا دعویٰ نہیں ہو سکتا اور یہ نہیں کہہ سکتی کہ پورا گھر میرے لئے الگ کر دو۔

مسئلہ ۳ جس طرح عورت کو اختیار ہے کہ اپنے لئے کوئی الگ گھر مانگے جس میں مرد کا کوئی رشتہ دار نہ رہنے پائے فقط عورت ہی کے قبضے میں رہے۔ اسی طرح مرد کو اختیار ہے کہ جس گھر میں عورت رہتی ہے وہاں اسکے رشتہ داروں کو نہ آنے دے نہ ماں کو نہ باپ کو نہ بھائی کو نہ کسی اور رشتہ دار کو۔

مسئلہ ۴ عورت اپنے ماں باپ کو دیکھنے کے لئے ہفتہ میں ایک دفعہ جا سکتی ہے۔ اور ماں باپ کے سوا اور رشتہ داروں کے لئے سال بھر میں ایک دفعہ اس سے زیادہ کا اختیار نہیں۔ اسی طرح اسکے ماں باپ بھی ہفتہ میں فقط ایک مرتبہ یہاں آ سکتے ہیں۔ مرد کو اختیار ہے کہ اس سے زیادہ جلدی جلدی نہ آنے دے۔ اور ماں باپ کے سوا اور رشتہ دار سال بھر میں فقط ایک دفعہ آ سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ آنے کا اختیار نہیں لیکن مرد کو اختیار ہے کہ زیادہ دیر نہ ٹھیرنے دے نہ ماں باپ کو نہ کسی اور کو۔ اور جاننا چاہیئے کہ رشتہ داروں سے مطلب وہ رشتہ دار ہیں جن سے نکاح ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہے۔ اور جو ایسے نہ ہوں وہ شرع میں غیر کے برابر ہیں

مسئلہ ۵ اگر باپ بہت بیمار ہے اور اس کا کوئی خبر لینے والا نہیں تو ضرورت کے موافق وہاں روز جایا کرے اگر باپ بیدین کافر ہو تب بھی یہی حکم ہے بلکہ اگر شوہر منع بھی کرے تب بھی جانا چاہیئے لیکن شوہر کے منع کرنے پر جانے سے روٹی کپڑے کا حق نہ رہے گا۔

مسئلہ ۶ غیر لوگوں کے گھر نہ جانا چاہیئے۔ اگر بیاہ شادی وغیرہ کی کوئی محفل ہو اور شوہر اجازت بھی دیدے تو بھی جانا درست نہیں شوہر اجازت دے گا تو وہ بھی گنہگار ہو گا۔ بلکہ محفل کے زمانہ میں اپنے محرم رشتہ دار کے یہاں جانا بھی درست نہیں۔

مسئلہ ۷ جس عورت کو طلاق مل گئی وہ بھی عدت تک روٹی کپڑا اور رہنے کا گھر پانے کی مستحق ہے البتہ جسکا خاوند مر گیا اسکو روٹی کپڑا اور گھر ملنے کا حق نہیں۔ ہاں اسکو میراث سب چیزوں میں ملے گی۔

مسئلہ ۸ اگر نکاح عورت ہی کی وجہ سے ٹوٹا جیسے سوتیلے لڑکے سے پھنس گئی یا جوانی کی خواہش سے فقط ہاتھ لگایا کچھ اور نہیں

ہوا، اسلئے مرد نے طلاق دے دی یا وہ بدین کافر ہوگئی یا اسلام سے پھر گئی اسلئے نکاح ٹوٹ گیا تو ان سب صورتوں میں عدت کے اندر اسکو روٹی کپڑا نہ ملے گا، البتہ رہنے کا گھر ملے گا۔ ہاں اگر وہ خود ہی چلی جائے تو اور بات ہے چھوڑ دیا جاوے گا۔

لڑکے کے حلالی ہونے کا بیان

مسئلہ جب کسی شوہر والی عورت کے اولاد ہوگی تو وہ اسی کے شوہر کی کہلاوے گی کسی شبہ پر یہ کہنا کہ یہ لڑکا اسکے میاں کا نہیں ہے بلکہ فلانے کا ہے درست نہیں اور اس لڑکے کو حرامی کہنا بھی درست نہیں اگر اسلام کی حکومت ہو تو ایسا کہنے والے کو کوڑے مارے جاویں

مسئلہ۲ حمل کی مدت کم سے کم چھ مہینے ہیں اور زیادہ سے زیادہ دو برس یعنی کم سے کم چھ مہینے بچہ پیٹ میں رہتا ہے پھر پیدا ہوتا ہے چھ مہینے سے پہلے نہیں پیدا ہوتا۔ اور زیادہ سے زیادہ دو برس پیٹ میں رہ سکتا ہے اس سے زیادہ پیٹ میں نہیں رہ سکتا ہے۔

مسئلہ۳ شریعت کا قاعدہ ہے کہ جب تک ہو سکے تب تک بچہ کو حرامی نہ کہینگے جب بالکل مجبوری ہو جاوے تب حرامی ہونے کا حکم لگا دینگے اور عورت کو گنہگار ٹھہراوینگے۔

مسئلہ۴ کسی نے اپنی بی بی کو طلاق رجعی دیدی۔ پھر دو برس سے کم میں اسکے کوئی بچہ پیدا ہوا تو لڑکا اسی شوہر کا ہے اسکو حرامی کہنا درست نہیں شریعت سے اسکا نسب ٹھیک ہے۔ اگر دو برس سے ایک دن بھی کم ہو تب بھی یہی حکم ہے ایسا سمجھیں گے کہ طلاق سے پہلے کا پیٹ ہے اور دو برس تک بچہ پیٹ میں رہا اور اب بچہ ہونے کے بعد اسکی عدت ختم ہوئی اور نکاح سے الگ ہوئی۔ ہاں اگر وہ عورت اس جننے سے پہلے خود ہی اقرار کر چکی ہو کہ میری عدت ختم ہوگئی تو مجبوری ہے اب یہ بچہ حرامی ہے بلکہ ایسی عورت کے اگر دو برس کے بعد بچہ ہوا اور ابھی تک عورت نے اپنی عدت ختم ہونے کا اقرار نہیں کیا ہے، تب بھی وہ بچہ اسی شوہر ہی کا ہے چاہے جے برس میں ہوا ہو۔ اور ایسا سمجھیں گے کہ طلاق دیدینے کے بعد عدت میں صحبت کی تھی اور طلاق سے باز آگیا تھا اسلئے وہ عورت اب بچہ پیدا ہونے کے بعد اسی کی بی بی ہے اور نکاح دونوں کا نہیں ٹوٹا اگر مرد کا بچہ نہ ہو تو وہ کہدے کہ میرا نہیں ہے اور جب انکار کرے گا تو لعان کا حکم ہوگا۔

مسئلہ۵ اگر طلاق بائن دیدی تو اسکا حکم یہ ہے کہ اگر دو برس کے اندر اندر پیدا ہو تب تو اسی مرد کا ہوگا اور اگر دو برس کے بعد ہو تو وہ حرامی ہے۔ ہاں اگر دو برس کے بعد پیدا ہونے پر بھی مرد دعوی کرے کہ یہ بچہ میرا ہے تو حرامی نہ ہوگا اور ایسا سمجھیں گے کہ عدت کے اندر دھوکے سے صحبت کر لی ہوگی اس سے پیٹ رہ گیا۔

مسئلہ۶ اگر نابالغ لڑکی کو طلاق مل گئی جو ابھی جوان تو نہیں ہوئی لیکن جوانی کے قریب قریب ہوگئی ہے پھر طلاق کے بعد

پورے نو مہینے میں بچہ پیدا ہوا تو وہ حرامی ہے اور اگر نو مہینے سے کم میں پیدا ہوا تو شوہر کا ہے البتہ وہ لڑکی عدت کے اندر ہی یعنی تین مہینے سے پہلے اقرار کرلے کہ مجھ کو پیٹ ہے تو وہ بچہ حرامی نہ ہوگا۔ دو برس کے اندر اندر پیدا ہونے سے باپ کا کہلاویگا۔

مسئلہ کسی کا شوہر مرگیا تو مرنے کے وقت سے اگر دو برس کے اندر بچہ پیدا ہوا تو وہ حرامی نہیں بلکہ شوہر کا بچہ ہے ہاں اگر وہ عورت اپنی عدت ختم ہو جانے کا اقرار کر چکی ہو تو مجبوری ہے۔ اب حرامی کہا جاوے گا۔ اور اگر دو برس کے بعد پیدا ہو تب بھی حرامی ہے تنبیہ۔ ان مسئلوں سے معلوم ہوا کہ جاہل لوگوں کی جو عادت ہے کہ کسی کے مرے پیچھے نو مہینے سے ایک دو مہینہ بھی زیادہ گذر کر بچہ پیدا ہو تو اُس عورت کو بدکار سمجھتے ہیں یہ بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ نکاح کے بعد چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو وہ حرامی ہے اور اگر پورے چھ مہینے یا اس سے زیادہ مدت میں ہوا تو وہ شوہر کا ہے اس پر بھی شبہ کرنا گناہ ہے البتہ اگر شوہر انکار کرے اور کہے کہ میرا نہیں ہے تو لعان کا حکم ہوگا۔

مسئلہ نکاح ہو گیا لیکن ابھی (رواج کے موافق) رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ بچہ پیدا ہو گیا (اور شوہر انکار نہیں کرتا کہ میرا بچہ نہیں ہے) تو وہ بچہ شوہر ہی سے (کہا جاویگا) حرامی نہیں (کہا جاوے گا) اور (دوسروں کو) اسکا حرامی کہنا درست نہیں۔ اگر شوہر کا نہ ہو تو وہ انکار کرے اور انکار کرنے پر لعان کا حکم ہوگا۔

مسئلہ میاں پردیس میں ہے اور مدت ہوگئی برسیں گذر گئیں کہ گھر نہیں آیا۔ اور یہاں لڑکا پیدا ہو گیا (اور شوہر اسکو اپنا ہی بتاتا ہے) تب بھی وہ (از روئے قانون شرع کے) حرامی نہیں اسی شوہر کا ہے۔ البتہ اگر شوہر خبر پا کر انکار کرے گا تو لعان کا حکم ہوگا

اولاد کی پرورش کا بیان

مسئلہ میاں بی بی میں جدائی ہوگئی اور طلاق مل گئی اور گود میں بچہ ہے تو اسکی پرورش کا حق ماں کو ہے۔ باپ اسکو نہیں چھین سکتا۔ لیکن بچہ کا سارا خرچ باپ ہی کو دینا پڑے گا۔ اور اگر ماں خود پرورش نہ کرے باپ کے حوالے کر دے تو باپ کو لینا پڑے گا۔ عورت کو زبردستی نہیں دے سکتا۔

مسئلہ اگر ماں نہ ہو یا ہے تو لیکن اس نے بچہ کے لینے سے انکار کر دیا تو پرورش کا حق نانی اور پرنانی کو ہے ان کے بعد دادی اور پردادی۔ یہ بھی نہ ہوں تو سگی بہنوں کا حق ہے کہ وہ اپنے بھائی کی پرورش کریں سگی بہنیں نہ ہوں تو سوتیلی بہنیں۔ مگر جو بہنیں ایسی ہوں کہ ان کی اور اس بچہ کی ماں ایک ہو وہ پہلے ہیں اور جو بہنیں ایسی ہوں کہ ان کا اور اس بچہ کا باپ ایک ہے وہ پیچھے ہیں پھر خالہ پھر پھوپی۔

مسئلہ اگر ماں نے کسی ایسے مرد سے نکاح کر لیا جو بچہ کا محرم رشتہ دار نہیں یعنی اس رشتہ میں ہمیشہ کے لئے نکاح حرام نہیں ہوتا

تو اب اس بچہ کی پرورش کا حق نہیں رہا۔ البتہ اگر اسی بچہ کے کسی ایسے رشتہ دار سے نکاح کیا جس سے نکاح درست نہیں ہوتا جیسے اسکے چچا سے نکاح کر لیا یا ایسا ہی کوئی اور رشتہ ہو تو ماں کا حق باقی ہے ماں کے سوا کوئی اور عورت جیسے بہن خالہ وغیرہ غیر مرد سے نکاح کرلے اسکا بھی یہی حکم ہے کہ اب اس بچہ کی پرورش کا حق نہیں رہا۔

مسئلہ۴ غیر مرد سے نکاح کر لینے کی وجہ سے حق جاتا رہا تھا لیکن پھر اس مرد نے چھوڑ دیا یا مر گیا تو اب پھر اسکا حق لوٹ آئے گا اور بچہ اسکے حوالہ کر دیا جاوے گا۔

مسئلہ۵ بچہ کے رشتہ داروں میں سے اگر کوئی عورت بچہ کی پرورش کے لئے نہ ملے تو اب باپ زیادہ مستحق ہے۔ پھر دادا وغیرہ اسی ترتیب سے جو ہم ولی نکاح کے بیان میں ذکر کر چکے ہیں لیکن اگر نامحرم رشتہ دار ہو اور بچہ کو اسے دینے میں آئندہ چل کر کسی خرابی کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں ایسے شخص کے سپرد کریں گے جہاں ہر طرح اطمینان ہو۔

مسئلہ۶ لڑکا جب تک سات برس کا نہ ہو تب تک اسکی پرورش کا حق رہتا ہے۔ جب سات برس کا ہو گیا تو اب باپ اس کو زبردستی لے سکتا ہے اور لڑکی کی پرورش کا حق نو برس تک رہتا ہے۔ جب نو برس کی ہو گئی تو باپ لے سکتا ہے۔ اب اس کو روکنے کا حق نہیں ہے۔

بیچنے اور مول لینے کا بیان

مسئلہ۱ جب ایک شخص نے کہا میں نے یہ چیز اتنے داموں پر بیچ دی اور دوسرے نے کہا میں نے لے لی تو وہ چیز بک گئی اور جس نے مول لیا ہے وہی اس کی مالک بن گئی۔ اب اگر وہ یہ چاہے کہ میں نہ بیچوں اپنے پاس ہی رہنے دوں۔ یا یہ چاہے کہ میں نہ خریدوں تو کچھ نہیں ہو سکتا ہے اسکو دینا پڑے گا اور اسکو لینا پڑے گا اور اس بک جانے کو بیع کہتے ہیں۔

مسئلہ۲ ایک نے کہا کہ میں نے یہ چیز دو پیسے کو تمہارے ہاتھ بیچی۔ دوسری نے کہا مجھے منظور ہے یا یوں کہا میں اتنے داموں پر راضی ہوں اچھا میں نے لے لیا تو ان سب باتوں سے وہ چیز بک گئی۔ اب نہ تو بیچنے والی کو یہ اختیار ہے کہ نہ دے اور نہ لینے والی کو یہ اختیار ہے کہ نہ خریدے لیکن یہ حکم اسوقت ہے کہ دونوں طرف سے یہ بات چیت ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے ہوئی ہو۔ اگر ایک نے کہا میں نے یہ چیز چار پیسے کو تمہارے ہاتھ بیچی اور وہ دوسری چار پیسے کا نام سنکر کچھ نہیں بولی اٹھ کھڑی ہوئی یا کسی اور سے صلاح لینے چلی گئی یا اور کسی کام کو چلی گئی اور جگہ بدل گئی تب اس نے کہا اچھا میں نے چار پیسے کو خرید لی تو ابھی وہ چیز نہیں بکی۔ ہاں اگر اسکے بعد وہ بیچنے والی کنجڑن وغیرہ

یوں کہدے کہ میں نے دیدی یا یوں کہے اچھا لے لو تو البتہ بک جاوے گی اسی طرح اگر وہ کنجڑن اُٹھ کھڑی ہوئی یا کسی کام کو چلی گئی تب دوسری نے کہا میں نے لے لیا تب بھی وہ چیز نہیں بکی۔ خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ جب ایک ہی جگہ دونوں طرف سے بات چیت ہوگی تب وہ چیز بکے گی۔

مسئلہ ۳۔ کسی نے کہا یہ چیز ایک پیسہ کو دے دو اُسنے کہا میں نے دیدی اس سے بیع نہیں ہوئی البتہ اسکے بعد اگر مول لینے والی نے پھر کہہ دیا کہ میں نے لے لیا تو بک گئی۔

مسئلہ ۴۔ کسی نے کہا یہ چیز ایک پیسہ کو میں نے لے لی اُس نے کہا لے لو تو بیع ہو گئی۔

مسئلہ ۵۔ کسی نے کسی چیز کے دام چکا کر اتنے دام اسکے ہاتھ پر رکھے اور وہ چیز اُٹھا لی اور اُس نے خوشی سے دام لے لئے پھر نہ تو اسنے زبان سے کہا کہ میں نے اتنے داموں پر یہ چیز بیچی نہ اُسنے کہا میں نے خریدی تو اُس لین دین ہو جانے سے بھی چیز بک جاتی ہے اور بیع درست ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۶۔ کوئی کنجڑن امرود بیچنے آئی بے پوچھے گچھے بڑے بڑے چار امرود اسکی ٹوکری میں سے نکال لے اور ایک پیسہ اسکے ہاتھ پر رکھدیا اور اُس نے خوشی سے پیسہ لے لیا تو بیع ہو گئی چاہے زبان سے کسی نے کچھ کہا ہو چاہے نہ کہا ہو۔

مسئلہ ۷۔ کسی نے موتیوں کی ایک لڑی کو کہا یہ لڑی دس پیسہ کو تمہارے ہاتھ بیچی۔ اسپر خریدنے والی نے کہا اس میں سے پانچ موتی میں نے لے لئے یا یوں کہا آدھے موتی میں نے خرید لئے تو جب تک وہ بیچنے والا اس پر راضی نہ ہو بیع نہیں ہو گی۔ کیونکہ اُسنے تو پوری لڑی کا مول کیا ہے تو جب تک وہ راضی نہ ہو لینے والے کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اس میں سے کچھ لیوے اور کچھ نہ لیوے اگر لیوے تو پوری لڑی لینا پڑے گی۔ ہاں البتہ اگر اُسنے یہ کہدیا ہو کہ ہر موتی ایک ایک پیسے کو اسپر اُسنے کہا اسمیں سے پانچ موتی میں نے خریدے تو پانچ موتی بک گئے۔

مسئلہ ۸۔ کسی کے پاس چار چیزیں ہیں بجلی، بالی، بندے، پتے۔ اُسنے کہا یہ سب میں نے چار آنے کو بیچا تو بے اسکی منظوری کے یہ اختیار نہیں ہے کہ بعضی چیزیں لیوے اور بعضی چھوڑ دے کیونکہ وہ سب کو ساتھ ملا کر بیچنا چاہتی ہے ہاں البتہ اگر ہر چیز کی قیمت الگ الگ بتلا دے تو اس میں سے ایک آدھ چیز بھی خرید سکتی ہے۔

مسئلہ ۹۔ بیچنے اور مول لینے میں یہ بھی ضروری ہے کہ جو سودا خریدے ہر طرح سے اسکو صاف کر لے کوئی بات ایسی گول مول نہ رکھے جس سے جھگڑا بکھیڑا پڑے۔ اسی طرح قیمت بھی صاف صاف مقرر اور طے ہو جانا چاہیئے۔ اگر دونوں میں سے ایک چیز بھی اچھی طرح معلوم اور طے نہ ہو گی تو بیع صحیح نہ ہو گی۔

مسئلہ ۱۰۔ کسی نے روپے کی یا پیسے کی کوئی چیز خریدی اب وہ کہتی ہے پہلے تم روپے دو تب میں چیز دوں گی اور یہ کہتی

ہے پہلے تو چیز دیدے تب میں روپے دوں۔ تو پہلے اس سے دام دلائے جائیں گے جب دام دیدے تب اس سے وہ چیز دلادیں گے دام کے وصول پانے تک اس چیز کے نہ دینے کا اسکو اختیار ہے اور اگر دونوں طرف ایک سی چیز ہے مثلاً دونوں طرف دام ہیں یا دونوں طرف سودا ہے۔ جیسے روپے کے پیسے لینے لگیں یا کپڑے کے بدلے کپڑا لینے لگیں اور دونوں میں یہی جھگڑا آن پڑے تو دونوں سے کہا جاوے گا کہ تم اسکے ہاتھ پر رکھو اور وہ تمہارے ہاتھ پر رکھے۔

قیمت کے معلوم ہونے کا بیان

مسئلہ کسی نے مٹھی بند کر کے کہا کہ جتنے دام ہمارے ہاتھ میں ہیں اتنے کو فلانی چیز دے دو اور معلوم نہیں کہ ہاتھ میں کیا ہے روپیہ ہے یا پیسہ ہے یا اشرفی ہے اور ایک ہے یا دو تو ایسی بیع درست نہیں۔

مسئلہ ۲ کسی شہر میں دو قسم کے پیسے چلتے ہیں تو یہ بھی بتلا دیوے کہ فلانے پیسہ کے بدلے میں یہ چیز لیتی ہوں اگر کسی نے یہ نہیں بتلایا فقط اتنا ہی کہا کہ میں نے یہ چیز ایک پیسہ کو بیچی۔ اسنے کہا کہ میں نے لے لی تو دیکھو کہ وہاں کس پیسہ کا زیادہ رواج ہے جس پیسہ کا رواج زیادہ ہو وہی پیسہ دینا پڑے گا اور اگر دونوں کا رواج برابر ہو تو بیع درست نہیں رہی بلکہ فاسد اور خراب ہو گئی۔

مسئلہ ۳ کسی کے ہاتھ میں کچھ پیسے ہیں اور اسنے مٹھی کھول کر دکھلا دیا کہ اتنے پیسوں کی یہ چیز دے دو اور اس نے وہ پیسے ہاتھ میں دیکھ لئے اور وہ چیز دیدی لیکن یہ نہیں معلوم ہوا کہ کتنے ہاتھ میں ہیں تب بھی بیع درست ہے اسی طرح اگر پیسوں کی ڈھیری سامنے بچھونے پر رکھی ہو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر بیچنے والی اتنے داموں کو چیز بیچ ڈالے اور یہ نہ جانے کہ کتنے آنے ہیں تو بیع درست ہے۔ غرضکہ جب اپنی آنکھ سے دیکھ لیوے کہ اتنے پیسے ہیں تو ایسے وقت اسکی مقدار بتلانا ضروری نہیں ہے اور اگر اس نے آنکھ سے نہیں دیکھا ہے تو ایسے وقت مقدار کا بتلانا ضروری ہے جیسے یوں کہے دس آنے کو ہم نے یہ چیز لی اگر اس صورت میں اسکی مقدار مقرر اور طے نہیں کی تو بیع فاسد ہو گئی۔

مسئلہ ۴ کسی نے یوں کہا آپ یہ چیز لے لیویں قیمت طے کرنے کی کیا ضرورت ہے جو دام ہوں گے آپ سے واجبی لے لئے جاوینگے۔ میں بھلا آپ سے زیادہ لوں گی۔ یا یہ کہا کہ آپ یہ چیز لے لیویں میں اپنے گھر پوچھ کر جو کچھ قیمت ہوگی پھر بتلا دوں گی یا یوں کہا اسی میل کی یہ چیز فلانی نے لی ہے جو دام انہوں نے دیئے ہیں وہی دام آپ بھی دے دیجئے گا یا اس طرح کہا کہ جو آپکا جی چاہے دے دیجئے گا میں ہرگز انکار نہ کروں گی جو کچھ دے دوگی لے لونگی یا اسطرح کہا کہ بازار سے پوچھوا جو اسکی قیمت ہو وہ

دیدینا۔ یا یوں کہا فلانی کو دکھلا لو جو قیمت وہ کہدیں تم دے دینا تو ان سب صورتوں میں بیع فاسد ہے۔ البتہ اگر اسی جگہ قیمت صاف معلوم ہوگئی اور جس گنجلک کی وجہ سے بیع فاسد ہوئی تھی وہ گنجلک جاتی رہی تو بیع درست ہو جاوے گی۔ اور اگر جگہ بدل جانے کے بعد معاملہ صاف ہوا تو پہلی بیع فاسد رہی۔ البتہ اس صاف ہونے کے بعد پھر نئے سرے سے بیع کرسکتی ہیں۔

مسئلہ ۵۔ کوئی دوکاندار مقرر ہے جس چیز کی ضرورت پڑتی ہے اسکی دوکان سے آجاتی ہے آج سیر بھر چھالیہ منگالیں کل دو سیر کتھہ آگیا کسی دن پاؤ بھر ناریل وغیرہ لے لیا اور قیمت کچھ نہیں پوچھوائی اور یوں سمجھی کہ جب حساب ہوگا تو جو کچھ نکلے گا دیدیا جاوے گا یہ درست ہے۔ اسی طرح عطار کی دوکان سے دوا کا نسخہ بندھوا منگایا اور قیمت نہیں دریافت کی اور یہ خیال کیا کہ تندرست ہونے کے بعد جو کچھ دام ہونگے دیدیئے جاوینگے یہ بھی درست ہے۔

مسئلہ ۶ کسی کے ہاتھ میں ایک روپیہ یا پیسہ ہے اسنے کہا کہ اس روپیہ کی یہ چیز ہم نے لی۔ تو اختیار ہے چاہے وہی روپیہ دیوے چاہے اسکے بدلے کوئی اور روپیہ دیدیوے مگر وہ دوسرا بھی کھوٹا نہ ہو۔

مسئلہ ۷ کسی نے ایک روپیہ کو کچھ خریدا تو اختیار ہے چاہے روپیہ دیوے چاہے دو اٹھنی دیدے اور چاہے چار چونی دیدے اور چاہے آٹھ دونی دے دیوے بیچنے والی اسکے لینے سے انکار نہیں کرسکتی۔ ہاں اگر ایک روپے کے پیسے دیوے تو بیچنے والی کو اختیار ہے چاہے لیوے چاہے نہ لیوے اگر وہ پیسے لینے پر راضی نہ ہو تو روپیہ ہی دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۸ کسی نے کوئی قلمدان یا صندوقچہ بیچا تو اسکی کنجی بھی بک گئی کنجی کے دام الگ نہیں لے سکتی اور نہ کنجی کو اپنے پاس رکھ سکتی ہے۔

سودا معلوم ہونے کا بیان

مسئلہ ۱ اناج غلہ وغیرہ سب چیزوں میں اختیار ہے چاہے تول کے حساب سے لیوے اور یوں کہدے کہ ایک روپے کے بیس سیر گیہوں میں نے خریدے اور چاہے یوں ہی مول کر کے لے لیوے اور یوں کہدے کہ گیہوں کی یہ ڈھیری میں نے ایک روپے کو خریدی پھر اس ڈھیری میں چاہے جتنے گیہوں نکلیں سب اسی کے ہیں۔

مسئلہ ۲ کنڈے، آم، امرود، نارنگی وغیرہ میں بھی اختیار ہے کہ گنتی کے حساب سے لیوے یا ویسے ہی ڈھیر کا مول کر کے لیوے۔ اگر ایک ٹوکری کے سب آم دو آنے کو خرید لئے اور گنتی اسکی کچھ معلوم نہیں کہ کتنے ہیں تو بیع درست ہے اور سب آم اسی کے ہیں چاہے کم نکلیں چاہے زیادہ۔

مسئلہ ۳ کوئی عورت بیر وغیرہ کوئی چیز بیچنے آئی اُس سے کہا کہ ایک پیسہ کو اس اینٹ کے برابر تول دے اور وہ بھی اس اینٹ کے برابر تول دینے پر راضی ہوگئی اور اس اینٹ کا وزن کسی کو نہیں معلوم کہ کتنی بھاری نکلے گی تو یہ بیع بھی درست ہے۔

مسئلہ ۴ آم کا یا امرود نارنگی وغیرہ کا پورا ٹوکرا ایک روپے کو اس شرط پر خریدا کہ اس میں چار سو آم ہیں۔ پھر جب گنے گئے تو اس میں تین سو ہی نکلے۔ لینے والی کو اختیار ہے چاہے لیوے چاہے نہ لیوے اگر لیوے گی تو پورا ایک روپیہ نہ دینا پڑیگا بلکہ ایک سیکڑے کے دام کم کر کے فقط بارہ آنے دیوے اور اگر ساڑھے تین سو نکلیں تو چودہ آنے دے۔ غرضکہ جتنے آم کم ہوں اُتنے دام بھی کم ہو جاوینگے اور اگر اس ٹوکرے میں چار سو سے زیادہ آم ہوں تو جتنے زیادہ ہیں وہ بیچنے والی کے ہیں اسکو چار سو سے زیادہ لینے کا حق نہیں ہے ہاں اگر پورا ٹوکرا خرید لیا اور کچھ مقرر نہیں کیا کہ اسمیں کتنے آم ہیں تو جو کچھ نکلے سب اسی کا ہے چاہے کم نکلیں اور چاہے زیادہ۔

مسئلہ ۵ بنارسی دوپٹہ یا چکن کا دوپٹہ یا پلنگ پوش یا ازار بند وغیرہ کوئی ایسا کپڑا خریدا کہ اگر اس میں سے کچھ پھاڑ لیویں تو نکما اور خراب ہو جاوے گا۔ اور خریدتے وقت یہ شرط کر لی تھی کہ یہ دوپٹہ تین گز کا ہے، پھر جب ناپا تو کچھ کم نکلا تو جتنا کم نکلا ہے اسکے بدلے میں دام نہ کم ہونگے بلکہ جتنے دام طے ہوئے ہیں وہ پورے دینا پڑینگے ہاں کم نکلنے کی وجہ سے بس اتنی رعایت کی جاوے گی کہ دونوں طرف سے پکی بیع ہو جانے پر بھی اسکو اختیار ہے چاہے لیوے چاہے نہ لیوے اور اگر کچھ زیادہ نکلا تو وہ بھی اُسی کا ہے اور اسکے بدلے میں دام کچھ زیادہ دینا نہ پڑینگے۔

مسئلہ ۶ کسی نے رات کو دو ریشمی ازار بند ایک روپے کے لئے جب صبح کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک اُن میں کا سوتی ہے تو دونوں کی بیع جائز نہیں ہوئی نہ ریشمی کی نہ سوتی کی۔ اسی طرح اگر دو انگوٹھیاں شرط کر کے خریدیں کہ دونوں کا نگ فیروزہ کا ہے پھر معلوم ہوا کہ ایک میں فیروزہ نہیں ہے کچھ اور ہے تو دونوں کی بیع ناجائز ہے اب اگر ان میں سے ایک کا یا دونوں کا لینا منظور ہو تو اسکی ترکیب یہ ہے کہ پھر سے بات چیت کر کے خریدے۔

اُدھار لینے کا بیان

مسئلہ کسی نے اگر کوئی سودا اُدھار خریدا تو یہ بھی درست ہے لیکن اتنی بات ضروری ہے کہ کچھ مدت مقرر کر کے کہدے کہ پندرہ دن میں یا مہینے بھر میں یا چار مہینے میں تمہارے دام دیدوں گی اگر کچھ مدت مقرر نہیں کی فقط اتنا کہہ دیا کہ ابھی دام نہیں ہیں پھر دیدوں گی۔ سو اگر یوں کہا ہے کہ میں اس شرط سے خریدتی ہوں کہ دام پھر دوں گی تو بیع فاسد ہوگئی اور اگر خریدنے

کے اندر یہ شرط نہیں لگائی خرید کر کہہ دیا کہ دام پھر دوں گی تو کچھ ڈر نہیں اور اگر خریدتے کے اندر کچھ کہا نہ خرید کر کچھ کہا تب بھی بیع درست ہوگئی۔ اور ان دونوں صورتوں میں اس چیز کے دام ابھی دینا پڑینگے۔ ہاں اگر بیچنے والی کچھ دن کی مہلت دیدے تو اور بات ہے لیکن اگر مہلت نہ دے اور ابھی دام مانگے تو دینا پڑینگے۔

مسئلہ۲ کسی نے خریدتے وقت یوں کہا کہ فلانی چیز ہمکو دیدو جب خرچ آویگا تب دام لے لینا یا یوں کہا جب میرا بھائی آویگا تب دیدونگی یا یوں کہا جب کھیتی کٹے گی تب دیدونگی یا اُسنے اسطرح کہا بی تم لیلو جب جی چاہے دام دے دینا یہ بیع فاسد ہوگئی بلکہ کچھ نہ کچھ مدت مقرر کر کے لینا چاہیئے اور اگر خرید کر ایسی بات کہہ دی تو بیع ہوگئی اور سودے والی کو اختیار ہے کہ ابھی دام مانگ لے لیکن صرف کھیتی کٹنے کے مسئلہ میں کہ اس صورت میں کھیتی کٹنے سے پہلے نہیں مانگ سکتی۔

مسئلہ۳ نقد داموں پر ایک روپیہ کے بیس سیر گیہوں بکتے ہیں مگر کسی کو اُدھار لینے کی وجہ سے اُسنے روپے کے پندرہ سیر گیہوں دیئے تو یہ بیع درست ہے، مگر اُسی وقت معلوم ہو جانا چاہیئے کہ اُدھار مول لے گی۔

مسئلہ۴ یہ حکم اسوقت ہے جبکہ خریدار سے اوّل پوچھ لیا ہو کہ نقد لوگے یا اُدھار۔ اگر اُسنے نقد کہا تو بیس سیر دیدیئے اور اگر ادھار کہا تو پندرہ سیر دیدیئے۔ اور اگر معاملہ اسطرح کیا کہ خریدار سے یوں کہا کہ اگر نقد لوگے تو ایک روپیہ کے بیس سیر ہونگے اور اُدھار لوگے تو پندرہ سیر ہونگے یہ جائز نہیں۔

مسئلہ۵ ایک مہینے کے وعدے پر کوئی چیز خریدی پھر ایک مہینہ ہو چکا تب کہہ سنکر کچھ اور مدت بڑھوالی کہ پندرہ دن کی مہلت اور دیدو تو تمہارے دام ادا کر دوں۔ اور وہ بیچنے والی بھی اس پر رضامند ہوگئی تو پندرہ دن کی مہلت اور مل گئی اور اگر وہ راضی نہ ہو تو ابھی مانگ سکتی ہے۔

مسئلہ۶ جب اپنے پاس دام موجود ہوں تو ناحق کسی کو ٹالنا کہ آج نہیں کل آنا۔ اسوقت نہیں اسوقت آنا ابھی روپیہ تڑوایا نہیں ہے جب تڑوا لیا جاوے گا تب دام ملیں گے یہ سب باتیں حرام ہیں جب وہ مانگے اُسی وقت روپیہ تڑوا کر دام دے دینا چاہیئے۔ ہاں البتہ اگر اُدھار خریدا ہے تو جتنے دن کے وعدے پر خریدا ہے اُتنے دن کے بعد دینا واجب ہوگا اب وعدہ پورا ہونے کے بعد ٹالنا اور دوڑانا جائز نہیں ہے لیکن اگر سچ مچ اسکے پاس ہیں ہی نہیں۔ نہ کہیں سے بندوبست کر سکتی ہے تو مجبوری ہے جب آوے اُسوقت نہ ٹالے۔

پھیر دینے کی شرط کر لینے کا بیان اور اس کو شرع میں خیار شرط کہتے ہیں

مسئلہ۱ خریدتے وقت یوں کہدیا کہ ایک دن یا دو دن یا تین دن تک ہم کو لینے نہ لینے کا اختیار ہے جی چاہے گا لینگے

نہیں تو پھیر دینگے تو یہ درست ہے۔ جتنے دن کا اقرار کیا ہے اتنے دن تک پھیر دینے کا اختیار ہے چاہے لیوے چاہے پھیر دیوے

مسئلہ ۲ کسی نے کہا کہ تین دن تک مجھ کو لینے نہ لینے کا اختیار ہے پھر تین دن گذر گئے اور اُسنے کچھ جواب نہیں دیا نہ وہ چیز پھیری تو اب وہ چیز لینی پڑے گی پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔ ہاں اگر وہ رعایت کر کے پھیر لیوے تو خیر پھیر دیوے بے رضامندی کے نہیں پھیر سکتی۔

مسئلہ ۳ تین دن سے زیادہ کی شرط کرنا درست نہیں ہے۔ اگر کسی نے چار یا پانچ دن کی شرط کی تو دیکھو تین دن کے اندر اس نے کچھ جواب دیا یا نہیں۔ اگر تین دن کے اندر اُس نے پھیر دیا تو بیع پھر گئی اور اگر کہہ دیا کہ میں نے لے لیا تو بیع درست ہوگئی اور اگر تین دن گذر گئے اور کچھ حال معلوم نہ ہوا کہ لیوے گی یا نہ لیوے گی تو بیع فاسد ہوگئی۔

مسئلہ ۴ اسی طرح بیچنے والی بھی کہہ سکتی ہے کہ تین دن تک مجھ کو اختیار ہے اگر چاہوں گی تو تین دن کے اندر پھیر لوں گی تو یہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۵ خریدتے وقت کہہ دیا تھا کہ تین دن تک مجھے پھیر دینے کا اختیار ہے پھر دوسرے دن آئی اور کہہ دیا کہ میں نے وہ چیز لے لی اب نہ پھیروں گی تو اب وہ اختیار جاتا رہا اب نہیں پھیر سکتی بلکہ اگر اپنے گھر ہی میں آکر کہہ دیا کہ میں نے یہ چیز لے لی اب نہ پھیروں گی تب بھی وہ اختیار جاتا رہا۔ اور جب بیع کا توڑنا اور پھیرنا منظور ہو تو بیچنے والے کے سامنے توڑنا چاہیئے اُسکی پیٹھ پیچھے توڑنا درست نہیں ہے۔

مسئلہ ۶ کسی نے کہا تین دن تک میری ماں کو اختیار ہے اگر کہے گی تو لے لوں گی نہیں تو پھیر دوں گی تو یہ بھی درست ہے اب تین دن کے اندر وہ یا اُسکی ماں پھیر سکتی ہیں اور اگر خود وہ یا اُسکی ماں کہدے کہ میں نے لے لی اب نہ پھیروں گی تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔

مسئلہ ۷ دو یا تین تھان لئے اور کہا کہ تین دن تک ہم کو اختیار ہے کہ اس میں سے جو پسند ہو گا ایک تھان دس روپے کو لے لیں گے تو یہ درست ہے، تین دن کے اندر اس میں سے ایک تھان پسند کر لیوے اور چار یا پانچ تھان اگر لئے اور کہا کہ اس میں سے ایک پسند کر لیں گے تو یہ بیع فاسد ہے۔

مسئلہ ۸ کسی نے تین دن تک پھیر دینے کی شرط ٹھیرالی تھی پھر وہ چیز اپنے گھر برتنا شروع کر دی جیسے اوڑھنے کی چیز تھی تو اوڑھنے لگی یا پہننے کی چیز تھی اسکو پہن لیا یا بچھانے کی چیز تھی اسکو بچھانے لگی تو اب پھیر دینے کا اختیار نہیں رہا۔

مسئلہ ۹ ہاں اگر استعمال صرف دیکھنے کے واسطے ہوا ہے تو پھیر دینے کا حق ہے مثلاً سلا ہوا کرتا یا چادر یا دری خریدی تو یہ دیکھنے کے لئے کہ یہ کرتہ ٹھیک بھی آتا ہے یا نہیں ایک مرتبہ پہن کر دیکھا اور فوراً اُتار دیا۔ یا چادر کی لمبائی چوڑائی اور ہر

دیکھی یا دری کی لمبائی چوڑائی بچھا کر دیکھی تو بھی پھیر دینے کا حق حاصل ہے۔

بے دیکھی ہوئی چیز کے خریدنے کا بیان

مسئلہ ۱: کسی نے کوئی چیز بے دیکھے ہوئے خرید لی تو یہ بیع درست ہے، لیکن جب دیکھے تو اسکو اختیار ہے پسند ہو تو رکھے نہیں تو پھیر دیوے اگرچہ اسمیں کوئی عیب بھی نہ ہو۔ اور جیسی ٹھہرائی تھی ویسی ہی ہو تب بھی رکھنے نہ رکھنے کا اختیار رہتا ہے۔

مسئلہ ۲: کسی نے بے دیکھے اپنی چیز بیچ ڈالی تو اس بیچنے والی کو دیکھنے کے بعد پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے دیکھنے کے بعد اختیار فقط لینے والی کو ہوتا ہے۔

مسئلہ ۳: کوئی کنجڑن مٹر کی پھلیاں بیچنے کو لائی اسمیں اوپر تو اچھی اچھی تھیں انکو دیکھ کر پورا ٹوکرا لے لیا لیکن نیچے خراب نکلیں تو اب بھی اسکو پھیر دینے کا اختیار ہے البتہ اگر سب پھلیاں یکساں ہوں تو تھوڑی سی پھلیاں دیکھ لینا کافی ہے چاہے سب پھلیاں دیکھے چاہے نہ دیکھے پھیرنے کا اختیار نہ رہے گا۔

مسئلہ ۴: امرود یا انار یا نارنگی وغیرہ کوئی ایسی چیز خریدی کہ سب یکساں نہیں ہوا کرتیں تو جب تک سب نہ دیکھے تب تک اختیار رہتا ہے تھوڑے کے دیکھ لینے سے اختیار نہیں جاتا۔

مسئلہ ۵: اگر کوئی چیز کھانے پینے کی خریدی تو اسمیں فقط دیکھ لینے سے اختیار نہیں جائے گا بلکہ چکھنا بھی چاہئے اگر چکھنے کے بعد ناپسند ٹھہرے تو پھیر دینے کا اختیار ہے۔

مسئلہ ۶: بہت زمانہ ہو گیا کہ کوئی چیز دیکھی تھی اب آج اسکو خرید لیا لیکن ابھی دیکھا نہیں پھر جب گھر لا کر دیکھا تو جیسی دیکھی تھی بالکل ویسی ہی اسکو پایا تو اب دیکھنے کے بعد پھیر دینے کا اختیار نہیں ہے۔ ہاں اگر اتنے دنوں میں کچھ فرق ہو گیا ہو تو دیکھنے کے بعد اسکے لینے نہ لینے کا اختیار ہو گا۔

سودے میں عیب نکل آنے کا بیان

مسئلہ ۱: جب کوئی چیز بیچے تو واجب ہے جو کچھ اسمیں عیب و خرابی ہو سب بتلا دیوے نہ بتلانا اور دھوکہ دیکر بیچ ڈالنا حرام ہے۔

مسئلہ ۲: جب خرید چکی تو دیکھا اسمیں کوئی عیب ہے جیسے تھان کو چوہوں نے کتر ڈالا ہے یا دوشالے میں کیڑا لگ گیا ہے یا اور کوئی عیب نکل آیا تو اب اس خریدنے والی کو اختیار ہے چاہے رکھ لے اور لے لیوے چاہے پھیر دیوے لیکن اگر رکھ لیوے تو پورے دام دینا پڑینگے اس عیب کے عوض میں کچھ دام کاٹ لینا درست نہیں البتہ اگر دام کی کمی پر وہ بیچنے والا بھی

راضی ہو جاوے تو کم کر کے دینا درست ہے۔

مسئلہ ۳ کسی نے کوئی تھان خرید کر رکھا تھا کسی لڑکے نے اسکا ایک کونا پھاڑ ڈالا یا قینچی سے کتر ڈالا۔ اسکے بعد دیکھا کہ وہ اندر سے خراب ہے جا بجا چوہے کتر گئے ہیں تو اب اسکو نہیں پھیر سکتی کیونکہ ایک اور عیب تو اسکے گھر ہو گیا ہے البتہ اس عیب کے بدلے میں جو کہ بیچنے والی کے گھر کا ہے دام کم کر دیئے جاویں۔ لوگوں کو دکھایا جاوے جو وہ تجویز کریں اتنا کم کر دو۔

مسئلہ ۴ اسی طرح اگر کپڑا قطع کر چکی تب عیب معلوم ہوا تب بھی پھیر نہیں سکتی البتہ دام کم کر دیئے جاویں گے لیکن اگر بیچنے والی کہے کہ میرا قطع کیا ہوا دیدو اور اپنے سب دام لے لو میں دام کم نہیں کرتی تو اسکو یہ اختیار حاصل ہے خریدنے والی انکار نہیں کر سکتی اگر قطع کر کے سی بھی لیا تھا پھر عیب معلوم ہوا تو عیب کے بدلے دام کم کر دیئے جاوینگے اور بیچنے والی اس صورت میں اپنا کپڑا نہیں لے سکتی اور اگر اس خریدنے والی نے وہ کپڑا بیچ ڈالا یا اپنے نابالغ بچہ کے پہنانے کی نیت سے قطع کر ڈالا بشرطیکہ بالکل اسکے دے ڈالنے کی نیت کی ہو اور پھر اس میں عیب نکلا تو اب دام کم نہیں کئے جاوینگے۔ اور اگر بالغ اولاد کی نیت سے قطع کیا تھا اور پھر عیب نکلا تو اب دام کم کر دیئے جاوینگے۔

مسئلہ ۵ کسی نے فی انڈا ایک پیسہ کے حساب سے کچھ انڈے خریدے جب توڑے تو سب گندے نکلے تو سارے دام پھیر سکتی ہے اور ایسا سمجھیں گے کہ گویا اسنے بالکل خریدا ہی نہیں اور اگر بعضے گندے نکلے بعضے اچھے تو گندوں کے دام پھیر سکتی ہے۔ اور اگر کسی نے بیس پچیس انڈوں کے یکمشت دام لگا کر خرید لئے کہ یہ سب انڈے پانچ آنے کو میں نے لئے تو دیکھو کتنے خراب نکلے اگر سو میں پانچ چھ خراب نکلے تو اسکا کچھ اعتبار نہیں اور اگر زیادہ خراب نکلے تو خراب کے دام حساب سے پھیر لیوے۔

مسئلہ ۶ کھیرا، ککڑی، خربوزہ، تربوز، لوکی، بادام، اخروٹ وغیرہ کچھ خریدا۔ جب توڑے اندر سے بالکل خراب نکلے تو دیکھو کہ کام میں آسکتے ہیں یا بالکل نکمے اور پھینک دینے کے قابل ہیں اگر بالکل خراب اور نکمے ہوں تب تو یہ بیع بالکل صحیح نہیں ہوئی اپنے سب دام پھیر لیوے اور اگر کسی کام میں آسکتے ہوں تو جتنے دام بازار میں لگیں اتنے دیئے جاویں پوری قیمت نہ دی جاوے گی۔

مسئلہ ۷ اگر سو بادام میں چار ہی پانچ خراب نکلے تو کچھ اعتبار نہیں۔ اور اگر زیادہ خراب نکلے تو جتنے خراب ہیں ان کے دام کاٹ لینے کا اختیار ہے۔

مسئلہ ۸ ایک روپیہ کے پندرہ سیر گیہوں خریدے یا ایک روپیہ کا ڈیڑھ سیر گھی لیا۔ اسمیں سے کچھ تو اچھا نکلا اور کچھ خراب نکلا تو یہ درست نہیں ہے کہ اچھا اچھا لے لیوے اور خراب خراب پھیر دیوے بلکہ اگر لیوے تو سب لینا پڑے گا اور پھیرے تو سب پھیرے ہاں البتہ اگر بیچنے والی خود راضی ہو جائے کہ اچھا اچھا لے لو اور جتنا خراب ہے وہ پھیر دو تو ایسا کرنا درست ہے

بے اسکی مرضی کے نہیں کر سکتی۔

مسئلہ ۹ عیب نکلنے کے وقت پھیر دینے کا اختیار اسی وقت ہے جبکہ عیب دار چیز کے لینے پر کسی طرح رضامندی ثابت نہ ہوتی ہو اور اگر اسی کے لینے پر راضی ہو جاوے تو اب اسکا پھیرنا جائز نہیں البتہ بیچنے والی خوشی سے پھیر لیوے تو پھیرنا درست ہے جیسے کسی نے ایک بکری یا گائے وغیرہ کوئی چیز خریدی جب گھر آئی تو معلوم ہوا کہ یہ بیمار ہے یا اسکے بدن میں کہیں زخم ہے پس اگر دیکھنے کے بعد اپنی رضامندی ظاہر کرے کہ خیر ہم نے عیب دار ہی لے لی تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔ اور اگر زبان سے نہیں کہا لیکن ایسے کام کئے جس سے رضامندی معلوم ہوتی ہے جیسے اسکی دوا علاج کرنے لگی تب بھی پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔

مسئلہ ۱۰ بکری کا گوشت خریدا پھر معلوم ہوا کہ بھیڑ کا گوشت ہے تو پھیر سکتی ہے۔

مسئلہ ۱۱ موتیوں کا ہار یا اور کوئی زیور خریدا اور کسی وقت اسکو پہن لیا یا جوتہ خریدا اور پہنے پہنے چلنے پھرنے لگی تو اب عیب کی وجہ سے پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔ ہاں اگر اس وجہ سے پہنا ہو کہ پاؤں میں دیکھوں آتا ہے یا نہیں اور پیر کو چلنے میں کچھ تکلیف تو نہیں ہوتی تو اس آزمائش کے لئے ذرا دیر کے پہننے سے کچھ حرج نہیں اب بھی پھیر سکتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی چارپائی یا تخت خریدا اور کسی ضرورت سے اسکو بچھا کر بیٹھی یا تخت پر نماز پڑھی اور استعمال کرنے لگی تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں رہا۔ اسی طرح اور سب چیزوں کو سمجھ لو۔ اگر اس سے کام لینے لگے تو پھیرنے کا اختیار نہیں رہتا ہے۔

مسئلہ ۱۲ بیچتے وقت اسنے کہہ دیا کہ خوب دیکھ بھال لو اگر اسمیں کچھ عیب نکلے یا خراب ہو تو میں ذمہ دار نہیں۔ اس کہنے پر بھی اسنے لے لیا تو اب چاہے جتنے عیب اسمیں نکلیں پھیرنے کا اختیار نہیں ہے اور اس طرح بیچنا بھی درست ہے۔ اس کہہ دینے کے بعد عیب کا بتلانا واجب نہیں ہے۔

بیع باطل اور فاسد وغیرہ کا بیان

مسئلہ ۱ جو بیع شرع میں بالکل ہی غیر معتبر اور لغو ہو اور ایسا سمجھیں کہ اسنے بالکل خریدا ہی نہیں۔ اور اسنے بیچا ہی نہیں اسکو باطل کہتے ہیں اسکا حکم یہ ہے کہ خریدنے والا اسکا مالک نہیں ہوا۔ وہ چیز اب تک اسی بیچنے والے کی ملک میں ہے اسلئے خریدنے والی کو نہ تو اسکا کھانا جائز نہ کسی کو دینا جائز۔ کسی طرح سے اپنے کام میں لانا درست نہیں۔ اور جو بیع ہو تو گئی ہو لیکن اس میں کچھ خرابی آ گئی ہے اسکو بیع فاسد کہتے ہیں اسکا حکم یہ ہے کہ جب تک خریدنے والی کے قبضہ میں آ جاوے تب تک وہ خریدی ہوئی چیز اسکی ملک میں نہیں آتی۔ اور جب قبضہ کر لیا تو ملک میں تو آ گئی لیکن حلال طیب نہیں ہے اسلئے اسکو کھانا پینا یا کسی اور طرح سے اپنے کام میں لانا درست نہیں بلکہ ایسی بیع کا توڑ دینا واجب ہے۔ لینا ہو تو پھر سے بیع

کریں اور مول لیویں۔ اگر یہ بیع نہیں توڑی بلکہ کسی اور کے ہاتھ وہ چیز بیچ ڈالی تو گناہ ہوا اور اس دوسری خریدنے والی کے لئے اسکا کھانا پینا اور استعمال کرنا جائز ہے اور یہ دوسری بیع درست ہو گئی۔ اگر نفع لے کر بیچا ہو تو نفع کا خیرات کر دینا واجب ہے اپنے کام میں لانا درست نہیں۔

مسئلہ ۲ زمینداروں کے یہاں یہ جو دستور ہے کہ تالاب کی مچھلیاں بیچ دیتے ہیں یہ بیع باطل ہے۔ تالاب کے اندر جتنی مچھلیاں ہوتی ہیں جب تک شکار کر کے پکڑی نہ جاویں تب تک اُن کا کوئی مالک نہیں ہے شکار کر کے جو کوئی پکڑے وہی اُن کا مالک بن جاتا ہے۔ جب یہ بات سمجھ میں آگئی تو اب سمجھو کہ جب یہ زمیندار ان کا مالک ہی نہیں تو بیچنا کیسے درست ہوگا۔ ہاں اگر زمیندار خود مچھلیاں پکڑ کر بیچا کریں تو البتہ درست ہے۔ اگر کسی اور سے پکڑواوینگے تو وہی مالک بن جاوے گا زمیندار کا اس پکڑی ہوئی مچھلی میں کچھ حق نہیں ہے۔ اسی طرح مچھلیوں کے پکڑنے سے لوگوں کو منع کرنا بھی درست نہیں ہے۔

مسئلہ ۳ کسی کی زمین میں خود بخود گھاس اُگی نہ اُسنے لگایا نہ اسکو پانی دے کر سینچا تو یہ گھاس بھی کسی کی ملک نہیں ہے جس کا جی چاہے کاٹ لیجاوے نہ اسکا بیچنا درست ہے اور نہ کاٹنے سے کسی کو منع کرنا درست ہے، البتہ اگر پانی دے کر سینچا اور خدمت کی ہو تو اسکی ملک ہو جائے گی۔ اب بیچنا بھی جائز ہے اور لوگوں کو منع کرنا بھی درست ہے۔

مسئلہ ۴ جانور کے پیٹ میں جو بچہ ہے پیدا ہونے سے پہلے اُس بچہ کا بیچنا باطل ہے۔ اور اگر پورا جانور بیچ دیا تو درست ہے لیکن اگر یوں کہہ دیا کہ میں یہ بکری تو بیچتی ہوں لیکن اسکے پیٹ کا بچہ نہیں بیچتی ہوں جب پیدا ہو تو وہ میرا ہے تو یہ بیع فاسد ہے۔

مسئلہ ۵ جانور کے تھن میں جو دودھ بھرا ہوا ہے دوہنے کے پہلے اسکا بیچنا باطل ہے پہلے دودھ لیوے تب بیچے اسی طرح بھیڑ، دنبہ وغیرہ کے بال جب تک کاٹ نہ لیوے تب تک بالوں کا بیچنا ناجائز اور باطل ہے۔

مسئلہ ۶ جو دھنی یا لکڑی مکان میں یا چھت میں لگی ہوئی ہے کھودنے یا نکالنے سے پہلے اسکا بیچنا درست نہیں ہے۔

مسئلہ ۷ آدمی کے بال اور ہڈی وغیرہ کسی چیز کا بیچنا ناجائز اور باطل ہے اور ان چیزوں کا اپنے کام میں لانا اور برتنا بھی درست نہیں ہے۔

مسئلہ ۸ بجز خنزیر کے دوسرے مُردار کی ہڈی اور بال اور سینگ پاک ہیں ان سے کام لینا بھی جائز ہے اور بیچنا بھی جائز ہے

مسئلہ ۹ تم نے ایک بکری یا اور کوئی چیز کسی سے پانچ روپے کو مول لی اور اس بکری پر قبضہ کر لیا اور اپنے گھر منگا کر بندھوالی لیکن ابھی دام نہیں دیئے پھر اتفاق سے اسکے دام نہ دے سکی یا اب اسکا رکھنا منظور نہ ہوا اسلئے تم نے کہا کہ یہی بکری چار روپے میں لے جاؤ ایک روپیہ ہم تم کو اور دے دینگے۔ یہ بیچنا اور لینا جائز نہیں جب تک اسکو روپے نہ دے چکے اسوقت تک کم داموں پر اسکے ہاتھ بیچنا درست نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰: کسی نے اس شرط پر اپنا مکان بیچا کہ ایک مہینے تک ہم نہ دیں گے بلکہ خود اسمیں رہیں گے۔ یا یہ شرط ٹھہرائی کہ اتنے روپے تم ہم کو قرض دے دو۔ یا کپڑا اس شرط پر خریدا کہ تم ہی قطع کر کے سی دینا۔ یا یہ شرط کی کہ ہمارے گھر تک پہنچا دینا یا اور کوئی ایسی شرط مقرر کی جو شریعت سے واہیات اور ناجائز ہے تو یہ سب بیع فاسد ہے۔

مسئلہ ۱۱: یہ شرط کر کے ایک گائے خریدی کہ یہ چار سیر دودھ دیتی ہے تو بیع فاسد ہے البتہ اگر کچھ مقدار نہیں مقرر کی فقط یہ شرط کی کہ یہ گائے بہت دودھیاری ہے تو بیع جائز ہے۔

مسئلہ ۱۲: مٹی یا چینی کے کھلونے یعنی تصویریں بچوں کے لئے خریدے تو یہ بیع باطل ہے شرع میں ان کھلونوں کی کچھ قیمت نہیں لہٰذا اسکے کچھ دام نہ دلائے جاوینگے اگر کوئی توڑ دے تو کچھ تاوان بھی دینا نہ پڑے گا۔

مسئلہ ۱۳: کچھ اناج گھی تیل وغیرہ روپے کے دس سیر اور کچھ نرخ طے کر کے خریدا تو دیکھو کہ اس بیع ہونیکے بعد اس نے تمہارے یا تمہارے بھیجے ہوئے آدمی کے سامنے تول کر دیا ہے یا تمہارے اور تمہارے بھیجے ہوئے آدمی کے سامنے نہیں تولا بلکہ کہا تم جاؤ ہم تول کر گھر بھیجے دیتے ہیں یا پہلے سے الگ تولا ہوا رکھا تھا اس نے اسی طرح اٹھا دیا پھر نہیں تولا۔ یہ تین صورتیں ہوئیں پہلی صورت کا حکم یہ ہے کہ گھر میں لا کر اب اسکا تولنا ضروری نہیں ہے بغیر تولے بھی اسکا کھانا پینا بیچنا وغیرہ سب صحیح ہے۔ اور دوسری اور تیسری صورت کا حکم یہ ہے کہ جب تک خود نہ تول لے تب تک اسکا کھانا پینا بیچنا وغیرہ کچھ درست نہیں اگر بے تولے بیچ دیا تو بیع فاسد ہوگئی پھر اگر تول بھی لیوے تب بھی یہ بیع درست نہیں ہوئی۔

مسئلہ ۱۴: بیچنے سے پہلے اُسنے تول کر تم کو دکھایا اسکے بعد تم نے خرید لیا اور پھر دوبارہ اُسنے نہیں تولا تو اس صورت میں بھی خریدنے والی کو پھر تولنا ضروری ہے بغیر تولے کھانا اور بیچنا درست نہیں۔ اور بیچنے سے پہلے اگرچہ اُسنے تول کر دکھا دیا ہے لیکن اسکا کچھ اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۱۵: زمین اور گاؤں اور مکان وغیرہ کے علاوہ اور جتنی چیزیں ہیں اُن کے خریدنے کے بعد جب تک قبضہ نہ کر لے تب تک بیچنا درست نہیں۔

مسئلہ ۱۶: ایک بکری یا اور کوئی چیز خریدی۔ کچھ دن بعد ایک اور شخص آیا اور کہا کہ یہ بکری تو میری ہے کسی نے یوں ہی پکڑ کر بیچ لی اُسکی نہیں تھی تو اگر وہ اپنا دعویٰ قاضی مسلم کے یہاں دو گواہوں سے ثابت کر دے تو قضائے قاضی کے بعد بکری اسی کو دے دینا پڑے گی اور بکری کے دام اس سے کچھ نہیں لے سکتے بلکہ جب وہ بیچنے والا ملے تو اُس سے اپنے دام وصول کرو اس آدمی سے کچھ نہیں لے سکتے۔

مسئلہ ۱۷: کوئی مرغی یا بکری گائے وغیرہ مر گئی تو اسکی بیع حرام اور باطل ہے بلکہ اس مری چیز کو بھنگی یا چمار کو کھانے کے لئے

دینا بھی جائز نہیں۔ البتہ چمار بھنگیوں سے پھینکنے کے لئے اٹھوا دیا پھر انہوں نے کھا لیا تو تم پر کچھ الزام نہیں اور اسکی کھال نکلوا کر درست کر لینے اور بنا لینے کے بعد بیچنا اور اپنے کام میں لانا درست ہے جیسا کہ پہلے حصہ میں صفحہ ۵۴ پر ہم نے بیان کیا ہے وہاں دیکھ لو۔

مسئلہ ۱۸۔ جب ایک نے مول تول کر کے ایک دام ٹھہرائے اور وہ بیچنے والا اتنے داموں پر رضامند بھی ہو تو اس وقت کسی دوسرے کو دام بڑھا کر خود لے لینا جائز نہیں اسی طرح یوں کہنا بھی درست نہیں کہ تم اس سے نہ لو ایسی چیز میں تم کو اس سے کم داموں پر دیدوں گی۔

مسئلہ ۱۹۔ ایک کنجڑن نے تم کو پیسہ کے چار امرود دیئے پھر کسی نے زیادہ تکرار کر کے پیسہ کے پانچ لئے تو اب تم کو اس سے ایک امرود لینے کا حق نہیں زبردستی کر کے لینا ظلم اور حرام ہے جس سے جو کچھ طے ہو بس اتنا ہی لینے کا اختیار ہے۔

مسئلہ ۲۰۔ کوئی شخص کچھ بیچتا ہے لیکن تمہارے ہاتھ بیچنے پر راضی نہیں ہوتا تو اس سے زبردستی لے کر دام دے دینا جائز نہیں کیونکہ وہ اپنی چیز کا مالک ہے چاہے بیچے یا نہ بیچے اور جس کے ہاتھ چاہے بیچے۔ پولیس والے اکثر زبردستی سے لے لیتے ہیں یہ بالکل حرام ہے۔ اگر کسی کا میاں پولیس میں نوکر ہو تو ایسے موقع پر میاں سے تحقیق کر لیا کرے یوں ہی نہ برت لے۔

مسئلہ ۲۱۔ ٹکے کے سیر بھر آلو لئے اسکے بعد تین چار آلو زبردستی اور لے لئے یہ درست نہیں البتہ اگر وہ خود اپنی خوشی سے کچھ اور دیدے تو اسکا لینا جائز ہے۔ اسی طرح جو دام طے کر لئے ہیں چیز لے لینے کے بعد اب اس سے کم دام دینا درست نہیں البتہ اگر وہ اپنی خوشی سے کچھ کم کر دے تو کم دے سکتی ہے۔

مسئلہ ۲۲۔ جسکے گھر میں شہد کا چھتہ لگا ہے وہی مالک ہے کسی غیر کو اسکا توڑنا اور لینا درست نہیں۔ اور اگر اسکے گھر میں کسی پرندے نے بچے دیئے تو وہ گھر والے کی ملک نہیں بلکہ جو پکڑے اسی کے ہیں لیکن بچوں کو پکڑنا اور ستانا درست نہیں ہے۔
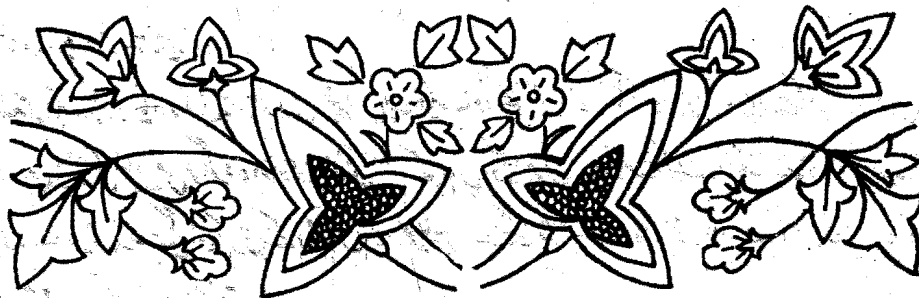
بہشتی زیور کا پانچواں حصہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نفع لے کر یا دام کے دام بیچنے کا بیان

مسئلہ ۱۔ ایک چیز ہم نے ایک روپیہ کو خریدی تھی تو اب اپنی چیز کا ہم کو اختیار ہے چاہے ایک ہی روپیہ کو بیچ ڈالیں اور چاہے دس بیس روپے کو بیچیں اسمیں کوئی گناہ نہیں۔ لیکن اگر معاملہ اس طرح طے ہوا۔ کہ اُسنے کہا ایک آنہ روپیہ منافع لیکر ہمارے ہاتھ بیچ ڈالو۔ اس پر تم نے کہا اچھا ہم نے روپے پیچھے ایک آنہ نفع پر بیچا تو اب اکنی روپیہ سے زیادہ نفع لینا جائز نہیں۔ یا یوں ٹھہرا کہ جتنے کو خریدا ہے اُس پر چار آنہ نفع لے لو۔ اب بھی ٹھیک ٹھیک دام تبلا دینا واجب ہے اور چار آنے سے زیادہ نفع لینا درست نہیں۔ اسی طرح اگر تم نے کہا کہ یہ چیز ہم تم کو خرید کے دام پر دینگے کچھ نفع نہ لیں گے۔ تو اب کچھ نفع لینا درست نہیں خرید ہی کے دام ٹھیک ٹھیک تبلا دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۔ کسی سودے کا یوں مول کیا کہ اکنی روپیہ کے نفع پر بیچ ڈالو۔ اُسنے کہا کہ اچھا میں نے اتنے ہی نفع پر بیچا۔ یا تمنے کہا کہ جتنے کو لیا ہے اُتنے ہی دام پر بیچ ڈالو۔ اُسنے کہا اچھا ہم وہی دیدو نفع کچھ نہ دینا لیکن اُسنے ابھی یہ نہیں تبلایا کہ یہ چیز کتنے کی خرید ہے تو دیکھو اگر اُسی جگہ اُٹھنے سے پہلے وہ اپنی خرید کے دام تبلا دیوے تب تو یہ بیع صحیح ہے۔ اور اگر اُسی جگہ نہ تبلاوے بلکہ یوں کہے آپ لے جائیے حساب دیکھ کر تبلایا جاوے گا یا اور کچھ کہا تو وہ بیع فاسد ہے۔

مسئلہ ۳۔ لینے کے بعد اگر معلوم ہوا کہ اُسنے چالاکی سے اپنی خرید غلط تبلائی ہے اور نفع وعدہ سے زیادہ لیا ہے تو خریدنے والے کو دام کم دینے کا اختیار نہیں ہے بلکہ اگر خریدنا منظور ہے تو وہی دام دینا پڑینگے جتنے کو اُسنے بیچا ہے۔ البتہ یہ اختیار ہے کہ اگر لینا منظور نہ ہو تو پھیر دیوے۔ اور اگر خرید کے دام پر بیچ دینے کا اقرار تھا اور یہ وعدہ تھا کہ ہم نفع نہ لینگے پھر اُسنے اپنی خرید غلط اور زیادہ تبلائی تو جتنا زیادہ تبلایا ہے اسکے لینے کا حق نہیں ہے لینے والی کو اختیار ہے کہ فقط خرید کے دام دیوے اور جو زیادہ تبلایا ہے وہ نہ دیوے۔

مسئلہ ۴۔ کوئی چیز تم نے اُدھار خریدی تو اب جب تک دوسرے خریدنے والے کو یہ نہ تبلادو کہ بھائی ہم نے یہ چیز اُدھار لی ہے اسوقت تک اسکو نفع پر بیچنا یا خرید کے دام پر بیچنا ناجائز ہے بلکہ تبلا دیوے کہ یہ چیز میں نے اُدھار خریدی تھی پھر اسطرح نفع لے کر یا دام کے دام پر بیچنا درست ہے، البتہ اگر اپنی خرید کے داموں کا کچھ ذکر نہ کرے پھر جا ہے جتنے دام پر بیچ دے تو درست ہے

مسئلہ۵ ایک کپڑا ایک روپیہ کا خریدا۔ پھر چار آنے دے کر اسکو رنگوایا۔ یا اسکو دھلوایا یا سلوایا تو اب ایسا سمجھیں گے کہ سوا روپے کو اُسنے مول لیا۔ لہٰذا اب سوا روپیہ اسکی اصل قیمت ظاہر کر کے نفع لینا درست ہے۔ مگر یوں نہ کہے کہ سوا روپے کو میں نے لیا ہے بلکہ یوں کہے کہ سوا روپے میں یہ چیز مجھ کو پڑی ہے تاکہ جھوٹ نہ ہونے پاوے۔

مسئلہ۶ ایک بکری چار روپے کو مول لی۔ پھر مہینہ بھر تک رہی اور ایک روپیہ اسکی خوراک میں لگ گیا تو اب پانچ روپے اسکی اصل قیمت ظاہر کر کے نفع لینا درست ہے۔ البتہ اگر وہ دودھ دیتی ہو تو جتنا دودھ دیا ہے اتنا گھٹا دینا پڑے گا۔ مثلاً اگر مہینہ بھر میں آٹھ آنے کا دودھ دیا ہے تو اب اصلی قیمت ساڑھے چار روپے ظاہر کرے اور یوں کہے کہ ساڑھے چار میں مجھکو پڑی اور چونکہ عورتوں کو اس قسم کی ضرورت زیادہ نہیں پڑتی اسلئے ہم اور مسائل نہیں بیان کرتے۔

سودی لین دین کا بیان

سودی لین دین کا بڑا بھاری گناہ ہے۔ قرآن مجید اور حدیث شریف میں اسکی بڑی بُرائی اور اس سے بچنے کی بڑی تاکید آئی ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود دینے والے اور لینے والے اور بیچ میں پڑ کے سود دلانے والے سودی دستاویز لکھنے والے گواہ شاہد وغیرہ سب پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ سود دینے والا اور لینے والا گناہ میں دونوں برابر ہیں اس لئے اس سے بہت بچنا چاہیئے اسکے مسائل بہت نازک ہیں۔ ذرا ذرا سی بات میں سود کا گناہ ہو جاتا ہے اور انجان لوگوں کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ کیا گناہ ہوا۔ ہم ضروری ضروری مسئلے یہاں بیان کرتے ہیں لین دین کے وقت ہمیشہ ان کا خیال رکھا کرو۔

مسئلہ فائدہ ہندو پاکستان کے رواج سے سب چیزیں چار قسم کی ہیں۔ ایک تو خود سونا چاندی یا اُن کی بنی ہوئی چیز۔ دوسرے اسکے سوا اور وہ چیزیں جو تول کر بکتی ہیں جیسے اناج غلہ، لوہا، تانبہ، روئی، ترکاری وغیرہ۔ تیسرے وہ چیزیں جو گز سے ناپ کر بکتی ہیں جیسے کپڑا۔ چوتھے وہ جو گنتی کے حساب سے بکتی ہیں جیسے انڈے، آم، امرود، نارنگی، بکری، گائے، گھوڑا وغیرہ۔ ان سب چیزوں کا حکم الگ الگ سمجھ لو۔

نوٹ۔ بوقت تالیف بہشتی زیور روپیہ اور ریزگاری چاندی کے رائج تھے لہٰذا روپیہ وغیرہ سے چاندی وغیرہ خریدنے کے مسائل لکھے گئے تھے۔ اب چونکہ روپیہ اور ریزگاری دوسری دھات کے ہیں اسلئے موجودہ روپیہ سے اسکے وزن سے کم و بیش بھی خریدی جاسکتی ہے ہاں ادھار درست ہو نا اب بھی شرط ہے اور ان مسائل کو اب بھی باقی اسلئے رکھا گیا ہے کہ اگر پھر کبھی روپیہ وغیرہ چاندی کا رائج ہو جاوے تو مسائل معلوم رہیں۔ شبیر علی

چاندی سونے اور اس کی چیزوں کا بیان

مسئلہ ۱: چاندی سونے کے خریدنے کی کئی صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ چاندی کو چاندی سے اور سونے کو سونے سے خریدا۔ جیسے ایک روپیہ کی چاندی خریدنا منظور ہے یا آٹھ آنے کی چاندی خریدی اور دام میں اٹھنی دی یا اشرفی سے سونا خریدا۔ غرض کہ دونوں طرف ایک ہی قسم کی چیز ہے تو ایسے وقت دو باتیں واجب ہیں ایک تو یہ کہ دونوں طرف کی چاندی یا دونوں طرف کا سونا برابر ہو۔ دوسرے یہ کہ جدا ہونے سے پہلے ہی پہلے دونوں طرف سے لین دین ہو جائے کچھ ادھار باقی نہ رہے اگر ان دونوں باتوں میں سے کسی بات کے خلاف کیا تو سود ہو گیا مثلاً ایک روپے کی چاندی تم نے لی تو وزن میں ایک روپے کے برابر لینا چاہیے اگر روپے بھر سے کم لی یا اس سے زیادہ لی تو یہ سود ہو گیا۔ اسی طرح اگر تم نے روپیہ تو دے دیا لیکن اس نے چاندی ابھی نہیں دی تھوڑی دیر میں تم سے الگ ہو کر دینے کا وعدہ کیا یا اسی طرح تم نے ابھی روپیہ نہیں دیا چاندی ادھار لے لی تو یہ بھی سود ہے۔

مسئلہ ۲: دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں طرف ایک قسم کی چیز نہیں بلکہ ایک طرف چاندی اور ایک طرف سونا ہے اسکا حکم یہ ہے کہ وزن کا برابر ہونا ضروری نہیں ایک روپے کا چاہے جتنا سونا ملے جائز ہے اسی طرح ایک اشرفی کی چاہے جتنی چاندی ملے جائز ہے لیکن جدا ہونے سے پہلے ہی پہلے لین دین ہو جانا کچھ ادھار نہ رہنا یہاں بھی واجب ہے جیسا کہ ابھی بیان ہوا۔

مسئلہ ۳: بازار میں چاندی کا بھاؤ بہت تیز ہے یعنی اٹھارہ آنے کی روپیہ بھر چاندی ملتی ہے، روپے کی روپے بھر کوئی نہیں دیتا یا چاندی کا زیور بہت عمدہ بنا ہوا ہے اور دس روپے بھر اسکا وزن ہے مگر بارہ سے کم میں نہیں ملتا تو سود سے بچنے کی ترکیب یہ ہے کہ روپے سے نہ خریدو بلکہ پیسوں سے خریدو اور اگر زیادہ لینا ہو تو اشرفیوں سے خریدو یعنی اٹھارہ آنے پیسوں کی عوض میں روپیہ بھر چاندی لے لو یا کچھ ریزگاری یعنی ایک روپے سے کم اور کچھ پیسے دے کر خریدلو تو گناہ نہ ہوگا لیکن ایک روپیہ نقد اور دو آنے پیسے نہ دینا چاہیے نہیں تو سود ہو جائے گا اسی طرح اگر آٹھ روپے بھر چاندی نو روپے میں لینا منظور ہے تو سات روپے اور دو روپے کے پیسے دے دو تو سات روپے کے عوض میں سات روپے بھر چاندی ہو گئی باقی سب چاندی ان پیسوں کی عوض میں آگئی۔ اگر دو روپے کے پیسے نہ دو تو کم سے کم اٹھارہ آنے کے پیسے ضرور دینا چاہیئے یعنی سات روپے اور چودہ آنے کی ریزگاری اور اٹھارہ آنے کے پیسے دیئے تو چاندی کے مقابلہ میں تو اسی کے برابر چاندی آئی جو کچھ بچی وہ سب پیسوں کی عوض میں ہو گئی اگر آٹھ روپے اور ایک روپے کے پیسے دو گی تو گناہ سے نہ بچ سکو گی کیونکہ آٹھ روپے کی عوض میں آٹھ روپے بھر چاندی ہونی چاہیئے پھر یہ پیسے کیسے، اسلئے سود ہو گیا۔ غرضکہ اتنی بات ہمیشہ خیال میں رکھو کہ جتنی چاندی لی ہے تم اس سے کم چاندی دو اور باقی پیسے دے دو اگر پانچ روپے بھر چاندی لی ہے تو پورے پانچ روپے نہ دو۔ دس روپے بھر چاندی لی ہو تو پورے دس روپے نہ دو کم دو۔ باقی پیسے شامل کر دو تو سود نہ ہوگا اور یہ بھی یاد رکھو کہ اس طرح ہرگز سودا نہ

طے کرو کہ نو روپے کی اتنی چاندی دے دو بلکہ یوں کہو کہ سات روپے اور دو۔ روپے کے پیسوں کے عوض میں یہ چاندی دیدو اور اگر اس طرح کہا تو پھر سود ہو گیا خوب سمجھ لو۔

مسئلہ اور اگر دونوں لینے دینے والے رضامند ہو جاویں تو ایک آسان بات یہ ہے کہ جس طرف چاندی وزن میں کم ہو اُسطرف پیسے شامل ہونے چاہئیں۔

مسئلہ اور ایک اس سے بھی آسان بات یہ ہے کہ دونوں آدمی جتنے چاہیں روپے رکھیں اور جتنی چاہیں چاندی رکھیں مگر دونوں آدمی ایک ایک پیسہ بھی شامل کر دیں اور یوں کہدیں کہ ہم اس چاندی اور اس پیسہ کو اس روپے اور اس پیسہ کے بدلے لیتے ہیں سارے جھگڑوں سے بچ جاؤ گی۔

مسئلہ اگر چاندی سستی ہے اور ایک روپے کی ڈیڑھ روپیہ بھر ملتی ہے روپے کی روپیہ بھر لینے میں اپنا نقصان ہے تو اسکے لینے اور سود سے بچنے کی یہ صورت ہے کہ دام میں کچھ نہ کچھ پیسے ضرور ملادو۔ کم سے کم دو ہی آنے یا ایک آنہ یا ایک پیسہ ہی سہی۔ مثلاً دس روپے کی چاندی پندرہ روپے بھر خریدی تو نو روپے اور ایک روپے کے پیسے دیدو یا دو ہی آنے کے پیسے دیدو۔ باقی روپے اور ریزگاری دیدو تو ایسا سمجھیں گے کہ چاندی کے عوض میں اسکے برابر چاندی لی باقی سب چاندی اُن پیسوں کی عوض میں ہے اس طرح گناہ نہ ہو گا اور وہ بات یہاں بھی ضرور خیال رکھو کہ یوں نہ کہو کہ اس روپے کی چاندی دے دو بلکہ یوں کہو کہ نو روپے اور ایک روپے کے پیسوں کے عوض میں یہ چاندی دیدو۔ غرضکہ جتنے پیسے شامل کرنا منظور ہیں معاملہ کرتے وقت اُنکو صاف کہہ بھی دو ورنہ سود سے بچاؤ نہ ہو گا۔

مسئلہ کھوٹی اور خراب چاندی دے کر اچھی چاندی لینا ہے اور اچھی چاندی اُسکے برابر نہیں مل سکتی تو یوں کرو کہ یہ خراب چاندی پہلے بیچ ڈالو جو دام ملیں اُنکی اچھی چاندی خرید لو اور بیچنے و خریدنے میں اسی قاعدے کا خیال رکھو جو اُوپر بیان ہوا یا یہاں بھی دونوں آدمی ایک ایک پیسہ شامل کر کے بیچ لو خرید لو۔

مسئلہ عورتیں اکثر بزاز سے سچا گوٹہ، ٹھپہ، لچکہ خریدتی ہیں اسمیں بھی اُن مسئلوں کا خیال رکھو کیونکہ وہ بھی چاندی ہے اور روپیہ چاندی کا اسکے عوض دیا جاتا ہے یہاں بھی آسان بات وہی ہے کہ دونوں طرف ایک ایک پیسہ ملا لیا جائے۔

مسئلہ اگر چاندی یا سونے کی بنی ہوئی کوئی ایسی چیز خریدی جس میں فقط چاندی ہی چاندی ہے یا فقط سونا ہے کوئی اور چیز نہیں ہے تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر سونے کی چیز چاندی یا روپوں سے خریدے یا چاندی کی چیز اشرفی سے خریدے تو وزن میں چاہے جتنی ہو جائز ہے فقط اتنا خیال رکھے کہ اسی وقت لین دین ہو جائے کسی کے ذمہ کچھ باقی نہ رہے۔ اور اگر چاندی کی چیز روپوں سے اور سونے کی چیز اشرفیوں سے خریدے تو وزن میں برابر ہونا واجب ہے اگر کسی طرف کچھ کمی

بیشی ہو تو اسی ترکیب سے خرید جو اوپر بیان ہوئی۔

مسئلہ ۱۰ اگر کوئی ایسی چیز ہے کہ چاندی کے علاوہ اسمیں کچھ اور بھی لگا ہوا ہے مثلاً جوشن کے اندر لاکھ بھری ہوئی ہے اور نوٹگوں پر نگ جڑے ہیں انگوٹھیوں پر نگینے رکھے ہیں یا جوشنوں میں لاکھ تو نہیں ہے لیکن تاگوں میں گندھے ہوئے ہیں ان چیزوں کو روپوں سے خریدا تو دیکھو اس چیز میں کتنی چاندی ہے وزن میں اتنے ہی روپوں کے برابر ہے جتنے کو تم نے خریدا ہے یا اس سے کم ہے یا اس سے زیادہ اگر روپوں کی چاندی سے اس چیز کی چاندی یقیناً کم ہو تو یہ معاملہ جائز ہے اور اگر برابر یا زیادہ ہو تو سود ہو گیا اور اس سے بچنے کی وہی ترکیب ہے جو اوپر بیان ہوئی کہ دام کی چاندی اس زیور کی چاندی سے کم رکھو اور باقی پیسے شامل کر دو اور اسی وقت لین دین کا ہو جانا ان سب مسئلوں میں بھی شرط ہے۔

مسئلہ ۱۱ اپنی انگوٹھی سے کسی کی انگوٹھی بدل لی تو دیکھو اگر دونوں پر نگ لگا ہو تب تو بہر حال یہ بدل لینا جائز ہے چاہے دونوں کی چاندی برابر ہو یا کم زیادہ سب درست ہے البتہ ہاتھ در ہاتھ ہونا ضروری ہے اور اگر دونوں سادی یعنی بے نگ کی ہوں تو برابر ہونا شرط ہے اگر ذرا بھی کمی بیشی ہو گئی تو سود ہو جاوے گا اگر ایک پر نگ ہے اور دوسری سادی تو اگر سادی میں زیادہ چاندی ہو تو یہ بدلنا جائز ہے ورنہ حرام اور سود ہے۔ اسی طرح اگر اسی وقت دونوں طرف سے لین دین نہ ہوا ایک نے تو ابھی دیدی دوسری نے کہا بہن میں ذرا دیر میں دے دونگی تو یہاں بھی سود ہو گیا۔

مسئلہ ۱۲ جن مسئلوں میں اسی وقت لین دین ہونا شرط ہے اس کا مطلب ہے کہ دونوں کے جدا اور علیحدہ ہونے سے پہلے ہی پہلے لین دین ہو جائے اگر ایک آدمی دوسرے سے الگ ہو گیا اسکے بعد لین دین ہوا تو اس کا اعتبار نہیں یہ بھی سود میں داخل ہے مثلاً تم نے دس روپے کی چاندی یا سونا یا چاندی سونے کی کوئی چیز سنار سے خریدی تو تم کو چاہیئے کہ روپے اسی وقت دے دو اور اسکو چاہیئے کہ وہ چیز اسی وقت دیدے۔ اگر سنار چاندی اپنے ساتھ نہیں لایا اور یوں کہا کہ میں گھر جا کر ابھی بھیج دوں گا تو یہ جائز نہیں بلکہ اسکو چاہیئے کہ یہیں منگوا دے اور اسکے منگوانے تک لینے والا بھی وہاں سے نہ ہلے نہ اسکو اپنے سے الگ ہونے دے اگر اس نے کہا تم میرے ساتھ چلو میں گھر پہنچکر دیدوں گا تو جہاں جہاں وہ جائے برابر اسکے ساتھ ساتھ رہنا چاہیئے اگر وہ اندر چلا گیا اور کسی طرح الگ ہو گیا تو گناہ ہوا اور وہ بیع ناجائز ہو گئی اب پھر سے معاملہ کریں۔

مسئلہ ۱۳ خریدنے کے بعد تم گھر میں روپیہ لینے آئیں یا وہ کہیں پیشاب وغیرہ کے لئے چلا گیا یا اپنی دوکان کے اندر ہی کسی کام کو گیا اور ایک دوسرے سے الگ ہو گیا تو یہ ناجائز اور سودی معاملہ ہو گیا۔

مسئلہ ۱۴ اگر تمہارے پاس اس وقت روپیہ نہ ہو اور ادھار لینا چاہو تو اسکی تدبیر یہ ہے کہ جتنے دام تم کو دینا چاہئیں اتنے روپے اس سے قرض لیکر اس خریدی ہوئی چیز کے دام بیباق کر دو قرض کی ادائیگی تمہارے ذمہ رہ جاوے گی اسکو جب چاہے دیدینا۔

مسئلہ ۱۵ ایک کامدار دوپٹہ یا ٹوپی وغیرہ دس روپے کو خریدا تو دیکھو اس میں کے روپے بھر چاندی نکلے گی جے روپے بھر چاندی اس میں ہو اتنے روپے اسی وقت پاس رہتے رہتے دے دینا واجب ہیں باقی روپے جب چاہو دو۔ یہی حکم جڑاؤ زیوروں وغیرہ کی خرید کا ہے مثلاً پانچ روپے کا زیور خریدا اور اسمیں دو روپے بھر چاندی ہے تو دو روپے اسی وقت دے دو باقی جب چاہے دینا۔

مسئلہ ۱۶ ایک روپیہ یا کئی روپے کے پیسے لئے یا پیسے دے کر روپیہ لیا تو اسکا حکم یہ ہے کہ دونوں طرف سے لین دین ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ ایک طرف سے ہو جانا کافی ہے مثلاً تم نے روپیہ تو اسی وقت دیدیا لیکن اُس نے پیسے ذرا دیر بعد دیئے یا اُس نے پیسے اسی وقت دیدیئے تم نے روپیہ علیحدہ ہونے کے بعد دیا یہ درست ہے البتہ اگر پیسوں کے ساتھ کچھ ریزگاری بھی لی ہو تو اُن کا لین دین دونوں طرف سے اسی وقت ہو جانا چاہیئے کہ یہ روپیہ دیدے اور وہ ریزگاری دیدے لیکن یاد رکھو کہ پیسوں کا یہ حکم اُسی وقت ہے جب دوکاندار کے پاس پیسے ہیں تو سہی لیکن کسی وجہ سے دے نہیں سکتا یا گھر پر تھے وہاں جاکر لاوے گا تب دے گا۔ اور اگر پیسے نہیں تھے یوں کہا جب سودا بکے اور پیسے آویں تو لے لینا یا کچھ پیسے ابھی دیدیئے اور باقی کی نسبت کہا جب بکری ہو اور پیسے آویں تو لے لینا یہ درست نہیں اور چونکہ اکثر پیسوں کے موجود نہ ہونے ہی سے یہ اُدھار ہوتا ہے، اسلئے مناسب یہی ہے کہ بالکل پیسے اُدھار کے نہ چھوڑے۔ اور اگر کبھی ایسی ضرورت پڑے تو یوں کرو کہ جتنے پیسے موجود ہیں وہ قرض لے لو اور روپیہ امانت رکھا دو جب سب پیسے دے اُسوقت بیع کر لینا۔

مسئلہ ۱۷ اگر اشرفی دے کر روپے لئے تو دونوں طرف سے لین دین سامنے رہتے رہتے ہو جانا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۸ چاندی سونے کی چیز روپے یا اشرفیوں سے خریدی اور شرط کر لی کہ ایک دن تک یا تین دن تک ہم کو لینے نہ لینے کا اختیار ہے تو یہ جائز نہیں ایسے معاملہ میں یہ اقرار نہ کرنا چاہیئے۔

جو چیزیں تول کر بکتی ہیں ان کا بیان

مسئلہ ۱۹ اب ان چیزوں کا حکم سنو جو تول کر بکتی ہیں جیسے اناج، گوشت، لوہا، تانبا، ترکاری، نمک وغیرہ اس قسم کی چیزوں میں سے اگر ایک چیز کو اسی قسم کی چیز سے بیچنا اور بدلنا چاہو مثلاً ایک گیہوں دے کر دوسرے گیہوں لئے یا ایک دھان دیکر دوسرے دھان لئے یا آٹے کے عوض آٹا یا اسی طرح کوئی اور چیز غرضکہ دونوں طرف ایک ہی قسم کی چیز ہے تو اس میں بھی ان دونوں باتوں کا خیال رکھنا واجب ہے ایک تو یہ کہ دونوں طرف بالکل برابر ہو ذرا بھی کسی طرف کمی بیشی نہ ہو ورنہ سود ہو جائے گا۔ دُوسری یہ کہ اُسی وقت ہاتھ در ہاتھ دونوں طرف سے لین دین اور قبضہ ہو جاوے۔ اگر قبضہ نہ ہو تو کم سے کم اتنا ضرور ہو کہ دونوں گیہوں الگ کر کے رکھدیئے جاویں تم اپنے گیہوں تول کر الگ رکھ دو کہ دیکھو یہ رکھے ہیں جب تمہارا جی چاہے لیجانا۔ اسی طرح وہ بھی اپنے گیہوں تول کر الگ کر دے اور کہدے کہ یہ تمہارے الگ رکھے ہیں جب چاہو لے جانا۔ اگر یہ بھی نہ کیا اور ایک دُوسرے سے الگ ہو گئی تو سود کا گناہ ہوا۔

مسئلہ ۲۰ خراب گیہوں دے کر اچھے گیہوں لینا منظور ہے یا بُرا آٹا دے کر اچھا آٹا لینا ہے اسلئے اسکے برابر کوئی نہیں دیتا تو سود سے بچنے کی ترکیب یہ ہے کہ اس گیہوں یا آٹے وغیرہ کو پیسوں سے بیچ دو کہ ہم نے اتنا آٹا دو آنے کو بیچا۔ پھر اسی دو آنے کے عوض اس سے وہ اچھے گیہوں (یا آٹا) لے لو یہ جائز ہے۔

مسئلہ ۲۱ اور اگر ایسی چیزوں میں جو تول کر بکتی ہیں ایک طرح کی چیز نہ ہو جیسے گیہوں دے کر دھان لئے یا جو۔ چنا۔ جوار۔ نمک۔ گوشت۔ ترکاری وغیرہ کوئی اور چیز لی غرضکہ ادھر اور چیز ہے اور اُدھر اور چیز دونوں طرف ایک چیز نہیں تو اس صورت میں دونوں کا وزن برابر ہونا واجب نہیں۔ سیر بھر گیہوں دیکر چاہے دس سیر دھان وغیرہ لے لو یا چھٹانک ہی بھر لو تو سب جائز ہے۔ البتہ وہ دُوسری بات یہاں بھی واجب ہے کہ سامنے رہتے رہتے دونوں طرف سے لین دین ہو جائے یا کم سے کم اتنا ہو کہ دونوں کی چیزیں الگ کر کے رکھ دی جائیں اگر ایسا نہ کیا تو سود کا گناہ ہو گیا۔

مسئلہ ۲۲ سیر بھر چنے کے عوض میں کنجڑن سے کوئی ترکاری لی پھر گیہوں نکالنے کے لئے اندر کوٹھڑی میں گئی وہاں سے الگ ہو گئی تو یہ ناجائز اور حرام ہے اب پھر سے معاملہ کرے۔

مسئلہ ۲۳ اگر اس قسم کی چیز جو تول کر بکتی ہے روپے پیسے سے خریدی یا کپڑے وغیرہ کسی ایسی چیز سے بدلی ہے جو تول کر نہیں بکتی بلکہ گز سے ناپ کر بکتی ہے یا گنتی سے بکتی ہے مثلاً ایک تھان کپڑا دے کر گیہوں وغیرہ لئے یا گیہوں چنے دے کر امرود نارنگی، ناشپاتی انڈے ایسی چیزیں لیں جو گن کر بکتی ہیں غرضکہ ایک طرف ایسی چیز ہے جو تول کر بکتی ہے اور دوسری طرف گنتی سے یا گز سے ناپ کر بکنے والی چیز ہے تو اس صورت میں ان دونوں باتوں میں سے کوئی بات بھی واجب نہیں۔ ایک پیسہ کے چاہے جتنے گیہوں آٹا ترکاری خریدے اسی طرح کپڑا دے کر چاہے جتنا اناج لیوے گیہوں چنے وغیرہ دے کر چاہے جتنے امرود نارنگی وغیرہ لیوے اور چاہے اسی وقت اسجگہ رہتے رہتے لین دین ہو جائے اور چاہے الگ ہونے کے بعد ہر طرح یہ معاملہ درست ہے۔

مسئلہ ۲۴ ایک طرف چھنا ہوا آٹا ہے دُوسری طرف بے چھنا یا ایک طرف موٹا ہے دُوسری طرف باریک۔ تو بدلتے وقت اُن دونوں کا برابر ہونا واجب ہے کمی زیادتی جائز نہیں اگر ضرورت پڑے تو اسکی وہی ترکیب ہے جو بیان ہوئی۔ اور اگر ایک طرف گیہوں کا آٹا ہے دُوسری طرف چنے کا یا جوار وغیرہ کا تو اب وزن میں دونوں کا برابر ہونا واجب نہیں مگر وہ دوسری بات بہرحال واجب ہے کہ ہاتھ در ہاتھ لین دین ہو جائے۔

مسئلہ ۲۵ گیہوں کو آٹے سے بدلنا کسی طرح درست نہیں چاہے سیر بھر گیہوں دے کر سیر ہی بھر آٹا لو چاہے کچھ کم زیادہ لو۔ بہرحال ناجائز ہے البتہ اگر گیہوں دے کر گیہوں کا آٹا نہیں لیا بلکہ چنے وغیرہ کسی اور چیز کا آٹا لیا تو جائز ہے مگر ہاتھ در ہاتھ ہو۔

مسئلہ ۲۶ سرسوں دے کر سرسوں کا تیل لیا یا تل دے کر تلی کا تیل لیا تو دیکھو اگر یہ تیل جو تم نے لیا ہے یقیناً اس تیل سے زیادہ ہے جو اس سرسوں اور تل میں نکلے گا تو یہ بدلنا ہاتھ در ہاتھ صحیح ہے اور اگر اس کے برابر یا کم ہو یا شبہ اور شک ہو کہ شاید اس سے زیادہ نہ ہو تو درست نہیں بلکہ سود ہے۔

مسئلہ ۲۷ گائے کا گوشت دے کر بکری کا گوشت لیا تو دونوں کا برابر ہونا واجب نہیں کمی بیشی جائز ہے مگر ہاتھ در ہاتھ ہو۔

مسئلہ ۲۸ اپنا لوٹا دے کر دوسرے کا لوٹا لیا یا لوٹے کو پتیلی وغیرہ کسی اور برتن سے بدلا تو وزن میں دونوں کا برابر ہونا اور ہاتھ در ہاتھ ہونا شرط ہے اگر ذرا بھی کمی بیشی ہوئی تو سود ہو گیا کیونکہ دونوں چیزیں تانبے کی ہیں اسلئے وہ ایک ہی قسم کی سمجھی جاویں گی اسیطرح اگر وزن میں برابر ہو مگر ہاتھ در ہاتھ نہ ہوئی تب بھی سود ہوا، البتہ اگر ایک طرف تانبے کا برتن ہو دوسری طرف لوہے کا یا پیتل وغیرہ کا تو وزن کی کمی بیشی جائز ہے مگر ہاتھ در ہاتھ ہو۔

مسئلہ ۲۹ کسی سے سیر بھر گیہوں قرض لئے اور یوں کہا ہمارے پاس گیہوں تو ہیں نہیں ہم اسکے عوض دو سیر چنے دیدینگے تو جائز نہیں کیونکہ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ گیہوں کو چنے سے بدلتی ہے اور بدلتے وقت ایسی دونوں چیزوں کا اُسی وقت لین دین ہو جانا چاہیئے کچھ اُدھار نہ رہنا چاہیئے۔ اگر کبھی ایسی ضرورت پڑے تو یوں کرے کہ گیہوں اُدھار لیجائے اُسوقت یہ نہ کہے کہ اسکے بدلے ہم چنے دیدینگے بلکہ کسی دوسرے وقت چنے لاکر کہے۔ بہن اس گیہوں کے بدلے تم یہ چنے لے لو یہ جائز ہے۔

مسئلہ ۳۰ یہ جتنے مسئلے بیان ہوئے سب میں اُسی وقت بیٹھے بیٹھے سامنے لین دین ہو جانا یا کم سے کم اسی وقت سامنے دونوں چیزیں الگ کر کے رکھ دینا شرط ہے۔ اگر ایسا نہ کیا تو سودی معاملہ ہوا۔

مسئلہ ۳۱ جو چیزیں تول کر نہیں بکتیں بلکہ گز سے ناپ کر یا گن کر بکتی ہیں اُن کا حکم یہ ہے کہ اگر ایک ہی قسم کی چیز دے کر اسی قسم کی چیز لو جیسے امرود دے کر دوسرے امرود لئے یا نارنگی دے کر نارنگی یا کپڑا دے کر دوسرا ویسا کپڑا لیا۔ تو برابر ہونا شرط نہیں کمی بیشی جائز ہے لیکن اسی وقت لین دین ہو جانا واجب ہے اور اگر ادھر اور چیز ہے اور اسطرف اور چیز مثلاً امرود دے کر نارنگی لی یا گیہوں دے کر امرود لئے یا تنزیب دے کر لٹھا یا گاڑھا لیا تو بہر حال جائز ہے نہ تو دونوں کا برابر ہونا واجب ہے اور نہ اُسی وقت لین دین ہونا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۲ سب کا خلاصہ یہ ہوا کہ علاوہ چاندی سونے کے اگر دونوں طرف ایک ہی چیز ہو اور وہ چیز تول کر بکتی ہو جیسے گیہوں کے عوض گیہوں چنے کے عوض چنا وغیرہ تب تو وزن میں برابر ہونا بھی واجب ہے، اور اسی وقت سامنے رہتے رہتے لین دین ہو جانا بھی واجب ہے، اور اگر دونوں طرف ایک ہی چیز ہے لیکن تول کر نہیں بکتی جیسے امرود دے کر امرود، نارنگی دے کر نارنگی، کپڑا دے کر ویسا ہی کپڑا لیا یا اُدھر چیز اور چیز ہے اسطرف سے اور چیز لیکن دونوں تول کر بکتی ہیں جیسے گیہوں کے بدلے

چنا چنے کے بدلے جوار لینا ان دونوں صورتوں میں وزن میں برابر ہونا واجب نہیں کمی بیشی جائز ہے البتہ اسی وقت لین دین ہونا واجب ہے، اور جہاں دونوں باتیں نہ ہوں یعنی دونوں طرف ایک ہی چیز نہیں اسطرف کچھ اور ہے اسطرف کچھ اور۔ اور وہ دونوں وزن کے حساب سے بھی نہیں بکتیں وہاں کمی بیشی بھی جائز ہے اور اسی وقت لین دین کرنا بھی واجب نہیں جیسے امرود دے کر نارنگی لینا۔ خوب سمجھ لو۔

مسئلہ ۲۳ چینی کا ایک برتن دوسرے چینی کے برتن سے بدل لیا۔ یا چینی کو تام چینی سے بدلا تو اسمیں برابری واجب نہیں ایک کے بدلے دو لیوے تب بھی جائز ہے۔ اسی طرح ایک سوئی دے کر دو سوئیاں یا تین یا چار لینا بھی جائز ہے لیکن اگر دونوں طرف چینی یا دونوں طرف تام چینی ہو تو اسی وقت سامنے رہتے رہتے لین دین ہو جانا چاہیئے اور اگر قسم بدل جاوے مثلاً چینی سے تام چینی بدلی تو یہ بھی واجب نہیں۔

مسئلہ ۲۴ تمہارے پاس تمہاری پڑوسن آئی کہ تم نے جو سیر بھر آٹا پکایا ہے وہ روٹی ہم کو دے دو ہمارے گھر مہمان آگئے ہیں اور سیر بھر یا سوا سیر آٹا یا گیہوں لے لو یا اسوقت روٹی دیدو پھر ہم سے آٹا یا گیہوں لے لیجیو۔ یہ درست ہے۔

مسئلہ ۲۵ اگر نوکر ماما سے کوئی چیز منگاؤ تو اسکو خوب سمجھا دو کہ اس چیز کو اسطرح خرید کر لانا کبھی ایسا نہ ہو کہ وہ بے قاعدہ خرید لاوے جس میں سود ہو جائے پھر تم اور سب بال بچے اسکو کھاویں اور حرام کھانا کھانے کے وبال میں سب گرفتار ہوں اور جن جنکو تم کھلاؤ مثلاً میاں کو مہمان کو سب کا گناہ تمہارے اوپر پڑے۔

بیع سلم کا بیان

مسئلہ ۱ فصل کٹنے سے پہلے یا کٹنے کے بعد کسی کو دس روپے دیئے اور یوں کہا کہ دو مہینے یا تین مہینے کے بعد فلانے مہینے میں فلاں تاریخ میں ہم تم سے ان دس روپے کے گیہوں لیں گے اور نرخ اسی وقت طے کر لیا کہ روپے کے پندرہ سیر یا روپے کے بیس سیر کے حساب سے لینگے تو یہ بیع درست ہے جس مہینے کا وعدہ ہوا ہے اس مہینے میں اسکو اسی بھاؤ گیہوں دینا پڑینگے چاہے بازار میں گراں بکیں چاہے سستے بازار کے بھاؤ کا کچھ اعتبار نہیں ہے اور اس بیع کو سلم کہتے ہیں لیکن اسکے جائز ہونے کی کئی شرطیں ہیں ان کو خوب غور سے سمجھو اول شرط یہ ہے کہ گیہوں وغیرہ کی کیفیت خوب صاف صاف ایسی طرح بتلا دیوے کہ لیتے وقت دونوں میں جھگڑا نہ پڑے مثلاً کہدے کہ فلاں قسم کا گیہوں دینا۔ بہت پتلا نہ ہو نہ بالا مارا ہوا ہو۔ عمدہ ہو خراب نہ ہو۔ اسمیں کوئی اور چیز چنے، مٹر وغیرہ نہ ملی ہو۔ خوب سوکھے ہوں گیلے نہ ہوں۔ غرضکہ جس قسم کی چیز لینا ہو ویسی بتلا دینا چاہیئے تاکہ اسوقت بکھیڑا نہ ہو۔ اگر اسوقت صرف اتنا کہہ دیا کہ دس روپے کے گیہوں دے دینا تو یہ ناجائز ہوا۔ یا یوں کہا کہ ان دس روپے

کے دھان دے دینا یا چاول دے دینا اس کی قسم کچھ نہیں بتلائی یہ سب ناجائز ہے دوسری شرط یہ ہے کہ نرخ بھی اسی وقت طے کر لے کہ روپے کے پندرہ سیر یا بیس سیر کے حساب سے لیویں گے۔ اگر یوں کہا کہ اسوقت جو بازار کا بھاؤ ہو اس حساب سے ہم کو دینا یا اس سے دو سیر زیادہ دینا تو یہ جائز نہیں بازار کے بھاؤ کا کچھ اعتبار نہ کرو۔ اسی وقت اپنے لینے کا نرخ مقرر کر لو۔ وقت آنے پر اسی مقرر کئے ہوئے بھاؤ سے لے لو۔ تیسری شرط یہ ہے کہ جتنے روپے کے لینا ہوں اسی وقت بتلا دو کہ ہم دس روپے یا بیس روپے کے گیہوں لیں گے۔ اگر یہ نہیں بتلایا اور یوں ہی گول مول کہہ دیا کہ تھوڑے روپے کے ہم بھی لیویں گے تو یہ صحیح نہیں۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ اسی وقت اسی جگہ رہتے رہتے سب روپے دے دیوے اگر معاملہ کرنے کے بعد الگ ہو کر پھر روپے دیئے تو وہ معاملہ باطل ہو گیا اب پھر سے کرنا چاہیئے۔ اسی طرح اگر پانچ روپے تو اسی وقت دیدیئے اور پانچ روپے دوسرے وقت دیئے تو پانچ روپے میں بیع سلم باقی رہی اور پانچ روپے میں باطل ہو گئی۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ اپنے لینے کی مدت کم سے کم ایک مہینہ مقرر کرے کہ ایک مہینے کے بعد فلانی تاریخ ہم گیہوں لیویں گے مہینے سے کم مدت مقرر کرنا صحیح نہیں اور زیادہ چاہے جتنی مقرر کرے جائز ہے لیکن دن تاریخ مہینہ سب مقرر کر دے تاکہ بکھیڑا نہ پڑے کہ وہ کہے میں ابھی نہ دوں گا تم کہو نہیں آج ہی دو۔ اسلئے پہلے ہی سے سب طے کر لو۔ اگر دن تاریخ مہینہ مقرر نہ کیا بلکہ یوں کہا کہ جب فصل کٹے گی تب دیدینا تو یہ صحیح نہیں چھٹی شرط یہ ہے کہ یہ بھی مقرر کر دے کہ فلانی جگہ وہ گیہوں دینا یعنی اسی شہر میں یا کسی دوسرے شہر میں جہاں لینا ہو وہاں پہنچانے کے لئے کہدے یا یوں کہہ دے کہ ہمارے گھر پہنچا دینا۔ غرضکہ جو منظور ہو صاف بتلا دے۔ اگر یہ نہیں بتلایا تو صحیح نہیں۔ البتہ اگر کوئی ہلکی چیز ہو جسکے لانے اور لیجانے میں کچھ مزدوری نہیں لگتی مثلاً مشک خریدا یا سچے موتی یا اور کچھ، تو لینے کی جگہ بتلانا ضروری نہیں۔ جہاں یہ ملے اسکو دے دے اگر ان شرطوں کے موافق کیا تو بیع سلم درست ہے ورنہ درست نہیں۔

مسئلہ گیہوں وغیرہ غلہ کے علاوہ اور جو چیزیں ایسی ہوں کہ ان کی کیفیت بیان کر کے مقرر کر دی جائے کہ لیتے وقت کچھ جھگڑا ہونے کا ڈر نہ رہے ان کی بیع سلم بھی درست ہے۔ جیسے انڈے، اینٹیں کپڑا، مگر سب باتیں طے کر لے کہ اتنی بڑی اینٹ ہو اتنی لمبی۔ اتنی چوڑی۔ کپڑا سوتی ہو اتنا باریک ہو اتنا موٹا ہو۔ دیسی ہو یا ولایتی ہو غرضکہ سب باتیں بتلا دینا چاہئیں کچھ گنجلک باقی نہ رہے۔

مسئلہ روپے کی پانچ گٹھڑی یا پانچ کھانچی کے حساب سے بھوسا بطور بیع سلم کے لیا تو یہ درست نہیں کیونکہ گٹھڑی اور کھانچی کی مقدار میں بہت فرق ہوتا ہے البتہ اگر کسی طرح سے سب کچھ مقدار طے کر لے یا وزن کے حساب سے بیع کرے تو درست ہے۔

مسئلہ۴- سلم کے صحیح ہونے کی یہ بھی شرط ہے کہ جس وقت معاملہ کیا ہے اس وقت سے لے کر لینے اور وصول پانے کے زمانے تک وہ چیز بازار میں ملتی رہے نایاب نہ ہو۔ اگر اس درمیان میں وہ چیز بالکل نایاب ہو جائے کہ اس ملک میں بازاروں میں نہ ملے کو دوسری جگہ سے بہت مصیبت جھیل کر منگوا سکے تو وہ بیع سلم باطل ہو گئی۔

مسئلہ۵- معاملہ کرتے وقت یہ شرط کر دی کہ فصل کے کٹنے پر فلاں مہینے میں ہم نئے گیہوں لیویں گے یا فلانے کھیت کے گیہوں لیویں گے تو یہ معاملہ جائز نہیں ہے اسلئے یہ شرط نہ کرنا چاہیئے پھر وقت مقررہ پر اسکو اختیار ہے چاہے نئے دیوے یا پرانے البتہ اگر نئے گیہوں کٹ چکے ہوں تو نئے کی شرط کرنا بھی درست ہے۔

مسئلہ۶- تم نے دس روپے کے گیہوں لینے کا معاملہ کیا تھا وہ مدت گذر گئی بلکہ زیادہ ہو گئی مگر اُسنے اب تک گیہوں نہیں دیئے نہ دینے کی اُمید ہے تو اب یہ کہنا جائز نہیں کہ اچھا تم گیہوں نہ دو بلکہ اس گیہوں کے بدلے اتنے چنے یا اتنے دھان یا اتنی فلاں چیز دے دو۔ گیہوں کے عوض کسی اور چیز کا لینا جائز نہیں یا تو اسکو کچھ مہلت دے دو اور بعد مہلت گیہوں لو۔ یا اپنا روپیہ واپس لے لو۔ اسی طرح اگر بیع سلم کو تم دونوں نے توڑ دیا کہ ہم وہ معاملہ توڑتے ہیں۔ گیہوں نہ لیویں گے روپیہ واپس دے دو یا تم نے نہیں توڑا بلکہ وہ معاملہ خود ہی ٹوٹ گیا جیسے وہ چیز نایاب ہو گئی کہیں نہیں ملتی تو اس صورت میں تم کو صرف روپے لینے کا اختیار ہے اس روپے کے عوض ان سے کوئی اور چیز لینا درست نہیں۔ پہلے روپیہ لے لو لینے کے بعد اس سے جو چیز چاہو خرید و۔

قرض لینے کا بیان

مسئلہ۱- جو چیز ایسی ہو کہ اسی طرح کی چیز تم دے سکتے ہو اس کا قرض لینا درست ہے جیسے اناج، انڈے، گوشت وغیرہ اور جو چیز ایسی ہو کہ اسی طرح کی چیز دینا مشکل ہے تو اسکا قرض لینا درست نہیں جیسے امرود، نارنگی، بکری، مرغی وغیرہ۔

مسئلہ۲- جس زمانے میں روپے کے دس سیر گیہوں ملتے تھے اس وقت تم نے پانچ سیر گیہوں قرض لئے پھر گیہوں سستے ہو گئے اور روپے کے بیس سیر ملنے لگے تو تم کو وہی پانچ سیر گیہوں دینا پڑینگے۔ اسی طرح اگر گراں ہو گئے تب بھی جتنے لئے ہیں اُتنے ہی دینا پڑینگے۔

مسئلہ۳- جیسے گیہوں تم نے دیئے تھے اُسنے اس سے اچھے گیہوں ادا کئے تو اس کا لینا جائز ہے یہ سود نہیں مگر قرض لینے کے وقت یہ کہنا درست نہیں کہ ہم اس سے اچھے لیں گے البتہ وزن میں زیادہ نہ ہونا چاہیئے۔ اگر تم نے دیئے ہوئے گیہوں سے زیادہ لئے تو یہ ناجائز ہو گیا۔ خوب ٹھیک تول کر لینا دینا چاہیئے لیکن اگر تھوڑا جھکتا تول دیا تو کچھ ڈر نہیں۔

مسئلہ ۴ کسی سے کچھ روپیہ یا غلہ اس وعدہ پر قرض لیا کہ ایک مہینہ یا پندرہ دن کے بعد ہم ادا کر دینگے اور اس نے منظور کر لیا تب بھی یہ مدت کا بیان کرنا لغو بلکہ ناجائز ہے۔ اگر اسکو اس مدت سے پہلے ضرورت پڑے اور تم سے مانگے یا بے ضرورت ہی مانگے تو تم کو ابھی دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۵ تم نے دو سیر گیہوں یا آٹا وغیرہ کچھ قرض لیا جب اس نے مانگا تو تم نے کہا۔ بہن اسوقت گیہوں تو نہیں ہیں اسکے بدلے تم دو آنہ پیسے لے لو اس نے کہا اچھا۔ تو یہ پیسے اسی وقت سامنے رہتے رہتے دیدینا چاہیئے۔ اگر پیسے نکالنے اندر گئی اور اسکے پاس سے الگ ہو گئی تو وہ معاملہ باطل ہو گیا۔ اب پھر سے کہنا چاہیئے کہ تم اس ادھار گیہوں کے بدلے دو آنے لے لو

مسئلہ ۶ ایک روپے کے پیسے قرض لئے پھر پیسے گراں ہو گئے اور روپے کے ساڑھے پندرہ آنے چلنے لگے تو اب سولہ آنے دینا واجب نہیں ہیں بلکہ اسکے بدلے روپیہ دے دینا چاہیئے۔ وہ یوں نہیں کہہ سکتی کہ میں روپیہ نہیں لینی پیسے لئے تھے وہی لا دو

مسئلہ گھروں میں دستور ہے کہ دوسرے گھر سے اسوقت دس پانچ روٹی قرض منگالی۔ پھر جب اپنے گھر پک گئی گن کر بھیج دی یہ درست ہے۔

کسی کی ذمہ داری لینے کا بیان

مسئلہ ۱ نعیمہ کے ذمہ کسی کے کچھ روپے یا پیسے ہوتے تھے تم نے اسکی ذمہ داری کر لی کہ اگر یہ نہ دے گی تو ہم سے لے لینا یا یوں کہا کہ ہم اسکے ذمہ دار ہیں یا دیندار ہیں یا اور کوئی ایسا لفظ کہا جس سے ذمہ داری معلوم ہوئی اور اس حقدار نے تمہاری ذمہ داری منظور بھی کر لی تو اب اسکی ادائیگی تمہارے ذمہ واجب ہو گئی اگر نعیمہ نہ دیوے تو تم کو دینا پڑینگے اور اس حقدار کو اختیار ہے جس سے چاہے تقاضا کرے چاہے تم سے اور چاہے نعیمہ سے۔ اب جب تک نعیمہ اپنا قرض ادا نہ کر دے یا معاف نہ کرا لے تب تک برابر تم ذمہ دار رہو گی البتہ اگر وہ حقدار تمہاری ذمہ داری معاف کر دے اور کہہ دے کہ اب تم سے کچھ مطلب نہیں ہم تم سے تقاضا نہ کرینگے۔ تو اب تمہاری ذمہ داری نہیں رہی اور اگر تمہاری ذمہ داری کے وقت ہی اس حقدار نے منظور نہیں کیا اور کہا تمہاری ذمہ داری کا ہم کو اعتبار نہیں یا اور کچھ کہا تو تم ذمہ دار نہیں ہوئیں۔

مسئلہ ۲ تم نے کسی کی ذمہ داری کر لی تھی اور اسکے پاس روپے ابھی نہ تھے اسلئے تم کو دینا پڑے تو اگر تم نے اس قرضدار کے کہنے سے ذمہ داری کی ہے تب تو جتنا تم نے حقدار کو دیا ہے اس قرضدار سے لے سکتی ہو۔ اور اگر تم نے اپنی خوشی سے ذمہ داری کی ہے تو دیکھو تمہاری ذمہ داری کو پہلے کس نے منظور کیا ہے اس قرضدار نے یا حقدار نے۔ اگر پہلے قرضدار نے منظور کیا تب تو ایسا ہی سمجھیں گے کہ تم نے اسکے کہنے سے ذمہ داری کی۔ لہٰذا اپنا روپیہ اس سے لے سکتی ہو اور اگر پہلے

حقدار نے منظور کر لیا تو جو کچھ تم نے دیا ہے قرضدار سے لینے کا حق نہیں ہے بلکہ اسکے ساتھ تمہاری طرف سے احسان سمجھا جائے گا کہ ویسے ہی اسکا قرض تم نے ادا کر دیا وہ خود دیدے تو اور بات ہے۔

مسئلہ ۳: اگر حقدار نے قرضدار کو مہینہ بھر یا پندرہ دن وغیرہ کی مہلت دیدی تو اب اتنے دن اس ذمہ داری کرنے والے سے بھی تقاضا نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۴: اور اگر تم نے اپنے پاس سے دینے کی ذمہ داری نہیں کی تھی بلکہ اس قرضدار کا روپیہ تمہارے پاس امانت رکھا تھا اسلئے تم نے کہا تھا کہ ہمارے پاس اس شخص کی امانت رکھی ہے ہم اس میں سے دے دیویں گے پھر وہ روپیہ چوری ہو گیا یا اور کسی طرح جاتا رہا تو اب تمہاری ذمہ داری نہیں رہی۔ نہ اب تم پر اسکا دینا واجب ہے اور نہ وہ حقدار تم سے تقاضا کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۵: کہیں جانے کے لئے تم نے کوئی یکہ یا بہلی کرایہ پر کی اور اس بہلی والے کی کسی نے ذمہ داری کر لی کہ اگر یہ نہ لے گیا تو میں اپنی بہلی دیدوں گا تو یہ ذمہ داری درست ہے، اگر وہ نہ دے تو اس ذمہ دار کو دینا پڑے گی۔

مسئلہ ۶: تم نے اپنی چیز کسی کو دی کہ جاؤ اسکو بیچ لاؤ۔ وہ بیچ آیا۔ لیکن دام نہیں لایا اور کہا کہ دام کہیں نہیں جا سکتے۔ دام کا میں ذمہ دار ہوں اس سے نہ ملیں تو مجھ سے لے لینا تو یہ ذمہ داری صحیح نہیں۔

مسئلہ: کسی نے کہا کہ اپنی مرغی اسی میں بند رہنے دو اگر بلی لے جاوے تو میرا ذمہ مجھ سے لے لینا۔ یا بکری کو کہا اگر بھیڑیا لے جاوے تو مجھ سے لے لینا تو یہ ذمہ داری صحیح نہیں۔

مسئلہ: نابالغ لڑکا یا لڑکی اگر کسی کی ذمہ داری کرے تو وہ ذمہ داری صحیح نہیں۔

اپنا قرضہ دوسرے پر اُتار دینے کا بیان

مسئلہ: شفیعہ کا تمہارے ذمہ کچھ قرض ہے اور رابعہ تمہاری قرضدار ہے۔ شفیعہ نے تم سے تقاضا کیا تم نے کہا کہ رابعہ ہماری قرضدار ہے تم اپنا قرضہ اسی سے لے لو۔ ہم سے نہ مانگو۔ اگر اسی وقت شفیعہ یہ بات منظور کر لیوے اور رابعہ بھی اس پر راضی ہو جائے تو شفیعہ کا قرضہ تمہارے ذمہ سے اُتر گیا۔ اب شفیعہ تم سے بالکل تقاضا نہیں کر سکتی بلکہ اسی رابعہ سے مانگے جا ہے جب ملے اور جتنا قرضہ تم نے شفیعہ کو دلایا ہے اتنا اب تم رابعہ سے نہیں لے سکتیں البتہ اگر رابعہ اس سے زیادہ کی قرضدار ہے تو جو کچھ زیادہ ہے وہ لے سکتی ہو۔ پھر اگر رابعہ نے شفیعہ کو دے دیا تب تو خیر اور اگر نہ دیا اور مر گئی تو جو کچھ مال و اسباب چھوڑا ہے وہ بیچکر شفیعہ کو دلا دینگے اور اگر اُسنے کچھ مال نہیں چھوڑا جس سے قرضہ دلا دیں یا اپنی زندگی ہی میں نکر گئی اور قسم کھالی کہ تمہارے قرضہ سے مجھے کچھ واسطہ نہیں اور گواہ بھی نہیں ہیں تو اب اس صورت میں پھر

شفیعہ تم سے تقاضا کر سکتی ہے اور اپنا قرضہ تم سے لے سکتی ہے اور اگر تمہارے کہنے پر شفیعہ رابعہ سے لینا منظور نہ کرے یا رابعہ اسکو دینے پر راضی نہ ہو تو قرضہ تم سے نہیں اُترا۔

مسئلہ۲ رابعہ تمہاری قرضدار نہ تھی تم نے یوں ہی اپنا قرضہ اس پر اُتار دیا اور رابعہ نے مان لیا اور شفیعہ نے بھی قبول و منظور کر لیا تب بھی تمہارے ذمہ سے شفیعہ کا قرضہ اُتر کر رابعہ کے ذمہ ہو گیا اسلئے اس کا بھی وہی حکم ہے جو ابھی بیان ہوا اور جتنا روپیہ رابعہ کو دینا پڑے گا دینے کے بعد تم سے لے لیوے اور دینے سے پہلے ہی لے لینے کا حق نہیں ہے۔

مسئلہ۳ اگر رابعہ کے پاس تمہارے روپے امانت رکھے تھے اسلئے تم نے اپنا قرضہ رابعہ پر اُتار دیا پھر وہ روپے کسی طرح ضائع ہو گئے تو اب رابعہ ذمہ دار نہیں رہی بلکہ اب شفیعہ تم ہی سے تقاضا کریگی اور تم ہی سے لیوے گی اب رابعہ سے مانگنے اور لینے کا حق نہیں رہا۔

مسئلہ۴ رابعہ پر قرضہ اُتار دینے کے بعد اگر تم ہی وہ قرضہ ادا کر دو اور شفیعہ کو دیدو یہ بھی صحیح ہے شفیعہ یہ نہیں کہہ سکتی کہ میں تم سے نہ لوں گی بلکہ رابعہ ہی سے لوں گی۔

کسی کو وکیل کر دینے کا بیان

مسئلہ۱ جس کام کو آدمی خود کر سکتا ہے اسمیں یہ بھی اختیار ہے کہ کسی اور سے کہہ دے کہ تم ہمارا یہ کام کر دو۔ جیسے بیچنا مول لینا۔ کرایہ پر لینا دینا۔ نکاح کرنا وغیرہ مثلاً ماما کو بازار سودا لینے بھیجا یا ماما کے ذریعہ سے کوئی چیز بکوائی یا یکہ بہلی کرایہ پر منگوایا۔ اور جس سے کام کرایا ہے شریعت میں اسکو وکیل کہتے ہیں جیسے ماما کو یا کسی نوکر کو سودا لینے بھیجا تو وہ تمہارا وکیل کہلاوے گا۔

مسئلہ۲ تم نے ماما سے گوشت منگوایا وہ اُدھار لے آئی تو گوشت والا تم سے دام کا تقاضا نہیں کر سکتا۔ اس ماما سے تقاضا کرے اور وہ ماما تم سے تقاضا کرے گی۔ اسی طرح اگر کوئی چیز تم نے ماما سے بکوائی تو اس لینے والے سے تم کو تقاضا کرنے اور دام کے وصول کرنے کا حق نہیں ہے اُسنے جس سے چیز پائی ہے اسی کو دام بھی دے گا اور اگر وہ خود تمہیں کو دام دیدے تب بھی جائز ہے مطلب یہ ہے کہ اگر وہ تم کو نہ دے تو تم زبردستی نہیں کر سکتیں۔

مسئلہ۳ تم نے نوکر سے کوئی چیز منگوائی وہ لے آیا تو اسکو اختیار ہے کہ جب تک تم سے دام نہ لے لیوے تب تک وہ چیز تم کو نہ دیوے چاہے اُسنے اپنے پاس سے دام دے دیئے ہوں یا ابھی نہ دیئے ہوں دونوں کا ایک حکم ہے۔ البتہ اگر وہ دس پانچ دن کے وعدے پر اُدھار لایا ہو تو جتنے دن کا وعدہ کر آیا ہے اس سے پہلے دام نہیں مانگ سکتا۔

مسئلہ۴ تم نے سیر بھر گوشت منگوایا تھا وہ ڈیڑھ سیر اٹھا لایا تو پورا ڈیڑھ سیر لینا واجب نہیں اگر تم نہ لو تو آدھ سیر اسکو لینا پڑے گا

مسئلہ ۵ تم نے کسی سے کہا کہ فلانی بکری جو فلانے کے یہاں ہے اسکو جاکر دو روپے میں لے آؤ تو اب وہ وکیل وہی بکری خود اپنے لئے نہیں خرید سکتا۔ غرضکہ جو چیز خاص تم مقرر کر کے بتلادو اسوقت اسکو اپنے لئے خریدنا درست نہیں۔ البتہ جو دام تم نے بتلائے ہیں اس سے زیادہ میں خرید لیا تو اپنے لئے خریدنا درست ہے اور اگر تم نے کچھ دام نہ بتلائے ہوں تو کسی طرح اپنے لئے نہیں خرید سکتا۔

مسئلہ ۶ اگر تم نے کوئی خاص بکری نہیں بتلائی بس اتنا کہا کہ ایک بکری کی ضرورت ہے ہم کو خرید دو تو وہ اپنے لئے بھی خرید سکتا ہے جو بکری چاہے اپنے لئے خریدے اور جو چاہے تمہارے لئے۔ اگر خود لینے کی نیت سے خریدے تو اسکی ہوئی اور اگر تمہاری نیت سے خریدے تو تمہاری ہوئی اور اگر تمہارے دیئے داموں سے خریدی تو بھی تمہاری ہوئی چاہے جس نیت سے خریدے۔

مسئلہ ۷ تمہارے لئے اسنے بکری خریدی پھر ابھی تم کو دینے نہ پایا تھا کہ بکری مر گئی یا چوری ہو گئی تو اس بکری کے دام تم کو دینے پڑینگے اگر تم کہو کہ تو نے اپنے لئے خریدی تھی ہمارے لئے نہیں خریدی تو اگر تم پہلے اسکو دام دے چکی ہو تو تمہارے گئے۔ اور اگر تم نے ابھی دام نہیں دیئے اور اب وہ دام مانگتا ہے تو تم اگر قسم کھاؤ کہ تو نے اپنے لئے خریدی تھی تو اسکی بکری گئی اور اگر قسم نہ کھاسکو تو اسکی بات کا اعتبار کرو۔

مسئلہ اگر نوکر یا ماما کوئی چیز گراں خرید لائی تو اگر تھوڑا ہی فرق ہو تب تو تم کو لینا پڑے گا اور دام دینا پڑینگے اور اگر بہت زیادہ گراں لے آئی کہ اتنے دام کوئی نہیں لگا سکتا تو اس کا لینا واجب نہیں اگر نہ لو تو اسکو لینا پڑے گا۔

مسئلہ ۹ تم نے کسی کو کوئی چیز بیچنے کو دی تو اسکو یہ جائز نہیں کہ خود لے لے اور دام تم کو دیوے۔ اسی طرح اگر تم نے کچھ منگوایا کہ فلانی چیز خرید لاؤ تو وہ اپنی چیز تم کو نہیں دے سکتا۔ اگر اپنی چیز دینا یا خود لینا منظور ہو تو صاف صاف کہدے کہ یہ چیز میں لیتا ہوں مجھ کو دے دو یا یوں کہدے کہ یہ میری چیز تم لے لو اور اتنے دام دے دو۔ بغیر بتلائے ہوئے ایسا کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۰ تم نے ماما سے بکری کا گوشت منگوایا وہ گائے کا لے آئی تو تم کو اختیار ہے چاہے لو چاہے نہ لو۔ اسی طرح تم نے آلو منگوائے وہ بھنڈی یا کچھ اور لے آئی تو اس کا لینا ضروری نہیں اگر تم انکار کرو تو اسکو لینا پڑے گا۔

مسئلہ ۱۱ تم نے ایک پیسہ کی چیز منگوائی وہ دو پیسہ کی لے آئی تو تم کو اختیار ہے کہ ایک ہی پیسہ کے موافق لو۔ اور ایک پیسہ کی جو زائد لائی وہ اسی کے سر ڈالو۔

مسئلہ ۱۲ تم نے دو شخصوں کو بھیجا کہ جاؤ فلانی چیز خرید لاؤ تو خریدتے وقت دونوں کو موجود رہنا چاہیئے۔ فقط ایک آدمی کو خریدنا جائز نہیں اگر ایک ہی آدمی خریدے تو وہ بیع موقوف ہے جب تم منظور کر لوگی تو صحیح ہو جائے گی۔

مسئلہ ۱۳ تم نے کسی سے کہا کہ ہمیں ایک گائے یا بکری یا اور کچھ کہا کہ فلانی چیز خرید لادو۔ اس نے خود نہیں خریدا بلکہ کسی

اور سے کہہ دیا اس نے خرید لا تو اسکا لینا تمہارے ذمہ واجب نہیں۔ چاہے لو چاہے نہ لو۔ دونوں اختیار ہیں البتہ اگر وہ خود تمہارے لئے خریدے تو تم کو لینا پڑے گا۔

وکیل کے برطرف کردینے کا بیان

مسئلہ وکیل کے موقوف اور برطرف کرنے کا تم کو ہر وقت اختیار ہے مثلاً تم نے کسی سے کہا تھا ہم کو ایک بکری کی ضرورت ہے کہیں ملجائے تو لے لینا۔ پھر منع کر دیا کہ اب نہ لینا تو اب اسکو لینے کا اختیار نہیں اگر اب لیوے گا تو اسی کے سر پڑیگی تم کو نہ لینا پڑے گی۔

مسئلہ۲ اگر خود اسکو نہیں منع کیا بلکہ خط لکھ بھیجا یا آدمی بھیج کر اطلاع کر دی کہ اب نہ لینا تب بھی وہ برطرف ہو گیا۔ اور اگر تم نے اطلاع نہیں دی کسی اور آدمی نے اپنے طور پر اس سے کہہ دیا کہ تم کو فلانے نے برطرف کر دیا ہے اب نہ خریدنا تو اگر دو آدمیوں نے اطلاع دی ہو یا ایک ہی نے اطلاع دی مگر وہ معتبر اور پابند شرع ہے تو برطرف ہو گیا اور اگر ایسا نہ ہو تو برطرف نہیں ہوا۔ اگر وہ خرید لے تو تم کو لینا پڑے گا۔

مضاربت کا بیان یعنی ایک کا روپیہ ایک کا کام

مسئلہ تم نے تجارت کے لئے کسی کو کچھ روپے دیئے کہ اس سے تجارت کرو جو کچھ نفع ہو گا وہ ہم تم بانٹ لیویں گے یہ جائز ہے اسکو مضاربت کہتے ہیں لیکن اسکی کئی شرطیں ہیں اگر ان شرطوں کے موافق ہو تو صحیح ہے نہیں تو ناجائز اور فاسد ہے۔

ایک تو یہ جتنا روپیہ دینا ہو وہ بتلا دو اور اسکو تجارت کے لئے دے بھی دو اپنے پاس نہ رکھو۔ اگر روپیہ اسکے حوالہ نہ کیا اپنے ہی پاس رکھا تو یہ معاملہ فاسد ہے۔ دوسرے یہ کہ نفع بانٹنے کی صورت طے کر لو اور بتلادو کہ تم کو کتنا ملے گا اور اسکو کتنا۔ اگر یہ بات طے نہیں ہوئی بس اتنا ہی کہا کہ نفع ہم تم بانٹ لینگے تو یہ فاسد ہے تیسرے یہ کہ نفع تقسیم کرنے کو اسطرح نہ طے کرو کہ جس قدر نفع ہو اس میں سے دس روپے ہمارے باقی تمہارے۔ یا دس روپے تمہارے باقی ہمارے۔ غرضکہ کچھ خاص رقم مقرر نہ کرو کہ اتنی ہماری یا اتنی تمہاری بلکہ یوں طے کرو کہ آدھا ہمارا آدھا تمہارا۔ یا ایک حصہ اسکا دو حصے اسکے یا ایک حصہ ایک کا باقی تین حصے دوسرے کے۔ غرضکہ نفع کی تقسیم حصوں کے اعتبار سے کرنا چاہیئے نہیں تو معاملہ فاسد ہو جائے گا۔

اگر کچھ نفع ہو گا تب تو وہ کام کرنے والا اسمیں سے اپنا حصہ پاوے گا اور اگر کچھ نفع نہ ہوا تو کچھ نہ پاوے گا۔ اگر یہ شرط کر لی کہ اگر نفع نہ ہوا تب بھی ہم تم کو اصل مال میں سے اتنا دے دینگے تو یہ معاملہ فاسد ہے۔ اسی طرح اگر یہ شرط کی کہ اگر نقصان ہو گا تو

اس کام کرنے والے کے ذمہ پڑے گا یا دونوں کے ذمہ ہوگا یہ بھی فاسد ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جو کچھ نقصان ہو وہ مالک کے ذمہ ہے اسی کا روپیہ گیا۔

مسئلہ۲ جب تک اسکے پاس روپیہ موجود ہو اور اس نے اسباب نہ خریدا ہو تب تک تم کو اسکے موقوف کر دینے اور روپیہ واپس لے لینے کا اختیار ہے اور جب وہ مال خرید چکا تو اب موقوفی کا اختیار نہیں ہے۔

مسئلہ۳ اگر یہ شرط کی کہ تمہارے ساتھ ہم کام کرینگے یا ہمارا فلاں آدمی تمہارے ساتھ کام کرے گا تو یہ معاملہ فاسد ہے۔

مسئلہ۴ اسکا حکم یہ ہے کہ اگر وہ معاملہ صحیح ہوا ہے کوئی واہیات شرط نہیں لگائی ہے تو نفع میں دونوں شریک ہیں جس طرح طے کیا ہو بانٹ لیں اور اگر کچھ نفع نہ ہوا یا نقصان ہوا تو اس آدمی کو کچھ نہ ملے گا اور نقصان کا تاوان اس کو نہ دینا پڑے گا۔ اور اگر وہ معاملہ فاسد ہو گیا ہے تو پھر وہ کام کرنے والا نفع میں شریک نہیں ہے بلکہ وہ بمنزلہ نوکر کے ہے۔ یہ دیکھو کہ اگر ایسا آدمی نوکر رکھا جائے تو کتنی تنخواہ دینی پڑے گی بس اتنی ہی تنخواہ اسکو ملے گی نفع ہو تب بھی اور نہ ہو تب بھی بہرحال تنخواہ پائے گا اور نفع سب مالک کا ہے لیکن اگر تنخواہ زیادہ بیٹھتی ہے اور جو نفع ٹھیرا تھا اگر اسکے حساب سے دیں تو کم بیٹھتا ہے تو اس صورت میں تنخواہ نہ دینگے نفع بانٹ دیں گے۔

تنبیہ چونکہ اس قسم کے مسئلوں کی عورتوں کو نہایت کم ضرورت پڑتی ہے اسلئے ہم زیادہ نہیں لکھتے جب کبھی ایسا معاملہ ہوا کرے اسکی ہدایات کو کسی مولوی سے پوچھ لیا کرو تا کہ گناہ نہ ہو۔

امانت رکھنے اور رکھانے کا بیان

مسئلہ کسی نے کوئی چیز تمہارے پاس امانت رکھائی اور تم نے لے لی۔ تو اب اسکی حفاظت کرنا تم پر واجب ہو گیا۔ اگر حفاظت میں کوتاہی کی اور وہ چیز ضائع ہو گئی تو اس کا تاوان یعنی ڈانڈ دینا پڑے گا۔ البتہ اگر حفاظت میں کوتاہی نہیں کی پھر بھی کسی وجہ سے وہ چیز جاتی رہی مثلاً چوری ہو گئی یا گھر میں آگ لگ گئی اسمیں جل گئی تو اس کا تاوان وہ نہیں لے سکتی بلکہ اگر امانت رکھتے وقت یہ اقرار کر لیا کہ اگر جاتی رہے تو میں ذمہ دار ہوں مجھ سے دام لے لینا تب بھی اسکو تاوان لینے کا اختیار نہیں ہاں تم اپنی خوشی سے دیدو وہ اور بات ہے۔

مسئلہ۲ کسی نے کہا میں ذرا کام سے جاتی ہوں میری چیز رکھ لو۔ تو تم نے کہا اچھا رکھدو یا تم کچھ نہیں بولیں وہ تمہارے پاس رکھ کر چلی گئی تو امانت ہو گئی۔ البتہ اگر تم نے صاف کہہ دیا کہ میں نہیں جانتی اور کسی کے پاس رکھا دو یا اور کچھ کہہ کے انکار کر دیا پھر بھی وہ رکھ کے چلی گئی تو اب وہ چیز تمہاری امانت میں نہیں ہے البتہ اگر اسکے چلے جانے کے بعد تم نے اٹھا کر رکھ لیا

تواب امانت ہو جائے گی۔

مسئلہ کسی عورتیں بیٹھی تھیں ان کے سپرد کر کے چلی گئی تو سب پر اس چیز کی حفاظت واجب ہے، اگر وہ چھوڑ کر چلی گئیں اور وہ چیز جاتی رہی تو تاوان دینا پڑے گا۔ اور اگر سب ساتھ نہیں اُٹھیں ایک ایک کر کے اُٹھیں تو جو سب سے اخیر میں رہ گئی اُسی کے ذمہ حفاظت ہو گئی۔ اب وہ اگر چلی گئی اور چیز جاتی رہی تو اُسی سے تاوان لیا جائے گا۔

مسئلہ۴ جس کے پاس کوئی امانت ہو اسکو اختیار ہے کہ چاہے خود اپنے پاس حفاظت سے رکھے یا اپنی ماں بہن اپنے شوہر وغیرہ کسی ایسے رشتہ دار کے پاس رکھا دیوے کہ ایک ہی گھر میں اسکے ساتھ رہتے ہوں جن کے پاس اپنی چیز بھی ضرورت کے وقت رکھا دیتی ہو لیکن اگر کوئی دیانتدار نہ ہو تو اسکے پاس رکھانا درست نہیں۔ اگر جان بوجھ کے ایسے غیر معتبر کے پاس رکھ دیا تو ضائع ہو جانے پر تاوان دینا پڑے گا۔ اور ایسے رشتہ دار کے سوا کسی اور کے پاس بھی پرائی امانت رکھانا بدون مالک کی اجازت کے درست نہیں چاہے وہ بالکل غیر ہو یا کوئی رشتہ دار بھی لگتا ہو اگر اوروں کے پاس رکھا دیا تو بھی ضائع ہو جانے پر تاوان دینا پڑے گا البتہ وہ غیر اگر ایسا شخص ہے کہ یہ اپنی چیزیں بھی اسکے پاس رکھتی ہے تو درست ہے

مسئلہ۵ کسی نے کوئی چیز رکھائی اور تم بھول گئیں اُسے وہیں چھوڑ کر چلی گئیں تو جاتے رہنے پر تاوان دینا پڑے گا یا کوٹھری صندوقچہ وغیرہ کا قفل کھول کر تم چلی گئیں اور وہاں ایسے غیر سب جمع ہیں اور وہ چیز ایسی ہے کہ عرفاً بغیر قفل لگائے اسکی حفاظت نہیں ہو سکتی تب بھی ضائع ہو جانے سے تاوان دینا ہو گا۔

مسئلہ۶ گھر میں آگ لگ گئی تو ایسے وقت غیر کے پاس بھی پرائی امانت کا رکھا دینا جائز ہے لیکن جب وہ عذر جاتا رہا تو فوراً لے لینا چاہیئے۔ اگر اب واپس نہ لیوے گی تو تاوان دینا پڑے گا۔ اسی طرح مرتے وقت اگر کوئی اپنے گھر کا آدمی موجود نہ ہو تو پڑوسی کے سپرد کر دینا درست ہے۔

مسئلہ اگر کسی نے کچھ روپے پیسے امانت رکھوائے تو بعینہ ان ہی روپے پیسوں کا حفاظت سے رکھنا واجب ہے، نہ تو اپنے روپوں میں ان کا ملانا جائز ہے اور نہ اُن کا خرچ کرنا جائز۔ یہ نہ سمجھو کہ روپیہ روپیہ سب برابر۔ لاؤ اسکو خرچ کر ڈالیں جب مانگے گی تو اپنا روپیہ دیدینگے البتہ اگر اُسنے اجازت دے دی ہو تو ایسے وقت خرچ کرنا درست ہے لیکن اس کا یہ حکم ہے کہ اگر وہی روپیہ تم الگ رہنے دو تب تو امانت سمجھا جائے گا۔ اگر جاتا رہا تو تاوان نہ دینا پڑے گا۔ اور اگر تم نے اجازت لے کر اُسے خرچ کر دیا تو اب وہ تمہارے ذمہ قرض ہو گیا امانت نہیں رہا۔ لہذا اب بہرحال تم کو دینا پڑے گا۔ اگر خرچ کرنے کے بعد تم نے اتنا ہی روپیہ اسکے نام سے الگ کر کے رکھ دیا تب بھی وہ امانت نہیں وہ تمہارا ہی روپیہ ہے اگر چوری ہو گیا تو تمہارا گیا اسکو پھر دینا پڑے گا غرضیکہ خرچ کرنے کے بعد جب تک اسکو ادا نہ کر دو گی تب تک تمہارے ذمہ رہے گا۔

مسئلہ۸ سو روپے کسی نے تمہارے پاس امانت رکھائے اس میں سے پچاس تم نے اجازت لے کر خرچ کر ڈالے تو پچاس روپے تمہارے ذمہ قرض ہو گئے اور پچاس امانت۔ اب جب تمہارے پاس روپے ہوں تو اپنے پاس کے پچاس روپے اس امانت کے پچاس روپے میں نہ ملاؤ اگر اسمیں ملا دوگی تو وہ بھی امانت نہ رہینگے یہ پورے سو روپے تمہارے ذمہ ہو جائینگے اگر جاتے رہے تو پورے سو دینا پڑینگے کیونکہ امانت کا روپیہ اپنے روپوں میں ملا دینے سے امانت نہیں رہتا بلکہ قرض ہو جاتا ہے اور ہر حال میں دینا پڑتا ہے۔

مسئلہ۹ تم نے اجازت لے کر اسکے سو روپے اپنے سو روپے میں ملا دیئے تو وہ سب روپیہ دونوں کی شرکت میں ہو گیا۔ اگر چوری ہو گیا تو دونوں کا گیا کچھ نہ دینا پڑے گا اور اگر اس میں سے کچھ چوری ہو گیا کچھ رہ گیا تب بھی آدھا اسکا گیا آدھا اسکا اور اگر سو ایک کے ہوں دو سو ایک کے تو اسکے حصے کے موافق اسکا جاوے گا اسکے حصے کے موافق اسکا۔ مثلاً اگر بارہ روپے جاتے رہے تو چار روپے ایک سو روپیہ والے کے گئے اور آٹھ روپے دو سو والے کے۔ یہ حکم اسی وقت ہے جب اجازت سے ملائے ہوں اور اگر بغیر اجازت کے اپنے روپے میں ملا دیا ہو تو اسکا وہی حکم ہے جو بیان ہو چکا کہ امانت کا روپیہ بلا اجازت اپنے روپوں میں ملا لینے سے قرض ہو جاتا ہے اسلئے اب وہ روپیہ امانت نہیں رہا جو کچھ گیا تمہارا گیا اسکا روپیہ اسکو بہرحال دینا پڑے گا۔

مسئلہ۱۰ کسی نے بکری یا گائے وغیرہ امانت رکھائی تو اس کا دودھ پینا یا کسی اور طرح اس سے کام لینا درست نہیں البتہ اجازت سے یہ سب جائز ہو جاتا ہے بلا اجازت جتنا دودھ لیا ہے اسکے دام دینے پڑینگے۔

مسئلہ۱۱ کسی نے ایک کپڑا یا زیور یا چارپائی وغیرہ رکھائی اسکی بلا اجازت اسکا برتنا درست نہیں اگر اسنے بلا اجازت کپڑا یا زیور پہنا یا چارپائی پر لیٹی بیٹھی اور اسکے برتنے کے زمانہ میں وہ کپڑا پھٹ گیا یا چور لے گیا یا زیور چارپائی وغیرہ ٹوٹ گئی یا چوری ہو گئی تو تاوان دینا پڑے گا۔ البتہ اگر توبہ کر کے پھر اسی طرح حفاظت سے رکھ دیا پھر کسی طرح ضائع ہوا تو تاوان نہ دینا پڑے گا۔

مسئلہ۱۲ صندوق میں سے امانت کا کپڑا نکالا کہ شام کو یہی پہن کر فلانی جگہ جاؤنگی پھر پہننے سے پہلے ہی وہ جاتا رہا تو بھی تاوان دینا پڑیگا۔

مسئلہ۱۳ امانت کی گائے یا بکری وغیرہ بیمار پڑگئی تم نے اسکی دوا کی۔ اس دوا سے وہ مر گئی تو تاوان دینا پڑے گا۔ اور اگر دوا نہ کی اور مر گئی تو تاوان نہ دینا ہوگا۔

مسئلہ۱۴ کسی نے رکھنے کو روپیہ دیا تم نے بٹوے میں ڈال لیا یا ازاربند میں باندھ لیا لیکن ڈالتے وقت وہ روپیہ ازاربند یا بٹوے میں نہیں پڑا بلکہ نیچے گر گیا مگر تم یہی سمجھیں کہ میں نے بٹوے میں رکھ لیا تو تاوان نہ دینا پڑے گا۔

مسئلہ۱۵ جب وہ اپنی امانت مانگے تو فوراً اسکو دے دینا واجب ہے۔ بلا عذر نہ دینا اور دیر کرنا جائز نہیں۔ اگر کسی نے

اپنی امانت مانگی تم نے کہا بہن اس وقت ہاتھ خالی نہیں کل لے لینا۔ اس نے کہا اچھا کل ہی سہی تب تو خیر کچھ حرج نہیں اور اگر وہ کل کے لینے پر راضی نہ ہوئی اور نہ دینے سے خفا ہو کر چلی گئی تو اب وہ چیز امانت نہیں رہی۔ اب اگر جاتی رہے گی تو تم کو تاوان دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۱۶ کسی نے اپنا آدمی امانت مانگنے کے لئے بھیجا تم کو اختیار ہے کہ اس آدمی کو نہ دو اور کہلا بھیجو کہ وہ خود ہی آ کر اپنی چیز لیجاویں ہم کسی اور کو نہ دینگے اور اگر تم نے اسکو سچا سمجھ کر دے دیا اور پھر مالک نے کہا کہ میں نے اسکو نہ بھیجا تھا تم نے کیوں دیدیا۔ تو وہ تم سے لے سکتا ہے اور تم اس آدمی سے وہ شے لوٹا سکتی ہو۔ اور اگر اسکے پاس سے وہ شے جاتی رہی ہو تو تم اُس سے دام نہیں لے سکتی ہو اور مالک تم سے دام لے گا۔

مانگے کی چیز کا بیان

مسئلہ ۱ کسی سے کوئی کپڑا یا زیور یا چارپائی، برتن وغیرہ کوئی چیز کچھ دن کے لئے مانگ لی کہ ضرورت نکل جانے کے بعد دے جاوینگی تو اسکا حکم بھی امانت کی طرح ہے اب اسکو اچھی طرح حفاظت سے رکھنا واجب ہے، اگر باوجود حفاظت کے جاتی رہے تو جس کی چیز ہے اسکو تاوان لینے کا حق نہیں ہے بلکہ اگر تم نے اقرار کر لیا ہو کہ اگر جاوے گی تو ہم سے دام لے لینا تب بھی تاوان لینا درست نہیں۔ البتہ اگر حفاظت نہ کی اسوجہ سے جاتی رہی تو تاوان دینا پڑے گا اور مالک کو ہر وقت اختیار ہے جب چاہے اپنی چیز لے لیوے تم کو انکار کرنا درست نہیں۔ اگر مانگنے پر نہ دی تو پھر ضائع ہو جانے پر تاوان دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۲ جس طرح برتنے کی اجازت مالک نے دی ہو اسی طرح برتنا جائز ہے اسکے خلاف کرنا درست نہیں اگر خلاف کریگی تو جاتے رہنے پر تاوان دینا پڑے گا جیسے کسی نے اوڑھنے کو دوپٹہ دیا یہ اسکو بچھا کر لیٹی اسلئے وہ خراب ہو گیا یا چارپائی پر اتنے آدمی لد گئے کہ وہ ٹوٹ گئی یا شیشے کا برتن آگ پر رکھ دیا وہ ٹوٹ گیا یا اور کچھ ایسی خلاف بات کی تو تاوان دینا پڑیگا۔ اسی طرح اگر چیز مانگ لائی اور یہ بدنیتی کی کہ اب اسکو لوٹا کر نہ دونگی بلکہ ہضم کر جاؤنگی تب بھی تاوان دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۳ ایک یا دو دن کے لئے کوئی چیز منگوائی تو اب ایک دو دن کے بعد پھیر دینا ضروری ہے جتنے دن کے وعدے پر لائی تھی اتنے دن کے بعد اگر نہ پھیرے گی تو جاتے رہنے پر تاوان دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۴ جو چیز مانگی لی ہے یہ دیکھنا چاہئیے کہ اگر مالک نے زبان سے صاف کہہ دیا کہ چاہو خود برتو۔ چاہو دوسرے کو دو۔ مانگنے والی کو درست ہے کہ دوسرے کو بھی برتنے کے لئے دیدے۔ اسی طرح اگر اُسنے صاف تو نہیں کہا مگر اس سے میل جول ایسا ہے کہ اسکو یقین ہے کہ ہر طرح اسکی اجازت ہے تب بھی یہی حکم ہے اور اگر مالک نے صاف منع کر دیا کہ دیکھو تم خود برتنا

کسی اور کو مت دینا تو اس صورت میں کسی طرح درست نہیں کہ دوسرے کو برتنے کے لئے دی جائے اور اگر مانگنے والی نے یہ کہہ کر منگائی ہے کہ میں برتوں گی اور مالک نے دوسرے کے برتنے سے منع نہ کیا اور نہ صاف اجازت دی تو اس چیز کو دیکھو کیسی ہے اگر وہ ایسی ہے کہ سب برتنے والے اسکو ایک ہی طرح برتا کرتے ہیں برتنے میں فرق نہیں ہوتا تب تو خود بھی برتنا درست ہے اور دوسرے کو برتنے کے لئے دینا بھی درست ہے اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ سب برتنے والے اسکو ایک طرح نہیں برتا کرتے بلکہ کوئی اچھی طرح برتتا ہے کوئی بری طرح تو ایسی چیز تم دوسرے کو برتنے کے واسطے نہیں دے سکتی ہو۔ اسی طرح اگر یہ کہہ کر منگائی ہے کہ ہمارا فلانا رشتہ دار یا ملاقاتی برتے گا اور مالک نے تمہارے برتنے نہ برتنے کا ذکر نہیں کیا تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہے کہ اول قسم کی چیز کو تم بھی برت سکتی ہو اور دوسری قسم کی چیز کو تم نہیں برت سکو گی صرف وہی برتے گا جسکے برتنے کے نام سے منگائی ہے۔ اور اگر تم نے یونہی منگا بھیجی نہ اپنے برتنے کا نام لیا نہ دوسرے کے برتنے کا اور مالک نے بھی کچھ نہیں کہا تو اس کا حکم یہ ہے کہ اول قسم کی چیز کو تو تم بھی برت سکتی ہو اور دوسرے کو بھی برتنے کے لئے دے سکتی ہے اور دوسری قسم کی چیز میں یہ حکم ہے کہ اگر تم نے برتنا شروع کر دیا تب تو دوسرے کو برتنے کے واسطے نہیں دے سکتیں۔ اور اگر دوسرے سے برت والیا تو تم نہیں برت سکتیں خوب سمجھ لیجیو۔

مسئلہ ۵ ماں باپ وغیرہ کا کسی کو چھوٹے نابالغ کی چیز کا مانگے دینا جائز نہیں ہے اگر وہ چیز جاتی رہے تو تاوان دینا پڑے گا اسی طرح اگر خود نابالغ اپنی چیز دیوے اسکا لینا بھی جائز نہیں۔

مسئلہ ۶ کسی سے کوئی چیز مانگ کر لائی گئی پھر وہ مالک مرگیا تو اب مرنے کے بعد وہ مانگے کی چیز نہیں رہی اب اس سے کام لینا درست نہیں اسی طرح اگر وہ مانگنے والی مرگئی تو اسکے وارثوں کو اس سے نفع اٹھانا درست نہیں۔

ہبہ یعنی کسی کو کچھ دے دینے کا بیان

مسئلہ ۱ تم نے کسی کو کوئی چیز دی اور اس نے منظور کر لیا یا منہ سے کچھ نہیں کہا بلکہ تم نے اسکے ہاتھ پر رکھ دیا اور اس نے لے لیا تو اب وہ چیز اسی کی ہو گئی اب تمہاری نہیں رہی بلکہ وہی اسکی مالک ہے اسکو شرع میں ہبہ کہتے ہیں۔ لیکن اسکی کئی شرطیں ہیں۔ ایک تو اسکے حوالہ کر دینا اور اسکا قبضہ کر لینا ہے اگر تم نے کہا یہ چیز ہم نے تم کو دے دی اس نے کہا ہم نے لے لی۔ لیکن ابھی تم نے اسکے حوالے نہیں کیا تو یہ دینا صحیح نہیں ہوا ابھی وہ چیز تمہاری ہی ملک ہے البتہ اگر اس نے اس چیز پر قبضہ کر لیا تو اب قبضہ کر لینے کے بعد اسکی مالک بنی۔

مسئلہ ۲ تم نے وہ دی ہوئی چیز اسکے سامنے اس طرح رکھ دی کہ اگر وہ اٹھانا چاہے تو لے سکے اور کہہ دیا کہ لو اسکو لے لو تو

اس پاس رکھ دینے سے بھی وہ مالک بن گئی۔ ایسا سمجھیں گے کہ اُس نے اُٹھالیا اور قبضہ کرلیا۔

مسئلہ ۳: بند صندوق میں کچھ کپڑے دے دیئے لیکن اسکی کنجی نہیں دی تو یہ قبضہ نہیں ہوا جب کنجی دیوے گی تب قبضہ ہوگا اس وقت اسکی مالک بنے گی۔

مسئلہ ۴: کسی بوتل میں تیل رکھا ہے یا اور کچھ رکھا ہے تم نے وہ بوتل کسی کو دے دی لیکن تیل نہیں دیا تو یہ دینا صحیح نہیں اگر وہ قبضہ کرلے تب بھی اسکی مالک نہ ہوگی جب اپنا تیل نکال کے دوگی تب وہ مالک ہوگی۔ اور اگر تیل کسی کو دے دیا مگر بوتل نہیں دی اور اُس نے بوتل سمیت لے لیا کہ ہم خالی کرکے پھیر دینگے تو یہ تیل کا دینا صحیح ہے۔ قبضہ کرلینے کے بعد مالک بن جاوے گی غرضکہ جب برتن وغیرہ کوئی چیز دو تو خالی کرکے دینا شرط ہے بغیر خالی کئے دینا صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کسی نے مکان دیا تو اپنا سارا مال اسباب نکال کے خود بھی اس گھر سے نکل کے دینا چاہیئے۔

مسئلہ ۵: اگر کسی کو آدھی یا تہائی یا چوتھائی چیز دو پوری چیز نہ دو تو اسکا حکم یہ ہے کہ دیکھو وہ کس قسم کی چیز ہے آدھی بانٹ دینے کے بعد بھی کام کی رہے گی یا نہ رہے گی۔ اگر بانٹ دینے کے بعد اس کام کی نہ رہے جیسے چکّی اگر بیچوں بیچ سے توڑ کے دیدو تو پیسنے کے کام کی نہ رہیگی۔ اور جیسے چوکی۔ پلنگ۔ پتیلی۔ لوٹا۔ کٹورہ۔ پیالہ۔ صندوق جانور وغیرہ ایسی چیزوں کو بغیر تقسیم کئے بھی آدھی تہائی جو کچھ دینا منظور ہو دینا جائز ہے اگر وہ قبضہ کرلے تو جتنا حصہ تم نے دیا ہے اُسکی مالک بن گئی اور وہ چیز ساجھے میں ہوگئی۔ اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ تقسیم کرنے کے بعد بھی کام کی رہے جیسے زمین۔ گھر۔ کپڑے کا تھان جلانے کی لکڑی۔ اناج غلہ۔ دودھ دہی وغیرہ تو بغیر تقسیم کئے ان کا دینا صحیح نہیں ہے۔ اگر تم نے کسی سے کہا ہم نے اس برتن کا آدھا گھی تم کو دے دیا۔ وہ کہے ہم نے لے لیا تو یہ دینا صحیح نہیں ہوا بلکہ اگر وہ برتن پر قبضہ بھی کرلے تب بھی اسکی مالک نہیں ہوئی۔ ابھی سارا گھی تمہارا ہی ہے۔ ہاں اسکے بعد اگر اس میں کا آدھا گھی الگ کرکے اس کے حوالے کردو تو اب البتہ اسکی مالک ہوجائے گی۔

مسئلہ ۶: ایک تھان یا ایک مکان یا باغ وغیرہ دو آدمیوں نے مل کر آدھا آدھا خرید تو جب تک تقسیم نہ کرلو تب تک اپنا آدھا حصہ کسی کو دے دینا صحیح نہیں۔

مسئلہ: آٹھ آنے یا بارہ آنے پیسے دو شخصوں کو دیئے کہ تم دونوں آدھے آدھے لے لو۔ یہ صحیح نہیں بلکہ آدھے آدھے تقسیم کرکے دینا چاہئیں۔ البتہ اگر وہ دونوں فقیر ہوں تو تقسیم کی ضرورت نہیں اور اگر ایک روپیہ یا ایک پیسہ دو آدمیوں کو دیا تو یہ دینا صحیح ہے۔

مسئلہ: بکری یا گائے وغیرہ کے پیٹ میں بچہ ہے تو پیدا ہونے سے پہلے ہی اس کا دے دینا صحیح نہیں ہے بلکہ اگر پیدا

ہونے کے بعد وہ قبضہ بھی کرلے تب بھی مالک نہیں ہوتی۔ اگر دینا ہو تو پیدا ہونے کے بعد پھر سے دیوے۔

مسئلہ ۹ کسی نے بکری دی اور کہا کہ اسکے پیٹ میں جو بچہ ہے اسکو ہم نہیں دیتے وہ ہمارا ہی ہے تو بکری اور بچہ دونوں اُسی کے ہوگئے۔ پیدا ہونے کے بعد بچہ لے لینے کا اختیار نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰ تمہاری کوئی چیز کسی کے پاس امانت رکھی ہے تم نے اُسی کو دے دی تو اس صورت میں فقط اتنا کہدینے سے کہ میں نے لے لی اسکی مالک ہو جائے گی اب جا کر دوبارہ اُس پر قبضہ کرنا شرط نہیں ہے کیونکہ وہ چیز تو اسکے پاس ہی ہے۔

مسئلہ ۱۱ نابالغ لڑکا یا لڑکی اپنی چیز کسی کو دے دے تو اسکا دینا صحیح نہیں ہے اور اسکی چیز لینا بھی ناجائز ہے۔ اس مسئلہ کو خوب یاد رکھو بہت لوگ اسمیں مبتلا ہیں۔

بچوں کو دینے کا بیان

مسئلہ ۱ ختنہ وغیرہ کسی تقریب میں چھوٹے بچوں کو جو کچھ دیا جاتا ہے اس سے خاص اس بچہ کو دینا مقصود نہیں ہوتا بلکہ ماں باپ کو دینا مقصود ہوتا ہے اسلیئے وہ سب نیوتہ بچے کی مِلک نہیں بلکہ ماں باپ اسکے مالک ہیں جو چاہیں سو کریں البتہ اگر کوئی شخص خاص بچہ ہی کو کوئی چیز دیوے تو پھر وہی بچہ اسکا مالک ہے اگر بچہ سمجھدار ہے تو خود اسی کا قبضہ کر لینا کافی ہے جب قبضہ کر لیا تو مالک ہو گیا۔ اگر بچہ قبضہ نہ کرے یا قبضہ کرنے کے لائق نہ ہو تو اگر باپ ہو تو اسکے قبضہ کر لینے سے اور اگر باپ نہ ہو تو دادا کے قبضہ کر لینے سے بچہ مالک ہو جائے گا۔ اگر باپ دادا موجود نہ ہوں تو وہ بچہ جس کی پرورش میں ہے اسکو قبضہ کرنا چاہیئے اور باپ دادا کے ہوتے ماں نانی دادی وغیرہ اور کسی کا قبضہ کرنا معتبر نہیں ہے۔

مسئلہ ۲ اگر باپ یا اُسکے نہ ہونے کے وقت دادا اپنے بیٹے پوتے کو کوئی چیز دینا چاہے تو بس اتنا کہدینے سے ہبہ صحیح ہو جائے گا کہ میں نے اسکو یہ چیز دیدی۔ اور باپ دادا نہ ہو اُسوقت ماں بھائی وغیرہ بھی اگر اسکو کچھ دینا چاہیں اور وہ بچہ اُن کی پرورش میں بھی ہو۔ اُنکے اس کہدینے سے بھی وہ بچہ مالک ہو گیا کسی کے قبضہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۳ جو چیز ہو اپنی سب اولاد کو برابر برابر دینا چاہیئے۔ لڑکا لڑکی سب کو برابر دیوے۔ اگر کبھی کسی کو کچھ زیادہ دے دیا تو بھی خیر کچھ حرج نہیں لیکن جسے کم دیا اسکو نقصان دینا مقصود نہ ہو نہیں تو کم دینا درست نہیں ہے۔

مسئلہ ۴ جو چیز نابالغ بچے کی مِلک ہو اسکا حکم یہ ہے کہ اسی بچے ہی کے کام میں لگانا چاہیئے کسی کو اپنے کام میں لانا جائز نہیں خود ماں باپ بھی اپنے کام میں نہ لاویں نہ کسی اور بچہ کے کام میں لگاویں۔

مسئلہ ۵ اگر ظاہر میں بچہ کو دیا مگر یقیناً معلوم ہے کہ منظور تو ماں باپ ہی کو دینا ہے مگر اس چیز کو حقیر سمجھ کر بچے ہی کے نام سے

دے دیا تو ماں باپ کی ملک ہے وہ جو چاہیں کریں پھر اس میں بھی دیکھ لیں اگر ماں کے علاقہ داروں نے دیا ہے تو ماں کا ہے اگر باپ کے علاقہ داروں نے دیا ہے تو باپ کا ہے۔

مسئلہ ۶: اپنے نابالغ لڑکے کے لئے کپڑے بنوائے تو وہ لڑکا مالک ہو گیا۔ یا نابالغ لڑکی کے لئے زیور گہنا بنوایا تو وہ لڑکی اسکی مالک ہو گئی۔ اب اُن کپڑوں کا یا اُس زیور کا کسی اور لڑکا لڑکی کو دینا درست نہیں جسکے لئے بنوائے ہیں اُسی کو دیوے۔ البتہ اگر بنانے کے وقت صاف کہہ دیا کہ یہ میری ہی چیز ہے مانگے کے طور پر دیتا ہوں تو بنوانے والے کی رہے گی۔ اکثر دستور ہے کہ بڑی بہنیں بعض وقت چھوٹی نابالغ بہنوں سے یا خود ماں اپنی لڑکی سے دوپٹہ وغیرہ کچھ مانگ لیتی ہے تو اُن کی چیز کا ذرا دیر کے لئے مانگ لینا بھی درست نہیں۔

مسئلہ ۷: جس طرح خود بچہ اپنی چیز کسی کو دے نہیں سکتا اسی طرح باپ کو بھی نابالغ اولاد کی چیز دینے کا اختیار نہیں۔ اگر ماں باپ اسکی چیز کسی کو بالکل دے دیں یا ذرا دیر یا کچھ دن کے لئے مانگی دیویں تو اس کا لینا درست نہیں۔ البتہ اگر ماں باپ کو تنگی کی وجہ سے نہایت ضرورت ہو اور وہ چیز کہیں اور سے اُنکو نہ مل سکے تو مجبوری اور لاچاری کے وقت اپنی اولاد کی چیز لے لینا درست ہے۔

مسئلہ ۸: ماں باپ وغیرہ کو بچے کا مال کسی کو قرض دینا بھی صحیح نہیں بلکہ خود قرض لینا بھی صحیح نہیں خوب یاد رکھو۔

دے کر پھیر لینے کا بیان

مسئلہ ۱: کچھ دے کر پھیر لینا بڑا گناہ ہے لیکن اگر کوئی واپس لے لیوے اور جسکو دی تھی وہ اپنی خوشی سے دے بھی دیوے تو اب پھر اسکی مالک بن جائے گی مگر بعضی باتیں ایسی ہیں جس سے پھیر لینے کا اختیار بالکل نہیں رہتا۔ مثلاً تم نے کسی کو بکری دی اُسنے کھلا پلا کر خوب موٹا تازہ کیا تو پھیرنے کا اختیار نہیں ہے یا کسی کو زمین دی اُس میں اُس نے گھر بنا لیا یا باغ لگایا تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں یا کپڑا دینے کے بعد اُسنے کپڑے کو سی لیا یا رنگ لیا یا دھلوا لیا تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں۔

مسئلہ ۲: تم نے کسی کو بکری دی اسکے دو ایک بچے ہوئے تو پھیرنے کا اختیار باقی ہے لیکن اگر پھیرے تو صرف بکری پھیر سکتی ہو وہ بچے نہیں لے سکتی۔

مسئلہ ۳: دینے کے بعد اگر دینے والا یا لینے والا مر جائے تب بھی پھیرنے کا اختیار نہیں رہتا۔

مسئلہ ۴: تم کو کسی نے کوئی چیز دی۔ پھر اسکے بدلے میں تم نے بھی کوئی چیز اسکو دے دی اور کہہ دیا لو بہن اسکے عوض تم یہ لے لو تو بدلہ دینے کے بعد اب اسکو پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے۔ البتہ اگر تم نے یہ نہیں کہا کہ ہم اسکے عوض میں دیتے ہیں تو وہ اپنی چیز پھیر سکتی ہے اور تم اپنی چیز بھی پھیر سکتی ہو۔

مسئلہ۵ بی بی نے اپنے میاں کو یا میاں نے اپنی بی بی کو کچھ دیا تو اسکے پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کسی نے ایسے رشتہ دار کو کچھ دیا جس سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہے اور وہ رشتہ خون کا ہے جیسے بھائی بہن بھتیجا بھانجا وغیرہ تو اس سے پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے اور اگر قرابت اور رشتہ تو ہے لیکن نکاح حرام نہیں ہے۔ جیسے چچازاد، پھوپھی زاد بہن بھائی وغیرہ۔ یا نکاح حرام تو ہے لیکن نسب کے اعتبار سے قرابت نہیں یعنی وہ رشتہ خون کا نہیں بلکہ دودھ کا رشتہ یا اور کوئی رشتہ ہے جیسے دودھ شریک بھائی بہن وغیرہ یا داماد ساس خسر وغیرہ تو ان سب سے پھیر لینے کا اختیار رہتا ہے۔

مسئلہ۶ جتنی صورتوں میں پھیر لینے کا اختیار ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بھی پھیر دینے پر راضی ہو جائے اسوقت پھیر لینے کا اختیار ہے جیسا اوپر آچکا۔ لیکن گناہ اس میں بھی ہے اور اگر وہ راضی نہ ہو اور نہ پھیرے تو بدون قضاء قاضی کے زبردستی پھیر لینے کا اختیار نہیں اور اگر زبردستی بدون قضا کے پھیر لیا تو یہ مالک نہ ہوگا۔

مسئلہ۷ جو کچھ ہبہ کر دینے کے حکم احکام بیان ہوئے ہیں اکثر خدا کی راہ میں خیرات دینے کے بھی وہی احکام ہیں مثلاً بغیر قبضہ کئے فقیر کی ملک میں چیز نہیں جاتی۔ اور جس چیز کا تقسیم کے بعد دینا شرط ہے اس کا یہاں بھی تقسیم کے بعد دینا شرط ہے جس چیز کا خالی کر کے دینا ضروری ہے یہاں بھی خالی کر کے دینا ضروری ہے البتہ دو باتوں کا فرق ہے۔ ایک ہبہ میں رضامندی سے پھیر لینے کا اختیار رہتا ہے اور یہاں پھیر لینے کا اختیار نہیں رہتا۔ دوسرے آٹھ دس آنے پیسے یا آٹھ دس روپے اگر دو فقیروں کو دیدو کہ تم دونوں بانٹ لینا تو یہ بھی درست ہے۔ اور ہبہ میں اسطرح درست نہیں ہوتا۔

مسئلہ۸ کسی فقیر کو پیسہ دینے لگے مگر دھوکے سے اٹھنی چلی گئی تو اسکے پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے۔

کرایہ پر لینے کا بیان

مسئلہ۱ جب تم نے مہینہ بھر کے لئے گھر کرایہ پر لیا اور اپنے قبضہ میں کر لیا تو مہینے کے بعد کرایہ دینا پڑے گا چاہے اس میں رہنے کا اتفاق ہوا ہو یا خالی پڑا رہا ہو۔ کرایہ بہر حال واجب ہے۔

مسئلہ۲ درزی کپڑا سی کر یا رنگریز رنگ کر یا دھوبی کپڑا دھو کر لایا تو اسکو اختیار ہے کہ جب تک تم سے اسکی مزدوری نہ لیوے تب تک تم کو کپڑا نہ دیوے۔ بغیر مزدوری دیئے اس سے زبردستی لینا درست نہیں۔ اور اگر کسی مزدور سے غلے کا ایک بورا ایک آنہ پیسہ کے وعدہ پر اٹھوایا تو وہ اپنی مزدوری مانگنے کے لئے تمہارا غلہ نہیں روک سکتا۔ کیونکہ وہاں سے لانے کی وجہ سے غلہ میں کوئی بات نہیں پیدا ہوئی۔ اور پہلی صورتوں میں ایک نئی بات کپڑے میں پیدا ہو گئی۔

مسئلہ۳ اگر کسی نے یہ شرط کر لی کہ میرا کپڑا تم ہی سینا یا تم ہی رنگنا یا تم ہی دھونا تو اسکو دوسرے سے دھلوانا درست

نہیں۔ اور اگر یہ شرط نہیں کی تو کسی اور سے بھی وہ کام کرا سکتی ہے۔

اجارہ فاسدہ کا بیان

مسئلہ ۱ اگر مکان کرایہ پر لیتے وقت کچھ مدت نہیں بیان کی کہ کتنے دن کے لئے کرایہ پر لیا ہے یا کرایہ نہیں مقرر کیا یوں ہی لے لیا۔ یا یہ شرط کر لی کہ جو کچھ اس میں گر پڑ جاوے گا وہ بھی ہم اپنے پاس سے بنوا دیا کرینگے۔ یا کسی کو گھر اس وعدہ پر دیا کہ اسکی مرمت کرا دیا کرے اور اسکا یہی کرایہ ہے۔ یہ سب اجارہ فاسد ہے اور اگر یوں کہدے کہ تم اس گھر میں رہو اور مرمت کرا دیا کرو کرایہ کچھ نہیں تو یہ عاریت ہے اور جائز ہے۔

مسئلہ ۲ کسی نے یہ کہہ کر مکان کرایہ پر لیا کہ دو روپے ماہوار کرایہ دیا کرینگے تو ایک ہی مہینے کے لئے اجارہ صحیح ہوا۔ مہینے کے بعد مالک کو اسمیں سے اٹھا دینے کا اختیار ہے پھر جب دوسرے مہینے میں تم رہ پڑے تو ایک مہینے کا اجارہ اب اور صحیح ہو گیا۔ اسی طرح ہر مہینے میں نیا اجارہ ہوتا رہے گا۔ البتہ اگر یہ بھی کہہ دیا کہ چار مہینے یا چھ مہینے رہوں گا تو جتنی مدت بتلائی ہے اتنی مدت تک اجارہ صحیح ہوا۔ اس سے پہلے مالک تم کو نہیں اٹھا سکتا۔

مسئلہ ۳ پیسنے کے لئے کسی کو گیہوں دیئے اور کہا کہ اسی میں سے پاؤ بھر آٹا پسائی لے لینا۔ یا کھیت کٹوایا اور کہا کہ اسی میں سے اتنا غلہ مزدوری لے لینا یہ سب فاسد ہے۔

مسئلہ ۴ اجارہ فاسد کا یہ حکم ہے کہ جو کچھ طے ہوا ہے وہ نہ دلایا جاوے گا بلکہ اتنے کام کے لئے جتنی مزدوری کا دستور ہو یا ایسے گھر کے لئے جتنے کرایہ کا دستور ہو وہ دلایا جاوے گا۔ لیکن اگر دستور زیادہ ہے اور طے کم ہوا تھا تو پھر دستور کے موافق نہ دیا جاوے گا بلکہ وہی پاوے گا جو طے ہوا ہے۔ غرضکہ جو کم ہو اسکے پانے کا مستحق ہے۔

مسئلہ ۵ گانے بجانے، ناچنے، بندر نچانے وغیرہ جتنی بیہودگیاں ہیں انکا اجارہ صحیح نہیں بالکل باطل ہے اسلئے کچھ نہ دلایا جاوے گا۔

مسئلہ ۶ کسی حافظ کو نوکر رکھا کہ اتنے دن تک فلانے کی قبر پر پڑھا کرو اور ثواب بخشا کرو۔ یہ صحیح نہیں باطل ہے نہ پڑھنے والے کو ثواب ملے گا نہ مردے کو اور یہ کچھ تنخواہ پانے کا مستحق نہیں۔

مسئلہ ۷ پڑھنے کے لئے کوئی کتاب کرایہ پر لی تو یہ صحیح نہیں بلکہ باطل ہے۔

مسئلہ ۸ یہ جو دستور ہے کہ بکری، گائے، بھینس کے گابھن کرنے میں جس کا بکرا، بیل، بھینسا ہوتا ہے وہ گابھن کرائی لیتا ہے، یہ بالکل حرام ہے۔

مسئلہ ۹ بکری یا گائے بھینس کو دودھ پینے کے لئے کرایہ پر لینا درست نہیں۔

مسئلہ جانور کو ادھیاں پر دینا درست نہیں یعنی یُوں کہنا کہ یہ مرغیاں یا بکریاں لے جاؤ اور پرورش سے اچھی طرح رکھو جو کچھ بچے ہوں وہ آدھے تمہارے آدھے ہمارے یہ درست نہیں ہے۔

مسئلہ گھر سجانے کے لئے جھاڑ فانوس وغیرہ کرایہ پر لینا درست نہیں اگر لایا بھی تو وہ دینے والا کرایہ پانے کا مستحق نہیں البتہ اگر جھاڑ فانوس جلانے کے لئے لایا ہو تو درست ہے۔

مسئلہ کوئی یکہ یا بہلی کرایہ پر کی تو معمول سے زیادہ بہت آدمیوں کا لد جانا درست نہیں۔ اسی طرح ڈولی میں بلا کہاروں کی اجازت کے دو دو بیٹھ جانا درست نہیں۔

مسئلہ کوئی چیز کھوئی گئی اُسنے کہا جو کوئی ہماری چیز بتلائے کہ کہاں ہے اسکو ایک پیسہ دینگے۔ تو اگر کوئی بتا دیوے تب بھی پیسہ پانے کی مستحق نہیں ہے کیونکہ یہ اجارہ صحیح نہیں ہوا۔ اور اگر کسی خاص آدمی سے کہا ہو کہ اگر تو بتلادے تو پیسہ دونگی تو اگر اُسنے اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے بتلا دیا تو کچھ نہ پاوے گی۔ اور اگر کچھ چل کے بتلایا ہو تو پیسہ دھیلا جو کچھ وعدہ تھا ملے گا۔

تاوان لینے کا بیان

مسئلہ رنگریز۔ دھوبی۔ درزی وغیرہ کسی پیشہ ور سے کوئی کام کرایا تو وہ چیز جو اسکو دی ہے اسکے پاس امانت ہے اگر چوری ہو جائے یا اور کسی طرح بلا قصد مجبوری سے ضائع ہو جائے تو اُن سے تاوان لینا درست نہیں البتہ اگر اُس نے اسطرح گندی کی کہ کپڑا پھٹ گیا یا عمدہ ریشمی کپڑا بھٹی پر چڑھا دیا وہ خراب ہو گیا تو اسکا تاوان لینا جائز ہے۔ اسی طرح جو کپڑا اُسنے بدل دیا تو اسکا تاوان لینا بھی درست ہے۔ اور اگر کپڑا کھو یا گیا اور وہ کہتا ہے معلوم نہیں کیونکر گیا اور کیا ہوا اسکا تاوان لینا بھی درست ہے۔ اور اگر وہ کہے کہ میرے یہاں چوری ہو گئی اس میں جاتا رہا تو تاوان لینا درست نہیں۔

مسئلہ کسی مزدور کو گھی تیل وغیرہ گھر پہنچانے کو کہا۔ اس سے رستے میں گر پڑا تو اس کا تاوان لینا جائز ہے۔

مسئلہ اور جو پیشہ ور نہیں بلکہ خاص تمہارے ہی کام کے لئے ہے مثلاً نوکر چاکر یا وہ مزدور جس کو تم نے ایک دن یا دو چار دن کے لئے رکھا ہے اسکے ہاتھ سے جو کچھ جاتا رہے اسکا تاوان لینا جائز نہیں۔ البتہ اگر وہ خود قصداً نقصان کر دے تو تاوان لینا درست ہے۔

مسئلہ لڑکا کھلانے پر جو نوکر ہے اُسکی غفلت سے اگر بچے کا زیور یا اور کچھ جاتا رہے تو اسکا تاوان لینا درست نہیں۔

اجارہ توڑ دینے کا بیان

مسئلہ کوئی گھر کرایہ پر لیا۔ وہ بہت ٹپکتا ہے یا کچھ حصہ اسکا گر پڑا۔ یا اور کوئی ایسا عیب نکل آیا جس سے اب رہنا مشکل ہے تو اجارہ کا توڑ دینا درست ہے اور اگر بالکل ہی گر پڑا تو خود ہی اجارہ ٹوٹ گیا تمہارے توڑنے اور مالک کے راضی ہونے کی ضرورت نہیں رہی۔

مسئلہ۲ جب کرایہ پر لینے والے اور دینے والے میں سے کوئی مرجائے تو اجارہ ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ۳ اگر کوئی ایسا عذر پیدا ہو جائے کہ کرایہ کو توڑنا پڑے تو مجبوری کے وقت توڑ دینا صحیح ہے۔ مثلاً کہیں جانے کیلئے بہلی کو کرایہ کیا۔ پھر رائے بدل گئی اب جانے کا ارادہ نہیں رہا تو اجارہ توڑ دینا صحیح ہے۔

مسئلہ۴ یہ جو دستور ہے کہ کرایہ طے کرکے اسکو کچھ بیعانہ دیدیتے ہیں اگر جانا ہوا تو پھر اسکو پورا کرایہ دیتے ہیں اور وہ بیعانہ اس کرایہ میں مجرا ہو جاتا ہے اور جو جانا نہ ہوا تو وہ بیعانہ ہضم کرلیتا ہے واپس نہیں دیتا یہ درست نہیں بلکہ اسکو واپس دینا چاہیئے

بلا اجازت کسی کی چیز لے لینے کا بیان

مسئلہ کسی کی چیز زبردستی لے لینا یا پیٹھ پیچھے اسکی بغیر اجازت کے لے لینا بڑا گناہ ہے بعضی عورتیں اپنے شوہر یا اور کسی عزیز کی چیز بلا اجازت لے لیتی ہیں یہ بھی درست نہیں ہے جو چیز بلا اجازت لے لی تو اگر وہ چیز ابھی موجود ہو تو بعینہ وہی پھیر دینا چاہیئے۔ اور اگر خرچ ہو گئی ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ایسی چیز تھی کہ اسی کے مثل بازار میں مل سکتی ہے جیسے غلہ، گھی، تیل، روپیہ پیسہ، تو جیسی چیز لی ہے ویسی ہی چیز منگا کر دے دینا واجب ہے۔ اور اگر کوئی ایسی چیز لے کر ضائع کر دی کہ اسکے مثل ملنا مشکل ہے تو اسکی قیمت دینا پڑے گی جیسے مرغی، بکری، امرود، نارنگی، ناشپاتی۔

مسئلہ۲ چارپائی کا ایک آدھ پایہ ٹوٹ گیا یا پٹی یا چول ٹوٹ گئی یا اور کوئی چیز لے لی تھی وہ خراب ہو گئی تو خراب ہونے سے جتنا اسکا نقصان ہوا ہو دینا پڑے گا۔

مسئلہ۳ پرائے روپے سے بلا اجازت تجارت کی تو اس سے جو کچھ نفع ہوا اسکا لینا درست نہیں۔ بلکہ اصل روپیہ مالک کو واپس دے اور جو کچھ نفع ہوا اسکو ایسے لوگوں کو خیرات کردے جو بہت محتاج ہوں۔

مسئلہ۴ کسی کا کپڑا پھاڑ ڈالا تو اگر تھوڑا پھٹا ہے تب تو جتنا نقصان ہوا ہے اُتنا تاوان لا دینگے۔ اور اگر ایسا پھاڑ ڈالا کہ اب اس کام کا نہیں رہا جس کام کے لئے پہلے تھا۔ مثلاً دوپٹہ ایسا پھاڑ ڈالا کہ اب دوپٹہ کے قابل نہیں رہا۔ کرتیاں البتہ بن سکتی

ہیں تو یہ سب کپڑا اُسی پھاڑنے والے کو دیدے اور ساری قیمت اس سے لے لے۔

مسئلہ۵ کسی کا نگینہ لے کر انگوٹھی پر رکھا لیا تو اب اسکی قیمت دینا پڑے گی۔ انگوٹھی توڑ کر نگینہ نکلوا دینا واجب نہیں

مسئلہ۶ کسی کا کپڑا لے کر رنگ لیا تو اسکو اختیار ہے چاہے رنگا رنگایا کپڑا لے لے اور رنگنے سے جتنے دام بڑھ گئے ہیں اتنے دام دے دے اور چاہے اپنے کپڑے کے دام لے لے اور کپڑا اُسی کے پاس رہنے دے۔

مسئلہ تاوان دینے کے بعد پھر اگر وہ چیز مل گئی تو دیکھنا چاہیئے کہ تاوان اگر مالک کے بتلانے کے موافق دیا ہے اب اسکا پھیرنا واجب نہیں اب وہ چیز اسکی ہو گئی۔ اور اگر اسکے بتلانے سے کم دیا ہے تو اسکا تاوان پھیر کر اپنی چیز لے سکتی ہے۔

مسئلہ پرائی بکری یا گائے گھر میں چلی آئی تو اسکا دودھ دوہنا حرام ہے جتنا دودھ لیوے گی اسکے دام دینا پڑینگے۔

مسئلہ۹ سوئی تاگہ، کپڑے کی چٹ، پان تمباکو کتھا ڈلی کوئی چیز بغیر اجازت کے لینا درست نہیں۔ جو لیا ہے اسکے دام دینا واجب ہیں یا اس سے کہہ کے معاف کرا لیوے نہیں تو قیامت میں دینا پڑے گا۔

مسئلہ۱۰ شوہر اپنے واسطے کوئی کپڑا لایا۔ قطع کرتے وقت کچھ اس میں سے بچا کر دھر رکھا اور اسکو نہیں بتایا یہ بھی جائز نہیں جو کچھ لینا ہو کہہ کے لو اور اجازت دے تو لو۔

شرکت کا بیان

مسئلہ۱ ایک آدمی مر گیا اور اُسنے کچھ مال چھوڑا تو اسکا سارا مال سب حقداروں کی شرکت میں ہے جب تک سب سے اجازت نہ لیوے تب تک اسکو اپنے کام میں کوئی نہیں لا سکتی۔ اگر لا دے گی اور نفع اٹھاوے گی تو گناہ ہوگا۔

مسئلہ۲ دو بیبیوں نے مل کر کچھ برتن خریدے تو وہ برتن دونوں کے ساجھے میں ہیں۔ بغیر اس دوسری کی اجازت لئے اکیلے ایک کو برتنا اور کام میں لانا، بیچ ڈالنا وغیرہ درست نہیں۔

مسئلہ۳ دو بیبیوں نے اپنے اپنے پیسے ملا کر ساجھے میں امرود، نارنگی، بیر، آم، جامن، ککڑی، کھیرے، خربوزے وغیرہ کوئی چیز مول منگائی۔ اور جب وہ چیز بازار سے آئی تو اس وقت ان میں سے ایک ہے اور ایک کہیں گئی ہوئی ہے تو یہ نہ کرو کہ آدھا خود لے لو اور آدھا اسکا حصہ نکال کے رکھ دو کہ جب وہ آوے گی تو اپنا حصہ لے لیوے گی۔ جب تک دونوں موجود نہ ہوں حصہ بانٹنا درست نہیں ہے۔ اگر بے اسکے آئے اپنا حصہ الگ کر کے کھا گئی تو بہت گناہ ہوا۔ البتہ اگر گیہوں یا اور کوئی غلہ ساجھے میں منگایا اور اپنا حصہ بانٹ کر رکھ لیا اور دوسرے کا اسکے آنے کے وقت اسکو دے دیا یہ درست ہے لیکن اس صورت میں اگر دوسرے کے حصہ میں اسکو دینے سے پہلے کچھ چوری وغیرہ ہو گئی تو وہ نقصان دونوں آدمی

کا سمجھا جاوے گا وہ اسکے حصہ میں ساجھی ہو جاوے گی۔

مسئلہ ۴ سو سو روپے ملا کر دو شخصوں نے کوئی تجارت کی اور اقرار کیا کہ جو کچھ نفع ہو آدھا ہمارا آدھا تمہارا تو یہ صحیح ہے اور اگر کہا کہ دو حصے ہمارے اور ایک حصہ تمہارا تو بھی صحیح ہے چاہے روپیہ دونوں کا برابر لگا ہو یا کم زیادہ لگا ہو سب درست ہے

مسئلہ ۵ ابھی کچھ مال نہیں خریدا گیا تھا کہ وہ سب روپیہ چوری ہو گیا یا دونوں کا روپیہ ابھی الگ الگ رکھا تھا اور دونوں میں ایک کا مال چوری ہو گیا تو شرکت جاتی رہی پھر سے شریک ہوں تب سوداگری کریں۔

مسئلہ ۶ دو شخصوں نے ساجھا کیا اور کہا کہ سو روپیہ ہمارا اور سو روپیہ اپنا ملا کر تم کپڑے کی تجارت کرو اور نفع آدھا آدھا بانٹ لیویں گے۔ پھر دونوں میں سے ایک نے کچھ کپڑا خرید لیا۔ پھر دوسرے کے پورے سو روپے چوری ہو گئے تو جتنا مال خریدا ہے وہ دونوں کے ساجھے میں ہے اسلئے آدھی قیمت اس سے لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۷ سوداگری میں یہ شرط ٹھہرائی کہ نفع میں دس روپے یا پندرہ روپے ہمارے ہیں باقی جو کچھ نفع ہو سب تمہارا ہے تو یہ درست نہیں

مسئلہ ۸ سوداگری کے مال میں سے کچھ چوری ہو گیا تو دونوں کا نقصان ہوا۔ یہ نہیں کہ جو نقصان ہو وہ سب ایک ہی کے سر پڑے۔ اگر یہ اقرار کر لیا کہ اگر نقصان ہو تو وہ سب ہمارے ذمہ اور جو نفع ہو وہ آدھا آدھا بانٹ لو تو یہ بھی درست نہیں۔

مسئلہ ۹ جب شرکت ناجائز ہو گئی تو اب نفع بانٹنے میں قول و قرار کا کچھ اعتبار نہیں بلکہ اگر دونوں کا مال برابر ہے تو نفع بھی برابر ملے گا۔ اور اگر برابر نہ ہو تو جس کا مال زیادہ ہے اسکو نفع بھی اس حساب سے ملیگا چاہے جو کچھ اقرار کیا ہو۔ اقرار کا اسوقت اعتبار ہوتا ہے جب شرکت صحیح ہو اور ناجائز نہ ہونے پاوے۔

مسئلہ ۱۰ دو عورتوں نے ساجھا کیا کہ ادھر ادھر سے جو کچھ سینا پرونا آوے ہم تم مل کر سیا کریں اور جو کچھ سلائی ملا کرے آدھی آدھی بانٹ لیا کریں تو یہ شرکت درست ہے۔ اگر یہ اقرار کیا کہ دونوں مل کر سیا کریں اور نفع دو حصے ہمارے اور ایک حصہ تمہارا تو بھی درست ہے اور اگر یہ اقرار کیا کہ چار آنے یا آٹھ آنے ہمارے اور باقی سب تمہارا تو یہ درست نہیں۔

مسئلہ ۱۱ ان دونوں میں سے ایک عورت نے کوئی کپڑا سینے کے لئے لے لیا تو دوسری یہ نہیں کہہ سکتی کہ یہ کپڑا تم نے کیوں لیا تم نے لیا ہے تم ہی سیو بلکہ دونوں کے ذمہ اسکا سینا واجب ہو گیا۔ یہ نہ سی سکے تو وہ سی دے یا دونوں مل کر سییں غرضکہ سینے سے انکار نہیں کر سکتی۔

مسئلہ ۱۲ جس کا کپڑا تھا وہ مانگنے کیلئے آئی اور جس عورت نے لیا تھا وہ اسوقت نہیں ہے بلکہ دوسری عورت ہے، تو اس دوسری عورت سے بھی تقاضا کرنا درست ہے وہ عورت یہ نہیں کہہ سکتی کہ مجھے کیا مطلب جس کو دیا ہو اس سے مانگو۔

مسئلہ ۱۳ اسی طرح ہر عورت اس کپڑے کی مزدوری اور سلائی مانگ سکتی ہے جس نے کپڑا دیا تھا وہ یہ بات نہیں کہہ سکتی کہ میں

تم کو سلائی نہ دونگی بلکہ جسکو کپڑا دیا تھا اُسی کو سلائی دوں گی۔ جب دونوں ساجھے میں کام کرتی ہیں تو ہر عورت سلائی کا تقاضا کر سکتی ہے ان دونوں میں سے جس کو سلائی دے دیگی اسکے ذمہ سے ادا ہو جائے گی۔

مسئلہ ۱۴ دو عورتوں نے شرکت کی کہ آؤ دونوں مل کر جنگل سے لکڑیاں چن لاویں یا کنڈے بن لاویں تو شرکت صحیح نہیں جو چیز جسکے ہاتھ میں آئے وہی اسکی مالک ہے اس میں ساجھا نہیں۔

مسئلہ ۱۵ ایک نے دُوسری سے کہا ہمارے انڈے اپنی مُرغی کے نیچے رکھدو جو بچے نکلیں دونوں آدمی آدھوں آدھ بانٹ لیں یہ درست نہیں۔

ساجھے کی چیز تقسیم کرنے کا بیان

مسئلہ ۱ دو آدمیوں نے مل کر بازار سے گیہوں منگوائے تو اب تقسیم کرتے وقت دونوں کا موجود ہونا ضروری نہیں ہے دُوسرا حصہ دار موجود نہ ہو تب بھی ٹھیک ٹھیک تول کر اس کا حصہ الگ کر کے اپنا حصہ الگ کر لینا درست ہے جب اپنا حصہ الگ کر لیا تو کھاؤ پیو کسی کو دے دو جو چاہو سو کرو سب جائز ہے۔ اسی طرح گھی، تیل، انڈے وغیرہ کا بھی حکم ہے غرضکہ جو ایسی چیز ہو کہ اس میں کچھ فرق نہ ہوتا ہو جیسے کہ انڈے انڈے سب برابر ہیں یا گیہوں کے دو حصے کئے تو جیسا یہ حصہ ویسا وہ حصہ دونوں برابر۔ ایسی سب چیزوں کا یہی حکم ہے کہ دوسرے کے نہ ہوتے وقت بھی حصہ بانٹ کر لینا درست ہے لیکن اگر دُوسری نے ابھی اپنا حصہ نہیں لیا تھا کہ کسی طرح جاتا رہا تو وہ نقصان دونوں کا ہوگا جیسے شرکت میں بیان ہوا۔ اور جن چیزوں میں فرق ہوا کرتا ہے جیسے امرود، نارنگی وغیرہ ان کا حکم یہ ہے کہ جب تک دونوں حصہ دار موجود نہ ہوں حصہ بانٹ کر لینا درست نہیں ہے۔

مسئلہ ۲ دو لڑکیوں نے مل کر آم، امرود وغیرہ کچھ منگوایا اور ایک کہیں چلی گئی تو اب اس میں سے کھانا درست نہیں جب وہ آجائے اسکے سامنے اپنا حصہ الگ کرو تب کھاؤ نہیں تو بہت گناہ ہوگا۔

مسئلہ ۳ دو نے مل کر چنے بھنوائے تو فقط انداز سے تقسیم کرنا درست نہیں بلکہ خوب ٹھیک ٹھیک تول کر آدھا آدھا کرنا چاہیئے اگر کسی طرف کمی بیشی ہو جائے گی تو سود ہو جائے گا۔

گروی رکھنے کا بیان

مسئلہ تم نے کسی سے دس روپے قرض لئے اور اعتبار کے لئے اپنی کوئی چیز اسکے پاس رکھدی کہ تجھے اعتبار نہ ہو تو

میری یہ چیز اپنے پاس رکھ لے۔ جب روپے ادا کر دوں تو اپنی چیز لے لوں گی یہ جائز ہے اسی کو گروی کہتے ہیں لیکن سود دینا کسی طرح درست نہیں جیسا کہ آجکل مہاجن سود لے کر گروی رکھتے ہیں یہ درست نہیں سود لینا اور دینا دونوں حرام ہیں۔

مسئلہ ۲ جب تم نے کوئی چیز گروی رکھ دی تو اب بغیر قرضہ ادا کئے اپنی چیز کے مانگنے اور لے لینے کا حق نہیں ہے۔

مسئلہ ۳ جو چیز تمہارے پاس کسی نے گروی رکھی تو اب اس چیز کو کام میں لانا اس سے کسی طرح کا نفع اٹھانا ایسے باغ کا پھل کھانا، ایسی زمین کا غلہ یا روپیہ لے کر کھانا ایسے گھر میں رہنا کچھ درست نہیں ہے۔

مسئلہ ۴ اگر بکری گائے وغیرہ گروی ہو تو اسکا دودھ بچہ وغیرہ جو کچھ ہو وہ بھی مالک ہی کے ہیں۔ جسکے پاس گروی ہے اسکو لینا درست نہیں۔ دودھ کو بیچ کر دام کو بھی گروی میں شامل کر دے۔ جب وہ تمہارا قرضہ ادا کر دے تو گروی کی چیز اور یہ دام دودھ کے سب واپس کر دو اور کھلائی کے دام کاٹ لو۔

مسئلہ ۵ اگر تم نے اپنا روپیہ کچھ ادا کر دیا تب بھی گروی کی چیز نہیں لے سکتیں جب سب روپیہ ادا کرو گی تب وہ چیز ملیگی

مسئلہ ۶ اگر تم نے دس روپے قرض لئے اور دس ہی روپے کی چیز یا پندرہ بیس روپے کی چیز گروی کر دی اور وہ چیز اسکے پاس سے جاتی رہی تو اب نہ تو وہ تم سے اپنا کچھ قرض لے سکتا ہے اور نہ تم اس سے اپنی گروی کی چیز کے دام لے سکتی ہو۔ تمہاری چیز گئی اور اس کا روپیہ گیا۔ اور اگر پانچ ہی روپے کی چیز گروی رکھی اور وہ جاتی رہی تو پانچ روپے تم کو دینا پڑیں گے پانچ روپے مجرا ہو گئے۔

وصیّت کا بیان

مسئلہ ۱ یہ کہنا کہ میرے مرنے کے بعد میرا اتنا مال فلانے آدمی کو یا فلانے کام میں دے دینا، یہ وصیت ہے چاہے تندرستی میں کہے چاہے بیماری میں پھر چاہے اس بیماری میں مر جائے یا تندرست ہو جاوے اور جو خود اپنے ہاتھ سے کہیں دیدے کسی کو قرضہ معاف کر دے تو اسکا حکم یہ ہے کہ تندرستی میں ہر طرح درست ہے اور اسی طرح جس بیماری سے شفا ہو جاوے اس میں بھی درست ہے اور جس بیماری میں مر جاوے وہ وصیت ہے جسکا حکم آگے آتا ہے۔

مسئلہ ۲ اگر کسی کے ذمے نمازیں یا روزے یا زکوٰۃ یا قسم و روزہ وغیرہ کا کفارہ باقی رہ گیا ہو اور اتنا مال بھی موجود ہو تو مرتے وقت اسکے لئے وصیت کر جانا ضروری اور واجب ہے۔ اسی طرح اگر کسی کا کچھ قرض ہو یا کوئی امانت اسکے پاس رکھی ہو اس کی وصیت کر دینا بھی واجب ہے نہ کرے گی تو گنہگار ہو گی۔ اور اگر کچھ رشتہ دار غریب ہوں جن کو شرع سے کچھ میراث نہ پہنچتی ہو اور اسکے پاس بہت مال و دولت ہے تو انکو کچھ دلا دینا اور وصیت کر جانا مستحب ہے اور باقی

اور لوگوں کے لئے وصیت کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے۔

مسئلہ ۲ مرنے کے بعد مُردے کے مال میں سے پہلے تو اسکی گور و کفن کا سامان کریں پھر جو کچھ بچے اُس سے قرضہ ادا کر دیویں۔ اگر مُردے کا سارا مال قرضہ ادا کرنے میں لگ جائے تو سارا مال قرضہ میں لگا دینگے وارثوں کو کچھ نہ ملے گا۔ اسلئے قرضہ ادا کرنے کی وصیت پر بہر حال عمل کرینگے۔ اگر سب مال اس وصیت کی وجہ سے خرچ ہو جاوے تب بھی کچھ پروا نہیں بلکہ اگر وصیت بھی نہ کر جاوے تب بھی قرضہ اوّل ادا کر دینگے اور قرض کے سوا اور چیزوں کی وصیت کا اختیار فقط تہائی مال میں ہوتا ہے یعنی جتنا مال چھوڑا ہے اسکی تہائی میں سے اگر وصیت پوری ہو جاوے مثلاً کفن دفن اور قرضے میں لگا کر تین سو روپے بچے اور سو روپے میں سب وصیتیں پوری ہو جاویں تب تو وصیت کو پورا کرینگے اور تہائی مال سے زیادہ لگانا وارثوں کے ذمہ واجب نہیں۔ تہائی میں سے جتنی وصیتیں پوری ہو جائیں اسکو پورا کریں باقی چھوڑ دیں۔ البتہ اگر سب وارث بخوشی رضامند ہو جاویں کہ ہم اپنا اپنا حصہ نہ لیویں گے تم اسکی وصیت میں لگا دو تو البتہ تہائی سے زیادہ بھی وصیت میں لگانا جائز ہے لیکن نابالغوں کی اجازت کا بالکل اعتبار نہیں ہے وہ اگر اجازت بھی دیں تب بھی ان کا حصہ خرچ کرنا درست نہیں۔

مسئلہ ۴ جس شخص کو میراث میں مال ملنے والا ہو جیسے ماں باپ، شوہر، بیٹا وغیرہ اسکے لئے وصیت کرنا صحیح نہیں۔ اور جس رشتہ دار کا اسکے مال میں کچھ حصہ نہ ہو یا رشتہ دار ہی نہ ہو کوئی غیر ہو اسکے لئے وصیت کرنا درست ہے لیکن تہائی مال سے زیادہ دلانے کا اختیار نہیں۔ اگر کسی نے اپنے وارث کو وصیت کر دی کہ میرے بعد اسکو فلانی چیز دے دینا یا اتنا مال دے دینا تو اس وصیت سے پانے کا اسکو کچھ حق نہیں ہے البتہ اگر اور سب وارث راضی ہو جاویں تو دے دینا جائز ہے۔ اسی طرح اگر کسی کو تہائی سے زیادہ وصیت کر جائے اسکا بھی یہی حکم ہے کہ اگر سب وارث بخوشی راضی ہو جاویں تو تہائی سے زیادہ ملے گا ورنہ فقط تہائی مال ملیگا اور نابالغوں کی اجازت کا کسی صورت میں اعتبار نہیں ہے ہر جگہ اس کا خیال رکھو ہم کہاں تک لکھیں۔

مسئلہ ۵ اگرچہ تہائی مال میں وصیت کر جانے کا اختیار ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ پوری تہائی کی وصیت نہ کرے کم کی وصیت کرے بلکہ اگر بہت زیادہ مالدار نہ ہو تو وصیت ہی نہ کرے وارثوں کے لئے چھوڑ دے کہ اچھی طرح فراغت سے بسر کریں کیونکہ اپنے وارثوں کو فراغت اور آسائش میں چھوڑ جانے میں بھی ثواب ملتا ہے۔ ہاں البتہ اگر ضروری وصیت ہو جیسے نماز روزہ کا فدیہ تو اسکی وصیت بہر حال کر جاوے ورنہ گنہگار ہو گی۔

مسئلہ ۶ کسی نے کہا میرے بعد میرے مال میں سے سو روپے خیرات کر دینا تو دیکھو گور و کفن اور قرض ادا کرنے کے بعد کتنا مال بچا ہے کہ تین سو یا اس سے زیادہ ہو تو پورے سو روپے دینا چاہئیں۔ اور جو کم ہو تو صرف تہائی دینا واجب ہے۔

ہاں اگر سب وارث بلا کسی دباؤ و لحاظ کے منظور کر لیں تو اور بات ہے۔

مسئلہ اگر کسی کے کوئی وارث نہ ہو تو اسکو پورے مال کی وصیت کر دینا بھی درست ہے اور اگر صرف بیوی ہو تو تین چوتھائی کی وصیت درست ہے۔ اسی طرح اگر کسی کے صرف میاں ہے تو آدھے مال کی وصیت درست ہے۔

مسئلہ نابالغ کا وصیت کرنا درست نہیں۔

مسئلہ ۹ یہ وصیت کی کہ میرے جنازہ کی نماز فلاں شخص پڑھے فلاں شہر میں یا فلانے قبرستان یا فلاں کی قبر کے پاس مجھکو دفنانا۔ فلانے کپڑے کا کفن دینا۔ میری قبر پکی بنا دینا۔ قبر پر قبہ بنا دینا۔ قبر پر کوئی حافظ بٹھلا دینا کہ پڑھ پڑھ کے بخشا کرے تو اس کا پورا کرنا ضروری نہیں۔ بلکہ تین وصیتیں اخیر کی بالکل جائز ہی نہیں۔ پورا کرنے والا گنہگار ہوگا۔

مسئلہ ۱۰ اگر کوئی وصیت کر کے اپنی وصیت سے لوٹ جائے یعنی کہہ دے کہ اب مجھے ایسا منظور نہیں اس وصیت کا اعتبار نہ کرنا تو وہ وصیت باطل ہو گئی۔

مسئلہ ۱۱ جس طرح تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کرجانا درست نہیں اسی طرح بیماری کی حالت میں اپنے مال کو تہائی سے زیادہ بجز اپنے ضروری خرچ کھانے پینے دوا دارو وغیرہ کے خرچ کرنا بھی درست نہیں۔ اگر تہائی سے زیادہ دے دیا تو بدون اجازت وارثوں کے یہ دینا صحیح نہیں ہوا جتنا تہائی سے زیادہ ہے وارثوں کو اسکے لے لینے کا اختیار ہے اور نابالغ اگر اجازت دیں تب بھی معتبر نہیں۔ اور وارث کو تہائی کے اندر بھی بدون سب وارثوں کی اجازت کے دینا درست نہیں اور یہ حکم جب ہے کہ اپنی زندگی میں دے کر قبضہ بھی کرا دیا ہو اور اگر دے تو دیا لیکن قبضہ ابھی نہیں ہوا تو مرنے کے بعد وہ دینا بالکل ہی باطل ہے اسکو کچھ نہ ملے گا وہ سب مال وارثوں کا حق ہے اور یہی حکم ہے بیماری کی حالت میں خدا کی راہ میں دینے اور نیک کام میں لگانے کا۔ غرضکہ تہائی سے زیادہ کسی طرح صرف کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۲ بیمار کے پاس بیمار پرسی کی رسم سے کچھ لوگ آ گئے اور کچھ دن وہیں لگ گئے کہ وہیں رہتے اور اسکے مال میں کھاتے پیتے ہیں تو اگر مریض کی خدمت کے لئے اُن کے رہنے کی ضرورت ہو تو خیر کچھ حرج نہیں اور اگر ضرورت نہ ہو تو اُن کی دعوت مدارات کھانے پینے میں بھی تہائی سے زیادہ لگانا جائز نہیں۔ اور اگر ضرورت بھی نہ ہو اور وہ لوگ وارث ہوں تو تہائی سے کم بھی بالکل جائز نہیں یعنی انکو اسکے مال میں کھانا جائز نہیں۔ ہاں اگر سب وارث بخوشی اجازت دیں تو جائز ہے

مسئلہ ۱۳ ایسی بیماری کی حالت میں جس میں بیمار مر جاوے اپنا قرض معاف کرنے کا بھی اختیار نہیں ہے۔ اگر کسی وارث پر قرض آتا تھا اسکو معاف کیا تو معاف نہیں ہوا۔ اگر سب وارث یہ معافی منظور کریں اور بالغ ہوں تب معاف ہوگا اور اگر کسی غیر کو معاف کیا تو تہائی مال سے جتنا زیادہ ہوگا معاف نہ ہوگا۔ اکثر دستور ہے کہ بی بی مرتے وقت اپنا مہر معاف

کر دیتی ہے یہ معاف کرنا صحیح نہیں۔

مسئلہ ۱۴ حالتِ حمل میں درد شروع ہو جانے کے بعد اگر کسی کو کچھ دیوے یا مہر وغیرہ معاف کرے تو اسکا بھی وہی حکم ہے جو مرتے وقت دینے لینے کا ہے یعنی اگر خدا نہ کرے اسمیں مرجاوے تب تو یہ وصیت ہے کہ وارث کے لئے کچھ جائز نہیں اور غیر کے لئے تہائی سے زیادہ دینے اور معاف کرنیکا اختیار نہیں۔ البتہ اگر خیر و عافیت سے بچہ ہو گیا تو اب وہ دینا لینا اور معاف کرنا صحیح ہو گیا۔

مسئلہ ۱۵ مرجانے کے بعد اسکے مال میں گور و کفن کرو جو کچھ بچے تو سب سے پہلے اسکا قرض ادا کرنا چاہیئے وصیت کی ہو یا نہ کی ہو۔ قرضہ کا ادا کرنا بہرحال مقدم ہے۔ بی بی کا مہر بھی قرضہ میں داخل ہے۔ اگر قرضہ نہ ہو یا قرضہ سے کچھ بچ رہے تو دیکھنا چاہیئے کچھ وصیت تو نہیں کی ہے۔ اگر کی ہے تو تہائی میں وہ جاری ہوگی۔ اور اگر نہیں کی یا وصیت سے جو بچا ہے وہ سب وارثوں کا حق ہے شرع میں جن جن کا حصہ ہو کسی عالم سے پوچھ کر دے دینا چاہیئے۔ یہ جو دستور ہے کہ جو جس کے ہاتھ لگا لے بھاگا۔ بڑا گناہ ہے یہاں نہ دوگے تو قیامت میں دینا پڑے گا جہاں روپے کے عوض نیکیاں دینا پڑینگی۔ اسی طرح لڑکیوں کا حصہ بھی ضرور دینا چاہیئے شرع سے ان کا بھی حق ہے۔

مسئلہ ۱۶ مردے کے مال میں سے لوگوں کی مہمانداری آنے والوں کی خاطر مدارات کھانا پلانا۔ صدقہ خیرات وغیرہ کچھ کرنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح مرنے کے بعد سے دفن کرنے تک جو کچھ اناج وغیرہ فقیروں کو دیا جاتا ہے مردہ کے مال میں سے اسکا دینا بھی حرام ہے۔ مردے کو ہرگز کچھ ثواب نہیں پہنچتا۔ بلکہ ثواب سمجھنا سخت گناہ ہے کیونکہ اب یہ سب مال تو وارثوں کا ہو گیا پرائی حق تلفی کر کے دینا ایسا ہی ہے جیسے غیر کا مال چرا کے دے دینا۔ سب مال وارثوں کو بانٹ دینا چاہیئے ان کو اختیار ہے اپنے اپنے حصہ میں سے چاہے شرع کے موافق کچھ کریں یا نہ کریں بلکہ وارثوں سے اس خرچ کرنے اور خیرات کرنے کی اجازت بھی نہ لینا چاہیئے کیونکہ اجازت لینے سے فقط ظاہر دل سے اجازت دیتے ہیں کہ اجازت نہ دینے میں بدنامی ہوگی۔ ایسی اجازت کا کچھ اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۱۷ اسی طرح یہ جو دستور ہے کہ اسکے استعمالی کپڑے خیرات کر دیئے جاتے ہیں یہ بھی بغیر اجازت وارثوں کے ہرگز جائز نہیں اور اگر وارثوں میں کوئی نابالغ ہو تب تو اجازت دینے پر بھی جائز نہیں پہلے مال تقسیم کر لو تب بالغ لوگ اپنے حصہ میں سے جو چاہیں دیں بغیر تقسیم کئے ہرگز نہ دینا چاہیئے۔

تجوید یعنی قرآن مجید کو سنبھال کر صحیح پڑھنے کا بیان

مسئلہ۔ اسمیں کوشش کرنا واجب ہے اسمیں بے پروائی اور سستی کرنے سے گناہ ہوتا ہے۔

فائدہ۔ اس کے قاعدے بہت سے ہیں مگر تھوڑے سے قاعدے جو بہت ضروری اور آسان ہیں لکھے جاتے ہیں۔

تنبیہ۔ ان حرفوں میں خوب اہتمام سے فرق کرنا چاہیئے اور اچھی طرح ادا کرنا چاہیئے (ا ۔ع ۔ء) میں اور (ت ۔ ط) میں اور (ث ۔ س ۔ ص) میں (ح ۔ ہ) میں اور (د ۔ ض) میں اور (ذ ۔ ظ ۔ ز) میں کہ (ت) پُر نہیں ہوتی ہے (ط) پُر ہوتی ہے اور (ث) نرم ہوتی ہے۔ (س) سخت ہوتا ہے (ص) پُر ہوتا ہے اور (ض) کے نکالنے میں زبان کی کروٹ بائیں طرف کی ڈاڑھ سے لگتی ہے۔ سامنے کے دانتوں سے اس کا پڑھنا غلط ہے اور اسکی زیادہ مشق کرنا چاہیئے۔ اور (ذ) نرم ہوتی ہے (ز) سخت ہوتی ہے (ظ) پُر ہوتی ہے۔

قاعدہ ۱ یہ حروف ہمیشہ پُر ہوتے ہیں (خ ۔ ص ۔ ض ۔ ط ۔ ظ ۔ غ ۔ ق)

قاعدہ ۲ (ن ۔ م) پر جب تشدید ہو غنّہ سے پڑھو یعنی اسی آواز کو ذرا دیر تک ناک میں نکالتی رہو۔

قاعدہ ۳ جس حرف پر زبر یا زیر یا پیش ہو اور اس سے آگے (ا) یا (ی) یا (و) نہ ہو تو اسکو بڑھا کر مت پڑھو جیسے اکثر لڑکیوں کو عادت پڑجاتی ہے اسطرح پڑھنا غلط ہے جیسے (اَلْحَمْدُ) کو اسطرح پڑھنا الحمدُو یا (مَالِكِ) کو اسطرح پڑھنا (مَلِكِي) یا (اِيَاكَ) کو اسطرح پڑھنا (اِيَاكَا) اور جہاں (ا) یا (ی) یا (و) ہو اسکو گھٹاؤ مت۔ غرض کھڑے پڑے کا بہت خیال رکھو۔

قاعدہ ۴ پیش کو (واؤ) کی بو دیکر پڑھو اور زیر کو (ی) کی بو دے کر۔

قاعدہ ۵ جہاں نون پر جزم ہو اور اُس نون کے بعد ان حرفوں میں سے کوئی حرف ہو اُس نون کو غنّہ سے پڑھو وہ حروف یہ ہیں (ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ك) جیسے اَنْتُمْ۔ مِنْ ثَمَرَةٍ فَاَنْجَيْنَاكُمْ۔ اَنْدَادًا۔ اَنْذَرْتَهُمْ۔ اَنْزَلَ مِنْسَاَتَهٗ۔ نَنْشُرُ۔ لَمَنْ صَبَرَ۔ مَنْضُوْدٍ۔ فَاِنْ طِبْنَ۔ فَانْظُرْ۔ يُنْفِقُوْنَ۔ مِنْ قَبْلِكَ۔ اِنْ كُنْتُمْ۔

قاعدہ ۶ اسی طرح اگر کسی حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اس حرف کے بعد ان پندرہ حرفوں میں سے کوئی حرف آجاوے تب بھی اس نون کی آواز پر غنّہ کرو جیسے جَنّٰتٍ تَجْرِيْ۔ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰى مِنْ نَّفْسٍ شَيْئًا۔ رِزْقًا قَالُوْا۔ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ۔ اسی طرح اور مثالیں ڈھونڈ لو۔

قاعدہ ۷ جہاں نون پر جزم ہو اور اسکے بعد حرف (ر) یا حرف (ل) آوے تو اُس نون میں نون کی آواز بالکل نہیں رہتی

ع بعضی باتیں جو باریک تھیں وہ سمجھ میں نہ آتیں یا جو بہت ظاہر تھیں کہ خود بخود ان کے موافق پڑھتے ہیں ایسی باتیں نہیں لکھیں ۱۲ منہ

بالکل (ر) یا (ل) میں ملجاتا ہے جیسے مِنْ رَّبِّهِمْ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۔

قاعدہ ۸۔ اسی طرح اگر کسی حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اس حرف کے بعد (ر) یا (ل) ہو جب بھی اس نون کی آواز نہ رہے گی (ر) یا (ل) میں ملجاوے گا جیسے غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۔

قاعدہ نمبر ۹ ۔ اگر نون پر جزم ہو اور اسکے بعد حرف (ب) ہو تو اس نون کو میم کی طرح پڑھیں گے اور اس پر غنہ بھی کرینگے جیسے اَنْبِئْهُمْ اسکو اسطرح پڑھیں گے اَمْبِئْهُمْ اسی طرح اگر کسی حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اسکے بعد (ب) ہو وہاں بھی اس نون کی آواز کو میم کی طرح پڑھینگے جیسے اَلِيْمٌ بِمَا اسکو اسطرح پڑھینگے اَلِيْمُمْ بِمَا ۔ بعضے قرآنوں میں ایسے موقع پر ننھی سی میم لکھ دیتے ہیں اور بعضوں میں نہیں لکھتے مگر پڑھنا سب جگہ چاہیئے جہاں جہاں یہ قاعدہ پایا جاوے ۔

قاعدہ نمبر ۱۰۔ جہاں میم پر جزم ہو اور اسکے بعد حرف (ب) ہو تو اس میم پر غنہ کرو جیسے يَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ

قاعدہ نمبر ۱۱۔ جس حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں اور اسکے بعد والے حرف پر جزم ہو تو وہاں دو زبر کی جگہ ایک زبر پڑھینگے اور وہاں جو الف لکھا ہے اسکو نہ پڑھینگے اور ایک نون زیر والا اپنی طرف سے نکال کر اس جزم والے حرف سے ملا دیں گے جیسے خَيْرَا الْوَصِيَّةُ اس کو اسطرح پڑھینگے خَيْرَنِ الْوَصِيَّةُ اسی طرح دو زیر کی جگہ ایک زیر پڑھینگے اور ویسا ہی نون پچھلے حرف سے ملا دینگے فَخُوْرِ الَّذِيْنَ اسکو اس طرح پڑھینگے فَخُوْرِنِ الَّذِيْنَ اسی طرح دو پیش کی جگہ ایک پیش پڑھینگے اور ویسا ہی نون پچھلے حرف سے ملا دینگے جیسے نُوْحُ ابْنَهٗ اسکو اسطرح پڑھینگے نُوْحُنِ ابْنَهٗ ۔ بعضے قرآنوں میں ننھا سا نون بیچ میں لکھ دیتے ہیں لیکن اگر کسی قرآن میں نہ لکھا ہو جب بھی پڑھنا چاہیئے ۔

قاعدہ نمبر ۱۲۔ (ر) پر اگر زبر یا پیش ہو تو پُر پڑھنا چاہیئے جیسے رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ اَمْرُهُمْ اور اگر (ر) کے نیچے زیر ہو تو باریک پڑھو جیسے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ اور اگر (ر) پر جزم ہو تو اس سے پہلے والے حرف کو دیکھو اگر اس پر زبر یا پیش ہے تو (ر) کو پُر پڑھو جیسے اَنْذَرْتَهُمْ ۔ مُرْسَلٌ اور اگر اس سے پہلے والے حرف پر زیر ہو تو اس جزم والی (ر) کو باریک پڑھو جیسے لَمْ تُنْذِرْهُمْ اور کہیں کہیں یہ قاعدہ نہیں چلتا مگر وہ مواقع تمہاری سمجھ میں نہ آوینگے زیادہ جگہ یہی قاعدہ ہے تم یونہی پڑھا کرو

قاعدہ نمبر ۱۳۔ اَللّٰهُ اور اَللّٰهُمَّ میں جو لام ہے اس لام سے پہلے والے حرف پر اگر زبر یا پیش ہو تو لام کو پُر پڑھو جیسے خَتَمَ اللّٰهُ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ ۔ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ ۔ اور اگر پہلے والے حرف پر زیر ہو تو اس لام کو باریک پڑھو جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

قاعدہ نمبر ۱۴۔ جہاں گول (ۃ) لکھی ہو چاہے الگ ہو اس طرح (ۃ) چاہے ملی ہوئی ہو اس طرح (بۃ) اور اس پر ٹھیرنا ہو تو اس (ۃ) کو (ہ) کی طرح پڑھینگے جیسے قَسْوَةً ط اسکو اسطرح پڑھینگے قَسْوَهْ ۔ اسی طرح اٰتُوا الزَّكٰوةَ ط اور طَيِّبَةً میں بھی (ہ) پڑھینگے ۔

قاعدہ نمبر ۱۵۔ جس حرف پر دو زبر ہوں اور اس پر ٹھیرنا ہو تو اس حرف سے آگے الف پڑھینگے جیسے نِدَآءً کو اس طرح پڑھینگے نِدَآءَا

قاعدہ نمبر ۱۶۔ جس جگہ قرآن میں ایسی نشانی لکھی ہوئی ہو (ٓ) وہاں ذرا بڑھا دو جیسے وَلَا الضَّآلِّیْنَ یہاں الف کو اور الفوں سے بڑھا کر پڑھو۔ جیسے قَالُوْٓا اٰمَنُوْٓا مِنْ یہاں وٗاو کو اور جگہوں کے واؤ سے بڑھا دو۔ جیسے فِیْٓ اٰذَانِہِمْ اس ‌(ی) کو دوسری جگہ کی (ی) سے بڑھا دو۔

قاعدہ نمبر ۱۷۔ جہاں ایسی نشانیاں بنی ہوں وہاں ٹھیر جاؤ (م ط ۃ قف ل) اور جہاں (س) یا (سکتہ) یا (وقفہ) ہو وہاں سانس نہ توڑو مگر ذرا رک کر آگے پڑھتی چلی جاؤ۔ اور جہاں ایک آیۃ میں دو جگہ تین نقطے بنے ہوں اس طرح ∴ وہاں ایک جگہ ٹھیرو ایک جگہ نہ ٹھیرو چاہے پہلی جگہ ٹھیرو چاہے دُوسری جگہ ٹھیرو۔ اور جہاں (لا) لکھا ہو وہاں مت ٹھیرو۔ اور جہاں اور نشانیاں بنی ہوں جی چاہے ٹھیرو جی چاہے نہ ٹھیرو۔ اور جہاں اُوپر نیچے دو نشانیاں بنی ہوں جو اُوپر لکھی ہو اُس پر عمل کرو۔

قاعدہ نمبر ۱۸۔ جس حرف پر جزم ہو اور اُسکے بعد والے حرف پر تشدید ہو تو اُس جگہ پر پہلا حرف نہ پڑھینگے جیسے قَدْ تَّبَیَّنَ میں دال نہ پڑھیں گے اور قَالَتْ طَّآئِفَۃٌ میں (ت) نہ پڑھیں گے اور لَئِنْۢ بَسَطْتَّ میں (ط) نہ پڑھیں گے اور اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰہَ میں (ت) نہ پڑھیں گے اور اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا میں (ت) نہ پڑھیں گے اور اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ میں (ق) نہ پڑھیں گے۔ البتہ اگر یہ جزم والا حرف (ن) ہو یا دو زبر یا دو زیر یا دو پیش سے نون پیدا ہو گیا ہو اور اسکے بعد تشدید والا حرف (ی) ہو یا واؤ ہو تو وہاں پڑھنے میں نون کی بو رہے گی جیسے مَنْ یَّقُوْلُ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ میں نون کی آواز ناک میں پیدا ہوگی۔

فائدہ نمبر ۱۔ پارہ وَمَامِنْ دَآبَّۃٍ کے چوتھے رکوع کی چھٹی آیت میں جو یہ بول آیا ہے مَجْرٖىهَا اس (را) کے زبر کو اور زبروں کی طرح نہ پڑھیں گے بلکہ جس طرح لفظ ستارے کی (را) کا زیر پڑھا جاتا ہے اس طرح اسکو بھی پڑھینگے۔

فائدہ نمبر ۲۔ پارہ حٰمٓ میں سورۂ حجرات کے دوسرے رکوع کی پہلی آیۃ میں جو یہ بول آیا ہے بِئْسَ الِاسْمُ اسمیں بئس کا سین کسی حرف سے نہیں ملتا اور اسکے بعد کا لام اگلے سین سے ملتا ہے اور اس طرح پڑھا جاتا ہے بِئْسَ لِسْمُ۔

فائدہ نمبر ۳۔ پارہ تِلْکَ الرُّسُلُ سورۂ آل عمران کے شروع میں جو الٓمّٓ آیا ہے اسکی میم کو اگلے لفظ اللہ کے لام سے اس طرح ملایا جاتا ہے جس کے ہجے یُوں ہوتے ہیں م ی زیر مِی م ل زبر مَلْ مِیمَلْ اور بعضی پڑھنے والی جو اس طرح پڑھتی ہیں مِیمْ مَلْ یہ غلط ہے۔

فائدہ نمبر ۴۔ یہ چند مقام ایسے ہیں کہ لکھا جاتا ہے اور طرح اور پڑھا جاتا ہے اور طرح۔ ان کا بہت خیال رکھو۔ اور قرآن میں یہ مقامات نکال کر لڑکیوں کو دکھلا دو اور سمجھا دو۔

مقام اوّل۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں لفظ اَنَا آیا ہے اسمیں نون کے بعد کا الف نہیں پڑھا جاتا بلکہ فقط پہلا الف اور نون زبر کے

ساتھ پڑھتے ہیں اسکو بڑھاتے نہیں اس طرح اَنَ۔

مقام ۲۔ پارہ سَیَقُوْلُ کے سولھویں رکوع کی تیسری آیت میں یَبْصُطُ (ص) سے لکھا جاتا ہے مگر (س) سے پڑھا جاتا ہے اس طرح یَبْسُطُ اکثر قرآنوں میں ایک ننھا سا سین بھی لکھ دیتے ہیں لیکن اگر نہ بھی لکھا ہو جب بھی سین پڑھے۔ اسی طرح پارہ وَلَوْ اَنَّنَا کے سولھویں رکوع کی پانچویں آیت میں جو بَصْطَۃً آیا ہے اسمیں بھی (ص) کی جگہ (س) پڑھتے ہیں۔

مقام ۳۔ پارہ لَنْ تَنَالُوا کے چھٹے رکوع کی پہلی آیت میں اَفَاۡئِنْ میں (ف) کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا۔ بلکہ اس طرح پڑھتے ہیں اَفَئِنْ۔

مقام ۴۔ پارہ لَنْ تَنَالُوْا کے آٹھویں رکوع کی تیسری آیت میں لَاۡاِلَی اللّٰہِ میں پہلے لام کے بعد دو الف لکھے جاتے ہیں مگر ایک الف پڑھا جاتا ہے اس طرح لَاِلَی اللّٰہِ۔

مقام ۵۔ پارہ لَا یُحِبُّ اللّٰہُ کے نویں رکوع کی تیسری آیت میں تَبُوْٓءَا میں ہمزہ کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں تَبُوْٓءَ۔

مقام ۶۔ پارہ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ کے تیسرے رکوع کی چوتھی آیت میں مَلَاۡئِہٖ میں لام کے بعد الف لکھا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں مَلَئِہٖ اسی طرح یہ لفظ قرآن میں جہاں آیا ہے اسی طرح پڑھا جاتا ہے۔

مقام ۷۔ پارہ وَاعْلَمُوْا کے تیرھویں رکوع کی پانچویں آیت میں لَاۡاَوْضَعُوْا میں لام الف کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں لَاَوْضَعُوْا۔

مقام ۸۔ پارہ وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ کے چھٹے رکوع کی آٹھویں آیت میں ثَمُوْدَا میں دال کے بعد الف لکھا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں ثَمُوْدَ اسی طرح پارہ قَالَ فَمَا خَطْبُکُمْ سورۂ والنجم کے تیسرے رکوع کی اُنیسویں آیت میں جو ثَمُوْدَا آیا ہے اس میں بھی الف نہیں پڑھا جاتا۔

مقام ۹۔ پارہ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ کے دسویں رکوع کی چوتھی آیت میں لِتَتْلُوَا میں واو کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں لِتَتْلُوَ۔

مقام ۱۰۔ پارہ سُبْحَانَ الَّذِیْ کے چودھویں رکوع کی دوسری آیت میں لَنْ نَّدْعُوَا میں واو کے بعد الف لکھا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں لَنْ نَّدْعُوَ اسی طرح پارہ سُبْحَانَ الَّذِیْ کے سولھویں رکوع کی پہلی آیت میں لِشَاۡیْءٍ میں الف نہیں پڑھا جاتا بلکہ اسطرح پڑھتے ہیں لِشَیْءٍ۔

مقام ۱۱۔ پارہ سُبْحَانَ الَّذِیْ کے سترھویں رکوع کی ساتویں آیت میں لٰکِنَّا میں نون کے بعد الف لکھا جاتا ہے لیکن پڑھا

نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں لکنّ۔

مقام ۱۲۔ وقال الذین لا یرجون کے سترھویں رکوع کی ساتویں آیت میں لَااَذْبَحَنَّهٗ میں لام کے بعد دو الف لکھے جاتے ہیں مگر ایک پڑھا جاتا ہے اس طرح لَاَذْبَحَنَّهٗ۔

مقام ۱۳۔ پارہ وما لی کے چھٹے رکوع کی پینتالیسویں آیت میں لَاِلَی الْجَحِیْمِ میں پہلے لام کے بعد دو الف لکھے جاتے ہیں مگر ایک پڑھا جاتا ہے اس طرح لَاِلَی الْجَحِیْمِ۔

مقام ۱۴۔ پارہ حٰمٓ سورہ محمد کے پہلے رکوع کی چوتھی آیت میں لِیَبْلُوَا میں واؤ کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں لِیَبْلُوَ اسی طرح اس سورۃ کے چوتھے رکوع کی تیسری آیت میں نَبْلُوَا میں واؤ کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں نَبْلُوَ۔

مقام ۱۵۔ پارہ تبارک الذی سورہ دھر کے پہلے رکوع کی چوتھی آیت میں سَلٰسِلَا میں دوسرے لام کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں سَلٰسِلَ اور اسی رکوع کی پندرھویں اور سولھویں آیت میں دو جگہ قَوَارِیْرَا قَوَارِیْرَا آیا ہے اور دونوں جگہ دوسری را کے بعد الف لکھا جاتا ہے۔ سو اکثر پڑھنے والے پہلے قَوَارِیْرَا پر ٹھہر جاتے ہیں اور دوسرے قَوَارِیْرَا پر نہیں ٹھہرتے۔ اس طرح پڑھنے میں تو یہ حکم ہے کہ پہلی جگہ الف پڑھیں، دوسری جگہ الف نہ پڑھیں بلکہ اس طرح پڑھیں قَوَارِیْرَ۔ اور اگر کوئی پہلی جگہ نہ ٹھہرے اور دوسری جگہ ٹھہر جاوے تو دوسری جگہ کسی حال میں الف نہ پڑھا جائیگا خواہ وہاں وقف کرے یا نہ کرے۔ اور پہلی جگہ اگر وقف کرے تو الف پڑھے ورنہ نہیں صحیح یہی ہے کما فی جمال القرآن ۱۲ محشی)

فائدہ۔ پارہ واعلموا میں جو سورہ توبہ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ سے شروع ہوتی ہے اس پر بسم اللہ نہیں لکھی۔ اسکا حکم یہ ہے کہ اگر کوئی اوپر سے پڑھتی چلی آتی ہے وہ اس پر پہنچکر بسم اللہ نہ پڑھے ویسے ہی شروع کردے۔ اور اگر کسی نے اسی جگہ سے پڑھنا شروع کیا ہے یا کچھ سورۃ پڑھ کر پڑھنا بند کردیا تھا پھر بیچ میں سے پڑھنا شروع کیا تو ان دونوں حالتوں میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا چاہیے۔

استاد کے لئے ضروری ہدایات

یہ سب قاعدے سمجھا کر ایک ایک کو کئی کئی روز تک پاؤ پاؤ آدھے آدھے پارہ میں خوب جاری اور مشق کرادو۔

شوہر کے حقوق کا بیان

اللہ تعالیٰ نے شوہر کا بڑا حق بتایا ہے اور بہت بزرگی دی ہے۔ شوہر کا راضی اور خوش رکھنا بڑی عبادت ہے اور اسکا ناخوش اور ناراض کرنا بہت گناہ ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھتی رہے اور رمضان کے مہینے کے روزے رکھے اور اپنی آبرو کو بچائے رہے یعنی پاک دامن رہے اور اپنے شوہر کی تابعداری اور فرمانبرداری کرتی رہے تو اسکو اختیار ہے جس دروازے سے چاہے جنت میں چلی جاوے۔ مطلب یہ ہے کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے اسکا جی چاہے جنت میں بے کھٹکے چلی جاوے۔ اور حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جسکی موت ایسی حالت پر آئے کہ اسکا شوہر اس سے راضی ہے تو وہ جنتی ہے۔ اور حضرت نے فرمایا ہے کہ اگر میں خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنے کے لئے کہتا تو عورت کو ضرور حکم دیتا کہ اپنے میاں کو سجدہ کیا کرے۔ اگر مرد اپنی عورت کو حکم دے کہ اس پہاڑ کے پتھر اُٹھا کر اس پہاڑ تک لیجاوے اور اس پہاڑ کے پتھر اُٹھا کر تیسرے پہاڑ تک لیجاوے تو اسکو یہی کرنا چاہیئے۔ اور حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مرد اپنی بی بی کو اپنے کام کے لئے بُلاوے تو ضرور اُسکے پاس آوے۔ اگرچہ چولھے پر بیٹھی ہو تب بھی چلی آوے مطلب یہ ہے کہ چاہے جتنے ضروری کام پر بیٹھی ہو سب چھوڑ چھاڑ کر چلی آوے۔ اور حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جب کسی مرد نے اپنے پاس اپنی عورت کو لیٹنے کے لئے بُلایا اور وہ نہ آئی۔ پھر وہ اُسی طرح غصہ میں لیٹ رہا تو صبح تک سارے فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں اور حضرت نے فرمایا ہے کہ دنیا میں جب کوئی عورت اپنے میاں کو ستاتی ہے تو جو حور قیامت میں اسکی بی بی بنے گی یُوں کہتی ہے کہ تیرا خدا ناس کرے تو اسکو مت ستا۔ یہ تو تیرے پاس مہمان ہے تھوڑے ہی دنوں میں تجھ کو چھوڑ کر ہمارے پاس چلا آویگا اور حضرت نے فرمایا ہے کہ تین طرح کے آدمی ایسے ہیں کہ جن کی نہ تو نماز قبول ہوتی ہے نہ کوئی اور نیکی منظور ہوتی ہے۔ ایک تو وہ لونڈی غلام جو اپنے مالک سے بھاگ جائے۔ دوسرے وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناخوش ہو۔ تیسرے وہ جو نشہ میں مست ہو۔ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پُوچھا کہ یا رسُول اللہ سب سے اچھی عورت کون ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ عورت جب اس کا میاں اُسکی طرف دیکھے تو خوش کردے۔ اور جب کچھ کہے تو کہا مانے اور اپنی جان و مال میں کچھ اسکے خلاف نہ کرے جو اسکو ناگوار ہو ایک حق مرد کا یہ ہے کہ اسکے پاس ہوتے ہوئے بے اُس کی اجازت کے نفل روزے نہ رکھا کرے اور بے اسکی اجازت کے نفل نماز نہ پڑھے۔ ایک حق اسکا یہ ہے کہ اپنی صورت بگاڑ کے اور میلی کچیلی نہ رہا کرے بلکہ بناؤ سنگار سے رہا کرے یہاں تک کہ اگر مرد کے کہنے پر بھی عورت سنگار نہ کرے تو مرد کو مارنے کا اختیار ہے۔ ایک حق یہ ہے کہ بے میاں کی اجازت گھر سے باہر کہیں نہ جاوے نہ عزیز و رشتہ دار کے گھر نہ کسی غیر کے گھر۔

باب ۳۱

میاں کے ساتھ نباہ کرنے کا طریقہ

یہ خوب سمجھ لو کہ میاں بی بی کا ایسا سابقہ ہے کہ ساری عمر اسی میں بسر کرنا ہے۔ اگر دونوں کا دل ملا ہوا رہا تو اس سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں۔ اور اگر خدانخواستہ دلوں میں فرق آگیا تو اس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں اسلئے جہاں تک ہوسکے میاں کا دل ہاتھ میں لئے رہو اور اسکے آنکھ کے اشارہ پر چلا کرو۔ اگر وہ حکم کرے کہ رات بھر ہاتھ باندھے کھڑی رہو تو دنیا اور آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ دنیا کی تھوڑی سی تکلیف گوارا کر کے آخرت کی بھلائی اور سرخروئی حاصل کرو۔ کسی وقت کوئی بات ایسی نہ کرو جو اسکے مزاج کے خلاف ہو۔ اگر وہ دن کو رات بتلاوے تو تم بھی دن کو رات کہنے لگو۔ کم سمجھی اور انجام نہ سوچنے کی وجہ سے بعضی بیبیاں ایسی باتیں کر بیٹھتی ہیں جس سے مرد کے دل میں میل آجاتا ہے۔ کہیں بے موقعہ زبان چلادی کوئی بات طعنہ وتشنیع کی کہہ ڈالی غصہ میں جلی کٹی باتیں کہہ دیں کہ خواہ مخواہ سنکر برا لگے۔ پھر جب اسکا دل پھر گیا تو روتی پھرتی ہیں یہ خوب سمجھ لو کہ دل پر میل آجانے کے بعد اگر دو چار دن میں تم نے کہہ سنکر منا بھی لیا تب بھی وہ بات نہیں رہتی جو پہلے تھی۔ پھر ہزار باتیں بناؤ عذر معذرت کرو لیکن جیسا پہلے دل صاف تھا اب ویسی محبت نہیں رہتی۔ جب کوئی بات ہوتی ہے تو یہی خیال آجاتا ہے کہ یہ وہی ہے جس نے فلانے فلانے دن ایسا کہا تھا اسلئے اپنے شوہر کے ساتھ خوب سوچ سمجھ کر رہنا چاہیئے کہ خدا اور رسول کی بھی خوشی ہو اور تمہاری دنیا اور آخرت دونوں درست ہوجائیں۔ سمجھدار بیبیوں کو کچھ بتلانے کی تو کوئی ضرورت نہیں ہے وہ خود ہی ہر بات کے نیک و بد کو دیکھ لیویں گی لیکن پھر بھی ہم بعضی ضروری باتیں بیان کرتے ہیں جب تم ان کو خوب سمجھ لوگی تو اور باتیں بھی اسی سے معلوم ہوجایا کریں گی۔ شوہر کی حیثیت سے زیادہ خرچ نہ مانگو جو کچھ جڑے ملے اپنا گھر سمجھ کر چٹنی روٹی کھا کے بسر کرو۔ اگر کبھی کوئی زیور یا کپڑا پسند آیا تو اگر شوہر کے پاس خرچ نہ ہو تو اس کی فرمائش نہ کرو نہ اسکے نہ ملنے پر حسرت کرو۔ بالکل منہ سے نہ نکالو۔ خود سوچو کہ اگر تم نے کہا تو وہ اپنے دل میں کہے گا کہ اسکو ہمارا کچھ خیال نہیں کہ ایسی بے موقع فرمائش کرتی ہے بلکہ اگر میاں امیر ہو تب بھی جہاں تک ہوسکے خود کبھی کسی بات کی فرمائش ہی نہ کرو البتہ اگر وہ خود پوچھے کہ تمہارے واسطے کیا لادیں تو خیر بتلادو کہ فرمائش کرنے سے آدمی نظروں سے گھٹ جاتا ہے اور اسکی بات ہیٹی ہوجاتی ہے۔ کسی بات پر ضد اور ہٹ نہ کرو اگر کوئی بات تمہارے خلاف بھی ہو تو اس وقت جانے دو پھر کسی دوسرے وقت مناسب طریقے سے طے کر لینا اگر میاں کے یہاں تکلیف سے گذرے تو کبھی زبان پر نہ لاؤ اور ہمیشہ خوشی ظاہر کرتی رہو کہ مرد کو رنج نہ پہنچے اور تمہارے اس نباہ سے اس کا دل بس تمہاری مٹھی میں ہوجائے۔ اگر تمہارے لئے کوئی چیز لاوے تو پسند آوے یا نہ آوے ہمیشہ اس پر خوشی ظاہر کرو۔ یہ نہ کہو کہ یہ چیز بری ہے ہمارے پسند نہیں اس سے اس کا دل تھوڑا ہوجائے گا اور پھر کبھی کچھ لانے کو نہ چاہیگا

اور اگر اس کی تعریف کر کے خوشی سے لے لوگی تو دل اور بڑھے گا اور پھر اس سے زیادہ چیز لاوے گا کبھی غصہ میں آکر خاوند کی ناشکری نہ کرو اور یُوں نہ کہنے لگو کہ اس مُوئے اُجڑے گھر میں آکر میں نے دیکھا کیا۔ بس ساری عمر مصیبت اور تکلیف ہی میں کٹی میا بابا نے میری قسمت پھوڑدی کہ مجھے ایسی بلا میں پھنسا دیا۔ ایسی آگ میں جھونک دیا کہ ایسی باتوں سے پھر دل میں جگہ نہیں رہتی۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے دوزخ میں عورتیں بہت دیکھیں۔ کسی نے پُوچھا کہ یارسُول اللہ دوزخ میں عورتیں کیوں زیادہ جاوینگی؟ تو حضرت نے فرمایا کہ یہ لوگ اوروں پر لعنت بہت کیا کرتی ہیں اور اپنے خاوند کی ناشکری بہت کیا کرتی ہیں۔ تو خیال کرو کہ یہ ناشکری کتنی بُری چیز ہے اور کسی پر لعنت کرنا یا یُوں کہنا کہ فلانی پر خدا کی مار خدا کی پھٹکار فلانی کا لعنتی چہرہ ہے منہ پر لعنت برس رہی ہے۔ یہ سب باتیں بہت بُری ہیں۔ شوہر کو کسی بات پر غصہ آگیا تو ایسی بات مت کہو کہ غصہ اور زیادہ ہو جائے۔ ہر وقت مزاج دیکھ کر بات کرو۔ اگر دیکھو کہ اسوقت ہنسی دل لگی میں خوش ہے تو ہنسی دل لگی کرو اور نہیں تو ہنسی دل لگی نہ کرو۔ جیسا مزاج دیکھو ویسی باتیں کرو کسی بات پر تم سے خفا ہو کر روٹھ گیا تو تم بھی مُنہ پھلا کر نہ بیٹھ رہو بلکہ خوشامد کر کے عذر معذرت کر کے ہاتھ جوڑ کے جس طرح بنے اسکو منالو چاہے تمہارا قصور نہ ہو شوہر ہی کا قصور ہو تب بھی تم ہرگز نہ روٹھو اور ہاتھ جوڑ کر قصور معاف کرانے کو اپنا فخر اور اپنی عزت سمجھو اور خوب سمجھ لو کہ میاں بی بی کا ملاپ فقط خالی خولی محبت سے نہیں ہوتا بلکہ محبت کے ساتھ میاں کا ادب بھی کرنا ضرور ہے میاں کو اپنے برابر درجہ میں سمجھنا بڑی غلطی ہے۔ میاں سے ہرگز کبھی کوئی کام مت لو۔ اگر وہ محبت میں آکر کبھی ہاتھ یا سر دبانے لگے تو تم نہ کرنے دو۔ بھلا سوچو کہ اگر تمہارا باپ ایسا کرے تو کیا تم کو گوارہ ہوگا۔ پھر شوہر کا رتبہ تو باپ سے بھی زیادہ ہے۔ اُٹھنے بیٹھنے میں بات چیت میں غرضکہ ہر بات میں ادب تمیز کا پاس اور خیال رکھو اور اگر خود تمہارا ہی قصور ہو تو ایسے وقت اینٹھ کر الگ بیٹھنا تو اور بھی پوری بیوقوفی اور نادانی ہے ایسی باتوں سے دِل پھٹ جاتا ہے جب کبھی پردیس سے آوے تو مزاج پوچھو۔ خیریت دریافت کرو کہ وہاں کس طرح رہے تکلیف تو نہیں ہوئی ہاتھ پاؤں پکڑلو کہ تم تھک گئے ہوگے۔ بھوکا ہو تو روٹی پانی کا بندوبست کرو۔ گرمی کا موسم ہو تو پنکھا جھل کر ٹھنڈا کرو۔ غرضکہ اسکی راحت و آرام کی باتیں کرو۔ روپے پیسے کی باتیں ہرگز نہ کرنے لگو کہ ہمارے واسطے کیا لائے کتنا خرچ لائے۔ خرچ کا ٹوٹا کہاں ہے دیکھیں کتنا ہے جب وہ خود دیوے تو لے لو۔ یہ حساب نہ پوچھو کہ تنخواہ تو بہت ہے اِتنے مہینے میں بس اتنا ہی لائے۔ تم بہت خرچ کر ڈالتے ہو۔ کاہے میں اُٹھایا۔ کیا کر ڈالا کبھی خوشی کے وقت سلیقہ کے ساتھ باتوں باتوں میں پُوچھ لو تو خیر اسکا کچھ حرج نہیں۔ اگر اسکے ماں باپ زندہ ہوں اور روپیہ پیسہ سب اُن ہی کو دیوے تمہارے ہاتھ پر نہ رکھے تو کچھ بُرا نہ مانو بلکہ اگر تم کو دیوے بھی تب بھی عقلمندی کی بات یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ میں نہ لو اور یہ کہو کہ ان ہی کو دیوے تاکہ اُن کا دل

میلا نہ ہو اور تم کو برا نہ کہیں کہ بہو نے لڑکے کو اپنے ہی پھندے میں کر لیا۔ جب تک ساس خسر زندہ رہیں اُن کی خدمت کو اُن کی تابعداری کو فرض جانو اور اسی میں اپنی عزت سمجھو اور ساس نندوں سے الگ ہو کر رہنے کی ہرگز فکر نہ کرو۔ کہ ساس نندوں سے بگاڑ ہو جانے کی یہی جڑ ہے۔ خود سوچو کہ ماں باپ نے اُسے پالا پوسا اور اب بڑھاپے میں اِس آسرے پر اُس کی شادی بیاہ کیا کہ ہم کو آرام ملے اور جب بہو آئی تو ڈولے سے اُترتے ہی یہ فکر کرنے لگی کہ میاں آج ہی ماں باپ کو چھوڑ دیں۔ پھر جب ماں کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیٹے کو ہم سے چھڑاتی ہے تو فساد پھیلتا ہے۔ کنبے کے ساتھ مل جل کر رہو اپنا معاملہ شروع سے ادب لحاظ کا رکھو۔ چھوٹوں پر مہربانی بڑوں کا ادب کیا کرو۔ اپنا کوئی کام دوسروں کے ذمے نہ رکھو اور اپنی کوئی چیز پڑی نہ رہنے دو کہ فلانی اسکو اٹھا لیوے گی جو کام ساس نندیں کرتی ہیں تم اسکے کرنے سے عار نہ کرو تم خود بے کہے اُن سے لے لو اور کر دو اس سے اُنکے دلوں میں تمہاری محبت پیدا ہو جاوے گی۔ جب دو آدمی چپکے چپکے باتیں کرتے ہوں تو اُن سے الگ ہو جاؤ اور اسکی ٹوہ مت لگاؤ کہ آپس میں کیا باتیں ہوتی تھیں اور خواہ مخواہ یہ بھی خیال کرو کہ کچھ ہماری ہی باتیں ہوتی ہوں گی۔ یہ بھی ضرور خیال رکھو کہ سسرال میں بے دلی سے مت رہو اگرچہ نیا گھر نئے لوگ ہونے کی وجہ سے جی نہ لگے لیکن جی کو سمجھانا چاہیئے نہ کہ وہاں رونے بیٹھ گئیں اور جب دیکھو تو بیٹھی رو رہی ہیں جاتے دیر نہیں ہوئی اور آنے کا تقاضا شروع کر دیا۔ بات چیت میں خیال رکھو نہ تو آپ ہی آپ اتنی بک بک کرو جو بری لگے نہ اتنی کم کہ منت خوشامد کے بعد بھی نہ بولو کہ یہ بھی برا ہے اور غرور سمجھا جاتا ہے۔ اگر سسرال میں کوئی بات ناگوار اور بری لگے تو میکے میں آکر چغلی نہ کھاؤ۔ سسرال کی ذرا ذرا سی بات آکر ماں سے کہنا اور ماؤں کا کھود کھود کر پوچھنا بڑی بری بات ہے۔ اسی سے لڑائیاں پڑتی ہیں اور جھگڑے کھڑے ہوتے ہیں اسکے سوا اور کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ شوہر کی چیزوں کو خوب سلیقہ اور تمیز سے رکھو۔ رہنے کا کمرہ صاف رکھو گندہ نہ رہے۔ بستر میلا کچیلا نہ ہو۔ شکن نکال ڈالو۔ تکیہ میلا ہو گیا ہو تو غلاف بدل دو نہ ہو تو سی ڈالو۔ جب خود اُسنے کہا اور اُسکے کہنے پر تم نے کیا تو اس میں کیا بات رہی لطف تو اسی میں ہے کہ بے کہے سب چیزیں ٹھیک کر دو۔ جو چیزیں تمہارے پاس رکھی ہوں اُن کو حفاظت سے رکھو۔ کپڑے ہوں تو تہ کر کے رکھو۔ یونہی ملگوج کے نہ ڈالو۔ اِدھر اُدھر نہ ڈالو۔ کہیں قرینے سے رکھو۔ کبھی کسی کام میں حیلہ حوالہ نہ کرو۔ نہ کبھی جھوٹی باتیں بناؤ کہ اس سے اعتبار جاتا رہتا ہے پھر سچی بات کا بھی یقین نہیں آتا۔ اگر غصہ میں کبھی کچھ برا بھلا کہے تو تم ضبط کرو اور بالکل جواب نہ دو۔ وہ چاہے جو کچھ کہے تم چپکی بیٹھی رہو غصہ اُترنے کے بعد دیکھنا کہ خود پشیمان ہوگا اور تم سے کتنا خوش رہے گا اور پھر کبھی انشاءاللہ تعالیٰ تم پر غصہ نہ کرے گا۔ اور اگر تم بھی بول اُٹھیں تو بات بڑھ جائے گی پھر نہ معلوم کہاں تک نوبت پہنچے۔ ذرا ذرا سے شبہ پر تہمت نہ لگاؤ کہ تم فلانی کے ساتھ بہت ہنسا کرتے ہو۔ وہاں زیادہ جایا کرتے ہو۔ وہاں بیٹھے کیا کرتے ہو کہ اسمیں اگر مرد بے قصور ہو تو تم ہی

سوچو کہ اسکو کتنا برا لگے گا۔ اور اگر سچ مچ اس کی عادت ہی خراب ہے۔ تو یہ خیال کرو کہ تمہارے غصہ کرنے اور بکنے جھکنے سے کوئی دباؤ ڈال کر زبردستی کرنے سے تمہارا ہی نقصان ہے۔ اپنی طرف سے دل میلا کرانا ہو تو کرا لو۔ ان باتوں سے کہیں عادت چھوٹتی ہے۔ عادت چھڑانا ہو تو عقلمندی سے رہو۔ تنہائی میں چپکے سے سمجھاؤ بجھاؤ۔ اگر سمجھانے اور تنہائی میں غیرت دلانے سے بھی عادت نہ چھوٹے تو خیر صبر کرکے بیٹھی رہو۔ لوگوں کے سامنے گاتی مت پھرو اور اسکو رسوا نہ کرو۔ نہ گرم ہو کر اسکو زیر کرنا چاہو کہ اسمیں زیادہ ضد ہو جاتی ہے اور غصہ میں آکر زیادہ کرنے لگتا ہے اگر تم غصہ کرو گی اور لوگوں کے سامنے بک جھک کر رسوا کرو گی تو جتنا تم سے بولتا تھا اتنا بھی نہ بولے گا پھر اسوقت روتی پھرو گی۔ اور یہ خوب یاد رکھو کہ مردوں کو خدا نے شیر بنایا ہے دباؤ اور زبردستی سے ہرگز زیر نہیں ہو سکتے۔ ان کے زیر کرنے کی بہت آسان ترکیب خوشامد اور تابعداری ہے۔ ان پر غصہ کر کے دباؤ ڈالنا بڑی غلطی اور نادانی ہے۔ اگرچہ اسکا انجام ابھی سمجھ میں نہیں آتا لیکن جب فساد کی جڑ پڑ گئی تو کبھی نہ کبھی ضرور اس کا خراب نتیجہ پیدا ہو گا۔ لکھنؤ میں ایک بی بی کے میاں بڑے بدچلن ہیں۔ دن رات باہر ہی بازاری عورت کے پاس رہا کرتے ہیں گھر میں بالکل نہیں آتے اور طرہ یہ کہ وہ بازاری فرمائشیں کرتی ہے کہ آج پلاؤ پکے آج فلانی چیز پکے اور وہ بیچاری دم نہیں مارتی جو کچھ میاں کہلا بھیجتے ہیں روزمرہ برابر پکا کر کھانا باہر بھیج دیتی ہے اور کبھی کچھ سانس نہیں لیتی ہے۔ دیکھو ساری خلقت اس بی بی کو کیسی واہ واہ کرتی ہے اور خدا کے یہاں جو اسکو رتبہ ملے گا وہ الگ رہا۔ اور جس دن میاں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بدچلنی چھوڑ دی اس دن سے بس بی بی کے غلام ہی ہو جاوینگے۔

باب ۳۲ اولاد کی پرورش کرنے کا طریقہ

جاننا چاہیئے کہ یہ امر بہت ہی خیال رکھنے کے قابل ہے۔ کیونکہ بچپن میں جو عادت بھلی یا بری پختہ ہو جاتی ہے وہ عمر بھر نہیں جاتی اسلیئے بچپن سے جوان ہونے تک ان باتوں کا ترتیب وار ذکر کیا جاتا ہے۔

نمبر ۱۔ نیک بخت دیندار عورت کا دودھ پلاویں۔ دودھ کا بڑا اثر ہوتا ہے۔

نمبر ۲۔ عورتوں کی عادت ہے کہ بچوں کو کہیں سپاہی سے ڈراتی ہیں کہیں اور ڈراونی چیزوں سے سو یہ بری بات ہے اس سے بچہ کا دل کمزور ہو جاتا ہے۔

نمبر ۳۔ اسکے دودھ پلانے کے لئے اور کھانا کھلانے کے لئے وقت مقرر رکھو کہ وہ تندرست رہے۔

نمبر ۴۔ اس کو صاف ستھرا رکھو کہ اس سے تندرستی رہتی ہے

نمبر ۵۔ اس کا بہت بناؤ سنگار مت کرو۔

نمبر۶۔ اگر لڑکا ہو اسکے سر پر بال مت بڑھاؤ۔

نمبر۷۔ اگر لڑکی ہے اسکو جب تک پردہ میں بیٹھنے کے لائق نہ ہو جائے زیور مت پہناؤ۔ اس سے ایک تو انکی جان کا خطرہ ہے دوسرے بچپن ہی سے زیور کا شوق دل میں ہونا اچھا نہیں۔

نمبر۸۔ بچوں کے ہاتھ سے غریبوں کو کھانا کپڑا پیسہ اور ایسی چیزیں دلوایا کرو اسی طرح کھانے پینے کی چیز ان کے بھائی بہنوں کو دیا اور بچوں کو تقسیم کرایا کرو تاکہ انکو سخاوت کی عادت ہو۔ مگر یہ یاد رکھو کہ تم اپنی چیزیں انکے ہاتھ سے دلوایا کرو خود جو چیز شرع سے انہی کی ہو اسکا دلوانا کسی کو درست نہیں۔

نمبر۹۔ زیادہ کھانے والوں کی برائی اسکے سامنے کیا کرو مگر کسی کا نام لے کر نہیں بلکہ اس طرح کہ جو کوئی بہت کھاتا ہے لوگ اسکو حبشی سمجھتے ہیں اسکو بیل جانتے ہیں۔

نمبر۱۰۔ اگر لڑکا ہو سفید کپڑے کی رغبت اسکے دل میں پیدا کرو۔ اور رنگین اور تکلف کے لباس سے اسکو نفرت دلاؤ کہ ایسے کپڑے لڑکیاں پہنتی ہیں تم ماشاء اللہ مرد ہو۔ ہمیشہ اسکے سامنے ایسی باتیں کیا کرو

نمبر۱۱۔ اگر لڑکی ہو جب بھی زیادہ مانگ چوٹی بہت تکلف کے کپڑوں کی اسکو عادت مت ڈالو۔

نمبر۱۲۔ اسکی سب ضدیں پوری مت کرو کہ اس سے مزاج بگڑ جاتا ہے۔

نمبر۱۳۔ چلا کر بولنے سے روکو۔ خاصکر اگر لڑکی ہو تو چلانے پر خوب ڈانٹو ورنہ بڑی ہو کر وہی عادت ہو جاوے گی۔

نمبر۱۴۔ جن بچوں کی عادتیں خراب ہیں یا پڑھنے لکھنے سے بھاگتے ہیں یا تکلف کے کھانے کپڑے کے عادی ہیں انکے پاس بیٹھنے سے ان کے ساتھ کھیلنے سے انکو بچاؤ۔

نمبر۱۵۔ ان باتوں سے اسکو نفرت دلاتی رہو۔ غصہ، جھوٹ بولنا کسی کو دیکھ کر جلنا یا حرص کرنا، چوری، چغلی کھانا، اپنی بات کی پچ کرنا، خواہ مخواہ اسکو بنانا، بے فائدہ بہت باتیں کرنا۔ بے بات ہنسنا یا زیادہ ہنسنا، دھوکہ دینا، بھلی بری بات کا نہ سوچنا۔ اور جب ان باتوں میں سے کوئی بات ہو جاوے فوراً اسکو روکو اسپر تنبیہ کرو۔

نمبر۱۶۔ اگر کوئی چیز توڑ پھوڑ دے یا کسی کو مار بیٹھے مناسب سزا دو تاکہ پھر ایسا نہ کرے ایسی باتوں میں پیار دلار ہمیشہ بچہ کو کھو دیتا ہے

نمبر۱۷۔ بہت سویرے مت سونے دو۔

نمبر۱۸۔ سویرے جاگنے کی عادت ڈالو۔

نمبر۱۹۔ جب سات برس کی عمر ہو جاوے نماز کی عادت ڈالو۔

نمبر۲۰۔ جب مکتب میں جانے کے قابل ہو جاوے اول قرآن مجید پڑھواؤ۔

نمبر ۲۱۔ جہاں تک ہو سکے دیندار استاد سے پڑھواؤ۔

نمبر ۲۲۔ کتب میں جانے میں کبھی رعایت مت کرو۔

نمبر ۲۳۔ کبھی کبھی وقت اُن کو نیک لوگوں کی حکایتیں سنایا کرو۔

نمبر ۲۴۔ اُنکو ایسی کتابیں مت دیکھنے دو جن میں عاشقی معشوقی کی باتیں یا شرع کے خلاف مضمون یا اور بیہودہ قصے یا غزلیں وغیرہ ہوں

نمبر ۲۵۔ ایسی کتابیں پڑھواؤ جن میں دین کی باتیں اور دُنیا کی ضروری کارروائی آجاوے۔

نمبر ۲۶۔ کتب سے آجانے کے بعد کسی قدر دل بہلانے کے لئے اسکو کھیلنے کی اجازت دو تاکہ اُسکی طبیعت کند نہ ہوجاوے لیکن کھیل ایسا ہو جسمیں کوئی گناہ نہ ہو چوٹ لگنے کا اندیشہ نہ ہو۔

نمبر ۲۷۔ آتشبازی یا باجہ یا فضول چیزیں مول لینے کے لئے پیسے مت دو۔

نمبر ۲۸۔ کھیل تماشے دکھلانے کی عادت مت ڈالو۔

نمبر ۲۹۔ اولاد کو ضرور کوئی ایسا ہنر سکھا دو جس سے ضرورت اور مصیبت کے وقت چار پیسے حاصل کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا گذارہ کرسکے

نمبر ۳۰۔ لڑکیوں کو اتنا لکھنا سکھلا دو کہ ضروری خط اور گھر کا حساب کتاب لکھ سکیں۔

نمبر ۳۱۔ بچوں کو عادت ڈالو کہ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کیا کریں اپاہج اور سست نہ ہوجاویں انکو کہو کہ رات کو بچھونا اپنے ہاتھ سے بچھاویں صبح کو سویرے اُٹھکر تہ کر کے احتیاط سے رکھدیں۔ کپڑوں کی گٹھڑی اپنے انتظام میں رکھیں۔ اُدھڑا پھٹا خود ہی لیا کریں۔ کپڑے خواہ میلے ہوں خواہ اُجلے ہوں ایسی جگہ رکھیں جہاں کپڑے کا چوہے کا اندیشہ نہ ہو دھوبن کو خود گن کر دیں اور لکھ لیں اور گن کر پڑتال کر لیں۔

نمبر ۳۲۔ لڑکیوں کو تاکید کرو کہ جو زیور تمہارے بدن پر ہے رات کو سونے سے پہلے اور صبح کو جب اُٹھو دیکھ بھال لیا کرو۔

نمبر ۳۳۔ لڑکیوں سے کہو کہ جو کام کھانے پکانے سینے پرونے کپڑے رنگنے چیز بُننے کا گھر میں ہوا کرے اُسمیں غور کر کے دیکھا کرو کہ کیونکر ہوتا ہے

نمبر ۳۴۔ جب بچہ سے کوئی بات خوبی کی ظاہر ہو اُس پر خوب شاباش دو پیار کرو بلکہ اسکو کچھ انعام دو تاکہ اسکا دل بڑھے اور جب اسکی کوئی بُری بات دیکھو اوّل تنہائی میں اسکو سمجھاؤ کہ دیکھو بُری بات ہے دیکھنے والے دل میں کیا کہتے ہونگے اور جس جس کو خبر ہوگی وہ دل میں کیا کہے گا خبردار پھر ایسا مت کرنا نیک بخت لڑکے ایسا نہیں کیا کرتے۔ اور پھر وہی کام کرلے تو مناسب سزا دو،

نمبر ۳۵۔ ماں کو چاہیئے کہ بچہ کو باپ سے ڈراتی رہے۔

نمبر ۳۶۔ بچہ کو کوئی کام چُھپا کر مت کرنے دو۔ کھیل ہو یا کھانا ہو یا کوئی اور شغل ہو جو کام چھپا کر کرے گا سمجھ جاؤ کہ وہ اسکو بُرا سمجھتا ہے سو وہ اگر بُرا ہے تو اُس سے چھڑاؤ اور اگر اچھا ہے جیسے کھانا پینا تو اُس سے کہو کہ سب کے سامنے کھائے پیئے۔

نمبر ۳۷۔ کوئی کام محنت کا اُسکے ذمہ مقرر کرو جس سے صحت اور ہمت رہے سستی نہ آنے پاوے مثلاً لڑکوں کے لئے ڈنڈ۔

مگدر کرنا۔ ایک آدھ میل چلنا۔ اور لڑکیوں کے لئے چکی یا چرخہ چلانا ضرور ہے۔ اسمیں یہ بھی فائدہ ہے کہ ان کاموں کو عیب نہ سمجھیں گی

نمبر ۳۸۔ چلنے میں تاکید کرو کہ بہت جلدی نہ چلے نگاہ اُوپر اٹھا کر نہ چلے۔

نمبر ۳۹۔ اسکو عاجزی اختیار کرنے کی عادت ڈالو زبان سے چال سے برتاؤ سے شیخی نہ بگھارنے پاوے یہاں تک کہ اپنے ہم عمر بچوں میں بیٹھ کر اپنے کپڑے یا مکان یا خاندان یا کتاب قلم دوات تختی تک کی تعریف نہ کرنے پاوے۔

نمبر ۴۰۔ کبھی کبھی اسکو دو یا چار پیسے دے دیا کرو کہ اپنی مرضی کے موافق خرچ کیا کرے مگر اسکو یہ عادت ڈالو کہ کوئی چیز تم سے چھپا کر نہ خریدے

نمبر ۴۱۔ اسکو کھانے کا طریقہ اور محفل میں اُٹھنے بیٹھنے کا طریقہ سکھلاؤ۔ تھوڑا سا تھوڑا ہم لکھے دیتے ہیں۔

کھانے کا طریقہ

داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ شروع میں بسم اللہ کہو۔ اپنے سامنے سے کھاؤ۔ اوروں سے پہلے مت کھاؤ۔ کھانے کو گھور کر مت دیکھو کھانے والوں کی طرف مت دیکھو۔ بہت جلدی جلدی مت کھاؤ۔ خوب چبا کر کھاؤ۔ جب تک لقمہ نگل لو دوسرا لقمہ منہ میں مت رکھو۔ شوربا وغیرہ کپڑے پر نہ ٹپکنے پاوے۔ انگلیاں ضرورت سے زیادہ نہ سننے پاویں۔

محفل میں اُٹھنے بیٹھنے کا طریقہ

جس سے ملو ادب سے۔ ملو نرمی سے بولو۔ محفل میں تھوکو نہیں۔ وہاں ناک صاف مت کرو۔ اگر ایسی ضرورت ہو وہاں سے الگ چلی جاؤ وہاں اگر جمائی یا چھینک آوے منہ پر ہاتھ رکھ لو آواز پست کرو۔ کسی کی طرف پشت مت کرو۔ کسی کی طرف پاؤں مت کرو۔ ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ دے کر مت بیٹھو۔ انگلیاں مت چٹخاؤ۔ بلا ضرورت بار بار کسی کی طرف مت دیکھو۔ ادب سے بیٹھی رہو۔ بہت مت بولو۔ بات بات میں قسم مت کھاؤ۔ جہاں تک ممکن ہو خود کلام مت شروع کرو جب دوسرا شخص بات کرے خوب توجہ سے سنو تاکہ اسکا دل نہ بجھے البتہ اگر گناہ کی بات ہو مت سنو یا تو منع کر دو یا وہاں سے اٹھ جاؤ۔ جب تک کوئی شخص بات پوری نہ کر لے بیچ میں مت بولو۔ جب کوئی آوے اور محفل میں جگہ نہ ہو ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ مل مل کر بیٹھ جاؤ کہ جگہ ہو جاوے

حقوق کا بیان

ماں باپ کے حقوق نمبر ۱۔ انکو تکلیف نہ پہنچاوے اگرچہ اُن کی طرف سے کچھ زیادتی ہو۔ نمبر ۲۔ زبان سے برتاؤ سے اُن کی تعظیم کرے۔ نمبر ۳۔ جائز کاموں میں اُن کی اطاعت کرے۔ نمبر ۴۔ اگر اُن کو حاجت ہو مال سے اُن کی خدمت کرے اگرچہ وہ

دونوں کافر ہوں۔ ماں باپ کے انتقال کے بعد اُن کے حقوق یہ ہیں نمبر۱۔ اُن کے لئے دُعائے مغفرت و رحمت کرتا رہے۔ نفل عبادت اور خیرات کا ثواب اُنکو پہنچاتا رہے نمبر۲۔ اُن کے ملنے والوں کے ساتھ احسان اور خدمت سے اچھی طرح پیش آوے نمبر۳۔ اُن کے ذمہ جو قرضہ ہو یا کسی جائز کام کی وصیت کر گئے ہوں اور خدا نے مقدور دیا ہو اسکو ادا کرے نمبر۴۔ اُن کے مرنے کے بعد خلاف شرع رونے اور چلانے سے بچے ورنہ اُنکی روح کو تکلیف ہوگی۔ اور دادا دادی اور نانا نانی کا حکم شرع میں مثل ماں باپ کے ہے۔ اُن کے حقوق بھی مثل ماں باپ کے سمجھنا چاہیئے۔ اسی طرح خالہ اور ماموں مثل ماں کے اور چچا اور پھوپی مثل باپ کے ہیں۔ حدیث کے اشارہ سے معلوم ہوتا ہے۔

انّا کے حقوق یہ ہیں نمبر۱۔ اسکے ساتھ ادب سے پیش آنا نمبر۲۔ اگر اسکو مال کی حاجت ہو اور اپنے پاس گنجائش ہو اسکا خیال رکھے۔

سوتیلی ماں چونکہ باپ کی دوست ہے اور باپ کے دوست کے ساتھ احسان کرنے کا حکم آیا ہے اسلئے سوتیلی ماں کے بھی کچھ حقوق ہیں جیسا ابھی مذکور ہوا۔

بڑا بھائی حدیث کی رُو سے مثل باپ کے ہے اسلئے معلوم ہوا کہ چھوٹا بھائی مثل اولاد کے ہے پس اُنکے آپسمیں ویسے ہی حقوق ہوں گے جیسے ماں باپ اور اولاد کے ہیں اسی طرح بڑی بہن اور چھوٹی بہن کو سمجھ لینا چاہیئے۔

قرابت داروں کے حقوق نمبر۱۔ اپنے سگے اگر محتاج ہوں اور کھانے کمانے کی قدرت نہ رکھتے ہوں تو گنجائش کے موافق اُن کے ضروری خرچ کی خبر گیری رکھے نمبر۲۔ گاہ گاہ اُن سے ملتا رہے۔ نمبر۳۔ ان سے قطع قرابت نہ کرے بلکہ اگر کسی قدر اُن سے ایذا بھی پہنچے تو صبر افضل ہے۔

علاقہ مُصاہرۃ یعنی سسرالی رشتہ کو قرآن میں خدائے تعالےٰ نے نسب میں ذکر فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ساس اور سُسر اور سالے اور بہنوئی داماد اور بہو اور بیوی کی پہلی اولاد اور اسی طرح میاں کی پہلی اولاد کا بھی کسی قدر حق ہوتا ہے۔ اس لئے ان علاقوں میں بھی رعایت احسان و اخلاق کی اوروں سے زیادہ رکھنا چاہیئے۔

عام مسلمانوں کے حقوق نمبر۱۔ مسلمان کی خطا کو معاف کرے۔ نمبر۲۔ اسکے رونے پر رحم کرے۔ نمبر۳۔ اسکے عیب کو ڈھانکے۔ نمبر۴۔ اُسکے عذر کو قبول کرے۔ نمبر۵۔ اسکی تکلیف کو دُور کرے نمبر۶۔ ہمیشہ اُسکی خیر خواہی کرتا رہے نمبر۷۔ اس کی محبت نباہے نمبر۸۔ اسکے عہد کا خیال رکھے نمبر۹۔ بیمار ہو تو پُوچھے نمبر۱۰۔ مر جاوے تو دُعا کرے۔ نمبر۱۱۔ اسکی دعوت قبول کرے۔ نمبر۱۲۔ اُسکا تحفہ قبول کرے نمبر۱۳۔ اسکے احسان کے بدلے احسان کرے نمبر۱۴۔ اسکی نعمت کا شکر گذار ہو۔ نمبر۱۵۔ ضرورت کے وقت اسکی مدد کرے۔ نمبر۱۶۔ اسکے بال بچوں کی حفاظت کرے۔ نمبر۱۷۔ اسکا کام کر دیا کرے نمبر۱۸۔ اسکی بات کو سُنے نمبر۱۹۔ اسکی سفارش کو قبول کرے نمبر۲۰۔ اسکو مراد سے نا اُمید نہ کرے نمبر۲۱۔ وہ چھینک کر الحمد للہ کہے تو جواب میں یرحمک اللہ کہے نمبر۲۲۔ اسکی

گم ہوئی چیز اگر ملجاتے تو اُسکے پاس پہنچادے نمبر ۲۳۔ اُسکے سلام کا جواب دے نمبر ۲۴۔ نرمی و خوش خلقی کے ساتھ اس سے گفتگو کرے نمبر ۲۵۔ اسکے ساتھ احسان کرے نمبر ۲۶۔ اگر وہ اسکے بھروسہ پر قسم کھا بیٹھے تو اسکو پورا کرے نمبر ۲۷۔ اگر اس پر کوئی ظلم کرتا ہو اسکی مدد کرے اگر وہ کسی پر ظلم کرتا ہو تو روکدے نمبر ۲۸۔ اسکے ساتھ محبت کرے دشمنی نہ کرے نمبر ۲۹۔ اسکو رسوا نہ کرے۔

نمبر ۳۰۔ جو بات اپنے لئے پسند کرے اسکے لئے بھی پسند کرے نمبر ۳۱۔ ملاقات کے وقت اسکو سلام کرے اور دوسرے مرد اور عورت سے عورت مصافحہ بھی کرے تو اور بہتر ہے نمبر ۳۲۔ اگر باہم اتفاقاً کچھ رنجش ہو جاوے تین روز سے زیادہ کلام ترک کرے نمبر ۳۳۔ اس پر بدگمانی نہ کرے نمبر ۳۴۔ اس پر حسد اور بغض نہ کرے نمبر ۳۵۔ اسکو اچھی بات بتلاوے بری بات سے منع کرے۔

نمبر ۳۶۔ چھوٹوں پر رحم بڑوں کا ادب کرے نمبر ۳۷۔ دو مسلمانوں میں رنج ہو جاوے ان کے آپس میں صلح کرادے نمبر ۳۸۔ اسکی غیبت نہ کرے نمبر ۳۹۔ اسکو کسی طرح کا نقصان نہ پہنچاوے نہ مال میں نہ آبرو میں نمبر ۴۰۔ اسکو اٹھا کر اسکی جگہ نہ بیٹھے۔

ہمسایہ کے حقوق نمبر ۱۔ اسکے ساتھ احسان اور رعایت سے پیش آوے۔ نمبر ۲۔ اسکی بیوی بچوں کی آبرو کی حفاظت کرے۔ نمبر ۳۔ کبھی کبھی اسکے گھر تحفہ وغیرہ بھیجتا رہے۔ بالخصوص جب وہ فاقہ زدہ ہو تو ضرور تھوڑا بہت کھانا اسکو دے نمبر ۴۔ اسکو تکلیف نہ دے۔ ہلکی ہلکی باتوں میں اُس سے نہ اُلجھے اور جیسے شہر میں ہمسایہ ہوتا ہے اسی طرح سفر میں بھی ہوتا ہے یعنی سفر کا رفیق جو گھر سے ساتھ چلا ہو یا راہ میں اتفاقاً اس کا ساتھ ہو گیا ہو اس کا حق بھی مثل اسی ہمسایہ کے ہے۔ اسکے حقوق کا خلاصہ یہ ہے کہ اسکی راحت کو اپنی راحت پر مقدم رکھے بعض آدمی ریل میں یا بہلی میں دوسری سواریوں کیساتھ بہت بیجا حالی کرتے ہیں یہ بہت بری بات ہے اسی طرح جو دوسروں کا محتاج ہو جیسے یتیم اور بیوہ یا عاجز و ضعیف یا مسکین و بیمار اور ہاتھ پاؤں سے معذور یا مسافر یا سائل ان لوگوں کے یہ حقوق زائد ہیں نمبر ۱۔ اُن لوگوں کی خدمت مال سے کرنا نمبر ۲۔ ان لوگوں کا کام اپنے ہاتھ پاؤں سے کر دینا نمبر ۳۔ ان لوگوں کی دلجوئی و تسلی کرنا نمبر ۴۔ اُن کی حاجت اور سوال کو رد نہ کرنا۔

جو حقوق صرف آدمی ہونے کی وجہ سے ہیں نمبر ۱۔ بے خطا کسی کو جان و مال کی تکلیف نہ دے۔ نمبر ۲۔ بے وجہ شرعی کسی کے ساتھ بدزبانی نہ کرے نمبر ۳۔ اگر کسی کو مصیبت اور فاقہ اور مرض میں مبتلا دیکھے اسکی مدد کرے کھانا پانی دیدے۔ علاج معالجہ کرے نمبر ۴۔ جس صورت میں شریعت نے سزا کی اجازت دی ہے اس میں بھی ظلم و زیادتی نہ کرے۔

حیوانات کے حقوق نمبر ۱۔ جس جانور سے کوئی فائدہ متعلق نہ ہو اسکو مقید نہ کرے بالخصوص بچوں کو آشیانہ سے نکال لانا اُن کے ماں باپ کو پریشان کرنا بڑی بے رحمی ہے نمبر ۲۔ جو جانور قابل کھانے کے ہیں اُنکو بھی محض دل بہلانے کے طور پر قتل نہ کرے نمبر ۳۔ جو جانور اپنے کام میں ہیں اُن کے کھانے پینے و راحت رسانی و خدمت کا پورے طور سے اہتمام کرے۔ اُن کی قوت سے زیادہ اُن سے کام نہ لے اُنکو حد سے زیادہ نہ مارے نمبر ۴۔ جن جانوروں کو ذبح کرنا ہو یا بوجہ موذی ہونے کے قتل کرنا ہو تیز

اوزار سے جلدی کام تمام کرے اسکو تڑپاوے نہیں بھوکا پیاسا رکھ کر جان نہ لے۔

اگر کسی آدمی کے حق میں کچھ کمی ہو گئی ہو تو ان میں جو حق ادا کرنے کے قابل ہوں ادا کرے یا معاف کرانے مثلاً کسی کا قرض رہ گیا تھا یا کسی کی خیانت وغیرہ کی تھی۔ اور جو صرف معاف کرانے کے قابل ہوں ان کو فقط معاف کرالے مثلاً غیبت وغیرہ کی تھی یا مارا تھا۔ اور اگر کسی وجہ سے حقداروں سے نہ معاف کرا سکتا ہے نہ ادا کر سکتا ہے تو ان لوگوں کیلئے ہمیشہ بخشش کی دعا کرتا رہے عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں ان لوگوں کو رضامند کر کے معاف کرا دیں مگر اسکے بعد بھی جب موقع ادا کرنے کا یا معاف کرانے کا ہو اسوقت اسمیں بے پروائی نہ کرے۔ اور جو حقوق خود اسکے اوروں کے ذمہ رہ گئے ہوں جن سے امید وصول کی ہو نرمی کے ساتھ ان سے وصول کرے اور جن سے امید نہ ہو یا وہ حقوق قابلِ وصول نہ ہوں جیسے غیبت وغیرہ سو اگرچہ قیامت میں ان کے عوض نیکیاں ملنے کی امید ہے مگر معاف کر دینے میں اور زیادہ ثواب آیا ہے اس سے بالکل معاف کر دینا زیادہ بہتر ہے خاصکر جب کوئی شخص منت خوشامد کر کے معافی چاہے۔

ضمیمہ اشاعتی بہشتی زیور

مسئلہ۔ جہاں حرام چیز زیادہ ہو بے پوچھے کھانا وہاں درست نہیں البتہ اگر پوچھنے سے یہ معلوم ہو جاوے کہ یہ خاص چیز حلال کی ہے تو اگر بتلانے والا نیک دیندار ہے تو بے کھٹکے اس پر عمل درست ہے، اور اگر وہ آدمی برا ہے یا حال نہیں معلوم کہ اچھا ہے یا برا تو اسکا حکم یہ ہے کہ اگر دل گواہی دے کہ یہ آدمی سچا ہے تو عمل درست ہے، اور جو دل گواہی نہ دے تو عمل درست نہیں جیسے آموں کے آنے سے پہلے کسی نے فصل بیچ ڈالی اس کو تو تم پڑھ چکی ہو کہ حرام ہے تو جس بستی میں اسکا زیادہ رواج ہو اور پھلنے کے بعد کم بکتا ہو وہاں یہ مسئلہ چلے گا جو ہم نے بیان کیا تو جس آم کا حال معلوم ہو جاوے کہ یہ پھلنے کے بعد بکا ہے وہ درست ہے، اور بے پوچھے کھانا درست نہیں۔

مسئلہ۲۔ بیماری کو برا کہنا منع ہے۔

مسئلہ۳۔ اگر کوئی کافر عورت تمہارے پاس خوشی سے مسلمان ہونے آوے اور اسکے مسلمان کرنے میں کسی جھگڑے فساد کا اندیشہ نہ ہو تو مسلمان کر لو اور طریقہ مسلمان کرنے کا یہ ہے کہ اس سے کہلاؤ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کوئی پوجنے کے لائق نہیں سوا ایک اللہ کے اور محمد سچے رسول بھیجے ہوئے ہیں اللہ کے۔ اور سچا جانتی ہوں میں سب پیغمبروں کو اور خدا کی سب کتابوں کو اور مانتی ہوں فرشتوں کو اور قیامت کو اور تقدیر کو۔ میں نے چھوڑ دیا اپنا پہلا دین اور قبول کیا میں نے مسلمانوں کا دین۔ اور میں پانچوں وقت کی نماز پڑھا کروں گی اور رمضان کے روزے رکھا کروں گی اور اگر مال و متاع ہوا تو زکوٰۃ دوں گی۔ اگر زیادہ خرچ ہوگا تو حج کروں گی اور اللہ رسول کے سب حکم بجالاؤں گی اور جتنی چیزوں سے اللہ رسول نے منع کیا ہے سب سے بچتی رہوں گی اے اللہ مجھ کو دین اور ایمان پر ثابت رکھیو اور دین کے کاموں میں میری مدد کیجیو۔ پھر جتنے موجود ہوں سب اللہ سے دعا کریں کہ اے اللہ اسکے اسلام کو قبول کر اور ہم کو بھی اسلام پر قائم رکھ اور ایمان پر خاتمہ کر۔

مسئلہ ۴۔ لگائی بجھائی مت کرو۔

مسئلہ ۵۔ سنی ہوئی بات کا اعتبار مت کر لیا کرو۔

مسئلہ ۶۔ بعض عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ ناپاک کپڑا دھو کر جب تک کہ سوکھ نہ جاوے وہ پاک نہیں ہوتا اس سے نماز درست نہیں یہ بالکل غلط بات ہے۔ بعضی عورتیں اس مسئلہ کے نہ جاننے سے نمازیں قضا کر دیتی ہیں اور پھر وقت نکلے پیچھے کون پڑھتا ہے ایسا مت سمجھو۔ گیلے کپڑے اسے بھی بے تکلف نماز درست ہے۔

مسئلہ ۷۔ بعضی عورتوں کا اعتقاد ہے کہ جس کے آٹھواں بچہ پیدا ہوا تو اسکو ایک پہر صدقہ میں دینا چاہیئے ورنہ بچہ پر خطرہ ہے یہ محض واہیات اعتقاد ہے توبہ کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۸۔ بعضی عورتیں چیچک کو کوئی آسیب بھوت سمجھتی ہیں اور اس وجہ سے اس گھر میں بہت سے بکھیڑے کرتی ہیں یہ سب واہیات خیال ہیں توبہ کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۹۔ جس کپڑے میں سے بانہیں یا سر کے بال یا گردن جھلکتی ہو اس سے نماز نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۱۰۔ جو فقیر محنت مزدوری کرسکتا ہو اور پھر وہ بھیک مانگنے کا پیشہ اختیار کرلے اسکو بھیک دینا درست نہیں۔

مسئلہ ۱۱۔ ریل کے سفر میں اگر پانی نہ ملے تو تیمم کر کے نماز پڑھو نماز قضا مت کرو۔

مسئلہ ۱۲۔ بعضی عورتیں غریب مزدوروں سے پردہ نہیں کرتیں بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ ۱۳۔ پرائی چیز چاہے کیسے ہی ہلکے داموں کی ہو مگر بدون مالک کی اجازت کے ہرگز مت برتو اور جب برتو اسکو چھوڑ کر مت آجاؤ مالک کے سپرد کردو کہ دیکھو بہن تمہاری قینچی یا سوئی رکھی ہے۔

مسئلہ ۱۴۔ ریل کی سواری میں کرایہ کا اور محصول کا اور اسباب کے لے جانے کا قاعدہ ریل والوں کی طرف سے مقرر ہے اس کے خلاف کرنا یا دھوکا دینا یا اصل بات کو چھپانا درست نہیں مثلاً وہاں یہ قاعدہ ہے کہ جو مسافر سب سے سستے درجے میں سفر کرے

19

جس کو تیسرا درجہ کہتے ہیں اسکو ناشتہ کا کھانا اور اوڑھنا بچھونا اور ان چیزوں کے علاوہ پچیس سیر بوجھ کا اسباب لیجانے کی اجازت ہے اس پر محصول نہیں پڑتا فقط اپنا کرایہ دینا پڑتا ہے اور اگر تھوڑا سا بھی اس سے بڑھ جاوے تو اس کو ریل پر تُلوا کر محصول جتنا وہاں قاعدہ ہو دینا چاہیئے۔ اور یہ پچیس ۲۵ سیر اس سیر سے ہے جو سیر اسی روپے کے برابر ہوتا ہے تو اب اگر کوئی شخص چھبیس ۲۶ ستائیس ۲۷ سیر اسباب بھی بے تلوائے ساتھ لے جاوے چاہے ریل والے اسکو نہ ٹوکیں مگر وہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک گنہگار ہوگا اور بعضے یوں کرتے ہیں کہ اسباب تُلنے سے تیس ۳۰ سیر نکلا بابو نے کہا ہم بیس ۲۰ سیر لکھ دیں گے ہم کو اتنی رشوت دو اس میں دو گنا ہونگے ایک تو زیادہ اسباب لے جانا اور محصول کم دینا دوسرا رشوت دینا اسی طرح وہاں یہ قاعدہ ہے کہ جو بچہ تین برس سے کم ہو اسکا محصول معاف ہے اور جو تین برس کا ہو اسکا آدھا محصول ہے اور پھر بارہ برس سے کم کم آدھا ہے جب پورے بارہ برس کا ہو تب پورا ہے تو اگر کسی کے پاس تین برس کا بچہ ہو اور وہ اسکو بے محصول دیئے ہوئے لیجاوے یا تین برس سے کم کا اسکو بتلاوے تو اسکو گناہ ہوگا۔ اسی طرح اگر بارہ برس کے بچے کو کم کا بتلا کر آدھے کرایہ میں لیجانا چاہے اسکو بھی گناہ ہوگا اور ان سب صورتوں میں قیامت کے دن بجائے پیسوں کے سو پوں کے نیکیاں دینی پڑینگی یا ان ریل والوں کے گناہ اسکے سر پر دھرے جاوینگے۔

مسئلہ ۱۵ آجکل جو انگریزی بہت پڑھتے ہیں اور اس میں بعضی باتیں ایسی ایسی لکھی ہیں جو دین ایمان کے بالکل خلاف ہیں اور دین کا علم ان پڑھنے والوں کو ہوتا نہیں اسلئے بہت لڑکے ایسے ہو جاتے ہیں کہ ان کے دل میں ایمان نہیں رہتا اور منہ سے بھی ایسی باتیں کہہ ڈالتے ہیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے اگر ایسے لڑکوں سے کوئی مسلمان لڑکی بیاہی گئی شرع سے وہ نکاح ہی نہیں ہوتا۔ اور جب نکاح ہی نہیں ہوتا تو ساری عمر برا کام ہوتا ہے تو اسکا وبال ماں باپ پر دنیا میں بھی پڑے گا اور آخرت میں بھی عذاب کا بہت اندیشہ ہے اسلئے ضروری اور لازمی ہے کہ اپنی لڑکی بیاہنے کے وقت جسطرح داماد کے حسب نسب گھر بار کی تحقیق کرتے ہیں اس سے زیادہ اسکی چھان بچھوڑ کر لیا کریں کہ وہ دیندار بھی ہے یا نہیں۔ اگر دینداری نہ معلوم ہو تو ہرگز لڑکی نہ دیں غریب دیندار ہزار درجے بہتر ہے بددین امیر سے۔ اور ایک بات یہ بھی دیکھی ہے کہ جو شخص دیندار نہیں ہوتا وہ بی بی کا بھی حق نہیں سمجھتا۔ اور اس سے رغبت بھی نہیں رکھتا بلکہ کہیں کہیں تو یہ حال ہے کہ کوڑی پیسے سے بھی تنگ رکھتا ہے پھر جب چین نصیب نہ ہوا تو نری امیری کے نام کو لے کر کیا چاٹینگے۔

مسئلہ ۱۶ یہ جو مشہور ہے کہ قطب تارے کی طرف پاؤں نہ کرے یہ بالکل غلط ہے ان تاروں کا شرع میں کوئی ادب نہیں۔

مسئلہ ۱۷ اسی طرح یہ جو مشہور ہے کہ رات کے وقت درخت سویا کرتے ہیں یہ بھی بالکل غلط بات ہے

مسئلہ ۱۸ اسی طرح یہ جو مشہور ہے کہ چارپائی پر نماز پڑھنے سے بند رہ جاتا ہے بالکل واہیات بات ہے اگر چارپائی خوب کسی ہوئی ہو اس پر نماز درست ہے اگر وہ ناپاک ہو تو کوئی پاک کپڑا اس پر بچھا لے لیکن بے ضرورت اس پر نماز پڑھنے سے خواہ مخواہ شور و غل ہوتا ہے۔

مسئلہ ۱۹- اسی طرح یہ جو مشہور ہے کہ پہلی اُمتوں کے کچھ لوگ بندر ہو گئے تھے یہ بندر انہیں کی نسل کے ہیں یہ بھی بالکل غلط ہے حدیث میں آگیا ہے کہ وہ سب بندر مر گئے تھے اُنکی نسل نہیں چلی۔ یہ جانور بندر پہلے سے بھی تھا۔ یہ نہیں کہ بندر انہیں سے شروع ہوئے ہیں۔

مسئلہ ۲۰- قرآن میں جو غلطی نکلے اسکو فوراً صحیح کرلو یا کرالو نہیں تو پھر یاد کا بھروسہ نہیں ہمیشہ غلط پڑھا کرو گی جس سے گنہگار ہوگی۔

مسئلہ ۲۱- یہ دستور ہے کہ اگر قرآن مجید کسی کے ہاتھ سے گر پڑے تو اسکے برابر اناج تول کر دیتی ہیں یہ کوئی شرع کا حکم نہیں ہے پہلے بزرگوں نے شاید تنبیہ کے واسطے یہ قاعدہ مقرر کیا ہوگا تاکہ آگے کو زیادہ خیال رہے یہ واقع میں بہت اچھی مصلحت ہے لیکن قرآن کو بے ضرورت ترازو کے پلّے میں رکھنا یہ بھی ادب کے خلاف ہے اسلئے اگر اناج دینا ہو تو ویسے ہی جتنی ہمت ہو دیدے قرآن کو نہ تولے۔

مسئلہ ۲۲- جو مسئلہ اچھی طرح یاد نہ ہو کبھی کسی کو مت بتلاؤ۔

مسئلہ ۲۳- بعضی عورتیں ایسا کرتی ہیں کہ ڈولی میں بیٹھنے کے وقت ظاہر کرتی ہیں کہ ایک سواری ہے اور بیٹھ لیتی ہیں دو دو۔ یہ دھوکا اور حرام ہے البتہ کہاروں سے کہدے اگر وہ خوشی سے اٹھالیں تو کچھ حرج نہیں ورنہ اُن پر زبردستی درست نہیں۔

مسئلہ ۲۴- اکثر عورتیں ایک صندوق سر پر لئے پھرا کرتی ہیں اس صندوق میں طرح طرح کے نقشے اور تصویریں بنی ہوئی ہوتی ہیں اور صندوق کے تختے میں اُن کے دیکھنے کے واسطے آئینہ لگا ہوا ہوتا ہے پیسہ دو پیسہ لیکر دکھاتی پھرتی ہیں تو جس صندوق میں جاندار چیز کی ایک بھی تصویر ہو اسکی سیر کرنا منع ہے۔ اسی طرح بعضے لڑکے تصویر دار نقشے خرید کر رات کو لالٹین سامنے رکھ کر ان تصویروں کی سیر کراتے ہیں وہ بھی منع ہے۔ اسی طرح بعضے آدمی اپنے گھروں میں وہ باجہ لاکر سب کو سنایا کرتے ہیں جس میں ہر چیز کی آواز بند ہو جاتی ہے تو یاد رکھو کہ جس آواز کا ویسے سننا منع ہے اس باجے میں بھی سننا منع ہے۔ جیسے گانا بجانا۔ اور بعضے اس میں قرآن پڑھنا بند کرتے ہیں تو قرآن سننا تو بہت اچھی بات ہے مگر اس میں بند کرنے کا مطلب فقط کھیل تماشا ہوتا ہے اسلئے یہ بھی منع ہے لڑکیوں اور عورتوں کو ایسی چیزوں کی حرص نہ کرنا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۵- بعضے آدمی ایسا کرتے ہیں کہ کھوٹا روپیہ جب اُن کے پاس نہیں چلتا تو دھوکہ دے کر کسی کو دے دیتے ہیں یا رات کو اسی طرح چلا دیتے ہیں یہ بڑا گناہ ہے جس نے وہ روپیہ تم کو دیا ہے اسی کو دے دو چاہے اسکو جتلا کر دو چاہے کسی ترکیب سے دیدو سب درست ہے مگر یہ اس وقت درست ہے جب خوب معلوم ہو کہ فلانے کے پاس سے آیا ہے اور اگر ذرا بھی شک ہے تو درست نہیں اور اگر کسی شخص کو جتلا کر دو اور وہ خوشی سے لے لے تب بھی درست ہے۔

مسئلہ ۲۶- بعضی دفعہ ایک آدمی آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹا رہتا ہے اور دو آدمی اسکو سوتا جان کر آپس میں کوئی بات پوشیدہ کرنے لگتے ہیں لیکن اگر اُن کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ شخص سوتا نہیں ہے تو وہ بات ہرگز نہ کریں ایسے موقع میں اس لیٹنے والے کو واجب ہے کہ بول پڑے اور اُنکی باتیں دھوکے سے نہ سنے نہیں تو گناہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۷۔ بعضی بڑی بوڑھیوں کی بلکہ بعضی جوانوں کی بھی عادت ہے کہ منت مانتی ہیں کہ اگر میری فلانی مراد پوری ہو جاوے تو مسجد میں جا کر سلام کروں یا مسجد کا طاق بھروں پھر مسجد میں جا کر اپنی منت پوری کرتی ہیں۔ سو یاد رکھو عورتوں کو مسجد میں جانا اچھا نہیں نہ جوان کو نہ بوڑھی کو۔ کچھ نہ کچھ بے پردگی ضرور ہوتی ہے۔ اللہ میاں کا سلام یہی ہے کہ کچھ نفلیں پڑھ لو۔ دل سے زبان سے شکر ادا کر لو سو یہ گھر میں بھی ممکن ہے اور طاق بھرنا یہی ہے کہ جو توفیق ہو محتاجوں کو بانٹ دو سو یہ بھی گھر میں ہو سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۸۔ نوٹ کم یا زیادہ پر چلانا درست نہیں مثلاً پانچ روپے کا نوٹ ہو تو پونے پانچ یا سوا پانچ کے بدلے بیچنا درست نہیں اور کمی میں تو کچھ لاچاری بھی ہو اگرچہ گناہ ہو گا مگر زیادہ بیچنے میں تو کوئی لاچاری بھی نہیں یا کمی پر خریدنے میں وہ تو زیادہ برا اور بہت گناہ ہے۔

مسئلہ ۲۹۔ کسی کا خط پڑھنا بلا اس کی اجازت کے درست نہیں۔

مسئلہ ۳۰۔ کنگھی میں جو بال نکلیں ان کو ویسے ہی مت پھینک دیا کرو نہ دیوار میں رکھ دیا کرو جس کو نامحرم لوگ دیکھیں ان بالوں کا بھی پردہ ہے بلکہ لکڑی وغیرہ سے تھوڑی زمین کرید کر اسمیں دبا دیا کرو۔

مسئلہ ۳۱۔ جس مضمون کا زبان سے بیان کرنا گناہ ہے اس کا خط میں لکھنا بھی گناہ ہے جیسے کسی کی غیبت شکایت یا اپنی بڑائی وغیرہ

مسئلہ ۳۲۔ تار کی خبر میں کئی طرح کا شبہ ہے اسلئے چاند وغیرہ کی خبر میں اسکا اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۳۳۔ طاعون کی جگہ سے دوسرے شہر کو یہ سمجھ کر بھاگ جانا کہ ہم بھاگنے سے بچ جاوینگے منع ہے اور جو اسی جگہ صبر سے قائم رہے اسکو شہادت کا درجہ ملتا ہے۔

مسئلہ ۳۴۔ بعضوں کی عادت ہے کہ کسی لڑکے یا ماما سے کہہ دیا کہ مسجد میں جا کر وہیں کے لوٹے میں پانی لے کر سب نمازیوں سے دم کرا کر لیتے آنا فلانے بیمار کو پلاوینگے یا قرآن ختم ہونے کے وقت پانی دم کرا کر برکت کے واسطے لیتے آنا۔ یاد رکھو کہ مسجد کا لوٹا اپنے برتاؤ میں لانا منع ہے اپنے گھر سے کوئی برتن دینا چاہیئے۔

مسئلہ ۳۵۔ جاہلوں میں مشہور ہے کہ ایک ہاتھ میں پانی اور ایک ہاتھ میں آگ لیکر چلنا نحوس ہے یا یہ مشہور ہے کہ میاں بی بی ایک برتن میں دودھ نہ کھاویں نہیں تو بھائی بہن ہو جاوینگے یا ایک پیر کے مرید نہ ہوں نہیں تو بھائی بہن ہو جاوینگے یا یہ مشہور ہے کہ مریدنی سے نکاح درست نہیں یا یہ مشہور ہے کہ قینچی نہ بجاؤ آپس میں لڑائی ہو جاوے گی یا دو آدمیوں کے بیچ میں سے آگ لیکر مت نکلو نہیں تو ان میں لڑائی ہو جاوے گی یا گھر میں گھونگچیاں مت رہنے دو نہیں تو گھر میں لڑائی ہو گی یا دو آدمی ایک کنگھی نہ کریں نہیں تو دونوں میں لڑائی ہو جاوے گی یا دن میں کہانیاں مت کہو نہیں تو مسافر رستہ بھول جاوینگے۔ یہ سب باتیں واہیات بے اصل ہیں ایسا اعتقاد رکھنا بہت گناہ ہے۔

مسئلہ ۳۶۔ کسی کو حرام زادی یا کتیا کی جنی یا سور کی بچی یا اور کوئی ایسی بات مت کہو جس سے اسکے ماں باپ کو گالی لگے

اُن بیچاروں نے تمہاری کیا خطا کی ہے اور خود قصوروار کو بھی قصور سے زیادہ بُرا مت کہو۔

مسئلہ ۳۷۔ تمباکو کھانا یا حقہ پینا یوں ہی بلا ضرورت مکروہ ہے اور اگر کوئی لاچاری ہو تو کچھ ڈر نہیں مگر نماز کے وقت منہ خوب صاف کرلے خواہ مسواک سے یا دھنیہ چبا کر یا جسطرح سے ہو سکے۔ اگر نماز میں منہ کے اندر بدبو ہے تو فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے اسواسطے منع ہے۔

مسئلہ ۳۸۔ افیون اگر علاج کے لئے کسی اور دوا میں اتنی سی ملا کر کھالی جائے جس سے بالکل نشہ نہ ہو تو درست ہے اور جیسے بعضی عورتیں بچوں کو دے دیتی ہیں کہ نشہ کی غفلت میں پڑے رہیں روئیں نہیں یہ درست نہیں۔

مسئلہ ۳۹۔ اکثر عورتیں قرآن پڑھنے میں اگر اُن کے میاں کا نام آجائے تو اسکو چھوڑ جاتی ہیں یا چپکے سے کہہ لیتی ہیں یہ واہیات بات ہے۔ قرآن پڑھنے میں کیا شرم۔

مسئلہ ۴۰۔ سیانی لڑکی کو جوان مرد سے قرآن مجید یا کتاب پڑھوانا نہ چاہیئے۔

مسئلہ ۴۱۔ لکھے ہوئے کاغذ کا ادب ضروری ہے ویسے ہی نہ پھینک دینا چاہیئے۔ جو خط ردی ہو جائے یا پنساری کے گھر سے دوا کاغذ میں بندھی ہوئی آوے اور وہ دوا سے خالی کر لیا جاوے تو ایسے کاغذوں کو یا تو کہیں حفاظت سے رکھدو یا اُن کو آگ میں جلادیا کرو اسی طرح جو لکھا ہوا کاغذ راستہ میں پڑا ہوا ملے اور کسی کے کام کا نہ ہو اسکو بھی اُٹھا کر رکھ دیا کرو۔ یا جلادیا کرو۔

مسئلہ ۴۲۔ دسترخوان میں روٹی کے جو ریزے رہ جاتے ہیں انکو ایسی ویسی جگہ مت جھاڑ دیا کرو۔ بلکہ کسی علیحدہ جگہ جہاں پاؤں نیچے نہ آویں جھاڑ دیا کرو۔

مسئلہ ۴۳۔ اگر کوئی خط لکھ رہا ہو تو اسکے پاس بیٹھ کر اسکا خط پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ ۴۴۔ اگر کسی کے نیچے کے آدھے دھڑ میں زخم یا دانے ہوں اور پانی پہنچنے سے نقصان ہو اور اسکو نہانے کی ضرورت ہو اور نہانے میں اسکو بچا نہ سکے تو تیمم کرنا درست ہے۔

مسئلہ ۴۵۔ جاہلوں میں مشہور ہے کہ تسبیح پھیرنا اسطرح سیدھا ہے اور اسطرح اُلٹا ہے یہ سب واہیات ہے اصل مطلب گننے سے ہے جس طرح چاہو پھیرو۔

مسئلہ ۴۶۔ درود شریف بے وضو اور بے غسل اور حیض و نفاس کی حالت میں بھی پڑھنا درست ہے۔

مسئلہ ۴۷۔ لڑکے کا کان یا ناک چھیدنا منع ہے۔

مسئلہ ۴۸۔ بُرا نام رکھنا منع ہے اچھا نام رکھے تو نبیوں کے نام پر نام رکھے یا اللہ کے ناموں میں سے کسی نام پر لفظ عبد بڑھاوے جیسے عبداللہ۔ عبدالرحمٰن۔ عبدالباری۔ عبدالقدوس۔ عبدالفتاح۔ یا اور کوئی نام کسی عالم سے رکھوالے

مسئلہ ۴۹۔ جاہل عورتوں میں مشہور ہے کہ نماز پڑھ کر جانماز کو اُلٹ دو نہیں تو اس پر شیطان نماز پڑھتا ہے یہ بات محض غلط ہے۔

مسئلہ ۵۰۔ جاہل سمجھتے ہیں کہ عورت اگر زچہ خانہ میں مرجائے تو چڑیل ہو جاتی ہے یہ بالکل غلط عقیدہ ہے بلکہ حدیث میں آیا ہے کہ ایسی عورت شہید ہوتی ہے۔

مسئلہ ۵۱۔ جاہل کہتے ہیں کہ عورت مر جاوے تو اسکا خاوند جنازے کا پایا بھی نہ پکڑے یہ بالکل غلط ہے بلکہ اگر وہ منہ بھی دیکھ لے تو کچھ ڈر نہیں۔

مسئلہ ۵۲۔ اگر عورت مر جاوے اور اسکے پیٹ میں بچہ زندہ معلوم ہو تو اسکا پیٹ چاک کر کے نکال لینا چاہیئے۔ ایک جگہ لوگوں نے ایسی جہالت کی کہ اس عورت کے نہلاتے وقت بچہ پیدا ہونے کی نشانیاں معلوم ہوئیں تو عورتوں نے کہا جلدی کرو نہیں معلوم کیا ہو جاوے گا غرض اسکو جلدی جلدی کفنا کر لے گئے جب قبر میں رکھا تو کفن کے اندر بچے کے گرنے کی حرکت معلوم ہوئی۔ افسوس ہے کہ کسی نے کفن کھول کر بھی نہ دیکھا فوراً قبر پر تختے رکھ کر مٹی ڈالدی۔ افسوس ہے عورتوں میں بھی اور مردوں میں بھی کیسی جہالت آگئی ہے یہ ساری خرابی دین کا علم نہ ہونے کی ہے۔

مسئلہ ۵۳۔ یہ جاہلوں میں مشہور ہے کہ اگر خاوند نامرد ہو تو اس سے نکاح ہی درست نہیں ہوتا اور بیوی اس سے پردہ کرے یہ بالکل غلط بات ہے۔

مسئلہ ۵۴۔ فال نکالنا، نام نکالنا چاہے بدھنی پر ہو چاہے جوتی پر یا اور کسی طرح بہت گناہ ہے۔

مسئلہ ۵۵۔ عورتوں میں السلام علیکم کہنے کا اور مصافحہ کرنے کا رواج نہیں ہے یہ دونوں باتیں ثواب کی ہیں ان کو پھیلانا چاہیئے۔

مسئلہ ۵۶۔ جہاں مہمان جاؤ کسی فقیر وغیرہ کو روٹی کا ٹکڑا مت دو۔

مسئلہ ۵۷۔ بعضے جاہلوں کا دستور ہے کہ جس روز گھر سے بونے کے واسطے اناج نکلتا ہے اس روز دانے نہیں بھنواتے ایسا اعتقاد بالکل گناہ ہے چھوڑنا چاہیئے۔

اضافہ: مولوی محمد رشید صاحب مدرس جامع العلوم کانپور

مسئلہ ۱۔ ہر جانور کا پتہ اسکے پیشاب کے برابر ناپاک ہے اور جگالی میں جو نکلتا ہے وہ اسکے پاخانہ کے برابر ناپاک ہے۔

مسئلہ ۲۔ قرآن مجید اور سیپارے جب ایسے بوسیدہ ہو جائیں کہ ان میں پڑھا نہ جا سکے یا اس قدر زیادہ غلط لکھے ہوتے ہوں کہ ان کا صحیح کرنا مشکل ہو تو ان کو ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر ایسی جگہ دفن کر دے جو پیروں تلے نہ آوے اور اس طرح دفن کرے کہ اسکے اوپر مٹی نہ پڑے یعنی یا تو بغلی قبر کی طرح کھود کر بغل میں دفن کر دے یا اس پر کوئی تختہ وغیرہ رکھ کر مٹی ڈال دے۔

فالصّٰلحٰتُ قٰنتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ

نیک بیبیاں فرماں بردار ہیں خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

بہشتی زیور مکمّل

عکسی

حصۂ ششم

مصنفہ حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

اسلامک بک سروس

بہشتی زیور کا چھٹا حصہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسوم کے بیان میں

بُری رسموں کا بیان اور اُن میں کئی باب ہیں

پہلا باب اُن رسموں کے بیان میں جن کو کرنے والے بھی گناہ سمجھتے ہیں مگر ہلکا جانتے ہیں

اس میں کئی باتوں کا بیان ہے، بیاہ شادی میں ناچ باجے کا ہونا، آتش بازی چھوڑنا، بچوں کی بابری رکھانا، تصویریں رکھنا، کُتا پالنا، ہم ہر ایک رسم کو الگ الگ بیان کرتے ہیں۔

ناچ کا بیان

شادیوں میں دو طرح پر ناچ ہوتا ہے، ایک تو رنڈی وغیرہ کا ناچ جو مردانے میں کرایا جاتا ہے، دُوسرا وہ ناچ جو خاص عورتوں کی محفل میں ہوتا ہے کہ کوئی ڈومنی، میراثن وغیرہ ناچتی ہے اور گولا کمر وغیرہ مٹکا مٹکا کر تماشا کرتی ہے یہ دونوں حرام اور ناجائز ہیں۔ رنڈی کے ناچ میں جو جو گناہ اور خرابیاں ہیں ان کو سب جانتے ہیں کہ نامحرم عورت کو سب مرد دیکھتے ہیں یہ آنکھ کا زنا ہے۔ اسکے بولنے اور گانے کی آواز سُنتے ہیں یہ کان کا زنا ہے۔ اس سے باتیں کرتے ہیں یہ زبان کا زنا ہے۔ اسکی طرف دل کو رغبت ہوتی ہے یہ دل کا زنا ہے۔ جو زیادہ بے حیا ہیں اسکو ہاتھ بھی لگاتے ہیں یہ ہاتھ کا زنا ہے۔ اسکی طرف چل کر جاتے ہیں یہ پاؤں کا زنا ہے۔ بعضے بدکاری بھی کرتے ہیں یہ تو اصل زنا ہے۔ حدیث شریف میں یہ مضمون صاف صاف آگیا ہے کہ جس طرح بدکاری زنا ہے اسی طرح آنکھ سے دیکھنا، کان سے سُننا، پاؤں سے چلنا وغیرہ ان سب باتوں سے زنا کا گناہ ہوتا ہے۔ پھر گناہ کو کُھلم کُھلا کرنا شریعت میں اور بھی بُرا ہے حدیث شریف میں یہ مضمون آیا ہے کہ جب کبھی کسی قوم میں بیحیائی اور فحش اتنا پھیل جائے کہ لوگ کُھلم کُھلا کرنے لگیں تو ضرور ان میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل پڑتی ہیں کہ اُنکے بزرگوں میں کبھی نہیں ہوئیں۔ اب سمجھو کہ جب یہ ناچ ایسی بُری چیز ہے تو بعضے آدمی جو شادی کے موقع پر اسکا سامان کرتے ہیں یا دُوسری طرف والوں پر تقاضا کرتے ہیں یہ لوگ کس قدر گنہگار ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ محفل کرانے والا جتنے آدمیوں کو گناہ کی طرف بُلاتا ہے جس قدر جُدا جُدا سب کو گناہ ہوتا ہے وہ سب ملاکر اس اکیلے کو اتنا ہی گناہ ہو گا مثلاً

فرض کرو کہ مجلس میں سو آدمی آئے تو جتنا گناہ ہر ہر آدمی کو ہوا وہ سب اس اکیلے کو ہوا یعنی مجلس کرنے والے کو پورے سو آدمیوں کا گناہ ہوا بلکہ اسکی دیکھا دیکھی جو کوئی جب کبھی ایسا جلسہ کرے گا اس کا گناہ بھی اسکو ہوگا بلکہ اسکے مرنے کے بعد بھی جب تک اسکا بنیاد ڈالا ہوا سلسلہ چلے گا اسوقت تک برابر اسکے نامۂ اعمال میں گناہ بڑھتا رہے گا۔ پھر اس مجلس میں باجہ گاجہ بھی بے دھڑک بجایا جاتا ہے جیسے طبلہ سارنگی وغیرہ یہ بھی ایک گناہ ہوا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ کو میرے پروردگار نے ان باجوں کے مٹانے کا حکم دیا ہے۔ خیال کرنے کی بات ہے کہ جسکے مٹانے کے لئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاویں اسکے رونق دینے والے کے گناہ کا کیا ٹھکانا۔ اور دنیا کا نقصان اس میں عورتوں کیلئے یہ ہے کہ بعض دفعہ ان کے شوہر کی یا دولہا کی طبیعت ناچنے والی پر آجاتی ہے اور اپنی بی بی سے دل ہٹ جاتا ہے یہ ساری عمر روتی ہیں۔ پھر غضب یہ کہ اس کو ناموری اور آبرو کا سبب جانتی ہیں اور اسکے نہ ہونے کو ذلت اور شادی کی بے رونقی جانتی ہیں۔ اور گناہ پر فخر کرنا اور گناہ نہ کرنے کو بے عزتی سمجھنا اس سے ایمان رخصت ہو جاتا ہے تو دیکھو یہ کتنا بڑا گناہ ہوا۔

بعضے لوگ کہتے ہیں کہ لڑکی والا نہیں مانتا بہت مجبور کرتا ہے ان سے پوچھنا چاہیئے کہ لڑکی والا اگر یہ زور ڈالے کہ پشواز پہن کر تم خود ناچو، تو کیا لڑکی لینے کے واسطے تم ناچو گے، یا غصہ میں درہم برہم ہو کر مرنے مارنے کو تیار ہو جاؤ گے اور لڑکی نہ ملنے کی کچھ پرواہ نہ کرو گے۔ پس مسلمان کا فرض ہے کہ شریعت نے جس کو حرام کیا ہے اس سے اتنی ہی نفرت ہونی چاہیئے جتنی اپنی طبیعت کے خلاف کاموں سے ہوتی ہے، تو جیسے اس میں شادی ہونے نہ ہونیکی کچھ پرواہ نہیں ہوتی اسی طرح خلاف شرع کاموں میں صاف جواب دے دینا چاہیئے کہ چاہے شادی کرو یا نہ کرو ہم ہرگز ناچ نہ ہونے دیں گے۔

اسی طرح اس میں شریک بھی نہ ہونا چاہیئے نہ دیکھنا چاہیئے۔ اب رہ گیا وہ ناچ جو عورتوں میں ہوتا ہے اسکو بھی ایسا ہی سمجھنا چاہیئے خواہ اس میں ڈھول وغیرہ کسی قسم کا باجہ ہو یا نہ ہو ہر طرح ناجائز ہے۔ کتابوں میں بندروں کے ناچ تماشہ تک کو منع لکھا ہے تو آدمیوں کا نچانا کس طرح برا نہ ہوگا۔ پھر یہ کہ کبھی گھر کے مردوں کی بھی نظر پڑتی ہے اور اس میں وہی خرابیاں ہوتی ہیں جن کا ابھی بیان ہوا کبھی یہ ناچنے والی گاتی بھی ہے اور گھر سے باہر مردوں کے کان میں آواز پہنچتی ہے۔ جب مردوں کو عورت کا گانا سننا گناہ ہے تو جو عورت اس گناہ کی باعث بنی وہ بھی گنہگار ہوگی۔ بعض عورتیں اس ناچنے والی کے سر پر ٹوپی رکھ دیتی ہیں اور مردوں کی شکل اور وضع بنانا عورتوں کو حرام ہے تو اس گناہ کی تجویز کرنے والی بھی گناہگار ہوگی۔ اور اگر باجہ بھی اسکے ساتھ ہو تو باجہ کی برائی ابھی ہم لکھ چکے ہیں۔ اسی طرح گانا چونکہ اکثر گانے والی جوان، خوش آواز، عشقیہ مضمون یاد رکھنے والی تلاش کی جاتی ہے اور اکثر اسکی آواز غیر مردوں کے کان میں پہنچتی ہے اور اس گناہ کا سبب گھر کی عورتیں ہوتی ہیں اور کبھی کبھی ایسے مضمونوں کے شعروں سے بعضی عورتوں کے دل بھی خراب ہو جاتے ہیں پھر رات رات بھر یہ شغل رہتا ہے۔ بہت عورتوں

کی نمازیں صبح کی غارت ہوجاتی ہیں اسلئے یہ بھی منع ہے بغرضیکہ ہر قسم کا ناچ اور راگ باجہ جو آجکل ہوا کرتا ہے سب گناہ ہے

کُتّا پالنے اور تصویروں کے رکھنے کا بیان

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ نہیں داخل ہوتے فرشتے رحمت کے جس گھر میں کتا یا تصویر ہو۔ اور فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے زیادہ عذاب اللہ تعالےٰ کے نزدیک تصویر بنانے والے کو ہو گا۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بجزان تین غرضوں کے کسی اور طرح کتا پالے یعنی مواشی کی حفاظت، کھیت کی حفاظت اور شکار کے سوائے اور کسی فائدہ کے لئے کتا پالے، اسکے ثواب میں سے ہر روز ایک ایک قیراط گھٹتا رہے گا۔ اور دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ میاں کے یہاں کا قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔ ان حدیثوں سے تصویر بنانا، تصویر رکھنا، کُتا پالنا سب کا حرام ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اسلئے ان باتوں سے بہت بچنا چاہیئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعضی لڑکیاں یا عورتیں جو تصویردار گڑیاں بناتی ہیں یا ایسی گڑیاں بازار سے منگاتی ہیں اور کھلونے مٹی کے یا مٹھائی کے بچوں کے لئے منگا دیتی ہیں یہ سب منع ہیں۔ اپنے بچوں کو اس سے روکنا چاہیئے اور ایسے کھلونے توڑ دینا چاہئیں اور ایسی گڑیاں جلا دینی چاہئیں اسی طرح بعضے لڑکے کُتوں کے بچے پالا کرتے ہیں ماں باپ کو چاہیئے کہ اُن کو روکیں نہ مانیں تو سختی کریں۔

آتش بازی کا بیان

شب برات میں یا شادی میں انار پٹاخے یا اور آتشبازی چھڑانے میں کئی گناہ ہیں اول مال فضول برباد جاتا ہے۔ قرآن شریف میں مال کے فضول اُڑانے والوں کو شیطان کا بھائی فرمایا ہے۔ اور ایک آیت میں فرمایا ہے کہ مال فضول اُڑانے والوں کو اللہ تعالےٰ نہیں چاہتے یعنی اُن سے بیزار ہیں دوسرے ہاتھ پاؤں کے جلنے کا اندیشہ یا مکان میں آگ لگ جانے کا خوف اور اپنی جان یا مال کو ایسی ہلاکت اور خطرے میں ڈالنا خود شرع میں بُرا ہے۔ تیسرے لکھے ہوئے کاغذ آتشبازی کے کام میں لاتے ہیں، خود حروف بھی ادب کی چیز ہیں اسطرح کے کاموں میں انکو لانا منع ہے، بلکہ بعض بعض کاغذوں پر قرآن کی آیتیں یا حدیثیں یا نبیوں کے نام لکھے ہوتے ہیں بتلاؤ تو سہی اُنکے ساتھ بے ادبی کرنے کا کتنا بڑا وبال ہے تم اپنے بچوں کو ان کاموں کے واسطے کبھی پیسے مت دو۔

شطرنج، تاش، گنجفہ، چوسر، کنکوّے وغیرہ کا بیان

حدیثوں میں شطرنج کی بہت ممانعت آئی ہے اور تاش، گنجفہ، چوسر وغیرہ بھی مثل شطرنج کے ہیں اس لئے

سب منع ہیں اور پھر ان میں دل اس قدر لگتا ہے کہ اُن کا کھیلنے والا کسی اور کام کا نہیں رہتا اور ایسے شخص کے دین اور دُنیا کے بہت سے کاموں میں خلل پڑتا ہے۔ تو جو کام ایسا ہو وہ بُرا کیوں نہ ہوگا۔ یہی حال کنکوے کا سمجھو کہ یہی خرابیاں اس میں بھی ہیں۔ بلکہ بعض لڑکے اس کے پیچھے چھتوں سے گر کر مر گئے ہیں غرض تم کو خوب مضبوط رہنا چاہیے اور ہرگز اپنے بچوں کو ایسے کھیل مت کھیلنے دو، نہ ان کو پیسے دو۔

بچوں کا بیچ میں سے سر کُھلوانے کا بیان

حدیث شریف میں آیا ہے کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے۔ اور قزع کے معنی عربی میں یہ ہیں کہ کہیں سے سر منڈوا لے اور کہیں سے چھوڑ دے۔

دوسرا باب: ان رسموں کے بیان میں جن کو لوگ جائز سمجھتے ہیں

جتنی رسمیں دُنیا میں آنے کے وقت سے مرتے دم تک کی جاتی ہیں اُن میں سے اکثر بلکہ تمام رسمیں اسی قسم سے ہیں جو بڑے بڑے سمجھدار اور عقلمند لوگوں میں طوفانِ عام کی طرح پھیل رہی ہیں جن کی نسبت لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اس میں گناہ کی کونسی بات ہے مرد اور عورتیں جمع ہوتی ہیں، کچھ کھانا پلانا ہوتا ہے کچھ دینا دلانا ہوتا ہے، کوئی ناچ نہیں رنگ نہیں، راگ باجہ نہیں پھر اس میں شرع کے خلاف ہونے کی کیا بات ہے جس سے روکا جائے۔ اس غلط گمان کی وجہ صرف یہ ہوئی کہ عام دستور و رواج ہو جانے کی وجہ سے عقل پر پردے پڑ گئے اس لئے ان رسموں کے اندر جو خرابیاں اور باریک بُرائیاں ہیں وہاں تک عقل کو رسائی نہیں ہوتی جیسے کوئی نادان بچہ مٹھائی کا مزہ اور رنگ دیکھ کر سمجھتا ہے کہ یہ تو بڑی اچھی چیز ہے اور اس نقصان اور خرابیوں پر نظر نہیں کرتا جو اسکے کھانے سے پیدا ہونگی جن کو ماں باپ سمجھتے ہیں اور اسی کی وجہ سے اسکو روکتے ہیں اور وہ بچہ ان خیر خواہوں کو اپنا دشمن سمجھتا ہے حالانکہ ان رسموں میں جو خرابیاں ہیں وہ ایسی زیادہ باریک اور پوشیدہ بھی نہیں بلکہ ہر شخص ان رسموں کی وجہ سے پریشان اور تنگ ہے اور ہر شخص چاہتا ہے کہ اگر یہ رسمیں نہ ہوتیں تو بڑا اچھا ہوتا۔ لیکن دستور پڑ جانے کی وجہ سے خوشی خوشی کرتے ہیں اور کسی کی بھی ہمت نہیں کہ سب کو ایک دم سے چھوڑ دیں، بلکہ طرہ یہ کہ سمجھاؤ تو اُلٹے ناخوش ہوتے ہیں غرضکہ ہم ہر ہر رسم کی خرابیاں تمہیں سمجھائے دیتے ہیں تاکہ ان خرافات کا گناہ ہونا سمجھ میں آجائے اور ہندوستان کی یہ بلا دور ہو کر کافور ہو جائے، ہر مسلمان مرد و عورت کو لازم ہے کہ ان سب بیہودہ رسموں کے مٹانے پر ہمت باندھے اور دل و جان سے کوشش کرے کہ ایک رسم بھی باقی نہ رہے اور جس طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں بالکل سادگی سے سیدھے

سادے طور پر کام ہوا کرتے تھے اسکے موافق اب پھر ہونے لگیں۔ جو بیبیاں اور جو مرد یہ کوشش کرینگے اُنکو بڑا ثواب ملیگا حدیث شریف میں آیا ہے کہ سنت کا طریقہ مٹ جانے کے بعد جو کوئی زندہ کر دیتا ہے اُسکو سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔ چونکہ ساری رسمیں تمہارے ہی متعلق ہیں، اسلئے تم اگر ذرا بھی کوشش کروگی تو بڑی جلدی اثر ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بچہ پیدا ہونے کی رسموں کا بیان

۱۔ یہ ضروری سمجھا جاتا ہے کہ جہاں تک ہو سکے پہلا بچہ باپ ہی کے گھر ہونا چاہئے جس سے بعض وقت بچہ پیدا ہونے کے قریب زمانہ میں بھیجنے کی پابندی میں یہ بھی تمیز نہیں رہتی کہ یہ سفر کے قابل ہے یا نہیں جس سے بعض اوقات کوئی بیماری ہو جاتی ہے، حمل کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔ مزاج میں ایسا تغیر اور تکان ہو جاتا ہے کہ اُسکو اور بچے کو مدت تک بھگتنا پڑتا ہے بلکہ تجربہ کار لوگ کہتے ہیں کہ اکثر بیماریاں بچوں کو زمانہ حمل کی بے احتیاطیوں سے ہوتی ہیں۔ غرضیکہ دو جانوں کا نقصان اس میں پیش آتا ہے۔ پھر یہ کہ ایک غیر ضروری بات کی اس قدر پابندی کہ کسی طرح ٹلنے ہی نہ پائے اپنی طرف سے ایک نئی شریعت بنانا ہے خصوصاً جبکہ اسکے ساتھ یہ بھی عقیدہ ہو کہ اسکے خلاف کرنے سے کوئی نحوست ہوگی یا ہماری بدنامی ہوگی، نحوست کا عقیدہ تو بالکل ہی شرک ہے کیونکہ نفع نقصان پہنچانے والا فقط اللہ ہے تو جب کسی چیز کو منحوس سمجھا اور یہ جانا کہ اس سے نقصان ہوگا تو یہ شرک ہو گیا، اسی واسطے حدیث شریف میں آیا ہے کہ بدشگونی کوئی چیز نہیں اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ ٹونا ٹوٹکا شرک ہے اور بدنامی کا اندیشہ کرنا تکبر کی وجہ سے ہوتا ہے اور تکبر کا حرام ہونا صاف صاف قرآن مجید اور حدیث شریف میں مذکور ہے اور اکثر خرابیاں اور پریشانیاں اسی ننگ و ناموس ہی کی بدولت گلے کا ہار ہو گئی ہیں۔

۲۔ بعض جگہ پیدا ہونے سے پہلے چھاج یعنی سوپ یا چھلنی میں کچھ اناج اور سوا پیسہ مشکل کشا کے نام کا رکھا جاتا ہے۔ یہ کھلا ہوا شرک ہے اور بعض جگہ یہ دستور ہے کہ جب عورت پہلے پہل حاملہ ہوتی ہے کبھی پانچویں مہینے کبھی ساتویں مہینے کبھی نویں مہینے گود بھری جاتی ہے یعنی سات قسم کے میوے ایک پوٹلی میں باندھ کر حاملہ عورت کی گود میں رکھتی ہیں اور پنجیری اور گلگلے پکا کر رتجگا کرتی ہیں اور جس کا پہلا بچہ ضائع ہو جاتا ہے اسکے لئے یہ رسم نہیں ہوتی، یہ بھی خواہ مخواہ کی پابندی اور شگون ہے جس کی برائی جا بجا پڑھ چکی ہو اور بعضی جگہ زچہ کے پاس تلوار یا چھری حفاظت بلیات کے واسطے رکھتی ہیں یہ بھی محض ٹوٹکا اور شرک کی بات ہے۔

۳۔ پیدا ہونے کے بعد گھر والوں کے ساتھ کنبے کی عورتیں بطور نیوتے کے کچھ جمع کر کے دائی کو دیتی ہیں اور ہاتھ بان نہیں

دیتیں بلکہ ٹھیکرے میں ڈالتی ہیں، بھلا یہ دینے کا کونسا معقول طریقہ ہے کہ ہاتھ کو چھوڑ کر ٹھیکری میں ڈالا جائے، اور اگر ٹھیکرے میں نہ ڈالیں ہاتھ ہی میں دیں تب بھی غور کرنے کی بات ہے کہ ان دینے والیوں کا مقصود اور نیت کیا ہے۔ جس وقت یہ رسم ایجاد ہوئی ہو گی اسوقت کی خبر نہیں کہ کیا مصلحت ہو شاید خوشی کی وجہ سے ہو کہ سب عزیزوں کا دل خوش ہوا، بطور انعام کے کچھ کچھ دے دیا۔ مگر اب تو یقینی بات ہے کہ خوشی ہو نہ ہو، دل چاہے نہ چاہے، دینا ہی پڑتا ہے کنبے کی بعض عورتیں نہایت مفلس اور غریب ہوتی ہیں ان کو بھی بلاوے پر بلاوا بھیج کر بلایا جاتا ہے، اگر نہ جائیں تو تمام عمر شکایت رہے، اگر جائیں تو اٹھنی چونی کا انتظام کرکے لیجائیں، نہیں تو بیبیوں میں سخت ذلت اور شرمندگی ہو۔ غرض جاؤ اور جبراً قہراً دے کر آؤ۔ یہ کیسا اندھیر ہے کہ گھر بلا کر لوٹا جاتا ہے، خوشی کی جگہ بعضوں کو تو پورا جبر گذرتا ہے، خود ہی انصاف کرو کہ یہ کیسا ہے اور اس طرح مال کا خرچ کرنا اور لینے والی کو یا گھر والوں کو اس لینے دینے کا سبب بننا کہاں جائز ہے کیونکہ دینے والی کی نیت تو محض اپنی بڑائی اور نیکنامی ہے جس کی نسبت حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی شہرت کا کپڑا پہنے، قیامت میں اللہ تعالیٰ اسکو ذلت کا لباس پہنائینگے یعنی جو کپڑا خاص شہرت اور ناموری کے لئے پہنا جائے اس پر یہ عذاب ہوگا تو معلوم ہوا کہ شہرت و ناموری کے لئے کوئی کام کرنا جائز نہیں یہاں تو خاص یہی نیت ہوتی ہے کہ دیکھنے والے کہینگے کہ فلانی نے اتنا دیا، ورنہ مطعون کرینگے، نام رکھیں گے کہ فلانی ایسی کنجوس ہے جس سے ایک ٹکا بھی نہ دیا گیا، خالی خولی آکے ٹھونٹھ ایسی بیٹھ گئی ایسے آنے ہی کی کیا ضرورت تھی۔ دینے والی کو تو یہ گناہ ہوئے، اب لینے والی کو سنیئے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ کسی مسلمان کا مال بدون اسکی دلی خوشی کے حلال نہیں، سو جب کسی نے جبراً کراہت سے دیا تو لینے والی کو لینے کا گناہ ہوا، اگر دینے والی کھاتی پیتی اور مالدار ہے اور اس پر جبر بھی نہیں گذرا مگر غرض تو اسکی بھی وہی شیخی اور فخر کرنا ہے، جس کی نسبت حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا جو فخر کے لئے کھانا کھلائیں غرضکہ ایسے کا کھانا کھانا یا اسکی چیز لینا بھی منع ہے۔ غرضکہ لینے والی بھی گناہ سے نہ بچی۔ اب گھر والوں کو دیکھو۔ وہی لوگ بلا بلا کر ان گناہوں کے سبب ہوئے تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔ غرضکہ اچھا نیوتا ہوا کہ سب کو گناہ میں نیوت دیا۔ اور اس نیوتے کی رسم میں جو اکثر تقریبوں میں ادا کی جاتی ہے ان خرابیوں کے سوا ایک اور بھی خرابی ہے وہ یہ کہ جو کچھ نیوتا آتا ہے وہ سب اپنے ذمے قرض ہوجاتا ہے اور قرض کا بلاضرورت لینا منع ہے۔ پھر قرض کا حکم یہ ہے کہ جب کبھی اپنے پاس ہو ادا کر دینا ضروری ہے اور یہاں یہ انتظار کرنا پڑتا ہے کہ اسکے یہاں بھی جب کبھی کوئی کام ہو تب ادا کیا جائے۔ اور اگر کوئی شخص نیوتے کا بدلہ ایک ہی آدھ دن بعد دینے لگے تو ہرگز کوئی قبول نہ کرے یہ دوسرا گناہ ہوا۔ اور قرض کا حکم یہ ہے کہ گنجائش ہو تو ادا کر دو۔ نہ پاس ہو نہ دو جب ہوگا دے دیا جاوے گا یہاں یہ حال ہے کہ پاس ہو یا نہ ہو قرض دام لے کر گروی رکھ کر ہزار فکر کرکے لاؤ اور ضرور دو پس

تینوں حکموں میں شریعت کی مخالفت ہوئی اسلئے نیوتے کی رسم جس کا آج کل دستور ہے جائز نہیں ہے نہ کسی کا کچھ لو اور نہ دو دیکھو تو کہ اسمیں خدا اور رسولؐ کی خوشنودی کے سوا راحت و آرام کتنی بڑی ہے۔ اسی طرح بچے کے کان میں اذان دینے کے وقت گڑیا بتاشے کی تقسیم کا پابند ہو جانا بالکل شرع کی حد سے نکلنا ہے۔

۴۔ پھر نائن گود میں کچھ اناج ڈالکر سارے کنبے میں بچے کا سلام کہنے جاتی ہے اور وہاں سب عورتیں اسکو اناج دیتی ہیں اسمیں بھی وہی خیالات اور نیتیں ہیں جو ابھی اُوپر بیان ہوئیں اسلئے اسکو بھی چھوڑنا چاہیئے۔

۵۔ گھر پر سب کمینوں کو حق دیا جاتا ہے جن کو چھتیس بھانبہ کہتے ہیں۔ ان میں بعض لوگ خدمتگذار ہیں ان کو تو حق سمجھ کر یا انعام سمجھ کر دیا جائے تو مضائقہ نہیں بلکہ بہتر ہے مگر یہ ضرور ہے کہ اپنے مقدور کا لحاظ رکھے یہ نہ کرے کہ خواہی نخواہی قرض لے چاہے سُودی ملے مگر قرض ضرور لیوے۔ اپنی زمین باغ کو بیچنا پڑے یا کچھ گروی رکھے۔ اگر ایسا کرے گی تو نام و نمود کی نیت ہونے یا بلا ضرورت قرض لینے اور سود دینے کی وجہ سے جو کہ گناہ میں سود لینے کے برابر ہے یا تکبر اور فخر کی نیت ہونے کی وجہ سے ضرور گنہگار ہوگی۔ خیر یہ تو خدمتگذاروں کے نام میں گفتگو تھی بعضے وہ کمین ہیں جو کسی مصرف کے نہیں نہ وہ کوئی خدمت کریں نہ کسی کام آئیں نہ اُن سے کوئی ضرورت پڑے مگر قرضخواہوں سے بڑھ کر تقاضہ کرنے کو موجود اور خواہی نخواہی ان کا دینا ضرور اس میں بھی جو جو خرابیاں اور جو جو گناہ دینے لینے والوں کے حق میں ہیں اُن کا بیان اُوپر آچکا ہے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ پھر جب اُن کا کوئی حق نہیں تو اُن کو دینا محض احسان اور انعام ہے اور احسان میں ایسی زبردستی کرنا حرام ہے کہ جی چاہے نہ چاہے بدنامی کے خیال سے دینا ہی پڑے اور اس رسم کو جاری رکھنے میں اس حرام بات کو قوت ہوتی ہے اور حرام بات کو قوت دینا اور رواج دینا بھی حرام ہے اسکو بھی بالکل روکنا چاہیئے۔

۶۔ پھر دھیانیوں کو دودھ دھلائی کے نام سے کچھ دیا جاتا ہے اس میں بھی وہی ضروری سمجھنا اور جبراً قہراً دینا۔ اگر خوشی سے دیا تو ناموری اور سرخروئی کے لئے دینا یہ سب خرابیاں موجود ہیں اور چونکہ یہ رسم ہندوؤں کی ہے اسلئے اس میں ہنود کا فروں کی مشابہت ہے وہ جدا اسلئے یہ بھی جائز نہیں غرضیکہ یہ عام قاعدہ سمجھ لو کہ جو رسم اتنی ضروری ہو جائے کہ خواہی نخواہی جبراً قہراً کرنا پڑے اور نہ دینے میں ننگ و ناموس کا خیال ہو یا محض اپنی بڑائی اور فخر کی راہ سے کی جاوے وہ بات حرام ہے اتنی بات سمجھ لینے سے بہت سی باتیں تم کو خود بخود معلوم ہو جائیں گی۔

۷۔ اچھوانی پھر گوند پنجیری سارے کنبے اور برادری میں تقسیم ہوتی ہے اس میں بھی وہی نام و نمود وغیرہ خراب نیت اور نماز روزے سے بڑھ کر ضروری سمجھنے کی علت موجود ہے اور پنجیری میں تو اناج کی ایسی بیقدری ہوتی ہے کہ الٰہی توبہ تقریب والے کی تو اچھی خاصی لاگت جاتی ہے اور وہ کسی کے منہ تک بھی نہیں جاتی پھر بھلا اناج کی ایسی بے قدری کہاں جائز ہے۔

۸۔ پھر نائی خط لے کر بہو کے میکے یا سسرال میں خبر کرنے جاتا ہے اور وہاں اسکو انعام دیا جاتا ہے خیال کرنے کی بات ہے کہ جو کام ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعے نکل سکے اسکے لئے ایک خاص آدمی کا جانا کونسی عقل کی بات ہے۔ پھر وہاں کھانے کو میسر ہو یا نہ ہو نائی صاحب کا قرض جو نعوذ باللہ خدا کے فرض سے بڑھ کر سمجھا جاتا ہے ادا کرنا ضرور۔ اور وہی ناموری کی نیت جبراً قہراً دینے وغیرہ کی خرابیاں یہاں بھی ہیں اسلئے یہ بھی جائز نہیں۔

۹۔ سوا مہینے کا چلہ نہانے کے وقت پھر سب عورتیں جمع ہوتی ہیں اور کھانا وہیں کھاتی ہیں اور رات کو کنبے یا برادری میں دودھ چاول تقسیم ہوتے ہیں۔ بھلا صاحب یہ زبردستی کھانے کی منخ لگانے کی کیا وجہ۔ دو قدم پر تو گھر مگر کھانا یہاں کھائیں یہاں وہی مثل ہے کہ مان نہ مان میں تیرا مہمان۔ اُن کی طرف سے تو یہ زبردستی اور گھر والوں کی نیت وہی ناموری اور طعن و تشنیع سے بچنے کی یہ دونوں وجہیں اسکے منع ہونے کے لئے کافی ہیں۔ اسی طرح دودھ چاول کی تقسیم یہ بھی محض لغو ہے۔ ایک بچے کے ساتھ تمام بڑے بوڑھوں کو بھی دودھ پتیا بنانا کیا ضرور ہے۔ پھر اس میں بھی نماز روزے سے زیادہ پابندی اور ناموری اور نہ کرنے سے ننگ و ناموس کا زہر ملا ہوا ہے اسلئے یہ بھی درست نہیں۔

۱۰۔ اس سوا مہینے تک زچہ کو ہرگز نماز کی توفیق نہیں ہوتی۔ بڑی بڑی پابند نماز بھی بے پروائی کر جاتی ہیں حالانکہ شرع سے یہ حکم ہے کہ جب خون بند ہو جائے فوراً غسل کر لے، اگر غسل نقصان کرے تو تیمم کر کے نماز پڑھنا شروع کرے بغیر عذر کے ایک وقت کی بھی فرض نماز چھوڑنا سخت گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس کسی نے جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑ دی وہ ایمان سے نکل گیا۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ ایسا شخص فرعون، ہامان، قارون کے ساتھ دوزخ میں ہوگا۔

۱۱۔ پھر باپ کے گھر سے سسرال آنے کے لئے چھوچھک تیار ہوتی ہے جسمیں حسبِ مقدور سب سسرال والوں کے جوڑے اور برادری کے لئے پنجیری اور لڑکی کے لئے زیور برتن جوڑے وغیرہ ہوتے ہیں۔ جب بہو چھوچھک لیکر سسرال میں آئی وہاں سب عورتیں چھوچھک دیکھنے آتی ہیں اور ایک وقت کھانا کھا کر چلی جاتی ہیں ان سب باتوں میں جو اتنی پابندی ہے کہ فرض و واجب سے بڑھ کر سمجھی جاتی ہے اور وہی نام و نمود و ناموری کی نیت جو کچھ ہے سب ظاہر ہے بھلا جس میں تکبر اور فخر وغیرہ اتنی خرابیاں ہوں وہ کیسے جائز ہو گی۔ اسی طرح بعضی جگہ یہ دستور ہے کہ بچہ کی ننھیال سے کچھ کھچڑی، مرغی اور بکری اور کپڑے وغیرہ چھٹی کے نام سے آتے ہیں اس میں بھی وہی ناموری اور خواہ مخواہ کی پابندی اور کچھ شگون بھی ہے اسلئے یہ بھی منع ہے۔

۱۲۔ زچہ کے کپڑے بچھونا جوتیاں وغیرہ سب دائی کا حق سمجھا جاتا ہے بعض وقت اس پابندی کی وجہ سے تکلیف بھی اٹھانی پڑتی ہے کہ وہی پرانی جوتی گھسیٹتی سٹر سٹر کرتی رہو۔ اچھا آرام کا بچھونا کیسے بچھے کہ چار دن میں چھن جائے گا اسمیں بھی وہی خرابیاں جو بیان ہوئیں موجود ہیں۔

۱۳۔ زچہ کو بالکل نجس اور چھوت سمجھنا، اس سے الگ بیٹھنا اسکا جھوٹا کھا لینا تو کیا معنی جس برتن کو چھو لیوے اس میں بے دھوئے مانجھے پانی نہ پینا غرضکہ بالکل بھنگن کی طرح سمجھنا یہ بھی محض لغو اور بیہودہ ہے۔

۱۴۔ یہ بھی ایک دستور ہے کہ پاک ہونے تک یا کم از کم چھٹی نہانے تک زچہ کے شوہر کو اسکے پاس نہیں آنے دیتیں بلکہ اسکو عیب اور نہایت برا سمجھتی ہیں اس پابندی کی وجہ سے بعض وقت بہت دقت اور حرج ہوتا ہے کہ کیسی ہی ضرورت ہو مگر کیا مجال جو وہاں تک رسائی ہو جائے یہ کونسی عقل کی بات ہے کبھی کوئی ضروری بات کہنے کی ہوئی، اور کسی اور سے کہنے کے قابل نہ ہوئی یا کچھ کام نہ بھی ہو تب بھی شاید اس کا دل اپنے بچے کو دیکھنے کے لئے چاہتا ہو، سارا جہان تو دیکھے مگر وہ نہ دیکھنے پائے یہ کیا لغو حرکت ہے۔ اچھے صاحبزادے تشریف لائے کہ میاں بیوی میں جدائی پڑ گئی اس بے عقلی کی بھی کوئی حد ہے۔

۱۵۔ بعضی جگہ بچے کو چھاج یعنی سوپ میں بٹھاتی ہیں یا زندگی کے لئے کسی ٹوکری میں رکھ کر گھسیٹتی ہیں۔ یہ تو بالکل ہی شگون ناجائز ہے۔

۱۶۔ بعضی جگہ چھٹی کے دن تارے دکھائے جاتے ہیں یعنی زچہ کو نہلا کر عمدہ قیمتی لباس پہنا کر آنکھیں بند کرکے رات کو صحن مکان میں لاتی ہیں اور کسی تخت پر کھڑا کرکے آنکھیں کھول دیتی ہیں کہ اول نگاہ آسمان کے ستاروں پر پڑے کسی اور کو نہ دیکھے یہ بھی محض خرافات اور بیہودہ رسمیں ہیں۔ بھلا خواہ مخواہ اچھے خاصے آدمی کو اندھا بنا دینا کیسی بے عقلی ہے اور شگون لینے کا جو گناہ ہے وہ الگ اور بعضی جگہ تارے گنوانے کے بعد زچہ کو مع سات سہاگنوں کے تھال کھلایا جاتا ہے جس میں ہر قسم کا کھانا ہوتا ہے تاکہ کوئی کھانا بچہ کو نقصان نہ کرے یہ بھی منع ہے۔

۱۷۔ چھٹی کے دن لڑکی والے زچہ کے شوہر کو ایک جوڑا کپڑا دیتے ہیں اسمیں بھی اس قدر پابندی کر لینا جس کا منع ہونا اوپر بیان ہو چکا ہے برا ہے۔

۱۸۔ زچہ کے تین مرتبہ نہلانے کو ضروری جانتی ہیں چھٹی کے دن اور چھوٹا چلّہ اور بڑا چلّہ، شریعت سے تو صرف یہ حکم تھا کہ جب خون بند ہو جائے تو نہا لیوے چاہے پورے چالیس دن پر خون بند ہو جائے چاہے دو ہی چار دن میں بند ہو جائے اور یہاں یہ تینوں غسل واجب سمجھے جاتے ہیں۔ یہ شریعت کا پورا مقابلہ ہوا یا نہیں۔ بعضے لوگ یہ عذر کیا کرتے ہیں کہ بغیر نہائے ہوئے طبیعت گھن کیا کرتی ہے اسلئے زچہ کو نہلا دیتی ہیں کہ طبیعت صاف ہو جائے اور میل کچیل صاف ہو جائے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ یہ عذر بالکل غلط ہے۔ اگر صرف یہی وجہ ہے تو زچہ کا جب دل چاہے نہا لیوے یہ وقتوں کی پابندی کیسی کہ پانچویں ہی دن ہو اور پھر دسویں یا پندرھویں ہی دن ہو اسکے کیا معنی۔ اب تو محض رسم ہی رسم ہے کوئی بھی وجہ نہیں۔ بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ جب اس کا دل چاہتا ہے اسوقت نہیں نہلاتیں، یا نہلانے سے کبھی کبھی زچہ

اور بچہ دونوں کو نقصان پہنچ جاتا ہے اور سب سے بڑھ کر طرہ یہ ہے کہ جب نفاس بند ہوتا ہے اس وقت ہرگز نہیں نہلاتیں۔ جب تک نہلانے کا وقت نہ ہو خود تبلاؤ یہ صریح گناہ ہے یا نہیں۔ بچہ پیدا ہونے کے وقت یہ باتیں سُنت ہیں کہ اسکو نہلا دُھلا کر داہنے کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہہ دی جائے اور کسی دیندار بزرگ سے تھوڑا چھوارہ چبوا کر اسکے تالو میں لگا دیا جائے اسکے سوا باقی سب رسمیں اور اذان دینے والے کی مٹھائی وغیرہ پابندی کیساتھ یہ سب فضول اور خلاف عقل اور منع ہیں

عقیقے کی رسموں کا بیان

اس روز لڑکے کے لئے دو بکرے یا دو بکری اور لڑکی کے لئے ایک ذبح کرنا اور اسکا گوشت کچا یا پکا کر تقسیم کر دینا اور بالوں کے برابر چاندی وزن کرکے خیرات کر دینا اور سر مونڈنے کے بعد زعفران سر میں لگا دینا بس یہ باتیں تو ثواب کی ہیں باقی جو فضولیات اسمیں نکالی گئی ہیں وہ دیکھنے کے قابل ہیں۔

۱۔ برادری اور کنبے کے لوگ جمع ہو کر سر مونڈنے کے بعد کٹوری ہیں اور بعض سوپ میں جسکے اندر کچھ اناج بھی رکھا جاتا ہے کچھ نقد ڈالتے ہیں جو نائی کا حق سمجھا جاتا ہے اور یہ اس گھر والے کے ذمے قرض سمجھا جاتا ہے کہ ان دینے والوں کے یہاں کوئی کام پڑے تب ادا کیا جائے اسکی خرابیاں تم اوپر سمجھ چکی ہو۔

۲۔ دھیانیاں یعنی بہن وغیرہ یہاں بھی وہی اپنا حق جو سچ پوچھو تو ناحق ہی لیتی ہیں جس میں کافروں کی مشابہت کے سوا اور کئی خرابیاں ہیں مثلاً دینے والے کی نیت خراب ہونا، کیونکہ یہ یقینی بات ہے کہ بعض وقت گنجائش نہیں ہوتی اور دینا گراں گذرتا ہے مگر صرف اس وجہ سے کہ نہ دینے میں شرمندگی ہوگی لوگ مطعون کرینگے مجبور ہو کر دینا پڑتا ہے اسی کو ریا و نمود کہتے ہیں اور شہرت و نمود کے لئے مال خرچ کرنا حرام ہے اور خود اپنے دل میں سوچو کہ اتنا مجبور ہو جانا جس سے تکلیف پہنچے کونسی عقل کی بات ہے۔ اسی طرح لینے والے کی یہ خرابی کہ یہ دینا فقط انعام و احسان ہے اور احسان میں زبردستی کرنا حرام ہے۔ اور یہ بھی زبردستی ہے کہ اگر نہ دے تو مطعون ہو، بدنام ہو، خاندان بھر میں نکو بنے اور اگر کوئی خوشی سے دے تب بھی شہرت اور ناموری کی نیت ہونا یقینی ہے جس کی ممانعت قرآن و حدیث میں صاف صاف موجود ہے۔

۳۔ پنجیری کی تقسیم کا فضیحتہ یہاں بھی ہوتا ہے جس کا خلافِ عقل ہونا اوپر بیان ہو چکا اور شہرت اور نام بھی مقصود ہوتا ہے جو حرام ہے۔

۴۔ ان رسموں کی پابندی کی مصیبت میں کبھی گنجائش نہ ہونیکی وجہ سے عقیقہ موقوف رکھنا پڑتا ہے اور مستحب کے خلاف کیا جاتا ہے۔ بلکہ بعضی جگہ تو کئی کئی برسوں کے بعد ہوتا ہے۔

۵۔ ایک یہ بھی رسم ہے کہ جس وقت بچے کے سر پر اُسترہ رکھا جائے فوراً اُسی وقت بکرا ذبح ہو یہ بھی محض لغو ہے شرع سے چاہے سر مونڈنے کے کچھ دیر بعد ذبح کرے یا ذبح کر کے سر منڈائے سب درست ہے غرضیکہ اُسدن یہ دونوں کام ہو جانے چاہئیں

۶۔ سر نائی کو اور ران دائی کو دینا ضروری سمجھنا بھی لغو ہے۔ چاہے دو یا نہ دو، دونوں اختیار ہیں پھر اپنی من گھڑت مجدی شریعت بنانے سے کیا فائدہ۔ ران نہ دو اُسکی جگہ گوشت دے دو تو اس میں کیا نقصان ہے۔

۷۔ بعض جگہ یہ بھی دستور ہے کہ عقیقہ کی ہڈیاں توڑنے کو بُرا جانتے ہیں، دفن کر دینے کو ضروری جانتے ہیں یہ بھی محض بے اصل بات ہے یہی خرابیاں اس رسم میں ہیں جو دانت نکلنے کے وقت ہوتی ہے کہ گنیے میں گھونگنیاں تقسیم ہوتی ہیں اور ان کا ناغہ ہونا فرض و واجب کے ناغہ سے بڑھ کر بُرا اور عیب سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح کھیر چٹائی کی رسم کہ چھٹے مہینے بچہ کو کھیر چٹاتی ہیں اور اس روز سے غذا شروع ہوتی ہے یہ بھی خواہ مخواہ کی پابندی ہے جس کی بُرائی معلوم کر چکی ہو۔ اسی طرح وہ رسم جس کا دودھ چھڑانے کے وقت رواج ہے مبارکباد کے لیے عورتوں کا جمع ہونا اور خواہی نخواہی اُن کی دعوت ضروری ہونا، کھجوروں کا برادری میں تقسیم ہونا غرض ان سب کا ایک ہی حکم ہے اور بعض جگہ کھجوروں کے ساتھ ایک اور طرہ ہے کہ ایک کورے گھڑے میں پانی بھر کر اس پر بعدد طاق کھجوریں رکھ کر لڑکے کے ہاتھ سے اُٹھواتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ لڑکا جتنے کھجوریں اُٹھائے گا اُتنے ہی دن ضد کرے گا۔ اس میں بھی شگون اور علم غیب کا دعویٰ ہے جس کا گناہ ہونا ظاہر ہے۔ اسی طرح سالگرہ کی رسم میں پیدائش کی تاریخ پر ہر سال جمع ہو کر کھانا پکانا اور ناڑے میں ایک چھلا باندھنا خواہ مخواہ کی پابندی ہے۔ اسی طرح بسل کا کونڈا یعنی جب لڑکے کے سبزہ آغاز ہوتا ہے تب موچھوں میں روپے سے صندل لگایا جاتا ہے اور سوتیاں پکاتی ہیں تاکہ سوتیوں کی طرح لمبے لمبے بال ہو جائیں یہ سب شگون ہے جس کی بُرائی جان چکی ہو۔

ختنہ کی رسموں کا بیان

اس میں بھی خرافات رسمیں لوگوں نے نکال لی ہیں جو بالکل خلافِ عقل اور لغو ہیں۔

۱۔ لوگوں کو آدمی اور خط بھیجکر بُلانا اور جمع کرنا یہ سُنت کے بالکل خلاف ہے۔ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کو کسی نے ختنہ میں بُلایا، آپ نے تشریف لے جانے سے انکار کر دیا۔ لوگوں نے وجہ پوچھی تو جواب دیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم لوگ نہ تو کبھی ختنہ میں جاتے تھے نہ اُسکے لئے بُلائے جاتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس چیز کا مشہور کرنا ضروری نہ ہو اُسکے لیے لوگوں کو جمع کرنا بُلانا سُنت کے خلاف ہے اس میں بہت سی رسمیں آگئیں جن کے لیئے بڑے لمبے چوڑے اہتمام ہوتے ہیں۔

۲ - بعض جگہ ان رسموں کی بدولت ختنہ میں اتنی دیر ہو جاتی ہے کہ لڑکا سیانا ہو جاتا ہے جسمیں اتنی دیر ہو جانے کے سوا یہ بھی خرابی ہوتی ہے کہ سب لوگ اُس کا بدن دیکھتے ہیں حالانکہ بجز ختنہ کرنے والے کے اوروں کو اُسکا بدن دیکھنا حرام ہے اور یہ گناہ اُس بلانے ہی کی بدولت ہوا۔

۳ - کٹورے میں نیوتہ پڑنے کا یہاں بھی وہی فضیحتہ ہے جسکی خرابیاں مذکور ہو چکیں۔

۴ - بچے کے ننھیال سے کچھ نقد اور کپڑے لائے جاتے ہیں جسکو عرف عام میں بھات کہتے ہیں جس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کے ہندو باپ کے مر جانے پر اسکے مال میں سے لڑکیوں کو کچھ حصہ نہیں دیتے تھے۔ جاہل مسلمانوں نے بھی اُن کی دیکھا دیکھی یہی تیرہ اختیار کر لیا اور اچھا اُن کی دیکھا دیکھی نہ سہی ہم نے مانا کہ یہ رسم خود ہی نکالی تب بھی ہے تو بُری ہی جس حقدار کا حق اللہ و رسولؐ نے مقرر فرمایا ہے اُسکو نہ دینا اور خود دبا بیٹھنا کہاں درست ہے غرضکہ جب لڑکی کو میراث سے محروم رکھا تو اسکی تسلی کے لئے یہ تجویز کیا کہ مختلف موقعوں اور تقریبوں میں اسکو کچھ دے دیا جائے اس طرح دے کر اپنی من سمجھوتی کر لی کہ ہمارے ذمے اب اُس کا کچھ حق نہیں رہا۔ غرضکہ اس رسم کے نکالنے کی وجہ یا تو کافروں کی پیروی ہے یا ظلم اور یہ دونوں حرام ہیں۔ دو خرابیاں تو یہ ہوئیں، تیسری خرابی وہی بیحد پابندی کہ ننھیال والوں کے پاس چاہے ہو چاہے نہ ہو۔ ہزار جتن کر و سودی قرض لو، کوئی چیز گروی رکھو جس میں آجکل یا تو نقد سود دینا پڑتا ہے یا نقد سود تو نہیں دینا پڑا لیکن جو جائیداد رہن رکھی ہے اس کی پیداوار وہی لیوے گا جس کے پاس رہن رکھی، یہ بھی سود ہے، اور سود کا لینا دینا دونوں حرام ہیں۔ غرض کچھ ہو مگر یہاں سامان ضرور ہو۔ خود ہی بتلاؤ جب ایک غیر ضروری بلکہ گناہ کا اس زور شور سے اہتمام ہو کہ فرض و واجب کا بھی اتنا اہتمام نہیں ہوتا تو شریعت سے باہر قدم رکھنا ہوا یا نہیں۔ چوتھی خرابی وہی شہرت اور بڑائی، ناموری، فخر جن کا حرام ہونا اُوپر بیان ہو چکا۔ بعضے کہتے ہیں کہ اپنے عزیزوں سے سلوک کرنا تو عبادت اور ثواب ہے پھر اس میں گناہ کیوں ہے۔ جواب یہ ہے کہ اگر سلوک اور احسان منظور ہوتا تو بغیر پابندی کے جب اپنے میں وسعت ہوتی اور اُنکو حاجت ہوتی دیدیا کرتے یہاں تو عزیزوں پر فاقے گذر جائیں خبر بھی نہیں لیتے۔ رسمیں کرتے وقت نام و نمود کے لئے سلوک و احسان نام رکھ لیا۔

۵ - بعض شہروں میں یہ آفت ہے کہ ختنہ میں یا غسل صحت کے روز خوب راگ باجہ ناچ رنگ ہوتا ہے کہیں ڈومنیاں گاتی ہیں جن کا ناجائز ہونا اوپر لکھا گیا اور اسکی خرابیاں اور برائیاں اللہ نے چاہا تو آگے بیان کی جائیں گی۔ غرض ان ساری خرافات اور گناہوں کو موقوف کرنا چاہیئے جب بچے میں برداشت کی قوت دیکھیں چپکے سے نائی کو بلا کر ختنہ کرا دیں۔ جب اچھا ہو جائے غسل کرا دیں اگر گنجائش ہو اور پابندی بھی نہ کرے اور شہرت و نمود اور طعن و بدنامی کا بھی خیال نہ ہو تو دو چار یار دوست یا دو چار غریبوں کو جو میسر ہو کھلائے۔ اللہ اللہ خیر صلاح لیکن بار بار ایسا بھی نہ کرے ورنہ پھر وہی رسم پڑ جائے گی۔

مکتب یعنی بسم اللہ کی رسموں کا بیان

اُن رسموں میں سے ایک بسم اللہ کی رسم ہے جو بڑے اہتمام اور پابندی کے ساتھ لوگوں میں جاری ہے۔ اس میں یہ خرابیاں ہیں

۱۔ چار برس چار مہینے چار دن کا ہونا اپنی طرف سے مقرر کر لیا ہے جو محض بے اصل اور لغو ہے پھر اسکی اتنی پابندی کہ چاہے جو کچھ ہو اسکے خلاف نہ ہونے پائے۔ اور اَن پڑھ لوگ تو اسکو شریعت ہی کی بات سمجھتے ہیں جسکی وجہ سے عقیدہ میں خرابی اور شریعت کے حکم میں ایک تبدیلی لگانا لازم آتا ہے۔

۲۔ دوسری خرابی مٹھائی بانٹنے کی بیحد پابندی کہ جہاں سے بنے جبراً قہراً ضرور کرو، نہ کرو تو بدنام ہو، انکو بوجس کا بیان اُوپر آچکا ہے۔ پھر شہرت اور نمود اور لوگوں کے دکھانے اور واہ واہ سننے کے لئے کرنا یہ الگ رہا۔

۳۔ بعض مقدور والے چاندی کے قلم دوات سے چاندی کی تختی پر لکھا کر بچے کو انہیں پڑھواتے ہیں۔ چاندی کی چیز کو برتنا اور کام میں لانا حرام ہے اس لئے اس میں لکھوانا بھی حرام ہوا اور اس میں پڑھوانا بھی۔

۴۔ بعض لوگ بچے کو اسوقت خلاف شرع لباس پہناتے ہیں ریشمی یا زری یا کسم و زعفران کا رنگا ہوا یہ بھی گناہ ہے۔

۵۔ کمینوں اور دھیانیوں کا اس میں بھی فرض سے بڑھ کر حق سمجھا جاتا ہے جس کی برائی اُوپر بیان ہو چکی۔ یہ بھی موقوف کرنے کے قابل ہے۔ جب لڑکا بولنے لگے اسکو کلمہ سکھاؤ پھر کسی دیندار بزرگ متبرک کی خدمت میں لیجا کر بسم اللہ کہلا دو۔ اور اس نعمت کے شکریہ میں اگر دل چاہے بلا پابندی کے جو توفیق ہو چھپا کر خدا کی راہ میں کچھ خیر خیرات کر دو، لوگوں کو دکھلا کر ہرگز مت دو۔ باقی اور سب پھندے ہیں اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جب بچے کی زبان کُھلنے لگتی ہے تو گھر والے ابا، اماں، بابا وغیرہ کہلاتے ہیں، اسکی جگہ اللہ اللہ سکھاؤ تو کیسا اچھا ہو اور اسی کے قریب قریب قرآن شریف ختم ہونے کے بعد رسمیں ہوتی ہیں اور اُن میں بھی بہت سی غیر ضروری باتوں کی بہت پابندی کی جاتی ہے اور بہت سی باتیں ناموری کے لئے کی جاتی ہیں جیسے مہمانوں کو جمع کرنا کسی کسی کو جوڑے دینا۔ ان کی برائیاں اُوپر معلوم ہو چکی ہیں۔

تقریبوں میں عورتوں کے جانے اور جمع ہونے کا بیان

برادری کی عورتیں کئی تقریبوں میں جمع ہوتی ہیں جن میں سے کچھ تو اُوپر بیان ہو چکیں اور کچھ باقی ہیں جن کا بیان آگے آتا ہے یہ سب ناجائز ہے۔ تقریبوں کے علاوہ یوں بھی جب کبھی جی چاہا کہ فلانی کو بہت دن ہوئے نہیں دیکھا بس جھٹ ڈولی منگائی اور روانہ ہو گئیں یا کوئی بیمار ہوا اُسکو دیکھنے گئیں، کہیں کوئی خوشی ہوئی وہاں مبارکباد دینے جا پہنچیں۔ بعض ایسی آزاد

ہوتی ہیں کہ بے ڈولی منگائے بھی رات کو چل دیتی ہیں بس رات ہوئی اور سیر کی سوجھی، یہ تو اور بھی برا ہے۔ اور اگر چاندنی رات ہوئی تو اور بھی بیحیائی ہے غرضکہ عورتوں کو اپنے گھر سے نکلنا اور کہیں جانا آنا بوجہ بہت سی خرابیوں کے کسی طرح درست نہیں بس اتنی اجازت ہے کہ کبھی کبھی اپنے ماں باپ کو دیکھنے چلی جایا کریں اسی طرح ماں باپ کے سوا اور اپنے محرم رشتہ داروں کو دیکھنے جانا بھی درست ہے مگر سال بھر میں فقط ایک آدھ دفعہ بس اسکے سوا اور کہیں بے احتیاطی سے جانا جس طرح دستور ہو جائز نہیں، نہ رشتہ دار کے یہاں نہ کسی اور کے یہاں، نہ بیاہ شادی میں نہ غمی میں نہ بیمار پرسی میں نہ مبارکباد دینے کو نہ بری برات کے موقع پر بلکہ بیاہ برات وغیرہ میں جب کسی تقریب کی وجہ سے محفل اور مجمع ہو تو اپنے محرم رشتہ دار کے گھر جانا بھی درست نہیں اگر شوہر کی اجازت سے گئی تو وہ بھی گنہگار ہوا اور یہ بھی گنہگار ہوئی، افسوس کہ اس حکم پر ہندوستان بھر میں کہیں عمل نہیں بلکہ اسکو نا جائز ہی نہیں سمجھتے بلکہ جائز خیال کر رکھا ہے حالانکہ اسی کی بدولت یہ ساری خرابیاں ہیں غرضکہ اب معلوم ہو جانیکے بعد بالکل چھوڑ دینا چاہیئے اور توبہ کرنا چاہیئے یہ تو شریعت کا حکم تھا اب اسکی برائیاں اور خرابیاں سنو۔ جب برادری میں خبر مشہور ہوئی کہ فلاں گھر فلانی تقریب ہے، تو ہر بی بی کو نئے اور قیمتی جوڑے کی فکر ہوتی ہے کبھی خاوند سے فرمائش ہوتی ہے کبھی خود بزاز کو دروازے پر بلا کر اس سے ادھار لیا جاتا ہے یا سودی قرض لے کر خریدا جاتا ہے۔ شوہر کو اگر وسعت نہیں ہوتی تب بھی اس کا عذر قبول نہیں ہوتا ظاہر ہے کہ یہ جوڑا محض فخر اور دکھلانے کے لئے بنتا ہے جسکے لئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایسے شخص کو قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنایا جائے گا ایک گناہ تو یہ ہوا پھر اس غرض سے مال کا خرچ کرنا فضول خرچی ہے جسکی برائی پہلے باب میں آچکی ہے یہ دوسرا گناہ ہوا۔ خاوند سے اسکی وسعت سے زائد بلا ضرورت فرمائش کرنا اسکو ایذا پہنچانا ہے یہ تیسرا گناہ ہوا۔ بزاز کو بلا کر بلا ضرورت اس نا محرم سے باتیں کرنا بلکہ اکثر تھان لینے دینے کے واسطے آدھا آدھا ہاتھ جس میں چوڑی مہندی سب ہی کچھ ہوتا ہے باہر نکالدینا کس قدر غیرت اور عفت کے خلاف ہے یہ چوتھا گناہ ہوا۔ پھر اگر سودی لیا تو سود دینا پڑا یہ پانچواں گناہ ہوا۔ اگر خاوند کی نیت ان بیجا فرمائشوں سے بگڑ گئی اور حرام آمدنی پر اسکی نظر پہنچی کسی کی حق تلفی کی، رشوت لی اور یہ فرمائشیں پوری کردیں اور اکثر یہی ہوتا بھی ہے کہ حلال آمدنی سے یہ فرمائشیں پوری نہیں ہوتیں تو یہ گناہ اس بی بی کی وجہ سے ہوا اور گناہ کا سبب بننا بھی گناہ ہے یہ چھٹا گناہ ہوا۔ اکثر جوڑے کے لئے گوٹہ ٹھپہ مصالحہ بھی لیا جاتا ہے اور بے علمی یا بے پروائی کی وجہ سے اسکے خریدنے میں اکثر سود لازم آجاتا ہے کیونکہ چاندی سونے اور اسکی چیزوں کے خریدنے کے مسئلے بہت نازک اور باریک ہیں جیسا کہ اکثر خرید و فروخت کے بیان میں ہم لکھ چکے ہیں یہ ساتواں گناہ ہوا پھر غضب یہ ہے کہ ایک شادی کے لئے جو جوڑا بنا وہ دوسری شادی کے لئے کافی نہیں اسکے لئے پھر دوسرا جوڑا چاہیئے ورنہ عورتیں نام رکھیں گی کہ اسکے پاس بس یہی ایک جوڑا ہے اسی کو بار بار پہن کر آتی ہے اسلئے اتنے ہی گناہ پھر دوبارہ جمع ہوں گے

گناہ کو بار بار کرتے رہنا بھی بُرا اور گناہ ہے یہ آٹھواں گناہ ہوا۔ یہ تو پوشاک کی تیاری تھی اب زیور کی فکر ہوئی اگر اپنے پاس نہیں ہوتا تو مانگا تانگا پہنا جاتا ہے اور اسکا مانگے کا ہونا ظاہر نہیں کیا جاتا بلکہ چھپاتی ہیں اور اپنی ہی ملکیت ظاہر کرتی ہیں یہ ایک قسم کا فریب اور جھوٹ ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی ایسی چیز کا اپنا ہونا ظاہر کرے جو سچ مچ اسکی نہیں اسکی ایسی مثال ہے جیسے کسی نے دو کپڑے جھوٹ اور فریب کے پہن لئے یعنی سر سے پاؤں تک جھوٹ ہی جھوٹ لپیٹ لیا۔ یہ نواں گناہ ہوا۔ پھر اکثر زیور بھی ایسا پہنا جاتا ہے جسکی جھنکار دُور تک جائے تاکہ محفل میں جاتے ہی سب کی نگاہیں اُنہیں کے نظارے میں مشغول ہو جائیں بجتا زیور پہننا خود ممنوع ہے حدیث شریف میں ہے کہ ہر باجے کے ساتھ شیطان ہے یہ دسواں گناہ ہوا۔ اب سواری کا وقت آیا تو نوکر کو ڈولی لانے کا حکم ہوا یا جس کے گھر کام تھا اسکے یہاں سے ڈولی آگئی تو بی بی کو غسل کی فکر پڑی، کچھ کھلی پانی کی تیاری میں دیر ہوئی، کچھ غسل کی نیت باندھنے میں دیر لگی غرض اس دیر دیر میں نماز جاتی رہی تب کچھ پروا نہیں یا اور کوئی ضروری کام میں حرج ہو جائے تب کچھ مضائقہ نہیں اور اکثر ان بھلی مانسوں کے غسل کے روز یہی مصیبت پیش آتی ہے بہر حال اگر نماز قضا ہو گئی یا مکروہ وقت ہو گیا تو یہ گیارہواں گناہ ہوا۔ اب کہار دروازے پر پکار رہے ہیں اور بی بی اندر سے اُن کو گالیاں اور کوسنے سُنا رہی ہے بلا وجہ کسی غریب کو دور دو بک کرنا یا گالی کوسنے دینا ظلم اور گناہ ہے یہ بارہواں گناہ ہوا۔ اب خدا خدا کر کے بی بی تیار ہوئیں اور کہاروں کو ہٹا کر سوار ہوئیں بعضی ایسی بے احتیاط ہوتی ہیں کہ ڈولی کے اندر سے پلّو یعنی آنچل لٹک رہا ہے یا کسی طرف سے پردہ کُھل رہا ہے یا عطر پھلیل اس قدر بھرا ہے کہ راستے میں خوشبو مہکتی جاتی ہے یہ نامحرموں کے سامنے اپنا سنگار ظاہر کرنا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو عورت گھر سے عطر لگا کر نکلے یعنی اس طرح کہ دُوسروں کو بھی خوشبو پہنچے تو وہ ایسی ایسی ہے یعنی بڑی بُری ہے۔ یہ تیرہواں گناہ ہوا۔ اب منزل مقصود پر پہنچیں کہار ڈولی رکھ الگ ہوئے اور یہ بیدھڑک اُتر گھر میں داخل ہوئیں یہ خیال ہی نہیں کہ شاید کوئی نامحرم مرد گھر میں ہو اور بارہا ایسا اتفاق ہوتا بھی ہے کہ ایسے موقع پر نامحرم کا سامنا اور چار آنکھیں ہو جاتی ہیں مگر عورتوں کو تمیز ہی نہیں کہ اول گھر میں تحقیق کر لیا کریں۔ قوی شبہ کے موقع پر تحقیق نہ کرنا یہ چودھواں گناہ ہوا۔ اب گھر میں پہنچیں تو وہاں کی بیبیوں کو سلام کیا خوب ہوا بعضوں نے تو زبان کو تکلیف ہی نہیں دی فقط ماتھے پر ہاتھ رکھ دیا بس سلام ہو گیا۔ اس طرح سلام کرنے کی حدیث میں ممانعت آئی ہے بعض نے سلام کا لفظ کہا بھی تو صرف سلام۔ یہ بھی سنّت کے خلاف ہے۔ السلام علیکم کہنا چاہیئے۔ اب جواب ملاحظہ فرمایئے۔ ٹھنڈی رہو، جیتی رہو، سہاگن رہو، عمر دراز، دودھوں نہاؤ پوتوں پھلو، بھائی جئے، میاں جئے، بچہ جئے، غرض کنبہ بھر کے نام گنانا آسان اور وعلیکم السلام جس کے اندر سب دُعائیں آجاتی ہیں مشکل۔ یہ ہمیشہ ہمیشہ سنّت کی مخالفت کرنا پندرھواں گناہ ہوا۔ اب مجلس جمی تو بڑا شغل یہ ہوا کہ گپیں شروع ہوئیں اسکی شکایت اسکی غیبت اسکی چغلی اس پر بہتان جو

بالکل حرام اور سخت گناہ ہے یہ سولھواں گناہ ہوا۔ باتوں کے درمیان میں ہر بی بی اس کوشش میں ہے کہ میری پوشاک اور زیور پر
سب کی نظر پڑنا چاہیئے۔ ہاتھ سے پاؤں سے زبان سے غرض تمام بدن سے اسکا اظہار ہوتا ہے یہ صاف ریا ہے
جس کا حرام ہونا قرآن و حدیث میں صاف صاف آیا ہے یہ سترھواں گناہ ہوا اور جس طرح ہر بی بی دوسروں کو اپنا سامان فخر
دکھلاتی ہے اسی طرح ہر ایک دوسرے کے کل حالات دیکھنے کی بھی کوشش کرتی ہے۔ پھر اگر کسی کو اپنے سے کم پایا تو اسکو
حقیر اور ذلیل اور اپنے کو بڑا سمجھا۔ بعضی غرور پیٹی تو ایسی ہوتی ہیں کہ سیدھی طرح منہ سے بات بھی نہیں کرتیں یہ صریح تکبر اور
گناہ ہے یہ اٹھارہواں گناہ ہوا۔ اور اگر دوسروں کو اپنے سے بڑھا ہوا دیکھا تو حسد اور ناشکری اور حرص اختیار کی یہ انیسواں[۱۹]
بیسواں[۲۰]، اکیسواں[۲۱] گناہ ہوا۔ اکثر اس طوفان اور بیہودہ مشغولی میں نمازیں اڑجاتی ہیں ورنہ وقت تو ضرور ہی تنگ ہوجاتا ہے
یہ بائیسواں[۲۲] گناہ ہوا۔ پھر اکثر ایک دوسری کو دیکھ کر یا ایک دوسری سے سنکر یہ خرافات رسمیں بھی سیکھتی ہیں گناہ کا سیکھنا
اور سکھانا دونوں گناہ ہیں یہ تئیسواں[۲۳] گناہ ہوا۔ یہ بھی ایک دستور ہے کہ ایسے وقت جو سقا پانی لاتا ہے اس سے پردہ کرنے
کے لئے بند مکانوں میں نہیں جاتیں بلکہ اُسکو حکم ہوتا ہے کہ تو منہ پر نقاب ڈال کر چلا آ، اور کسی کو دیکھنا مت، اب آگے اس کا
دین و ایمان جانے، چاہے کن انکھیوں سے تمام مجمع کو دیکھ لے تو بھی کسی کو غیرت اور حیا نہیں۔ اور ایسا ہوتا بھی ہے کیونکہ جو کپڑا
وہ منہ پر ڈالتا ہے اس سے سب دکھائی دیتا ہے ورنہ سیدھا گھڑے مٹکے کے پاس جاکر پانی کیسے بھرتا ہے۔ ایسی جگہ قصداً بیٹھے رہنا
کہ نامحرم دیکھ سکے حرام ہے یہ چوبیسواں[۲۴] گناہ ہوا۔ بعضی بیبیوں کے سیانے لڑکے دس دس بارہ بارہ برس کی عمر کے اندر گھسے چلے آتے
ہیں اور مروت میں اُن سے کچھ نہیں کہا جاتا سامنے آنا پڑتا ہے یہ پچیسواں[۲۵] گناہ ہوا۔ کیونکہ شریعت کے مقابلے میں کسی کی مروت کرنا
گناہ ہے اور لڑکا جب سیانا ہوجایا کرے تو اس سے پردہ کرنے کا حکم ہے۔ اب کھانے کے وقت اس قدر طوفان مچتا ہے
کہ ایک ایک بی بی چار چار طفیلیوں کو ساتھ لاتی ہے اور اُن کو خوب بھر بھر دیتی ہے اور گھر والے کے مال یا آبرو کی کچھ پروا نہیں
کرتیں یہ چھبیسواں[۲۶] گناہ ہوا۔ اب فراغت کرنے کے بعد جب گھر جانے کو ہوتی ہیں کہاروں کی آواز سُنکر یاجوج ماجوج کی
طرح دوڑتی ہیں کہ ایک پر دوسری، دوسری پر تیسری۔ غرض سب دروازے میں جا لپٹتی ہیں کہ پہلے میں ہی سوار ہوں۔ اکثر اوقات
کہار ابھی ہٹنے بھی نہیں پاتے اچھی طرح سامنا ہوجاتا ہے یہ ستائیسواں[۲۷] گناہ ہوا۔ کبھی کبھی ایک ایک ڈولی پر دو دو لد گئیں اور کہاروں
کو نہیں بتایا کہ ایک پیسہ کہیں اور نہ دینا پڑے یہ اٹھائیسواں[۲۸] گناہ ہوا۔ پھر کسی کی کوئی چیز گم ہوجاوے تو بلا دلیل کسی کو تہمت
لگانا بلکہ کبھی کبھی اس پر سختی کرنا کہ اکثر شادیوں میں ہوتا ہے۔ یہ اُنتیسواں[۲۹] گناہ ہوا۔ پھر اکثر تقریب والے گھر کے مرد بے احتیاطی اور
جلدی میں محض جھانکنے اور تاکنے کے لئے بالکل دروازے میں گھر کے روبرو آکھڑے ہوتے ہیں اور بہتوں پر نگاہ ڈالتے
ہیں ان کو دیکھ کر کسی نے منہ پھیر لیا کوئی کسی کی آڑ میں ہوگئی کسی نے ذرا سر نیچا کر لیا بس یہ پردہ ہوگیا اچھی خاصی

سامنے بیٹھی رہتی ہیں یہ تیسواں گناہ ہوا۔ پھر دولہا کی زیارت اور بارات کے تماشے کو دیکھنا فرض اور تبرک سمجھتی ہیں جس طرح عورت کو اپنا بدن غیر مرد کو دکھلانا جائز نہیں اسی طرح بلا ضرورت غیر مرد کو دیکھنا بھی منع ہے یہ اکتیسواں گناہ ہوا۔ پھر گھر لوٹ آنے کے بعد کئی کئی روز تک آنے والی بیبیوں میں اور تقریب والے کی کارروائیوں میں جو عیب نکالے جاتے اور کیڑے ڈالے جاتے ہیں یہ بتیسواں گناہ ہوا۔ اسی طرح اور بھی بہت سی خرابیاں اور گناہ کی باتیں عورتوں کے جمع ہونے میں ہیں خود خیال کرو کہ جس میں اتنی بے انتہا خرابیاں ہوں وہ امر کیسے جائز ہو سکتا ہے اسلئے اس رسم کا بند کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے۔

منگنی کی رسموں کا بیان

منگنی میں بھی طوفان بے تمیزی کی طرح بہت سی رسمیں کی جاتی ہیں ان میں سے بعض ہم بیان کرتے ہیں۔

۱۔ جب منگنی ہوتی ہے تو خط لے کر نائی آتا ہے تو لڑکی والے کی طرف سے شکرانہ بنا کر نائی کے سامنے رکھا جاتا ہے اس میں بھی وہی بیحد پابندی کہ فرض و واجب چاہے ٹل جائے مگر یہ نہ ٹلے، ممکن ہے کہ کسی گھر میں اسوقت دال ہی روٹی ہو مگر یہاں سے بنے شکرانہ کرو، ورنہ منگنی ہی نہ ہوگی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ایک خرابی تو یہ ہوئی۔ پھر اس بیہودہ بات کیلئے اگر سامان موجود نہ ہو تو قرض لینا پڑتا ہے۔ حالانکہ بغیر ضرورت قرض لینا منع ہے۔ حدیث شریف میں ایسے قرض لینے پر بڑی دھمکی آئی ہے دوسرا گناہ یہ ہوا۔

۲۔ وہ نائی کھانا کھا کر سو روپے یا جس قدر لڑکی والے نے دیئے ہوں خوان میں ڈالدیتا ہے۔ لڑکے والا اس میں سے ایک یا دو اٹھا کر باقی پھیر دیتا ہے اور یہ روپے اپنے کمینوں کو تقسیم کر دیتا ہے بھلا سوچنے کی بات ہے کہ جب ایک ہی دو روپے کا لینا دینا منظور رہے ہے تو خواہ مخواہ سو روپے کو کیوں تکلیف دی اور اس رسم کے پورا کرنے کے واسطے بعض وقت بلکہ اکثر سودی قرض لینا پڑتا ہے جسکے لئے حدیث شریف میں لعنت آئی ہے اور اگر قرض بھی نہ لیا تو بجز فخر اور اپنی بڑائی جتلانے کے اس میں اور کونسی عقلی مصلحت ہے اور جب سب کو معلوم ہے کہ ایک دو سے زیادہ نہ لیا جائے گا تو سو کیا ہزار روپے میں بھی کوئی بڑائی اور شان نہیں رہی۔ بڑائی تو جب ہوتی جب دیکھنے والے سمجھتے کہ تمام روپیہ نذر کر دیا اب تو فقط مسخرا پن اور بچوں کیسا کھیل ہی کھیل رہ گیا اور کچھ نہیں، مگر لوگ کرتے ہیں اسی فخر اور شان و شوکت کے لئے اور افسوس کہ بڑے بڑے عقلمند جو اوروں کو عقل سکھاتے ہیں وہ بھی اس خلاف عقل رسم میں مبتلا ہیں۔ غرض اس میں بھی اصل ایجاد کے اعتبار سے تو ریا کا گناہ ہے اور اب چونکہ محض لغو اور بیہودہ فعل ہو گیا جیسا کہ ابھی بیان ہوا لہٰذا یہ بھی برا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ لایعنی باتوں کو چھوڑ دے غرض لایعنی اور لغویات بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف ہے اور اگر

سودی روپیہ لیا گیا تو اسکا گناہ ہونا تو سب ہی جانتے ہیں غرض اتنی خرابیاں اس رسم میں موجود ہیں۔

۳۔ پھر لڑکی والا نائی کو ایک جوڑا مع کچھ نقد روپے کے دیتا ہے اور یہاں بھی وہی دل لگی ہوتی ہے کہ دینا منظور ہے ایک دو اور دکھلائے جاتے ہیں سنو۔ واقعی رواج بھی عجب چیز ہے کہ کیسی ہی عقل کے خلاف کوئی بات ہو مگر عقلمند بھی اسکے کرنے میں نہیں شرماتے۔ اسکی خرابیاں بھی بیان ہو چکیں۔

۴۔ نائی کے لوٹنے سے پہلے سب عورتیں جمع ہوتی ہیں اور ڈومنیاں گاتی ہیں۔ عورتوں کے جمع ہونے کی خرابیاں بیان ہو چکیں اور گانے کی خرابیاں بیاہ کی رسموں میں بیان ہونگی۔ غرضیکہ یہ بھی ناجائز ہے۔

۵۔ جب نائی پہنچتا ہے اپنا جوڑا روپوں سمیت گھر میں بھیج دیتا ہے وہ جوڑا تمام برادری میں گھر گھر دکھلا کر نائی کو دیدیا جاتا ہے خود غور کرو جہاں ہر ہر بات کے دکھلانے کی بیخ لگی ہو کہاں تک نیت درست رہ سکتی ہے۔ یقیناً جوڑا بنانے کے وقت یہی نیت ہوتی ہے کہ ایسا بناؤ کہ کوئی نام نہ رکھے غرض ریا بھی ہوئی اور لغو خرچ بھی جس کا حرام ہونا قرآن و حدیث میں صاف صاف آ گیا ہے۔ اور مصیبت یہ ہے کہ بعض مرتبہ اس اہتمام پر بھی دیکھنے والوں کو پسند نہیں آتا وہی مثل ہے کہ چڑیا اپنی جان سے گئی کھانے والے کو مزا نہ ملا بعض غرور بیبیاں اسمیں خوب عیب نکالنے لگتی ہیں اور بدنام کرتی ہیں غرض ریا فضول خرچی غیبت سب ہی کچھ اس رسم کی بدولت ہوتا ہے۔

۶۔ کچھ عرصے کے بعد لڑکی والے کی طرف سے کچھ مٹھائی اور انگوٹھی اور رومال اور کسی قدر روپے جسکو نشانی کہتے ہیں بھیجی جاتی ہے اور یہ روپیہ بطور نیوتے کے جمع کر کے بھیجا جاتا ہے یہاں بھی ریا اور بیہودہ اور لغو خرچ کی علت موجود ہے اور نیوتے کی خرابیاں اوپر آ چکیں۔

۷۔ جو نائی اور کہار یہ مٹھائی لے کر آتے ہیں نائی کو جوڑا اور کہاروں کو پگڑیاں اور کچھ نقد دے کر رخصت کر دیا جاتا ہے اس مٹھائی کو کنبے کی بڑی بوڑھی عورتیں برادری میں گھر گھر تقسیم کرتی ہیں اور اسی کے گھر کھاتی ہیں سب جانتے ہیں کہ ان کہاروں کی کچھ مزدوری مقرر نہیں کی جاتی نہ اس کا لحاظ ہوتا ہے کہ یہ خوشی سے جاتے ہیں یا ان پر جبر ہو رہا ہے۔ اکثر اوقات وہ لوگ اپنے کسی کاروبار یا اپنی بیماری یا کسی بیوی بچے کی بیماری کا عذر پیش کرتے ہیں مگر یہ بھیجنے والے اگر کچھ قابو دار ہوئے تو خود ورنہ کسی دوسرے قابو دار بھائی سے جوتے لگوا کر خوب گندی کرا کے جبراً قہراً بھیجتے ہیں اور اس موقع پر کیا اکثر ان لوگوں سے جبراً کام لیا جاتا ہے جو بالکل ظلم اور گناہ ہے اور ظلم کا وبال دنیا میں بھی اکثر پڑتا ہے اور آخرت کا گناہ تو ہے ہی۔ پھر مزدوری کا طے نہ کرنا یہ دوسری بات خلاف شرع ہوئی۔ یہ تو آنگی روانگی کے پھل پھول ہیں اور تقسیم کرنے میں ریا کا ہونا کس کو نہیں معلوم، پھر تقسیم میں اتنی مشغولی ہوتی ہے کہ اکثر بانٹنے والوں کی نمازیں اڑ جاتی ہیں اور وقت کا تنگ ہو جانا تو ضروری بات ہے ایک بات

خلاف شرع یہ ہوئی جن کے گھر حصے جاتے ہیں ان کے نخرے بات بات پر حصہ پھیر دینا، الگ اٹھانا پڑتا ہے بلکہ قبول کرنا بھی اس رسم ریائی کو رونق دینا اور رواج ڈالنا ہے اسلئے شرع سے یہ بھی ٹھیک نہیں۔ غرض ان سب خرافات کو چھوڑ دینا واجب ہے بس ایک پوسٹ کارڈ یا زبانی گفتگو سے پیغام نکاح ادا ہو سکتا ہے۔ جانب ثانی اپنے طور پر ضروری باتوں کی تحقیق کر کے ایک پوسٹ کارڈ سے یا فقط زبانی وعدہ کر لے، لیجیے منگنی ہو گئی۔ اگر پکی پوری بات کرنے کے لئے یہ رسمیں برتی جاتی ہیں تو اول تو کسی مصلحت کے لئے گناہ کرنا درست نہیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود ان فضولیات کے بھی جہاں غرض نہیں ہوتی جواب دے دیتے ہیں کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا۔

۸۔ بعضی جگہ منگنی کے وقت یہ رسم ہوتی ہیں کہ سسرال والے چند لوگ آتے ہیں اور دلہن کی گود بھری جاتی ہے جسکی صورت یہ ہے کہ لڑکے کا سرپرست اندر بلایا جاتا ہے وہ دلہن کی گود میں میوہ اور پیڑے بتاشے وغیرہ رکھتا ہے اور ہاتھ پہ ایک روپیہ روپ کا رکھتا ہے اسکے بعد اب لڑکی والے ان کو اسکا بدلہ اور جتنی توفیق ہوا اتنے روپے دے دیتے ہیں اس میں بھی کئی برائیاں ہیں ایک تو اجنبی مرد کو گھر میں بلانا اور اس سے گود بھروانا اگرچہ پردہ کی آڑ سے ہو لیکن پھر بھی برا ہے۔ دوسرے گود بھرنے میں وہی شگون جو شرعاً ناجائز ہے تیسرے ناریل کے سڑا اور اچھا نکلنے سے لڑکی کی بھلائی یا برائی کی فال لیتے ہیں اس کا شرک اور قبیح ہونا بیان ہو چکا ہے۔ چوتھے اس میں اس قدر پابندی جس کا برا ہونا تم سمجھ چکی ہو اور شہرت اور ناموری بھی ضرور ہے غرض کوئی رسم ایسی نہیں جس میں گناہ نہ ہوتا ہو۔

بیاہ کی رسموں کا بیان

سب سے بڑی تقریب جس میں خوب دل کھول کر حوصلے نکالے جاتے ہیں اور بے انتہا رسمیں ادا کی جاتی ہیں وہ یہی شادی کی تقریب ہے جسکو واقع میں بربادی کہنا لائق ہے اور بربادی بھی کیسی، دین کی بھی، اور دنیا کی بھی۔ اس میں جو رسمیں کی جاتی ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ سب سے پہلے برادری کے مرد جمع ہو کر لڑکی والے کی طرف سے تعیین تاریخ کا خط لکھ کر نائی کو دے کر رخصت کرتے ہیں یہ رسم ایسی ضروری ہے کہ چاہے برسات ہو راہ میں ندی نالے پڑتے ہوں جس میں نائی صاحب کے بالکل ہی رخصت ہو جانے کا احتمال ہو غرض کچھ ہی ہو مگر یہ ممکن نہیں کہ ڈاک کے خط پر کفایت کریں یا نائی سے زیادہ معتبر کوئی آدمی جاتا ہو اسکے ہاتھ بھیج دیں شریعت نے جس چیز کو ضروری نہیں ٹھہرایا اسکو اس قدر ضروری سمجھنا کہ شریعت کے ضروری بتلائے ہوئے کاموں سے زیادہ اسکا اہتمام کرنا خود انصاف کرو کہ شریعت کا مقابلہ ہے یا نہیں اور جب مقابلہ ہے تو چھوڑ دینا واجب ہے یا نہیں۔ اسی طرح مردول

کے اجتماع کا ضروری ہونا، اس میں بھی یہی خرابی ہے اگر کہو کہ مشورے کے لئے جمع ہوتے ہیں تو یہ بالکل غلط ہے وہ بیچارے تو خود پوچھتے ہیں کہ کون تاریخ لکھیں جو پہلے سے گھر میں خاص مشورہ کر کے مقرر کر چکے ہیں وہی بتلا دیتے ہیں اور وہ لوگ لکھ دیتے ہیں۔ اور اگر مشورہ ہی کرنا ہے تو جس طرح اور کاموں میں مشورہ ہوتا ہے کہ ایک دو عقلمند لوگوں سے رائے لے لی بس کفایت ہوئی، گھر گھر کے آدمیوں کو بٹورنا کیا ضرور، پھر اکثر لوگ جو نہیں آسکتے اپنے چھوٹے بچوں کو اپنی جگہ بھیج دیتے ہیں، بھلا وہ مشورہ میں کیا تیر چلائینگے کچھ بھی نہیں، یہ سب من سمجھوتیاں ہیں سیدھی بات کیوں نہیں کہتے کہ صاحب یوں ہی رواج چلا آتا ہے۔ بس اسی رواج کی برائی اور اسکے چھوڑنے کا واجب ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ غرض اس رسم کے سب اجزاء خلاف شرع ہیں پھر اس میں بھی ایک ضروری بات ہے کہ سرخ ہی خط ہو اور اس پر گوٹہ بھی لپٹا ہو، یہ بھی اسی بیحد پابندی کے اندر داخل ہے جس کی برائی اور خلافِ شرع ہونا اوپر کئی دفعہ بیان ہو چکا ہے۔

۲۔ گھر میں برادری کنبے کی عورتیں جمع ہو کر لڑکی کو ایک کنارے میں قید کر دیتی ہیں جس کو مائیوں بٹھلانا اور مانجھے بٹھلانا کہتے ہیں اسکے آداب یہ ہیں کہ اسکو چوکی پر بٹھلا کر اسکے داہنے ہاتھ پر کچھ بٹنا رکھتی ہیں اور گود میں کچھ کھیل بتاشے بھرتی ہیں اور کچھ کھیل بتاشے حاضرین میں تقسیم ہوتے ہیں اور اسی تاریخ سے برابر لڑکی کے بٹنا ملا جاتا ہے اور بہت سی بینڈیاں برادری میں تقسیم ہوتی ہیں یہ رسم بھی چند خرافات باتیں ملا کر بنائی گئی ہے اول اسکے علیحدہ بٹھانے کو ضروری سمجھنا خواہ گرمی ہو، حبس ہو، دنیا بھر کے طبیب بھی کہیں کہ اسکو کوئی بیماری ہو جائے گی کچھ ہی ہو مگر یہ فرض قضا نہ ہونے پائے اس میں بھی وہی بیحد پابندی کی برائی موجود ہے۔ اور اگر اسکے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہو تو دوسرا گناہ ایک مسلمان کو ضرر پہنچانے کا ہو گا جس میں ماشاء اللہ ساری برادری بھی شریک ہے دوسری بلا ضرورت چوکی پر بٹھلانا اسکی کیا ضرورت ہے کیا فرش پر اگر بٹنا ملا جائے گا تو بدن میں صفائی نہ آئے گی اس میں بھی وہی بیحد پابندی جس کا خلاف شرع ہونا کئی دفعہ معلوم ہو چکا ہے۔ تیسری داہنے ہاتھ پر بٹنا رکھنا اور گود میں کھیل بتاشے بھرنا، معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی ٹوٹکا اور شگون ہے اگر ایسا ہے تب تو شرک ہے اور شرک کا خلافِ شرع ہونا کون مسلمان نہیں جانتا۔ ورنہ وہی پابندی تو ضرور ہے۔ اسی طرح کھیل بتاشوں کی تقسیم کی پابندی یہ سب بیحد پابندی اور ریا و افتخار ہے جیسا کہ ظاہر ہے چوتھی عورتوں کا جمع ہونا جو ان سارے فسادوں کی جڑ ہے جن کا اوپر بیان ہو چکا ہے۔ بعض جگہ یہ بھی قید ہے کہ سات سہاگنیں جمع ہو کر اسکے ہاتھ پر بٹنا رکھتی ہیں یہ ایک شگون ہے جس کا شرک ہونا اوپر سن چکی ہو۔ اگر بدن کی صفائی اور نرمی کی مصلحت سے بٹنا ملا جائے تو اس کا مضائقہ نہیں مگر معمولی طور سے بلا قید کسی رسم کے مَل دو، بس فراغت ہوئی۔ اس کا اس قدر طومار کیوں باندھا جائے۔ بعضی عورتیں اس رسم کی تہ میں کچھ وجہیں تراشتی ہیں بعضی یہ کہتی ہیں کہ سسرال جا کر کچھ دن لڑکی کو سر جھکائے ایک ہی جگہ بیٹھنا ہو گا اسلئے عادت

ڈالنے کی مصلحت سے مانجھے بٹھاتے ہیں کہ وہاں زیادہ تکلیف نہ ہو اور بعضی صاحبہ یہ فرماتی ہیں کہ اُبٹنا ملنے سے بدن صاف اور خوشبودار رہتا ہے اسلئے اِدھر اُدھر نکلنے میں کچھ آسیب کے خلل ہونے کا ڈر ہے یہ سب شیطانی خیالات اور من سمجھوتیاں ہیں اگر صرف یہی بات ہے تو برادری کی عورتوں کا جمع ہونا، ہاتھ پر اُبٹنا رکھنا، گود بھرنا وغیرہ اور خرافات کیوں ہوتی ہیں آتنا مطلب تو بغیر ان بکھیڑوں کے بھی ہو سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ وہاں جا کر بالکل مُردہ ہو کر رہنا بھی تو بُرا ہے جیسا کہ آگے آتا ہے لہٰذا اسکی مدد اور برقرار رکھنے کے واسطے جو کام کیا جائے وہ بھی ناجائز ہوگا اور یہ بھی نہیں تو ہم کہتے ہیں کہ آدمی پر جیسی پڑتی ہے سب جھیل لیتا ہے۔ خود سمجھو کہ پہلے گھر بھر میں چلتی پھرتی تھی اب دفعتہً ایک کونے میں کیسے بیٹھ گئی ایسے ہی وہاں بھی ایک دو دن بیٹھ لے گی بلکہ وہاں کی تو ایک آدھ دن کی مصیبت ہے اور یہاں تو دس دس بارہ بارہ دن قید کی مصیبت ڈالی جاتی ہے۔ تیسرے یہ کہ اگر آسیب کے ڈر سے نہیں نکلنے پاتی تو بہت سے بہت صحن میں اور کوٹھے پر نہ جانے دو۔ یہ کیا کہ ایک ہی کونے میں پڑی گھٹا کرے۔ کھانے پانی کے لئے بھی وہاں سے نہ ٹلے، اسلئے یہ سب من گھڑت بہلانے اور واہیات باتیں ہیں۔

۳۔ جب نائی خط لے کر دولہا کے گھر گیا تو وہاں برادری کی عورتیں جمع ہو کر دو خوان شکرانے کے بناتی ہیں جس میں ایک نائی کا ہوتا ہے، دوسرا ڈومنیوں کا۔ نائی کا خوان باہر بھیجا جاتا ہے اور ساری برادری کے مرد جمع ہو کر نائی کو شکرانہ کھلاتے ہیں یعنی اس کھاتے کا منہ تکا کرتے ہیں اور ڈومنیاں دروازے میں بیٹھ کر گالیاں گاتی ہیں اس میں بھی وہی بیحد پابندی کی بُرائی، دوسری خرابی اس میں یہ ہے کہ ڈومنیوں کو گانے کی اُجرت دینا حرام ہے پھر گانا بھی گالیاں جو خود گناہ ہیں اور حدیث شریف میں اسکو منافق ہونے کی نشانی فرمایا ہے یہ تیسرا گناہ ہوا جس میں سب سُننے والے شریک ہیں کیونکہ جو شخص گناہ کے مجمع میں شریک ہو وہ بھی گنہگار ہوتا ہے چوتھے مردوں کے اجتماع کو ضروری سمجھنا جو بیحد پابندی میں داخل ہے۔ معلوم نہیں نائی کے شکرانہ کھانے میں اتنے بزرگوں کو کیا مدد کرنی پڑتی ہے۔ پانچویں عورتوں کا جمع ہونا جسکا گناہ ہونا معلوم ہو چکا۔

۴۔ نائی شکرانہ کھا کر مطابق ہدایت اپنے آقا کے ایک یا دو روپے خوان میں ڈال دیتا ہے اور یہ روپے دولہا کے نائی اور ڈومنیوں میں آدھوں آدھ تقسیم ہوتے ہیں۔ دوسرا خوان شکرانہ کا بجنسہٖ ڈومنیاں اپنے گھر لے جاتی ہیں۔ پھر برادری کی عورتوں کیلئے شکرانہ بنا کر تقسیم کیا جاتا ہے اس میں بھی وہی ریا و شہرت و بیحد پابندی موجود ہے اسلئے بالکل شرع کے خلاف ہے۔

۵۔ صبح کو برادری کے مرد جمع ہو کر خط کا جواب لکھتے ہیں اور ایک جوڑا نائی کو نہایت عمدہ بیش قیمت مع ایک بڑی سی رقم یعنی سو یا دو سو روپے کے دیتے ہیں وہی مسخراپن جو اوّل ہوا تھا وہ یہاں بھی ہوتا ہے کہ دکھلائے جاتے ہیں نِنُّو اور لئے جاتے

ہیں ایک یا دو۔ پھر اس ریا اور لایعنی حرکت کے علاوہ بعض وقت اس رسم کے پوری کرنے کو سودی قرض کی ضرورت پڑتا یہ جدا گناہ ہے جس کا ذکر ابھی طرح اُوپر آچکا ہے۔

۶۔ اب نائی رخصت ہو کر دُلہن والوں کے گھر پہنچتا ہے وہاں برادری کی عورتیں پہلے سے جمع ہوتی ہیں۔ نائی اپنا جوڑا گھر میں دکھلانے کے لئے دیتا ہے اور پھر ساری برادری میں گھر گھر دکھایا جاتا ہے اسمیں بھی وہی عورتوں کی جمعیت اور جوڑا دکھانے میں ریا و نمود کی خرابی ظاہر ہے۔

۷۔ اس تاریخ سے دولہا کے بٹنا ملا جاتا ہے اور شادی کی تاریخ تک کُنبے کی عورتیں جمع ہو کر دولہا کے گھر بری کی تیاری اور دلہن کے گھر جہیز کی تیاری کرتی ہیں اور اس درمیان میں جو مہمان دونوں میں سے کسی کے گھر آتے ہیں اگرچہ ان کو بلایا نہ ہو ان کے آنے کا کرایہ دیا جاتا ہے اس میں وہی عورتوں کی جمعیت اور بیحد پابندی تو ہے ہی اور کرایہ کا اپنے پاس سے دینا خواہ دل چاہے یا نہ چاہے محض نمود اور شان و شوکت کے لئے یا اور طرح اسی طرح آنے والوں کا یہ سمجھنا کہ یہ ان کے ذمہ واجب ہے یہ ایک قسم کا جبر ہے ریا و جبر دونوں کا خلاف شرع ہونا ظاہر ہے اور اس سے بڑھ کر قصہ بری و جہیز کا ہے جو شادی کے بڑے بھاری رکن ہیں۔ اور ہر چند یہ دونوں امر اصل میں جائز بلکہ بہتر و مستحسن تھے کیونکہ بری یا ساچق حقیقت میں دولہا یا دولہا والوں کی طرف سے دولہن یا دولہن والوں کو ہدیہ ہے اور جہیز حقیقت میں اپنی اولاد کے ساتھ سلوک و احسان ہے۔ مگر جس طور سے اسکا رواج ہے اس میں طرح طرح کی خرابیاں ہوگئی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اب نہ ہدیہ مقصود رہا نہ سلوک و احسان محض ناموری و شہرت اور پابندی رسم کی نیت سے کیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بری اور جہیز دونوں کا اعلان ہوتا ہے یعنی دکھلا کر شہرت دے کر دیتے ہیں۔ بری بھی بڑی دھوم دھام اور تکلف سے جاتی ہے اور اسکی چیزیں بھی خاص مقرر ہیں۔ برتن بھی خاص طرح کے ضروری سمجھے جاتے ہیں اس کا عام طور پر نظارہ بھی ہوتا ہے۔ موقع بھی معین ہوتا ہے۔ اگر ہدیہ مقصود ہوتا تو معمولی طور پر جب میسر آتا اور جو میسر آتا بلا پابندی کسی رسم کے اور بلا اعلان کے محض محبت سے بھیج دیا کرتے اسی طرح جہیز کا اسباب بھی خاص خاص مقرر ہے کہ فلاں فلاں چیز ضرور ہو اور تمام برادری اور بعض جگہ صرف اپنا کُنبہ اور گھر والے اسکو دیکھیں اور دن بھی وہی خاص ہو اگر صلہ رحمی یعنی سلوک و احسان مقصود ہوتا تو معمولی طور پر جو میسر آتا اور جب میسر آتا دے دیتے۔ اسی طرح ہدیہ اور صلہ رحمی کے لئے کوئی شخص قرض کا بار نہیں اُٹھاتا لیکن ان دونوں رسموں کے پورا کرنے کو اکثر اوقات قرضدار بھی ہوتے ہیں گو سود ہی دینا پڑے اور گو حویلی اور باغ فروخت یا گروی ہو جائے پس اس میں بھی وہی بیحد پابندی اور نمائش و شہرت اور فضول خرچی وغیرہ سب خرابیاں موجود ہیں اسلئے یہ بھی ناجائز باتوں میں شامل ہوگیا۔

۸۔ برات سے ایک دن قبل دولہا والوں کا نائی مہندی لے کر اور دولہن والوں کا نائی نوشہ کا جوڑا لے کر اپنے اپنے

مقام سے چلتے ہیں اور یہ منڈھے کا دن کہلاتا ہے۔ دولہا کے یہاں اس تاریخ پر برادری کی عورتیں جمع ہو کر دولہن کا جوڑا تیار کرتی ہیں اور انکو سلائی میں کھیلیں اور بتاشے دیئے جاتے ہیں اور تمام کمینوں کو ایک ایک کام پر ایک ایک پروت دیا جاتا ہے اسمیں بھی وہی بیحد پابندی اور عورتوں کی جمعیت ہے جس سے بیشمار خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

۹ - جوڑا لانے والے نائی کو جوڑا پہنچانے کے وقت کچھ انعام دیتے ہیں اور پھر یہ جوڑا نائن لے کر ساری برادری میں گھر گھر دکھلانے جاتی ہے اور اس رات کو برادری کی عورتیں جمع ہو کر کھانا کھاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جوڑا دکھلانے کا منشا بجز ریا کے اور کچھ بھی نہیں اور عورتوں کے جمع ہونے کے برکات معلوم ہی ہو چکے۔ غرض اس موقع پر بھی گناہوں کا خوب اجتماع ہوتا ہے۔

۱۰ - صبح تڑکے دولہا کو غسل دے کر شاہانہ جوڑا پہناتے ہیں اور پرانا جوڑا مع جوتے کے حجام کو دیا جاتا ہے اور یہ جوتی سہرے کا حق کمینوں کو دیا جاتا ہے۔ اکثر اس جوڑے میں خلاف شرع لباس بھی ہوتا ہے۔ اور سہرا چونکہ کافروں کی رسم ہے اسلئے اس حق کا نام جوتی سہرے سے مقرر کرنا بیشک برا اور کافروں کی رسم کی موافقت ہے اسلئے یہ بھی خلاف شرع ہوا۔

۱۱ - اب نوشہ کو گھر میں بلا کر چوکی پر کھڑا کر کے دھیانیاں سہرا باندھ کر اپنا حق لیتی ہیں اور کنبے کی عورتیں کچھ ٹکے نوشہ کے سر پر پھیر کر کمینوں کو دیتی ہیں۔ نوشہ کے گھر میں جانے کے وقت بالکل احتیاط نہیں رہتی۔ بڑے بڑے گھرے پردے والیاں بناؤ سنگار کئے ہوئے اسکے سامنے آ کھڑی ہوتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ یہ تو اسکی شرم کا وقت ہے یہ کسی کو نہ دیکھے گا۔ بھلا یہ غضب کی بات ہے یا نہیں۔ اول یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ نہ دیکھے گا۔ مختلف طبیعت کے لڑکے ہوتے ہیں جس میں آجکل تو اکثر شریر ہی ہیں۔ پھر اگر اُسنے نہ دیکھا تو تم کیوں اُسکو دیکھ رہی ہو۔ حدیث میں ہے لعنت کرے اللہ دیکھنے والے پر اور جس کو دیکھے اس پر بھی۔ غرض اس موقع پر دولہا اور عورتیں سب گناہ میں مبتلا ہوتی ہیں۔ پھر سہرا باندھنا یہ دوسری خلاف شرع بات ہوئی۔ کیونکہ یہ کافروں کی رسم ہے۔ حدیث شریف میں ہے جو مشابہت کرے کسی قوم کے ساتھ وہ انہیں میں سے ہے۔ پھر لڑ جھگڑ کر اپنا حق لینا۔ اول تو ویسے بھی کسی پر جبر کرنا حرام ہے خاصکر ایک گناہ کر کے اس پر کچھ لینا بالکل گند در گند ہے۔ اور نوشہ کے سر پر سے پیسوں کا اُتارنا یہ بھی ایک ٹوٹکا ہے جسکی نسبت حدیث شریف میں ہے کہ ٹوٹکا شرک ہے۔ غرض یہ بھی سراسر خلاف شرع باتوں کا مجموعہ ہے۔

۱۲ - اب برات روانہ ہوتی ہے یہ برات بھی شادی کا بہت بڑا رکن سمجھا جاتا ہے۔ اور اسکے لئے کبھی دولہا والے کبھی دولہن والے بڑے بڑے اصرار اور تکرار کرتے ہیں۔ غرض اصلی اس سے محض ناموری و تفاخر ہے اور کچھ نہیں۔ عجب نہیں کہ کسی وقت جبکہ راہوں میں امن نہ تھا اکثر قزاقوں اور ڈاکوؤں سے دوچار ہونا پڑتا تھا۔ دولہا دولہن اور اسباب زیور وغیرہ کی حفاظت کیلئے اسوقت یہ رسم ایجاد ہوئی ہوگی۔ اسی وجہ سے گھر پیچھے ایک ایک آدمی ضرور جاتا تھا مگر اب تو نہ وہ ضرورت

باقی رہی نہ کوئی مصلحت صرف افتخار و اشتہار باقی رہ گیا ہے۔ پھر اکثر اسمیں ایسا بھی کرتے ہیں کہ بُلائے پچاس اور جا پہنچے سو۔ اوّل تو بے بُلائے اِس طرح کسی کے گھر جانا حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص دعوت میں بے بلائے جائے وہ گیا تو چور ہو کر اور نکلا وہاں سے لٹیرا ہو کر۔ یعنی ایسا گناہ ہوتا ہے جیسے چوری اور لوٹ مار کا۔ پھر دوسرے شخص کی بسا اوقات بڑی بھی ہوتی ہے۔ کسی کو رسوا کرنا یہ دوسرا گناہ ہے پھر ان باتوں کی وجہ سے اکثر جانبین سے ایسی ضد اضدی اور بے لطفی ہوتی ہے کہ عمر بھر اسکا اثر دلوں میں باقی رہتا ہے چونکہ نا اتفاقی حرام ہے اسلئے جن باتوں سے نا اتفاقی پڑے وہ بھی حرام ہونگی۔ اسلئے یہ فضول رسم ہر گز جائز نہیں۔ راہ میں جو گاڑی بانوں پر جہالت سوار ہوتی ہے اور گاڑیوں کو بے تحاشہ بلا ضرورت بھگانا شروع کرتے ہیں اس میں سینکڑوں خطرناک واردات ہو جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے خطرہ میں پھنسنا بلا ضرورت کسی طرح جائز نہیں۔

۱۳- دولہا اس شہر کے کسی مشہور متبرک مزار پر جا کر کچھ نقد چڑھا کر برات میں شامل ہو جاتا ہے۔ اسمیں جو عقیدہ جاہلوں کا ہے وہ یقینی شرک تک پہنچا ہوا ہے۔ اگر کوئی سمجھدار اس بُرے عقیدے سے پاک بھی ہو تب بھی اس سے چونکہ جاہلوں کے فعل کو قوت اور رواج ہوتا ہے اسلئے سب کو بچنا چاہیئے۔

۱۴- مہندی لانے والے نائی کو اتنی مقدار انعام دیا جاتا ہے جس سے دولہا والا اس خرچ کا اندازہ کر لیتا ہے جو کمینوں کو دینا پڑے گا یعنی کمینوں کا خرچ اس انعام سے آٹھ حصہ زیادہ ہوتا ہے یہ بھی زبردستی جرمانہ ہے کہ پہلے ہی سے خبر کر دی کہ ہم تم سے اتنا روپیہ دلوائیں گے۔ چونکہ اس طرح جبراً دلوانا حرام ہے لہٰذا اس کا یہ ذریعہ بھی اسی حکم میں ہے کیونکہ گناہ کا قصد بھی گناہ ہے۔

۱۵- کچھ مہندی دولہن کے لگائی جاتی ہے اور باقی تقسیم ہو جاتی ہے یہ دونوں باتیں بھی بیحد پابندی میں داخل ہیں کیونکہ اسکے خلاف کو عیب سمجھتی ہیں اسلئے یہ بھی شرع کی حد سے آگے بڑھنا ہے۔

۱۶- برات آنے کے دن دولہن کے گھر عورتیں جمع ہوتی ہیں اس مجمع کی قباحتیں و نحوستیں اوپر معلوم ہو چکیں۔

۱۷- ہر کام پر پروت یعنی نیگ تقسیم ہوتے ہیں مثلاً نائی نے دیگ کے لئے چولہا کھود کر پروت مانگا تو اسکو ایک خوان میں اناج اس پر ایک بھیلی گڑ کی رکھ کر دیا جاتا ہے اسی طرح ہر ہر ذرا ذرا سے کام پر یہی جرمانہ۔ گو خدمتگاروں کو دینا بہت اچھی بات ہے مگر اس ڈھونگ کی کیا ضرورت ہے اس کا جو کچھ حق الخدمت سمجھو ایک دفعہ دے دو۔ اس بار بار دینے کی بنا بھی وہی شہرت ہے۔ علاوہ اسکے یہ دینا یا تو انعام ہے یا مزدوری اگر انعام و احسان ہے تو اسکو اس طرح زبردستی کر کے لینا حرام ہے اور جس کا لینا حرام ہے دینا بھی حرام ہے اور اگر اس کو مزدوری کہو تو مزدوری کا طے کرنا پہلے سے مقدار بتلا دینا ضروری ہے۔ اسکے مجہول رکھنے سے اجارۂ فاسد ہوا اور اجارۂ فاسد بھی حرام ہے۔

۱۸ - برات پہنچنے پر گاڑیوں کو گھاس دانہ اور مانگے کی گاڑیوں کو گمی اور گڑ بھی دیا جاتا ہے۔ اس موقع پر اکثر گاڑی بان ایسا طوفان برپا کرتے ہیں کہ گھر والا بے آبرو ہو جاتا ہے اور اس بے آبروئی کا سبب وہی برات لانے والا ہوا۔ ظاہر ہے کہ بُری بات کا سبب بننا بھی بُرا ہے۔

۱۹ - برات ایک جگہ ٹھہرتی ہے دونوں طرف کی برادری کے سامنے بری کھولی جاتی ہے، اب وقت آیا ریا و افتخار کے ظہور کا جو اصلی مقصود ہے اور اسی سبب سے یہ رسم منع ہے۔

۲۰ - اس بری میں بعض چیزیں بہت ضروری ہیں شاہانہ جوڑا انگوٹھی، پاؤں کا زیور، سہاگ پوڑا عطر، تیل، مستی، سرمہ دانی، کنگھی، پان کھیلیں اور باقی غیر ضروری جس قدر جوڑے بری میں ہوتے ہیں اتنی ہی مشکیاں ہوتی ہیں۔ ان سب جہلات کا بیحد پابندی میں داخل ہونا ظاہر ہے جس کا خلاف شرع ہونا کئی مرتبہ بیان ہو چکا، اور اب ریا و نمود تو سب رسموں کی جان ہے اسکو تو کہنے کی حاجت ہی کیا ہے۔

۲۱ - اس بری کو لیجانے کے واسطے دولہن کی طرف سے کمین خوان لے کر آتے ہیں اور ایک ایک آدمی ایک ایک چیز سر پر لے جاتے ہیں۔ دیکھو اس ریا کا اور اچھی طرح ظہور ہوا۔ اگرچہ وہ ایک ہی آدمی کے لیجانے کا بوجھ ہو مگر لے جاتے اسکو ایک قافلہ، تاکہ دُور تک سلسلہ معلوم ہو۔ یہ کھلا ہوا مکر اور شیخی بگھارنا ہے۔

۲۲ - کنبے کے تمام مرد بری کے ساتھ جاتے ہیں اور بری نانے مکان میں پہنچادی جاتی ہے۔ اس موقع پر اکثر بے احتیاطی ہوتی ہے کہ مرد بھی گھر میں چلے جاتے ہیں، اور عورتوں کا بے حجاب سامنا ہوتا ہے نہیں معلوم اس روز تمام گناہ اور بے غیرتی کس طرح حلال اور تمیزداری ہو جاتی ہے۔

۲۳ - اس بری میں سے شاہانہ جوڑا اور بعض چیزیں رکھ کر باقی سب چیزیں پھیر دی جاتی ہیں جس کو دولہا والا بجنسہ صندوق میں رکھ لیتا ہے۔ جب واپس لینا تھا تو خواہ مخواہ بھیجنے کی کیوں تکلیف کی بس وہی نمود و شہرت۔ پھر جب واپس آنا یقینی ہے تب تو عقلمندوں کے نزدیک کوئی شان و شوکت کی بات بھی نہیں کہ شاید کسی کی مانگ لایا ہو پھر گھر آکر واپس کر دے گا اور اکثر ایسا ہوتا بھی ہے۔ غرض تمام لغویات شرع کے بھی خلاف اور عقل کے بھی خلاف پھر بھی لوگ ان پر غش ہیں۔

۲۴ - بری کے خوان میں دولہن والوں کی طرف سے ایک یا سوا روپیہ ڈالا جاتا ہے جسکو بری کی چنگیر کہتے ہیں اور وہ دولہا کے نائی کا حق ہوتا ہے۔ اسکے بعد ایک ڈومنی ایک ڈوری لے کر دولہا کے پاس جاتی ہے اور ایک ہلکا انعام دو آنے یا چار آنے دیا جاتا ہے۔ اس میں بھی وہی بیحد پابندی اور انعام کا زبردستی لینا اور معلوم نہیں کہ ڈومنی صاحبہ کا کیا استحقاق ہے اور یہ ڈوری کیا واہیات ہے۔

۲۵۔ برات والے نکاح کے لئے گھر بلائے جاتے ہیں۔ خیر غنیمت ہے خطا تو معاف ہوئی۔ ان خرافات میں اکثر اس قدر دیر لگتی ہے کہ اکثر تو تمام رات اس کی نذر ہو جاتی ہے پھر بدخوابی سے کوئی بیمار ہو گیا کسی کو بدہضمی ہو گئی، کوئی نیند کے غلبہ میں ایسا سویا کہ صبح کی نماز ندارد ہو گئی۔ ایک رونا ہو تو رو دیا جائے۔ یہاں تو سر سے پاؤں تک نور ہی نور بھرا ہے اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں۔

۲۶۔ سب سے پہلے سقہ پانی لے کر آتا ہے اسکو سوا روپیہ بیر گھڑی کے نام سے دیا جاتا ہے اگر چہ دل چاہے نہ چاہے مگر زکوٰۃ سے بڑھ کر فرض ہے کیسے نہ دیا جائے غضب ہے اوّل تو انعام میں جبر جو محض حرام ہے اور جبر کے یہی معنی نہیں کہ لاٹھی ڈنڈا مار کر کسی سے کچھ لے لیا جائے بلکہ یہ بھی جبر ہے کہ اگر نہ دینگے تو بدنام ہوں گے پھر لینے والے خوب مانگ مانگ کر جھگڑ جھگڑ کر لیتے ہیں اور وہ بیچارہ اپنے ننگ و ناموس کے لئے دیتا ہے یہ سب جبر حرام ہے۔ پھر یہ بیر گھڑی تو ہندوانہ لفظ ہے معلوم ہوتا ہے کہ کافروں سے یہ رسم سیکھی ہے یہ دوسری ظلمت ہوئی۔

۲۷۔ اسکے بعد ڈوم شربت گھولنے کے واسطے آتا ہے جسکو سوا روپیہ دیا جاتا ہے اور شکر شربت کی دولہن کے یہاں سے آتی ہے۔ یہاں بھی وہی انعام میں زبردستی کی علت لگی ہوئی ہے۔ پھر یہ ڈوم صاحب کس مصرف کے ہیں۔ بیشک شربت گھولنے کے لئے بہت ہی موزوں و مناسب ہیں کیونکہ باجا بجاتے بجاتے ہاتھوں میں سرور کا مادہ پیدا ہو گیا ہے تو شربت پینے والوں کو زیادہ سرور ہوگا۔ پھر طرہ یہ کہ کیسی ہی سردی پڑتی ہو چاہے زکام ہو جائے مگر شربت ضرور پلایا جائے اس بےعقلی کی بھی کوئی حد ہے

۲۸۔ پھر قاضی صاحب کو بلا کر نکاح پڑھواتے ہیں۔ بس یہ ایک بات ہے جو تمام خرافات میں اچھی اور شریعت کے موافق ہے مگر اس میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر جگہ حضرات قاضی صاحبان نکاح کے مسائل سے محض ناواقف ہوتے ہیں کہ بعض جگہ یقیناً نکاح بھی درست نہیں ہوتا۔ تمام عمر بدکاری ہوا کرتی ہے۔ اور بعض تو ایسے حریص اور لالچی ہیں کہ روپیہ سوا روپیہ کے لالچ سے جس طرح فرمائش کی جائے کر گزرتے ہیں خواہ نکاح ہو یا نہ ہو۔ مردہ بہشت میں جائے چاہے دوزخ میں اپنے حلوے مانڈے سے کام۔ اسلئے اس میں بہت اہتمام کرنا چاہیئے کہ نکاح پڑھنے والا خود عالم ہو یا کسی عالم سے خوب تحقیق کر کے نکاح پڑھے۔ اور بعضی جگہ نکاح کے قبل دولہا کو گھر میں بلا کر دولہن کا ہاتھ پردے سے نکال کر اسکی ہتھیلی پر کچھ تل وغیرہ رکھ کر دولہا کو کھلاتے ہیں۔ خیال کرنا چاہیئے کہ ابھی نکاح نہیں ہوا اور لڑکی کا ہاتھ دولہا کے سامنے بلا ضرورت کر دیا۔ کتنی بڑی بےحیائی ہے اللہ بچائے۔

۲۹۔ اسکے بعد اگر دولہا والے چھوارے لے گئے ہوں تو وہ لٹا دیتے ہیں یا تقسیم کر دیتے ہیں ورنہ وہی شربت خواہ گرمی ہو یا سردی اس شربت میں علاوہ بیحد پابندی کے بیمار ڈالنے کا سامان کرنا ہے جیسا کہ بعض فصلوں میں واقع ہوتا ہے یہ کہاں جائز ہے۔

۳۰۔ اب دولہن کی طرف کا نائی ہاتھ دھلاتا ہے۔ اسکو سوا روپیہ ہاتھ دھلائی دیا جاتا ہے۔ یہ دینا اصل میں انعام واحسان ہے مگر اب اسکو دینے والے اور لینے والے حق واجب اور نیگ سمجھتے ہیں اس طرح سے دینا لینا حرام ہے کیونکہ احسان میں زبردستی کرنا حرام ہے جیسا کہ اُوپر گذر چکا۔ اور اگر اسے خدمت گذاری کا حق کہو تو خدمت گذار تو دولہن والوں کا ہے ان کے ذمہ ہونا چاہیئے دولہا والوں سے کیا واسطہ یہ تو مہمان ہیں۔ علاوہ خلاف شرع ہونے کے خلاف عقل بھی کس قدر ہے کہ مہمانوں سے اپنے نوکروں کی تنخواہ مزدوری دلائی جائے۔

۳۱۔ دولہا کے لئے گھر سے شکرانہ بنکر آتا ہے جو خالی رکابیوں میں سب براتیوں کو تقسیم کیا جاتا ہے اس میں اس بیحد پابندی کے علاوہ عقیدے کی بھی خرابی ہے یعنی اگر شکرانہ بنایا جائے تو نامبارکی کا باعث سمجھتی ہیں بلکہ اکثر رسوم میں یہی عقیدہ ہے یہ خود شرک کی بات ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بدشگونی اور نامبارکی کی کچھ اصل نہیں شریعت جس کو بے اصل بتائے اور لوگ اس پر پل بنا کر کھڑا کریں یہ شریعت کا مقابلہ ہے یا نہیں۔

۳۲۔ اسکے بعد سب براتی کھانا کھا کر چلے جاتے ہیں۔ لڑکی والے کے گھر سے نوشہ کے لئے پلنگ سجا کر بھیجا جاتا ہے اور کیسے اچھے وقت بھیجا جاتا ہے جب تمام رات زمین پر پڑے پڑے چور ہو چکے۔ اب مرہم آیا ہے۔ واقعی حقدار تو ابھی ہوا۔ اس سے پہلے تو اجنبی اور غیر تھا۔ بھلے مانسو۔ اگر وہ داماد نہ تھا تو بلایا ہوا مہمان تو تھا۔ آخر مہمان کی خاطر و مدارات کا بھی شرع اور عقل میں حکم ہے یا نہیں اور دُوسرے براتی اب بھی فضول ہے۔ اُنکی اب بھی کسی نے بات نہ پوچھی حالانکہ وہ بھی تو مہمان ہیں۔

۳۳۔ پلنگ لانے والے نائی کو سوا روپیہ دیا جاتا ہے پس معلوم ہوا یہ چارپائی اس علت کے لئے آئی۔ استغفر اللہ اسمیں بھی وہی انعام میں جبر ہونا ظاہر ہے۔

۳۴۔ پچھلی رات کو ایک خوان میں شکرانہ بھیجا جاتا ہے اس کو برات کے سب لٹے کے مل کر کھاتے ہیں۔ چاہے ان کمبختی ماروں کو بدہضمی ہو جائے۔ مگر شادی والوں کو اپنی رسمیں پوری کرنے سے کام۔ پہلے جہاں شکرانہ بنانے کا ذکر آیا ہے وہاں بیان ہو چکا ہے کہ یہ بھی خلافِ شرع ہے۔

۳۵۔ اس خوان لانے والے نائی کو سوا روپیہ دیا جاتا ہے۔ کیوں نہ دیا جائے اُن نائی صاحب کے بزرگوں نے ان بیچارے براتی کے باپ دادا کو قرض روپیہ دے رکھا تھا وہ بیچارہ اسکو ادا کر رہا ہے ورنہ اسکے باپ دادا جنت میں جانے سے اٹکے رہیں گے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

۳۶۔ صبح کو براتیکے بھنگی دولہن والوں کے گھر دف بجاتے ہیں۔ یہ دف برات کے ساتھ آئے تھے۔ اور دف اصل میں جائز بھی تھے مگر اس میں شریعت نے یہ مصلحت رکھی ہے کہ اُن سے نکاح کی خوب شہرت ہو جائے لیکن اب یقینی بات ہے

کہ شان و شوکت دکھانے اور تفاخر کے لئے بجایا جاتا ہے اسلئے ناجائز اور موقوف کرنے کے قابل ہے۔ اعلان و شہرت کے اور ہزاروں طریقے ہیں اور اب تو ہر کام میں مجمع ہو جاتا ہے۔ خود ہی ساری بستی میں چرچا ہو جاتا ہے بس یہی شہرت کافی ہے اور اگر دف کے ساتھ شہنائی بھی ہو تو کسی حال میں جائز نہیں۔ حدیث شریف میں صاف برائی اور ممانعت آئی ہے۔

۳۷۔ دولہن والوں کی طرف کا بھنگی برات کے گھوڑوں کی لید اٹھاتا ہے اور دونوں طرف کے بھنگیوں کو لید اٹھائی اور صفائی کا نیگ برابر ملتا ہے بھلا اس ٹھیٹرے بڑائی سے کیا فائدہ، دونوں کو جب برابر ملتا ہے تو اپنے اپنے کمینوں کو دے دیا ہوتا خواہ مخواہ دوسرے سے دلا کر جبر کا گناہ لازم کرایا۔

۳۸۔ دلہن والوں کی ڈومنی دولہا کو پان کھلانے کے واسطے آتی ہے اور دستور کے موافق اپنا پروت لے کر جاتی ہے اسکو بھی انعام دینا پڑتا ہے بیچارے کو آج ہی لوٹ لو۔ کچھ بچا کر لیجانے نہ پائے بلکہ اور قرضدار ہو کر جائے یہاں بھی اسی جبر کو یاد کر لو۔

۳۹۔ اسکے بعد نائن دولہن کا سر گوندھ کر کے کنگھی کو ایک کٹورے میں رکھ کر لے جاتی ہے اور اسکو سر بندھائی اور پوڑے پسائی کے نام سے کچھ دیا جاتا ہے کیوں نہ دیا جائے یہ بیچارہ سب کا قرضدار بھی ہے یہاں بھی وہی جبر ہے۔

۴۰۔ اسکے بعد کمینوں کے انعام کی فرد دولہن والوں کی طرف سے تیار ہو کر دولہا والوں کو دی جاتی ہے۔ وہ خواہ اسکو تقسیم کر دے یا یکمشت دولہن والوں کو دے دے۔ اسمیں بھی وہی جبر لازم آتا ہے جس کا حرام ہونا کئی بار بیان ہو چکا ہے بعض لوگ کہتے ہیں صاحب یہ لوگ ایسے ہی موقع کی اُمید پر عمر بھر خدمت کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جس کی خدمت کی ہے اُسی سے خدمت کا بدلہ بھی لینا چاہیئے۔ یہ کیا لغو حرکت ہے، کہ خدمت کریں اُن کی اور بدلہ دے وہ۔

۴۱۔ نوشہ گھر میں بُلایا جاتا ہے اور اسوقت پوری بے پردگی ہوتی ہے اور بعضی باتیں بے حیائی کی اس سے پوچھی جاتی ہیں جس کا گناہ اور بے غیرتی ہونا ظاہر ہے۔ بیان کی حاجت نہیں بعضی جگہ دولہا سے فرمائش ہوتی ہے کہ دولہن سے کہے کہ میں تمہارا غلام ہوں، اور تم شیر ہو، اور میں بھیڑ ہوں۔ الٰہی توبہ اللہ تعالےٰ تو خاوند کو سردار فرمائیں اور یہ اسکو غلام اور تابعدار بنائیں۔ بتلاؤ قرآن کے خلاف یہ رسم ہے یا نہیں۔

۴۲۔ اگر بہت غیرت سے کام لیا گیا تو اس کا رومال گھر میں منگایا جاتا ہے اور اسوقت سلامی کا روپیہ جو نیوتے میں آتا ہے جمع کر کے دولہا کو دیا جاتا ہے۔ اس نیوتے کا گناہ ہونا اُوپر بیان ہو چکا ہے۔

۴۳۔ اس سے ڈومنی اور نائن کا حق بقدر آٹھ آنے نکالا جاتا ہے اللہ میاں کی زکوٰۃ کا چالیسواں حصہ اتنا فرض نہیں کھیت کا دسواں حصہ واجب نہیں مگر ان کا حصہ نکالنا سب فرضوں سے بڑھ کر فرض ہے۔ یہ بیحد پابندی کس قدر لغو ہے۔ پھر یہ کہ نائن تو خدمتی بھی ہے۔ بھلا یہ ڈومنی کس مصرف کی ہے جو ہر جگہ اسکا ساجھا اور حق رکھا ہوا ہے۔ بقول

شخص بیاہ میں بیچ کا لیکھا۔ شاید گانے بجانے کا حق الخدمت ہوگا سو جب گانا بجانا حرام ہے جیسا کہ پہلے باب میں بیان ہو چکا ہے تو اس پر کچھ مزدوری اور انعام دینا دلانا کس طرح جائز ہوگا اور مزدوری بھی کس طرح کی کہ گھر والا تو اسلئے دیتا ہے کہ اُس نے بلایا اُسکے یہاں تقریب ہے۔ بھلا اور آنے والوں کی کیا کمبختی کہ اُن سے بھی جبراً وصول کیا جاتا ہے اور جو نہ دے اسکی ذلت و تحقیر اور اس پر طعن و ملامت کی جاتی ہے بس ایسے گانے اور ایسے حق کو کیونکر حرام نہ کہا جاوے گا۔ گانے بجانے میں بعضوں کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ بیاہ شادی میں گیت درست ہے، لیکن یہ نہیں دیکھتے کہ اب جو خرابیاں اس میں مل گئی ہیں اُن سے درست نہیں رہا۔ وہ خرابیاں یہ ہیں کہ ڈومنیاں لَے سے گاتی ہیں۔ ہمارے مذہب میں یہ منع ہے اور ان کی آواز غیر مردوں کے کانوں میں پہنچتی ہے۔ نامحرم کو ایسی آواز سُنانا بھی گناہ ہے اور اکثر ڈومنیاں جوان بھی ہوتی ہیں اُن کی آواز سے اور بھی خرابی کا ڈر ہے کیونکہ سُننے والوں کے دل پاک نہیں رہتے۔ گانا سُننے سے اور ناپاکی بڑھ جاتی ہے۔ کہیں کہیں ڈھولک بھی ہوتی ہے یہ کھلا ہوا گناہ ہے۔ پھر زیادہ رات اسی دھندے میں گذرتی ہے۔ صبح کی نمازیں اکثر قضا ہو جاتی ہیں۔ مضمون بھی بعض دفعہ خلاف شرع ہوتا ہے ایسا گانا گوانا کب درست ہوگا۔

۴۴۔ کھانے سے فراغت کیے بعد جہیز کی تمام چیزیں مجمع عام میں لائی جاتی ہیں اور ایک ایک چیز سب کو دکھلائی جاتی ہے اور زیور کی فہرست پڑھ کر سب کو سُنائی جاتی ہے خود دیکھو کہ پوری پوری ریا و نمائش ہے یا نہیں۔ علاوہ اسکے زنانے کپڑوں کا مردوں کو دکھلانا کس قدر غیرت کے خلاف ہے اور بعضے لوگ اپنے نزدیک بڑی دینداری کرتے ہیں جہیز دکھلاتے نہیں، مقفل صندوق اور اسباب کی فہرست دیدیتے ہیں لیکن انہیں بھی دکھلاوا ضرور ہے برآتی وغیرہ صندوق لاتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ بعضے فہرست بھی مانگ کر پڑھنے لگتے ہیں دُوسرے دُولہا کے گھر مہمان جمع ہیں اُنہیں کھول کر بھی دکھلایا جاتا ہے۔ اس کا بچاؤ تو یہی ہے کہ جہیز ہمراہ نہ بھیجا جائے پھر اطمینان کے وقت سب چیزیں اپنی لڑکی کو دکھلا کر سپرد کر دی جائیں وہ جب چاہے لیجائے چاہے ایک دفعہ چاہے کئی دفعہ کر کے۔

۴۵۔ سوا روپیہ کمینوں کا نیگ جہیز کے خوان میں ڈالا جاتا ہے وہی انعام میں زبردستی یہاں بھی یاد کر لو۔

۴۶۔ اب لڑکی کے رخصت ہونے کا دن آیا۔ میانہ یا پالکی دروازہ میں رکھ کر دولہن کے باپ بھائی وغیرہ اسکے سر پر ہاتھ دھرنے کو گھر میں بُلائے جاتے ہیں اُسوقت بھی اکثر مردوں عورتوں کا آمنا سامنا ہو جاتا ہے جس کا بُرا ہونا ظاہر ہے۔

۴۷۔ پھر لڑکی کو رخصت کر کے ڈولے میں بٹھاتے ہیں اور عقل کے خلاف سب میں رونا پیٹنا مچتا ہے ممکن ہے کہ بعض کو جدائی کا قلق ہو مگر اکثر تو رسم ہی پورا کرنے کو روتی ہیں کہ کوئی یوں کہے گا کہ اُن پر لڑکی بھاری تھی اسکو دفع کر کے خوش ہوئے۔ اور یہ جھوٹا رونا ناحق کا فریب ہے جو کہ عقل اور شرع دونوں کے خلاف اور گناہ ہے۔

۴۸ - بعض جگہ دولہا کو حکم ہوتا ہے کہ دولہن کو گود میں لے کر ڈولے میں رکھ دے ۔ اُن کی یہ فرمائش سب کے روبرو پوری کی جاتی ہے اگر کمزور ہوا تو بہنیں وغیرہ سہارا لگاتی ہیں ۔ اسمیں علاوہ بے غیرتی اور بیحیائی کے اکثر عورتوں کا بالکل سامنا ہوجاتا ہے کیونکہ یہی تماشا دیکھنے کے لئے تو یہ فرمائش ہوئی ہے پھر کبھی دولہن زیادہ بھاری ہوئی نہ سنبھل سکی تو چھوٹ پڑتی ہے اور چوٹ لگتی ہے اسلئے یہ بھی ناجائز ہے ۔

۴۹ - دولہن کے دوپٹہ کے ایک پلو میں کچھ نقد دوسرے میں ہلدی کی گرہ تیسرے میں جائفل چوتھے میں چاول اور گھاس کی پتی باندھتی ہیں یہ شگون اور ٹوٹکا ہے جو علاوہ خلاف عقل ہونے کے شرک کی بات ہے ۔

۵۰ - اور ڈولے میں مٹھائی کی چنگیر رکھ دیتی ہیں جس کے خرچ کا موقع آگے چل کر معلوم ہوگا ۔ اسی سے اس کا بیہودہ اور منع ہونا بھی ظاہر ہوجائے گا ۔

۵۱ - اول ڈولہ دولہن کی طرف کے کہار اٹھاتے ہیں اور دولہا والے اس پر سے بکھیر شروع کرتے ہیں ۔ اگر اس میں کوئی اثر شگونی بھی سمجھتے ہیں کہ اس کے سر سے آفتیں اتر گئیں تب تو عقیدے کی خرابی ہے ورنہ نام و نمود و شہرت کی نیت ہونا ظاہر ہے غرض ہر حال میں برا ہے پھر لینے والے اس بکھیر کے بھنگی ہوتے ہیں جس سے یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ صدقہ خیرات کرنا مقصود ہے ورنہ غریبوں محتاجوں کو دیتے پس یہ ایک طرح کا فضول و بیجا خرچ بھی ہے کہ مستحقین کو چھوڑ کر غیر مستحقین کو دیا ۔ پھر اس میں بعض کے چوٹ لگ جاتی ہے کسی کے بھیڑ کی وجہ سے اور کسی کے خود روپیہ پیسہ لگ جاتا ہے یہ خرابی الگ رہی ۔

۵۲ - اس بکھیر میں ایک مٹھی اُن کہاروں کو دی جاتی ہے اور وہ سب کمینوں کا حق ہوتا ہے ۔ وہی جبر کا ناجائز ہونا یہاں بھی یاد کرو

۵۳ - جب بکھیر کرتے ہوئے شہر کے باہر پہنچتے ہیں تو یہ کہار ڈولہ کسی باغ میں رکھ کر اپنا نیگ سوا روپیہ لیکر چلے جاتے ہیں وہی انعام لینے میں زبردستی یہاں بھی ہے ۔

۵۴ - اور دولہن کے عزیز و اقارب جو اس وقت تک ڈولے کے ساتھ ہوتے ہیں رخصت کر کے چلے جاتے ہیں اور وہاں پر وہ چنگیر مٹھائی کی نکال کر براتیوں میں بھاگ دوڑ چھینا جھپٹی شروع ہوتی ہے ۔ اسمیں علاوہ اسی بیجا پابندی کے اکثر یہ بے احتیاطی ہوتی ہے کہ اجنبی مرد ڈولے میں اندھا دھند ہاتھ ڈالکر وہ چنگیر لے لیتے ہیں اسکی پرواہ نہیں کرتے کہ پردہ کھل جائے گا نائن یا دولہن کو ہاتھ لگ جائے گا ۔ اور بعض غیرت مند دولہا یا دولہن کے رشتہ دار اس پر جوش میں آکر برا بھلا کہتے ہیں جس میں بعض وقت بات بہت بڑھ جاتی ہے مگر اس منحوس رسم کو کوئی نہیں چھوڑتا ۔ تمام تھکا فضیحتی منظور مگر اس کا ترک کرنا منظور نہیں ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

۵۵ - راستے میں جو اول ندی ملتی ہے تو کہار لوگ اس ندی پر پہنچ کر ڈولہ رکھ دیتے ہیں کہ ہمارا حق دو تب ہم پار جائیں

اور یہ حق کم از کم ایک روپیہ ہوتا ہے جس کو دریا اُترائی کہتے ہیں یہ وہی انعام میں زبردستی ہے۔

۵۶۔ جب مکان پر ڈولہ پہنچتا ہے تو کہار ڈولہ نہیں رکھتے جب تک اُنکو سوا روپیہ انعام نہ دیا جائے۔ اگر یہ انعام ہے تو یہ جبر کیسا اور اگر مزدوری ہے تو مزدوری کی طرح ہونا چاہیئے کہ جب کسی کے پاس ہوا دیدیا۔ اسکا وقت مقرر کر کے مجبور کرنا بجز رسم ادا کرنے کے اور کچھ نہیں جسکو بیحد پابندی کہنا چاہیئے۔

۵۷۔ بعض جگہ یہ بھی دستور ہے کہ دولہا کا کوئی رشتہ دار لڑکا آکر ڈولہ روک لیتا ہے کہ جب تک ہمارا حق نہ ملے ڈولے کو گھر میں نہ جانے دینگے۔ اسکو بھی اسی بیحد پابندی میں داخل سمجھو۔

۵۸۔ ڈولہ آنے سے پہلے ہی بیچ صحن میں تھوڑی جگہ لیپ رکھتی ہیں اور اسمیں آٹے سے گھرونڈے کی طرح بنا دیتی ہیں، ڈولہ اوّل اوّل وہیں رکھا جاتا ہے۔ دولہن کا انگوٹھا اس میں ٹکا لیتی ہیں تب اندر لے جاتی ہیں۔ اس میں علاوہ بیحد پابندی کے سراسر شگون بھرا ہوا ہے۔ اور کافروں کی موافقت، پھر اناج کی بیقدری اسلیئے یہ بھی ناجائز ہے۔

۵۹۔ جب کہار ڈولہ رکھ کر چلے جاتے ہیں تو دھیانیاں بہو کو ڈولے میں سے نہیں اُتارنے دیتیں جب تک اُنکو اُنکا حق نہ دیا جائے بلکہ اکثر دروازہ بند کر لیتی ہیں جسکے یہ معنی ہوئے کہ جب تک ہم کو فیس یا جرمانہ نہ دیا جائے تب تک ہم دولہن کو گھر میں نہ گھسنے دینگے یہ بھی انعام میں زبردستی ہے۔

۶۰۔ اسکے بعد نوشہ کو بلا کر ڈولے کے پاس کھڑا کیا جاتا ہے اسکی نہایت پابندی ہے اور یہ ایک قسم کا شگون ہے جس سے عقیدے کی خرابی معلوم ہوتی ہے اور اکثر اسوقت پردہ دار عورتیں بھی بے تمیزی سے سامنے آکھڑی ہوتی ہیں۔

۶۱۔ عورتیں صندل اور مہندی پیس کر لے جاتی ہیں اور دولہن کے داہنے پاؤں اور کوکھ کو ایک ایک ٹیکہ لگاتی ہیں یہ کھلا ہوا ٹوٹکا اور شرک ہے۔

۶۲۔ تیل اور ماش صدقہ کر کے بھنگن کو دیا جاتا ہے اور میانے کے چاروں پایوں پر تیل چھڑکا جاتا ہے وہی عقیدے کی خرابی کا روگ اس لغو حرکت کا بھی منشا ہے۔

۶۳۔ اور اُسوقت ایک بکرا گڈریہ سے منگا کر نوشہ اور دولہن کے اوپر سے صدقہ کر کے اسی گڈریہ کو مع کچھ نیگ کے جسکی مقدار دو آنے یا چار آنے قیمت ہے دیدیا جاتا ہے۔ دیکھو یہ کیا لغو حرکت ہے۔ اگر بکرا خریدا ہے تو اسکی قیمت کہاں دی۔ اگر یہی ہے تو بھلا ویسے تو اتنے کو خرید لو۔ اور اگر خریدا نہیں تو وہ اِس گڈریہ کی مِلک ہے تو یہ پرائے مال کے صدقہ کرنے کے کیا معنی۔ یہ تو وہی مثل ہے حلوائی کی دوکان پر نانا جی کی فاتحہ پھر صدقہ کا مصرف گڈریہ بہت موزوں ہے۔ غرض سرتاپا لغو حرکت ہے اور بالکل اصولِ شریعت کے خلاف۔

۶۴- اسکے بعد بہو کو اُتار کر گھر میں لاتی ہیں اور ایک بوریئے پر قبلہ رُخ بٹھاتی ہیں اور سات سہاگنیں مل کر تھوڑی تھوڑی کھیر بہو کے داہنے ہاتھ پر رکھتی ہیں پھر اس کھیر کو ان میں سے ایک سہاگن منہ سے چاٹ لیتی ہے ۔ یہ رسم بالکل شگون اور فالوں سے مل کر بنی ہے جس کا منشا عقیدے کی خرابی ہے اور قبلہ رُخ ہونا بہت برکت کی بات ہے لیکن یہ مسئلہ بس ان ہی خرافات پر عمل کرنے کے لئے رہ گیا اور کبھی عمر بھر چاہے نماز کی بھی توفیق نہ ہوئی ہو۔ اور جب اسکی پابندی فرض سے بھی بڑھ کر ہونے لگے اور ایسا نہ کرنے کو بدشگونی سمجھا جائے تو یہ بھی شرع کی حد سے بڑھ جانا ہے اسلئے یہ بھی جائز نہیں بعض جگہ یہاں بھی نوشہ گود میں لے کر دولہن کو اُتارتا ہے اسکی قباحتیں اوپر بیان ہو چکیں ۔

۶۵- یہ کھیر دو طباقوں میں اُتاری جاتی ہے ایک اُن میں سے ڈومنی کو (شاباش ری ڈومنی تیرا تو سب جگہ ظہور ہے) اور ایک نائن کو مع کچھ انعام کے جس کی مقدار کم سے کم پانچ ٹکے ہیں دیا جاتا ہے یہ سب محض رسوم کی پابندی اور خرافات ہے۔

۶۶- اسکے بعد ایک یا دو من کی کھیر برادری میں تقسیم کی جاتی ہے جسمیں علاوہ پابندی کے بجز ریا و تفاخر اور کچھ نہیں ۔

۶۷- اسکے بعد بہو کا منہ کھولا جاتا ہے اور سب سے پہلے ساس یا سب سے بڑی عورت خاندان کی بہو کا منہ دیکھتی ہے اور کچھ منہ دکھلائی دیتی ہے جو ساتھ والی کے پاس جمع ہوتا رہتا ہے ۔ اسکی ایسی سخت پابندی ہے کہ جسکے پاس منہ دکھلائی نہ ہو وہ ہرگز ہرگز منہ نہیں دیکھ سکتی کیونکہ لعنت و ملامت کا اتنا بھاری بوجھ اس پر رکھا جاتا ہے جسکو کسی طرح اٹھا ہی نہ سکے ۔ غرض اسکو واجبات سے قرار دیا ہے جو صاف شرعی حد سے بڑھ جانا ہے پھر اسکی کوئی معقول وجہ نہیں سمجھ میں آتی کہ اسکے ذمہ منہ پر ہاتھ رکھنا بلکہ ہاتھوں پر سر رکھنا یہ کیوں فرض کیا گیا ہے اور فرض بھی ایسا کہ اگر کوئی نہ کرے تو تمام برادری میں بے حیا بے شرم ، بے غیرت مشہور ہو جاتے بلکہ ایسا تعجب کریں کہ جیسے کوئی مسلمان کافر بن جائے پھر خود ہی کہو اس میں بھی شریعت کی حد سے باہر ہو جانا ہے یا نہیں اس شرم میں اکثر بلکہ ساری دولہنیں نماز قضا کر ڈالتی ہیں اگر ساتھ والی نے موقع پا کر پڑھوا دی تو خیر ورنہ عورتوں کے مذہب میں اسکو اجازت نہیں کہ خود اٹھ کر یا کسی سے کہہ سنکر نماز کا بندوبست کرے اسکو ذرا اِدھر اُدھر ہلنا، بولنا چالنا کھانا پینا، اگر کھجلی بدن میں اٹھے تو کھجلانا ۔ اگر جمائی یا انگڑائی کا غلبہ ہو جمائی انگڑائی لینا، یا نیند آنے لگے تو لیٹ رہنا۔ پیشاب پاخانہ خطا ہونے لگے تو اسکی اطلاع تک کرنا بھی ان عورتوں کے مذہب میں حرام بلکہ کفر ہے ۔ اس خیال کی وجہ سے دُولہن دو چار دن پہلے سے بالکل دانہ پانی چھوڑ دیتی ہے کہ کہیں پیشاب پاخانہ کی حاجت نہ ہو جو سب میں بدنامی ہو جائے ۔ خدا جانے اس بیچاری نے کیا جرم کیا تھا جو ایسی سخت کال کوٹھڑی میں یہ مظلومہ قید کی گئی ۔ خود سوچو کہ اس میں بلا وجہ ایک مسلمان کو تکلیف دینا ہے یا نہیں پھر کیونکر اجازت ہو سکتی ہے ۔ اور یاد رہے کہ نمازوں کے قضا ہونے کا گناہ اسکو تو ہوتا ہی ہے لیکن اور سب عورتوں کو بھی اتنا ہی گناہ ہوتا ہے جن کی بدولت یہ رسمیں قائم ہیں اسلئے ان سب خرافات کو موقوف کرنا چاہیئے ۔ اور بعض شہروں

ہیں یہ بیہودگی ہے کہ کنبے کے سارے مرد بھی دولہن کا منہ دیکھتے ہیں استغفر اللہ ونعوذ باللہ۔

۶۸۔ یہ سب عورتیں منہ دیکھتی ہیں اسکے بعد کسی کا بچہ بہو کی گود میں بٹھاتی ہیں اور کچھ مٹھائی دے کر اُٹھا لیتی ہیں وہی خرافات شگون۔ مگر کیا ہوتا ہے اسپر بھی بعضوں کے تمام عمر اولاد نہیں ہوتی۔ توبہ توبہ کیا بُرے خیالات ہیں۔

۶۹۔ اسکے بعد بہو کو اُٹھا کر چارپائی پر بٹھاتی ہیں پھر نائن دولہن کے داہنے پیر کا انگوٹھا دھوتی ہے اور وہ روپیہ یا اٹھنی وغیرہ جو بہو کے ایک پلو میں بندھا ہوتا ہے انگوٹھا دُھلائی میں نائن کو دیا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے یہ بھی کوئی شگون ہے۔

۷۰۔ بعد آنے دولہن کے شکرانہ کے دو طباق ایک اسکے لئے دوسرا نائن کے لئے جو بہو کے ساتھ آتی ہے بنائے جاتے ہیں اسوقت بھی وہی سہاگنیں مل کر کچھ دانے بہو کے منہ کو اس بیچاری کے للچانے کے لئے لگا کر آپس میں سب مل کر کھا لیتی ہیں (شاباش شاباش) یہ سب شگون معلوم ہوتا ہے۔

۷۱۔ پھر دولہا والوں کی نائن دولہن والوں کی نائن کا ہاتھ دھلواتی ہے اور یہ نائن موافق تعلیم اپنے آقا کے کچھ نقد ہاتھ دھلوائی دیتی ہے اور کھانا شروع کر دیتی ہے اسمیں بھی وہی بیحد پابندی اور انعام میں جبر کی خرابی ہے۔

۷۲۔ کھانا کھاتے وقت ڈومنیاں گالیاں گاتی ہیں کمبختوں پر خدا کی مار اور اس نائن سے نیگ لیتی ہیں ماشاء اللہ گالیاں کی گالیاں کھاؤ اور اُوپر سے انعام دو۔ اس جہالت کی بھی کوئی حد ہے خدا کی پناہ۔

۷۳۔ جب جہیز کھولا جاتا ہے تو ایک جوڑا ساتھ والی نائن کو دیا جاتا ہے اور ایک ایک جوڑا سب دھیانیاں آپس میں تقسیم کر لیتی ہیں واہ کیا اچھی زبردستی ہے۔ مان نہ مان میں تیرا مہمان اگر کوئی کہے یہ زبردستی نہیں اسکو تو سب مانے ہوئے ہیں تو جواب یہ ہے کہ جب جانتی ہیں کہ نہ ماننے سے ہمکو بنائی جائیں گی تو اس زبردستی کے ماننے کا کیا اعتبار ہے۔ زبردستی کا ماننا تو وہ بھی مان لیتا ہے جس کی چوری ہو جاتی ہے اور چپ ہو کر بیٹھ رہتا ہے یا کوئی ظالم مال چھین لیتا ہے اور یہ ڈر کے مارے نہیں بولتا ایسے ماننے سے کسی کا مال حلال نہیں ہو جاتا۔ اسی طرح بعضی جگہ یہ بھی دستور ہے کہ جہیز میں جو توشے اور کمربند اور تلیدانیاں ہوتی ہیں وہ سب دھیانیاں آپس میں تقسیم کر لیتی ہیں اور حصے رسد بہو کو بھی دیتی ہیں۔

۷۴۔ رات کا وقت تنہائی کے لئے ہوتا ہے جس میں بعض بیحیا عورتیں جھانکتی تاکتی ہیں اور موافق مضمون حدیث کے لعنت میں داخل ہوتی ہیں۔

۷۵۔ صبح کو یہ بیحیائی ہوتی ہے کہ رات کا بستر چادر وغیرہ دیکھی جاتی ہے اس سے بڑھ کر بعض جگہ یہ غضب ہے کہ تمام کنبے میں نائن کے ہاتھ پھرایا جاتا ہے کسی کا راز معلوم کرنا مطلقاً حرام ہے خصوصاً ایسی حیا کی بات کی شہرت سب جانتے ہیں کہ کس قدر بے غیرتی کی بات ہے مگر افسوس ہے کہ عین وقت پر کسی کو ناگوار نہیں معلوم ہوتا۔ اللہ بچائے۔

۷۶۔ عصر مغرب کے درمیان میں بہو کا سر کھولا جاتا ہے اور اس وقت ڈومنیاں گاتی جاتی ہیں اور ان کو سوا روپیہ یا پانچ ٹکے مانگ بھرائی اور سر کھلائی کے نام سے دیئے جاتے ہیں اس میں بھی وہی بیحد پابندی اور مزدوری دینے کی خرابی موجود ہے۔

۷۷۔ بہو کے آنے سے اگلے دن اسکے عزیز قریب دو چار گاڑیاں اور مٹھائی وغیرہ لے کر آتے ہیں اس آمد کا نام چوتھی ہے اس میں بھی وہی بیحد پابندی کی علت لگی ہوئی ہے علاوہ اسکے یہ رسم کافروں کی ہے اور کافروں کی موافقت منع ہے۔

۷۸۔ بہو کے بھائی وغیرہ گھر میں بلائے جاتے ہیں اور بہو کے پاس علیحدہ مکان میں بیٹھتے ہیں اکثر اوقات یہ لوگ شرعاً نامحرم بھی ہوتے ہیں مگر اسکی کچھ تمیز نہیں ہوتی کہ نامحرم کے پاس تنہا مکان میں بیٹھنا خصوصاً زیب و زینت کے ساتھ کس قدر گناہ اور بے غیرتی ہے اور وہ بہو کو کچھ نقد دیتے ہیں اور کچھ مٹھائی کھلاتے ہیں اور چوتھی کا جوڑا مع تیل و عطر اور کمینوں کے خرچ کے گھر میں بھیج دیتے ہیں یہ سب اسی بیحد پابندی میں داخل ہے۔

۷۹۔ جب نائی ہاتھ دھلانے آتا ہے تو وہ اپنا نیگ جو زیادہ سے زیادہ سوا روپیہ اور کم سے کم چار آنے ہیں لے کر ہاتھ دھلاتا ہے، اس فرضیت کا بھی کچھ ٹھکانا ہے جتنے حقوق خدا کے اور بندوں کے ہیں سب میں توقف ہو جائے مگر اس من گھڑت حق میں جو سچ پوچھو تو ناحق ہے کیا مجال کہ ذرا فرق آجائے بلکہ پیشگی وصول کیا جائے پہلے اسکا قرض ادا کر دو تب کھانا نصیب ہو۔ استغفر اللہ مہمانوں سے دام لے کر کھانا کھلانا یہ ان ہی عقل کے دشمنوں کا کام ہے۔ یہ بھی بیحد پابندی اور شرعی حد سے آگے بڑھنا اور انعام میں جبر کرنا ہے۔

۸۰۔ کھانا کھانے کے وقت چوتھی والوں کی ڈومنیاں دروازے پر بیٹھ کر اور گالیاں گا کر اپنا نیگ لیتی ہیں۔ خدا تم کو سمجھے ایسے ہی لینے والے اور ایسے ہی دینے والے۔ حاجتمندوں کو خوشامد اور دعاؤں پر بھی پھوٹی کوڑی نہ دیں اور ان بدذاتوں کو گالیاں کھا کر روپے بخشیں۔ واہ رے رواج تو بھی کیسا زبردست ہے خدا تجھے ہمارے ملک سے غارت کرے۔

۸۱۔ دوسرے روز چوتھی کا جوڑا پہنا کر مع اس مٹھائی کے جو بہو کے گھر سے آئی تھی رخصت کرتے ہیں ماشاء اللہ بھلا اس مٹھائی کے بھیجنے سے اور پھر واپس لیجانے سے کیا حاصل ہوا۔ شاید اس مبارک گھر سے مٹھائی میں برکت آجانے کے لئے بھیجی ہوگی۔ خیال تو کرو رسم کی پابندی میں عقل بھی جاتی رہتی ہے اور بیحد پابندی کا گناہ و الزام الگ رہا۔

۸۲۔ اور بہو کے ساتھ توشہ بھی جاتا ہے اور رخصت کرتے وقت وہی چاروں چیزیں پلوؤں میں باندھی جاتی ہیں جو رخصت کے وقت وہاں سے بندھ کر آئی تھیں یہ بھی خرافات و شگون ہے۔

۸۳۔ وہاں جا کر جب دولہن اتاری جاتی ہے تو اسکا داہنا انگوٹھا ماں کی نائن دھو کر وہ اٹھنی یا روپیہ جو بہو کے پلو میں بندھا ہوتا ہے لیتی ہے وہی شگون یہاں بھی ہے۔

۸۴۔ جب دولہا گھر میں جاتا ہے تو سالیاں اس کا جوتا چھپا کر جوتا چھپائی کے نام سے کم از کم ایک روپیہ لیتی ہیں۔ شاباش ایک تو چوری کریں اور الٹا انعام پائیں اوّل تو ایسی مہمل ہنسی کہ کسی کی چیز اٹھائی چھپا دی حدیث میں اسکی ممانعت آئی ہے پھر یہ کہ ہنسی دل لگی کا خاصہ ہے کہ اس سے بے تکلفی بڑھتی ہے۔ اجنبی اور غیر مرد سے ایسا علاقہ اور ربط پیدا کرنا یہ خود شرع کے خلاف ہے پھر اس انعام کو حق لازمی سمجھنا یہ بھی زبردستی کر کے لینا اور شرعی حد سے نکل جانا ہے بعض جگہ جوتا چھپائی کی رسم نہیں مگر اس کا انعام باقی ہے کیا واہیات بات ہے۔

۸۵۔ اس سے بدتر چوتھی کھیلنا ہے جو بعض شہروں میں رائج ہے اسمیں اس درجہ کی بیحیائی اور بے غیرتی ہوتی ہے اس کا کچھ پوچھنا نہیں۔ پھر جن کی عورتیں اس چوتھی کھیلنے میں شریک ہوتی ہیں اُن کے شوہر باوجود معلوم ہونے کے اسکا انتظام اور منع نہ کرنے کی وجہ سے دیوث بنتے ہیں اور کافروں کی مشابہت ان سب کے علاوہ اور بعض وقت ایسی ایسی چوٹیں لگ جاتی ہیں کہ آدمی تلملا جاتا ہے اس کا گناہ الگ۔

۸۶۔ جب دولہا آتا ہے تو وہاں کا نائی اسکے داہنے پیر کا انگوٹھا دھو کر اپنا حق لیتا ہے جو ایک سو بیہ کے قریب ہوتا ہے اور باقی کمینوں کا خرچ گھر میں دیتے ہیں یہ سب شگون اور بیحد پابندی میں داخل ہے۔ ان سب موقعوں میں نائی کا حق سب سے زیادہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ ہندوؤں کی رسم ہے اُن کے رواج میں نائی کے اختیارات چونکہ بہت زیادہ ہیں اسلئے اسکی بڑی قدر ہے۔ بے علم مسلمانوں نے اختیارات تو ان سے لے لئے مگر تنخواہ وہی رکھی جو اکثر جگہ محض ناحق کا لینا دینا ہے جہاں کوئی شرعی وجہ بھی نہیں نکل سکتی۔

۸۷۔ اب کھانے کا وقت آیا تو نائی صاحب روٹھے بیٹھے ہیں ہزاروں منتیں کرو خوشامد کرو مگر اُن کا ہاتھ ہی نہیں اُٹھتا کہ جب تک ہم کو نہ دو گے ہم نہ کھائینگے، جب حق ملجائے گا تب کھائینگے سبحان اللہ کیا عقل کی بات ہے کہ کھانے کا کھانا کھائیں اوپر سے دانت گھسائی مانگیں اس طوفانِ بے تمیزی میں حیا، شرم، عقل، تہذیب سب طاق پر رکھ دیئے جاتے ہیں اسمیں بھی احسان میں زبردستی کی اور دینے میں ریا و نمائش کی علت موجود اسلئے یہ بھی ناجائز ہے۔

۸۸۔ دو چار دن کے بعد پھر دولہا والے دولہا دلہن کو لے جاتے ہیں اسکو بہوڑہ کہتے ہیں اور اس میں بھی وہی سب رسمیں ہوتی ہیں جو چوتھی میں ہوئی تھیں جو برائیاں اور گناہ اس میں تھے وہی یہاں بھی سمجھ لو۔

۸۹۔ اسکے بعد بہو کے میکے سے کچھ عورتیں اسکو لینے آتی ہیں اور اپنے ساتھ کھجوریں لاتی ہیں وہی بیحد پابندی۔

۹۰۔ یہ کھجوریں ساری برادری میں تقسیم ہوتی ہیں وہی ریا و نمود۔

۹۱۔ پھر جب یہاں سے رخصت ہوتی ہے تو نئی کھجوریں ساتھ کی جاتی ہیں وہی بیحد پابندی۔

۹۲۔ اور وہ باپ کے گھر جا کر برادری میں تقسیم ہوتی ہیں وہی فخر و ریا یہاں بھی۔

۹۳- اسکے بعد اگر شب برات یا محرم ہو تو باپ کے گھر ہوگا - یہ پابندی کونسی آیت یا حدیث سے ثابت ہے - وجہ اسکی صرف جاہلیت کا ایک خیال ہے کہ محرم اور شب برات کو نعوذ باللہ نامبارک سمجھتی ہیں اسلئے دولہا کے گھر ہونا نامناسب جانتی ہیں -

۹۴- اور رمضان بھی وہیں ہوتا ہے قریب عید سوایاں بھیج کر بہو کو بلاتی ہیں - غرض یہ کہ جو تہوار غم اور بھوک اور سوزش کے ہیں جیسے محرم کہ رنج وغم کا زمانہ سمجھا جاتا ہے - رمضان میں بھی بھوک پیاس کا ہونا ظاہر ہے - شب برات کو عام لوگ جلتا بلتا کہتے ہیں - غرض یہ سب باپ کے حصے میں اور عید جو خوشی کا تہوار ہے وہ گھر ہونا چاہیئے لاحول ولا قوۃ الا باللہ -

۹۵- اور وہاں سے دو تین من جنس مثل سویاں آٹا میوہ وغیرہ بھیجا جاتا ہے اور دولہا دولہن کو جوڑا مع کچھ نقدی گھی کے نام سے اور کچھ شیرینی دی جاتی ہے - یہ ایسا ضروری فرض ہے کہ گو سودی قرض لینا پڑے مگر یہ قضا نہ ہو - ظاہر ہے کہ شرعی حد سے بڑھ جاتا ہے -

۹۶ بعد نکاح کے سال دو سال تک بہو کی روانگی کے وقت کچھ مٹھائی اور نقد اور جوڑے وغیرہ دونوں طرف سے بہو کے ہمراہ کر دیئے جاتے ہیں اور عزیزوں میں بھی خوب دعوتیں ہوتی ہیں - مگر وہی جرمانہ کی دعوت کہ بدنامی سے بچنے کو یا ناموری و سرخروئی حاصل کرنے کو سارا بکھیڑا ہوتا ہے - پھر اسکے بدلے اور برابری کا بھی پورا لحاظ ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات خود شکایت و تقاضا کر کے دعوت کھاتے ہیں - غرض تھوڑے دنوں تک یہ آؤ بھگت سچی یا جھوٹی ہوتی رہتی ہے - پھر اسکے بعد کوئی کسی کو نہیں پوچھتا - سب خوشیاں منانے والے اور جھوٹی خاطر داری کرنے والے الگ ہوئے اب جو مصیبت پڑے بھگتو کاش جس قدر روپیہ بیہودہ اُٹھایا ہے اگر ان دونوں کے لئے اس سے کوئی جائیداد خریدی جاتی یا تجارت کا سلسلہ شروع کر دیا جاتا تو کس قدر راحت ہوتی ساری خرابی ان رسوم کی پابندی سے ہے -

۹۷- دونوں طرف کی شیرینی دونوں کی برادری میں تقسیم ہو جاتی ہے جس کا منشا وہی ریا ہے اور اگر وہ شیرینی سب کو نہ پہنچے تو اپنے گھر سے منگا کر ملاؤ یہ بھی جرمانہ ہے -

۹۸- بعض جگہ کنگنا باندھنے کا بھی دستور ہے جو کافروں کی رسم ہونے کی وجہ سے منع ہے -

۹۹- بعض جگہ آرسی مصحف کی بھی رسم ہے اسمیں بھی طرح طرح کی رسوائیاں اور فضیحتیاں ہیں جو بالکل عقل اور شرع کے خلاف ہیں

۱۰۰- بعض جگہ آرائش اور آتشبازی کا سامان ہوتا ہے جو سراسر افتخار اور مال کا بیہودہ اڑانا ہے جس کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہیں -

۱۰۱- بعضی جگہ ہندوستانی یا انگریزی باجے ہوتے ہیں ان کا حرام ہونا حدیث میں موجود ہے اور کہیں ناچ بھی ہوتا ہے جسکا حرام ہونا پہلے باب میں بیان کر دیا گیا ہے -

۱۰۲۔ بعض تاریخوں اور مہینوں اور سالوں کو مثلاً اٹھارہ سال کو منحوس سمجھتے ہیں اور اس میں شادی نہیں کرتے یہ اعتقاد بھی بالکل عقل اور شرع کے خلاف ہے۔

۱۰۳۔ بعض جگہ جہیز کے پلنگ میں چاندی کے پائے، چاندی کی سُرمہ دانی، سلائی، کٹورے وغیرہ دیئے جاتے ہیں جس کا استعمال کرنا حرام ہے۔ حدیث شریف میں صاف صاف ممانعت آئی ہے لہٰذا اسکا دینا بھی حرام ہے کیونکہ ایک حرام بات میں مدد دینا اور اسکی موافقت کرنا ہے یہ سب واقعے تو سے اوپر ہیں جن میں سے کسی میں ایک گناہ کسی میں دو کسی میں چار پانچ اور بعض میں تیس تک جمع ہیں اگر ہر واقعہ پیچھے تین تین گناہ کا اوسط رکھو تو یہ شادی تین سو سے کچھ زائد گناہوں کا مجموعہ ہے جس نکاح میں تین سو سے زائد حکم شرعی کی مخالفت ہوئی ہو اسمیں بھلا خیر و برکت کا کیا ذکر۔ غرض یہ سب واقعے ان گناہوں سے بھرے پڑے ہیں۔

(۱) مال کا بیہودہ اڑانا (۲) بیحد ریا و افتخار یعنی نمود اور شان (۳) بیحد پابندی (۴) کافروں کی مشابہت (۵) سودی قرض یا بلاضرورت قرض لینا (۶) انعام و احسان کو زبردستی سے لینا (۷) بے پردگی (۸) شرک اور عقیدے کی خرابی (۹) نمازوں کا قضا ہونا یا مکروہ وقت میں پڑھنا (۱۰) گناہ میں مدد دینا (۱۱) گناہ پر قائم و برقرار رہنا اور اسکو اچھا جاننا جن کی مذمت قرآن و حدیث میں صاف صاف مذکور ہے چنانچہ کچھ تھوڑا سا بیان کیا جاتا ہے۔ ارشاد فرمایا اللہ تعالےٰ نے کہ بیہودہ مت اڑاؤ بیشک اللہ تعالےٰ پسند نہیں کرتے بیہودہ اڑانے والوں کو۔ اور دوسری جگہ فرمایا ہے بیہودہ اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے اور حدیث میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دکھانے کے لئے کوئی کام کرے، دکھائے گا اللہ تعالےٰ اسکو یعنی اسکی رسوائی کو اور جو شخص سنانے کے لئے کوئی کام کرے سنائے گا اللہ تعالیٰ اسکے عیب قیامت کے روز۔ قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حدوں سے آگے مت بڑھو۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو شے شرع میں ضرور نہیں اسکو ضرور سمجھنا اور اس کی بیحد پابندی کرنا برا ہے کیونکہ اس میں خدائی حد سے آگے بڑھنا ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ لعنت فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے اور سود دینے والے کو، اور فرمایا ہے کہ گناہ میں دونوں برابر ہیں۔ اور قرض لینے کے بارے میں بھی حدیثوں میں بہت دھمکیاں اور ممانعت آئی ہے اسلئے بے ضرورت وہ بھی گناہ ہے۔ اور حدیث شریف میں ہے کسی شخص کا مال حلال نہیں ہے بغیر اسکی خوشدلی کے، اس سے معلوم ہوا کہ کسی قسم کی زبردستی کر کے مجبور کر کے دباؤ ڈال کر لینا حرام ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ لعنت کرے اللہ تعالیٰ دیکھنے والے کو اور جسکی طرف دیکھا جائے۔ اس سے بے پردگی کی برائی اور اسکا حرام ہونا ثابت ہوا کہ دیکھنے والے پر بھی لعنت ہے اور جو سامنے آجائے احتیاط سے پردہ نہ کرے اس پر بھی لعنت ہے اور مرد کا غیر عورت کو دیکھنا اور عورت کا غیر مرد کو دیکھنا بھی دونوں گناہ ہیں شرک کی برائی کون نہیں جانتا۔ اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہ سمجھتے تھے بجز نماز کے۔ دیکھو اس سے نماز قضا کرنے کی

کتنی بُرائی نکلی کہ آدمی کا ایمان ہی صحیح اور ٹھیک نہیں رہتا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک دُوسرے کی مدد مت کرو گناہ اور ظلم میں اور حدیث میں ہے کہ جب نیکی کرنے سے تیرا جی خوش ہوا اور بُرا کام کرنے سے جی بُرا ہوا بس تو مومن ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ گناہ کو اچھا جاننا اور اس پر قائم و برقرار رہنا ایمان کا ویران کرنے والا ہے اور حدیث میں خاص کر ان رسوم جہالت کے بارے میں بہت سخت دھمکیاں آئی ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے زیادہ بغض اللہ تعالیٰ کو تین شخصوں کے ساتھ ہے ان میں سے ایک یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اسلام میں آکر جاہلیت کی رسمیں برتنا چاہے، اسکے علاوہ اور بہت سی حدیثیں ہیں ہم زیادہ بیان نہیں کرتے پس مسلمان پر فرض و واجب اور ایمان و عقل کی بات یہ ہے کہ ان رسموں کی بُرائی جب عقل و شرع سے معلوم ہو گئی تو ہمت کر کے سب کو خیر باد کہے اور نام و بدنامی پر نظر نہ کرے بلکہ اسکا تجربہ ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں زیادہ عزت و نیکنامی ہوتی ہے اور ان رسموں کی موقوفی کے دو طریقے ہیں ایک تو یہ کہ سب برادری متفق ہو کر یہ سب بکھیڑے موقوف کر دے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی اسکا ساتھ نہ دے تو خود ہی شروع کرے۔ دیکھا دیکھی اور لوگ بھی ایسا کرنے لگیں گے کیونکہ ان خرافات سے سب کو تکلیف ہے، اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ چند روز میں عام اثر پھیل جائے گا اور ابتداء کرنے کا ثواب قیامت تک ملتا رہے گا مرنے کے بعد بھی ملے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ صاحب جس کو گنجائش ہو وہ کرے جسکو نہ ہو وہ نہ کرے اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو گنجائش والوں کو بھی گناہ کرنا جائز نہیں۔ جب ان رسموں کا گناہ ہونا ثابت ہو گیا پھر گنجائش سے اجازت کب ہو سکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ جب گنجائش والے کرینگے تو اُن کی برادری کے غریب آدمی بھی اپنی حفظ آبرو کے لئے ضرور کرینگے اسلئے ضروری اور انتظام کی بات یہی ہے کہ سب ہی چھوڑ دیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر یہ رسوم موقوف ہو جائیں پھر میل ملاپ کی کوئی صورت ہی نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اوّل تو میل ملاپ کی مصلحت سے گناہ کی بات کسی طرح جائز نہیں ہو سکتی پھر یہ کہ میل ملاپ اسپر موقوف نہیں۔ بلا پابندی رسوم اگر ایک دُوسرے کے گھر جائے یا اسکو بلائے اسکو کھلائے پلائے کچھ امداد و سلوک کرے جیسا یار دوستوں میں راہ و رسم جاری ہے، تو کیا یہ ممکن نہیں بلکہ اب تو ان رسموں کی بدولت بجائے محبت و الفت کے جو کہ میل ملاپ سے اصلی مقصود ہے اکثر رنج و تکرار و شکایت اور پُرانے کینوں کا تازہ کرنا اور تقریب والے کی عیب جوئی، اسکو ذلیل کرنے کے درپے ہونا، اسی طرح کی اور دُوسری خرابیاں دیکھی جاتی ہیں اور چونکہ ایسا لینا دینا کھلانا پلانا دستور کی وجہ سے لازم ہو گیا ہے اسلئے کچھ خوشی و مسرت بھی نہیں ہوتی نہ دینے والے کو کہ وہ ایک بیگار سی اُتر تا ہے نہ لینے والے کو کہ وہ اپنا حق ضروری سمجھتا ہے پھر لُطف کہاں رہا، اسلئے ان ساری خرافات کا موقوف کر دینا واجب ہے۔ منگنی میں زبانی وعدہ کافی ہے نہ حجام کی ضرورت نہ جوڑا اور نشانی اور شیرینی کی حاجت۔ جب دونوں نکاح کے قابل ہو جائیں زبانی یا بذریعہ خط و کتابت کوئی وقت ٹھہرا کر دولہا کو بلائیں۔ ایک اسکا سرپرست اور ایک اسکا خدمتگذار اسکے ساتھ آنا کافی ہے۔ نہ بری کی ضرورت نہ برات کی ضرورت

نکاح کر کے فوراً یا ایک آدھ روز مہمان رکھ کر اسکو رخصت کریں اور اپنی گنجائش کے موافق جو ضروری اور کام کی چیزیں جہیز میں دینا منظور ہوں بلا اوروں کو دکھلائے اور شہرت دیئے اسکے گھر بھیجدیں یا اپنے ہی گھر اسکے سپرد کر دیں نہ سسرال کے جوڑے کی ضرورت نہ چوتھی بہوڑے کی حاجت پھر جب چاہیں دولہن والے بلالیں اور جب موقع ہو دولہا والے بلالیں اپنے اپنے کمینوں کو گنجائش کے موافق خود ہی دیدیں۔ نہ یہ اُن سے دلائیں نہ وہ ان سے۔ منہ بر ہاتھ رکھنا بھی کچھ ضرور نہیں بکھیر بھی فضول ہے اگر توفیق ہو شکریہ میں حاجتمندوں کو دیدو کسی کام کے لئے قرض مت لو البتہ ولیمہ مسنون ہے وہ بھی خلوص نیت و اختصار کے ساتھ نہ کہ فخر و اشتہار کے ساتھ ورنہ ایسا ولیمہ بھی جائز نہیں حدیث میں ایسے ولیمہ کو شر الطعام فرمایا گیا ہے یعنی یہ بڑا ہی بُرا کھانا ہے اسلئے نہ ایسا ولیمہ جائز نہ اسکا قبول کرنا جائز۔ اس سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ اکثر کھانے جو برادری کو کھلاتے جاتے ہیں اسکا کھانا اور کھلانا کچھ بھی جائز نہیں۔ دیندار کو چاہیئے کہ نہ خود ان رسموں کو کرے اور جس تقریب میں یہ رسمیں ہوں ہرگز وہاں شریک نہ ہو بلکہ صاف انکار کر دے۔ برادری کنبے کی رضامندی اللہ تعالیٰ کی ناراضی کے روبرو کچھ کام نہ آویگی۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایسی توفیق عطا فرمائے۔

مہر زیادہ بڑھانے کا بیان

انہی رسوم میں سے مہر زیادہ ٹھہرانے کی رسم ہے جو خلاف سنّت ہے۔ حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ نے فرمایا کہ خبردار مہر بڑھا کر مت ٹھہراؤ اسلئے کہ اگر یہ عزت کی بات ہوتی دُنیا میں اور تقوی کی بات ہوتی اللہ کے نزدیک تو تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اسکے زیادہ مستحق تھے مجھ کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بی بی سے نکاح کیا ہو یا کسی صاحبزادی کا نکاح کیا ہو بارہ اوقیہ سے زیادہ پر۔ اور بعضی روایتوں میں ساڑھے بارہ اوقیہ آئے ہیں بعض کہتے ہیں کہ بڑا مہر اسلئے مقرر کرتے ہیں تاکہ شوہر چھوڑ نہ سکے یہ عذر بالکل لغو ہے۔ اول تو جن کو چھوڑنا ہوتا ہے چھوڑ ہی دیتے ہیں پھر جو کچھ بھی ہو اور جو مہر کے تقاضے کے خوف سے نہیں چھوڑتے وہ چھوڑنے سے بدتر کر دیتے ہیں یعنی نہ طلاق دیتے ہیں نہ پاس رکھتے ہیں بیچ ادھر میں ڈال رکھا نہ ادھر کی نہ ادھر کی۔ اس کا کوئی کیا کر لیتا ہے پر سب فضول عذر ہیں اصل یہ ہے کہ افتخار کے لئے ایسا کرتے ہیں کہ خوب شان ظاہر ہو۔ سو فخر کے لئے کوئی کام کرنا گو اصل میں وہ کام جائز ہو حرام ہو جاتا ہے تو بھلا اس کا کیا کہنا جو خود بھی سنّت کے خلاف اور مکروہ ہو وہ تو اور بھی منع اور بُرا ہو جائے گا سنّت تو یہی ہے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں اور صاحبزادیوں کا سا ٹھہرائے اور خیر اگر ایسا ہی زیادہ باندھنے کا شوق ہے تو ہر شخص کی حیثیت کے موافق مقرر کریں۔ اس سے زیادہ نہ کریں۔

نبی علیہ السّلام کی بیبیوں اور بیٹیوں کے نکاح کا بیان

حضرت فاطمہ زہرا رضؓ کا نکاح

اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضورؐ سے اس دولتِ عظمیٰ کی درخواست کی۔ آپ نے کم عمر ہونے کا عذر فرما دیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرماتے ہوتے خود حاضر ہو کر زبانی عرض کیا۔ آپ پر فوراً حکمِ الٰہی آیا اور آپ نے اُن کی عرض کو قبول کر لیا (اس سے معلوم ہوا کہ منگنی میں یہ تمام بکھیڑے جن کا آج کل رواج ہے سب لغو اور سُنّت کے خلاف ہیں بس زبانی پیغام اور زبانی جواب کافی ہے) اسوقت عمر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ساڑھے پندرہ سال اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اکیس ۲۱ برس کی تھی (اس سے معلوم ہوا کہ اس عمر کے بعد نکاح میں توقف کرنا اچھا نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دولہا دولہن کی عُمر میں جوڑ ہونے کا لحاظ بھی رکھنا مناسب ہے اور بہتر یہ ہے کہ دولہا عمر میں کسی قدر دُولہن سے بڑا ہو) حضورؐ نے ارشاد فرمایا، اے انسؓ جاؤ اور ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و طلحہؓ و زبیرؓ اور ایک جماعتِ انصار کو بلا لاؤ (تو اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کی مجلس میں اپنے خاص لوگوں کو بلانا کچھ مضائقہ نہیں اور حکمت اس میں یہ ہے کہ نکاح کی شہرت ہو جائے جو کہ مقصود ہے مگر اس اجتماع میں اہتمام و کوشش نہ ہو۔ وقت پر بلا تکلف جو دو چار آدمی قریب نزدیک کے ہوں جمع ہو جائیں) یہ سب صاحب حاضر ہو گئے اور آپ نے ایک خطبہ پڑھ کر نکاح کر دیا (اس سے معلوم ہوا کہ باپ کا چھپے چھپے پھرنا یہ بھی خلافِ سنت ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ باپ خود اپنی لڑکی کا نکاح پڑھ دے) اور چار سو مثقال چاندی مہر مقرر ہوا جس کی مقدار کا تخمینہ صہ۲۴ کے حاشیہ میں آ چکا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مہر لمبا چوڑا مقرر کرنا بھی خلافِ سُنّت ہے، بس مہر فاطمی کافی اور برکت کا باعث ہے (اور اگر کسی کو وسعت نہ ہو تو اس سے بھی کم مناسب ہے) پھر آپ نے ایک طبق میں خُرمے لے کر حاضرین کو پہنچا دیئے (پھر حضورؐ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت اُم ایمنؓ کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے گھر بھیج دیا) بہنو دیکھو! یہ دونوں جہان کی شہزادی کی رخصتی ہے جس میں نہ دھوم نہ دھام نہ میانہ نہ پالکی نہ بکھیر۔ نہ آپ نے حضرت علیؓ سے کمینوں کا خرچ دلوایا نہ کنبہ برادری کا کھانا کیا۔ ہم لوگوں کو بھی لازم ہے کہ اپنے پیغمبر دونوں جہان کے سردار کی پیروی کریں۔ اور اپنی عزت کو حضورؐ کی عزت سے بڑھ کر نہ سمجھیں (نعوذ باللہ منہ) پھر حضورؐ خود اُن کے گھر تشریف لائے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پانی منگایا وہ ایک لکڑی کے پیالہ میں پانی لائیں (اس سے معلوم ہوا کہ نئی دلہنوں کو شرم میں اس قدر زیادتی کرنا کہ چلنا پھرنا اپنے ہاتھ سے کوئی کام کرنا عیب سمجھا جائے یہ بھی سنّت کے خلاف ہے) حضرت نے اپنی کُلی اُس میں ڈال دی اور حضرت فاطمہؓ کو فرمایا کہ ادھر منہ کرو اور آنکے سینہ مبارک اور سر مبارک پر تھوڑا پانی چھڑکا اور

دُعا کی کہ الٰہی ان دونوں کی اولاد کو شیطانِ مردود سے آپ کی پناہ میں دیتا ہوں پھر فرمایا کہ ادھر پیٹھ کرو اور آپ نے اُن کے شانوں کے درمیان پانی چھڑکا اور پھر وہی دُعا کی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے پانی منگایا اور یہی عمل اُنکے ساتھ بھی کیا مگر پیٹھ کی طرف پانی نہیں چھڑکا (مناسب ہے، کہ دولہا دولہن کو جمع کر کے یہ عمل کیا کریں کہ برکت کا سبب ہے) ہندوستان میں ایسی بُری رسم ہے کہ باوجود نکاح ہو جانے کے بھی دولہا دولہن میں پردہ رہتا ہے۔ پھر ارشاد ہوا کہ بسم اللہ برکت کے ساتھ اپنے گھر جاؤ اور ایک روایت میں ہے کہ نکاح کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعد عشاء حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لائے اور برتن میں پانی لے کر اس میں اپنا لعاب مبارک ڈالا اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر دُعا کی پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہؓ کو آگے پیچھے حکم فرمایا کہ اسکو پئیں اور وضو کریں پھر دونوں صاحبوں کے لئے طہارت اور آپس میں محبت رہنے کی اور اولاد میں برکت ہونے کی اور خوش نصیبی کی دُعا فرمائی اور فرمایا کہ جاؤ آرام کرو (اگر داماد کا گھر قریب ہو تو یہ عمل کرنا بھی باعثِ برکت ہے) اور جہیز حضرت سیدۃ النساء کا یہ تھا، دو چادر یمانی جو مُوسی کے طور پر ہوتی تھیں دو نہالی جن میں السی کی چھال بھری تھی اور چار گدّے، دو بازو بند چاندی کے اور ایک کملی، اور ایک تکیہ اور ایک پیالہ اور ایک چکی اور ایک مشکیزہ اور پانی رکھنے کا برتن یعنی گھڑا۔ اور بعض روایتوں میں ایک پلنگ بھی آیا ہے (بیبیو جہیز میں تین باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیئے اوّل اختصار کہ گنجائش سے زیادہ تردد نہ کرو دوسرے ضرورت کا لحاظ کہ جن چیزوں کی سردست ضرورت ہو وہ دینا چاہیئے۔ تیسرے اعلان و اظہار نہ ہونا چاہیئے کیونکہ یہ تو اپنی اولاد کے ساتھ سلوک و احسان ہے دُوسروں کو دکھلانے کی کیا ضرورت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے جو ابھی بیان ہوا تینوں باتیں ثابت ہیں (اور حضور نے کام اس طرح تقسیم فرمایا کہ باہر کا کام حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذمہ اور گھر کا کام حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ذمہ) نہیں معلوم ہندوستان کی شریف زادیوں میں گھر کے کاروبار سے عار کیوں کی جاتی ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ولیمہ کیا جس میں یہ سامان تھا کئی صاع جو کی روٹی پکی ہوئی اور کچھ خرمے کچھ مالیدہ (ایک صاع انگریزی سیر سے ایک چھٹانک اُوپر ساڑھے تین سیر ہوتا ہے) پس ولیمہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ بلا تکلف و بلا تفاخر اختصار کے ساتھ جس قدر میسّر ہو اپنے خاص لوگوں کو کھلاوے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کا نکاح

حضرت خدیجہؓ کا مہر پانسو درم یا اس قیمت کے اونٹ تھے جو ابو طالب نے اپنے ذمّے رکھے اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر کوئی برتنے کی چیز تھی جو دس درم کی تھی۔ اور حضرت جویریہؓ کا مہر چار سو درہم تھے اور حضرت اُم حبیبہؓ کا مہر چار سو دینار تھے جو حبشہ کے بادشاہ نے اپنے ذمّہ رکھے اور حضرت سودہؓ کا مہر چار سو درہم تھے اور ولیمہ حضرت اُم سلمہؓ کا کچھ جو

کا کھانا تھا اور حضرت زینبؓ بنتِ جحش کے ولیمہ میں ایک بکری ذبح ہوئی تھی اور گوشت روٹی لوگوں کو کھلایا گیا اور حضرت صفیہؓ کی دفعہ جو جو کچھ صحابہؓ کے پاس حاضر تھا سب جمع کر لیا گیا یہی ولیمہ تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا ولیمہ وہ خود فرماتی ہیں نہ اونٹ ذبح ہوا نہ بکری، سعد بن عبادہ کے گھر سے ایک پیالہ دودھ کا آیا تھا بس وہی ولیمہ تھا۔

شرع کے موافق شادی کا ایک نیا قصہ

یہ قصہ اس غرض سے لکھا جاتا ہے کہ اکثر لوگ رسموں کی برائی سُن کر پوچھتے ہیں کہ جب رسمیں نہ ہوں تو پھر کس طریقہ سے شادی کریں۔ اس کا جواب مہر زیادہ بڑھانے کے بیان سے ذرا پہلے گذر چکا ہے کہ کس طرح شادی کریں اور پھر ہم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں اور بیبیوں کی شادی کا قصہ بھی ابھی لکھ دیا ہے سمجھدار آدمی کے واسطے کافی ہے۔ مگر پھر بھی بعضے کہنے لگتے ہیں کہ صاحب اس زمانہ کی اور بات تھی آجکل کر کے دکھلاؤ تو دیکھیں۔ اور نرے زبانی طریقے بتلانے سے کیا ہوتا ہے۔ اس قصے سے یہ معلوم ہو جائے گا کہ آجکل بھی اس طرح شادی ہو سکتی ہے پھر یہ قصہ نہ مولویوں اور درویشوں کے خاندان کا ہے اور نہ کسی غریب آدمی کا ہے نہ کسی چھوٹی قوم کا ہے۔ دونوں طرف ماشاء اللہ خوب کھاتے پیتے دنیاداری برتنے والے شریف آبرو دار گھروں کا ہے اسواسطے کوئی یوں بھی نہیں کہہ سکتا کہ مولوی درویش لوگوں کی اور بات ہے یا یہ کہ ان کے پاس کچھ تھا ہی نہیں۔ اس مجبوری کو شرع کے موافق کر لیا۔ اس قصے سے سارے شبہے جاتے رہینگے۔ اسی سال کی بات ہے کہ ضلع مظفر نگر کے دو قصبوں میں ایک قصبے میں دولہا والے ایک میں دولہن والے ہیں، مدتوں سے دونوں طرف دلوں میں بڑے بڑے حوصلے تھے لیکن عین وقت پر خدائے تعالیٰ نے دونوں کو ہدایت کی کہ شرع کا حکم سُن کر اپنے سب خیالات کو دل سے نکال کر خدا و رسول کے حکم کے موافق تیار ہو گئے۔ نہ شادی کی تاریخ مقرر کرنے کو یا مہندی لے جانے کو یا جوڑا لے جانے کو نائی بھیجا گیا نہ اسکے متعلق کوئی رسم برتی گئی، نہ دولہن کے بٹنا ملنے کے واسطے بیبیاں جمع کی گئیں، خود ہی گھر والیوں نے مَل دَل دیا۔ نہ دولہا یا دولہن والے گھروں میں کسی کو مہمان بُلایا، نہ کسی عزیز و قریب کو اطلاع کی۔ شادی سے پانچ چھ روز پہلے خط کے ذریعہ سے شادی کا دن ٹھہر گیا۔

دولہا اور دولہا کے ساتھ ایک اسکا بڑا بھائی تھا، دولہن کے ولی شرعی نے اس بڑے بھائی کو رقعہ کے ذریعہ سے نکاح کی اجازت دی تھی اور ایک ملازم کار خدمت کیلئے تھا اور ایک کم عمر بھتیجا اس مصلحت سے ساتھ لیا تھا کہ شاید کوئی ضروری بات گھر میں کہلا بھیجنے کی ضرورت ہو تو یہ بچہ پردے کے قابل نہیں ہے۔ بے تکلف گھر میں جا کر کہدے کہ بس کل اتنے آدمی تھے جو کرایہ کی ایک بہلی میں بیٹھ کر جمعہ کے دن دولہن کے گھر پہنچ گئے۔ دولہن کا جوڑا ان ہی لوگوں کے ساتھ تھا اور دولہا اپنے گھر کے کپڑے پہنے ہوئے تھا وہاں پہنچکر ملنے والوں کو کہلا بھیجا گیا کہ جمعہ کی نماز کے بعد نکاح ہوگا۔ نماز جمعہ کے قریب دولہا کا جوڑا گھر میں سے

آ گیا اسکو پہن کر جامع مسجد میں چلے گئے۔ بعد نماز جمعہ اول مختصر سا وعظ ہوا جس میں رسموں کی خرابیوں کا بیان تھا۔ اس وعظ میں جتنے آدمی تھے خوب سمجھ گئے۔ بعد وعظ کے نکاح پڑھا گیا اور چھوارے باہر اور گھر میں تقسیم ہوئے جو لوگ نہ آ سکے تھے ان کے گھر بھی بھیج دیئے۔ عصر سے پہلے سب کام پورا ہو گیا بعد مغرب کے دولہا والوں کو ہمیشہ کے وقت پر نفیس کھانا کھلایا گیا اور عشاء کے بعد عورتوں کو ویسا ہی وعظ سنایا گیا اُن پر بھی خوب اثر ہوا اور وقت پر چین سے سو رہے، اگلے روز تھوڑا ہی دن چڑھا تھا کہ دولہن کو ایک بہلی میں بٹھا کر رخصت کر دیا گیا ہمراہی میں ایک رشتہ دار بی بی اور خدمت کے لئے ایک نائن تھی۔ یہ بہلی دولہن کے جہیز میں ملی تھی اور پالکی یا میانہ وغیرہ کی کوئی پابندی نہیں کی گئی اور جہیز بھی ساتھ نہیں کیا گیا۔ دولہن والوں نے اپنے کمینوں کو اپنے پاس سے انعام دیا۔ اور دولہا والوں نے سلامی کا روپیہ بھی نہیں لیا۔ بجائے بکھیر کے جو کہ دولہن کے سر پر ہوتی ہے بعض مسجدوں میں اور غریب غرباء کے گھروں میں روپے پیسے بھیج دیئے گئے ظہر کے وقت دولہا کے گھر آ پہنچے۔ دولہن کی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی جو بیبیاں دولہن کو دیکھنے آئیں اُن سے منہ دکھائی نہیں لی گئی۔ اگلے دن ولیمہ کے لئے کچھ تو بازار سے عمدہ مٹھائی منگا کر اور کچھ کھانا دو طرح کا گھر میں پکوا کر مناسب مناسب جگہوں میں اپنے دوستوں اور ملنے والوں اور غریب غرباء اور نیک بخت اور طالب علموں کے لئے بھیج دیا گیا گھر پر کسی کو نہیں بلایا گیا۔ دولہن والوں کی طرف سے چوتھی کی رسم کے لئے کوئی نہیں آیا۔ تیسرے دن دولہا اور دولہن اسکے میکے چلے گئے اور ایک ہفتہ رہ کر پھر دولہا کے گھر آ گئے تو اس وقت کچھ اسباب جہیز بھی ساتھ لے آئے اور کچھ پھر بھی دوسرے وقت بلانے کے لئے وہاں ہی چھوڑ آئے۔ اسوقت دولہن اتفاق سے میانہ میں سوار تھی۔ دولہا کے کمینوں کو جو کچھ رسم کے موافق ملتا اس سے زیادہ انعام ان کو تقسیم کر دیا گیا۔ غرض ایسی چین امن سے شادی ہو گئی کہ کسی کو نہ کوئی تکلیف ہوئی اور نہ کوئی طوفان ہوا۔ میں بھی اوّل سے آخر تک اس شادی میں شریک رہا۔ اسقدر حلاوت اور رونق تھی کہ بیان میں نہیں آتی۔ خدا کے فضل سے سب دیکھنے والے خوش ہوئے اور بہت لوگ تیار ہو گئے کہ ہم بھی یوں ہی کرینگے۔ چنانچہ اسکے بعد دولہن کے خاندان میں ایک شادی اور ہوئی وہ اس سے بھی سادی تھی۔ اگر زیادہ سادگی نہ ہو سکے تو اسی طرح کر لیا کرو جیسا اس قصے میں تم نے پڑھا ہے اللہ تعالیٰ توفیق بخشیں۔ آمین یارب العالمین۔

بیوہ کے نکاح کا بیان

ان ہی بیہودہ رسموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بیوہ عورت کے نکاح کو بُرا اور عار سمجھتے ہیں خاصکر شریف لوگ اس میں زیادہ مبتلا ہیں شرعاً اور عقلاً جیسا پہلا نکاح ویسا دوسرا۔ دونوں میں فرق سمجھنا محض بے وجہ اور بے تُکی بات ہے۔ صرف ہندوؤں کے میل جول اور کچھ جائیداد کی محبت سے یہ خیال جم گیا ہے، ایمان اور عقل کی بات یہ ہے کہ جس طرح پہلے نکاح

کو بے روک ٹوک کر دیتے ہیں اسی طرح دوسرا نکاح بھی کر دیا کریں۔ اگر دوسرے نکاح سے دل تنگ ہوتا ہے تو پہلے نکاح سے کیوں نہیں ہوتا۔ عورتوں کی ایسی بُری عادت ہے کہ خود کرنا اور رغبت دلانا تو درکنار۔ اگر کوئی خدا کی بندی خدا اور رسول کا حکم سر آنکھوں پر رکھ کر کر بھی لے تو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں، بات بات میں طعنہ دیتی ہیں۔ ہنستی ہیں ذلیل کرتی ہیں غرضکہ کسی بات میں بے چوٹ کئے نہیں رہتیں یہ بڑا گناہ ہے بلکہ اسکو عیب سمجھنے میں کفر کا خوف ہے کیونکہ شریعت کے حکم کو عیب سمجھنا اسکے کرنے والے کو حقیر و ذلیل جاننا کفر ہے۔ خیال کرنے کی بات ہے کہ ہمارے پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی بیبیاں تھیں حضرت عائشہؓ کے علاوہ کوئی بھی کنواری نہ تھی۔ ایک ایک دو دو نکاح پہلے ہو چکے تھے تو کیا نعوذ باللہ نعوذ باللہ ان کو بھی برا کہو گی۔ کیا توبہ توبہ تمہاری شرافت ان سے بھی بڑھ گئی کہ جو کام انہوں نے کیا، خدا و رسولؐ نے جس کا حکم کیا اسکے کرنے سے تمہاری عزت گھٹ جائے گی، آبرو میں بٹہ لگ جائے گا، ناک کٹ جائے گی۔ تو یوں کہو کہ مسلمان ہونا ہی تمہارے نزدیک بے عزتی کی بات ہے۔ خوب یاد رکھو کہ جب تک اس خیال کو اپنے دل سے دور نہ کرو گی اور پہلے اور دوسرے نکاح کو یکساں نہ سمجھو گی تب ہرگز تمہارا ایمان درست اور ٹھیک نہ ہوگا اسلئے اس خیال کے مٹانے میں بڑی کوشش کرنی چاہیئے اور سوائے اسکے اور کوئی کوشش کارگر نہیں ہو سکتی کہ ننگ و ناموس کو دل سے نکال کر رسم و رواج کو طاق پر رکھ کر اللہ و رسول کو راضی اور خوش کرنے کیلئے فوراً بیوہ عورتوں کا نکاح کر دیا کرو۔ انکار کرے تو اسکو رغبت دلاؤ کوشش کرو، دباؤ ڈالو غرض جس طرح بن پڑے نکاح کر دو اور خوب سمجھ لو کہ یہ انکار سب کا ظاہری انکار ہے جو فقط رواج کی وجہ سے ہوتا ہے رواج نہ ہو تو کوئی انکار نہ کرے جب تک ایسا نہ کرو گی، اور عام طور پر اس کا رواج نہ پھیلے گا ہرگز دل کا چور نہ نکلے گا۔

حدیث میں ہے جو کوئی میرے چھوٹے ہوئے طریقے کو پھر پھیلائے اور جاری کرے اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ اسلئے بیوہ عورتوں کے نکاح میں جو کوئی کوشش کرے گا اور اسکا رواج پھیلائے گا اور جو بیوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لئے اور رواج پڑنے کے لئے اپنا نکاح کرے گی وہ سو شہیدوں کا ثواب پائیگی۔ کیا تم کو ان پر ترس نہیں آتا۔ ان کا حال دیکھ دیکھ کر تمہارا دل نہیں کڑھتا کہ ان کی عمر برباد اور وہ مٹی میں ملی جاتی ہیں۔

تیسرا باب

ان رسموں کے بیان میں جن کو لوگ ثواب اور دین کی بات سمجھ کر کرتے ہیں۔

فاتحہ کا بیان

پہلے یہ سمجھو کہ فاتحہ یعنی مردے کو ثواب پہنچانے کا طریقہ کیا ہے؟ سو اسکی حقیقت شرع میں فقط اتنی ہے کہ کسی

نے کوئی نیک کام کیا اس پر جو کچھ ثواب اسکو ملا اُسنے اپنی طرف سے وہ ثواب کسی دُوسرے کو دے دیا کہ یا اللہ میرا یہ ثواب فلاں کو دے دیجئے اور پہنچا دیجئے۔ مثلاً کسی نے خدا کی راہ میں کچھ کھانا یا مٹھائی یا روپیہ پیسہ کپڑا وغیرہ دیا اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ جو کچھ اسکا ثواب مجھے ملا ہے وہ فلاں کو پہنچا دیجئے۔ یا ایک آدھ پارہ قرآن مجید یا ایک آدھ سورت پڑھی اور اسکا ثواب بخش دیا چاہے وہ نیک کام آج ہی کیا ہو یا اس سے پہلے عمر بھر میں کبھی کیا تھا دونوں کا ثواب پہنچ جاتا ہے۔ اتنا تو شرع سے ثابت ہے۔ اب دیکھو جاہلوں نے اس میں کیا کیا بکھیڑے شامل کئے ہیں اوّل تھوڑی سی جگہ لیپتے ہیں اس میں کھانا رکھتے ہیں بعض بعض کھانے کے ساتھ پانی اور پان بھی رکھتے ہیں پھر ایک شخص کھانے کے سامنے کھڑا ہو کر کچھ سورتیں پڑھتا ہے اور نام بنام سب مُردوں کو بخشتا ہے اس من گھڑت طریقے میں یہ خرابیاں ہیں۔

۱۔ بڑی خرابی اس میں یہ ہے کہ سارے جاہلوں کا یہ عقیدہ ہے کہ بغیر اسطرح پہنچائے ثواب ہی نہیں پہنچتا۔ چنانچہ ایک ایک کی خوشامد کرتے پھرتے ہیں جب تک کوئی اسطرح فاتحہ نہ کر دے تب تک وہ کھانا کسی کو نہیں دیا جاتا۔ کیونکہ اب تک تو اب تو پہنچا ہی نہیں پھر کسی کو کیونکر دیا جائے۔ بعض وقت غیر محرم کو گھر میں بُلا کر فاتحہ دلاتی ہیں جو شرعاً ناجائز ہے خود میں نے دیکھا ہے کہ جب بہت سے مُردوں کو دلانا مقصود ہوتا ہے جن کے نام بتلا دینے سے یاد نہیں رہ سکتے وہاں فاتحہ دینے والے کو حکم ہوتا ہے کہ جب تو سب پڑھ چکے تو ہوں کر دینا بس ہوں کرنے کے وقت ایک ایک نام بتلا کر اس سے کہلایا جاتا ہے اور یہ سمجھتی ہیں کہ اس وقت جس کا نام یہ لے گا اُسی کو ثواب ملے گا جسکا نہ لے گا اُسکو نہ ملے گا حالانکہ ثواب بخشنے کا اختیار خود کھانے کے مالک کو ہے نہ اُس پڑھنے والے کو۔ اسکے نام لینے سے کچھ نہیں ہوتا۔ خود یہ جس کو چاہے ثواب بخشے جسکو چاہے نہ بخشے یہ سب عقیدے کی خرابی ہے۔ بعض کم علم یُوں کہتے ہیں کہ ثواب تو بغیر اسکے بھی پہنچ جاتا ہے لیکن اسوقت سورتیں اسلئے پڑھ لیتے ہیں کہ دوہرا ثواب پہنچ جائے ایک کھانے کا دُوسرا قرآن مجید کا اس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہی مطلب ہے تو خاص اسوقت پڑھنے کی کیا وجہ۔ جو قرآن مجید تم نے صبح کو تلاوت کیا ہے بس اسی کو اسکے ساتھ بخش دیا ہوتا۔ اگر کوئی شخص اسوقت نہ پڑھے پہلے کا پڑھا ہوا ایک آدھ پارہ یا پُورا قرآن مجید بخش دے یا یُوں کہے اچھا مٹھائی تقسیم کر دو میں پھر پڑھ کے بخش دوں گا تو کبھی کوئی نہ مانے گا، یا کوئی اس کھانے اور مٹھائی کے پاس نہ آوے وہیں دُور بیٹھا بیٹھا پڑھ دے تب بھی کوئی نہیں مانتا۔ پھر اس صورت میں دُوسرے سے فاتحہ کرانے کے کوئی معنی ہی نہیں کیونکہ قرآن مجید پڑھنے کا ثواب اُسی پڑھنے والے کو ہوگا تو تمہاری طرف سے تو بہر حال فقط مٹھائی کا ثواب پہنچا یہ اچھی زبردستی ہے کہ جب ہم ایک ثواب بخشیں تو کچھ نہ کچھ وہ بھی بخشے۔

۲۔ لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ صرف اس طرح پڑھ کر بخش دینے سے ثواب پہنچ جاتا ہے کھانا خیرات کرنے کی ضرورت نہیں

چنانچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی اور بزرگ کا فاتحہ دلا کر خود کھا جاتے ہیں گیارھویں وغیرہ کی مٹھائی اگر تقسیم بھی کیجاتی ہو تو کس کو فلانے نواب صاحب تحصیلدار صاحب پیشکار صاحب تھانیدار صاحب وغیرہ یار دوستوں کو بھیجی جاتی ہے ہم نے کہیں نہیں سنا نہ دیکھا کہ سب بیبی فقراء اور مسکینوں کو خیرات کر دی گئی ہو۔ پس معلوم ہوا کہ یہی عقیدہ ہے کہ اس طرح پڑھ کر بخش دینے سے اس کا ثواب پہنچے گا سو یہ اعتقاد خود غلط اور گناہ ہے اسلئے کہ خود وہ چیز تو پہنچتی ہی نہیں البتہ اسکا ثواب پہنچتا ہے تو جن کو بخشا انکو بھی نہیں پہنچا البتہ ایک دو سورت جو پڑھی ہیں صرف اسی کا ثواب پہنچا سو اگر ان ہی کا ثواب بخشنا تھا تو اس مٹھائی یا کھانے کا بکھیڑا ناحق کیا۔ خواہ مخواہ روپے دو روپے کا مفت احسان رکھا۔ اگر کہو کہ نہیں صاحب فقیروں کو بھی اس میں سے دے دیتے ہیں تو جواب یہ ہے کہ فقیروں کو دیا بہت سے بہت دس پانچ کو دیا تو اس سے کیا ہوتا ہے مقصود تو پورے روپے کی مٹھائی کا ثواب بخشنا ہے اگر فقط اتنی ہی جلیبیوں کا ثواب بخشنا تھا تو روپے کا نام کیوں کیا اور جن کو دیا جاتا ہے ان کو خیرات کے نام سے نہیں دیا جاتا بلکہ تبرک اور ہدیہ سمجھ کر دیتے ہیں چنانچہ اگر ان کو کچھ خیرات دو تو ہرگز نہ لیں بلکہ برا مانیں لہٰذا آج کل کے رواج کے اعتبار سے یہ فعل بالکل لغو اور بے معنی ہے۔

۳۔ اچھا ہم نے مانا کہ فاتحہ کے بعد وہ کھانا محتاج ہی کو دے دیا تو ہم کہتے ہیں کہ محتاج کو دینے اور کھلانے سے پہلے ثواب بخشنے کا کیا مطلب ، تم کو تو ثواب اسی وقت ملے گا جب فقیر کو دے دو یا کھلا دو۔ ابھی تم ہی کو ثواب نہیں ملا تو اس بیچارے مردے کو کیا بخشا۔ غرض اس فعل کی کوئی بات ٹھکانے کی نہیں۔

۴۔ بعض کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ خود وہ چیز پہنچ جاتی ہے چنانچہ کھانے کے ساتھ پانی اور پان اور بعضے حقہ بھی اسی واسطے رکھتے ہیں کہ کھانا کھا کر پانی کہاں پاوینگے پھر منہ بد مزہ ہوگا اسلئے پان کی ضرورت پڑے گی۔ خدا کی پناہ جہالت کی بھی حد ہوگئی یہ بھی خیال رکھتی ہیں کہ جو چیز اسکو زندگی میں پسند تھی اس پر فاتحہ ہو چھوٹے بچے کی دودھ پر فاتحہ ہو مجھے خوب یاد ہے کہ ایک مرتبہ شب برات کی فاتحہ پر ایک بڑھیا نے کئی پھلجھڑیاں رکھ دی تھیں اور کہا تھا کہ ان کو آتشبازی کا بڑا شوق تھا خود کہو کہ یہ عقیدے کی خرابی ہے یا نہیں۔

۵۔ یہ بھی خیال ہے کہ اس وقت انکی روح آتی ہے چنانچہ لوبان وغیرہ خوشبو سلگانے کا یہی منشا ہے گو سب کا یہ خیال نہ ہو۔

۶۔ پھر جمعرات کی قید اپنی طرف سے لگالی۔ جب شریعت سے سب دن برابر ہیں تو خاص جمعرات ہی کو فاتحہ کا دن سمجھنا شرعی حکم کو بدلنا ہے یا نہیں۔ پھر اس قید سے ایک یہ بھی خرابی پیدا ہوگئی ہے کہ لوگ یہ سمجھنے لگے کہ مردوں کی روحیں جمعرات کو اپنے اپنے گھر آتی ہیں اگر کچھ ثواب مل گیا تو خیر نہیں تو خالی ہاتھ لوٹ جاتی ہیں۔ یہ محض غلط خیال ہے اور بلا دلیل ایسا عقیدہ رکھنا گناہ ہے اسی طرح کوئی تاریخ مقرر کرنا اور یہ سمجھنا کہ اس میں زیادہ ثواب ملیگا محض گناہ کا عقیدہ ہے۔

۷۔ اکثر عوام کی عادت ہے، کہ بہت کھانے میں سے تھوڑا سا کھانا کسی طباق میں یا خوان میں رکھ کر اسکو سامنے رکھ کر فاتحہ کرتے ہیں اس میں اُن خرابیوں کے علاوہ ایک بات پُوچھنا ہے کہ فقط اتنے ہی کھانے کا ثواب بخشنا ہے یا سارے کھانے کا' فقط اتنے ہی کھانے کا ثواب بخشنا تو یقیناً منظور نہیں پس ضرور یہی کہو گی کہ سب کا ثواب پہنچانا منظور ہے پس ہم کہتے ہیں کہ پھر فقط اتنے پر کیوں فاتحہ دلایا اس سے تو تمہارے قاعدے کے موافق صرف اس طباق کا ثواب پہنچنا چاہیئے باقی تمام کھانا ضائع گیا اور فضول رہا۔ اگر یُوں کہو کہ اسکا سامنے رکھنا کچھ ضروری نہیں صرف نیت کافی ہے تو پھر اس طباق کے رکھنے کی کیا ضرورت ہوئی اس میں بھی نیت کافی تھی، یہ تو توبہ توبہ حق تعالیٰ کو نمونہ دکھلانا ہے کہ دیکھئے اس قسم کا کھانا دیگ میں ہے اس کا ثواب بخش دیجئے۔ نعوذ باللہ منہ!

۸۔ پھر اگر ثواب پہنچانے کے لئے اسکا سامنے رکھ کر پڑھنا ضروری ہے تو اگر روپیہ پیسہ یا کپڑا غلّہ وغیرہ ثواب بخشنے کیلئے دیا جائے اسپر فاتحہ کیوں نہیں پڑھتی ہو اور اگر یہ ضروری نہیں تو کھانے اور مٹھائی میں کیوں ایسا کرتی اور ضروری سمجھتی ہو۔

۹۔ پھر ہم پُوچھتے ہیں کہ زمین لیپنے کی کیا ضرورت پڑی وہ نجس تھی یا پاک۔ اگر ناپاک تھی تو لیپنے سے پاک نہیں ہوئی بلکہ اور زیادہ نجس ہو گئی کہ پہلے تو خشک ہونے کی وجہ سے پیالے وغیرہ میں لگنے کا شبہ نہ تھا، اب وہ برتن بھی نجس ہو جائینگے اور اگر پاک تھی تو لیپنا محض فضول حرکت ہے یہ بھی گویا ہندوؤں کا چوکا ہوا تو نعوذ باللہ مُردوں کو چوکے میں بٹھا کر کھانا کھلاتی ہیں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ۔ اسی طرح جس فاتحہ میں زیادہ اہتمام ہوتا ہے اُسمیں چولھا وغیرہ لیپا جاتا ہے اسکا بھی یہی حال ہے

۱۰۔ بزرگوں کی فاتحہ میں ساری چیزیں اچھوتی ہوں، کورے گھڑے کورے برتن نکالے جائیں اُن میں پانی کنوئیں سے بھر کر آئے، گھر کا پانی نہ لگنے پاتے اور اسکو کوئی نہ چھوئے نہ ہاتھ ڈالے نہ اس میں سے کوئی پئے نہ جُھٹالے سینی خُوب دھو کر شکر لائے۔ غرض گھر کی سب چیزیں نجس ہیں یہ عجیب خلافِ عقل بات ہے اگر وہ سچ مچ نجس ہیں تو اُن کو اپنے استعمال میں کیوں لاتی ہو ورنہ اس سارے پکھنڈ کی کیا ضرورت شرعی حکم فقط اتنا ہے کہ جس چیز کا خود کھانا جائز اُسے فقیر کو دینا بھی جائز اور جب فقیر کو دیدیا تو اب ثواب بخش دینا جائز۔ پھر یہ ساری باتیں لغو اور خلافِ عقل ہوئیں یا نہیں اگر کہو کہ صاحب وہ بڑی درگاہ ہے بزرگ لوگ ہیں اُن کے پاس چیز احتیاط سے بھیجنا چاہیئے۔ تو جواب یہ ہے کہ اوّل تو اللہ تعالیٰ کے یہاں اس ظاہری احتیاط اور طہارت کی کچھ قدر نہیں اسکے نزدیک حلال اور طیّب ہونے کی قدر ہے۔ اگر حرام مال ہو گا تو ہزار احتیاط کرو سب اکارت ہے۔ اور اگر حلال طیّب ہے تو یہ سب فضول ہے وہ یوں ہی معمولی طور پر دے دینے سے بھی قبول ہے۔ دُوسرے یہ کہ جب خود اُن کی درگاہ میں بھیجنے کا عقیدہ ہوا تو یہ حرام اور شرک ہو گا کیونکہ اس کھانے کو اللہ کی راہ میں دینا مقصود ہے نہ خود اُنکے پاس بھیجنا، اور اُن کی راہ میں دینا، اگر ایسا عقیدہ ہو تو وہ کھانا بھی حرام ہو جائے گا پس جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے کر ثواب بخشنا منظور ہو

تو جیسے اور چیزیں خدا کی راہ میں دیتی ہو اور اس میں خرافات نہیں کرتی ہو مثلاً فقیر کو پیسہ دیا اس کو دھوتی نہیں اناج غلہ دیا گھر کے پکے ہوئے کھانے میں سے روٹی وغیرہ دیتی ہو اسی طرح یہ بھی معمولی طور سے بلا کر دیدو کیونکہ یہ بھی بڑی درگاہ یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں جاتا ہے وہ بھی وہیں جاتا ہے پھر دونوں میں فرق کیسا۔ پھر خیال کرو تو اس میں ایک حساب سے بزرگوں کو اللہ تعالیٰ پر بڑھا دینا ہے اور یہ دل کا چور الگ رہا کہ وہ بزرگوں کی درگاہ میں جاتا ہے اور یہ اللہ کی درگاہ میں جو کھلا ہوا شرک ہے۔

۱۱۔ اس سے بدتر یہ دستور ہے کہ ہر ایک کا فاتحہ الگ الگ کر کے دلایا جاتا ہے۔ یہ اللہ میاں کا، یہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کا، یا حضرت بی بی کا۔ اس کا تو صاف یہی مطلب ہے کہ فقط اتنا اللہ میاں کو دیتی ہیں اور اتنا ان ان لوگوں کو۔ تو بھلا اسکے شرک ہونے میں کس کو شک ہو سکتا ہے۔ استغفر اللہ، استغفر اللہ۔ اسکا شرک اور برا ہونا کلام مجید میں صاف صاف مذکور ہے اس سے توبہ کرنا چاہیئے۔ بس ساری چیز خدا کی راہ میں دیدو پھر جتنوں کو ثواب بخشنا ہو بخش دو۔ پھر ایک لطف اور ہے کہ معمولی مردوں کا فاتحہ تو سب کا ایک ہی میں کرا دیتی ہیں بزرگوں اور بڑے لوگوں کا الگ الگ کراتی ہیں جس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ تو بیچارے غریب مسکین کمزور ہیں اسلیئے ایک میں ہو جائے تب بھی کچھ حرج نہیں اور یہ بڑے لوگ ہیں ساجھے میں ہو گا تو لڑ مرینگے چھینا جھپٹی کرنے لگیں گے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

۱۲۔ حضرت بی بی کی فاتحہ میں ایک یہ بھی قید ہے کہ کھانا بند کر دیا جائے کھلا نہ رہے کیونکہ وہ پردہ دار تھیں تو ان کے کھانے کا بھی غیر محرم سے سامنا نہ ہو۔ اس کا لغو ہونا خود ظاہر ہے۔

۱۳۔ حضرت بی بی کی فاتحہ اور صحنک کے کھانے میں یہ بھی قید ہے کہ مرد نہیں کھا سکتے بھلا وہ کھائینگے تو سامنا نہ ہو جائیگا اور ہر عورت بھی نہ کھائے، کوئی پاک صاف نیک بخت عورت کھائے۔ اور نہ وہ کھائے جس نے اپنا دوسرا نکاح کر لیا ہو یہ بھی بہت برا اور گناہ ہے۔ قرآن مجید میں اسکی بھی برائی موجود ہے۔

۱۴۔ بزرگوں اور اولیاء اللہ کے فاتحہ میں ایک اور خرابی ہے وہ یہ کہ لوگ ان کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر اس نیت سے فاتحہ و نیاز دلاتے ہیں کہ ان سے ہمارے کام نکلیں گے حاجتیں پوری ہوں گی اولاد ہو گی مال اور رزق بڑھے گا اولاد کی عمر بڑھے گی۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ اس طرح کا عقیدہ صاف شرک ہے خدا بچائے۔ غرض ان سب رسموں اور عادتوں کو بالکل چھوڑ دینا چاہیئے۔ اگر کسی کو ثواب بخشنا منظور ہو تو بس جس طرح شریعت کی تعلیم ہے اس طرح سیدھے سادے طور پر بخش دینا چاہیئے جیسا ہم نے اوپر بیان کیا ہے اور ان سب لغویات کو چھوڑ دینا چاہیئے بس بلا پابندی رواج جو کچھ توفیق اور میسر ہو پہلے محتاج کو دے دو پھر اس کا ثواب بخش دو ہمارے اس بیان سے گیارہویں، رجبی، توشہ وغیرہ سب کا حکم نکل آیا اور سمجھ میں آ گیا ہو گا۔ بعضے لوگ قبروں پر چڑھاوا چڑھاتے ہیں یہ تو بالکل حرام ہے اور اس چڑھاوے کا کھانا بھی درست نہیں۔ نہ خود کھاؤ نہ کسی کو دو کیونکہ جس کا

کھانا درست نہیں دینا بھی درست نہیں ۔

۱۵۔ بعضے آدمی مزاروں پر چادریں اور غلاف بھیجتے ہیں اور اسکی منت مانتے ہیں، چادر چڑھانا منع ہے اور جس عقیدے سے لوگ ایسا کرتے ہیں وہ شرک ہے۔ اور دُوسرے خیرات صدقے میں بھی جاہلوں نے بہت سے بے شرع رواج نکال رکھے ہیں چنانچہ ایک رواج اکثر جاہلوں میں یہ ہے کہ کسی بیماری کا اُتارا سمجھ کر چیلوں وغیرہ کو گوشت دیتے ہیں۔ چونکہ اکثر یہ اعتقاد ہوتا ہے کہ بیماری اسی گوشت میں لپٹ کر چلی گئی اور اسی لئے وہ گوشت آدمی کے کھانے کے قابل نہیں سمجھتے اور ایسے اعتقاد کی شرع میں کوئی سند نہیں اسلئے یہ بھی بالکل شرع کے خلاف ہے۔ ایک رواج یہ ہے کہ جانور بازار سے مول منگوا کر چھوڑتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ ہم نے اللہ کے واسطے ایک جان کو آزاد کیا ہے اللہ میاں ہمارے بیمار کی جان کو مصیبت سے آزاد کر دینگے سو یہ اعتقاد کرنا کہ جان کا بدلہ جان ہوتا ہے شرع میں اسکی بھی کوئی سند نہیں ایسی بے سند بات کا اعتقاد کرنا خود گناہ ہے۔ ایک رواج اس سے بڑھکر غضب کا ہے کہ کوئی چیز کھانے پینے کی چوراہے پر رکھوا دیتے ہیں یہ بالکل کافروں کی رسم ہے، برتاؤ میں کافروں کا طریقہ ویسے بھی منع ہے اور جو اسکے ساتھ عقیدہ بھی خراب ہو تو اس میں شرک اور کفر کا بھی ڈر ہے، اس کام کے کرنے والے یہی سمجھتے ہیں کہ اس پر کسی جن یا بھوت یا پیر شہید کا دباؤ یا سایہ ہو گیا ہے اُن کے نام بھینٹ دینے سے وہ خوش ہو جائینگے اور یہ بیماری یا مصیبت جاتی رہے گی سو یہ بالکل مخلوق کی پوجا ہے جس کا شرک ہونا صاف ظاہر ہے اور اس میں جو رزق کی بے ادبی اور راستہ چلنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے اس کا گناہ الگ رہا۔ ایک رواج یہ گھڑ رکھا ہے کہ بعضے موقعوں میں صدقہ کے لئے بعضی چیزوں کو خاص کر رکھا ہے جیسے ماش اور تیل اور وہ بھی خاص بھنگی کو دیا جاتا ہے۔ اوّل تو ایسے خاص کرنے کی شرع میں کوئی سند نہیں اور بے سند خاص کرنا گناہ ہے پھر مسلمان محتاج کو چھوڑ کر بھنگی کو دینا یہ بھی شرع کا مقابلہ ہے کیونکہ شرع میں مسلمان کا حق زیادہ اور مقدم ہے پھر اسمیں یہ اعتقاد بھی ہوتا ہے کہ اس صدقہ میں بیماری لپٹی ہوئی ہے اسواسطے گندے ناپاک لوگوں کو دینا چاہیئے کہ وہ سب آلا بلا کھا جائینگے سو یہ اعتقاد بھی بے سند ہے اور ایسی بے سند بات کا اعتقاد کرنا خود گناہ ہے اسواسطے خیرات کے اُن طریقوں کو چھوڑ کر سیدھا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے کہ جو کچھ خدائے تعالیٰ نے میسر کیا خواہ کوئی چیز ہو چپکے سے کسی محتاج کو یہ سمجھ کر دے دیا کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہونگے اور اسکی برکت سے بلا اور مصیبت کو دفع کر دینگے اس سے زیادہ سب فضول پکھنڈ بلکہ گناہ ہیں۔ ایک رواج یہ نکال رکھا ہے کہ گلگلے وغیرہ پکا کر عورتیں مسجد میں لے جا کر خاص محراب یا منبر پر رکھتی ہیں اور بعضی جگہ باجا بھی ساتھ ہوتا ہے باجے کا ہونا تو ظاہر ہے جیسا کچھ بُرا ہے باقی اور قیدیں بھی واہیات ہیں بلکہ خود عورتوں کا مسجد میں جانا ہی منع ہے جب نماز کے واسطے عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع کیا ہے تو یہ کام تو اسکے سامنے کچھ بھی نہیں بعضی ان میں جوان ہوتی ہیں بعضی زیور پہنے ہوتی ہیں بعضی چراغ ہاتھ میں لئے ہوتی ہیں کہ ہمارا منہ بھی دیکھ لو۔ اسی طرح بعضی عورتیں منت مانتے

کو یا دُعا کرنے کو یا سلام کرنے کو مسجد میں جاتی ہیں یہ سب باتیں خلافِ شرع ہیں سب سے توبہ کرنی چاہیئے جو کچھ دینا دلانا ہو یا دُعا کرنا ہو اپنے گھر میں بیٹھ کر کرلو۔

ان رسموں کا بیان جو کسی کے مرنے میں برتی جاتی ہیں

اوّل، غسل اور کفن کے سامان میں بڑی دیر کرتی ہیں کسی طرح دل ہی نہیں چاہتا کہ مُردہ گھر سے نکلے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلّم نے بڑی تاکید فرمائی ہے کہ جنازے میں ہرگز دیر مت کرو۔

دوسرے، جنازے کے ساتھ کچھ اناج یا پیسے وغیرہ بھیجتی ہیں کہ قبر پر خیرات کردیا جائے اسمیں زیادہ نیت ناموری کی ہوتی ہے جس میں کچھ بھی ثواب نہیں ملتا پھر یہ ہوتا ہے کہ غریب محتاج رہ جاتے ہیں اور جن کا پیشہ یہی ہے وہ لیجاتے ہیں ثواب کیلئے جو کچھ دینا ہو سب سے چھپا کر ایسے لوگوں کو دو جو بہت محتاج یا اپاہج یا آبرودار غریب یا دیندار نیک بخت ہوں۔

تیسرے، اکثر عادت ہے کہ مرنے کے بعد مُردے کے کپڑے جوڑے یا قرآن شریف وغیرہ نکال کر اللہ واسطے دے دیتی ہیں خوب سمجھ لو کہ جب کوئی مرجاتا ہے شرع سے جتنے آدمیوں کو اسکی میراث کا حصّہ پہنچتا ہے وہ سب آدمی اس مُردے کی ہر چھوٹی بڑی چیز کے مالک ہوجاتے ہیں اور وہ سب چیزیں ان سب کے ساجھے کی ہوجاتی ہیں، پھر ایک یا دو شخصوں کو کب درست ہوگا کہ ساجھے کی چیز کسی کو دے دیں۔ اور اگر سب ساجھی اجازت بھی دے دیں لیکن کوئی اُن میں نابالغ ہو تب بھی ایسی چیز کا دینا درست نہیں اور اسکی اجازت کا اعتبار نہیں۔ اسی طرح اگر سب ساجھی بالغ ہوں لیکن شرما شرمی اجازت دے دیں تب بھی ایسی چیز کا دینا درست نہیں اسلیئے جہاں ایسا موقع ہو تو اوّل وہ سب چیزیں کسی عالم سے ہر ایک کا حصّہ پوچھ کر شرع کے موافق آپس میں بانٹ لیں پھر ہر شخص کو اپنے حصّہ کا اختیار ہے جو چاہے کرے اور جس کو چاہے دے۔ البتہ اگر سب وارث بالغ ہوں اور سب خوشی سے اجازت دے دیں تو بدون بانٹے بھی دینا خرچ کرنا درست ہوگا۔

چوتھے، بعض مقرر تاریخوں پر یا اُن سے ذرا آگے پیچھے کچھ کھانا وغیرہ پکا کر برادری میں بانٹا جاتا ہے اور کچھ غریبوں کو کھلا دیا جاتا ہے اسکو تیجا، دسواں، چالیسواں کہتے ہیں۔ اسمیں اوّل تو نیت ٹھیک نہیں ہوتی نام کے واسطے یہ سب سامان کیا جاتا ہے جب نیت ہوئی تو ثواب تو کیا ہوتا اور اُلٹا گناہ اور وبال ہے۔ بعضی جگہ قرض لے کر یہ رسمیں پوری کی جاتی ہیں اور سب جانتی ہیں کہ ایسے غیر ضروری کام کے لئے قرضدار بننا خود بُری بات ہے اور اتنی پابندی کرنا کہ شرع کے حکموں سے بھی زیادہ ہوجائے یہ بھی گناہ ہے۔ اور اکثر یہ رسمیں مُردے کے مال سے ادا ہوتی ہیں جس میں یتیموں کا بھی ساجھا ہوتا ہے۔ یتیموں کا مال ثواب کے کاموں میں بھی خرچ کرنا درست نہیں، تو گناہ کے کاموں میں تو اور زیادہ بُرا ہوگا۔ البتہ اپنے مال میں سے جو کچھ توفیق ہو

غریبوں کو پوشیدہ کر کے دے دو۔ ایسی خیرات خدائے تعالیٰ کے یہاں قبول ہوتی ہے۔ بعض لوگ خاصکر کے مسجدوں میں میٹھے چاول بھی بھیجتے ہیں، بعضے تیل ضرور بھیجتے ہیں، بعضے بچوں کے مرنے کے بعد دُودھ بھیجتے ہیں کہ وہ بچہ دُودھ پیا کرتا تھا۔ ان قیدوں کی کوئی سند شرع میں نہیں ہے۔ اپنی طرف سے نئے طریقے تراشنا بڑا گناہ ہے۔ ایسے گناہ کو شرع میں بدعت کہتے ہیں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بدعت گمراہی کی چیز ہے اور وہ دوزخ میں لے جانے والی ہے۔ بعضی یہ بھی سمجھتی ہیں کہ ان تاریخوں میں اور جمعرات کے دن اور شب برات وغیرہ کے دنوں میں مُردوں کی رُوحیں گھروں میں آتی ہیں اس بات کی بھی شرع میں کچھ اصل نہیں، اُنکو آنے کی ضرورت ہی کیا ہے کیونکہ جو کچھ ثواب مُردے کو پہنچایا جاتا ہے اسکو خود اسکے ٹھکانے پہنچ جاتا ہے پھر اسکو کون ضرورت ہے کہ مارا مارا پھرے۔ پھر یہ بھی ہے کہ اگر مردہ نیک اور بہشتی ہے تو ایسی بہار کی جگہ چھوڑ کر کیوں آنے لگا، اور اگر بد اور دوزخی ہے تو اسکو فرشتے کیوں چھوڑ دینگے کہ عذاب سے چھُوٹ کر سیر کرتا پھرے غرض یہ بات بالکل بے جوڑ معلوم ہوتی ہے۔ اگر کسی ایسی ویسی کتاب میں لکھا ہوا دیکھو تب بھی ایسا اعتقاد مت رکھنا۔ جس کتاب کو عالم سند نہ رکھیں وہ بھروسے کی نہیں ہے۔

پانچویں۔ میت کے گھر میں عورتیں کئی بار اکٹھی ہوتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ ہم اسکے درد شریک ہیں لیکن وہاں پہنچ کر بعضی تو پان چھالیا کھانے کے شغل میں لگ جاتی ہیں۔ اگر پان چھالیا میں ذرا دیر یا کمی ہو جائے تو ساری عمر گاتی پھریں کہ فلانے کے گھر پان کا ٹکڑا نصیب نہیں ہوا تھا۔ بعضی وہاں کھانا بھی کھاتی ہیں، چاہے اپنا گھر کتنا ہی نزدیک ہو لیکن خواہ مخواہ میت کے گھر جا کر پڑ رہتی ہیں اور بعضی تو مہینے مہینے بھر رہتی ہیں بھلا بتاؤ یہ عورتیں درد شریک ہونے آئی ہیں یا خود اور دل پر اپنا ورد ڈالنے آئی ہیں۔ ایسی بیہودہ عورتوں کی وجہ سے گھر والوں کو اس قدر تکلیف اور پریشانی ہوتی ہے جس کی کوئی انتہا نہیں، ایک تو اس پر مصیبت تھی ہی دُوسری یہ اس سے بڑھ کر مصیبت آ پڑی۔ وہی مثل ہو گئی، سر پٹنا گھر لٹنا۔ بعضی اُن میں مُردے کا نام تک نہیں لیتیں، بلکہ دو دو چار چار جمع ہو کر بیٹھتی ہیں اور دُنیا جہان کے قصے وہاں بیان کئے جاتے ہیں بلکہ ہنستی ہیں خوش ہوتی ہیں۔ کپڑے ایسے بھڑکدار پہن کر آتی ہیں جیسے کسی شادی میں شریک ہونے چلی ہیں، بھلا ان بیہودیوں کے آنے سے کونسا فائدہ دین یا دنیا کا ہوا۔ بعضی جو سچ مچ خیر خواہ کہلاتی ہیں کچھ درد میں بھی شریک ہوتی ہیں مگر جو اصل طریقہ درد میں شریک ہونے کا ہے کہ آ کر مرنے والوں کو تسلی دے صبر دلاتے اُنکے دل کو تھامے اس طریقہ سے کوئی شریک نہیں ہوتی بلکہ اوپر اوپر سے گلے لگ کر رونا شروع کر دیتی ہیں بعضی تو یُونہی جھوٹ موٹ منہ بناتی ہیں آنکھ میں آنسو تک نہیں ہوتا اور بعضی اپنے گڑے مُردوں کو یاد کر کے خواہ مخواہ کا احسان گھر والوں پر رکھتی ہیں اور جو صدق دل سے بھی روتی ہیں وہ بھی کہاں کی اچھی ہیں کیونکہ اول تو اکثر بیان کر کے روتی ہیں جس کے واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سخت ممانعت فرمائی ہے بلکہ لعنت کی ہے، اور دُوسرے

اُن کے رونے سے گھر والوں کا دل اور بھر آتا ہے اور زخم پر نمک چھڑکا جاتا ہے زیادہ بیتاب ہو کر بگڑ بگڑ کر روتی ہیں اور تھوڑا بہت جو صبر آچلا تھا وہ بھی جاتا رہتا ہے تو ان عورتوں نے بجائے صبر دلانے کے اور اُلٹی بے صبری بڑھا دی ۔ پھر اُن کے آنے کا فائدہ کیا ہوا۔ سچ بات یہ ہے کہ غم والوں کا غم بٹانے کو کوئی نہیں آتا بلکہ اپنے اُوپر سے الزام اُتارنے کو جمع ہوتی ہیں بھلا جب عورتوں کے جمع ہونے میں اتنی خرابیاں ہوں ایسا جمع ہونا کب درست ہوگا۔ ان میں بعضی دُور کی آئی ہوئی مہمان ہوتی ہیں بہلیوں میں چڑھ چڑھ کر آتی ہیں اور کبھی کبھی روز تک رہتی ہیں، اور گھاس دانہ بیلوں کا اور اپنی آؤ بھگت کا سارا بوجھ گھر والوں پر ڈالتی ہیں، چاہے مُردے والوں پر کیسی ہی مصیبت ہو، چاہے اُن کے گھر کھانے کو بھی نہ ہو لیکن اُن کے لئے سارے تکلّف کرنا ضرور، حالانکہ حدیث شریف میں ہے کہ مہمان کو چاہیئے کہ گھر والوں کو تنگ نہ کرے، اس سے زیادہ اور تنگ کرنا کیا ہوگا پھر بعضوں کے ساتھ بچوں کی دھاڑ ہوتی ہے اور وہ چار چار وقت آٹھ آٹھ وقت کھانے کو کہتے ہیں۔ کوئی گھی شکر کی فرمائش کر رہا ہے۔ کوئی دودھ کے واسطے مچل رہا ہے ۔ اور اس سب کا بندوبست گھر والوں کو کرنا پڑتا ہے اور مدتوں تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہے خاصکر عورت اگر بیوہ ہو جائے تو ایک چڑھائی تو تازہ موت کے زمانے میں ہوئی تھی، دوسری ویسی ہی چڑھائی عدت گذرنے پر ہوتی ہے جس کا نام چھ ماہی رکھا ہے اور یوں کہا جاتا ہے کہ عدت سے نکالنے کے لئے آئی ہیں۔ اُن سے کوئی پوچھے کہ عدت کوئی کوٹھڑی ہے جس میں سے بیوہ کو ہاتھ پاؤں پکڑ کر نکالیں گی۔ جب چار مہینے دس دن گذر گئے عدت سے نکل گئی، اور اگر اسکو حمل تھا تو جب بچہ پیدا ہو گیا عدت ختم ہو گئی اسکے لئے اس واہیات کی کون ضرورت ہے کہ سارا جہان اکٹھا ہو پھر اس سارے طوفان کا خرچ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مُردے کے مال سے کیا جاتا ہے جس میں سب وارثوں کا ساجھا ہوتا ہے بعضے تو اُن میں پردیس میں ہوتے ہیں اُن سے اجازت حاصل نہیں کی جاتی اور بعضے نابالغ ہوتے ہیں اُن کی اجازت کا شرع میں اعتبار نہیں یاد رکھو کہ جس نے خرچ کیا ہے سارا اُسی کے ذمہ پڑے گا اور سب وارثوں کا حق پورا پورا دینا پڑے گا۔ اور اگر کوئی بہانہ لائے کہ میرا حصہ اُن خرچوں کے لئے کافی نہیں ہوتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر سب کا حصہ بھی کافی نہ ہو تو کیا کرو گی، کیا پڑوسیوں کی چوری درست ہو جائے گی۔ غرض اس طوفان میں خرچ کرنے والے گنہگار ہوتے ہیں اور یہ خرچ ہوا آنے والیوں کی بدولت اسلئے وہ بھی گنہگار ہوتی ہیں اسلئے یہ چاہیئے کہ جو مرد و عورت پاس کے ہیں وہ کھڑے کھڑے آئیں اور صبر و تسلی دے کر چلے جائیں پھر دوبارہ آنے کی کوئی ضرورت نہیں اسی طرح تاریخ مقرر کرنا بھی واہیات ہے جس کا جب موقع ہوا آ گیا۔ اور جو دُور کے ہیں اگر یہ سمجھیں کہ بدون ہمارے گئے ہوئے مصیبت زدوں کی تسلی نہ ہو گی تو آنے کا کچھ ڈر نہیں۔ لیکن گاڑی وغیرہ کا خرچ اپنے پاس سے کرنا چاہیئے۔ اور اگر محض الزام اُتارنے کو آتی ہیں تو ہرگز نہ آئیں، خط سے تعزیت ادا کریں۔

چھٹے. دستور ہے کہ میت والوں کے لئے اوّل تو اُن کے نزدیک کے رشتہ دار کے گھر سے کھانا آتا ہے، یہ بات بہت اچھی

ہے لیکن اس میں بھی لوگوں نے کچھ خرابیاں کر لی ہیں اُن سے بچنا واجب ہے۔ اوّل تو اسمیں ادلے بدلے کا خیال ہونے لگا ہے کہ فلانے نے ہمارے یہاں بھیجا تھا ہم اُن کے گھر بھیجیں۔ پھر اس کا اس قدر خیال ہے کہ اگر اپنے پاس گنجائش نہ ہو اور کوئی دُوسرا شخص خوشی سے چاہے کہ میں بھیجدوں مگر یہ شخص بیڈھب ضد کرے گا کہ نہیں ہمارے ہی یہاں سے جائے گا اور اسکی وجہ صرف یہی ہے کہ ہم نہ بھیجیں گے تو ہم پر طعن ہو گا کہ کھا تو لیا تھا لیکن بدلہ نہیں دیا گیا۔ اور ایسی پابندی اوّل تو خود منع ہے پھر اسکے لئے کبھی قرض بھی لینا پڑتا ہے۔ اسلئے اس پابندی کو چھوڑو یں جس رشتہ دار کو توفیق ہوئی بھیج دیا۔ اسی طرح یہ پابندی بھی بڑی بُری ہے کہ نزدیک کے رشتہ دار رہتے ہوئے دُور کا رشتہ دار کیوں بھیجے۔ اسکے لئے مرتے مارتے ہیں اسکی وجہ بھی وہی بدنامی مٹانا ہے تو اس پابندی کو بھی چھوڑدیں ایک خرابی اس میں یہ کرلی ہے کہ ضرورت سے بہت زیادہ کھانا بھیجا جاتا ہے۔ اور میت کے گھر دُور دُور کے علاقہ دار کھانے کے واسطے جم کر بیٹھ جاتے ہیں یہ کھانا صرف اُن لوگوں کو کھانا چاہیئے جو غم اور مصیبت کے غلبہ میں اپنا چولھا نہیں جھونک سکتے اور جن کے گھر سب نے کھانا پکایا ہے وہ اس کھانے سے کیوں کھاتی ہیں اپنے گھر جاکر کھائیں یا اپنے گھر سے منگالیں۔ ایک خرابی یہ کرتی ہیں کہ بعضی اس کھانے میں بھی تکلف کا سامان کرتی ہیں یہ بھی چھوڑدینا چاہیئے جو وقت پر آسانی سے ہو گیا مختصر سا تیار کر کے میت والوں کے واسطے بھیج دیا۔

ساتویں، بعضی عورتیں ایک یا دو حافظوں کو کچھ دے کر قرآن مجید پڑھواتی ہیں کہ مُردے کو ثواب بخشا جائے۔ بعضی جگہ تیسرے دن چنوں پر کلمہ اور سیپاروں میں قرآن مجید پڑھوایا جاتا ہے۔ چونکہ ایسے لوگ روپیہ پیسہ یا چنے اور کھانے کے لالچ سے قرآن مجید پڑھتے ہیں اُن کو خود ہی کچھ ثواب نہیں ملتا۔ جب ان ہی کو کچھ نہیں ملا تو مُردے کو کیا بخشیں گے وہ سب پڑھا پڑھایا اور دیا دلایا بیکار اور اکارت جاتا ہے بعضے آدمی لالچ سے نہیں پڑھتے لیکن لحاظ اور بدلہ اُتارنے کو پڑھتے ہیں یہ بھی دُنیا کی نیت ہوئی اسکا ثواب بھی نہیں ملتا۔ ہاں جو شخص محض خدا کے واسطے بدون لالچ اور لحاظ کے پڑھدے نہ جگہ ٹھیراوے نہ تاریخ ٹھہراوے اسکا ثواب بیشک پہنچتا ہے۔

رمضان شریف کی بعض رسموں کا بیان

ایک یہ کہ بعضی عورتیں رمضان شریف میں حافظ کو گھر کے اندر بُلا کر تراویح میں قرآن مجید سُنا کرتی ہیں اگر یہ حافظ اپنا کوئی محرم مرد ہو اور گھر ہی کی عورتیں سُن لیا کریں اور یہ حافظ فرض نماز مسجد میں پڑھ کر فقط تراویح کے واسطے گھر میں آجایا کرے تو کچھ ڈر نہیں لیکن آجکل اسمیں بھی بہت سی بے احتیاطیاں کر رکھی ہیں۔

اوّل، بعض جگہ نامحرم حافظ گھر میں بُلایا جاتا ہے اور اگرچہ نام چاہے کو کپڑوں کا پردہ ہوتا ہے لیکن عورتیں چونکہ بے احتیاط زیادہ ہوتی ہیں اسواسطے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یا تو حافظ جی سے باتیں شروع کر دیتی ہیں یا آپس میں خوب پکار پکار کر بولتی ہیں

اور حافظ جی سنتے ہیں بھلا بدون لاچاری کے اپنی آواز نامحرم کو سنانا کب درست ہے۔

دوسرے، جو شخص قرآن مجید سناتا ہے جہاں تک ہو سکتا ہے خوب آواز بنا کر پڑھتا ہے بعضے شخص کی لے ایسی اچھی ہوتی ہے کہ ضرور سننے والے کا دل اسکی طرف ہو جاتا ہے تو اس صورت میں نامحرم مردوں کی لے عورتوں کے کان میں پہنچنا کتنی بری بات ہے

تیسرے، محلہ بھر کی عورتیں روز کے روز اکٹھی ہوتی ہیں اول تو عورت کو بدون لاچاری کے گھر سے باہر پاؤں نکالنا منع ہے اور یہ کوئی لاچاری نہیں کیونکہ ان کو شرع میں کوئی تاکید نہیں آئی کہ تراویح جماعت سے پڑھا کرو۔ پھر نکلنا بھی روز روز کا اور زیادہ برا ہے پھر لوٹنے کا وقت ایسا بے موقع ہوتا ہے کہ رات زیادہ ہو جاتی ہے۔ گلیاں کوچے بالکل خالی سنسان ہو جاتے ہیں ایسی حالت میں خدا نہ کرے اگر مال یا آبرو کا نقصان ہو جائے تو تعجب نہیں خواہ مخواہ اپنے کو خطرہ میں ڈالنا عقل کے بھی خلاف ہے اور شرع کے بھی خلاف ہے خاصکر بعضی عورتیں تو کڑے چھڑے وغیرہ پہن کر گلیوں میں چلتی ہیں تو اور بھی زیادہ خرابی کا اندیشہ ہے۔ ایک دستور رمضان شریف میں یہ ہے کہ چودھویں روزے کو خاص سامان کھانے وغیرہ کا کیا جاتا ہے اور اس کو ثواب کی بات سمجھتی ہیں شرع میں جس بات کو ثواب نہ کہا ہو اسکو ثواب سمجھنا خود گناہ ہے اسواسطے اسکو بھی چھوڑنا چاہیئے۔ ایک دستور یہ ہے کہ بچہ جب پہلا روزہ رکھتا ہے تو چاہے کوئی کیسا ہی غریب ہو لیکن قرض کر کے بھیک مانگ کر روزہ کشائی کا بکھیڑا ضرور ہو گا۔ جو بات شرع میں ضرور نہ ہو اسکو ضرور سمجھنا بھی گناہ ہے اسواسطے ایسی پابندی چھوڑ دینا چاہیئے۔

عید کی رسموں کا بیان

ایک تو سویاں پکانے کو بہت ضروری سمجھتی ہیں شرع سے یہ ضروری بات نہیں اگر دل چاہے پکالو مگر اسمیں ثواب مت سمجھو۔ دوسرے رشتہ داروں کے بچوں کو دینا لینا یا رشتہ داروں کے گھر کھانا بھیجنا پھر اس میں آولا بدلا رکھنا اور نہوت میں قرض لے کر کرنا یہ پابندی فضول بھی ہے اور تکلیف بھی ہوتی ہے اسلیئے یہ سب قیدیں چھوڑ دیں۔

بقرعید کی رسموں کا بیان

دینا لینا یہاں بھی عید کا سا ہے جیسا اسکا حکم ابھی پڑھا ہے وہی اسکا حکم بھی ہے۔

دوسرے، اس میں بہت سے آدمیوں پر قربانی واجب ہوتی ہے اور قربانی نہیں کرتے یہ بھی گناہ ہے۔

تیسرے، قربانی میں اپنی طرف سے یہ بات گھڑ رکھی ہے کہ سری سقے کا حق ہے اور پائے نائی کا حق ہے یہ بھی واہیات اور

خلاف شرع پابندی ہے ہاں اپنی خوشی سے جس کو جا ہے دے دو۔

ذیقعدہ اور صفر کی رسم کا بیان

جاہل عورتیں ذیقعدہ کو خالی کا چاند کہتی ہیں اور اس میں شادی کرنے کو منحوس سمجھتی ہیں یہ اعتقاد بھی گناہ ہے توبہ کرنا چاہیئے اور صفر کو تیرہ تیزی کہتی ہیں۔ اور اس مہینے کو نامبارک جانتی ہیں اور بعضی جگہ تیرھویں تاریخ کو کچھ گھونگنیاں وغیرہ پکا کر تقسیم کرتی ہیں کہ اسکی نحوست سے حفاظت رہے۔ یہ سارے اعتقاد شرع کے خلاف اور گناہ ہیں توبہ کرو۔

ربیع الاوّل یا اور کسی وقت میں مولود شریف کا بیان

بعضی جگہ عورتوں میں بھی مولد شریف ہوتا ہے اور جس طرح آجکل ہوتا ہے اس میں یہ خرابیاں ہیں۔

۱۔ اگر عورت پڑھنے والی ہے تو اکثر اسکی آواز باہر دور تک جاتی ہے۔ نامحرموں کو آواز سنانا بُرا ہے۔ خاصکر شعر اشعار پڑھنے کی آواز میں زیادہ خرابی کا اندیشہ ہے۔

۲۔ اگر مرد پڑھنے والا ہے تو یہ ظاہر ہے کہ وہ مرد سب عورتوں کا محرم نہ ہوگا۔ بہت سی عورتوں کا نامحرم ہوگا۔ اگر اسنے شعر اشعار خوش آوازی سے پڑھے جیسا آجکل دستور ہے تو عورتوں نے مرد کا گانا سنا یہ بھی منع ہے۔

۳۔ روایتیں اور کتابیں مولد کے بیان کی اکثر غلط روایتوں سے بھری ہوئی ہیں ان کا پڑھنا اور سننا سب گناہ ہے۔

۴۔ بعضے تو یوں سمجھتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس محفل میں تشریف لاتے ہیں اور اسی واسطے بیچ میں پیدائش کے بیان کے وقت کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس بات پر شرع میں کوئی دلیل نہیں اور جو بات شرع میں ثابت نہ ہو اسکا یقین کرنا گناہ ہے اور بعضے یہ اعتقاد نہیں رکھتے لیکن کھڑے ہونے کو ایسا ضروری سمجھتے ہیں کہ جو کھڑا نہ ہو۔ اسکو بُرا بھلا کہتے ہیں اور خود اُن سے کہو کہ جب شرع میں کھڑا ہونا ضروری نہیں تو آج جو مولد ہوگا اس میں کھڑے مت ہونا تو کبھی اُن کا دل گوارا نہ کرے اور یوں سمجھیں کہ جب کھڑے نہ ہوئے تو مولد ہی نہیں ہوا۔ جو چیز شرع میں ضروری نہ ہو اسکو ضروری سمجھنا یہ بھی گناہ ہے۔

۵۔ مٹھائی یا کھانا تقسیم کرنے کی ایسی پابندی ہے کہ کبھی ناغہ نہیں ہوتی۔ اور ناغہ کرنے میں بدنامی اور حضرت کی ناخوشی سمجھتے ہیں جو چیز شرع میں ضروری نہیں اسکی ایسی پابندی کرنا یہ بھی بُرا ہے۔

۶۔ اسکے سامان میں یا پڑھتے پڑھتے دیر لگ گئی، یا مٹھائی بانٹنے میں اکثر نماز کا وقت تنگ ہو جاتا ہے یہ بھی گناہ ہے

۷۔ اگر کسی کا عقیدہ بھی خراب نہ ہو اور گناہ کی باتوں کو اس سے نکالدے جب بھی ظاہری پابندی سے جاہلوں کو ضرور سند

ہو گی تو جس بات سے جاہلوں کے بگڑنے کا ڈر ہو اور وہ چیز شرع میں ضرور کرنے کی نہ ہو تو ایسی بات کو چھوڑ دینا چاہیئے اسلیئے رواج کے موافق اس عمل کو نہ کرے بلکہ جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پڑھنے کا شوق ہو کوئی معتبر کتاب لے کر خود پڑھ لے یا بے اکٹھا کیئے ہوئے گھر کے دو چار آدمی یا جو ملنے ملانے آ گئے ہوں انکو بھی سنا دے۔ اور اگر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو کسی چیز کا ثواب بخشنا منظور ہو۔ دوسرے وقت مساکین کو دے کر یا کھلا کر بخشدے۔ نیک کام کو کوئی منع نہیں کرتا۔ مگر بے ڈھنگا پن برا ہے

رجب کی رسموں کا بیان

اسکو عام لوگ مریم روزہ کا چاند کہتے ہیں اور اسکی ستائیس تاریخ میں روزہ رکھنے کو اچھا سمجھتے ہیں کہ ایک ہزار روزوں کا ثواب ملتا ہے شرع میں اسکی کوئی قوی اصل نہیں۔ اگر نفل روزہ رکھنے کو دل چاہے اختیار ہے خدائے تعالیٰ جتنا چاہیں ثواب دیدیں اپنی طرف سے ہزار یا لاکھ مقرر نہ سمجھے بعض جگہ اس مہینے میں تبارک کی روٹیاں پکتی ہیں۔ یہ بھی گھڑی ہوئی بات ہے۔ شرع میں اسکا کوئی حکم نہیں نہ اس پر کوئی ثواب کا وعدہ ہے۔ اسواسطے ایسے کام کو دین کی بات سمجھنا گناہ ہے۔

شب برات کا حلوہ اور محرم کا کھچڑا اور شربت

شب برات کی اتنی اصل ہے کہ پندرھویں رات اور پندرھواں دن اس مہینے کا بہت بزرگی اور برکت کا ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کو جاگنے کی اور اسدن کو روزہ رکھنے کی رغبت دلائی ہے اور اس رات میں ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے قبرستان میں تشریف لیجا کر مُردوں کے لئے بخشش کی دعا مانگی ہے۔ تو اگر اس تاریخ میں مُردوں کو کچھ بخش دیا کرے چاہے قرآن شریف پڑھ کر چاہے کھانا کھلا کر۔ چاہے نقد دے کر چاہے ویسے ہی دعا بخشش کی کر دے تو یہ طریقہ سنت کے موافق ہے۔ اس سے زیادہ جتنے بکھیڑے لوگ کر رہے ہیں اس میں حلوے کی قید لگا رکھی ہے اور اس طریقے سے فاتحہ دلاتے ہیں اور خوب پابندی سے یہ کام کرتے ہیں یہ سب واہیات ہیں۔ سب باتوں کی برائی اوپر ابھی پڑھ چکی ہو اور یہ بھی سن چکی ہو کہ جو چیز شرع میں ضروری نہ ہو اسکو ضروری سمجھنا یا حد سے زیادہ پابند ہو جانا بری بات ہے۔ اسی طرح محرم کی رسموں کو سمجھو۔ شرع میں صرف اتنی اصل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے کہ جو شخص اس روز اپنے گھر والوں پر خوب کھانے پینے کی فراغت رکھے سال بھر تک اسکی روزی میں برکت ہوتی ہے۔ اور جب اتنا کھانا گھر میں پکے تو اس میں اللہ کے واسطے بھی محتاجوں غریبوں کو دینے کو کیا ڈر ہے۔ اس سے زیادہ جو کچھ کرتے ہیں اس میں اسی طرح کی برائیاں ہیں جیسا اوپر سن چکی ہو۔ اس سے بڑھ کر شربت تقسیم کرنے کی رسم ہے اپنے گمان میں

کربلا کے پیاسے شہیدوں کو ثواب بخشتی ہیں۔ تو یاد رکھو کہ شہیدوں کو شربت نہیں پہنچتا بلکہ ثواب پہنچ سکتا ہے اور ثواب میں ٹھنڈا شربت اور گرم گرم کھانا سب برابر ہے۔ پھر شربت کی پابندی میں سوا غلط عقیدے کے کہ ان کی پیاس اس سے بجھے گی اور کیا بات ہے ایسا غلط عقیدہ خود گناہ ہے۔ اور بعضے جاہل شب برات میں آتشبازی اور محرم میں تعزیہ کا سامان کرتے ہیں آتشبازی کی بُرائی پہلے باب میں لکھ دی ہے۔ اور تعزیہ کی بُرائی اس سے زیادہ کیا ہو گی کہ اسکے ساتھ ایسے ایسے برتاؤ کرتے ہیں کہ شرع میں بالکل شرک اور گناہ ہے۔ اس پر چڑھاوا چڑھاتے ہیں اسکے سامنے سر جھکاتے ہیں اس پر عرضیاں لٹکاتے ہیں وہاں مرثیے پڑھتے ہیں روتے چلاتے ہیں اسکے ساتھ باجے بجاتے ہیں۔ اس کے دفن کرنے کی جگہ کو زیارت کی جگہ سمجھتے ہیں مرد عورت آپس میں بے پردہ ہو جاتے ہیں۔ نمازیں برباد کرتے ہیں ان باتوں کی بُرائی کون نہیں جانتا۔ بعضے آدمی اور بکھیڑے نہیں کرتے مگر شہادت نامہ پڑھا کرتے ہیں۔ تو یاد رکھو کہ اگر اس میں غلط روایتیں ہیں تب تو ظاہر ہے کہ منع ہے اور اگر صحیح روایتیں بھی ہوں جب بھی۔ چونکہ سب کی نیت یہی ہوتی ہے کہ سنکر روئیں گے اور شرع میں مصیبت کے اندر ارادہ کر کے رونا درست نہیں اسواسطے اسطرح کا شہادت نامہ پڑھنا بھی درست نہیں اسی طرح محرم کے دنوں میں ارادہ کر کے رنگ پڑیا چھوڑ دینا اور سوگ اور ماتم کی وضع بنانا اپنے بچوں کو خاص طور کے کپڑے پہنانا یہ سب بدعت اور گناہ کی باتیں ہیں۔

تبرکات کی زیارت کے وقت اکٹھا ہونا

کہیں کہیں جبّہ شریف یا موئے شریف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی اور بزرگ کا مشہور ہے اسکی زیارت کے لئے یا تو اُسی جگہ جمع ہوتے ہیں یا اُن لوگوں کو گھروں میں بُلا کر زیارت کرتے ہیں اور زیارت کرنے والوں میں عورتیں بھی ہوتی ہیں۔ اوّل تو ہر جگہ اُن تبرکات کی سند نہیں اور اگر سند بھی ہو تب بھی جمع ہونے میں بہت خرابیاں ہیں۔ بعضی خرابیاں وہاں بیان کر دی ہیں جہاں شادی میں عورتوں کے جمع ہونے کا ذکر لکھا ہے۔ پھر شور و غل اور بے پردگی اور کہیں کہیں زیارت والوں کا گانا جس کو سب عورتیں سُنتی ہیں۔ یہ سب ہر شخص جانتا ہے کہ بُری باتیں ہیں۔ ہاں اگر اکیلے میں زیارت کر لے اور زیارت کے وقت کوئی خلافِ شرع بات نہ کرے تو درست ہے، اور رسموں کا پورا حال "اصلاح الرسوم" ایک کتاب ہے۔ اسمیں لکھ دیا ہے۔ ہم اسجگہ صرف تم کو ایک گر بتلائے دیتے ہیں اسکا خیال رکھو گی تو سب رسموں کا حال معلوم ہو جائے گا اور کبھی دھوکا نہ ہو گا۔ وہ گُر یہ ہے کہ جس بات کو شرع نے ناجائز کہا ہو اسکو جائز سمجھنا گناہ ہے اور جس کو جائز بتلایا ہو مگر ضرور نہ کہا ہو اسکو ضروری سمجھ کر پابندی کرنا یا نام کمانے کو کرنا یہ بھی گناہ ہے۔ اسی طرح جس کام کو شرع نے ثواب نہیں بتلایا اسکو ثواب سمجھنا گناہ ہے اور جسکو

ثواب بتلایا ہو مگر ضرور نہ کہا ہو اسکو ضروری سمجھنا گناہ ہے۔ اور جو ضرور نہ سمجھے مگر خلقت کے طعن کے خوف سے اسکے چھوڑنے کو برا سمجھے یہ بھی گناہ ہے۔ اسی طرح کسی چیز کو منحوس جاننا گناہ ہے۔ اسی طرح بدون شرع کی سند کے کوئی بات تراشنا اور اس کا یقین کر لینا گناہ ہے۔ اسی طرح خدا کے سوا کسی سے دعا مانگنا یا ان کو نفع نقصان کا مالک سمجھنا یہ سب گناہ کی باتیں ہیں اللہ تعالیٰ سب سے بچاویں۔
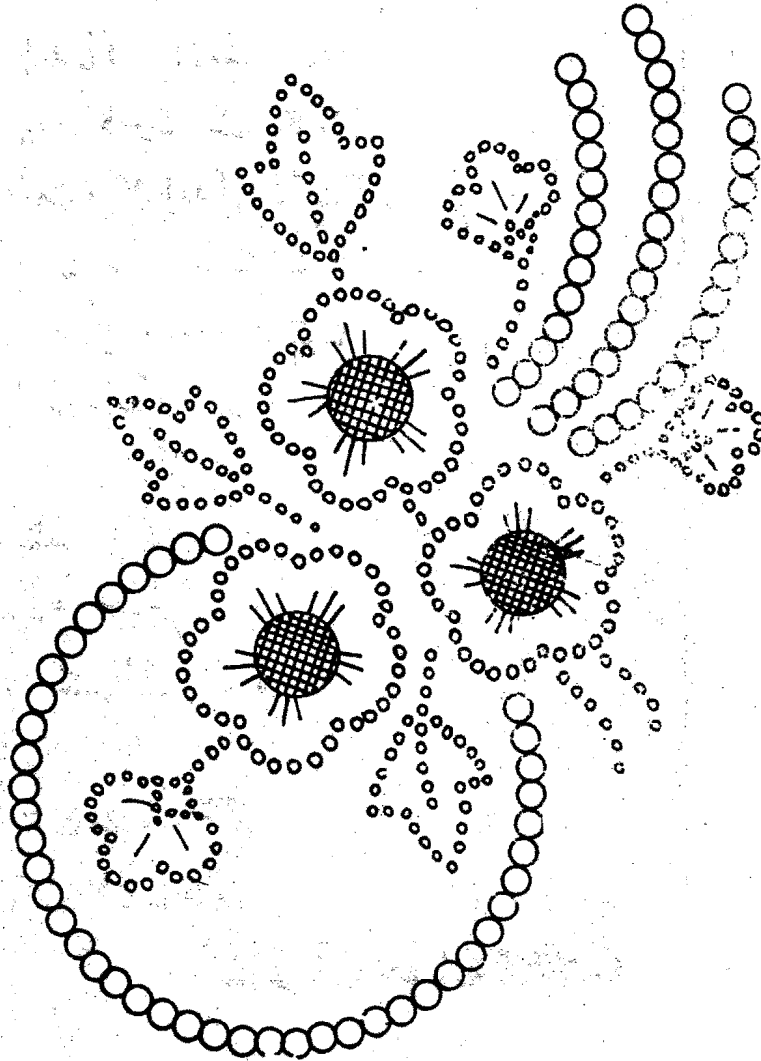
پارہ جات و قاعدے

		حوالہ نمبر
۱ تا ۳۰ پاروں کا سیٹ سفید کاغذ سادہ	۲۰×۳۰/۸	۳
۱ تا ۳۰ پاروں کا سیٹ لیمینیٹڈ	۲۰×۳۰/۸	۳
۱ تا ۳۰ پاروں کا سیٹ ع۱ سادہ		
۱ تا ۳۰ پاروں کا سیٹ ع۲۳ P.B.		
قاعدہ بغدادی مع پارہ عم	۲۳×۳۶/۱۶	
قاعدہ یسرنا القرآن	۲۳×۳۶/۱۶	
نورانی قاعدہ رنگین کور سائز	۲۰×۳۰/۱۶	
نورانی قاعدہ سادہ کور سائز		
سولہ سورہ کلاں سائز		
پارہ عم ۳۰ جلی قلم		
پارہ الم ۱ جلی قلم		
پنج پارہ نمبر ۳ اول ۱ تا ۵		
منزل		
سورہ یٰسین درمیانی مترجم		
سورہ یٰسین ماچس سائز		

اسلامک بک سروس

فالصّٰلحٰت قٰنتٰت حٰفظٰت للغیب بما حفظ اللہ
نیک بیبیاں فرماں بردار ہیں خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے
بہشتی زیور مکمل
عکسی
حصہ ہفتم
مصنفہ حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رح
IBS
اسلامک بک سروس

بہشتی زیور کا ساتواں حصہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آداب اور اخلاق اور ثواب اور عذاب کے بیان میں

عبادتوں کا سنوارنا وضو اور پاکی کا بیان

عمل ۱۔ وضو اچھی طرح کرو، گو کسی وقت نفس کو ناگوار ہو۔

عمل ۲۔ تازہ وضو کا زیادہ ثواب ہے۔

عمل ۳۔ پائخانہ پیشاب کے وقت قبلے کی طرف منہ نہ کرو، نہ پشت کرو۔

عمل ۴۔ پیشاب کے چھینٹوں سے بچو اس میں بے احتیاطی کرنے سے قبر کا عذاب ہوتا ہے۔

عمل ۵۔ کسی سوراخ میں پیشاب مت کرو شاید اس میں سے کوئی سانپ بچھو وغیرہ نکل آئے۔

عمل ۶۔ جہاں غسل کرنا ہو وہاں پیشاب مت کرو۔

عمل ۷۔ پیشاب پاخانہ کے وقت باتیں مت کرو۔

عمل ۸۔ جب سو کر اٹھو جب تک ہاتھ اچھی طرح نہ دھو لو پانی کے اندر نہ ڈالو۔

عمل ۹۔ جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا ہو اسکو مت برتو اس سے برص کی بیماری کا اندیشہ ہے جس میں بدن پر سفید سفید داغ ہو جاتے ہیں

باب ۲ نماز کا بیان

عمل ۱۔ نماز اچھے وقت پر پڑھو، رکوع سجدہ اچھی طرح کرو، جی لگا کر پڑھو۔

عمل ۲۔ جب بچہ سات برس کا ہو جاوے اسکو نماز کی تاکید کرو جب دس برس کا ہو جائے تو مار کر (نماز) پڑھواؤ۔

عمل ۳۔ ایسے کپڑے یا ایسی جگہ میں نماز پڑھنا اچھا نہیں کہ اسکی پھول پتی میں دھیان لگ جائے۔

عمل ۴۔ نمازی کے آگے کوئی آڑ ہونا چاہیئے اگر کچھ نہ ہو ایک لکڑی کھڑی کر لو یا کوئی اونچی چیز رکھ لو اور اس چیز کو دائیں یا بائیں ابرو کے مقابل رکھو۔

عمل ۵۔ فرض پڑھ کر بہتر ہے کہ اس جگہ سے ہٹ کر سنت نفل پڑھو۔

عمل ۶ - نماز میں اِدھر اُدھر مت دیکھو، اُوپر نگاہ مت اُٹھاؤ جہاں تک ہو سکے جمائی کو روکو۔

عمل ۷ - جب پیشاب یا پاخانہ کا دباؤ ہو تو پہلے اس سے فراغت کر لو پھر نماز پڑھو۔

عمل ۸ - نفلیں اور وظیفے اتنے شروع کرو جس کا نباہ ہو سکے۔

موت اور مصیبت کا بیان

عمل ۱ - اگر پُرانی مصیبت یاد آ جائے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھ لو جیسا ثواب پہلے ملا تھا ویسا ہی پھر ملیگا۔

عمل ۲ - رنج کی کیسی ہی ہلکی بات ہو اس پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھ لیا کرو ثواب ملے گا۔

باب ۴

زکوٰۃ اور خیرات کا بیان

عمل ۱ - زکوٰۃ جہاں تک ہو سکے ایسے لوگوں کو دی جائے جو مانگتے نہیں آبرو تھامے گھروں میں بیٹھے ہیں۔

عمل ۲ - خیرات میں تھوڑی چیز دینے سے مت شرماؤ جو توفیق ہو دے دو۔

عمل ۳ - یُوں نہ سمجھو کہ زکوٰۃ دے کر اور خیرات دینا کیا ضرور ہے، ضرورت کے موقعوں پر ہمت کے موافق خیر خیرات کرتی رہو۔

عمل ۴ - اپنے رشتہ دار کو دینے سے دوہرا ثواب ہے، ایک خیرات کا دوسرے رشتہ دار سے احسان کرنے کا۔

عمل ۵ - غریب پڑوسیوں کا خیال رکھا کرو۔

عمل ۶ - شوہر کے مال سے اتنی خیرات مت کرو کہ اسکو ناگوار ہو۔

باب ۵

روزہ کا بیان

عمل ۱ - روزے میں بیہودہ باتیں کرنا، لڑنا بھڑنا بہت بُری بات ہے اور کسی کی غیبت کرنا تو اور بھی بڑا گناہ ہے۔

عمل ۲ - نفل روزہ شوہر سے اجازت لے کر رکھو جبکہ وہ گھر پر موجود ہو۔

عمل ۳ - جب رمضان شریف کے دس دن رہ جائیں ذرا عبادت زیادہ کیا کرو۔

باب ۶

قرآن مجید کی تلاوت کا بیان

عمل ۱ - اگر قرآن شریف اچھی طرح نہ چلے گھبرا کر مت چھوڑ دو۔ پڑھتے جاؤ۔ ایسے شخص کو دوہرا ثواب ملتا ہے۔

عمل ۲- اگر قرآن شریف پڑھا ہو اسکو بھلاؤ مت بلکہ ہمیشہ پڑھتی رہو نہیں تو بڑا گناہ ہوگا۔
عمل ۳- قرآن شریف جی لگا کر خدا سے ڈر کر پڑھا کرو۔

دُعا و ذکر کا بیان

عمل ۱- دُعا مانگنے میں ان باتوں کا خیال رکھو۔ خوب شوق سے دُعا مانگو۔ گناہ کی چیز مت مانگو۔ اگر کام ہونے میں دیر ہو جائے تو تنگ ہو کر مت چھوڑو قبول ہونے کا یقین رکھو۔
عمل ۲- غصہ میں آکر اپنے مال و اولاد و جان کو مت کوسو، شاید قبولیت کی گھڑی ہو۔
عمل ۳- جہاں بیٹھ کر دُنیا کی باتوں اور دھندوں میں لگو وہاں تھوڑا بہت اللہ و رسولؐ کا ذکر بھی ضرور کر لیا کرو نہیں تو وہ باتیں سب وبال جان ہو جائیں گی۔
عمل ۴- استغفار بہت پڑھا کرو اس سے مشکل آسان اور روزی میں برکت ہوتی ہے۔
عمل ۵ اگر نفس کی شامت سے گناہ ہو جائے تو توبہ میں دیر مت لگاؤ، اگر پھر ہو جائے، پھر جلدی توبہ کرو۔ یوں مت سوچو کہ جب توبہ ٹوٹ جاتی ہے تو پھر ایسی توبہ سے کیا فائدہ۔
عمل ۶- بعضی دُعائیں خاص خاص وقت پڑھی جاتی ہیں سوتے وقت یہ دُعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى جاگتے وقت یہ دُعا پڑھو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ صبح کو یہ دُعا پڑھو اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ شام کو یہ دُعا پڑھو اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ کھانا کھا کر یہ دُعا پڑھو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَفَانَا وَاٰوَانَا بعد نماز صبح اور بعد نماز مغرب اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سات بار پڑھو اور بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ تین بار پڑھو سواری پر بیٹھکر یہ دُعا پڑھو سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۔ کسی کے گھر کھانا کھاؤ تو کھا کر یہ بھی پڑھو اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ چاند دیکھ کر یہ دُعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔ کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھو اللہ تعالیٰ تم کو اس مصیبت سے محفوظ رکھیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا۔ جب کوئی تم سے رخصت ہونے لگے اس سے اس طرح کہو۔ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ دولہا دولہن کو نکاح کی مبارکی دو تو اسطرح کہو۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِیْ خَيْرٍ

جب کوئی مصیبت آئے تو یہ دعا پڑھا کرو۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ۔ پانچوں نمازوں کے بعد اور سوتے وقت چیزیں پڑھ لیا کرو۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ تین بار اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار اور سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس ۳۳ بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس ۳۳ بار اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ چونتیس ۳۴ بار اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک بار اور آیۃ الکرسی ایک بار۔ اور صبح کے وقت سورۂ یٰسین ایک بار اور مغرب کے بعد سورۂ واقعہ ایک بار اور عشاء کے بعد سورۂ ملک ایک بار اور جمعہ کے روز سورۂ کہف ایک بار پڑھ لیا کرو اور سوتے وقت اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بھی سورت کے ختم تک پڑھ لیا کرو۔ اور قرآن شریف کی تلاوت روز کیا کرو جس قدر ہو سکے۔ اور یاد رکھو کہ ان چیزوں کا پڑھنا ثواب ہے اور نہ پڑھے تو بھی گناہ نہیں۔

قسم و منّت کا بیان

عمل ۱۔ اللہ کے سوا کسی اور چیز کی قسم مت کھاؤ جیسے اپنے بچے کی، اپنی صحت کی، اپنی آنکھوں کی۔ ایسی قسم سے گناہ ہوتا ہے اور جو بھولے سے منہ سے نکل جائے فوراً کلمہ پڑھ لو۔

عمل ۲۔ اس طرح سے کبھی قسم مت کھاؤ کہ اگر میں جھوٹی ہوں تو بے ایمان ہو جاؤں چاہے سچی ہی بات ہو۔

عمل ۳۔ اگر غصے میں ایسی قسم کھا بیٹھو جس کا پورا کرنا گناہ ہو تو اسکو توڑ دو اور کفارہ ادا کر دو جیسے یہ قسم کھالی کہ باپ یا ماں سے نہ بولوں گی یا اور کوئی قسم اسی طرح کی کھالی۔

باب ۹ برتاؤ کا سنوارنا۔ لینے دینے کا بیان

معاملہ ۱۔ روپے پیسے کی ایسی حرص مت کرو کہ حلال و حرام کی تمیز نہ رہے۔ اور جو حلال پیسہ خدا دے اسکو اڑاؤ نہیں ہاتھ روک کر خرچ کرو۔ بس جہاں سچ مچ ضرورت ہو وہیں اٹھاؤ۔

معاملہ ۲۔ اگر کوئی مصیبت زدہ لاچاری میں اپنی چیز بیچتا ہو تو اسکو صاحب ضرورت سمجھ کر مت دباؤ اور اس چیز کے دام مت گراؤ یا تو اسکی مدد کرو یا مناسب داموں سے وہ چیز خرید لو۔

معاملہ ۳۔ اگر تمہارا قرضدار غریب ہو اسکو پریشان مت کرو بلکہ اسکو مہلت دو۔ کچھ یا سارا معاف کر دو۔

معاملہ ۴۔ اگر تمہارے ذمہ کسی کا قرض چاہتا ہو اور تمہارے پاس دینے کو ہے اسوقت ٹالنا بڑا ظلم ہے۔

معاملہ ۵۔ جہاں تک ممکن ہو کسی کا قرض مت کرو اور اگر مجبوری سے لو تو اسکے ادا کرنے کا خیال رکھو، بے پروا مت بن جاؤ۔

اور اگر جس کا قرض ہے وہ تم کو کچھ کہے سنے تو اُلٹ کر جواب مت دو ناراض نہ ہو۔

معاملہ ۶۔ ہنسی میں کسی کی چیز اُٹھا کر چھپا دینا جس میں وہ پریشان ہو بہت بُری بات ہے۔

معاملہ ۷۔ مزدور سے کام لے کر اسکی مزدوری دینے میں کوتاہی مت کرو۔

معاملہ ۸۔ قحط کے دنوں میں بعض لوگ اپنے یا پرائے بچوں کو بیچ ڈالتے ہیں ان کو لونڈی غلام بنانا حرام ہے۔

معاملہ ۹۔ اگر کھانا پکانے کو کسی کو آگ دے دی یا کھانے میں ڈالنے کو کسی کو ذرا سا نمک دے دیا تو ایسا ثواب ہے جیسے وہ سارا کھانا اُس نے دے دیا۔

معاملہ ۱۰۔ پانی پلانا بڑا ثواب ہے جہاں پانی کثرت سے ملتا ہے وہاں تو ایسا ثواب ہے جیسے غلام آزاد کیا۔ اور جہاں کم ملتا ہو وہاں ایسا ثواب ہے جیسے کسی مُردے کو زندہ کر دیا۔

معاملہ ۱۱۔ اگر تمہارے ذمہ کسی کا لینا دینا ہو یا کسی کی امانت تمہارے پاس رکھی ہو تو یا تو دو چار آدمیوں سے اسکو ذکر کر دو یا لکھ کر رکھ لو شاید مر جاؤ تو تمہارے ذمہ کسی کا رہ نہ جائے۔

نِکاح کا بیان

معاملہ ۱۔ اپنی اولاد کے نکاح میں زیادہ اس کا خیال رکھو کہ دیندار آدمی سے ہو۔ دولت حشمت پر زیادہ خیال مت کرو۔ خاصکر آجکل زیادہ دولت والے انگریزی پڑھنے سے ایسے بھی ہونے لگے ہیں کہ کفر کی باتیں کرتے ہیں ایسے آدمی سے نکاح ہی درست نہیں ہوتا تمام عمر بدکاری کا گناہ ہوتا رہے گا۔

معاملہ ۲۔ اکثر عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ غیر عورتوں کی صورت شکل کا بیان اپنے خاوند سے کیا کرتی ہیں یہ بہت بُری بات ہے اگر اس کا دل آ گیا تو پھر روتی پھریں گی۔

معاملہ ۳۔ اگر کسی جگہ کہیں سے شادی بیاہ کا پیغام آچکا ہے اور کچھ کچھ مرضی بھی معلوم ہوتی ہے ایسی جگہ تم اپنی اولاد کیلئے پیغام مت بھیجو، ہاں اگر وہ چھوڑ بیٹھے یا دُوسرا آدمی جواب دے دے تب تم کو درست ہے۔

معاملہ ۴۔ میاں بی بی کی تنہائی کے خاص معاملوں کا ساتھنوں سہیلیوں سے ذکر کرنا خدائے تعالیٰ کے نزدیک بہت ناپسند ہے۔ اکثر دولہا دولہن اسکی پرواہ نہیں کرتے۔

معاملہ ۵۔ اگر نکاح کے معاملہ میں تم سے کوئی صلاح لے تو اگر اس موقع کی کوئی خرابی یا بُرائی تم کو معلوم ہو تو اسکو ظاہر کر دو یہ غیبت حرام نہیں۔ ہاں خواہ مخواہ کسی کو بُرا مت کہو۔

معاملہ۶۔ اگر خاوند مقدور والا ہو اور بی بی کو ضرورت کے لائق بھی خرچ نہ دے تو بی بی چھپا کر لے سکتی ہے۔ مگر فضول خرچی کرنے کو یا دنیا کی رسمیں پورا کرنے کو لینا درست نہیں۔

کسی کو تکلیف دینے کا بیان

معاملہ۱۔ جو شخص پورا حکیم نہ ہو اسکو کسی کی ایسی دوا دارو کرنا درست نہیں جس میں نقصان کا ڈر ہو اگر ایسا کیا گنہگار ہوگا۔

معاملہ۲۔ دھار والی چیز سے کسی کو ڈرانا چاہے ہنسی ہی ہو منع ہے شاید ہاتھ سے نکل پڑے۔

معاملہ۳۔ چاقو کھلا ہوا کسی کے ہاتھ میں مت دو یا تو بند کر کے دو یا چارپائی وغیرہ پر رکھ دو دوسرا آدمی ہاتھ سے اٹھا لے۔

معاملہ۴۔ کتے بلی وغیرہ کسی جاندار چیز کو بند رکھنا جس میں وہ بھوکا پیاسا تڑپے بڑا گناہ ہے۔

معاملہ۵۔ کسی گنہگار کو طعنہ دینا بری بات ہے۔ ہاں نصیحت کے طور پر کہنا کچھ ڈر نہیں۔

معاملہ۶۔ بے خطا کسی کو گھورنا جس سے وہ ڈر جاتے درست نہیں۔ دیکھو جب گھورنا تک درست نہیں تو ہنسی ہی کسی کو اچانک ڈرا دینا کتنی بری بات ہے۔

معاملہ۷۔ اگر جانور ذبح کرنا ہو چھری خوب تیز کر لو۔ بے ضرورت تکلیف نہ دو۔

معاملہ۸۔ جب سفر کرو جانور کو تکلیف نہ دو، نہ بہت زیادہ اسباب لادو، نہ بہت دوڑاؤ۔ اور جب منزل پر پہنچو اول جانور کے گھاس دانے کا بندوبست کرو۔

عادتوں کا سنوارنا۔ کھانے پینے کا بیان

ادب۱۔ بسم اللہ کر کے کھانا شروع کرو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ البتہ اگر اس برتن میں کئی قسم کی چیز ہے جیسے کسی طرح کا پھل کئی طرح کی شیرینی ہو اس وقت جس چیز کو جی چاہے جس طرف سے چاہو اٹھا لو۔

ادب۲۔ انگلیاں چاٹ لیا کرو اور برتن میں اگر سالن ہو چکے تو اسکو بھی صاف کر لیا کرو۔

ادب۳۔ اگر لقمہ ہاتھ سے چھوٹ جائے اسکو اٹھا کر صاف کر کے کھا لو شیخی مت کرو۔

ادب۴۔ خربوزے کی پھانکیں ہیں یا کھجور یا انگور کے دانے ہیں یا مٹھائی کی ڈلیاں ہیں تو ایک ایک اٹھاؤ۔ دو دو ایک دم سے مت لو

ادب۵۔ اگر کوئی چیز بدبودار کھائی ہو جیسے کچا پیاز لہسن تو اگر محفل میں بیٹھنا ہو پہلے منہ صاف کر لو کہ بدبو نہ رہے۔

ادب۶۔ روز کے خرچ کے لئے آٹا چاول ناپ تول کر پکاؤ اندھا دھند مت اٹھاؤ۔

ادب ۷۔ کھا پی کر اللہ تعالیٰ کا شکر کرو۔

ادب ۸۔ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھو لو، اور کُلی بھی کر لو۔

ادب ۹۔ بہت جلتا کھانا مت کھاؤ۔

ادب ۱۰۔ مہمان کی خاطر کرو۔ اگر تم مہمان جاؤ تو اتنا مت ٹھہرو کہ دوسرے کو بوجھ لگنے لگے۔

ادب ۱۱۔ کھانا مل کر کھانے سے برکت ہوتی ہے۔

ادب ۱۲۔ جب کھانا کھا چکو اپنے اٹھنے سے پہلے دسترخوان اٹھوا دو۔ اس سے پہلے خود اٹھنا بے ادبی ہے اور اگر اپنی ساتھن سے پہلے کھا چکو تب بھی اس کا ساتھ دو۔ تھوڑا تھوڑا کھاتی رہو تاکہ وہ شرم کے مارے بھوکی نہ اٹھ جائے۔ اور اگر کسی وجہ سے اٹھنے ہی کی ضرورت ہو تو اس سے عذر کر دو۔

ادب ۱۳۔ مہمان کو دروازے کے پاس تک پہنچانا سنت ہے۔

ادب ۱۴۔ پانی ایک سانس میں مت پیو۔ تین سانس میں پیو اور سانس لینے کے وقت برتن منہ سے جدا کر دو اور بسم اللہ کر کے پیو اور پی کر الحمد للہ کہو۔

ادب ۱۵۔ جس برتن سے زیادہ پانی آجانے کا شبہ ہو یا جس برتن کے اندر کا حال معلوم نہ ہو کہ اس میں شاید کوئی کیڑا کانٹا ہو ایسے برتن سے منہ لگا کر پانی مت پیو۔

ادب ۱۶۔ بے ضرورت کھڑے ہو کر پانی مت پیو۔

ادب ۱۷۔ پانی پی کر اگر دوسروں کو بھی دینا ہو تو جو تمہارے داہنی طرف ہو اس کو پہلے دو اور وہ اپنے داہنی طرف والی کو دے۔ اسی طرح اگر کوئی اور چیز بانٹنا ہو جیسے پان، عطر، مٹھائی سب کا یہی طریقہ ہے۔

ادب ۱۸۔ جس طرف سے برتن ٹوٹا ہے ادھر سے پانی مت پیو۔

ادب ۱۹۔ شروع شام کے وقت بچوں کو باہر مت نکلنے دو۔ اور شب کو بسم اللہ کر کے دروازے بند کر لو اور بسم اللہ کر کے برتنوں کو ڈھانک دو اور چراغ سوتے وقت گل کر دو۔ اور چولہے کی آگ بجھا دو یا دبا دو۔

ادب ۲۰۔ کھانے پینے کی چیز کسی کے پاس بھیجنا ہو تو ڈھانک کر بھیجو۔

پہننے اوڑھنے کا بیان

ادب ۱۔ ایک جوتی پہن کر مت چلو۔ رضائی وغیرہ اس طرح مت لپیٹو کہ چلنے میں یا جلدی سے ہاتھ نکالنے میں مشکل ہو۔

ادب ۲۔ کپڑا داہنی طرف سے پہننا شروع کرو۔ مثلاً داہنی آستین، داہنا پائچہ، داہنی جوتی اور بائیں طرف سے نکالو۔

ادب ۳۔ کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھو گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ

ادب ۴۔ ایسا لباس مت پہنو جس میں بے پردگی ہو۔

ادب ۵۔ جو امیر عورتیں بہت قیمتی پوشاک اور زیور پہنتی ہیں ان کے پاس زیادہ مت بیٹھو خواہ مخواہ دنیا کی ہوس بڑھے گی۔

ادب ۶۔ پیوند لگانے کو ذلت مت سمجھو۔

ادب ۷۔ کپڑا نہ بہت تکلف کا پہنو اور نہ میلا کچیلا پہنو۔ بیچ کی راس رہو اور صفائی رکھو۔

ادب ۸۔ بالوں میں تیل کنگھی کرتی رہو مگر ہر وقت اسی دھن میں مت لگی رہو۔ ہاتھوں میں مہندی لگاؤ۔

ادب ۹۔ سرمہ تین تین سلائی دونوں آنکھوں میں لگاؤ۔

ادب ۱۰۔ گھر کو صاف رکھو۔

بیماری اور علاج کا بیان

ادب ۱۔ بیمار کو کھانے پینے پر زیادہ زبردستی مت کرو۔

ادب ۲۔ بیماری میں بد پرہیزی مت کرو۔

ادب ۳۔ خلاف شرع تعویذ گنڈہ، ٹوٹکہ ہرگز استعمال مت کرو۔

ادب ۴۔ اگر کسی کو نظر لگ جائے تو جس پر شبہ ہو کہ اسکی نظر لگی ہے اسکا منہ اور دونوں ہاتھ کہنی سمیت اور دونوں پاؤں اور دونوں زانو اور استنجے کا موقع دھلوا کر پانی جمع کر کے اس شخص کے سر پر ڈالدو جس کو نظر لگی ہے انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو جائے گی۔

ادب ۵۔ جن بیماریوں سے دوسروں کو نفرت ہوتی ہے جیسے خارش یا خون بگڑ جانا ایسے بیمار کو چاہیے کہ خود سب سے الگ رہے تاکہ کسی کو تکلیف ہو

خواب دیکھنے کا بیان

ادب ۱۔ اگر ڈراونا خواب نظر آئے تو بائیں طرف تین بار تھتکار دو اور تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھو اور کروٹ بدل ڈالو اور کسی سے ذکر مت کرو انشاء اللہ تعالیٰ کوئی نقصان نہ ہوگا۔

ادب ۲۔ اگر خواب کہنا ہو تو ایسے شخص سے کہو جو عقلمند یا تمہارا چاہنے والا ہو تاکہ بُری تعبیر نہ دے۔

ادب ۳۔ جھوٹا خواب بنانا بڑا گناہ ہے۔

سلام کرنے کا بیان

ادب ۱ - آپس میں سلام کیا کرو اس طرح "السلام علیکم" اور جواب اس طرح دیا کرو وعلیکم السلام اور سب طریقے واہیات ہیں۔

ادب ۲ - جو پہلے سلام کرے اس کو زیادہ ثواب ملتا ہے۔

ادب ۳ - جو کوئی دوسرے کا سلام لائے یوں جواب دو "علیہم وعلیکم السلام"

ادب ۴ - اگر کئی آدمیوں میں سے ایک نے سلام کر لیا تو سب کی طرف سے ہو گیا۔ اسی طرح ساری محفل میں سے ایک نے جواب دیدیا وہ بھی سب کی طرف سے ہو گیا (اضافہ، ہاتھ کے اشارے سے سلام کے وقت جھکنا منع ہے) اگر کوئی شخص دور ہو اور تم اسکو سلام کرو یا وہ تم کو سلام کرے تو پھر ہاتھ سے اشارہ کرنا جائز ہے لیکن زبان سے بھی سلام کے الفاظ کہنے چاہئیں مسلمان بچے جو بچے سرکاری اسکولوں میں پڑھتے ہیں انکو بھی انگریزی یا ہندوانہ طریق سے سلام نہ کرنا چاہیئے بلکہ شرعی طریقے پر استادوں وغیرہ کو سلام کرنا چاہیئے۔ اگر استاد کافر ہو تو اسکو صرف سلام یا اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی کہنا چاہیئے۔ کافروں کیلئے السلام علیکم کے الفاظ استعمال کرنے جائز نہیں سب مسلمانوں کے لئے یہی حکم ہے۔ ۱۲ ای

بیٹھنے، لیٹنے، چلنے کا بیان

ادب ۱ - بن ٹھن کر اتراتی ہوئی مت چلو۔

ادب ۲ - الٹی مت لیٹو۔

ادب ۳ - ایسی چھت پر مت سوؤ جس میں آڑ نہ ہو شاید لڑھک کر گر پڑو۔

ادب ۴ - کچھ دھوپ میں کچھ سایہ میں مت بیٹھو۔

ادب ۵ - اگر تم کبھی لاچاری کو باہر نکلو تو سڑک کے کنارے کنارے چلو۔ بیچ میں چلنا عورت کے لئے بے شرمی ہے۔

سب میں مل کر بیٹھنے کا بیان

ادب ۱ - کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں مت بیٹھو۔

ادب ۲ - کوئی عورت محفل سے اٹھ کر کسی کام کو گئی اور عقل سے معلوم ہوا کہ ابھی پھر آئے گی ایسی حالت میں اس جگہ کسی اور کو نہ بیٹھنا چاہیئے وہ جگہ اسی کا حق ہے۔

ادب ۳ - اگر دو عورتیں ارادہ کر کے محفل میں پاس پاس بیٹھی ہوں تو انکے بیچ میں جا کر مت بیٹھو۔ البتہ اگر وہ خوشی سے بٹھلا لیں تو کچھ ڈر نہیں

ادب ۴۔ جو عورت تم سے ملنے آئے اسکو دیکھ کر ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ جس میں وہ یہ جانے کہ میری قدر کی۔

ادب ۵۔ محفل میں سردار بن کر مت بیٹھو جہاں جگہ ہو غریبوں کی طرح بیٹھ جاؤ۔

ادب ۶۔ جب چھینک آئے منہ پر کپڑا یا ہاتھ رکھ لو اور پست آواز سے چھینکو۔

ادب ۷۔ جمائی کو جہاں تک ہوسکے روکو۔ اگر نہ رکے تو منہ ڈھانک لو۔

ادب ۸۔ بہت زور سے مت ہنسو۔

ادب ۹۔ محفل میں ناک منہ چڑھا کر منہ پھلا کر مت بیٹھو۔ عاجزی سے غریبوں کی طرح بیٹھو۔ کوئی بات موقع کی ہو بول چال بھی لو۔ البتہ گناہ کی بات مت کرو۔

ادب ۱۰۔ محفل میں کسی طرف پاؤں مت پھیلاؤ۔

باب ۱۹ زبان کے بچانے کا بیان

ادب ۱۔ بے سوچے سمجھے کوئی بات مت کہو جب سوچ کر یقین ہو جائے کہ یہ بات کسی طرح بری نہیں تب بولو۔

ادب ۲۔ کسی کو بے ایمان کہنا یا یوں کہنا کہ فلانی پر خدا کی مار، خدا کی پھٹکار، خدا کا غضب پڑے، دوزخ نصیب ہو خواہ آدمی کو خواہ جانور کو یہ سب گناہ ہے جس کو کہا گیا ہے اگر وہ ایسا نہ ہوا تو یہ سب پھٹکار لوٹ کر اس کہنے والی پر پڑتی ہے۔

ادب ۳۔ اگر تم کو کوئی بیجا بات کہے بدلے میں اتنا ہی کہہ سکتی ہو اگر ذرا بھی زیادہ کہا پھر تم گنہگار ہو گی۔

ادب ۴۔ دوغلی بات منہ دیکھے کی مت کرو کہ اسکے منہ پر اسکی سی اور اسکے منہ پر اس کی سی۔

ادب ۵۔ چغلخوری ہرگز مت کرو، نہ کسی کی چغلی سنو۔

ادب ۶۔ جھوٹ ہرگز مت بولو۔

ادب ۷۔ خوشامد سے کسی کی منہ پر تعریف مت کرو اور پیٹھ پیچھے بھی حد سے زیادہ تعریف مت کرو۔

ادب ۸۔ کسی کی غیبت ہرگز بیان مت کرو اور غیبت یہ ہے کہ کسی کے پیٹھ پیچھے اسکی ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سنے تو اسکو رنج ہو چاہے وہ بات سچی ہی ہو۔ اور اگر وہ بات ہی غلط ہے تو وہ بہتان ہے اسمیں اور بھی زیادہ گناہ ہے۔

ادب ۹۔ کسی سے بحث مت کرو، اپنی بات کو اونچی مت کرو۔

ادب ۱۰۔ زیادہ مت ہنسو اس سے دل کی رونق جاتی رہتی ہے۔

ادب ۱۱۔ جس شخص کی غیبت کی ہے اگر اس سے معاف نہ کرا سکو تو اس شخص کے لئے دعائے مغفرت کیا کرو۔ امید ہے کہ قیامت میں معاف کردے

ادب ۱۲ - جھوٹا وعدہ مت کرو۔

ادب ۱۳ - ایسی ہنسی مت کرو جس سے دوسرا ذلیل ہو جائے۔

ادب ۱۴ - اپنی کسی چیز یا کسی ہنر پر بڑائی مت جتلاؤ۔

ادب ۱۵ - شعر اشعار کا دھندا مت رکھو البتہ اگر مضمون خلاف شرع نہ ہو اور تھوڑی سی آواز سے کبھی کبھی کوئی دعا یا نصیحت کا شعر پڑھ لو تو ڈر نہیں

ادب ۱۶ - سُنی سُنائی ہوئی باتیں مت کہا کرو۔ کیونکہ اکثر ایسی باتیں جھوٹی ہوتی ہیں۔

متفرق باتوں کا بیان

ادب ۱ - خط لکھ کر اس پر مٹی چھوڑ دیا کرو اس سے اس کام میں آسانی ہوتی ہے جس کام کے لئے خط لکھا گیا ہو۔

ادب ۲ - زمانے کو بُرا مت کہو

ادب ۳ - باتیں بہت چبا کر مت کرو نہ کلام میں بہت طول یا مبالغہ کیا کرو ضرورت کے قدر بات کرو۔

ادب ۴ - کسی کے گانے کی طرف کان مت لگاؤ۔

ادب ۵ - کسی کی بُری صورت یا بُری بات کی نقل مت اتارو۔

ادب ۶ - کسی کا عیب دیکھو تو اسکو چھپاؤ گاتی مت پھرو۔

ادب ۷ - جو کام کرو سوچکر انجام سمجھ کر اطمینان سے کرو جلدی میں اکثر کام بگڑ جاتے ہیں۔

ادب ۸ - کوئی تم سے مشورہ لے تو وہی صلاح دو جسکو اپنے نزدیک بہتر سمجھتی ہو۔

ادب ۹ - غصہ جہاں تک ہو سکے روکو۔

ادب ۱۰ - لوگوں سے اپنا کہا سُنا معاف کرا لو ورنہ قیامت میں بڑی مصیبت ہوگی۔

ادب ۱۱ - دوسروں کو بھی نیک کام بتلاتی رہو۔ بری باتوں سے منع کرتی رہو۔ البتہ اگر بالکل قبول کرنے کی امید نہ ہو یا اندیشہ ہو کہ یہ ایذا پہنچائے گا تو خاموشی جائز ہے مگر دل سے بُری بات کو بُری سمجھتی رہو اور بدون لاچاری کے ایسے آدمیوں سے نہ ملو۔

دل کا سنوارنا زیادہ کھانے کی حرص کی بُرائی اور اس کا علاج

بہت سے گناہ پیٹ کے زیادہ پالنے سے ہوتے ہیں۔ اس میں کئی باتوں کا خیال رکھو۔ مزیدار کھانے کی پابند نہ ہو حرام روزی سے بچو۔ حد سے زیادہ نہ بھرو بلکہ دو چار لقمے کی بھوک رکھ کر کھاؤ۔ اسمیں بہت سے فائدے ہیں ایک تو دل صاف رہتا ہے

جس سے خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کی پہچان ہوتی ہے اور اس سے خدائے تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ دوسرے دل میں رقت اور نرمی رہتی ہے جس سے دعا اور ذکر میں لذت معلوم ہوتی ہے۔ تیسرے نفس میں بڑائی اور سرکشی نہیں ہونے پاتی۔ چوتھے نفس کو تھوڑی ہی تکلیف پہنچتی ہے اور تکلیف کو دیکھ کر خدا کا عذاب یاد آتا ہے اور اس وجہ سے نفس گناہوں سے بچتا ہے۔ پانچویں گناہ کی رغبت کم ہوتی ہے۔ چھٹے طبیعت ہلکی رہتی ہے۔ نیند کم آتی ہے تہجد اور دوسری عبادتوں میں سستی نہیں ہوتی۔ ساتویں بھوکوں اور عاجزوں پر رحم آتا ہے بلکہ ہر ایک کے ساتھ رحمدلی پیدا ہوتی ہے۔

زیادہ بولنے کی حرص کی بُرائی اور اس کا علاج

نفس کو زیادہ بولنے میں بھی مزہ آتا ہے اور اس سے صدہا گناہ میں پھنس جاتا ہے۔ جھوٹ اور غیبت اور کوسنا کسی کو طعنہ دینا اپنی بڑائی جتلانا۔ خواہ مخواہ کسی سے بحث کرنا۔ امیروں کی خوشامد کرنا۔ ایسی ہنسی کرنا جس سے کسی کا دل دکھے۔ ان سب آفتوں سے بچنا جب ہی ممکن ہے کہ زبان کو روکے۔ اور اسکے روکنے کا طریقہ یہی ہے کہ جو بات منہ سے نکالنا ہو جی میں آتے ہی نہ کہہ ڈالے بلکہ پہلے خوب سوچ سمجھ لے کہ اس بات میں کسی طرح کا گناہ ہے یا ثواب ہے، یا یہ کہ نہ گناہ ہے نہ ثواب ہے۔ اگر وہ بات ایسی ہے جس میں تھوڑا یا بہت گناہ ہے تو بالکل اپنی زبان بند کر لو اگر اندر سے نفس تقاضا کرے تو اسکو یوں سمجھاؤ کہ اسوقت تھوڑا سا جی کو مار لینا آسان ہے اور دوزخ کا عذاب بہت سخت ہے۔ اور اگر وہ بات ثواب کی ہے تو کہہ ڈالو اور اگر نہ گناہ ہے نہ ثواب ہے تو بھی مت کہو اور اگر بہت ہی دل چاہے تو تھوڑی سی کہہ کر چپ ہو جاؤ۔ ہر بات میں اسی طرح سوچا کرو تھوڑے دنوں میں بُری بات کہنے سے خود نفرت ہو جائے گی۔ اور زبان کی حفاظت کی ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ بلا ضرورت کسی سے نہ ملو۔ جب تنہائی ہو گی خود ہی زبان خاموش رہیگی۔

غصہ کی بُرائی اور اس کا علاج

غصے میں عقل ٹھکانے نہیں رہتی اور انجام سوچنے کا ہوش نہیں رہتا اسلئے زبان سے بھی بیجا نکل جاتا ہے اور ہاتھ سے بھی زیادتی ہو جاتی ہے اسلئے اسکو بہت روکنا چاہیئے اور اسکو روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے یہ کرے کہ جس پر غصہ آیا ہے اسکو اپنے روبرو سے فوراً ہٹا دے اگر وہ نہ ہٹے تو خود اس جگہ سے ٹل جائے۔ پھر سوچے کہ جس قدر یہ شخص میرا قصوروار ہے اس سے زیادہ میں خدائے تعالیٰ کی قصوروار ہوں اور جیسا میں چاہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری خطا معاف کر دیں ایسے ہی مجھ کو بھی چاہیئے کہ میں اسکا قصور معاف کر دوں اور زبان سے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ کئی بار پڑھے اور پانی پی لے یا وضو کر لے اس سے غصہ جاتا رہے گا پھر جب عقل ٹھکانے ہو جائے اسوقت بھی اگر اس قصور پر سزا دینی مناسب

معلوم ہو، مثلاً سزا دینے میں اسی قصوروار کی بھلائی ہے جیسے اپنی اولاد ہے کہ اسکو سدھارنا ضرور ہے اور یا سزا دینے میں دوسرے کی بھلائی ہے جیسے اس شخص نے کسی پر ظلم کیا تھا۔ اب مظلوم کی مدد کرنا اور اسکے واسطے بدلہ لینا ضرور ہے اسلئے سزا کی ضرورت ہے۔ تو اوّل خوب سمجھ لے کہ اتنی خطا کی کتنی سزا ہونی چاہیئے جب اچھی طرح شرع کے موافق اس بات میں تسلی ہو جاوے تو اسی قدر سزا دے دے۔ چند روز اسطرح غصہ روکنے سے پھر خود بخود قابو میں آجاوے گا تیزی نہ رہیگی اور کینہ بھی اسی غصے سے پیدا ہوجاتا ہے۔ جب غصہ کی اصلاح ہو جائیگی کینہ بھی دل سے نکل جائے گا۔

حسد کی بُرائی اور اس کا علاج

کسی کو کھاتا پیتا یا پھلتا پھولتا عزت و آبرو سے رہتا ہوا دیکھ کر دل میں جلنا اور رنج کرنا اور اسکے زوال سے خوش ہونا اس کو حسد کہتے ہیں یہ بہت بُری چیز ہے۔ اس میں گناہ بھی ہے ایسے شخص کی ساری زندگی تلخی میں گذرتی ہے غرض اسکی دنیا اور دین دونوں بے حلاوت ہیں اسلئے اس آفت سے نکلنے کی بہت کوشش کرنی چاہیئے اور علاج اسکا یہ ہے کہ اوّل یہ سوچے کہ میرے حسد کرنے سے مجھی کو نقصان اور تکلیف ہے، اس کا کیا نقصان ہے۔ اور وہ میرا نقصان یہ ہے کہ میری نیکیاں برباد ہو رہی ہیں۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ حسد نیکیوں کو اسطرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ حسد کرنے والی گویا اللہ تعالیٰ پر اعتراض کر رہی ہے کہ فلانا شخص اس نعمت کے لائق نہ تھا اسکو نعمت کیوں دی تو یوں سمجھو تو بہ توبہ اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کرتی ہے تو کتنا بڑا گناہ ہوگا۔ اور تکلیف ظاہری ہے کہ ہمیشہ رنج و غم میں رہتی ہے اور جس پر حسد کیا ہے اس کا کوئی نقصان نہیں کیونکہ حسد سے وہ نعمت جاتی نہ رہے گی بلکہ اسکا یہ نفع ہے کہ اس حسد کرنے والی کی نیکیاں اسکے پاس چلی جائیں گی جب ایسی ایسی باتیں سوچ چکو تو پھر یہ کرو کہ اپنے دل پر جبر کرکے جس شخص پر حسد پیدا ہوا ہے زبان سے دوسروں کے روبرو اسکی تعریف اور بھلائی کرو اور یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اسکے پاس ایسی ایسی نعمتیں ہیں اللہ تعالیٰ اُسکو دونی دیں۔ اور اگر اس شخص سے ملنا ہو جائے تو اسکی تعظیم کرے اور اس کے ساتھ عاجزی سے پیش آئے۔ پہلے پہلے ایسے برتاؤ سے نفس کو بہت تکلیف ہوگی مگر رفتہ رفتہ آسانی ہو جائے گی اور حسد جاتا رہے گا۔

دُنیا اور مال کی محبّت کی بُرائی اور اس کا علاج

مال کی محبت ایسی بری چیز ہے کہ جب دل میں آتی ہے تو حق تعالیٰ کی یاد اور محبت اس میں نہیں سماتی۔ کیونکہ ایسے شخص کو تو ہر وقت یہی اُدھیڑ بُن رہے گی کہ روپیہ کس طرح آئے اور کیونکر جمع ہو۔ زیور کپڑا ایسا ہونا چاہیئے اس کا سامان کس طرح کرنا چاہیئے۔ اتنے برتن ہو جائیں اتنی چیزیں ہو جائیں۔ ایسا گھر بنانا چاہیئے۔ باغ لگانا چاہیئے جائیداد خریدنا چاہیئے۔ جب رات دن دل اسی میں رہا پھر خدائے تعالیٰ

کو یاد کرنے کی فرصت کہاں ملے گی۔ ایک بُرائی اس میں یہ ہے کہ جب دل میں اسکی محبت جم جاتی ہے تو مر کر خدا کے پاس جانا اسکو برا معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ خیال آتا ہے کہ مرتے ہی یہ سارا عیش جاتا رہے گا۔ اور کبھی خاص مرتے وقت دنیا کا چھوٹنا برا معلوم ہوتا ہے۔ اور جب اسکو معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالٰے نے دُنیا سے چھڑایا ہے تو توبہ توبہ اللہ تعالٰے سے دُشمنی ہو جاتی ہے اور خاتمہ کُفر پر ہوتا ہے۔ ایک بُرائی اسمیں یہ ہے کہ جب آدمی دُنیا سمیٹنے کے پیچھے پڑ جاتا ہے پھر اسکو حرام حلال کا کچھ خیال نہیں رہتا۔ نہ اپنا اور پرایا حق سوجھتا ہے۔ نہ جھوٹ اور دغا کی پرواہ ہوتی ہے۔ بس یہی نیت رہتی ہے کہ کہیں سے آتے لیکر بھر لو۔ اسی واسطے حدیث میں آیا ہے کہ دُنیا کی محبت سارے گناہوں کی جڑ ہے۔ جب یہ ایسی بُری چیز ہے تو ہر مسلمان کو کوشش کرنا چاہیئے کہ اس بلا سے بچے اور اپنے دل سے اس دُنیا کی محبت باہر کرے سو علاج اس کا ایک تو یہ ہے کہ موت کو کثرت سے یاد کرے اور ہر وقت سوچے کہ یہ سب سامان ایک دن چھوڑنا ہے۔ پھر اسمیں جی لگانا کیا فائدہ۔ بلکہ جس قدر زیادہ جی لگے گا اسی قدر چھوڑتے وقت حسرت ہوگی۔ دُوسرے بہت سے علاقے نہ بڑھائے یعنی بہت سے آدمیوں سے میل جول لینا دینا نہ بڑھائے، ضرورت سے زیادہ سامان چیز بست مکان جائیداد جمع نہ کرے کاروبار روزگار تجارت حد سے زیادہ نہ پھیلائے۔ ان چیزوں کو ضرورت اور آرام تک رکھے غرض سب سامان مختصر رکھے۔ تیسرے فضول خرچی نہ کرے۔ کیونکہ فضول خرچی کرنے سے آمدنی کی حرص بڑھتی ہے اور اس کی حرص سے سب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ چوتھے موٹے کھانے، کپڑے کی عادت رکھے۔ پانچویں غریبوں میں زیادہ بیٹھے۔ امیروں سے بہت کم ملے۔ کیونکہ امیروں سے ملنے میں ہر چیز کی ہوس پیدا ہوتی ہے۔ چھٹے جن بزرگوں نے دُنیا چھوڑ دی ہے ان کے قصے حکایتیں دیکھا کرے۔ ساتویں جس چیز سے دل کو زیادہ لگاؤ ہو اسکو خیرات کر دے یا بیچ ڈالے۔ انشاء اللہ تعالٰے ان تدبیروں سے دُنیا کی محبت دل سے نکل جاوے گی اور دل میں جو دُور دُور کی اُمنگیں پیدا ہوتی ہیں کہ یُوں جمع کریں یوں سامان خریدیں یوں اولاد کے لئے مکان اور گاؤں چھوڑ جائیں جب دُنیا کی محبت جاتی رہے گی۔ یہ اُمنگیں خود دفع ہو جائینگی۔

کنجوسی کی بُرائی اور اس کا علاج

بہت سے حق جن کا ادا کرنا فرض اور واجب ہے، جیسے زکوٰۃ، قربانی، کسی محتاج کی مدد کرنا، اپنے غریب رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرنا، کنجوسی میں یہ حق ادا نہیں ہوتے۔ اسکا گناہ ہوتا ہے یہ تو دین کا نقصان ہے۔ اور کنجوس آدمی سب کی نگاہوں میں ذلیل و بے قدر رہتا ہے یہ دنیا کا نقصان ہے اس سے زیادہ کیا بُرائی ہوگی۔ علاج اس کا ایک تو یہ ہے کہ مال اور دُنیا کی محبت دل سے نکالے۔ جب اس کی محبت نہ رہے گی کنجوسی کسی طرح ہو ہی نہیں سکتی۔ دُوسرا علاج یہ ہے کہ جو چیز اپنی ضرورت سے زیادہ ہوا اپنی طبیعت پر زور ڈال کر اسکو کسی کو دے ڈالا کرے۔ اگرچہ نفس کو تکلیف ہو مگر ہمت کر کے اس تکلیف کو سہار لے۔ جب تک

کہ کنجوسی کا اثر بالکل دل سے نہ نکل جائے یوں ہی کیا جائے۔

نام اور تعریف چاہنے کی بُرائی اور اس کا علاج

جب آدمی کے دل میں اس کی خواہش ہوتی ہے تو دوسرے شخص کے نام اور تعریف سے جلتا ہے اور حسد کرتا ہے اس کی بُرائی اوپر سُن چکی ہو اور دوسرے شخص کی بُرائی اور ذلت سُنکر جی خوش ہوتا ہے یہ بھی بڑے گناہ کی بات ہے کہ آدمی دوسرے کا بُرا چاہے۔ اور اس میں یہ بھی بُرائی ہے کہ کبھی ناجائز طریقوں سے نام پیدا کیا جاتا ہے مثلاً نام کے واسطے شادی وغیرہ میں خوب مال اُڑایا فضول خرچی کی۔ اور وہ مال کبھی رشوت سے جمع کیا، کبھی سودی قرض لیا اور یہ سارے گناہ اس نام کی بدولت ہوئے اور دُنیا کا نقصان اس میں یہ ہے کہ ایسے شخص کے دشمن اور حاسد بہت ہوتے ہیں اور ہمیشہ اس کو ذلیل اور بدنام کرنے اور اس کو نقصان اور تکلیف پہنچانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں علاج اس کا ایک تو یہ ہے کہ یوں سوچے کہ جن لوگوں کی نگاہ میں ناموری اور تعریف ہوگی نہ وہ رہینگے نہ میں ہونگی تھوڑے دنوں کے بعد کوئی پوچھے گا بھی نہیں پھر ایسی بے بنیاد چیز پر خوش ہونا نادانی کی بات ہے۔ دوسرا علاج یہ ہے کہ کوئی ایسا کام کرے جو شرع کے تو خلاف نہ ہو مگر یہ لوگوں کی نظر میں ذلیل اور بدنام ہو جائے۔ مثلاً گھر کی بچی ہوئی باسی روٹیاں غریبوں کے ہاتھ سستی بیچنے لگے اس سے خوب رسوائی ہوگی۔

غرور اور شیخی کی بُرائی اور اس کا علاج

غرور اور شیخی اسکو کہتے ہیں کہ آدمی اپنے آپ کو علم میں یا عبادت میں یا دینداری میں یا حسب و نسب میں یا مال اور سامان میں یا عزت آبرو میں یا عقل میں یا اور کسی بات میں اوروں سے بڑا سمجھے اور دوسروں کو اپنے سے کم اور حقیر جانے یہ بڑا گناہ ہے۔ حدیث میں ہے کہ جسکے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو گا وہ جنت میں نہ جائے گا اور دُنیا میں بھی لوگ ایسے آدمی سے دل میں بہت نفرت کرتے ہیں اور اسکے دشمن ہوتے ہیں اگرچہ ڈر کے مارے ظاہر میں آؤ بھگت کرتے ہیں اور اس میں یہ بھی بُرائی ہے کہ ایسا شخص کسی کی نصیحت کو نہیں مانتا۔ حق بات کو کسی کے کہنے سے قبول نہیں کرتا بلکہ بُرا مانتا ہے اور اس نصیحت کرنے والے کو تکلیف پہنچانا چاہتا ہے۔ علاج اسکا یہ ہے کہ اپنی حقیقت میں غور کرے کہ میں مٹی اور ناپاک پانی کی پیدائش ہوں۔ ساری خوبیاں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں اگر وہ چاہیں ابھی سب لے لیں۔ پھر شیخی کس بات پر کروں اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو یاد کرے۔ اس وقت اپنی بڑائی نگاہ میں نہ آئے گی اور جس کو اس نے حقیر سمجھا ہے اس کے سامنے عاجزی سے پیش آئے اور اسکی تعظیم کیا کرے شیخی دل سے نکل جائے گی اگر اور زیادہ ہمت نہ ہو تو اپنے ذمے

اتنی ہی پابندی کر لے کہ جب کوئی چھوٹے درجے کا آدمی ملے اسکو پہلے خود سلام کر لیا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے بھی نفس میں بہت عاجزی آجائے گی۔

اِترانے اور اپنے آپ کو اچھّا سمجھنے کی بُرائی اور اس کا علاج

اگر کوئی اپنے آپ کو اچھا سمجھی یا کپڑا زیور پہن کر اترائی، اگر چہ دوسروں کو بھی بُرا اور کم نہ سمجھی یہ بات بھی بُری ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ یہ خصلت دین کو برباد کرتی ہے اور یہ بھی بات ہے کہ ایسا آدمی اپنے سنوارنے کی فکر نہیں کرتا کیونکہ جب وہ اپنے آپ کو اچھا سمجھتا ہے تو اسکو اپنی برائیاں کبھی نظر نہ آئیں گی۔ علاج اسکا یہ ہے کہ اپنے عیبوں کو سوچا اور دیکھا کرے اور یہ سمجھے کہ جو باتیں میرے اندر اچھی ہیں یہ خدا تعالیٰ کی نعمت ہے میرا کوئی کمال نہیں ہے اور یہ سوچ کر اللہ تعالیٰ کا شکر کیا کرے اور دعا کیا کرے کہ اے اللہ اس نعمت کا زوال نہ ہو۔

نیک کام دکھلانے کے لئے کرنے کی بُرائی اور اس کا علاج

یہ دکھلاوا کئی طرح ہوتا ہے کبھی صاف زبان سے ہوتا ہے کہ ہم نے اتنا قرآن پڑھا۔ ہم رات کو اٹھے تھے کبھی اور باتوں میں ملا ہوتا ہے مثلاً کہیں بدوؤں کا ذکر ہو رہا تھا کسی نے کہا کہ نہیں صاحب سب باتیں غلط ہیں ہمارے ساتھ ایسا ایسا برتاؤ ہوا۔ تو اب بات تو ہوئی اور کچھ لیکن اسی میں یہ بھی سب نے جان لیا کہ انہوں نے حج کیا ہے کبھی کام کرنے سے ہوتا ہے جیسے دکھلاوے کی نیت سے سب کی زبرو تسبیح لے کر بیٹھ گئی یا کبھی کام کے سنوارنے سے ہوتا ہے جیسے کسی کی عادت ہے کہ ہمیشہ قرآن پڑھتی ہے مگر چار عورتوں کے سامنے ذرا سنوار سنوار کر پڑھنا شروع کر دیا کبھی صورت شکل سے ہوتا ہے جیسے آنکھیں بند کر کے گردن جھکا کر بیٹھ گئی جس میں دیکھنے والے سمجھیں کہ بڑی اللہ والی ہیں ہر وقت اسی دھیان میں ڈوبی رہتی ہیں۔ رات کو بہت جاگی ہیں نیند سے آنکھیں بند ہوئی جاتی ہیں اسی طرح یہ دکھلاوا اور بھی کئی طور پر ہوتا ہے اور جس طرح بھی ہو بہت برا ہے۔ قیامت میں ایسے نیک کاموں پر جو دکھلاوے کے لئے ہوں ثواب کے بدلے اُلٹا عذاب دوزخ کا ہوگا۔ علاج اسکا وہی ہے جو کہ نام اور تعریف چاہنے کا علاج ہے جسکو ہم اوپر لکھ چکے ہیں کیونکہ دکھلاوا اسی واسطے ہوتا ہے کہ میرا نام ہو، اور میری تعریف ہو۔

ضروری بات بتلانے کے قابل

ان بری باتوں کے جو علاج بتلائے گئے ہیں ان کو دو چار بار برت لینے سے کام نہیں چلتا۔ اور یہ برائیاں نہیں دور ہوتیں مثلاً

غصے کو دو چار بار روک لیا تو اس سے اس بیماری کی جڑ نہیں گئی یا ایک آدھ بار غصہ نہ آیا تو اس دھوکے میں نہ آئے کہ میرا نفس سنور گیا ہے بلکہ بہت دنوں تک ان علاجوں کو برتے۔ اور جب غفلت ہو جائے افسوس اور رنج کرے اور آگے کو خیال رکھے۔ مدتوں کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ان برائیوں کی جڑ جاتی رہے گی۔

ایک اور ضروری کام کی بات

نفس کے اندر کی جتنی برائیاں ہیں اور ہاتھ پاؤں سے جتنے گناہ ہوتے ہیں ان کے علاج کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ جب نفس سے کوئی شرارت اور برائی یا گناہ کا کام ہو جائے اسکو کچھ سزا دیا کرے اور دو سزائیں آسان ہیں کہ ہر شخص کر سکتا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ اپنے ذمہ کچھ آنہ دو آنے روپیہ دو روپے جیسی حیثیت ہو جرمانے کے طور پر ٹھیرالے۔ جب کبھی کوئی بری بات ہو جایا کرے وہ جرمانہ غریبوں کو بانٹ دیا کرے۔ اگر پھر ہو پھر اسی طرح کرے۔ دوسری سزا یہ ہے کہ ایک دو وقت کھانا نہ کھایا کرے۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اگر کوئی ان سزاؤں کو نباہ کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ سب برائیاں چھوٹ جائیں آگے اچھی باتوں کا بیان ہے جن سے دل سنورتا ہے

توبہ اور اس کا طریقہ

توبہ ایسی اچھی چیز ہے کہ اس سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو آدمی اپنی حالت میں غور کرے گا کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی بات گناہ کی ہو ہی جاتی ہے ضرور توبہ کو ہر وقت ضروری سمجھے گا۔ طریقہ اسکے حاصل کرنے کا یہ ہے کہ قرآن اور حدیث میں جو جو عذاب کے ڈراوے گناہوں پر آئے ہیں انکو یاد کرے اور سوچے اس سے گناہ پر دل دکھے گا۔ اسوقت چاہیئے کہ زبان سے بھی توبہ کرے اور جو نماز روزہ وغیرہ قضا ہوا ہو اسکو قضا بھی کرے۔ اگر بندوں کے حقوق ضائع ہوئے ہیں ان سے معاف بھی کرالے یا ادا کرے اور جو ویسے ہی گناہ ہوں ان پر خوب کڑھے اور رونے کی شکل بنا کر خدائے تعالیٰ سے خوب معافی مانگے۔

خدائے تعالیٰ سے ڈرنا اور اس کا طریقہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مجھ سے ڈرو۔ اور خوف ایسی اچھی چیز ہے کہ آدمی اسکی بدولت گناہوں سے بچتا ہے۔ طریقہ اسکا وہی ہے جو طریقہ توبہ کا ہے کہ خدائے تعالیٰ کے عذاب کو سوچا کرے اور یاد کیا کرے۔

اللہ تعالیٰ سے امید رکھنا اور اس کا طریقہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم حق تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو اور امید ایسی اچھی چیز ہے کہ اس سے نیک کاموں کیلئے دل بڑھتا ہے اور توبہ کرنے کی ہمت ہوتی ہے۔ طریقہ اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے۔

صبر اور اس کا طریقہ

نفس کو دین کی بات پر پابند رکھنا اور دین کے خلاف اس سے کوئی کام نہ ہونے دینا اسکو صبر کہتے ہیں۔ اور اسکے کئی موقع ہیں۔ ایک موقع یہ ہے کہ آدمی چین امن کی حالت میں ہو۔ خدائے تعالیٰ نے صحت دی ہو۔ مال دولت عزت آبرو، نوکر چاکر آل اولاد، گھربار، ساز و سامان دیا ہو۔ ایسے وقت کا صبر یہ ہے کہ دماغ خراب نہ ہو۔ خدائے تعالیٰ کو نہ بھول جائے۔ غریبوں کو حقیر نہ سمجھے اُنکے ساتھ نرمی اور احسان کرتا رہے، دوسرا موقع عبادت کا وقت ہے کہ اسوقت نفس سُستی کرتا ہے جیسے نماز کے لئے اُٹھنے میں یا نفس کنجوسی کرتا ہے جیسے زکوٰۃ خیرات دینے میں ایسے موقع میں تین طرح کا صبر درکار ہے۔ ایک عبادت سے پہلے کہ نیت درست رکھے۔ اللہ ہی کے واسطے وہ کام کرے نفس کی کوئی غرض نہ ہو۔ دوسرے عبادت کے وقت کم ہمتی نہ ہو جس طرح اس عبادت کا حق ہے اسی طرح ادا کرے تیسرے عبادت کے بعد کہ اسکو کسی کے روبرو ذکر نہ کرے۔ تیسرا موقع گناہ کا وقت ہے۔ اسوقت کا صبر یہ ہے کہ نفس کو گناہ سے روکے۔ چوتھا موقع وہ وقت ہے کہ اس شخص کو کوئی مخلوق تکلیف پہنچائے بُرا بھلا کہے اسوقت کا صبر[1] یہ ہے کہ بدلہ نہ لے خاموش ہو جائے۔ پانچواں موقع مصیبت اور بیماری اور مال کے نقصان یا کسی عزیز و قریب کے مرجانے کا ہے۔ اسوقت کا صبر یہ ہے کہ زبان سے خلاف شرع کلمہ نہ کہے، بیان کر کے نہ روئے طریقہ سب قسم کے صبروں کا یہ ہے کہ ان سب موقعوں کے ثواب کو یاد کرے اور سمجھے کہ یہ سب باتیں میرے فائدے کے واسطے ہیں۔ اور سوچے کہ بے صبری کرنے سے تقدیر تو ٹلتی نہیں ناحق ثواب بھی کیوں کھویا جائے۔

شکر اور اس کا طریقہ

خدائے تعالیٰ کی نعمتوں سے خوش ہو کر خدائے تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہونا اور اس محبت سے یہ شوق ہونا کہ جب وہ ہم کو ایسی ایسی نعمتیں دیتے ہیں تو ان کی خوب عبادت کرو! اور ایسی نعمت دینے والے کی نافرمانی بڑے شرم کی بات ہے۔ یہ خلاصہ ہے شکر کا۔ یہ ظاہر ہے کہ بندے پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی ہزاروں نعمتیں ہیں اگر کوئی مصیبت بھی ہے تو اس میں بھی بندے کا فائدہ ہے تو وہ بھی نعمت[1] ہے۔ جب ہر وقت نعمت ہے تو ہر وقت دل میں یہ خوشی اور محبت رہنا چاہیئے کہ کبھی خدائے تعالیٰ کے حکم کے بجالانے میں کمی نہ کرنی چاہیئے طریقہ اسکا یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے۔

---

[1] کیونکہ اسپر صبر کرنے سے ثواب بھی ہوتا ہے اور نفس کی اصلاح بھی ہوتی ہے کہ وہ ذلیل ہوتا ہے اور کبھی کوئی عمدہ عوض دنیا میں بھی مل جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا اور اس کا طریقہ

یہ ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ بدون خدائے تعالیٰ کے ارادے کے نہ کوئی نفع حاصل ہو سکتا ہے نہ نقصان پہنچ سکتا ہے اسواسطے ضرور ہوا کہ جو کام کرے اپنی تدبیر پر بھروسہ نہ کرے نظر خدائے تعالیٰ پر رکھے اور کسی مخلوق سے زیادہ اُمید نہ رکھے نہ کسی سے زیادہ ڈرے یہ سمجھ لے کہ بدون خدا کے چاہے کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ اسکو بھروسہ اور توکل کہتے ہیں طریقہ اسکا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت کو اور مخلوق کے ناچیز ہونے کو خوب سوچا اور یاد کیا کرے۔

خدا تعالیٰ سے محبّت کرنا اور اس کا طریقہ

اللہ تعالیٰ کی طرف دل کا کھینچنا اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سنکر اور اُنکے کاموں کو دیکھ کر دل کو مزہ آنا یہ محبت ہے طریقہ اسکا یہ ہے کہ اللہ کا نام بہت کثرت سے پڑھا کرے اور اُنکی خوبیوں کو یاد کیا کرے اور اُنکو جو بندے کے ساتھ محبت ہے اسکو سوچا کرے۔

خدا تعالیٰ کے حکم پر راضی رہنا اور اس کا طریقہ

جب مسلمان کو یہ معلوم ہے کہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ ہوتا ہے سب میں بندے کا فائدہ اور ثواب ہے تو ہر بات پر راضی رہنا چاہیئے۔ نہ گھبراوے نہ شکایت حکایت کرے۔ طریقہ اسکا اسی بات کا سوچنا ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے سب بہتر ہے۔

سچّی نیت اور اس کا طریقہ

دین کا جو کوئی کام کرے اسمیں کوئی دُنیا کا مطلب نہ ہو نہ تو دکھلاوا ہو نہ ایسا کوئی مطلب ہو جیسے کسی کے پیٹ میں گرانی ہے اسنے کہا لاؤ روزہ رکھ لیں روزے کا روزہ ہو جائے گا اور پیٹ ہلکا ہو جائیگا یا نماز کے وقت پہلے سے وضو ہو مگر گرمی بھی ہے اسلئے وضو تازہ کر لیا کہ وضو بھی تازہ ہو جائے گا اور ہاتھ پاؤں بھی ٹھنڈے ہو جائینگے۔ یا کسی سائل کو دیا کہ اسکے تقاضے سے جان بچی اور یہ بلا ٹلی۔ یہ سب باتیں سچی نیت کے خلاف ہیں طریقہ اسکا یہ ہے کہ کام کرنے سے پہلے خوب سوچ لیا کرے اگر کسی ایسی بات کا اسمیں میل پاوے اس سے دل کو صاف کر لے۔

مراقبہ یعنی دل سے خُدا کا دھیان کرنا اور اس کا طریقہ

دل سے ہر وقت دھیان رکھے کہ اللہ تعالیٰ کو میرے سب حالوں کی خبر ہے ظاہر کی بھی اور دل کی بھی اگر بُرا کام ہو گا یا بُرا خیال لایا

جائے گا شاید اللہ تعالیٰ دُنیا میں یا آخرت میں سزا دیں دوسرے عبادت کے وقت یہ دھیان جمائے کہ وہ میری عبادت کو دیکھ رہے ہیں اچھی طرح بجالانا چاہیئے۔ طریقہ اسکا یہی ہے کہ کثرت سے ہر وقت یہ سوچا کرے تھوڑے دنوں میں اسکا دھیان بندھ جائے گا پھر انشاء اللہ تعالیٰ اس سے کوئی بات اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف نہ ہوگی۔

قرآن مجید پڑھنے میں دل لگانا

قاعدہ ہے کہ اگر کوئی کسی کے کہے کہ ہم کو تھوڑا سا قرآن سناؤ دیکھیں کیسا پڑھتی ہو تو اُس وقت جہاں تک ہو سکتا ہے خوب بنا کر سنوار کر سنبھال کر پڑھتی ہو اب یوں کیا کرو کہ جب قرآن پڑھنے کا ارادہ کرو پہلے دل میں یہ سوچ لیا کرو کہ گویا اللہ تعالیٰ نے ہم سے فرمائش کی ہے کہ ہم کو سناؤ کیسا پڑھتی ہو، اور یوں سمجھو کہ اللہ تعالیٰ خوب سُن رہے ہیں اور یوں خیال کرو کہ جب آدمی کے کہنے سے بنا سنوار کر پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فرمانے سے جو پڑھتے ہیں اسکو تو خوب ہی سنبھال سنبھال کر پڑھنا چاہیئے۔ یہ سب باتیں سوچ کر اب پڑھنا شروع کرو۔ اور جب تک پڑھتی رہو یہی باتیں خیال میں رکھو۔ اور جب پڑھنے میں بگاڑ ہونے لگے یا دل ادھر اُدھر بٹنے لگے تو تھوڑی دیر کے لئے پڑھنا موقوف کر کے ان باتوں کو سوچنے کو پھر تازہ کرلو انشاء اللہ تعالیٰ اس طریقے سے صحیح اور صاف بھی پڑھا جائے گا اور دل بھی ادھر متوجہ رہے گا۔ اگر ایک مدت تک اسی طرح پڑھو گی تو پھر آسانی سے دل لگنے لگے گا۔

نماز میں دل لگانا

اتنی بات یاد رکھو کہ نماز میں کوئی کام کوئی پڑھنا بے ارادہ نہ ہو بلکہ ہر بات ارادے اور سوچ سے ہو مثلاً اللہ اکبر کہہ کر جب کھڑی ہو تو ہر لفظ پر یوں سوچو کہ میں اب سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھ رہی ہوں پھر سوچو کہ اب وَبِحَمْدِكَ کہہ رہی ہوں۔ پھر دھیان کرو کہ اب وَتَبَارَكَ اسْمُكَ منہ سے نکل رہا ہے۔ اسی طرح ہر لفظ پر الگ الگ دھیان اور ارادہ کرو پھر الحمد اور سورت میں یوں ہی کرو، پھر رکوع میں، اسی طرح ہر دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کو سوچ سوچ کر کہو غرض منہ سے جو نکالو دھیان بھی اُدھر رکھو ساری نماز میں یہی طریقہ رکھو انشاء اللہ تعالیٰ اس طرح کرنے سے نماز میں کسی طرف دھیان نہ بٹے گا۔ پھر تھوڑے دنوں میں آسانی سے جی لگنے لگے گا اور نماز میں مزہ آئے گا۔

پیری مُریدی کا بیان

مُرید بننے میں کئی فائدے ہیں۔ ایک فائدہ یہ کہ دل کے سنوارنے کے طریقے جو اُوپر بیان کئے گئے ہیں اُن کے برتاؤ

کرنے میں کبھی کم سمجھی سے غلطی ہو جاتی ہے پیر اسکا ٹھیک راستہ تبلا دیتا ہے۔ دوسرا فائدہ یہ کہ کتاب میں پڑھنے سے بعضی دفعہ اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا کہ پیر کے تبلانے سے ہوتا ہے ایک تو اسکی برکت ہوتی ہے پھر یہ بھی خوف ہوتا ہے کہ اگر کوئی نیک کام میں کمی کی یا کوئی بری بات کی، پیر سے شرمندگی ہو گی۔

تیسرا فائدہ یہ کہ پیر سے اعتقاد اور محبت ہو جاتی ہے اور یوں جی چاہتا ہے کہ جو اسکا طریقہ ہے ہم بھی اسی کے موافق چلیں چوتھا فائدہ یہ ہے کہ پیر اگر نصیحت کرنے میں سختی یا غصہ کرتا ہے تو ناگوار نہیں ہوتا۔ پھر اس نصیحت پر عمل کرنے کی زیادہ کوشش ہو جاتی ہے۔ اور بھی بعضے فائدے ہیں جن پر اللہ تعالےٰ کا فضل ہوتا ہے ان کو حاصل ہوتے ہیں اور حاصل ہونے ہی سے معلوم ہوتے ہیں۔ اگر مرید ہونے کا ارادہ ہو تو اول پیر میں یہ باتیں دیکھ لو جس میں یہ باتیں نہ ہوں اس سے مرید نہ ہوں۔ ایک یہ کہ وہ پیر دین کے مسئلے جانتا ہو شرع سے ناواقف نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ اس میں کوئی بات خلافِ شرع نہ ہو۔ جو عقیدے تم نے اس کتاب کے پہلے حصہ میں پڑھے ہیں ویسے اسکے عقیدے ہوں جو جو مسئلے اور دل کے سنوارنے کے طریقے تم نے اس کتاب میں پڑھے ہیں کوئی بات اس میں ان کے خلاف نہ ہو تیسرے کمانے کھانے کے لئے پیری مریدی نہ کرتا ہو۔ چوتھے کسی ایسے بزرگ کا مرید ہو جس کو اکثر اچھے لوگ بزرگ سمجھتے ہوں پانچویں اس پیر کو بھی اچھے لوگ اچھا کہتے ہوں چھٹے اسکی تعلیم میں یہ اثر ہو کہ دین کی محبت اور شوق پیدا ہو جائے یہ بات اسکے اور مریدوں کا حال دیکھنے سے معلوم ہو جائے گی۔ اگر دس مریدوں میں پانچ چھ مرید بھی اچھے ہوں تو سمجھو کہ یہ پیر تاثیر والا ہے۔ اور ایک آدھ مرید کے برے ہونے سے شبہ مت کرو۔ اور تم نے جو سنا ہو گا کہ بزرگوں میں تاثیر ہوتی ہے وہ تاثیر یہی ہے۔ اور دوسری تاثیروں کو مت دیکھنا کہ وہ جو کہہ دیتے ہیں اسی طرح ہوتا ہے، وہ ایک چھو کر دیتے ہیں تو بیماری جاتی رہتی ہے وہ جس کام کے لئے تعویذ دیتے ہیں وہ کام مرضی کے موافق ہو جاتا ہے۔ وہ ایسی توجہ دیتے ہیں کہ آدمی لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے۔ ان تاثیروں سے کبھی دھوکا مت کھانا۔ ساتویں اس پیر میں یہ بات ہو کہ دین کی نصیحت کرنے میں مریدوں کا لحاظ ملاحظہ نہ کرتا ہو۔ بیجا بات سے روک دیتا ہو۔ جب کوئی ایسا پیر مل جائے تو اگر تم کنواری ہو تو ماں باپ سے پوچھ کر، اور اگر تمہاری شادی ہو گئی ہے تو شوہر سے پوچھ کر اچھی نیت سے یعنی خالص دین کے درست کرنے کی نیت سے مرید ہو جاؤ۔ اور اگر یہ لوگ کسی مصلحت سے اجازت نہ دیں تو مرید ہونا فرض تو ہے نہیں مرید مت بنو۔ البتہ دین کی راہ پر چلنا فرض ہے بدون مرید ہوئے بھی اس راہ پر چلتی رہو۔

پیری مریدی کے متعلق تعلیم

تعلیم ۱۔ پیر کا خوب ادب رکھے۔ اللہ کے نام لینے کا طریقہ وہ جس طرح بتلائے اس کو نباہ کر کرے۔ اس کی نسبت یوں اعتقاد

رکھے کہ مجھ کو جتنا فائدہ طل کے درست ہونے کا اس سے پہنچ سکتا ہے اتنا اس زمانے کے کسی بزرگ[1] سے نہیں پہنچ سکتا۔

تعلیم ۲۔ اگر مرید کا دل ابھی اچھی طرح نہیں سنورا تھا کہ پیر کا انتقال ہو گیا تو دوسرے کامل پیر سے جس میں اوپر کی سب باتیں ہوں مرید ہو جائے۔

تعلیم ۳۔ کسی کتاب میں کوئی وظیفہ یا کوئی فقیری کی بات دیکھ کر اپنی عقل سے کچھ نہ کرے پیر سے پوچھ لے اور جو کوئی نئی بات بھلی یا بری دل میں آئے یا کسی بات کا ارادہ پیدا ہو پیر سے دریافت کرلے۔

تعلیم ۴۔ پیر سے بے پردہ نہ ہو اور مرید ہونے کے وقت اسکے ہاتھ میں ہاتھ نہ دے رومال یا کسی اور کپڑے سے یا خالی زبان سے مریدی درست ہے۔

تعلیم ۵۔ اگر غلطی سے کسی خلاف شرع پیر سے مرید ہو جائے یا پہلے وہ شخص اچھا تھا اب بگڑ گیا تو مریدی توڑ ڈالے اور کسی اچھے بزرگ سے مرید ہو جائے لیکن اگر کوئی ہلکی سی بات کبھی کبھار پیر سے ہو جائے تو یوں سمجھے کہ آخر یہ بھی آدمی ہے فرشتہ تو ہے نہیں۔ اس سے غلطی ہو جو توبہ سے معاف ہو سکتی ہے۔ ذرا ذرا سی بات میں اعتقاد خراب نہ کرے البتہ اگر وہ اس بیجا بات پر جم جائے تو پھر مریدی توڑ دے۔

تعلیم ۶۔ پیر کو یوں سمجھنا گناہ ہے کہ اسکو ہر وقت ہمارا سب حال معلوم ہے۔

تعلیم ۷۔ فقیری کی جو ایسی کتابیں ہیں کہ ان کا ظاہری مطلب خلاف شرع ہے ایسی کتابیں کبھی نہ دیکھے۔ اسی طرح جو شعر اشعار خلاف شرع ہیں ان کو کبھی زبان سے نہ پڑھے۔

تعلیم ۸۔ بعضے فقیر کہا کرتے ہیں کہ شرع کا راستہ اور ہے اور فقیری کا راستہ اور ہے۔ یہ فقیر گمراہ ہیں۔ ان کو جھوٹا سمجھنا فرض ہے۔

تعلیم ۹۔ اگر پیر کوئی بات خلاف شرع بتلائے اس پر عمل درست نہیں اگر وہ اس پر ہٹ کرے تو اس سے مریدی توڑ دے۔

تعلیم ۱۰۔ اگر اللہ کا نام لینے کی برکت سے دل میں کوئی اچھی حالت پیدا ہو یا اچھے خواب نظر آئیں یا جاگتے میں کوئی آواز یا روشنی معلوم ہو تو بجز اپنے پیر کے کسی سے ذکر نہ کرے نہ کبھی اپنے وظیفوں اور عبادت کا کسی سے اظہار کرے کیونکہ ظاہر کرنے سے وہ دولت جاتی رہتی ہے۔

تعلیم ۱۱۔ اگر پیر نے کوئی وظیفہ یا ذکر بتلایا اور کچھ مدت تک اسکا اثر یا مزہ دل پر کچھ معلوم نہ ہوا تو اس سے تنگدل یا پیر سے بد اعتقاد نہ ہو بلکہ یوں سمجھے کہ بڑا اثر یہی ہے کہ اللہ کا نام لینے کا دل میں ارادہ پیدا ہوتا ہے اور اس نیک کام کی توفیق ہوتی ہے اور ایسے اثر کا کبھی دل میں خیال نہ لائے کہ مجھ کو خواب میں بزرگوں کی زیارت ہوا کرے، مجھ کو ہونے والی باتیں معلوم ہو جایا کریں مجھ کو خوب رونا آیا کرے۔ مجھ کو عبادت میں ایسی بیہوشی ہو جائے کہ دوسری چیزوں کی خبر ہی نہ رہے کبھی کبھی یہ باتیں بھی ہو جاتی ہیں اور کبھی نہیں ہوتیں اگر ہو جائیں تو خدائے تعالے کا شکر بجالائے۔ اور اگر نہ ہوں یا ہو کر کم ہو جائیں یا جاتی رہیں تو غم نہ کرے البتہ خدا نہ کرے اگر شرع کی پابندی میں کمی ہونے لگے یا گناہ ہونے لگیں یہ بات البتہ غم کی ہے۔ جلدی ہمت کر کے اپنی حالت درست کرے

[1] لیکن کسی دوسرے بزرگ کی توہین ہرگز نہ کرے ۱۲۔

اور پیر کو اطلاع دے اور وہ جو تبلائیں اس پر عمل کرے۔

تعلیم ۱۲۔ دوسرے بزرگوں کی یا دوسرے خاندان[1] کی شان میں گستاخی نہ کرے نہ اور جگہ کے مریدوں سے یوں کہے کہ ہمارے پیر تمہارے پیر سے یا ہمارا خاندان تمہارے خاندان سے بڑھ کر ہے ان فضول باتوں سے دل میں اندھیرا پیدا ہوتا ہے۔

تعلیم ۱۳۔ اگر اپنی کسی پیر بہن پر پیر کی مہربانی زیادہ ہو یا اسکو وظیفہ و ذکر سے زیادہ فائدہ ہو تو اس پر حسد نہ کرے۔

مُرید کو بلکہ ہر مسلمان کو اس طرح رات دن رہنا چاہئے

۱۔ ضرورت کے موافق دین کا علم حاصل کرے خواہ کتاب پڑھ کر یا عالموں سے پوچھ پاچھ کر۔

۲۔ سب گناہوں سے بچے۔

۳۔ اگر کوئی گناہ ہو جائے فوراً توبہ کرے۔

۴۔ کسی کا حق نہ رکھے کسی کو زبان سے یا ہاتھ سے تکلیف نہ دے۔ کسی کی برائی نہ کرے۔

۵۔ مال کی محبت اور نام کی خواہش نہ رکھے، نہ بہت اچھے کھانے کپڑے کی فکر میں رہے۔

۶۔ اگر اسکی خطا پر کوئی ٹوکے تو اپنی بات نہ بنائے فوراً اقرار اور توبہ کرلے۔

۷۔ بدون سخت ضرورت کے سفر نہ کرے۔ سفر میں بہت سی باتیں بے احتیاطی کی ہوتی ہیں۔ بہت سے نیک کام چھوٹ جاتے ہیں۔ وظیفوں میں خلل پڑجاتا ہے وقت پر کوئی کام نہیں ہوتا۔

۸۔ بہت نہ ہنسے، بہت نہ بولے۔ خاصکر نامحرم سے بے تکلفی کی باتیں نہ کرے۔

۹۔ کسی سے جھگڑا تکرار نہ کرے۔

۱۰۔ شرع کا ہر وقت خیال رکھے۔

۱۱۔ عبادت میں سستی نہ کرے۔

۱۲۔ زیادہ وقت تنہائی میں رہے۔

۱۳۔ اگر اوروں سے ملنا جلنا پڑے تو سب سے عاجز ہو کر رہے، سب کی خدمت کرے، بڑائی نہ جتلائے۔

۱۴۔ اور امیروں سے تو بہت ہی کم ملے۔

۱۵۔ بددین آدمی سے دور بھاگے۔

[1] پیروں کے بہت سے خاندان ہیں جیسے چشتی، نقش بندی، قادری وغیرہ ۱۲ محشی

۱۶- دوسروں کا عیب نہ ڈھونڈے کسی پر بدگمانی نہ کرے اپنے عیبوں کو دیکھا کرے اور اُن کی درستی کیا کرے۔

۱۷- نماز کو اچھی طرح اچھے وقت دل سے پابندی کے ساتھ ادا کرنے کا بہت خیال رکھے۔

۱۸- دل یا زبان سے ہر وقت اللہ کی یاد میں رہے کسی وقت غافل نہ ہو۔

۱۹- اگر اللہ کا نام لینے سے مزہ آئے، دل خوش ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے۔

۲۰- بات نرمی سے کرے۔

۲۱- سب کاموں کے لئے وقت مقرر کرے اور پابندی سے اسکو نباہے۔

۲۲- جو کچھ رنج و غم نقصان پیش آئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانے، پریشان نہ ہو اور یوں سمجھے کہ اس میں مجھ کو ثواب ملے گا۔

۲۳- ہر وقت دل میں دُنیا کا حساب کتاب اور دنیا کے کاموں کا ذکر مذکور نہ رکھے بلکہ خیال بھی اللہ ہی کا رکھے۔

۲۴- جہاں تک ہو سکے دوسروں کو فائدہ پہنچائے، خواہ دُنیا کا یا دین کا۔

۲۵- کھانے پینے میں نہ اتنی کمی کرے کہ کمزور یا بیمار ہو جائے اور نہ اتنی زیادتی کرے کہ عبادت میں سستی ہونے لگے۔

۲۶- خدائے تعالیٰ کے سوا کسی سے طمع نہ کرے، نہ کسی کی طرف خیال دوڑائے کہ فلانی جگہ سے ہم کو یہ فائدہ ہو جائے

۲۷- خدائے تعالیٰ کی تلاش میں بے چین رہے۔

۲۸- نعمت تھوڑی ہو یا بہت اس پر شکر بجالائے اور فقر و فاقہ سے تنگ دل نہ ہو۔

۲۹- جو اسکی حکومت میں ہیں اُن کی خطا و قصور سے درگذر کرے۔

۳۰- کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو اسکو چھپائے البتہ اگر کوئی کسی کو نقصان پہنچانا چاہتا ہو اور تمکو معلوم ہو جائے تو اس شخص سے کہہ دو۔

۳۱- مہمانوں اور مسافروں اور غریبوں اور عالموں اور درویشوں کی خدمت کرے۔

۳۲- نیک صحبت اختیار کرے۔

۳۳- ہر وقت خدائے تعالیٰ سے ڈرا کرے۔

۳۴- موت کو یاد رکھے۔

۳۵- کسی وقت بیٹھ کر روز کے روز اپنے دن بھر کے کاموں کو سوچا کرے، جو نیکی یاد آئے اس پر شکر کرے گناہ پر توبہ کرے

۳۶- جھوٹ ہرگز نہ بولے۔

۳۷- جو محفل خلاف شرع ہو وہاں ہرگز نہ جائے۔

۳۸- شرم و حیا اور بُردباری سے رہے۔

۳۹۔ ان باتوں پر مغرور نہ ہو کہ میرے اندر ایسی خوبیاں ہیں۔

۴۰۔ اللہ تعالےٰ سے دُعا کیا کرے کہ نیک راہ پر قائم رکھیں۔

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں سے بعضے نیک کاموں کے ثواب کا اور بُری باتوں کے عذاب کا بیان تاکہ نیکیوں کی رغبت ہو اور برائیوں سے نفرت ہو،

نیّت خالص رکھنا

۱۔ ایک شخص نے پکار کر پُوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا نیّت کو خالص رکھنا

ف۔ مطلب یہ ہے کہ جو کام کرے خدا کے واسطے کرے۔

۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سارے کام نیّت کے ساتھ ہیں۔

ف۔ مطلب یہ کہ اچھی نیّت ہو تو نیک کام پر ثواب ملتا ہے ورنہ نہیں ملتا۔

سناوے اور دِکھلاوے کے واسطے کام کرنا

۳۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سُنانے کے واسطے کوئی کام کرے اللہ تعالےٰ قیامت میں اسکے عیب سنوائیں گے۔ اور جو شخص دکھلانے کے واسطے کوئی کام کرے اللہ تعالےٰ قیامت میں اسکے عیب دکھلائینگے۔

۴۔ اور فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تھوڑا سا دکھلاوا بھی ایک طرح کا شرک ہے۔

قرآن اور حدیث کے حکم پر چلنا

۵۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت میری اُمت میں دین کا بگاڑ پڑ جاوے اُسوقت جو شخص میرے طریقے کو تھامے رہے اُس کو سو شہیدوں کے برابر ثواب ملیگا۔

۶۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم لوگوں میں ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم اسکو تھامے رہو گے تو کبھی نہ بھٹکو گے۔ ایک تو اللہ تعالےٰ کی کتاب یعنی قرآن۔ دُوسرے نبی کی سُنّت یعنی حدیث۔

نیک کام کی راہ نکالنا یا بُری بات کی بُنیاد ڈالنا

۷۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نیک راہ نکالے، پھر اور لوگ اس راہ پر چلیں تو اس شخص کو خود اس کا ثواب بھی ملیگا اور جتنوں نے اسکی پیروی کی ہے ان سب کے برابر بھی اسکو ثواب ملے گا اور ان کے ثواب میں بھی کمی نہ ہوگی۔ اور جو شخص بُری راہ نکالے، پھر اور لوگ اس راہ پر چلیں تو اس شخص کو خود اسکا بھی گناہ ہوگا اور جتنوں نے اسکی پیروی کی ہے ان سب کے برابر بھی اس کو گناہ ہوگا۔ اور ان کے گناہ میں بھی کمی نہ ہوگی۔

ف۔ مثلاً کسی نے اپنی اولاد کی شادی میں رسمیں موقوف کر دیں یا کسی بیوہ نے نکاح کر لیا اور اسکی دیکھا دیکھی اوروں کو بھی ہمت ہوئی تو اس شروع کرنے والے کو ہمیشہ ثواب ہوا کرے گا۔

دین کا علم ڈھونڈنا

۸۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتے ہیں اسکو دین کی سمجھ دے دیتے ہیں

ف۔ یعنی مسئلے مسائل کی تلاش اور شوق اسکو ہو جاتا ہے۔

دین کا مسئلہ چھپانا

۹۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سے کوئی دین کی بات پوچھی جائے اور وہ اسکو چھپا لیوے تو قیامت کے دن اسکو آگ کی لگام پہنائی جائیگی

ف۔ اگر تم سے کوئی مسئلہ پوچھا کرے اور تم کو خوب یاد ہو تو سستی اور انکار مت کیا کرو اچھی طرح سمجھا دیا کرو۔

مسئلہ جان کر عمل نہ کرنا

۱۰۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر علم ہوتا ہے وہ علم والے پر وبال ہوتا ہے بجز اس شخص کے جو اسکے موافق عمل کرے

ف۔ دیکھو کبھی برادری کے خیال سے یا نفس کی پیروی سے مسئلہ کے خلاف نہ کرنا۔

پیشاب سے احتیاط نہ کرنا

۱۱۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب سے خوب احتیاط رکھا کرو کیونکہ اکثر قبر کا عذاب اسی سے ہوتا ہے۔

وضو اور غسل میں خوب خیال سے پانی پہنچانا

۱۲- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن حالتوں میں نفس کو ناگوار ہو ایسی حالت میں وضو اچھی طرح کرنے سے گناہ دھل جاتے ہیں

ف ناگواری کبھی سستی سے ہوتی ہے کبھی سردی سے۔

مسواک کرنا

۱۳- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو رکعتیں مسواک کر کے پڑھنا ان ستر رکعتوں سے افضل ہیں جو بے مسواک کئے پڑھی جائیں۔

وضو میں اچھی طرح پانی نہ پہنچانا

۱۴- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے لوگوں کو دیکھا کہ وضو کر چکے تھے مگر ایڑیاں کچھ خشک رہ گئی تھیں تو آپ نے فرمایا بڑا عذاب ہے ایڑیوں کو دوزخ کا

ف۔ انگوٹھی چھلا چوڑیاں چھڑے اچھی طرح ہلا کر پانی پہنچایا کرو اور جاڑوں میں اکثر پاؤں سخت ہو جاتے ہیں خوب پانی سے تر کیا کرو۔ اور بعضی عورتیں منہ سامنے سامنے سے دھو لیتی ہیں کانوں تک نہیں دھوتیں ان سب باتوں کا خیال رکھو۔

عورتوں کا نماز کے لئے باہر نکلنا

۱۵- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کیلئے سب سے اچھی مسجد ان کے گھروں کے اندر کا درجہ ہے۔

ف معلوم ہوا کہ مسجدوں میں عورتوں کا جانا اچھا نہیں اس سے یہ بھی سمجھو کہ نماز کے برابر کوئی چیز نہیں جب اسکے لئے گھر سے نکلنا اچھا نہیں سمجھا گیا تو فضول ملنے ملانے کو یا رسموں کے پورا کرنے کو گھر سے نکلنا تو کتنا برا ہو گا۔

نماز کی پابندی

۱۶- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پانچوں نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے کے سامنے ایک گہری نہر بہتی ہو اور وہ اسمیں پانچ وقت نہایا کرے

ف مطلب یہ کہ جیسے اس شخص کے بدن پر میل نہ رہیگا۔ اسی طرح جو شخص پانچوں وقت کی نماز پابندی سے پڑھے اسکے سارے گناہ دھل جاینگے۔

۱۷- اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہو گا۔

اوّل وقت نماز پڑھنا

۱۸۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوّل وقت میں نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی خوشی ہوتی ہے۔

ف: بیبیو تم کو جماعت میں جانا تو ہے ہی نہیں پھر کیوں دیر کیا کرتی ہو۔

نماز کو بُری طرح پڑھنا

۱۹۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بے وقت نماز پڑھے اور وضو اچھی طرح نہ کرے اور جی لگا کر نہ پڑھے اور رکوع سجدہ اچھی طرح نہ کرے تو وہ نماز کالی بے نور ہو کر جاتی ہے اور یوں کہتی ہے کہ خدا تجھے برباد کرے جیسا تو نے مجھ کو برباد کیا۔ یہاں تک کہ جب اپنی خاص جگہ پر پہنچتی ہے جہاں اللہ کو منظور ہو تو پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر ماری جاتی ہے۔

ف: بیبیو نماز تو اسی واسطے پڑھتی ہو کہ ثواب ہو پھر اس طرح کیوں پڑھتی ہو کہ اور اُلٹا گناہ ہو۔

نماز میں اوپر یا اِدھر اُدھر دیکھنا

۲۰۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم نماز میں اوپر مت دیکھا کرو کبھی تمہاری نگاہ چھین لی جائے۔

۲۱۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر اِدھر اُدھر دیکھے اللہ تعالیٰ اسکی نماز کو اُسی پر اُلٹا ہٹا دیتے ہیں یعنی[ع] قبول نہیں کرتے۔

ع یعنی پورا ثواب نہیں ملتا ۱۲ مرقاۃ

نمازی کے سامنے سے نکلنا

۲۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو خبر ہوتی کہ کتنا گناہ ہوتا ہے تو چالیس[۴۰] برس تک کھڑا رہنا اسکے نزدیک بہتر ہوتا سامنے نکلنے سے۔

ف: لیکن اگر نمازی کے سامنے ایک ہاتھ کے برابر یا اس سے زیادہ کوئی چیز کھڑی ہو تو اس چیز کے سامنے سے گذرنا درست ہے۔

نماز جان کر قضا کرنا

۲۳۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز کو چھوڑ دے وہ جب خدائے تعالیٰ کے پاس جائے گا تو وہ غضبناک ہوں گے۔

قرض دے دینا

۲۴- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے شب معراج میں بہشت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ خیرات کا ثواب دس حصے ملتا ہے اور قرض دینے کا ثواب اٹھارہ حصے۔

غریب قرضدار کو معاف کر دینا

۲۵- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تک قرض ادا کرنے کے وعدے کا وقت نہ آیا ہو اس وقت تک اگر کسی غریب کو مہلت دے تب تو ہر روز ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اتنا روپیہ خیرات دے دیا اور جب اسکا وقت آجاتے اور پھر مہلت دی تو ہر روز ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اس سے دونا روپیہ روزمرہ خیرات کر دیا۔

قرآن مجید پڑھنا

۲۶- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قرآن مجید کا ایک حرف پڑھتا ہے اسکو ایک حرف پر ایک نیکی ملتی ہے اور نیکی کا قاعدہ ہے کہ اسکے بدلے دس حصے ملتے ہیں اور میں الٓمٓ کو ایک حرف نہیں کہتا بلکہ الف ایک حرف ہے اور ل ایک حرف اور م ایک حرف تو اس حساب سے تین حرفوں پر تیس نیکیاں ملیں گی۔

اپنی جان یا اولاد کو کوسنا

۲۷- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ تو اپنے لئے بددعا کیا کرو اور نہ اپنی اولاد کے لئے اور نہ اپنے خدمت کرنیوالے کے لئے اور نہ اپنے مال و متاع کے لئے کبھی ایسا نہ ہو کہ تمہارے کوسنے کے وقت قبولیت کی گھڑی ہو کہ اسمیں خدا سے جو مانگو اللہ تعالیٰ وہی کر دیں۔

حرام مال کمانا اور اس کا کھانا

۲۸- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو گوشت اور خون حرام مال سے بڑھا ہو گا وہ بہشت میں نہ جائے گا دوزخ ہی اسکے لائق ہے۔

۲۹- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کوئی کپڑا دس درہم کو خریدے اور اس میں ایک درہم حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اسکے بدن پر رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہ کرینگے۔ ف ایک درہم چونی سے کچھ زائد ہوتا ہے۔

باب ۷

دھوکہ کرنا

۳۰- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ہم لوگوں سے دھوکہ بازی کرے وہ ہم سے باہر ہے۔

ف خواہ کسی چیز کے بیچنے میں دھوکا ہو یا اور کسی معاملے میں سب بُرے ہیں۔

قرض لینا

۳۱- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مر جائے اور اسکے ذمہ کسی کا کوئی درہم یا دینار رہ گیا ہو تو وہ اسکی نیکیوں سے پورا کیا جائے گا جہاں نہ دینار ہو گا نہ درہم ہو گا۔

ف دینار سونے کا دس درہم کی قیمت کا ہوتا ہے۔

۳۲- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرض دو طرح کا ہوتا ہے جو شخص مر جائے اور اس کی نیت ادا کرنے کی ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اسکا مددگار ہوں اور جو شخص مر جائے اور اسکی نیت ادا کرنے کی نہ ہو اس شخص کی نیکیوں سے لیا جاویگا اور اس روز دینار درہم کچھ نہ ہوگا

ف۔ مددگار کا مطلب یہ ہے کہ میں اسکا بدلہ اُتار دونگا۔

مقدور ہوتے ہوئے کسی کا حق ٹالنا

۳۳- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقدور والے کا ٹالنا ظلم ہے۔

ف جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ قرض والی کو یا کسی مزدوری چاہتی ہوں اسکو خواہ مخواہ دوڑاتی ہیں جھوٹے وعدے کرتی ہیں کہ کل آنا پرسوں آنا۔ اپنے سارے خرچ چلے جاتے ہیں مگر کسی کا حق دینے میں بے پروائی کرتی ہیں۔

سود لینا یا دینا

۳۴- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے پر اور سود دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

کسی کی زمین دبا لینا

۳۵- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بالشت بھر زمین بھی ناحق دبا لے اُسکے گلے میں ساتوں زمین کا طوق ڈالا جاوے گا۔

مزدوری فوراً دے دینا

۳۶۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مزدور کو اسکے پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دے دیا کرو۔

۳۷۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تین آدمیوں پر میں خود دعویٰ کروں گا۔ ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے کہ کسی مزدور کو کام پر لگایا اس سے کام پورا لے لیا اور اسکی مزدوری نہ دی۔

اولاد کا مرجانا

۳۸۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دو میاں بیوی مسلمان ہوں اور ان کے تین بچے مرجاویں اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اپنے فضل و رحمت سے بہشت میں داخل کرینگے۔ بعضوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اگر دو مرے ہوں، آپ نے فرمایا کہ دو میں بھی یہی ثواب ہے۔ پھر ایک نے پوچھا آپ نے ایک میں بھی یہی فرمایا پھر آپ نے فرمایا کہ قسم کھاتا ہوں اس ذات پاک کی جسکے اختیار میں میری جان ہے کہ جو حمل گر گیا ہو وہ بھی اپنی ماں کو آنول نال سے پکڑ کر بہشت کی طرف کھینچ کر لیجائیگا جبکہ ماں نے ثواب کی نیت کی ہو۔

ف۔ یعنی ثواب کا خیال کر کے صبر کیا ہو۔

غیر مردوں کے روبرو عورت کا عطر لگانا

۳۹۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اگر عطر لگا کر غیر مردوں کے پاس سے گذرے تو وہ ایسی ویسی ہے یعنی بدکار ہے۔

ف۔ جہاں دیور، جیٹھ، بہنوئی یا چچازاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد بھائی کا آنا جانا ہو عطر نہ لگائے۔

عورت کا باریک کپڑا پہننا

۴۰۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی عورتیں نام کو تو کپڑا پہنتی ہیں اور واقع میں ننگی ہیں ایسی عورتیں بہشت میں نہ جائنگی اور نہ اسکی خوشبو سونگھنے پائیں گی۔

عورت کا مردوں کی سی وضع و صورت بنانا

۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کا سا پہناوا پہنے۔

ف۔ ہمارے ملک میں کھڑا جوتا یا اچکن مردوں کی وضع ہے عورت کو ان چیزوں کا پہننا حرام ہے۔

شان دکھانے کو کپڑا پہننا

۴۲ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی دنیا میں نام و نمود کے واسطے کپڑا پہنے خدا تعالیٰ اسکو قیامت میں ذلت کا لباس پہنا کر پھر اس میں دوزخ کی آگ لگائینگے۔

ف - مطلب یہ ہے کہ جو اس نیت سے کپڑا پہنے کہ میری خوب شان بڑھے سب کی نگاہ میرے ہی اوپر پڑے عورتوں میں یہ مرض بہت ہے۔

کسی پر ظلم کرنا

۴۳ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بیٹھنے والوں سے پوچھا تم جانتے ہو کہ مفلس کیسا ہوتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ کہلاتا ہے جس کے پاس مال اور متاع نہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میری امت میں بڑا مفلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز روزہ زکوٰۃ سب لے کر آئے لیکن اسکے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ کسی کو برا بھلا کہا تھا اور کسی کو تہمت لگائی تھی اور کسی کا مال کھالیا تھا اور کسی کا خون کیا تھا اور کسی کو مارا تھا۔ بس اسکی کچھ نیکیاں ایک کو مل گئیں کچھ دوسرے کو مل گئیں۔ اور اگر ان حقوق کے بدلے ادا ہونے سے پہلے اسکی نیکیاں ختم ہو چکیں تو ان حقداروں کے گناہ لیکر اس پر ڈالدیئے جائینگے اور اسکو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

رحم اور شفقت کرنا

۴۴ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آدمیوں پر رحم نہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتے۔

اچھی باتیں دوسروں کو بتلانا اور بُری باتوں سے منع کرنا

۴۵ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تم میں سے کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو اسکو ہاتھ سے مٹادے۔ اور اتنا بس نہ چلے تو زبان سے منع کردے اور اگر اسکا بھی مقدور نہ ہو تو دل سے برا سمجھے اور یہ دل سے برا سمجھنا ایمان کا ہلکا درجہ ہے۔

ف - بیبیو اپنے بچوں اور نوکروں پر تمہارا پورا اختیار ہے ان کو زبردستی نماز پڑھاؤ۔ اگر ان کے پاس کوئی تصویر کاغذ کی یا مٹی چینی کی یا کپڑے کی دیکھو یا کوئی بیہودہ کتاب دیکھو فوراً توڑ پھوڑ ڈالو ایسی چیزوں کے لئے یا آتشبازی اور کنکوے کے لئے یا دیوالی کی مٹھائی کے کھلونوں کے لئے پیسے مت دو۔

مسلمان کا عیب چھپانا

۴۶- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا عیب چھپاتے اللہ تعالیٰ قیامت میں اسکا عیب چھپائینگے اور جو شخص مسلمان کا عیب کھولیوے اللہ تعالیٰ اسکا عیب کھول دینگے یہانتک کہ کبھی اسکو گھر میں بیٹھے فضیحت اور رسوا کر دیتے ہیں۔

کسی کی ذلّت اور نقصان پر خوش ہونا

۴۷- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت پر خوشی ظاہر مت کرو واللہ تعالیٰ اس پر تو رحم کرینگے اور تمکو اسمیں پھنسا دینگے

کسی کو کسی گناہ پر طعنہ دینا

۴۸- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو کسی گناہ پر عار دلاوے تو جب تک عار دلانے والا اس گناہ کو نہ کرلے گا اسوقت تک نہ مرے گا۔

ف یعنی جس گناہ سے اسنے توبہ کرلی ہو پھر اسکو یاد دلا کر شرمندہ کرنا بری بات ہے اور اگر توبہ نہ کی ہو تو نصیحت کے طور پر کہنا درست ہے لیکن اپنے آپ کو پاک سمجھ کر یا اسکو رسوا کرنے کے واسطے کہنا پھر بھی برا ہے۔

چھوٹے چھوٹے گناہ کر بیٹھنا

۴۹- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ چھوٹے گناہوں سے بھی اپنے کو بہت بچاؤ کیونکہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے ان کا مواخذہ کرنے والا بھی موجود ہے۔

ف۔ یعنی فرشتہ انکو بھی لکھتا ہے پھر قیامت میں حساب ہوگا اور عذاب کا ڈر ہے۔

ماں باپ کا خوش رکھنا

۵۰- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشی ماں باپ کی خوشی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی ماں باپ کی ناراضی میں ہے

رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنا

۵۱ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر جمعے کی رات میں تمام آدمیوں کے عمل اور عبادت درگاہِ الٰہی میں پیش ہوتے ہیں جو شخص رشتہ داروں سے بدسلوکی کرے اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔

بے باپ کے بچّوں کی پرورش کرنا

۵۲ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ میں اور جو شخص یتیم کا خرچ اپنے ذمّے رکھے بہشت میں اس طرح پاس پاس رہینگے اور شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کرکے بتلایا۔ اور دونوں میں تھوڑا فاصلہ رہنے دیا۔

۵۳ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اور محض اللہ ہی کے واسطے پھیرے جتنے بالوں پر کر اسکا ہاتھ گذرا ہے اتنی ہی نیکیاں اسکو ملیں گی اور جو شخص کسی یتیم لڑکی یا لڑکے کے ساتھ احسان کرے جو کہ اسکے پاس رہتا ہو تو میں اور وہ جنت میں اسطرح رہینگے جیسے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی پاس پاس ہیں۔

پڑوسی کو تکلیف دینا

۵۴ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے جو شخص اپنے پڑوسی کو تکلیف دے اُسنے مجھ کو تکلیف دی اور جسنے مجھ کو تکلیف دی اُسنے خدائے تعالےٰ کو تکلیف دی۔ اور جو شخص اپنے پڑوسی سے لڑا وہ مجھ سے لڑا اور جو مجھ سے لڑا وہ اللہ تعالےٰ سے لڑا۔

ف - مطلب یہ کہ بے وجہ یا ہلکی ہلکی باتوں پر اس سے رنج و تکرار کرنا بُرا ہے۔

مسلمان کا کام کر دینا

۵۵ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے کام میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے کام میں ہوتے ہیں۔

شرم اور بے شرمی

۵۶ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرم ایمان کی بات ہے اور ایمان بہشت میں پہنچاتا ہے اور بے شرمی بدخوئی کی بات ہے اور بدخوئی دوزخ میں لیجاتی ہے

ف لیکن دین کے کام میں شرم ہرگز مت کرو جیسے بیاہ کے دنوں میں یا سفر میں اکثر عورتیں نماز نہیں پڑھتیں ایسی شرم بیشرمی سے بھی بدتر

خوش خلقی اور بد خلقی

۵۷۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوش خلقی گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتی ہے جس طرح پانی نمک کے پتھر کو گھلا دیتا ہے اور بد خلقی عبادت کو اس طرح خراب کر دیتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔

۵۸۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم سب میں مجھ کو زیادہ پیارا اور آخرت میں سب میں زیادہ مجھ سے نزدیک والا وہ شخص ہے جسکے اخلاق اچھے ہوں اور تم سب میں زیادہ مجھ کو برا لگنے والا اور آخرت میں سب میں زیادہ مجھ سے دور رہنے والا وہ شخص ہے جسکے اخلاق برے ہوں۔

نرمی اور رُوکھا پن

۵۹۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالےٰ مہربان ہیں اور پسند کرتے ہیں نرمی کو اور نرمی پر ایسی نعمتیں دیتے ہیں کہ سختی پر نہیں دیتے

۶۰۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص محروم رہا نرمی سے وہ ساری بھلائیوں سے محروم ہو گیا۔

کسی کے گھر میں جھانکنا

۶۱۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تک اجازت نہ لے کسی کے گھر میں جھانک کر نہ دیکھے اور اگر ایسا کیا تو یوں سمجھو اندر ہی چلا گیا

ف۔ بعضی عورتوں کی ایسی شامت سوار ہوتی ہے کہ دولہا دلہن کو جھانک جھانک کر دیکھتی ہیں بڑی بے شرمی کی بات ہے حقیقت میں جھانکنے میں اور کواڑ کھول کر اندر چلے جانے میں کیا فرق ہے۔ بڑے گناہ کی بات ہے۔

کنسوئیں لینا

۶۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی کی باتوں کی طرف کان لگائے اور وہ لوگ ناگوار سمجھیں قیامت کے دن اسکے دونوں کانوں میں سیسہ پچھلا کر ڈالا جائے گا۔

غصہ کرنا

۶۳۔ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھکو کوئی ایسا عمل بتلایئے جو مجھ کو جنت میں داخل کردے آپ نے فرمایا غصہ مت کرنا اور تیرے لئے بہشت ہے۔

بولنا چھوڑنا

۶۴- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کے ساتھ تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے اور اسی حالت میں مر جائے وہ دوزخ میں جائے گا۔

کسی کو بے ایمان کہہ دینا یا پھٹکار ڈالنا

۶۵- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو کہہ دے کہ او کافر تو ایسا گناہ ہے جیسے اسکو قتل کر دے۔

۶۶- اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان پر لعنت کرنا ایسا ہے جیسا کہ اسکو قتل کر ڈالنا۔

۶۷- اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی شخص کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو اول وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے آسمان کے دروازے بند کر لئے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے وہ بھی بند کر لی جاتی ہے پھر وہ دائیں بائیں پھرتی ہے جب کہیں ٹھکانا نہیں پاتی تب اسکے پاس جاتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی۔ اگر وہ اس لائق ہوا تو خیر نہیں تو اسکے کہنے والے پر پڑتی ہے۔

ف- بعضی عورتوں کو بہت عادت ہے کہ سب پر خدا کی مار خدا کی پھٹکار کیا کرتی ہیں کسی کو بے ایمان کہہ دیتی ہیں بڑا گناہ ہے چاہے آدمی کو کہے یا جانور یا کسی چیز کو

کسی مسلمان کو ڈرا دینا

۶۸- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں کسی مسلمان کو کہ دوسرے مسلمان کو ڈرا دے۔

۶۹- اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی مسلمان کی طرف ناحق اسطرح نگاہ بھر کر دیکھے کہ وہ ڈر جاوے اللہ تعالیٰ قیامت میں اسکو ڈرائینگے

ف- اور اگر کسی خطا و قصور پر ہو تو ضرورت کے موافق درست ہے۔

مسلمان کا عذر قبول کرنا

۷۰- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے سامنے عذر کرے اور وہ اسکے عذر کو قبول نہ کرے تو ایسا شخص میرے پاس حوض کوثر پر نہ آئے گا۔

ف- یعنی اگر کوئی تمہارا قصور کرے اور پھر وہ معاف کرا دے تو معاف کر دینا چاہیئے۔

۷۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دُنیا میں اپنے بھائی مسلمان کا گوشت کھائے گا یعنی غیبت کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مردار گوشت اسکے پاس لائینگے اور اس سے کہا جائیگا کہ جیسا تو نے زندہ کو کھایا تھا اب مُردہ کو بھی کھا پس وہ شخص اسکو کھائیگا اور ناک بھوں چڑھاتا جائے گا اور غُل مچاتا جائے گا۔

۷۱۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چغلخور جنت میں نہ جائے گا۔

کسی پر بہتان لگانا

۷۳۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی مسلمان پر ایسی بات لگائے جو اس میں نہ ہو اللہ تعالیٰ اسکو دوزخیوں کے لہو اور پیپ کے جمع ہونے کی جگہ رہنے کو دینگے یہاں تک کہ اپنے کہے سے باز آئے اور توبہ کرے۔

کم بولنا

۷۴۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چُپ رہتا ہے بہت آفتوں سے بچا رہتا ہے۔

۷۵۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اللہ کے ذکر کے اور باتیں زیادہ مت کیا کرو کیونکہ سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بہت باتیں کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے اور لوگوں میں سب سے زیادہ خدائے تعالیٰ سے دُور وہ شخص ہے جس کا دل سخت ہو۔

۷۶۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ کے واسطے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکا رتبہ بڑھا دیتے ہیں اور جو شخص تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی گردن توڑ دیتے ہیں۔

ف یعنی ذلیل کر دیتے ہیں۔

اپنے آپ کو اوروں سے بڑا سمجھنا

۷۷۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا آدمی جنت میں نہ جائے گا جسکے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو گا۔

سچ بولنا اور جھوٹ بولنا

۷۸۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سچ بولنے کے پابند رہو کیونکہ سچ بولنا نیکی کی راہ دکھلاتا ہے اور سچ اور نیکی دونوں جنت میں لیجاتے ہیں اور جھوٹ بولنے سے بچا کرو کیونکہ جھوٹ بولنا بدی کی راہ دکھلاتا ہے اور جھوٹ اور بدی دونوں دوزخ میں لیجاتے ہیں

ہر ایک کے مُنہ پر اس کی سی بات کہنا

۷۹۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے دو منہ ہونگے قیامت میں اسکی دو زبانیں ہوں گی آگ کی۔

ف دو منہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اسکے منہ پر اسکی سی کہہ دی اور اُسکے منہ پر اُسکی سی کہہ دی۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھانا

۸۰۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھائی اُسنے کفر کیا یا یُوں فرمایا کہ اس نے شرک کیا

ف جیسے بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ اس طرح قسم کھاتے ہیں تیری جان کی قسم اپنے دیدوں کی قسم، اپنے بچے کی قسم یہ سب منع ہیں اور ایک حدیث میں ہے کہ اگر ایسی قسم کبھی منہ سے نکل جائے تو فوراً کلمہ پڑھ لے۔

ایسی قسم کھانا کہ اگر میں جھوٹ بولوں تو ایمان نصیب نہ ہو

۸۱۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قسم میں اسطرح کہے کہ مجھ کو ایمان نصیب نہ ہو تو اگر وہ جھوٹا ہو گا تب تو جس طرح اُسنے کہا ہے اسی طرح ہو جائے گا اور اگر سچا ہو گا تب بھی ایمان پُورا نہ رہے گا۔

ف۔ اسی طرح یوں کہنا کہ کلمہ نصیب نہ ہو یا دوزخ نصیب ہو یہ سب قسمیں منع ہیں یہ عادت چھوڑنی چاہیئے۔

راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا

۸۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص چلا جا رہا تھا راستے میں اسکو ایک کانٹے دار ٹہنی پڑی ہوئی ملی اُسنے راستے سے الگ کر دیا اللہ تعالےٰ نے اس عمل کی بڑی قدر کی اور اسکو بخش دیا۔

ف۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایسی چیز راستے میں ڈالنا بری بات ہے بعضی بے تمیز عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ آنگن میں پیڑھی بچھا کر بیٹھتی ہیں آپ تو اُٹھ کھڑی ہوئیں اور پیڑھی وہیں چھوڑ دی بعضی دفعہ چلنے والے اسمیں اُلجھ کر گر جاتے ہیں اور منہ ہاتھ ٹوٹتا ہے اسی طرح راستے میں کوئی برتن چھوڑ دینا یا چارپائی یا کوئی لکڑی یا پسل بٹہ ڈالنا سب بُرا ہے۔

وعدہ اور امانت پورا کرنا

۸۳۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس میں امانت نہیں اسمیں ایمان نہیں[1] اور جس کو عہد کا خیال نہیں اسمیں دین نہیں۔

کسی غیب کے حال بتانے والے کے پاس جانا

۸۴۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غیب کی باتیں بتلانے والے کے پاس آئے اور کچھ باتیں پوچھے اور اُسکو سچا جانے اس شخص کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی۔

ف۔ اسی طرح اگر کسی پر جن بھوت کا شبہ ہو جاتا ہے بعض عورتیں اس جن سے ایسی باتیں پوچھتی ہیں کہ میرے میاں کی نوکری کب لگ جائے گی میرا بیٹا کب آئے گا یہ سب گناہ کی باتیں ہیں۔

کُتّا پالنا یا تصویر رکھنا

۸۵۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس گھر میں کُتّا یا تصویر ہو اس میں فرشتے نہیں آتے۔

ف۔ یعنی رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ بچوں کے کھلونے جو تصویر دار ہوں وہ بھی منع ہیں۔

---

[1] یعنی ایسے لوگوں کا ایمان اور دین ناقص ہے ۱۲

بدون لاچاری کے اُلٹا لیٹنا

۸۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گذرے جو پیٹ کے بل لیٹا تھا آپ نے اسکو اپنے پاؤں سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے۔

کچھ دھوپ میں کچھ سائے میں بیٹھنا لیٹنا

۸۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بیٹھنے کو منع فرمایا ہے کہ کچھ دھوپ میں ہو اور کچھ سائے میں۔

بدشگونی اور ٹوٹکا

۸۸۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بدشگونی شرک ہے۔

۸۹۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹوٹکا شرک ہے۔

دُنیا کی حرص نہ کرنا

۹۰۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُنیا کی حرص نہ کرنے سے دل کو بھی چین ہوتا ہے اور بدن کو بھی آرام ملتا ہے۔

۹۱۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر بہت سی بکریوں میں دو خونی بھیڑیئے چھوڑ دیئے جائیں جو انکو خوب چیریں پھاڑیں کھائیں تو اتنی بربادی ان بھیڑیوں سے بھی نہیں پہنچتی جتنی بربادی آدمی کے دین کو اس بات سے ہوتی ہے کہ مال کی حرص کرے اور نام چاہے

باب ۱۲

موت کو یاد رکھنا

۹۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو بہت یاد کیا کرو جو ساری لذتوں کو قطع کر دے گی یعنی موت۔

۹۳۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صبح کا وقت تم پر آئے تو شام کے واسطے سوچ بچار مت کیا کرو اور جب شام کا وقت تم پر آئے تو صبح کے واسطے سوچ بچار مت کیا کرو۔ اور بیماری آنے سے پہلے اپنی تندرستی سے کچھ فائدہ لے لو اور مرنے سے پہلے اپنی زندگی سے کچھ پھل اُٹھا لو۔

ف۔ مطلب یہ کہ تندرستی اور زندگی کو غنیمت سمجھو اور نیک کام میں اسکو لگائے رکھو ورنہ بیماری اور موت میں پھر کچھ نہ ہوسکیگا

بلا اور مصیبت میں صبر کرنا

۹۴- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو جو دکھ مصیبت بیماری رنج پہنچتا ہے یہانتک کہ کسی فکر میں جو تھوڑی سی پریشانی ہوتی ہے ان سب میں اللہ تعالے اسکے گناہ معاف کرتے ہیں۔

بیمار کو پوچھنا

۹۵- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی بیمار پرسی صبح کے وقت کرے تو شام تک اسکے لئے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں اور اگر شام کو کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں۔

مُردے کو نہلانا اور کفن دینا

۹۶- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مُردے کو غسل دے تو گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ اور جو کسی مُردے پر کفن ڈالدے تو اللہ تعالے اُسکو جنت کا جوڑا پہنا ئینگے۔ اور جو کسی غمزدہ کی تسلی کرے اللہ تعالے اُس کو پرہیزگاری کا لباس پہنا ئینگے اور اُسکی روح پر رحمت بھیجیں گے اور جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تسلی دے اللہ تعالے اُسکو جنت کے جوڑوں میں سے ایسے قیمتی دو جوڑے پہنا ئینگے کہ ساری دُنیا بھی قیمت میں اُنکے برابر نہیں۔

چلا کر اور بیان کر کے رونا

۹۷- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر کے رونے والی عورت پر اور جو سننے میں شریک ہو اُس پر لعنت فرمائی ہے۔

ف- بیبیو خدا کے واسطے اسکو چھوڑ دو۔

یتیم کا مال کھانا

۹۸- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت میں بعضے آدمی اسطرح قبروں سے اُٹھیں گے کہ اُن کے منہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہوں گے۔ کسی نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہونگے۔ آپ نے فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالے نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ لوگ اپنے پیٹ میں انگارے بھر رہے ہیں

ف- ناحق کا مطلب یہ ہے کہ اُن کو وہ مال کھانے کا انہیں سے اٹھانے کا شرع سے کوئی حق نہیں۔ بیبیو۔ ڈرو۔ ہندوستان

ہیں ایسا بُرا دستور ہے کہ جہاں خاوند چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر مرا، سارے مال پر بیوہ نے قبضہ کیا۔ پھر اسی میں مہمانوں کا خرچ اور مسجدوں کا تیل اور مصلیوں کا کھانا سب کچھ کرتی ہیں حالانکہ اس میں اُن یتیموں کا حق ہے اور سارے خرچ ساجھے میں سمجھتی ہیں اور ویسے بھی روز کے خرچ میں، اور پھر اُن بچوں کے بیاہ شادی میں جس طرح اپنا جی چاہتا ہے خرچ کرتی ہیں۔ شرع سے کوئی مطلب نہیں اس طرح ساجھے کے مال سے خرچ کرنا سخت گناہ ہے۔ ان کا حصہ الگ رکھ دو اور اس میں سے خاص اُن ہی کے خرچ میں جو بہت لاچاری کے ہیں اُٹھاؤ اور مہمانداری اور خیر خیرات اگر کرنا ہو تو اپنے خاص حصے سے کرو وہ بھی جبکہ شرع کے خلاف نہ ہو، نہیں تو اپنے مال سے بھی درست نہیں، خوب یاد رکھو نہیں تو مرنے کے ساتھ ہی آنکھیں کھل جائیں گی۔

قیامت کے دن کا حساب کتاب

۹۹۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت میں کوئی شخص اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائے گا جب تک کہ چار باتیں اس سے نہ پوچھی جائیں گی۔ ایک تو یہ کہ عمر کس چیز میں ختم کی، دوسری یہ کہ جانے ہوئے مسئلوں پر کیا عمل کیا۔ تیسری یہ کہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں اُٹھایا۔ چوتھی یہ کہ اپنے بدن کو کس چیز میں گھٹایا۔

ف۔ مطلب یہ کہ یہ سارے کام شرع کے موافق کئے تھے یا اپنے نفس کے موافق۔

۱۰۰۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت میں سارے حقوق ادا کرنے پڑیں گے۔ یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے بے سینگ والی بکری کی خاطر بدلہ لیا جائے گا۔

ف۔ یعنی اگر اس نے ناحق سینگ مار دیا ہوگا۔

بہشت و دوزخ کا یاد رکھنا

۱۰۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ دو چیزیں بہت بڑی ہیں انکو مت بھولنا یعنی جنت اور دوزخ۔ پھر یہ فرما کر آپ بہت روئے یہاں تک کہ آنسوؤں سے آپ کی ریش مبارک تر ہوگئی۔ پھر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قبضہ میں میری جان ہے آخرت کی باتیں جو کچھ میں جانتا ہوں تم کو معلوم ہو جائیں تو جنگلوں کو چڑھ جاؤ اور اپنے سر پر خاک ڈالتے پھرو۔

ف۔ بیبیو یہ ایک سو ایک حدیثیں ہیں اور کئی جگہ اس کتاب میں اور حدیثیں بھی آئی ہیں ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چالیس حدیثیں یاد کر کے میری اُمت کو پہنچائے تو وہ قیامت کے دن عالموں کے ساتھ اُٹھے گا تم ہمت کر کے یہ حدیثیں اوروں کو بھی سنایا کرو انشاء اللہ تعالیٰ تم بھی قیامت میں عالموں کے ساتھ اُٹھو گی کتنی بڑی نعمت کیسی آسانی سے ملتی ہے۔

تھوڑا سا حال قیامت کا اور اس کی نشانیوں کا

قیامت کی چھوٹی چھوٹی نشانیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی فرمائی ہوئی حدیث میں یہ آئی ہیں لوگ خدائی مال کو اپنی مِلک سمجھنے لگیں اور زکوٰۃ کو ڈانڈ کی طرح بھاری سمجھیں اور امانت کو اپنا مال سمجھیں اور مرد بیوی کی تابعداری کرے، اور ماں کی نافرمانی کرے، اور باپ کو غیر سمجھیں اور دوست کو اپنا سمجھیں اور دین کا علم دنیا کمانے کو حاصل کریں اور سرداری اور حکومت ایسوں کو ملے جو سب میں نکمّے ہوں یعنی بدذات اور لالچی اور بدخلق اور جس کام کے لائق نہ ہو وہ کام اسکے سپرد ہو۔ اور لوگ ظالموں کی تعظیم اور خاطر اس خوف سے کریں کہ یہ ہم کو تکلیف نہ پہنچائیں اور شراب کھلم کھلا پی جانے لگے۔ اور ناچنے گانے والی عورتوں کا رَواج ہو جاتے، اور ڈھولک سارنگی، طبلہ اور ایسی چیزیں کثرت سے ہو جائیں، اور پچھلے لوگ اُمت کے پہلے بزرگوں کو بُرا بھلا کہنے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، کہ ایسے وقت میں ایسے ایسے عذابوں کے منتظر رہو کہ سرخ آندھی آئے اور بعضے لوگ زمین میں دھنس جائیں، اور آسمان سے پتھّر برسیں اور صورتیں بدل جائیں یعنی آدمی سے سُور کتّے ہو جائیں۔ اور بہت سی آفتیں آگے پیچھے جلدی جلدی اس طرح آنے لگیں جیسے بہت سے دانے کسی تاگے میں پرو رکھے ہوں اور وہ تاگا ٹوٹ جاتے اور سب دانے اُوپر تلے جھٹ جھٹ گرنے لگیں اور یہ نشانیاں بھی آئی ہیں کہ دین کا علم کم ہو جاتے اور جھوٹ بولنا ہنر سمجھا جائے۔ اور امانت کا خیال دلوں میں سے جاتا رہے اور حیا شرم جاتی رہے اور سب طرف کافروں کا زور ہو جاتے۔ اور جھوٹے جھوٹے طریقے نکلنے لگیں۔ جب یہ ساری نشانیاں ہو چکیں اسوقت سب ملکوں میں نصاریٰ لوگوں (عیسائیوں) کی عملداری ہو جائے، اور اسی زمانے میں شام کے ملک میں ایک شخص ابوسفیان کی اولاد سے ایسا پیدا ہو کہ بہت سیدوں کا خون کرے اور شام اور مصر میں اسکے حکم احکام چلنے لگیں۔ اسی عرصہ میں روم کے مسلمان بادشاہ کی نصاریٰ کی ایک جماعت سے لڑائی ہو اور نصاریٰ کی ایک جماعت سے صلح ہو جائے دشمن جماعت شہر قسطنطنیہ پر چڑھائی کر کے اپنا عمل دخل کر لیں وہ بادشاہ اپنا ملک چھوڑ کر شام کے ملک میں چلا جائے اور نصاریٰ کی جس جماعت سے صلح اور میل ہو اس جماعت کو اپنے ساتھ شامل کر کے اُس دشمن جماعت سے بڑی بھاری لڑائی ہو۔ اور اسلام کے لشکر کو فتح ہو۔ ایک دن بیٹھے بٹھلائے جو نصاریٰ موافق تھے، اُن میں سے ایک شخص ایک مسلمان کے سامنے کہنے لگے کہ ہماری صلیب[۱] کی برکت سے فتح ہوئی مسلمان اسکے جواب میں کہے کہ اسلام کی برکت سے فتح ہوئی۔ اسی میں بات بڑھ جائے یہاں تک کہ دونوں آدمی اپنے اپنے مذہب والوں کو پکار کر جمع کر لیں اور آپس میں لڑائی ہونے لگے۔ اس میں اسلام کا بادشاہ شہید ہو جائے اور

---

[۱] از قیامت نامہ شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ تعالیٰ دہلوی ۱۲ [۲] یعنی خلافِ شرع [۳] مُقرر پر [۳] یہ مضامین احادیث میں مسلسل نہیں بلکہ شاہ رفیع الدینؒ صاحب نے متفرق احادیث کو جمع کر کے ترتیب دیا ہے۔ ۱۲ تصحیح الاغلاط

شام کے ملک میں بھی نصاریٰ کا عمل دخل ہو جائے۔ اور یہ نصاریٰ اس دشمن جماعت سے صلح کر لیں۔ اور بچے کھچے مسلمان مدینہ کو چلے جائیں اور خیبر کے پاس تک نصاریٰ کی عملداری ہو جائے۔ اسوقت مسلمانوں کو فکر ہو کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو تلاش کرنا چاہیئے تاکہ ان مصیبتوں سے جان چھوٹے۔ اسوقت حضرت امام مہدی علیہ السلام مدینہ منورہ میں ہوں گے اور اس ڈر سے کہ کہیں حکومت کے لئے میرے سر نہ ہوں مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو چلے جائیں گے اور اس زمانے کے ولی جو ابدال کا درجہ رکھتے ہیں سب حضرت امام کی تلاش میں ہوں گے اور بعضے لوگ جھوٹ موٹ بھی دعویٰ مہدی ہونے کا کرنا شروع کر دینگے۔ غرض امام خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان میں ہوں گے اور بعضے نیک لوگ ان کو پہچان لینگے اور ان کو زبردستی گھیر گھار کر ان سے حاکم بنانے کی بیعت کر لینگے اور اسی بیعت میں ایک آواز آسمان سے آئے گی جس کو سب لوگ جتنے وہاں موجود ہوں گے سنیں گے۔ وہ آواز یہ ہو گی کہ یہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ یعنی حاکم بنائے ہوئے امام مہدی ہیں اور حضرت امام کے ظہور سے بڑی نشانیاں قیامت کی شروع ہوتی ہیں غرض جب آپ کی بیعت کا قصہ مشہور ہو گا تو مدینہ منورہ میں جو فوجیں مسلمانوں کی ہونگی وہ مکہ چلی آئیں گی۔ اور ملک شام اور عراق اور یمن کے ابدال اور اولیا سب آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور بھی عرب کی بہت فوجیں اکٹھی ہو جائینگی۔ جب یہ خبر مسلمانوں میں مشہور ہو گی۔ ایک شخص خراسان سے حضرت امام کی مدد کرنے واسطے ایک بڑی فوج لے کر چلے گا۔ جسکے لشکر کے آگے چلنے والے حصے کے سردار کا نام منصور ہو گا۔ اور راہ میں بہت سے بد دینوں کی صفائی کرتا جائے گا۔ اور جس شخص کا اوپر ذکر آیا ہے کہ ابو سفیان کی اولاد میں ہو گا اور سیدوں کا دشمن ہو گا۔ چونکہ حضرت امام بھی سید ہوں گے وہ شخص حضرت امام کے لڑنے کو ایک فوج بھیجے گا جب یہ فوج مکہ مدینہ کے درمیان کے جنگل میں پہنچے گی، اور ایک پہاڑ کے تلے ٹھیرے گی تو یہ سب کے سب زمین میں دھنس جائینگے۔ صرف دو آدمی بچ جائینگے جن میں سے ایک تو حضرت امام کو جا کر خبر دے گا۔ اور دوسرا اس سفیانی کو خبر پہنچائے گا اور نصاریٰ سب طرف سے فوجیں جمع کرینگے اور مسلمانوں سے لڑنے کی تیاری کرینگے۔ اس لشکر میں اس روز اسّی جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے ساتھ بارہ ہزار آدمی ہوں گے تو کل آدمی نو لاکھ ساٹھ ہزار ہوئے۔ حضرت امام مکہ سے چل کر مدینہ تشریف لائینگے اور وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار شریف کی زیارت کر کے شام کے ملک کو روانہ ہونگے اور شہر دمشق تک پہنچنے پائینگے کہ دوسری طرف سے نصاریٰ کی فوج مقابلہ میں آ جائے گی۔ حضرت امام کی فوج تین حصے ہو جائے گی ایک حصہ تو بھاگ جائے گا۔ ایک حصہ شہید ہو جائے گا۔ اور ایک حصہ کو فتح ہو گی اور اس شہادت اور فتح کا قصہ یہ ہو گا کہ حضرت امام نصاریٰ سے لڑنے کو لشکر تیار کرینگے۔ اور بہت سے مسلمان آپس میں قسم کھائینگے کہ بے فتح کئے ہوئے نہ ہٹیں گے پس سارے آدمی شہید ہو جائینگے۔ صرف تھوڑے سے آدمی بچیں گے جن کو لے کر حضرت امام اپنے لشکر میں چلے آئینگے۔ اگلے دن پھر اسی طرح کا قصہ ہو گا کہ قسم کھا کر جائینگے اور تھوڑے سے بچ کر آئیں گے۔ اور تیسرے دن بھی ایسا ہی ہو گا۔ آخر چوتھے روز

یہ تھوڑے سے آدمی مقابلہ کرینگے اور اللہ تعالیٰ فتح دینگے۔ اور پھر کافروں کے دماغ میں حوصلہ حکومت کا نہ رہے گا۔ اب حضرت امام ملک کا بندوبست شروع کرینگے اور سب طرف فوجیں روانہ کرینگے اور خود ان سارے کاموں سے نمٹ کر قسطنطنیہ فتح کرنے کو چلیں گے جب دریائے روم کے کنارے پر پہنچیں گے تو اسحٰق کے ستّر ہزار آدمیوں کو کشتیوں پر سوار کر کے اس شہر کے فتح کرنے کے واسطے تجویز کرینگے۔ جب یہ لوگ شہر کی فصیل کے مقابل پہنچیں گے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ باواز بلند کہیں گے اس نام کی برکت سے شہر پناہ کے سامنے کی دیوار گر پڑے گی اور مسلمان حملہ کر کے شہر کے اندر گھس پڑینگے اور کفار کو قتل کرینگے اور خوب انصاف اور قاعدے سے ملک کا بندوبست کرینگے اور حضرت امام سے جب بیعت ہوئی تھی اسوقت سے اس فتح تک چھ سال یا سات سال کی مدت گذرے گی۔ حضرت امام یہاں کے بندوبست میں لگے ہوں گے کہ ایک جھوٹی خبر مشہور ہو گی کہ یہاں کیا بیٹھے ہو وہاں شام میں دجال آ گیا۔ اور تمہارے خاندان میں فتنہ و فساد کر رہا ہے۔ اس خبر پر حضرت امامؑ شام کی طرف سفر کرینگے اور تحقیق حال کے واسطے نو یا پانچ سواروں کو آگے بھیج دینگے۔ ان میں سے ایک شخص آ کر خبر دے گا کہ وہ خبر محض غلط تھی ابھی دجال نہیں نکلا حضرت امام کو اطمینان ہو جائے گا۔ اور پھر سفر میں جلدی نہ کرینگے اطمینان کے ساتھ درمیان کے ملکوں کا بندوبست دیکھتے بھالتے شام میں پہنچیں گے، وہاں پہنچکر تھوڑے ہی دن گذرینگے کہ دجال بھی نکل پڑے گا۔ اور دجال یہودیوں کی قوم میں سے ہو گا اوّل شام اور عراق کے درمیان میں سے نکلے گا اور دعویٰ نبوت کا کرے گا۔ پھر اصفہان میں پہنچے گا۔ اور وہاں کے ستّر ہزار یہودی اسکے ساتھ ہو جائینگے اور خدائی کا دعویٰ شروع کرے گا۔ اسی طرح بہت سے ملکوں پر گذرتا ہوا یمن کی سرحد تک پہنچے گا اور ہر جگہ سے بہت سے بددین ساتھ ہوتے جائینگے یہاں تک کہ مکّہ معظمہ کے قریب آ کر ٹھیرے گا لیکن فرشتوں کی حفاظت کی وجہ سے شہر کے اندر نہ جانے پائے گا۔ پھر وہاں سے مدینہ کا ارادہ کرے گا اور وہاں بھی فرشتوں کا پہرہ ہو گا جس سے اندر نہ جانے پائے گا۔ مگر مدینہ کو تین بار بھونچال[1] آئے گا۔ اور جتنے آدمی دین میں سست اور کمزور ہوں گے سب زلزلہ سے ڈر کر مدینہ سے باہر نکل کھڑے ہوں گے اور دجال کے پھندے میں پھنس جائینگے اُسوقت مدینہ میں کوئی بزرگ ہوں گے جو دجال سے خوب بحث کرینگے، دجال جھنجلا کر اُن کو قتل کر دے گا اور پھر زندہ کر کے پوچھے گا اب تو میرے خدا ہونے کے قائل ہوتے ہو، وہ فرمائینگے کہ اب تو اور بھی یقین ہو گیا کہ تو دجال ہے، پھر وہ انکو مارنا چاہے گا مگر اسکا کچھ بس نہ چلے گا۔ اور اُن پر کوئی چیز اثر نہ کرے گی، وہاں سے دجال ملک شام کو روانہ ہو گا۔ جب دمشق کے قریب پہنچے گا اور حضرت امام وہاں پہلے سے پہنچ چکے ہوں گے اور لڑائی کے سامان میں مشغول ہوں گے کہ عصر کا وقت آ جائے گا اور مؤذن اذان کہے گا اور لوگ نماز کی تیاری میں ہوں گے کہ اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے اُترتے نظر آئینگے اور جامع مسجد کی مشرق کی طرف کے منارے پر آ کر ٹھہرینگے اور وہاں سے زینہ لگا کر نیچے تشریف لائینگے۔ حضرت امام سب لڑائی کا سامان اُن کے سپرد کرنا چاہیں گے

[1] بھونچال کو عربی میں زلزلہ بھی کہتے ہیں اور یہ لفظ اردو میں بھی مشہور ہے ۱۲

وہ فرمائینگے لڑائی کا انتظام آپ ہی رکھیں میں خاص دجال کے قتل کرنے کو آیا ہوں۔ غرض جب رات گذر کر صبح ہو گی حضرت امام
لشکر کو آراستہ فرمائینگے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک گھوڑا ایک نیزہ منگا کر دجال کی طرف بڑھینگے اور اہل اسلام دجال کے
لشکر پر حملہ کرینگے، اور بہت سخت لڑائی ہو گی اور اسوقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس میں یہ تاثیر ہو گی کہ جہاں تک
نگاہ جائے وہاں تک سانس پہنچ سکے، اور جس کافر کو سانس کی ہوا لگ جاوے وہ فوراً ہلاک ہو جائے، دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
دیکھ کر بھاگے گا۔ آپ اسکا پیچھا کرینگے۔ یہاں تک کہ باب لُد ایک مقام ہے، وہاں پہنچکر نیزے سے اسکا کام تمام کریں گے،
اور مسلمان دجال کے لشکر کو قتل کرنا شروع کرینگے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام شہروں شہروں تشریف لے جا کر جتنے لوگوں کو دجال
نے ستایا تھا سب کی تسلی کرینگے اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اسوقت کوئی کافر نہ رہے گا پھر حضرت امام کا انتقال ہو جائیگا
اور سب بندوبست حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آجائے گا۔ پھر یاجوج ماجوج نکلیں گے انکے رہنے کی جگہ جہاں شمال کی طرف
آبادی ختم ہوتی ہے اس سے بھی آگے سات ولایت سے باہر ہے اور ادھر کا سمندر زیادہ سردی کی وجہ سے ایسا جما ہوا ہے کہ انمیں
جہاز بھی نہیں چل سکتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو خدائے تعالیٰ کے حکم کے موافق طور پہاڑ پر لے جائینگے اور یاجوج ماجوج بڑا
اودھم مچائیں گے۔ آخر کو اللہ تعالیٰ انکو ہلاک کرینگے اور عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ سے اتر آئینگے اور چالیس برس کے بعد حضرت
عیسیٰ علیہ السلام وفات فرمائینگے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ میں دفن ہوں گے اور آپ کی گدی پر ایک شخص ملک یمن کے
رہنے والے بیٹھیں گے جن کا نام جہجاہ ہو گا اور قحطان کے قبیلے سے ہوں گے اور بہت دینداری اور انصاف کے ساتھ حکومت
کرینگے۔ ان کے بعد آگے پیچھے اور کئی بادشاہ ہوں گے پھر رفتہ رفتہ نیک باتیں کم ہونا شروع ہوں گی اور بری باتیں
بڑھنے لگیں گی اسوقت آسمان پر ایک دھواں سا چھا جائے گا اور زمین پر برسے گا جس سے مسلمانوں کو زکام اور کافروں کو بیہوشی
ہو گی۔ چالیس روز کے بعد آسمان صاف ہو جائے گا اور اسی زمانے کے قریب بقرعید کا مہینہ ہو گا۔ دسویں تاریخ کے بعد دفعۃً
ایک رات اتنی لمبی ہو گی کہ مسافروں کا دل گھبرا جائے گا اور بچے سوتے سوتے اکتا جائینگے اور چوپائے جانور جنگل میں جانے کیلئے
چلانے لگیں گے اور کسی طرح صبح نہ ہو گی۔ یہاں تک کہ تمام آدمی ہیبت اور گھبراہٹ سے بیقرار ہو جائینگے۔ جب تین راتوں کی
برابر وہ رات ہو چکے گی اسوقت سورج تھوڑی روشنی کئے ہوئے جیسے گہن لگنے کے وقت ہوتا ہے مغرب کی طرف سے نکلے گا
اسوقت کسی کا ایمان یا توبہ قبول نہیں ہو گی۔ جب سورج اتنا اونچا ہو جائے گا جتنا دوپہر سے پہلے ہوتا ہے پھر خدائے تعالیٰ
کے حکم سے مغرب ہی کی طرف لوٹے گا اور دستور کے موافق غروب ہو گا۔ پھر ہمیشہ اپنے قدیم قاعدے کے موافق روشن اور رونق دار
نکلتا رہے گا اسکے تھوڑے ہی دن کے بعد صفا پہاڑ جو مکہ میں ہے زلزلہ آکر پھٹ جائے گا اور اسجگہ سے ایک جانور بہت
عجیب شکل و صورت کا نکل کر لوگوں سے باتیں کرے گا، اور بڑی تیزی سے ساری زمین میں پھر جائے گا اور ایمان والوں کی پیشانی

پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا سے نورانی لکیر کھینچ دے گا جس سے سارا چہرہ اُسکا روشن ہو جائے گا اور بے ایمانوں کی ناک یا گردن پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی سے سیاہ مہر کر دے گا جس سے اُسکا سارا چہرہ میلا ہو جائے گا اور یہ کام کر کے وہ غائب ہو جائے گا۔ اسکے بعد جنوب کی طرف سے ایک ہوا نہایت فرحت دینے والی چلے گی اس سے سب ایمان والوں کی بغل میں کچھ نکل آئے گا جس سے وہ مر جائینگے جب سب مسلمان مر جائینگے اسوقت کافر حبشیوں کا ساری دُنیا میں عمل دخل ہو جائیگا اور وہ لوگ خانہ کعبہ کو شہید کرینگے اور حج بند ہو جائے گا اور قرآن شریف دلوں سے اور کاغذوں سے اُٹھ جائے گا اور خدا کا خوف اور خلقت کی شرم سب اُٹھ جائے گی اور کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا۔ اسوقت مُلک شام میں بہت ارزانی ہوگی لوگ اونٹوں پر اور سواریوں پر پیدل اُدھر جھک پڑینگے اور جو رہ جائینگے ایک آگ پیدا ہوگی اور سب کو ہانکتی ہوئی شام میں پہنچا دے گی۔ اور حکمت اسمیں یہ ہے کہ قیامت کے روز سب مخلوق اسی مُلک میں جمع ہوگی پھر وہ آگ غائب ہو جائے گی اور اسوقت دُنیا کو بڑی ترقی ہوگی تین چار سال اسی حال میں گذرینگے کہ دفعۃً جمعہ کے دن محرم کی دسویں تاریخ صبح کے وقت سب لوگ اپنے اپنے کام میں لگے ہوں گے کہ صور پھونک دیا جائے گا۔ اول ہلکی ہلکی آواز ہوگی پھر اس قدر بڑھے گی کہ اسکی ہیبت سے سب مر جائینگے۔ زمین و آسمان پھٹ جائینگے اور دُنیا فنا ہو جائے گی۔ اور جب آفتاب مغرب سے نکلا تھا اُس وقت سے صُور کے پھونکنے تک ایک سو بیس[۱۲۰] برس کا زمانہ ہوگا۔ اب یہاں سے قیامت کا دن شروع ہوگیا۔

خاص قیامت کے دن کا ذکر

جب صُور پھونکنے سے تمام دُنیا فنا ہو جائے گی چالیس[۴۰] برس اسی سنسانی کی حالت میں گذر جائینگے پھر حق تعالےٰ کے حکم سے دُوسری بار صور پھونکا جائے گا اور پھر زمین آسمان اسی طرح قائم ہو جائے گا اور مُردے قبروں سے زندہ ہو کر نکل پڑیں گے اور میدانِ قیامت میں اکٹھے کر دیئے جائینگے اور آفتاب بہت نزدیک ہو جائے گا جس کی گرمی سے دماغ لوگوں کے پکنے لگیں گے اور جیسے جیسے لوگوں کے گناہ ہوں گے اتنا ہی زیادہ پسینہ نکلے گا اور لوگ اس میدان میں بھوکے پیاسے کھڑے کھڑے پریشان ہو جائینگے جو نیک لوگ ہوں گے اُن کے لئے اس زمین کی مٹی مثل میدے کے بنا دی جائیگی۔ اسکو کھا کر بھوک کا علاج کرینگے اور پیاس بجھانے کو حوضِ کوثر پر جائینگے۔ پھر جب میدانِ قیامت میں کھڑے کھڑے دِق ہو جائینگے اسوقت سب مل کر اول حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پھر اور نبیوں کے پاس اس بات کی سفارش کرانے کے لئے جائینگے کہ ہمارا حساب و کتاب اور کچھ فیصلہ جلدی ہو جائے۔ سب پیغمبر کچھ کچھ عذر کرینگے اور سفارش کا وعدہ نہ کرینگے سب کے بعد ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر وہی درخواست کرینگے آپ حق تعالیٰ کے حکم سے قبول فرما کر مقامِ محمود میں (کہ ایک مقام کا نام ہے) تشریف لیجا کر شفاعت فرمائینگے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ

ہم نے سفارش قبول کی اب ہم زمین پر اپنی تجلی فرما کر حساب کتاب کئے دیتے ہیں۔ اوّل آسمان سے فرشتے بہت کثرت سے اُترنا شروع ہوں گے اور تمام آدمیوں کو ہر طرف سے گھیر لینگے پھر حق تعالے کا عرش اُترے گا اُس پر حق تعالی کی تجلی ہوگی اور حساب کتاب شروع ہو جائے گا اور اعمالنامے اُڑائے جائینگے ایمان والوں کے داہنے ہاتھ میں اور بے ایمانوں کے بائیں ہاتھ میں وہ خود بخود آجائینگے اور اعمال تولنے کی ترازو کھڑی کی جائے گی جس سے سب کی نیکیاں اور بدیاں معلوم ہو جائینگی اور پلصراط پر چلنے کا حکم ہوگا جس کی نیکیاں تول میں زیادہ ہوں گی وہ پل سے پار ہو کر بہشت میں جا پہنچے گا۔ اور جسکے گناہ زیادہ ہوں گے اگر خدائے تعالے نے معاف نہ کر دیئے ہوں گے وہ دوزخ میں گر جائے گا اور جسکی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے، ایک مقام ہے اعراف جنت دوزخ کے بیچ میں وہ وہاں رہ جائے گا اسکے بعد ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے حضرات انبیاء علیہم السلام اور عالم اور ولی اور شہید اور حافظ اور نیک بندے گنہگار لوگوں کو بخشوانے کے لئے شفاعت کرینگے اُنکی شفاعت قبول ہوگی۔ اور جس کے دل میں ذرا ظہور سا بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کر دیا جائے گا، اسی طرح جو لوگ اعراف میں ہونگے وہ بھی آخر کو جنت میں داخل کر دیئے جائینگے اور دوزخ میں خالی وہی لوگ رہ جائینگے جو بالکل کافر اور مشرک ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو کبھی دوزخ سے نکلنا نصیب نہ ہوگا۔ جب سب جنّتی اور دوزخی اپنے اپنے ٹھکانہ ہو جائینگے اُسوقت اللہ تعالے دوزخ اور جنت کے بیچ میں موت کو ایک مینڈھے کی صورت پر ظاہر کر کے سب جنّتیوں اور دوزخیوں کو دکھلا کر اُسکو ذبح کرا دیں گے اور فرمائینگے اب نہ جنّتیوں کو موت آئیگی نہ دوزخیوں کو آئیگی سب کو اپنے اپنے ٹھکانے پر ہمیشہ کیلئے رہنا ہوگا اُسوقت نہ جنّتیوں کی خوشی کی کوئی حد ہوگی اور نہ دوزخیوں کے صدمے اور رنج کی کوئی انتہا ہوگی۔

بہشت کی نعمتوں اور دوزخ کی مصیبتوں کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے واسطے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا خیال آیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی عمارت میں ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک اینٹ سونے کی۔ اور اینٹوں کے جوڑنے کا گارا خالص مشک کا ہے اور جنت کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اور وہاں کی مٹی زعفران ہے جو شخص جنت میں چلا جائے گا چین سکھ میں رہے گا اور رنج و غم نہ دیکھے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کو اسی میں رہے گا کبھی نہ مرے گا۔ نہ اُن لوگوں کے کپڑے میلے ہوں گے۔ نہ اُن کی جوانی ختم ہوگی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں دو باغ تو ایسے ہیں کہ وہاں کے برتن اور سب سامان چاندی کا ہوگا۔ اور دو باغ ایسے ہیں کہ وہاں کے برتن اور سب سامان سونے کا ہوگا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں سو درجے اوپر تلے

ہیں اور ایک درجے سے دوسرے درجے تک اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان میں فاصلہ ہے یعنی پانچسو برس، اور سب درجوں میں بڑا درجہ فردوس کا ہے اور اسی سے جنت کی چاروں نہریں نکلی ہیں یعنی دودھ اور شہد اور شراب طہور اور پانی کی نہریں اور اس سے اوپر عرش ہے۔ تم جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگا کرو۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ان میں ایک ایک درجہ اتنا بڑا ہے کہ اگر تمام دنیا کے آدمی ایک میں بھر دیئے جائیں تو اچھی طرح سما جائیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں جتنے درخت ہیں سب کا تنہ سونے کا ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے پہلے جو لوگ جنت میں جائیں گے اُن کا چہرہ ایسا روشن ہوگا جیسے چودھویں رات کا چاند پھر جو ان سے پیچھے جائینگے اُن کا چہرہ تیز روشنی والے ستارے کی طرح ہوگا نہ وہاں پیشاب کی ضرورت ہوگی نہ پاخانے کی نہ تھوک کی نہ رینٹھ کی۔ کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا کسی نے پوچھا کہ پھر کھانا کہاں جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ڈکار آئے گی جس میں مُشک کی خوشبو ہوگی؛ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت والوں میں جو سب سے ادنیٰ درجہ کا ہوگا اس سے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ اگر تجھ کو دنیا کے کسی بادشاہ کے ملک کے برابر دے دیں تو راضی ہو جائے گا، وہ کہے گا اے پروردگار میں راضی ہوں ارشاد ہوگا جا تجھ کو اسکے پانچ حصے کے برابر دیا وہ کہے گا اے رب میں راضی ہو گیا۔ پھر ارشاد ہوگا جا تجھ کو اتنا دیا اور اس سے دس گُنا دیا۔ اور اسکے علاوہ جس چیز کو تیرا جی چاہیگا اور جس سے تیری آنکھ کو لذت ہوگی وہ تجھ کو ملے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ دنیا اور اس سے دس حصے زیادہ کے برابر اسکو ملے گا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ جنت والوں سے پوچھیں گے کہ تم خوش بھی ہو وہ عرض کرینگے کہ بھلا خوش کیوں نہ ہوتے آپ نے تو ہم کو وہ چیزیں دی ہیں جو آج تک کسی مخلوق کو نہیں دیں ارشاد ہوگا کہ ہم تم کو ایسی چیز دیں جو ان سب سے بڑھ کر ہو، وہ عرض کرینگے کہ ان سے بڑھ کر کیا چیز ہوگی۔ ارشاد ہوگا کہ وہ چیز یہ ہے کہ میں تم سے ہمیشہ خوش رہوں گا کبھی ناراض نہ ہوں گا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب جنت والے جنت میں جا چکیں گے اللہ تعالیٰ اُن سے فرمائیں گے تم اور کچھ زیادہ چاہتے ہو میں تم کو دوں، وہ عرض کرینگے کہ ہمارے چہرے آپ نے روشن کردیئے ہم کو جنت میں داخل کر دیا ہم کو دوزخ سے نجات دے دی اور ہم کو کیا چاہیئے، اسوقت اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا دیں گے اتنی پیاری کوئی نعمت نہ ہوگی جس قدر اللہ تعالیٰ کے دیدار میں لذت ہوگی، اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ کو ہزار برس تک دھونکا یہاں تک کہ اسکا رنگ سرخ ہو گیا۔ پھر ہزار برس تک دھونکا یہاں تک کہ سفید ہو گئی۔ پھر ہزار برس اور دھونکا یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی۔ اب وہ بالکل سیاہ تاریک ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہاری یہ آگ جسکو جلاتے ہو دوزخ کی آگ سے ستر حصے تیزی میں کم ہے۔ اور وہ ستر حصے اس سے زیادہ تیز ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ایک بڑا بھاری پتھر دوزخ کے کنارے سے چھوڑا جائے اور ستر برس تک برابر چلا جائے تب جاکر اس کی تہ میں جا پہنچے اور

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ کو لایا جاوے گا۔ اسکی ستر ہزار باگیں ہوں گی اور ہر ایک باگ کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہونگے جس سے اسکو گھسیٹیں گے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب میں ہلکا عذاب دوزخ میں ایک شخص کو ہوگا کہ اسکے پاؤں میں فقط آگ کی دو جوتیاں ہیں مگر اس سے اسکا بھیجا ہنڈیا کی طرح پکتا ہے اور وہ یوں سمجھتا ہے کہ مجھ سے بڑھ کر کسی پر عذاب نہیں۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ میں ایسے بڑے سانپ ہیں جیسے اونٹ۔ اگر ایک دفعہ کاٹ لیں تو چالیس۴۰ برس تک زہر چڑھا رہے اور بچھو ایسے ایسے بڑے ہیں جیسے پالان (کاٹھی) کسا ہوا خچر۔ وہ اگر کاٹ لیں تو چالیس برس تک لہر اٹھتی رہے۔ اور ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں نے آج نماز میں جنت اور دوزخ کا ہو بہو نقشہ دیکھا نہ آج تک میں نے جنت سے زیادہ کوئی اچھی چیز دیکھی اور نہ دوزخ سے زیادہ کوئی چیز تکلیف کی دیکھی۔

ان باتوں کا بیان کہ ان کے بدون ایمان ادھورا رہتا ہے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کئی اوپر ستر باتیں ایمان کے متعلق ہیں سب میں بڑی بات تو کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے اور سب میں چھوٹی بات یہ ہے کہ راستہ میں کوئی کانٹا لکڑی پتھر پڑا ہو جس سے راستہ چلنے والوں کو تکلیف ہو اسکو ہٹادے۔ اور شرم و حیا بھی ایمان کی انہی باتوں میں سے ایک بڑی چیز ہے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ جب اتنی باتیں ایمان سے علاقہ رکھتی ہیں تو پورا مسلمان وہی ہوگا جس میں سب باتیں ہوں اور جسمیں کوئی بات ہو اور کوئی بات نہ ہو وہ ادھورا مسلمان ہے۔ یہ سب جانتے ہیں کہ مسلمان پورا ہی ہونا ضروری ہے۔ اسلئے ہر ایک کو لازم ہوا کہ ان سب باتوں کو اپنے اندر پیدا کرے اور کوشش کرے کہ کسی بات کی کسر نہ رہ جائے اسلئے ہم ان باتوں کو لکھ کر بتلائے دیتے ہیں۔ وہ سب سات اوپر ستر ہیں۔ تیس۳۰ تو دل سے متعلق ہیں۔ ۱۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ۲۔ یہ اعتقاد رکھنا کہ خدا کے سوا سب چیزیں پہلے ناپید تھیں پھر خدا کے پیدا کرنے سے پیدا ہوئیں ۳۔ یہ یقین کرنا کہ فرشتے ہیں ۴۔ یہ یقین کرنا کہ خدائے تعالیٰ نے جتنی کتابیں پیغمبروں پر اتاری تھیں سب سچی ہیں۔ البتہ اب قرآن کے سوا اوروں کا حکم نہیں رہا ۵۔ یہ یقین کرنا کہ سب پیغمبر سچے ہیں البتہ اب فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنے کا حکم ہے ۶۔ یہ یقین کرنا کہ اللہ تعالیٰ کو سب باتوں کی پہلے ہی سے خبر ہے اور جو ان کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے ۷۔ یہ یقین کرنا کہ قیامت آنے والی ہے ۸۔ جنت کا ماننا۔ ۹۔ دوزخ کا ماننا ۱۰۔ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا ۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا ۱۲۔ اور کسی سے بھی اگر محبت یا دشمنی کرے تو اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے کرنا ۱۳۔ ہر کام میں نیت دین ہی کی کرنا ۱۴۔ گناہوں پر پچھتانا ۱۵۔ خدائے تعالیٰ

سے ڈرنا ۱۶۔ خدائے تعالیٰ کی رحمت کی اُمید رکھنا ۱۷۔ شرم کرنا ۱۸۔ نعمت کا شکر کرنا ۱۹۔ عہد پورا کرنا ۲۰۔ صبر کرنا ۲۱۔ اپنے کو اوروں سے کم سمجھنا ۲۲۔ مخلوق پر رحم کرنا ۲۳۔ جو کچھ خدا کی طرف سے ہو اس پر راضی رہنا ۲۴۔ خدا پر بھروسہ کرنا ۲۵۔ اپنی کسی خوبی پر نہ اترانا ۲۶۔ کسی سے کینہ کپٹ نہ رکھنا ۲۷۔ کسی پر حسد نہ کرنا ۲۸۔ غصہ نہ کرنا ۲۹۔ کسی کا برا نہ چاہنا ۳۰۔ دنیا سے محبت نہ رکھنا۔ اور سات باتیں زبان سے متعلق ہیں ۳۱۔ زبان سے کلمہ پڑھنا ۳۲۔ قرآن شریف کی تلاوت کرنا ۳۳۔ علم سیکھنا ۳۴۔ علم سکھلانا ۳۵۔ دعا کرنا ۳۶۔ اللہ کا ذکر کرنا ۳۷۔ لغو اور گناہ کی بات سے جیسے جھوٹ، غیبت، گالی، کوسنا، خلاف شرع گانا، ان سب سے بچنا۔ اور چالیس باتیں سارے بدن سے متعلق ہیں ۳۸۔ وضو کرنا، غسل کرنا، کپڑے کا پاک رکھنا ۳۹۔ نماز کا پابند رہنا ۴۰۔ زکوٰۃ، صدقہ فطر دینا ۴۱۔ روزہ رکھنا ۴۲۔ حج کرنا ۴۳۔ اعتکاف کرنا ۴۴۔ جہاں رہنے میں دین کی خرابی ہو وہاں سے چلے جانا ۴۵۔ منت خدا کی پوری کرنا ۴۶۔ جو قسم گناہ کی بات پر نہ ہو اسکو پورا کرنا۔ ۴۷۔ ٹوٹی ہوئی قسم کا کفارہ دینا ۴۸۔ جتنا بدن ڈھانکنا فرض ہے اسکو ڈھانکنا ۴۹۔ قربانی کرنا ۵۰۔ مردے کا کفن دفن کرنا ۵۱۔ کسی کا قرض آتا ہو اسکو ادا کرنا ۵۲۔ لین دین میں خلاف شرع باتوں سے بچنا ۵۳۔ سچی گواہی کا نہ چھپانا ۵۴۔ اگر نفس تقاضا کرے نکاح کر لینا ۵۵۔ جو اپنی حکومت میں ہیں اُن کا حق ادا کرنا ۵۶۔ ماں باپ کو آرام پہنچانا ۵۷۔ اولاد کی پرورش کرنا ۵۸۔ رشتہ داروں ناتہ داروں سے بدسلوکی نہ کرنا ۵۹۔ آقا کی تابعداری کرنا ۶۰۔ انصاف کرنا ۶۱۔ مسلمانوں کی جماعت سے الگ کوئی طریقہ نہ نکالنا ۶۲۔ حاکم کی تابعداری کرنا مگر خلافِ شرع بات میں نہ کرے ۶۳۔ لڑنے والوں میں صلح کرا دینا ۶۴۔ نیک کام میں مدد دینا ۶۵۔ نیک راہ بتلانا بری بات سے روکنا ۶۶۔ اگر حکومت ہو تو شرع کے موافق سزا دینا ۶۷۔ اگر وقت آئے تو دین کے دشمنوں سے لڑنا ۶۸۔ امانت ادا کرنا ۶۹۔ ضرورت والے کو قرضہ دے دینا ۷۰۔ پڑوسی کی خاطر داری رکھنا ۷۱۔ آمدنی پاک لینا ۷۲۔ خرچ شرع کے موافق کرنا ۷۳۔ سلام کا جواب دینا ۷۴۔ اگر کوئی چھینک لے کر الحمد للہ کہے تو اسکو یرحمک اللہ کہنا ۷۵۔ کسی کو ناحق تکلیف نہ دینا ۷۶۔ خلاف شرع کھیل تماشوں سے بچنا ۷۷۔ راستہ میں سے ڈھیلا پتھر کانٹا لکڑی ہٹا دینا۔ اگر الگ الگ سب باتوں کا ثواب معلوم کرنا ہو تو "فروع الایمان" ایک کتاب ہے اُس میں دیکھ لو۔

اپنے نفس کی اور عام آدمیوں کی خرابی

اُوپر جتنی اچھی اور بُری باتوں کا اور ثواب اور عذاب کی چیزوں کا بیان آیا ہے اس میں دو چیزیں کم ہمت ڈال دیتی ہیں ایک تو خود اپنا نفس کہ ہر وقت گود میں بیٹھا ہوا طرح طرح کی باتیں سوجھاتا ہے نیک کاموں میں بہانے نکالتا ہے۔ اور بُرے

کاموں میں اپنی ضرورتیں بتلاتا ہے۔ اور عذاب سے ڈراؤ تو اللہ تعالیٰ کا غفور رحیم ہونا یاد دلاتا ہے اور اوپر سے شیطان اس کو سہارا دیتا ہے اور دوسرے کھنڈت ڈالنے والے وہ آدمی ہیں جو اس سے کسی طرح کا واسطہ رکھتے ہیں، یا تو عزیز قریب ہیں یا جان پہچان والے ہیں یا برادری کنبے کے ہیں یا اس کی بستی کے ہیں۔ بعضے گناہ تو اس واسطے ہوتے ہیں کہ ان کے پاس بیٹھ کر ان کی بری باتوں کا اثر اس میں آجاتا ہے۔ اور بعضے گناہ ان کی خاطر سے ہوتے ہیں اور بعضے اس واسطے ہوتے ہیں کہ ان کی نگاہ میں ہلکا پن نہ ہو۔ اور بعضے گناہ اسلئے ہو جاتے ہیں کہ وہ لوگ اسکے ساتھ برائی کرتے ہیں۔ کچھ وقت اس برائی کے رنج میں کچھ وقت ان کی غیبت میں اور کچھ وقت ان سے بدلہ لینے کی فکر میں خرچ ہوتا ہے اور پھر اس سے طرح طرح کے گناہ پیدا ہو جاتے ہیں غرض ساری خرابی اس نفس کی تابعداری کی اور آدمیوں سے بھلائی کی امید رکھنے کی ہے اسلئے ان کی خرابی سے بچنے کے واسطے دو باتیں ضروری ٹھہریں۔ ایک تو اپنے نفس کو دبانا اور اس کو کبھی بہلا پھسلا کر کبھی ڈانٹ ڈپٹ کر دین کی راہ پر لگانا۔ دوسرے سب آدمیوں سے زیادہ لگاؤ نہ رکھنا اور اس بات کی پروا نہ کرنا کہ وہ اچھا کہیں گے یا برا کہیں گے اس واسطے ان دونوں ضروری باتوں کو الگ الگ لکھا جاتا ہے۔

نفس کے ساتھ برتاؤ کا بیان

پابندی کے ساتھ تھوڑا سا وقت صبح کو اور تھوڑا سا وقت شام کو یا سوتے وقت مقرر کر لو۔ اس وقت میں اکیلے بیٹھ کر اور اپنے دل کو جہاں تک ہو سکے سارے خیالوں سے خالی کر کے اپنے جی سے یوں باتیں کیا کرو، اور نفس سے یوں کہا کرو کہ اے نفس خوب سمجھ لے کہ تیری مثال دنیا میں ایک سوداگر کی سی ہے، پونجی تیری عمر ہے اور نفع اس کا یہ ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ کی بھلائی یعنی آخرت کی نجات حاصل کرے۔ اگر یہ دولت حاصل کر لی تو سوداگری میں نفع ہوا۔ اور اگر اس عمر کو یونہی کھو دیا اور بھلائی اور نجات حاصل نہ کی تو اس سوداگری میں بڑا ٹوٹا اٹھایا کہ پونجی بھی گئی اور نفع نصیب نہ ہوا اور یہ پونجی ایسی قیمتی ہے کہ اسکی ایک ایک گھڑی بلکہ ایک ایک سانس بے انتہا قیمت رکھتا ہے اور کوئی خزانہ کتنا ہی بڑا ہو اسکی برابری نہیں کر سکتا کیونکہ اول تو خزانہ اگر جاتا ہے تو کوشش سے اسکی جگہ دوسرا خزانہ مل سکتا ہے۔ اور یہ عمر جتنی گذر جاتی ہے اسکی ایک پل بھی لوٹ کر نہیں آسکتی نہ دوسری عمر اور مل سکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس عمر سے کتنی بڑی دولت کما سکتے ہیں یعنی ہمیشہ کے لئے بہشت اور خدائے تعالیٰ کی خوشی اور دیدار اتنی بڑی دولت کسی خزانہ سے کوئی نہیں کما سکتا۔ اس واسطے یہ پونجی بہت ہی قدر اور قیمت کی ہوئی۔ اور اے نفس اللہ تعالیٰ کا احسان مان کہ ابھی تیری موت نہیں آئی جس سے یہ عمر ختم ہو جاتی۔ خدائے تعالیٰ نے آج کا دن زندگی کا اور نکال دیا ہے اگر تو مرنے لگے تو ہزاروں دل و جان سے آرزو کرے کہ مجھ کو ایک دن کی عمر اور ملجائے تو اس ایک دن میں

سارے گناہوں سے سچی اور پکی توبہ کرلوں اور پکا وعدہ اللہ تعالیٰ سے کرلوں کہ پھر ان گناہوں کے پاس نہ پھٹکوں گا۔ اور وہ سارا دن خدائے تعالیٰ کی یاد اور تابعداری میں گذاروں۔ جب مرنے کے وقت تیرا یہ حال اور یہ خیال ہوتا تو اپنے دل میں تو یونہی سمجھ لے کہ گویا میری موت کا وقت آگیا تھا، اور میرے مانگنے سے اللہ تعالیٰ نے یہ دن اور دے دیا ہے اور اس دن کے بعد معلوم نہیں کہ اور دن نصیب ہوگا یا نہیں۔ سو اس دن کو تو اسی طرح گذارنا چاہیئے جیسا کہ عمر کا اخیر دن معلوم ہوجاتا اور اسکو گذارتا یعنی سب گناہوں سے پکی توبہ کرلے اور اس دن میں کوئی چھوٹی یا بڑی نافرمانی نہ کرے اور تمام دن اللہ تعالیٰ کے دھیان اور خوف میں گذاردے اور کوئی حکم خدا کا نہ چھوڑے۔ جب وہ سارا دن اسی طرح گذر جائے پھر اگلے دن یونہی سوچے کہ شاید عمر میں کا یہی ایک دن باقی رہا ہو اور اے نفس اس دھوکے میں نہ آنا کہ اللہ تعالیٰ معاف کردینگے کیونکہ اول تو تجھ کو کیسے معلوم ہوا کہ معاف ہی کردینگے اور سزا نہ دیں گے، بھلا اگر سزا ہونے لگے تو اسوقت کیا کرے گا اور اسوقت کتنا پچھتانا پڑے گا اور اگر ہم نے مانا کہ معاف ہی ہوگیا تب بھی تو نیک کام کرنے والوں کو جو انعام اور مرتبہ ملے گا وہ تجھ کو نصیب نہ ہوگا۔ پھر جب تو اپنی آنکھ سے اوروں کو ملنا اور اپنا محروم ہونا دیکھے گا کس قدر حسرت اور افسوس ہوگا۔ اس پر اگر نفس سوال کرے کہ بتلاؤ پھر میں کیا کروں اور کس طرح کوشش کروں تو تم اسکو جواب دو کہ تو یہ کام کر کہ جو چیز تجھ سے مرکر چھوٹنے والی ہے یعنی دُنیا اور بُری عادتیں تو اسکو ابھی چھوڑ دے اور جس سے تجھ کو سابقہ پڑنے والا ہے اور بدون اسکے تیرا گذر نہیں ہوسکتا یعنی اللہ تعالیٰ اور اسکو راضی کرنے کی باتیں اسکو ابھی سے لے بیٹھ اور اسکی یاد اور تابعداری میں لگ جا اور بُری عادتوں کا بیان اور اُن کے چھوڑنے کا علاج اور خدائے تعالیٰ کے راضی کرنے کی باتوں کی تفصیل اور اُن کے حاصل کرنے کی تدبیر خوب سمجھا سمجھا کر اوپر لکھ دی ہے اسکے موافق کوشش اور برتاؤ کرنے سے دل سے برائیاں نکل جاتی ہیں اور نیکیاں جم جاتی ہیں، اور اپنے نفس سے کہو کہ اے نفس تیری مثال بیمار کی سی ہے اور بیمار کو پرہیز کرنا پڑتا ہے، اور گناہ کرنا بدپرہیزی ہے اس واسطے اس سے پرہیز کرنا ضروری ہوا اور یہ پرہیز اللہ تعالیٰ نے ساری عمر کے لیے بتلا رکھا ہے۔ بھلا سوچ تو سہی اگر دُنیا کا کوئی ادنیٰ سا حکیم کسی سخت بیماری میں تجھ کو یہ بتلادے کہ فلانی مزیدار چیز کھانے سے جب کبھی کھاتے گا اس بیماری کو سخت نقصان پہنچے گا اور تو سخت تکلیف میں مبتلا ہو جائے گا اور فلانی کڑوی بدمزہ دوا روزمرہ کھاتے رہوگے تو اچھے رہوگے اور تکلیف کم رہے گی تو یقینی بات ہے کہ اپنی جان جو پیاری ہے، اسلئے اس حکیم کے کہنے سے کیسی ہی مزے دار چیز ہو اسکو ساری عمر کے لئے چھوڑ دے گا اور دوا کیسی ہی بدمزہ اور ناگوار ہو آنکھ بند کرکے روز کے روز اسکو نگل جایا کرے گا۔ تو ہم نے مانا کہ گناہ بڑے مزے دار ہیں اور نیک کام بہت ناگوار ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ان مزیدار چیزوں کا نقصان بتلایا ہے اور ان ناگوار کاموں کو فائدہ مند فرمایا ہے۔ پھر نقصان اور فائدہ بھی کیسا ہمیشہ ہمیشہ کا جس کا نام دوزخ اور جنت ہے تو اے نفس تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ جان

کی محبت میں ادنیٰ حکیم کے تو کہنے کا تو یقین کر لے اور اسکا پابند ہو جائے اور اپنے ایمان کی محبت میں اللہ تعالیٰ کے کہنے پر دل کو نہ جمائے اور گناہوں کو چھوڑنے کی ہمت نہ کرے اور نیک کاموں سے پھر بھی جی چرائے تو کیسا مسلمان ہے کہ توبہ توبہ اللہ تعالیٰ کے فرمانے کو ایک چھوٹے سے حکیم کے کہنے کے برابر بھی نہ سمجھے اور کیسا بے عقل ہے کہ جنت کے ہمیشہ ہمیشہ کے آرام کی دُنیا کے تھوڑے دنوں کے آرام کے برابر بھی قدر نہ کرے اور دوزخ کی اتنی سخت اور دراز تکلیف سے دُنیا کی تھوڑے دنوں کی تکلیف کے برابر بھی بچنے کی کوشش نہ کرے اور نفس سے یوں کہو کہ اے نفس دُنیا سفر کا مقام ہے اور سفر میں پُورا آرام ہرگز میسّر نہیں ہوا کرتا طرح طرح کی تکلیفیں جھیلنی پڑتی ہیں مگر مسافر اسلئے ان تکلیفوں کی سہار کر لیتا ہے کہ گھر پہنچ کر پُورا آرام ملجائیگا بلکہ اگر ان تکلیفوں سے گھبرا کر کسی سرائے میں ٹھیر کر اسکو اپنا گھر بنالے اور سب سامان آسائش کا وہاں جمع کر لے تو ساری عمر بھی گھر پہنچنا نصیب نہ ہو۔ اسی طرح دُنیا میں جب تک رہنا ہے محنت مشقت کی سہار کرنا چاہیئے۔ عبادت میں بھی محنت ہے اور گناہوں کے چھوڑنے میں بھی مشقت ہے اور بھی طرح طرح کی مصیبت ہے لیکن آخرت ہمارا گھر ہے، وہاں پہنچکر سب مصیبت کٹ جائے گی۔ یہاں کی ساری محنت مشقت کو جھیلنا چاہیئے۔ اگر یہاں آرام ڈھونڈا تو گھر جا کر آرام کا سامان ملنا مشکل ہے بس یہ سمجھ کر کبھی دُنیا کی راحت اور لذت کی ہوس نہ کرنا چاہیئے اور آخرت کی درستی کے لئے ہر طرح کی محنت کو خوشی سے اُٹھانا چاہیئے۔ غرض ایسی ایسی باتیں نفس سے کر کے اسکو راہ پر لگانا چاہیئے اور روزمرہ اسی طرح سمجھانا چاہیئے اور یاد رکھو کہ اگر تم خود اسی طرح اپنی بھلائی اور درستی کی کوشش نہ کرو گی تو اور کون آئے گا جو تمہاری خیر خواہی کرے گا۔ اب تم جانو تمہارا کام جانے

عام آدمیوں کے ساتھ برتاؤ کا بیان

عام آدمی تین طرح کے ہیں۔ ایک تو وہ جن سے دوستی اور رہن سہن ہونے کا علاقہ ہے۔ دُوسرے وہ جن سے صرف جان پہچان ہے۔ تیسرے وہ جن سے جان پہچان بھی نہیں اور ہر ایک کے ساتھ برتاؤ کرنے کا طریقہ الگ ہے سو جن سے جان پہچان بھی نہیں اگر اُن کے ساتھ ملنا بیٹھنا ہو تو ان باتوں کا خیال رکھو کہ وہ جو اِدھر اُدھر کی باتیں اور خبریں بیان کریں اُن کی طرف کان مت لگاؤ اور وہ جو کچھ واہی تباہی بکیں اُن سے بالکل بہری بن جاؤ، اُن سے بہت مت ملو، اُن سے کوئی اُمید اور التجا مت کرو۔ اور اگر کوئی بات اُن میں خلافِ شرع دیکھو تو اگر یہ اُمید ہو کہ نصیحت مان لیں گی تو بہت نرمی سے سمجھا دو اور جن سے دوستی اور زیادہ راہ و رسم ہے ان میں اس کا خیال رکھو کہ اوّل تو ہر کسی سے دوستی اور راہ و رسم مت پیدا کرو کیونکہ ہر آدمی دوستی کے قابل نہیں ہوتا۔ البتہ جس میں یہ پانچ باتیں ہوں اُس سے راہ و رسم رکھنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

اوّل۔ یہ کہ وہ عقلمند ہو کیونکہ بیوقوف آدمی سے اوّل تو دوستی کا نباہ نہیں ہوتا دُوسرے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ تم کو فائدہ

پہنچانا چاہتا ہے مگر بے وقوفی کی وجہ سے اور اُلٹا نقصان کر گذرتا ہے جیسے کسی نے ریچھ پالا تھا۔ ایک دفعہ وہ شخص سو گیا اور اسکے منہ پر بار بار مکھی آکر بیٹھتی تھی۔ اس ریچھ کو جو غصہ آیا مکھی کے مارنے کو ایک بڑا پتھر اٹھا کر لایا اور تاک کر اس کے منہ پر کھینچ مارا مکھی تو اڑ گئی اور اس بیچارے کا سر کھیل کھیل ہو گیا۔

دوسری۔ بات یہ کہ اسکے اخلاق اور عادات اور مزاج اچھا ہو۔ اپنے مطلب کی دوستی نہ رکھے اور غصے کے وقت آپے سے باہر نہ ہو جائے، فلاں فلاں سی بات میں طوطے کی سی آنکھیں نہ بدلے۔

تیسری۔ بات یہ کہ دیندار ہو کیونکہ جو شخص دیندار نہیں ہے جب وہ خدائے تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا تو تم کو اس سے کیا امید ہے کہ اس سے وفا ہو گی۔ دوسری خرابی یہ ہے کہ جب تم بار بار اسکو گناہ کرتے دیکھو گی اور دوستی کی وجہ سے نرمی کرو گی تو خود تم کو بھی اس گناہ سے نفرت نہ رہے گی۔ تیسری خرابی یہ ہے کہ اس کی بری صحبت کا اثر تم کو بھی پہنچے گا اور ویسے ہی گناہ تم سے بھی ہونے لگیں گے۔

چوتھی۔ بات یہ کہ اسکو دُنیا کی حرص نہ ہو کیونکہ حرص والے کے پاس بیٹھنے سے ضرور دُنیا کی حرص بڑھتی ہے جب وقت اس کو اسی دھن اور اسی چرچے میں دیکھو گی کہیں زیور کا ذکر ہے کہیں پوشاک کی فکر ہے کہیں گھر کے سامان کا دھندا ہے تو کہاں تک تم کو خیال نہ ہو گا۔ اور جس کو خود حرص نہ ہو۔ موٹا کپڑا ہو، موٹا کھانا ہو، ہر وقت دُنیا کی ناپائیداری کا ذکر ہو اس کے پاس بیٹھ کر جو کچھ تھوڑی بہت حرص ہوتی ہے وہ بھی دل سے نکل جاتی ہے۔

پانچویں بات یہ کہ اس کی عادت جھوٹ بولنے کی نہ ہو۔ کیونکہ جھوٹ بولنے والے آدمی کا کچھ اعتبار نہیں۔ خدا جانے اس کی کس بات کو سچا سمجھ کر آدمی دھوکے میں آ جائے۔ ان پانچ باتوں کا خیال تو دوستی پیدا کر لینے سے پہلے کر لینا چاہیئے اور جب کسی میں یہ پانچوں باتیں دیکھ لیں اور راہ و رسم پیدا کر لی اب اُسکے حق اچھی طرح ادا کرو۔ وہ حق یہ ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اس کی ضرورت میں کام آؤ۔ اگر خدائے تعالیٰ گنجائش دیں تو اسکی مدد کرو۔ اس کا بھید کسی سے مت کہو جو کوئی اسکو برا کہے اس کو خبر مت کرو۔ جب وہ بات کرے کان لگا کر سنو۔ اگر اس میں کوئی عیب دیکھو بہت نرمی اور خیر خواہی سے تنہائی میں سمجھاؤ اگر اس سے کوئی خطا ہو جائے تو درگذر کرو اور اسکی بھلائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتی رہو، اب رہ گئے وہ آدمی جن سے صرف جان پہچان ہے ایسے آدمیوں سے بڑی احتیاط درکار ہے کیونکہ جو دوست ہیں وہ تمہارے بھلے میں ہیں اور جن سے جان پہچان بھی نہیں وہ اگر بھلے میں نہیں تو برائی میں بھی نہیں، اور جو بیچ کے رہ گئے جن سے نہ دوستی ہے اور نہ بالکل انجان ہیں زیادہ تکلیف اور برائی ایسوں ہی سے پہنچتی ہے کہ زبان سے تو دوستی اور خیر خواہی کا دم بھرتے ہیں اور اندر ہی اندر جڑیں کھودتے ہیں اور حسد کرتے ہیں اور ہر وقت

عیب ڈھونڈا کرتے ہیں اور بدنام کرنے کی فکر میں رہتے ہیں، اسلئے جہاں تک ہوسکے کسی سے جان پہچان اور ملاقات مت پیدا کرو، اور اُن کی دُنیا کو دیکھ کر حرص مت کرو اور اُن کی خاطر اپنا دین مت برباد کرو۔ اگر کوئی تم سے دشمنی کرے تم اُس سے دشمنی مت کرو کیونکہ اسکی طرف سے پھر تمہارے ساتھ اور زیادہ بُرائی ہوگی تو تم سے اسکی سہار نہ ہوسکے گی اور اسی دھندے میں لگ جاؤ گی اور دُنیا اور دین دونوں کا نقصان ہوگا۔ اسواسطے درگذر ہی بہتر ہے اور اگر کوئی تمہاری عزت آبرو خاطر داری کرے یا تمہاری تعریف کرے اور محبت ظاہر کرے تو تم اس دھوکے میں مت آجانا اور اس بھروسے مت رہنا کیونکہ بہت کم آدمی ہیں جن کا ظاہر باطن ایک سا ہو۔ اور بہت کم اطمینان ہے کہ اُن کے یہ برتاؤ صاف دل سے ہوں اسکی اُمید ہرگز کسی سے مت رکھو اور جو کوئی تمہاری غیبت کرے تم سُنکر نہ غصہ ہو، نہ یہ تعجب کرو کہ اُسنے میرے ساتھ ایسا معاملہ کیا اور میرے حق کا یا میرے احسان کا یا میرے بڑے ہونے کا یا میرے علاقے کا کچھ خیال نہ کیا کیونکہ اگر انصاف کر کے دیکھو تو تم بھی خود سب کے ساتھ آگے پیچھے ایک حالت پر نہیں رہ سکتی ہو، سامنے اور برتاؤ ہوتا ہے اور پیچھے اور برتاؤ۔ پھر جس بلا میں خود مبتلا ہو اور دل پر کیوں تعجب کرتی ہو۔ خلاصہ یہ کہ کسی سے کسی طرح کی بھلائی کی اُمید مت رکھو۔ نہ تو کسی قسم کے فائدے پہنچنے کی اور نہ کسی کی نظر میں آبرو بڑھنے کی، اور نہ کسی کے دل میں محبت پیدا ہونے کی جب کسی سے کوئی اُمید نہ رکھو گی تو پھر کوئی تم سے کیسا ہی برتاؤ کرے کبھی ذرا بھی رنج نہ ہوگا، اور خود جہاں تک ہوسکے سب کو فائدہ پہنچاؤ۔ اگر کسی کی کوئی بھلائی کی بات سمجھ میں آئے اور یہ یقین ہو کہ وہ مان لے گا تو اسکو بتلا دو نہیں تو خاموش رہو۔ اور اگر کسی سے کوئی فائدہ پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور اس شخص کے لئے دعا کرو اور اگر کسی سے کوئی نقصان یا تکلیف پہنچے یوں سمجھو کہ میرے کسی گناہ کی سزا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو۔ اور اس شخص سے رنج مت رکھو۔ غرض نہ مخلوق کی بھلائی کو دیکھو، نہ بُرائی کو، بلکہ ہر وقت اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھو۔ اور ان سے ہی کام رکھو، اور اُن کی ہی تابعداری کرو، اور اُن ہی کی یاد میں لگی رہو، اللہ تعالیٰ توفیق بخشیں۔ تمت

ہماری مطبوعات

فضائل اعمال (جلد اوّل)	حضرت مولانا زکریا صاحب کاندھلوی ؒ	روپے
شانِ رحمتِ عالم ؐ	عبدالرزاق	
حقیقت توحید و سنت	مولانا گوہر رحمٰن	
انبیائے کرام ؑ	مقبول انور داؤد	
کراماتِ صحابہ ؓ	مولانا اشرف علی تھانوی ؒ	
حج اور عمرہ	شریف احمد خاں	
عظیم کائنات کا عظیم خدا	ڈاکٹر غلام جیلانی برق	
زبان کی حفاظت	مولانا محمد عاشق الٰہی	
عظیم نبی کی عظیم دعائیں	سید حامد لطیف	
خواتین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں	اُمّ فاروق	
آداب زندگی	مولانا اشرف علی تھانوی	
قبر کی پہلی رات	صوفی محمد اسماعیل	
دعوت اسلامی اور مسلمانوں کے فرائض	میاں طفیل محمد	
تعلیم و تربیت	عبدالرحمٰن شاکر	
قیامت کی پیشنگوئیاں	مولانا محمد عاشق بلندشہری ؒ	
تصوف کیا ہے؟	مولانا سید ابوالحسن ندوی	
تاریخی کہانیاں	قمر تسکین	
اخلاقی کہانیاں	مسز منور رؤف	
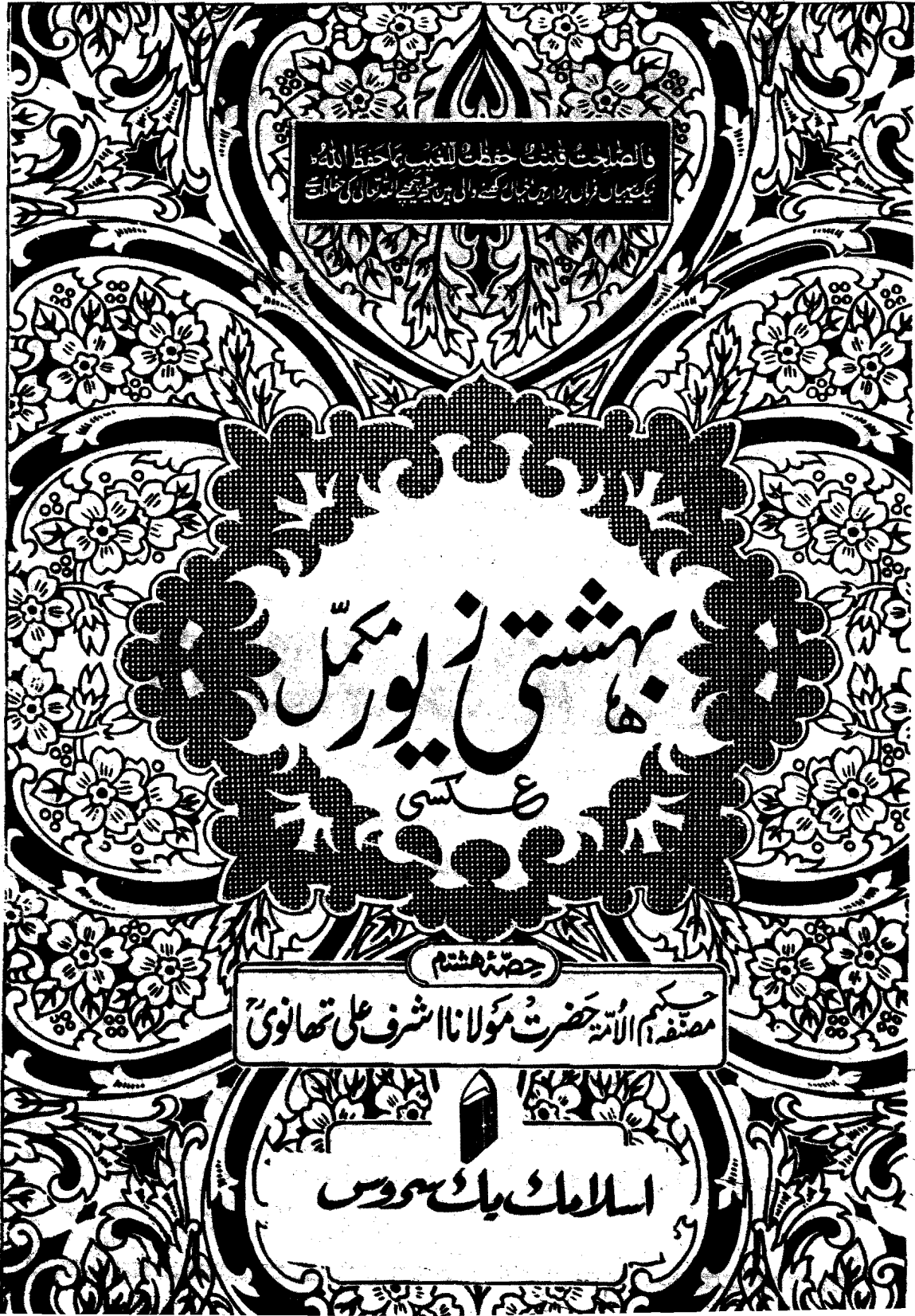
بہشتی زیور کا آٹھواں حصہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) پڑھنے والیوں کی دین کی ہمت بڑھانے کے واسطے

اس بیان سے پہلے برکت کے واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوڑا سا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ پڑھنے والیاں اپنے پیغمبر کو اور آپ کی عادتوں کو بھی کچھ جان لیں جس سے انکو محبت پیدا ہو اور پیروی کریں اور یہ بھی بات ہے کہ ان سب کو نیکی کی دولت آپ ہی کی برکت سے ملی ہے۔ پہلی امت کی بیبیوں کو تو آپ کے نور[۱] سے اور اس امت کی بیبیوں کو آپ کی شرع سے اسواسطے پہلے آپ کا ذکر لکھ کر پھر بیبیوں کا حال شروع ہو گا۔

(۲) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور وفات

آپ کا مشہور نام مبارک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے آپ کے والد کا نام عبداللہ ہے اور ان کے والد کا نام عبدالمطلب اور ان کے والد کا نام ہاشم اور انکے والد کا نام عبدمناف۔ آپ کی والدہ کا نام آمنہ ہے اور ان کے والد کا نام وہب اور انکے والد کا نام عبدمناف اور ان کے والد کا نام زہرہ۔ اور یہ عبدمناف اور ہیں۔ اور پیر کے روز ربیع الاول کے مہینے میں جس[۲] سال ایک کافر بادشاہ[۳] ہاتھی لے کر کعبہ پر اسکے ڈھانے کے واسطے چڑھ آیا تھا آپ پیدا ہوئے۔ اور آپ پانچ سال اور دو روز کے تھے اس وقت آپ کی دودھ[۴] پلائی نے آپ کو آپ کی والدہ کے پاس پہنچا دیا۔ جب آپ چھ سال کے ہو گئے آپ کی والدہ آپ کو ہمراہ لے کر آپ کے دادا کی ننھیال بنی نجار[۵] میں گئیں اور ایک مہینے کے بعد لوٹتے ہوئے مقام ابواء[۶] میں انتقال کر گئیں۔ ام ایمن بھی ساتھ تھیں وہ آپ کو مکہ میں لائیں۔ اور آپ کے والد آپ کو حمل میں چھوڑ کر انتقال کر گئے تھے آپ کو آپ کے دادا عبدالمطلب نے پرورش کرنا شروع کیا پھر آپ کے دادا کا انتقال ہو گیا۔ آپ کے

---

[۱] یعنی آپ کے نور کی برکت سے کیونکہ تمام مخلوق کا وجود آپ ہی کے باعث ہوا ہے ۱۲ [۲] از استیعاب وغیرہ ۱۲ [۳] مورخین نے لکھا ہے کہ یہ واقعہ ۲۰ اپریل ۵۷۱ء میں ہوا ہے ۱۲ [۴] اس کا نام ابرہہ تھا ۱۲ [۵] ان کا نام حلیمہ سعدیہ تھا ۱۲
[۶] بفتح نون و تشدید جیم و فتح آن ایک قبیلہ کا نام ہے ۱۲ [۷] نام جگہ ۱۲

چچا ابوطالب نے آپ کو پرورش کیا اور وہ آپ کو شام کی طرف تجارت کیلئے لے چلے تھے۔ راہ میں بحیرا (راہب) نے جو نصاریٰ کا عالم اور درویش تھا آپ کو دیکھا اور آپ کے چچا سے تاکید کی کہ آپ کی حفاظت کرو یہ نبی ہیں اور آپ کو مکہ واپس کرادیا پھر آپ خود حضرت خدیجہؓ[1] کا مالِ تجارت لے کر شام کو چلے، راہ میں نسطورا (راہب) نے جو کہ عالم اور درویش نصاریٰ کا تھا آپ کے نبی ہونے کی گواہی دی۔ اور جب آپ لوٹے تو حضرت خدیجہؓ سے آپ کی شادی ہوگئی اسوقت آپ کی عمر پچیس برس کی تھی اور حضرت خدیجہؓ چالیس برس کی تھیں۔ پھر چالیس برس کی عمر میں آپ کو نبوت ملی اور آپ باون یا ترپن برس کے تھے کہ آپ کو معراج ہوئی نبوت کے بعد تیرہ برس آپ مکہ میں رہے۔ پھر جب کافروں نے بہت دق کیا خدائے تعالیٰ کے حکم سے آپ مدینہ چلے گئے اور دوسرا برس مدینے آئے ہوئے تھا کہ بدر کی لڑائی ہوئی پھر اور لڑائیاں ہوئیں سب چھوٹی بڑی ملاکر پچیس[۲۵] ہوئیں اور مشہور نکاح آپ کے گیارہ[۱۱] بیبیوں سے ہوئے جن میں دو[۲] تو آپ کے روبرو انتقال کر گئیں ایک تو حضرت خدیجہؓ دوسری حضرت زینبؓ خزیمہ کی بیٹی۔ اور نو[۹] کو چھوڑ کر آپ نے وفات فرمائی حضرت سودہؓ[۱]، حضرت عائشہؓ[۲]، حضرت حفصہؓ[۳]، حضرت ام سلمہؓ[۴]، حضرت زینبؓ[۵] جحش کی بیٹی، حضرت ام حبیبہؓ[۶]، حضرت جویریہؓ[۷]، حضرت میمونہؓ[۸]، حضرت صفیہؓ[۹] اور آپ کی اولاد چار لڑکیاں تھیں سب میں بڑی حضرت زینبؓ[۱] اور ان سے چھوٹی حضرت رقیہؓ[۲] اور ان سے چھوٹی حضرت ام کلثومؓ[۳] سب میں چھوٹی حضرت فاطمہؓ[۴] یہ سب حضرت خدیجہؓ سے ہیں اور تین[۳] یا چار[۴] یا پانچ[۵] لڑکے تھے۔ حضرت قاسمؓ[۱] اور حضرت عبداللہؓ[۲] اور حضرت طیبؓ[۳] اور حضرت طاہرؓ[۴] یہ حضرت خدیجہؓ سے ہیں۔ اور ایک حضرت ابراہیمؓ[۵] یہ حضرت ماریہؓ سے ہیں جو آپ کی باندی تھیں اور ان کا مدینہ میں شیرخوارگی کی حالت میں انتقال ہوگیا تھا، اسطرح تو پانچ[۵] ہوتے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ عبداللہ کا نام طیب بھی ہے تو اسطرح چار (۴) ہوتے اور بعضوں نے کہا ہے کہ طیب بھی ان ہی عبداللہ کا نام ہے اور طاہر بھی تو اس طرح تین ہوتے اور حضرت عبداللہ نبوت کے بعد پیدا ہوئے اور مکہ ہی میں انتقال کر گئے اور باقی لڑکے نبوت سے پہلے ہی انتقال کر گئے۔ اور آپ مدینہ میں دس برس تک رہے۔ پھر بدھ کے روز صفر کے مہینے کے دو دن رہے تھے آپ بیمار ہوئے اور ربیع الاول کی بارہ تاریخ پیر کے روز چاشت کے وقت ترسٹھ[۶۳] سال کی عمر میں وفات فرماگئے اور منگل کے دن دوپہر ڈھلے دفن کئے گئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ منگل کا دن گذر کر رات آگئی تھی۔ اور یہ دیر اس لئے ہوئی کہ صحابہ غم و صدمہ سے ایسے پریشان تھے کہ کسی کا ہوش درست نہیں تھا۔ اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں میں سے حضرت زینب کے ایک لڑکا پیدا ہوا علی اور ایک لڑکی امامہ دونوں کی نسل نہیں چلی۔ حضرت رقیہ کے ایک لڑکا ہوا عبداللہ چھ سال کا انتقال کر گیا۔ اور حضرت ام کلثوم کی کچھ اولاد نہیں ہوئی اور حضرت فاطمہؓ کے حسنؓ حسینؓ اور ان کی اولاد کثرت سے پھیلی۔

۱؎ بفتح خا و کسر دال و سکون یا و فتح جیم۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ کا نام ہے

(۳) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج و عادت کا بیان

آپ دل کے بڑے سخی تھے کبھی سوالی سے "نہیں" کبھی نہیں کی اگر ہوا دے دیا نہ ہوا تو نرمی سے سمجھا دیا دوسرے وقت دینے کا وعدہ کر لیا، آپ بات کے بڑے سچے تھے، آپ کی طبیعت بہت نرم تھی، سب باتوں میں سہولت اور آسانی برتتے، اپنے پاس اُٹھنے بیٹھنے والوں کا بڑا خیال رکھتے کہ اُن کو کسی طرح کی اپنے سے تکلیف نہ پہنچے۔ یہاں تک کہ اگر رات کو اُٹھ کر باہر جانا ہوتا تو بہت ہی آہستہ جوتی پہنتے، بہت ہلکے سے کواڑ کھولتے بہت آہستہ چلتے جب گھر میں تشریف لاتے اور گھر والے سو رہتے تو بھی سب کام چپکے چپکے کرتے کبھی کسی سوتے کی نیند خراب نہ ہو جائے ہمیشہ نیچی نگاہ زمین کی طرف رکھتے، جو بہت سے آدمیوں کے ساتھ چلتے تو اوروں سے پیچھے رہتے، جو سامنے آتا اسکو پہلے خود سلام کرتے، جب بیٹھتے تو بہت عاجزی کی صُورت بنا کر، جب کھانا کھاتے تو بہت ہی غریبوں کی طرح بیٹھ کر، پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا کبھی چپاتی نہیں کھائی۔ تکلف کی تشتریوں میں کبھی نہیں کھایا، ہر وقت خدائے تعالیٰ کے خوف سے غمگین سے رہتے، ہر وقت اسی سوچ میں لگے رہتے، اسی دُھن میں کسی کروٹ چین نہ آتا، زیادہ وقت خاموش رہتے، بدون ضرورت کے کلام نہ فرماتے، جب بولتے تو ایسا صاف کہ دُوسرا آدمی خوب سمجھ لے۔ آپ کی بات نہ تو اتنی لمبی ہوتی کہ ضرورت سے زیادہ اور نہ اس قدر کم ہوتی کہ مطلب بھی سمجھ میں نہ آوے، بات میں ذرا سختی نہ تھی نہ برتاؤ میں کسی طرح کی سختی تھی، اپنے پاس آنے والے کی بے قدری اور ذلت نہ کرتے تھے، کسی کی بات نہ کاٹتے تھے، البتہ اگر شرع کے خلاف کوئی بات کرتا تو یا تو منع فرما دیتے یا وہاں سے خود اُٹھ جاتے، خدا کی نعمت کیسی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو آپ اسکو بہت بڑا سمجھتے تھے۔ کبھی اسمیں عیب نہ نکالتے تھے کہ اسکا مزہ اچھا نہیں ہے، یا اس میں بدبو آتی ہے البتہ جس چیز کو دل نہ لیتا اسکو خود نہ کھاتے اور نہ اسکی تعریف کرتے نہ اُس میں عیب نکالتے۔ دُنیا کی کیسی ہی بات ہوتی اسکی وجہ سے آپ کو غصّہ نہ آتا مثلاً کسی کے ہاتھ سے نقصان ہو گیا کسی نے کوئی کام بگاڑ دیا، یہاں تک کہ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے دس برس تک آپ کی خدمت کی اس دس برس میں میں نے جو کچھ کر دیا اسکو یُوں نہیں فرمایا کہ کیوں کیا اور جو نہیں کیا اسکو یُوں نہیں پُوچھا کہ کیوں نہیں کیا۔ البتہ اگر کوئی بات خلاف دین کے ہو جاتی تو اُسوقت آپ کے غصّہ کی کوئی تاب نہ لاسکتا تھا۔ اپنے ذاتی معاملہ میں آپ نے غصّہ نہیں کیا۔ اگر کسی سے ناراض ہوتے تو صرف مُنہ پھیر لیتے یعنی زبان سے کچھ سخت و سُست نہ فرماتے، اور جب خوش ہوتے تو نیچی نگاہ کر لیتے۔ شرم اسقدر تھی کہ کیا کنواری لڑکی کو ہوگی۔ بڑی ہنسی آتی تو یُوں ہی ذرا مسکرا دیتے یعنی آواز سے نہ ہنستے، سب میں ملے جُلے رہتے یہ نہیں کہ اپنی شان بنا کر لوگوں سے کھنچنے لگیں بلکہ کبھی کبھی کسی کا دل خوش کرنے کو ہنسی مذاق بھی فرما لیتے، اسمیں بھی وہی بات فرماتے جو سچی ہوتی

لہ اور بعضی روایات میں بسند عبدالرزاق یہ بھی آیا ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب کبھی حضورؐ کے بعضے گھر والے (کسی خطا پر) مجھے ملامت کرتے تو حضورؐ انکو منع فرماتے اور فرماتے کہ جو کچھ تقدیر میں تھا وہ ہو گیا ۱۲ کنز العمال۔

نفلیں اس قدر پڑھتے کہ کھڑے کھڑے دونوں پاؤں سُوج جاتے۔ جب قرآن شریف پڑھتے یا سُنتے تو خدا کے خوف اور محبت سے روتے۔ عاجزی اس قدر مزاج میں تھی کہ اپنی اُمت کو حکم فرمایا کہ مجھ کو بہت مت بڑھا دینا۔ اور اگر کوئی غریب ماما اصیل آکر کہتی کہ مجھ کو آپ سے الگ کچھ کہنا ہے، آپ فرماتے، اچھا کہیں سڑک پر بیٹھ کر کہہ لے، وہ جہاں بیٹھ جاتی آپ بھی وہیں بیٹھ جاتے کوئی بیمار ہوا امیر یا غریب اسکو پُوچھتے کسی کا جنازہ ہوتا آپ اس پر تشریف لاتے، کیسا ہی کوئی غلام تلام دعوت کر دیتا آپ قبول فرما لیتے، اگر کوئی جو کی رُوٹی اور بدمزہ چربی کی دعوت کرتا آپ اس سے بھی عذر نہ فرماتے زبان سے کوئی بیکار بات نہ نکلتی سب کی دلجوئی کرتے، کوئی ایسا برتاؤ نہ فرماتے جس سے کوئی گھبراوے، ظالم موذیوں کی شرارت سے خوش تدبیری کے ساتھ اپنا بچاؤ بھی کرتے مگر اُن کے ساتھ اسی خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آتے، آپکے پاس حاضر ہونے والوں میں اگر کوئی نا آتا اسکو پوچھتے، ہر کام کو ایک قاعدہ سے کرتے یہ نہیں کہ کبھی کچھ کر دیا کبھی کسی طرح کر لیا، جب اُٹھتے خدا کی یاد کرتے، جب بیٹھتے خدا کی یاد کرتے، جب کسی محفل میں تشریف لے جاتے تو جہاں تک آدمی بیٹھے ہیں اسکے کنارے پر بیٹھ جاتے، یہ نہیں کہ سب کو پھاند کر بڑی جگہ جا کر بیٹھیں اگر بات کرنے کے وقت کئی آدمی ہوتے تو باری باری سب کی طرف منہ کر کے بات کرتے، یہ نہیں کہ ایک طرف تو توجہ ہے دُوسروں کو دیکھتے بھی نہیں، سب کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے کہ ہر شخص یُوں سمجھتا کہ مجھے سب سے زیادہ چاہتے ہیں، اگر کوئی پاس آکر بیٹھتا یا بات شروع کرتا اسکی خاطر رُکے بیٹھے رہتے، جب پہلے وہی اٹھ جاتا تو آپ اُٹھتے۔ آپکے اخلاق سب کے ساتھ عام تھے۔ گھر میں جا کر آرام کے لئے مسند پر تکیہ لگا کر بیٹھتے تھے، گھر کے بہت سے کام اپنے ہاتھ سے کر لیتے، کہیں بکری کا دُودھ نکال لیا، کہیں اپنے کپڑے صاف کر لئے، اپنا کام اکثر اپنے ہاتھ سے کر لیا کرتے، کیسا ہی بُرے سے بُرا آدمی آپکے پاس آتا اس سے بھی مہربانی کے ساتھ ملتے اُس کی دل شکنی نہ فرماتے۔ غرض سارے آدمیوں سے زیادہ آپ ہی خوش اخلاق تھے۔

اگر کسی سے کوئی ناپسند بات ہوجاتی تو کبھی اسکے مُنہ در مُنہ نہ جتلاتے، نہ طبیعت میں سختی تھی اور نہ کبھی سختی کی صورت بناتے جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ کسی کے ڈرانے دھمکانے کو جھوٹ موٹ غصہ کی صورت بنا کر ویسی ہی باتیں کرنے لگتے ہیں نہ آپ کی عادت چلانے کی تھی، جو کوئی آپ کے ساتھ بُرائی کرتا آپ کبھی اسکے ساتھ بُرائی نہ کرتے بلکہ معاف اور درگذر فرما دیا کرتے، کبھی اپنے ہاتھ سے کسی غلام کو خدمتگار کو عورت کو بلکہ کسی جانور تک کو بھی نہیں مارا اور شریعت کے حکم سے سزا دینا اور بات ہے اگر آپ پر کوئی زیادتی کرتا تو اُسکا بدلہ نہ لیتے، ہر وقت ہنس مکھ رہتے اور ناک بھوؤں کو نہ چڑھاتے، اور یہ مطلب نہیں کہ بے غم رہتے کیونکہ اُوپر آچکا ہے کہ ہر وقت غم اور سوچ میں رہتے مزاج بہت نرم تھا نہ بات میں سختی نہ برتاؤ میں سختی نہ بیباکی تھی کہ جو چاہا پھٹ سے کہہ دیا نہ کسی کا عیب بیان کرتے، نہ کسی چیز کے دینے میں دریغ فرماتے ان خصلتوں کی ہوا بھی نہ لگی تھی جیسے اپنی بڑائی کرنا کسی سے بحثا بحثی لگانا، جس بات میں کوئی فائدہ نہ ہو اس میں لگنا کسی کی بُرائی کرتے، نہ کسی کے عیب کی کھود کرید کرتے اور وہی بات منہ سے نکالتے

جس میں تو اب بلاکر آئے ہے، کوئی باہر کا پردیسی آجاتا اور بول چال میں پوچھنے پاچھنے میں بے تمیزی کرتا آپ اسکی سہار فرماتے، کسی کو اپنی تعریف نہ کرنے دیتے۔ اور حدیثوں میں بڑی اچھی اچھی باتیں لکھی ہیں جتنی ہم نے بتلادی ہیں اگر عمل کرو یہ بھی بہت ہیں اب نیک بیبیوں کے حال سنو۔

(۱) حضرت حوّا علیہا السلام کا ذکر

یہ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بی بی اور تمام دنیا کے آدمیوں کی ماں ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی کامل قدرت سے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بائیں پسلی سے پیدا کیا اور پھر اُن کے ساتھ نکاح کر دیا اور جنت میں رہنے کو جگہ دی اور وہاں ایک درخت تھا اسکے کھانے کو منع کر دیا۔ اُنہوں نے غلطی سے شیطان کے بہکانے میں آکر اس درخت سے کھا لیا اس پر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ جنت سے دُنیا میں جاؤ، دُنیا میں آکر اپنی خطا پر بہت روئیں۔ اللہ تعالےٰ نے اُن کی خطا معاف کر دی۔ اور پہلے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے الگ ہوگئی تھیں اللہ تعالےٰ نے پھر اُن سے ملا دیا پھر دونوں سے بے شمار اولاد پیدا ہوئی فائدہ۔ بیبیو! دیکھو حضرت حوا نے اپنی خطا کا اقرار کر لیا توبہ کر لی بعضی عورتیں اپنے قصور کو بنایا کرتی ہیں اور کبھی اپنے اوپر بات نہیں آنے دیتیں، اور ایسی تو بہت ہیں جو گناہ کر رہی ہیں ساری عمر کرتی رہتی ہیں اسکو چھوڑتی نہیں، خاصکر غیبت اور رسموں کی پابندی۔ بیبیو! اس خصلت کو چھوڑ دو، جو خطا و قصور ہو جاوے اسکو فوراً چھوڑ کر توبہ کر لیا کرو۔

(۲) حضرت نوح علیہ السلام کی والدہ کا ذکر

قرآن شریف میں ہے کہ حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے اپنے ساتھ اپنی ماں کے لئے بھی دُعا کی تفسیروں میں لکھا ہے کہ آپ کے ماں باپ مسلمان تھے۔

فائدہ۔ دیکھو ایمان کی کیا برکت ہے، کہ ایماندار کے واسطے پیغمبر بھی دُعا کرتے ہیں بیبیو! ایمان کو مضبوط رکھو۔

(۳) حضرت سارہ علیہا السلام کا ذکر

یہ حضرت ابراہیم پیغمبر علیہ السلام کی بی بی اور حضرت اسحٰق پیغمبر علیہ السلام کی ماں ہیں انکا فرشتوں سے بولنا اور فرشتوں کا اُن سے یہ کہنا کہ تم سارے گھر والوں پر خدا کی رحمت اور برکت ہے۔ قرآن میں مذکور ہے اُن کی پارسائی اور اُن کی دُعا قبول ہونے کا ایک قصہ حدیث میں آیا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام ہجرت کر کے شام کو چلے یہ بھی سفر میں ساتھ تھیں راستے میں کسی ظالم بادشاہ

کی بستی آئی اس کم بخت سے کسی نے جا لگایا کہ تیری عملداری میں ایک بی بی بڑی خوبصورت آئی ہے اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلا کر پوچھا کہ تمہارے ہمراہ کون عورت ہے آپ نے فرمایا کہ میری دین کی بہن ہے۔ بیوی اسلئے نہیں فرمایا کہ وہ انکو خاوند سمجھ کر مار ڈالتا۔ جب وہ اس سے لوٹ کر آئے تو حضرت سارہ سے کہا کہ دیکھو میری بات جھوٹی مت کر دینا اور ویسے تم دین میں میری بہن ہی ہو۔ پھر اس نے حضرت سارہ کو پکڑوا بلایا۔ جب انکو معلوم ہوا کہ اسکی نیت بری ہے انہوں نے وضو کر کے نماز پڑھی اور دعا کی اے اللہ اگر میں تیرے پیغمبر پر ایمان[1] رکھنے والی اور ہمیشہ اپنی آبرو بچانے والی ہوں تو اس کافر کا مجھ پر قابو نہ چلنے دیجئے بس اسکا یہ حال ہوا کہ لگا ہاتھ پاؤں دینے مارنے، پھر تو خوشامد کرنے لگا اور کہا کہ اللہ سے دعا کرو میں اچھا ہو جاؤں، میں پختہ عہد کرتا ہوں کہ کچھ نہ کہوں گا۔ ان کو بھی یہ خیال آیا کہ اگر مر جائے گا تو لوگ کہیں گے کہ اسی عورت نے مار ڈالا ہوگا۔ غرض اسکے اچھا ہونے کی دعا کر دی فوراً اچھا ہو گیا۔ اس نے پھر شرارت کا ارادہ کیا آپ نے پھر بددعا کی اس نے پھر منت سماجت خوشامد کی۔ آپ نے پھر دعا کر دی غرض تین بار ایسا ہی قصہ ہوا۔ آخر جھلا کر کہنے لگا کہ تم کس بلا کو میرے پاس لے آئے ان کو رخصت کرو۔ اور حضرت ہاجرہ جنکو اس نے ظلم سے باندی بنا رکھا تھا قبطیوں کی قوم سے تھیں اور اسی طرح خدا نے ان کی عزت بھی بچا رکھی تھی خدمت کیلئے ان کے حوالے کیں ماشاء اللہ عزت آبرو سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آ گئیں۔

فائدہ۔ بیبیو! دیکھو پارسائی کیسی برکت کی چیز ہے ایسے آدمی کی کس طرح اللہ تعالیٰ نگہبانی کرتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز سے مصیبت ٹلتی ہے اور دعا قبول ہوتی ہے جب کوئی پریشانی ہوا کرے بس نفلوں میں لگ جایا کرو اور دعا کیا کرو۔

(۴) حضرت ہاجرہ علیہا السلام کا ذکر

جس ظالم بادشاہ کا اوپر قصہ آ چکا ہے اس نے حضرت ہاجرہؓ کو بطور باندی رکھ چھوڑا تھا جیسا ابھی بیان ہوا ہے پھر اس نے ان کو حضرت سارہؓ کو دے دیا اور حضرت سارہؓ نے ان کو اپنے شوہر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دے دیا اور ان سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوئے، ابھی حضرت اسمٰعیل دودھ پیتے بچے ہی تھے کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ مکہ شریف کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے آباد کریں۔ اس وقت اس جگہ جنگل تھا اور کعبہ بھی بنا ہوا نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ حضرت اسمٰعیل اور ان کی ماں ہاجرہ کو اس میدان میں چھوڑ دو ہم ان کے نگہبان ہیں۔ خدا کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام ماں اور بچہ دونوں کو لے کر اس جنگل بیابان میں جہاں اب مکہ آباد ہے پہنچا آئے اور ان کے پاس ایک

[1] مطلب یہ ہے کہ میں ضرور مسلمان ہوں پس اسلام وایمان کی برکت سے مجھے اس بلا سے بچالیجئے یہ شرط تاکید مضمون کے لئے ہے نہ گمان و شک کے لئے ۱۲ محشی

مشکیزہ پانی کا اور ایک تھیلا خرما کا رکھ دیا۔ جب پہنچا کر وہاں سے لوٹنے لگے تو حضرت ہاجرہ علیہا السلام اُن کے پیچھے چلیں اور پوچھا کہ ہم کو یہاں آپ اکیلے چھوڑے جاتے ہیں۔ حضرت ابراہیم نے کچھ جواب نہیں دیا[1]۔ تب اُنہوں نے پوچھا کہ کیا خدائے تعالیٰ نے تم کو اس کا حکم فرمایا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بولے، ہاں کہنے لگیں تو کچھ غم نہیں وہ آپ ہی ہماری خبر رکھیں گے۔ اور اپنی جگہ جا کر بیٹھ گئیں چھوارے کھا کر پانی پی لیتیں اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتیں۔ جب مشک کا پانی ختم ہو گیا تو ماں بیٹوں پر پیاس کا غلبہ ہوا اور حضرت اسمٰعیل کی تو یہ حالت ہوئی کہ مارے پیاس کے بل کھانے لگے۔ ماں اس حالت میں اپنے بچے کو نہ دیکھ سکیں اور پانی دیکھنے کو صفا پہاڑ پر چڑھیں اور چاروں طرف نگاہ دوڑائی شاید کہیں پانی نظر آوے۔ جب کہیں نظر نہیں پڑا تو اس پہاڑ سے اُتر کر دوسرے پہاڑ مروہ کی طرف چلیں کہ اس پر چڑھ کر دیکھیں گے بیچ میدان میں ایک ٹکڑا زمین کا گڑھا سا تھا جب تک برابر زمین پر رہیں تو بچے کو دیکھ لیتیں جب اس گڑھے میں پہنچیں تو بچہ نظر نہ پڑا اسلئے دوڑ کر اس ٹکڑے سے نکل کر برابر میدان میں آگئیں غرض مروہ پہاڑ پر پہنچیں اور اسی طرح چڑھ کر دیکھا وہاں بھی کچھ پتہ نہ لگا اُس سے اُتر کر بیتابی میں پھر صفا پہاڑ کی طرف چلیں اسی طرح دونوں پہاڑوں پر سات پھیرے کئے اور اس گڑھے کو ہر بار میں دوڑ کر طے کرتی تھیں اللہ تعالیٰ کو یہ عمل ایسا پسند آیا کہ حاجیوں کو ہمیشہ ہمیشہ کو اسی طرح حکم کر دیا کہ دونوں پہاڑوں کے بیچ میں سات پھیرے کریں اور پھر اس ٹکڑے میں جہاں وہ گڑھا تھا اور اب وہ بھی برابر زمین ہو گئی ہے دوڑ کر چلا کریں غرض اخیر کے پھیرے میں مروہ پہاڑ پر تھیں کہ اُن کے کان میں ایک آواز سی آئی اُس کی طرف کان لگا کر کھڑی ہوئیں وہی آواز پھر آئی آواز دینے والا کوئی نظر نہیں آیا حضرت ہاجرہ نے پکار کر کہا کہ میں نے آواز سن لی ہے۔ اگر کوئی شخص مدد کر سکتا ہو تو مدد کرے اُسی وقت جہاں آبِ زمزم کا کنواں ہے وہاں فرشتہ نمودار ہوا اور اپنا بازو زمین پر مارا وہاں سے پانی اُبلنے لگا اُنہوں نے چاروں طرف مٹی کی ڈول بنا کر اسکو گھیر لیا اور مشک میں بھی بھر لیا اور خود بھی پیا اور بچے کو بھی پلایا فرشتے نے کہا کچھ اندیشہ نہ کرنا اسجگہ خدا کا گھر یعنی کعبہ ہے یہ لڑکا اپنے باپ کے ساتھ مل کر اس گھر کو بناوے گا اور یہاں آبادی ہو جاوے گی چنانچہ تھوڑے دنوں میں سب چیزوں کا ظہور ہو گیا۔ ایک قافلہ ادھر سے گذرا وہ لوگ پانی دیکھ کر ٹھہر گئے اور وہیں بس پڑے اور حضرت اسمٰعیل ؑ کی شادی ہو گئی پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام خدائے تعالیٰ کے حکم سے تشریف لائے اور دونوں باپ بیٹوں نے مل کر خانہ کعبہ بنایا اور وہ زمزم کا پانی اسوقت زمین کے اندر اُتر گیا تھا پھر مدت کے بعد کنواں بن گیا۔

فائدہ۔ دیکھو حضرت ہاجرہؑ کو خدائے تعالیٰ پر کیسا بھروسہ تھا۔ جب اُنکو یہ معلوم ہو گیا کہ جنگل میں رہنا خدائے تعالیٰ کے حکم سے ہے پھر کیسی بےفکر ہو گئیں اور پھر اس بھروسہ کرنے کی کیا کیا برکتیں ظاہر ہوئیں بیبیو اسی طرح تم کو خدا پر بھروسہ رکھنا چاہیئے انشاء اللہ تعالےٰ سب کام درست ہو جاوینگے۔ اور دیکھو اُن کی بزرگی کہ دوڑی تو تھیں پانی کی تلاش میں اور اللہ کے نزدیک وہ حرکت کیسی پیاری

[1] کسی خاص مصلحت سے جواب نہیں دیا اور کسی ضرورت سے ایسا کرنا بداخلاقی نہیں ۱۲ منہ

ہو گئی کہ حاجیوں کے واسطے اسکو عبادت بنا دیا۔ جو بندے مقبول ہوتے ہیں۔ اُن کا معاملہ ہی دُوسرا ہو جاتا ہے۔ بیبیو کوشش کر کے خدائے تعالیٰ کے حکم مانا کرو تاکہ تم بھی مقبول ہو جاؤ پھر تمہارے دُنیا کے کام بھی دین میں شامل ہو جاویں۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کی دوسری بی بی کا ذکر

خانہ کعبہ بنانے سے پہلے دو دفعہ حضرت ابراہیم السلام اور بھی مکہ میں آئے ہیں مگر حضرت اسمٰعیلؑ دونوں دفعہ گھر میں نہیں ملے اور زیادہ ٹھہرنے کا حکم نہ تھا سو پہلی بار جب تشریف لائے اسوقت حضرت اسمٰعیلؑ کے گھر میں ایک بی بی تھیں اس سے پُوچھا کہ کس طرح گذر ہوتا ہے کہنے لگی کہ بڑی مصیبت میں ہیں آپ نے فرمایا کہ جب تمہارے خاوند آویں ان سے میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دو چنانچہ جب حضرت اسمٰعیلؑ گھر آئے تو سب حال معلوم ہوا آپ نے فرمایا وہ میرے والد تھے اور چوکھٹ تو ہے وہ یوں کہہ گئے ہیں کہ تجھ کو چھوڑ دوں اسکو طلاق دے کر پھر ایک اور بی بی سے نکاح کیا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام دوبارہ آئے ہیں تو یہ بی بی گھر میں تھیں اُنہوں نے بڑی خاطر کی آپ نے ان سے بھی گذران کا حال پُوچھا انہوں نے کہا خدائے تعالیٰ کا شکر ہے بہت آرام میں ہیں آپ نے ان کے لئے دُعا کی اور فرمایا کہ جب تمہارے شوہر آویں تو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ کو قائم رکھیں چنانچہ حضرت اسمٰعیلؑ کو آنے کے بعد یہ حال بھی معلوم ہوا آپ نے بی بی سے فرمایا کہ یہ میرے باپ تھے یوں کہہ گئے ہیں کہ تجھ کو اپنے پاس رکھوں۔

فائدہ۔ دیکھو ناشکری کا پھل پہلی بیوی کو کیا ملا ایک نبی ناراض ہوئے دُوسرے نبی نے اپنے پاس سے الگ کر دیا اور شکر و صبر کا پھل دُوسری بیوی کو کیا ملا کہ ایک نبی نے دُعا دی دُوسرے نبی کی خدمت میں رہنا نصیب ہوا۔ بیبیو! کبھی ناشکری نہ کرنا جس حالت میں ہو صبر و شکر سے رہنا۔

(۶) نمرود کافر بادشاہ کی بیٹی کا ذکر

نمرود وہ ظالم بادشاہ ہے جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال دیا تھا اس کی یہ بیٹی جس کا نام رعضہ ہے کوٹھے پر کھڑی دیکھ رہی تھیں دیکھا کہ آگ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر کچھ اثر نہیں کیا پکار کر پُوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے آپ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے ایمان کی برکت سے مجھ کو بچا لیا کہنے لگیں کہ اگر اجازت ہو تو میں بھی اس آگ میں آ دوں آپ نے فرمایا لا الہ الا اللہ ابراھیم خلیل اللہ کہہ کر چلی آ، وہ کلمہ پڑھتی ہوئی بے دھڑک آگ کے اندر چلی گئی اس پر بھی آگ نے کچھ اثر نہیں کیا اور وہاں سے نکل کر اپنے

ؔ۱ از بخاری شریف ۱۲ ؔ۲ از عجائب القصص ۱۳

باپ کو بہت بُرا بھلا کہا اُسنے اُن کے ساتھ بہت سختی کی مگر وہ اپنے ایمان پر قائم رہیں۔

فائدہ۔ سبحان اللہ کیسی ہمت کی بی بی تھیں کہ تکلیف میں بھی ایمان کو نہ چھوڑا، بیبیو تم بھی مصیبت کے وقتوں میں ہمت مضبوط رکھا کرو اور بال برابر بھی دین کے خلاف مت کیا کرو۔

(۷) حضرت لُوط علیہ السّلام کی بیٹیوں کا ذکر

جب اللہ تعالیٰ نے لوط علیہ السلام کے پاس فرشتے بھیجے اور اُنہوں نے آکر خبر دی کہ اب آپ کی قوم پر جنہوں نے آپ کو نہیں مانا عذاب آنیوالا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی کہلا بھیجا تھا کہ اپنے مسلمان کنبے کو راتوں رات اس بستی سے نکال لے جاؤ اس مسلمان کنبے میں آپکی بیٹیاں بھی تھیں یہ بھی عذاب سے بچ گئی تھیں۔

فائدہ۔ دیکھو ایمان کیسی برکت کی چیز ہے کہ دُنیا میں جو خدا کا قہر نازل ہوتا ہے ایمان اس سے بھی بچا لیتا ہے، بیبیو! ایمان کو خوب مضبوط کرو اور وہ مضبوط ہوتا ہے اس طرح کہ سب حکم بجالاؤ اور سب گناہوں سے بچو۔

(۸) حضرت ایوبؑ کی بی بی کا ذکر

ان کا نام رحمت ہے، جب حضرت ایوب علیہ السلام کا تمام بدن زخمی ہو گیا اور سب نے پاس آنا جانا چھوڑ دیا یہ بی بی اُس وقت خدمتگذاری میں مصروف رہتیں اور ہر طرح کی تکلیف اُٹھاتیں ایک بار اُن کو آنے میں دیر ہو گئی تھی حضرت ایوب علیہ السلام نے غصہ میں قسم کھائی اچھا ہو جاؤں تو اُن کے سو لکڑیاں ماروں گا جب آپ کو صحت ہو گئی تو اپنی قسم پُورا کرنے کا ارادہ کیا اللہ تعالےٰ نے اپنی رحمت سے یہ آسان حکم کر دیا کہ تم ایک جھاڑو جس میں سو سینکیں ہوں اور ایک دفعہ مار دو۔

فائدہ دیکھو کیسی صابر بی بی تھیں کہ ایسی حالت میں بھی برابر اپنے خاوند کی خدمت کرتی رہیں اور بیماری میں اُن کی قسم سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مزاج نازک ہو گیا تھا، وہ اسکو بھی سہتی تھیں اسی خدمت اور صبر کی برکت تھی کہ اللہ میاں نے ان کو لکڑیوں سے بچوا لیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بہت ہی پیاری تھیں کہ خدائے تعالےٰ نے حکم کو کیسا آسان کر دیا اب یہ مسئلہ نہیں ہے اس طرح اگر کوئی قسم کھاوے تو جھاڑو مارنے سے قسم پُوری نہ ہو گی بلکہ ایسی قسم کو توڑ کر کفارہ دینا ہو گا۔ بیبیو۔ خاوند کی تابعداری اور اسکی نازک مزاجی کی خوب سہار کیا کرو تم بھی ایسی ہی پیاری بن جاؤ گی۔

(۹) حضرت لیاؑ یعنی حضرت یوسفؑ کی خالہ کا ذکر

اُن کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بادشاہ ہوئے اور قحط پڑا اور سب بھائی مل کر اناج خریدنے اُن کے پاس گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے آپ کو پہچنوا دیا اسوقت اپنا کرتہ اپنے والد یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں پر ڈالنے کے لئے دیا اور یہ بھی کہا کہ سب کو یہاں لے آؤ چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی پھر درست ہو گئی اور اپنے وطن سے چل کر مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام سے ملے تو یوسفؑ نے اپنے والد اور اپنی اُن خالہ کو تعظیم کے واسطے بادشاہی تخت پر بٹھلایا اور یہ دونوں صاحب اور سب بھائی اسوقت حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے سجدہ میں گر پڑے اس زمانہ میں سجدہ سلام کی جگہ درست تھا اب درست نہیں رہا اللہ تعالیٰ نے اُن خالہ کو ماں فرما دیا ہے اُن کی ماں کا انتقال ہو گیا تھا اور یعقوب علیہ السلام نے اُن سے نکاح کر لیا تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ جن کا یہ قصہ ہے یہ ماں تھیں حضرت راحیل ان کا نام تھا حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بچپن کے خواب کی یہ تعبیر ہے اُنہوں نے خواب دیکھا تھا کہ چاند سورج اور گیارہ ستارے مجھ کو سجدہ کر رہے ہیں۔

فائدہ۔ دیکھو کیسی بزرگ ہوں گی جن کی تعظیم نبی نے کی۔

(۱۰) حضرت موسیٰؑ کی والدہ کا ذکر

ان کا نام یوخاند ہے جس زمانہ میں فرعون کو پنڈتوں نے ڈرایا تھا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک لڑکا ایسا پیدا ہو گا جو تیری بادشاہی کو غارت کرے گا اور فرعون نے حکم دیا کہ جو لڑکا بنی اسرائیل میں پیدا ہو اسکو قتل کر ڈالو چنانچہ ہزاروں لڑکے قتل ہو گئے ایسے نازک وقت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اسوقت خدائے تعالیٰ نے اُن بی بی کے دل میں یہ بات ڈالی جسکو الہام کہتے ہیں کہ تم بے فکر ان کو دودھ پلاتی رہو اور جب اس کا اندیشہ ہو کہ کسی کو خبر ہو جاوے گی تو اُسوقت اِن کو صندوق کے اندر بند کر کے دریا میں ڈال دیجیو پھر اُن کو جس طرح ہم کو منظور ہو گا تمہارے پاس پہنچا دینگے چنانچہ اُنہوں نے بے دھڑک ایسا ہی کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے سب وعدے پورے کر دیئے۔

فائدہ۔ بیبیو دیکھو اُن کو خدائے تعالیٰ پر کیسا بھروسا اور اطمینان تھا اور اس بھروسہ کی برکتیں بھی کیسی ظاہر ہوئیں۔

(۱۱) حضرت موسیٰؑ کی بہن کا ذکر

ان کا نام بعضوں نے کہا ہے کہ مریم ہے بعضوں نے کہا ہے کہ کلثوم ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے ان کو

دریا میں ڈال دیا تو اُن سے کہا کہ ذرا تم کھوج لگاؤ کہ کیا انجام کیا ہوتا ہے غرض وہ صندوق نہر میں ہو کر فرعون کے محل میں پہنچا اور نکالا گیا تو اسکے اندر ایک خوبصورت بچہ ملا اور فرعون نے قتل کرنا چاہا مگر فرعون کی بی بی نے کہ نیک بخت اور خدا ترس تھیں کہہ سن کر جان بچائی اور دونوں میاں بی بی نے اپنا بیٹا بنا کر پالنا چاہا تو اب موسیٰ علیہ السلام کسی انا کا دودھ ہی منہ میں نہیں لیتے سب حیران تھے کہ کیا تدبیر کریں۔ اس وقت یہ بی بی یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن اس کھوج میں وہاں پہنچ گئی تھیں کہنے لگیں کہ میں ایک دودھ پلانے والی بتلاؤں جو بہت خیر خواہ اور شفیق ہے اور دودھ بھی اس کا بہت ستھرا ہے آخر انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا پتہ بتلایا وہ بلائی گئیں اور موسیٰ علیہ السلام ان کے سپرد کئے گئے اور اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ تھا کہ ہم ان کو تمہارے پاس پہنچا دینگے وہ اسطرح سے پورا ہوا۔

فائدہ۔ دیکھو عقل بھی کیا چیز ہے کس طرح پتہ بھی لگا لیا اور کیسی جان جوکھوں میں اپنی ماں کی خیر خواہی اور تابعداری بجالائیں اور دشمنوں کو خبر بھی نہ ہوئی بیبیو ماں باپ کی تابعداری اور عقل تمیز بڑی نعمت ہے۔

(۱۲) حضرت موسیٰؑ کی بی بی کا ذکر

ان کا نام صفورا ہے اور یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی بڑی بیٹی ہیں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے مصر شہر میں ایک کافر بے ارادہ مارا گیا اور فرعون کو خبر ہوئی۔ اس نے اپنے سرداروں سے صلاح کی کہ موسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دینا چاہیئے موسیٰ علیہ السلام یہ خبر پا کر پوشیدہ طور پر مدین شہر کی طرف چل دیئے جب بستی کی حد پر پہنچے تو دیکھا بہت سے چرواہے کنویں سے کھینچ کھینچ کر اپنی بکریوں کو پانی پلا رہے ہیں اور دو لڑکیاں اپنی بکریوں کو پانی پر جانے سے ہٹا رہی ہیں ان دونوں لڑکیوں میں ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بی بی تھیں اور ایک سالی آپ نے اُن سے اس کی وجہ پوچھی اُنہوں نے کہا کہ ہمارے گھر کوئی مرد کام کرنے والا ہے نہیں اسلئے ہم کو خود کام کرنا پڑتا ہے لیکن چونکہ ہم عورتیں ہیں اسواسطے مردوں کے چلے جانے کے منتظر رہتے ہیں سب کے چلے جانے کے بعد ہم اپنی بکریوں کو پانی پلا لیتے ہیں آپ کو ان کے حال پر رحم آیا اور خود پانی نکال کر بکریوں کو پلا دیا اُن دونوں نے جا کر اپنے والد بزرگوار سے یہ قصہ بیان کیا اُنہوں نے بڑی بیٹی کو بھیجا کہ اُن بزرگ کو بلا لاؤ وہ شرماتی ہوئی آئیں اور موسیٰ علیہ السلام کو ان کا پیغام پہنچا دیا آپ اُن کے ہمراہ ہو لئے اور حضرت شعیب علیہ السلام سے ملے اُنہوں نے اُن کی ہر طرح سے تسلی کی اور فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ ان میں سے ایک لڑکی تم سے بیاہ دوں مگر شرط یہ ہے کہ آٹھ برس یا دس برس میری بکریاں چراؤ آپ نے منظور کر لیا اور بڑی بیٹی سے آپ کا نکاح ہو گیا آپ اُن کو لے کر وطن چلے تھے کہ راستہ میں سردی کی وجہ سے آگ کی ضرورت ہوئی طور پہاڑ پر آگ نظر آئی وہاں پہنچے تو خدا کا نور تھا وہیں آپ کو پیغمبری مل گئی

فائدہ ۔ دیکھو اپنے گھر کا کام کیسی محنت سے کرتی تھیں اور غیر مرد سے لاچاری کو بولیں تو کیسی شرماتی ہوئی، بیبیو تم بھی گھر کے کاموں میں آرام طلبی اور سستی مت کیا کرو اور شرم و حیا ہر وقت لازم سمجھو۔

(۱۳) حضرت موسیٰؑ کی سالی کا ذکر

ان کا ذکر ابھی اُوپر آچکا ہے اُن کا نام صفیرا ہے یہ بھی اپنی بہن کے ساتھ گھر کا کاروبار بڑی محنت سے کرتی تھیں اور باپ کی تابعداری اور خدمت بجالاتی تھیں۔ فائدہ۔ بیبیو اسطرح تم بھی ماں باپ کی خدمت اور گھر کے کام میں محنت مشقت کیا کرو جیسے کام غریب لوگ کیا کرتے ہیں اُن کو ذلت مت سمجھو دیکھو پیغمبر زادیوں سے تو زیادہ تمہارا رتبہ نہیں ہے۔

(۱۴) حضرت آسیہؑ کا ذکر

فرعون مصر کا بادشاہ جس نے خدائی کا دعوےٰ کیا تھا یہ اسکی بی بی ہیں خدا کی قدرت خاوند شیطان اور بی بی ایسی ولی جن کی تعریف قرآن میں آئی اور جن کی بزرگی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح فرمائی کہ مردوں میں بہت کامل ہوئے ہیں مگر عورتوں میں کوئی کمال کے رتبہ کو نہیں پہنچی سوا حضرت مریمؑ اور آسیہؑ کے انہوں نے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جان بچپن میں ظالم فرعون سے بچائی تھی جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کے ذکر میں گذرا ان کی قسمت میں موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا لکھا تھا شروع بچپن ہی سے اُن کے دل میں اُنکی محبت پیدا ہو گئی تھی، جب موسیٰ علیہ السلام کو پیغمبری ملی فرعون تو ایمان نہیں لایا مگر یہ ایمان لے آئیں فرعون کو جب اُن کے ایمان لانے کی خبر ہوئی تو اُن پر بڑی سختی کی اور طرح طرح سے تکلیف پہنچائی مگر انہوں نے اپنا ایمان نہیں چھوڑا اسی حالت میں دُنیا سے اُٹھ گئیں۔

فائدہ ۔ دیکھو کیسی ایمان کی مضبوط تھیں کہ بد دین خاوند بادشاہ تھا سب کچھ اُس نے کیا مگر اُس کا ساتھ نہیں دیا اب ذرا ذرا سی تکلیف میں کفر کے کلمے بکنے لگتی ہیں بیبیو! ایمان بڑی دولت ہے کیسی ہی تکلیف پہنچے دین کے خلاف کوئی کام نہ کرنا اگر کسی کا خاوند بد دینی کا کام کرے کبھی اسکا ساتھ نہ دے اور اس زمانہ میں کافر مرد سے نکاح ہو جاتا تھا مگر ہماری شرع میں اب یہ حکم ہے کہ اگر خاوند کافر ہو تو نکاح درست نہیں ہوتا اور اگر کافر ہونے سے پہلے ہو گیا ہو تو ٹوٹ جاتا ہے۔

ف یہ مضمون پچھلی امتوں کے متعلق ہے اسلئے کہ حضرت فاطمہؓ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں لیکن چونکہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہیں اسلئے یہاں پر اُن کا ذکر نہیں کیا گیا۔ محشی عفی عنہ

(۱۵) فرعون کی بیٹی کی خواص کا ذکر

روضۃ الصفا ایک کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ فرعون کی بیٹی کی ایک خواص تھی جو اسکی کارمختار تھی اور اسکی کنگھی چوٹی بھی وہی کرتی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتی تھی مگر فرعون کے خوف سے ظاہر نہ کرتی تھی ایک بار اسکے بال سنوار رہی تھی کہ اسکے ہاتھ سے کنگھی چھوٹ گئی اُسنے بسم اللہ کہہ کے اُٹھالی لڑکی نے پوچھا یہ تو نے کیا کہا یہ کس کا نام ہے خواص نے کہا یہ اُسی کا نام ہے جس نے تیرے باپ کو پیدا کیا اور اسکو بادشاہی دی لڑکی کو بڑا تعجب ہوا کہ میرے باپ سے بھی کوئی بڑا ہے دوڑی ہوئی فرعون کے پاس گئی اور سارا قصہ بیان کیا فرعون نہایت غصہ میں آیا اور اُس خواص کو بلا کر ڈرایا دھمکایا مگر اُس نے صاف کہہ دیا کہ جو چاہے سو کر، میں ایمان نہ چھوڑوں گی اوّل اُسکے ہاتھ پاؤں میں کیلیں جڑ کر اس پر انگارے اور بھوبل ڈالی جب اس سے بھی کچھ نہ ہوا تو اُس کی گود میں ایک لڑکا تھا اسکو آگ میں ڈالدیا لڑکا آگ میں بولا کہ اماں صبر کیجیو خبردار ایمان نہ چھوڑیو غرض وہ اپنے ایمان پر جمی رہی یہانتک کہ اس بیچاری کو بھی پکڑ کر جلتے تنور میں جھونک دیا عم کے پارہ میں سورۂ بروج میں جو کھائیوں والوں کا قصہ آیا ہے اس میں بھی اسی طرح ایک عورت کا اور اسکے بچہ کا قصہ ہوا تھا۔

فائدہ۔ دیکھو! ایمان کی کیسی مضبوط تھی بیبیو ایمان بڑی نعمت ہے، اپنے نفس کی خوشی کے واسطے یا کسی لالچ کے سبب یا کسی مصیبت تکلیف کی وجہ سے کبھی اپنے ایمان دین میں خلل مت ڈالنا خدا اور رسول کے خلاف کوئی کام مت کرنا۔

(۱۶) حضرت موسیٰؑ کے لشکر کی ایک بڑھیا کا ذکر

جب فرعون نے مصر میں بنی اسرائیل کو بہت تنگ کرنا شروع کیا اُن سے طرح طرح کی بیگاریں لیتا اُن کو مارتا اور دکھ پہنچاتا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدائے تعالےٰ کا حکم ہوا کہ سب بنی اسرائیل کو راتوں رات مصر سے نکال لے جاؤ تاکہ فرعون کے ظلم سے اُنکی جان چھٹے موسیٰ علیہ السلام سب کو لے چلے جب دریائے نیل پر پہنچے راستہ بھول گئے اور بھی کسی کی پہچان میں راستہ نہ آیا آپ نے تعجب کیا اور پکار کر فرمایا کہ جو شخص اس بھید سے واقف ہو وہ آکر بتلادے ایک بڑھیا نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کا انتقال ہونے لگا تھا تو اُنہوں نے اپنے بھائی بھتیجوں کو وصیت فرمادی تھی کہ اگر کسی وقت میں تم لوگ مصر کا رہنا چھوڑ دو تو میرا تابوت جس میں میری لاش ہوگی اپنے ساتھ لے جانا تو جب تک آپ وہ تابوت ساتھ نہ لیں گے راستہ نہ ملے گا آپ نے تابوت کا حال پوچھا کہ کہاں دفن ہے اس کا واقف بھی بجز بڑھیا کے کوئی نہ نکلا اس سے جو پوچھا تو اس نے عرض کیا کہ میں یوں نہ بتلاؤں گی مجھ سے ایک بات کا اقرار کیجئے اُسوقت بتلاؤں گی آپ نے پوچھا وہ کیا بات ہے کہنے لگی وہ اقرار یہ ہے کہ میرا خاتمہ

ایمان پر ہو اور جنت میں جس درجہ میں آپ ہوں اُسی درجہ میں مجھکو رہنے کی جگہ ملے آپ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے اللہ یہ بات تو میرے اختیار کی نہیں حکم ہوا کہ تم اقرار کر لو ہم پُورا کر دیں گے آپ نے اقرار کر لیا اُس نے تابوت کا پتہ بتلا دیا کہ دریا کے بیچ میں دفن تھا اُس تابوت کا نکالنا تھا اور راستہ کا ملنا فوراً راستہ مل گیا۔

فائدہ۔ دیکھو یہ بڑی بی کیسی بزرگ تھیں کہ کوئی دولت دُنیا کی نہیں مانگی اپنی عقبیٰ کو درست کیا بیبیو تم بھی دُنیا کی ہوس چھوڑ دو۔ وہ تو جتنی قسمت میں ہے ملے ہی گی اپنے دین کو سنوارو۔

(۱۷) حیسور کی بہن کا ذکر

قرآن شریف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے قصہ میں ذکر ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے ایک چھوٹے بچے کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے مار ڈالا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے گھبرا کے پوچھا کہ بھلا اس بچہ نے کیا خطا کی تھی جو اسکو مار ڈالا حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ لڑکا جوان ہو کر کافر ہوتا اور اسکے ماں باپ ایماندار تھے اولاد کی محبت میں اُن کے بھی بگڑنے کا ڈر تھا اسواسطے یہی مصلحت ہوئی کہ اسکو قتل کر دیا جاوے اب اسکے بدلے اللہ تعالیٰ ایک لڑکی دینگے جو برائیوں سے پاک ہوگی اور ماں باپ کو زیادہ بھلائی پہنچانے والی ہوگی چنانچہ اور کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک لڑکی ایسی ہی پیدا ہوئی اور ایک پیغمبر سے ان کا نکاح ہوا اور ستر پیغمبر اس کی اولاد میں ہوئے اور اس لڑکی کا نام حیسور تھا یہ لڑکی اسکی بہن تھی۔

فائدہ۔ جس کی تعریف میں اللہ تعالیٰ فرمائیں کہ برائیوں سے پاک اور ماں باپ کو بھلائی پہنچانے والی ہوگی وہ کیسی اچھی ہوگی دیکھو گناہ سے پاک رہنا اور ماں باپ کو سکھ دینا کیسا پیارا کام ہے جس سے آدمی کا ایسا رتبہ ہو جاتا ہے کہ خدائے تعالیٰ اس آدمی کی تعریف کریں بیبیو ان باتوں میں خُوب کوشش کیا کرو۔

(۱۸) حیسور کی ماں کا ذکر

حیسور وہی لڑکا ہے جس کا ذکر اُوپر آچکا ہے یہ بھی پڑھ چکی ہو کہ قرآن مجید میں اسکے ماں باپ کو ایماندار لکھا ہے جسکو اللہ تعالیٰ ایماندار فرماویں وہ ایسا کچا پکا ایماندار تو ہوگا نہیں خوب پُورا ایماندار ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ حیسور کی ماں بھی بہت بزرگ تھیں

فائدہ۔ دیکھو ایمان میں پختہ ہونا ایسی دولت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے تعریف کی بیبیو ایمان کو مضبوط کر دو اور وہ اسی طرح مضبوط ہوتا ہے

لے اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ بڑی بی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برابر ثواب میں ہو جاویں گی بلکہ فقط ایک ہی جگہ رہنا ہوگا یہ بھی بہت بڑی نعمت ہے اور ثواب میں نبی کی برابر کوئی نہیں ہو سکتا ۱۲ محشی

کہ شرع کے حکم خوب بجالاؤ سب برائیوں سے بچو۔

(۱۹) حضرت سلیمانؑ کی والدہ کا ذکر

قرآن شریف میں ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے دعا میں یہ کہا کہ اے اللہ آپ نے میرے ماں باپ پر انعام کیا ہے معلوم ہوا کہ آپ کی ماں بھی بزرگ تھیں کیونکہ بڑا انعام ایمان اور دین ہے۔

فائدہ - دیکھو ایمان ایسی چیز ہے کہ ایماندار کا ذکر پیغمبروں کی زبان پر بھی خوبی کے ساتھ آتا ہے۔ بیبیو ایمان کو خوب رونق دو۔

(۲۰) حضرت بلقیسؑ کا ذکر

یہ ملک سبا کی بادشاہ تھیں حضرت سلیمان علیہ السلام کو ہدہد جانور نے خبر دی تھی کہ میں نے ایک عورت بادشاہ دیکھی ہے اور وہ آفتاب کو پوجتی ہے آپ نے ایک خط لکھ کر ہدہد کو دیا کہ اس کے پاس ڈال دیجیو اس خط میں لکھا تھا کہ تم لوگ مسلمان ہو کر یہاں حاضر ہو اس خط کو پڑھ کر امیروں وزیروں سے صلاح کی بہت بات چیت کے بعد خود ہی یہ صلاح قرار دی کہ میں ان کے پاس کچھ چیزیں سوغات کے طور پر بھیجتی ہوں اگر لے کر رکھ لیں تو سمجھوں گی کہ دنیا دار بادشاہ ہیں اگر نہ رکھیں تو سمجھوں گی کہ پیغمبر ہیں جب وہ چیزیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پہنچیں آپ نے سب لوٹا دیں اور کہلا بھیجا کہ اگر مسلمان نہ ہو گی تو لڑائی کے لئے فوج لاتا ہوں یہ پیغام سنکر یقین ہو گیا کہ بیشک پیغمبر ہیں اور مسلمان ہونے کے ارادہ سے اپنے شہر سے چلیں ان کے چلنے کے بعد سلیمان علیہ السلام نے اپنے معجزے سے ان کا ایک بڑا بھاری قیمتی بادشاہی تخت تھا وہ اپنے دربار میں منگالیا تھا تاکہ بلقیس معجزہ بھی دیکھ لیں اور اسکے موتی جواہر اکھاڑ کر دوسری طرح جڑوا دیئے جب بلقیس یہاں پہنچیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے ان کی عقل آزمانے کو پوچھا گیا کہ دیکھو یہ تمہارا تخت تو نہیں ہے غور سے دیکھ کر کہا کہ ہاں ویسا ہی ہے اس طرح پر کہا کہ کچھ صورت شکل بدل گئی تھی اس جواب سے معلوم ہوا کہ بڑی عقلمند ہیں پھر سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کو یہ بات دکھلانی چاہی کہ ہمارے خدا کی دی ہوئی بادشاہی تمہاری دنیا کی بادشاہی سے ویسے بھی زیادہ ہے یہ بات دکھلانے کے واسطے حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا کہ ایک حوض پانی سے بھر کر اسکے اوپر ایسے صاف شفاف کانچ کا فرش بنایا جاوے کہ وہ نظر نہ آوے اور سلیمان علیہ السلام ایسی جگہ جا بیٹھے کہ جو آدمی وہاں پہنچنا چاہے حوض راستے میں پڑے اور بلقیس کو اسجگہ حاضر ہونے کا حکم دیا بلقیس جو حوض کے پاس پہنچیں کانچ تو نظر نہ آیا یوں سمجھیں کہ مجھ کو پانی کے اندر جانا پڑے گا تو پائنچے چڑھانے لگیں فوراً ان کو کہہ دیا گیا کہ اس پر کانچ کا فرش ہے ویسے ہی چلی آؤ جب بلقیس نے تخت کے منگا لینے کا معجزہ دیکھا اور اس کاریگری کو بھی دیکھا جس سے یہ سمجھیں کہ ان کے پاس ویسے

بھی بادشاہی کا سامان میرے یہاں کے سامان سے زیادہ ہے فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئیں، پھر بعضے عالموں نے تو یہ کہا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اُن کے ساتھ خود نکاح کر لیا اور بعضوں نے کہا کہ یمن کے بادشاہ سے نکاح کر دیا اللہ ہی کو معلوم ہے کیا ہوا۔

فائدہ ۔ دیکھو کیسی بے نفس تھیں کہ باوجود امیر اور بادشاہ ہونے کے جب دین کی سچی بات معلوم ہو گئی فوراً اسکو مان لیا اس کے قبول کرنے میں شیخی نہیں کی نہ باپ دادا کی رسم کو پکڑ کر بیٹھیں، بیبیو تم بھی اپنا یہی طریقہ رکھو کہ جب دین کی بات سُنو کبھی عار یا شرم یا خاندان کے رسم کی پیروی مت کرو ان میں سے کوئی چیز کام نہ آوے گی فقط دین ساتھ چلے گا۔

(۲۱) بنی اسرائیل کی ایک لونڈی کا ذکر

حدیث میں ایک قصہ ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت اپنے بچہ کو دودھ پلا رہی تھی اتنے میں ایک سوار بڑی شان و شوکت سے سامنے کو گذرا ماں نے دُعا کی کہ اے اللہ میرے لڑکے کو ایسا ہی کر دیجئے بچہ ماں کی چھاتی چھوڑ کر بولنے لگا اے اللہ مجھ کو ایسا مت کیجیو اور پھر دودھ پینے لگا پھر سامنے سے کچھ لوگ گذرے جو ایک لونڈی کو پکڑے ذلت اور خواری سے لئے جاتے تھے ماں نے دُعا کی اے اللہ میرے لڑکے کو ایسا مت کیجیو وہ بچہ پھر بولا اے اللہ مجھ کو ایسا ہی کر دیجیو، ماں نے پوچھا یہ کیا بات ہے، بچہ نے کہا کہ وہ سوار تو ایک شخص ظالم تھا اور لونڈی کو لوگ تہمت لگاتے ہیں کہ یہ چور ہے بدچلن ہے اور وہ غریب اس سے پاک ہے۔

فائدہ مطلب یہ کہ اس سوار کی مخلوق کے نزدیک تو قدر ہے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک کچھ قدر نہیں اور یہ لونڈی مخلوق کے نزدیک تو بے قدر ہے مگر اللہ کے نزدیک اسکی بڑی قدر ہے تو قدر خدا کے نزدیک چاہیئے چاہے مخلوق کیسا ہی سمجھے اور اگر خدا کے نزدیک قدر نہ ہوئی تو مخلوق کی قدر کس کام آوے گی دیکھو یہ اس لونڈی کی کرامت تھی کہ اسکی پاکی ظاہر کرنے کے لئے دودھ پیتا بچہ باتیں کرنے لگا بیبیو بعضی عورتوں کی عادت ہے کہ غریبوں کو بہت حقیر سمجھتی ہیں اور ذرا سے شبہ سے اُن پر عیب اور چوری لگا دیتی ہیں یہ بری بات ہے شاید وہ اللہ کے نزدیک تم سے بھی اچھی ہوں۔

(۲۲) بنی اسرائیل کی ایک عقلمند بی بی کا ذکر

محمد بن کعب کا بیان ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا عالم اور بڑا عابد تھا اسکو اپنی بی بی کے ساتھ بہت محبت تھی اتفاق سے وہ مر گئی اس عالم پر ایسا غم سوار ہوا کہ دروازہ بند کر کے بیٹھ گیا اور سب سے ملنا جلنا چھوڑ دیا بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی اُس نے یہ قصہ سُنا اور اسکے پاس گئی اور گھر میں آنے جانے والوں سے کہا کہ مجھکو ایک مسئلہ پوچھنا ہے اور وہ زبانی ہی پوچھ

۱؎ از بخاری شریف ۱۲ مؤلف ۲؎ مقصود یہ تھا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک مقبول ہو جاؤں یہ غرض نہ تھی کہ دُنیا میں ذلیل ہوں اور آخرت میں عزیز ہوں اسلئے کہ ایسی دعا مانگنا شریعت میں منع ہے کہ دنیا میں ذلت ہو ۱۲ ۳؎ از تیسیر ۱۲ مؤلف

سکتی ہوں اور دروازہ پر جم کر بیٹھ گئی آخر اسکو خبر ہوئی اور اندر آنے کی اجازت دی آکر کہنے لگی کہ مجھ کو ایک مسئلہ پوچھنا ہے اُس نے کہا بیان کر کہنے لگی کہ میں نے اپنی پڑوسن سے کچھ زیور مانگے کے طور پر لیا تھا اور مدت تک میں اسکو پہنتی رہی پھر اُسنے آدمی بھیجا کہ میرا زیور دیدو تو کیا وہ اسکا زیور دے دینا چاہیئے عالم نے کہا بیشک دے دینا چاہیئے وہ عورت بولی کہ وہ تو میرے پاس بہت مدت تک رہا ہے تو کیسے دے دوں عالم نے کہا تب تو اور بھی خوشی سے دینا چاہیئے کیونکہ ایک مدت تک اُس نے نہیں مانگا یہ اُس کا احسان ہے عورت نے کہا خدا تمہارا بھلا کرے پھر تم کیوں غم میں پڑے ہو خدا تعالےٰ نے ایک چیز مانگی دی تھی پھر جب چاہا لے لی اُسی کی چیز تھی یہ سنکر اُس عالم کی آنکھیں بھی کُھل گئیں اور اس بات سے اسکو بڑا فائدہ پہنچا۔

فائدہ۔ دیکھو کیسی عورت تھی جس نے مرد کو عقل دی اور مرد بھی کیسا عالم[1]، بیبیو! تم کو بھی چاہیئے کہ مصیبت میں یہی سمجھا کرو، دوسروں کو بھی سمجھایا کرو۔

(۲۳) حضرت مریم[2] کی والدہ کا ذکر

ان بی بی کا نام حنّا ہے عمران ان کے میاں کا نام ہے جو والد ہیں حضرت مریم علیہا السلام کے جب اُنکو حمل رہا تو اُنہوں نے اللہ میاں سے منت مانی کہ جو بچہ میرے پیٹ میں ہے اُسکو مسجد کی خدمت کے لئے آزاد چھوڑ دوں گی یعنی دنیا کے کام اس سے نہ لوں گی اُن کا گمان یہ تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا کیونکہ مسجد کی خدمت لڑکا ہی کر سکتا ہے، اس زمانہ میں ایسی منت درست تھی جب بچہ پیدا ہونے کا وقت آیا تو لڑکی پیدا ہوئی افسوس سے کہا کہ اے اللہ یہ تو لڑکی ہوئی حکم ہوا کہ یہ لڑکی لڑکوں سے بھی اچھی ہوگی اور خدا نے اسکو قبول کیا غرض حضرت مریم ان کا نام رکھا اور اُنہوں نے اُن کے لئے یہ دعا کی کہ انکو اور اُن کی اولاد کو شیطان سے بچائیو[3] چنانچہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان سب بچوں کو پیدا ہوتے وقت چھیڑتا ہے مگر حضرت مریم اور اُن کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو نہیں چھیڑ سکا۔

فائدہ دیکھو اُن کی پاک نیت کی کیسی برکت ہوئی کہ خدائے تعالےٰ نے کیسی پاک اولاد دی اور خدائے تعالےٰ نے اُن کی دعا بھی قبول کی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کو اُن کی بڑی خاطر منظور تھی، بیبیو پاک نیت کی ایسی برکتیں ہوتی ہیں ہمیشہ اپنی نیت خالص رکھا کرو جو نیک کام کرو خدا کے واسطے کرو، تمہاری بھی اللہ میاں کے دربار میں قدر ہو جائیگی۔

(۲۴) حضرت مریم کا ذکر

ان کے پیدا ہونے کا قصہ ابھی گذر چکا ہے جب یہ پیدا ہو چکیں تو اُن کی والدہ اپنی منت کے موافق اُن کو لے کر بیت المقدس کی

---

[1] تجربہ ہے کہ ایسے موقع پر دوسرے کی نصیحت کارگر ہوتی ہے اگرچہ نصیحت کرنیوالا دینداری میں اس شخص سے جس کو نصیحت کی جاتی ہے کم ہی درجہ کا ہو ۱۲ منہ [2] مریم کے معنی عبادت گذار عورت کے ہیں ۱۲ محشی [3] ظاہر ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حکم سے خارج ہیں یعنی آپ کو بھی شیطان نے پیدا ہوتے وقت نہیں چھیڑا ۱۲ محشی۔

کی مسجد میں پہنچیں اور وہاں کے رہنے والے بزرگوں سے کہا کہ یہ منت کی لڑکی لو چونکہ بڑے بزرگ خاندان کی تھیں سب نے چاہا کہ ہم لے کر پالیں ان میں حضرت زکریا علیہ السلام بھی تھے وہ حضرت مریم کے خالو ہوتے تھے یوں بھی ان کا حق زیادہ تھا مگر پھر بھی لوگوں نے ان سے جھگڑا کرنا شروع کیا جس فیصلہ پر سب راضی ہوئے تھے اس میں بھی بی بی بڑھے رہے آخر حضرت زکریا علیہ السلام نے انکو لیکر پرورش کرنا شروع کیا انکے بڑھنے کی یہ حالت تھی کہ اور بچوں سے کہیں زیادہ بڑھتی تھیں یہاں تک کہ تھوڑے دنوں میں سیانی معلوم ہونے لگیں اور ویسے بھی بچپن ہی سے مادر زاد بزرگ اور ولی تھیں اللہ تعالیٰ نے انکو قرآن میں ولی فرمایا ہے اور ان کی کرامت بیان فرمائی ہے کہ بے فصل میوے غیب سے انکے پاس آجاتے حضرت زکریا علیہ السلام پوچھتے کہ یہ کہاں سے آئے تو جواب دیتیں کہ اللہ میاں کے یہاں سے غرض ان کی ساری باتیں اچنبھے کی تھیں یہاں تک کہ جب جوان ہوئیں تو محض خدائے تعالیٰ کی قدرت سے بدون مرد کے ان کو حمل ہوگیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیغمبر پیدا ہوئے، یہودیوں نے بے باپ کے[1] بچہ پیدا ہونے پر واہی تباہی بکنا شروع کیا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا ہونے ہی کے زمانہ میں بولنے کی طاقت دی انہوں نے ایسی اچھی اچھی باتیں کیں کہ انصاف والوں کو معلوم ہوگیا کہ ان کی پیدائش خدا کی قدرت کا نمونہ ہے بیشک بے باپ کے پیدا ہوئے ہیں اور ان کی ماں پاک صاف ہیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بزرگی بیان فرمائی ہے کہ عورتوں میں کوئی کامل نہیں ہوئی بجز دو عورتوں کے ایک حضرت مریم دوسری حضرت آسیہ یہ مضمون حضرت آسیہ کے ذکر میں بھی آچکا ہے۔

فائدہ۔ دیکھو ان کی ماں نے ان کو خدا کے نام کر دیا تھا کیسی بزرگ ہوئیں اور خود اللہ کی تابعداری میں لگی رہتی تھیں جس سے آدمی ولی ہو جاتا ہے۔ اس کی برکت سے خدا نے کیسی تہمت سے بچالیا۔ بیبیو خدا کی تابعداری کیا کرو سب آفتوں سے بچی رہوگی اور اپنی اولاد کو دین میں زیادہ لگا رکھا کرو۔ دُنیا کا بندہ مت بنادیا کرو۔

(۲۵) حضرت زکریا کی بی بی کا ذکر

ان کا نام ایشاع ہے یہ حضرت حنہ کی بہن اور حضرت مریم علیہا السلام کی خالہ ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے کہ ہم نے زکریا کی بی بی کو سنوار دیا ہے اسکا مطلب بعضے عالموں نے یہ لکھا ہے کہ ہم نے ان کی عادتیں خوب سنواریں حضرت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام ان کے بڑھاپے میں پیدا ہوتے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام رشتے میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی خالہ کے نواسے ہیں نواسہ بھی بیٹے کی جگہ ہوتا ہے اس واسطے ہمارے پیغمبر علیہ السلام نے ایک کو دوسرے کی خالہ کا بیٹا فرما دیا ہے۔

---

[1] حالانکہ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں تھی اسلئے کہ حضرت آدم تو حق تعالیٰ کی قدرت سے بغیر والدین پیدا ہوگئے تھے سو حضرت عیسیٰ کا بغیر والد پیدا ہونا کیا تعجب تھا اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہیں، مگر یہودی لوگ احمق اور شریر تھے ۱۲ محشی

فائدہ ۔ دیکھو اچھی عادت ایسی اچھی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی اُن کی تعریف فرمائی بیبیو اپنی عادتیں طرح طرح کی خوب سنوارو جس کا طریقہ ہم نے ساتویں حصہ میں اچھی طرح لکھ دیا ہے یہ پچیس قصے پہلی اُمتوں کی نیک بیبیوں کے تھے اب تھوڑے سے اس اُمت کی نیک بیبیوں کے بھی سُن لو۔

(۲۶) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر (۱)

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی بی بی ہیں اُن کی بڑی بڑی بزرگیاں ہیں ایک دفعہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام خدائے تعالیٰ کا سلام تمہارے پاس لائے ہیں اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تمام دُنیا کی بیبیوں میں سب سے اچھی چار بیبیاں ہیں ایک حضرت مریم دوسری حضرت آسیہ فرعون کی بیوی، تیسری حضرت خدیجہ، چوتھی حضرت فاطمہ، اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ کافروں کے برتاؤ سے پریشانی ہوتی آپ اُن سے آکر فرماتے یہ کوئی ایسی تسلی کی بات کہہ دیتیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پریشانی جاتی رہتی اور آپ کو ان کا خیال ایسا تھا کہ بعد ان کے انتقال کے بھی کوئی بکری وغیرہ ذبح کرتے تو اُنکی ساتھنوں سہیلیوں کو بھی ضرور گوشت بھیجتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اُن کا اور نکاح ہوا تھا اُن کے پہلے شوہر کا نام ابوہالہ تمیمی ہے۔

فائدہ ۔ اللہ اور رسول کے نزدیک اُنکی قدر ایمان اور تابعداری سے تھی بیبیو تم بھی اس میں خوب کوشش رکھو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خاوند کی پریشانی میں اسکی دلجوئی اور تسلی کرنا نیک خصلت ہے، اب بعضی عورتیں خاوند کے اچھے بھلے دل کو اور اُلٹا پریشان کرتی رہتی ہیں کبھی فرمائشیں کر کے کبھی تکرار کر کے۔ اس عادت کو چھوڑ دو۔

(۲۷) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا ذکر (۲)

یہ بھی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں اُنہوں نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رض کو دے دیا تھا۔ اور حضرت عائشہ رض کا قول ہے کہ کسی عورت کو دیکھ کر مجھ کو یہ حرص نہیں ہوئی کہ میں بھی ویسی ہی ہوتی سوا حضرت سودہ کے اُن کو دیکھ کر مجھ کو حرص ہوتی تھی کہ میں بھی ایسی ہی ہوتی جیسی یہ ہیں اُن کے پہلے شوہر کا نام سکران بن عمرو تھا۔

فائدہ دیکھو حضرت سودہ رض کی ہمت کہ اپنی باری اپنی سوت کو دے دی آجکل خواہ مخواہ بھی سوت سے لڑائی اور حسد کیا کرتی ہیں اور دیکھو حضرت عائشہ رض کا انصاف کہ سوت کی تعریف کرتی ہیں آجکل جان جان کر اس پر عیب لگاتی ہیں بیبیو تم کو بھی ایسی ہی ہمت اور انصاف اختیار کرنا چاہیے۔

(۲۸) حضرت عائشہ رضؓ کا ذکر (۳)

یہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت چہیتی بی بی ہیں اُن سے کنواری سے حضرت کا نکاح ہوا ہے عالمہ اتنی بڑی تھیں کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے صحابی رضؓ اُن سے مسئلے پوچھا کرتے تھے ایک بار ہمارے حضرت سے ایک صحابی نے پوچھا کہ سب سے زیادہ آپ کو کس کے ساتھ محبت ہے، فرمایا عائشہ کے ساتھ اُنہوں نے پوچھا اور مردوں میں فرمایا اُن کے باپ یعنی حضرت ابوبکر رضؓ کے ساتھ اور بھی اُن کی بہت خوبیاں آئی ہیں۔

فائدہ۔ دیکھو ایک عورت تھیں جن سے بڑے بڑے عالم مسئلے دین کے پوچھتے تھے ایک اب ہیں کہ خود بھی عالموں سے پوچھنے کا یا دین کی کتابیں پڑھنے کا شوق نہیں، بیبیو دین کا علم خوب محنت اور شوق سے سیکھو۔

(۲۹) حضرت حفصہ رضؓ کا ذکر (۴)

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی اور حضرت عمر رضؓ کی بیٹی ہیں حضرت نے کسی بات پر اُن کو ایک طلاق دیدی تھی پھر جبرئیل علیہ السلام کے کہنے پر آپ نے رجوع کر لیا حضرت جبرئیل نے یوں فرمایا کہ آپ حفصہ رضؓ سے رجوع کر لیجئے کیونکہ وہ دن کو روزہ بہت رکھتی ہیں راتوں کو جاگ کر عبادت بہت کرتی ہیں اور وہ بہشت میں آپ کی بی بی ہوں گی اُنہوں نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمر کو وصیت کی تھی کہ میرا اتنا مال خیرات کر دیجیو اور کوئی زمین بھی اُنہوں نے وقف کی تھی اُسکے بندوبست کے لیے بھی وصیت کی تھی اُن کے پہلے خاوند کا نام خنیس بن حذافہ تھا۔

فائدہ۔ دینداری کی برکت دیکھی کہ اللہ میاں کے یہاں سے طرفداری کی جاتی ہے فرشتے کے ہاتھ خاطرداری کا حکم ہوتا ہے کہ اپنی طلاق کو لوٹا لو اور اُن کی سخاوت دیکھو کہ اللہ کی راہ میں کس طرح خیرات کا بندوبست کیا اور زمین بھی وقف کی بیبیو دینداری اختیار کرو اور مال کی حرص اور محبت دل سے نکال ڈالو۔

(۳۰) حضرت زینب خزیمہ رضؓ کی بیٹی کا ذکر (۵)

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں اور یہ ایسی سخی تھیں کہ غریبوں کی ماں کے نام سے مشہور تھیں اُن کے پہلے شوہر کا نام عبداللہ بن جحش تھا فائدہ۔ دیکھو غریبوں کی خدمت کیسی بزرگی کی چیز ہے۔

(۳۲) **حضرت زینب جحشؓ کی بیٹی کا ذکر** (۷)

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں حضرت زیدؓ ایک صحابی ہیں ہمارے حضرت نے اُنکو اپنا بیٹا بنایا تھا۔ پہلے بیٹا بنانا شرع میں درست تھا۱ جب وہ جوان ہوئے حضرت کو اُن کی شادی کی فکر ہوئی۔ آپ نے انہی زینبؓ کے لئے اُن کے بھائی کو پیغام دیا۔ یہ دونوں بھائی بہن حسب نسب میں حضرت زید کو برابر کا نہ سمجھتے تھے۔ اسواسطے اول اول رُکے مگر خدائے تعالےٰ نے آیت بھیجدی کہ پیغمبر کی تجویز کے بعد پھر مسلمان کو کوئی عذر نہ چاہیئے دونوں نے منظور کر لیا اور نکاح ہو گیا مگر کچھ میاں بی بی میں اچھی طرح نہ بنی نوبت یہاں تک پہنچی کہ حضرت زیدؓ نے طلاق دینے کا ارادہ کر لیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر صلاح کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا اور سمجھایا مگر انداز سے آپ کو معلوم ہو گیا کہ بے طلاق دیئے رہیں گے نہیں اسوقت آپ کو بہت سوچ ہوا کہ اول ہی ان دونوں بھائی بہنوں کا دل اس نکاح کو گوارا نہ کرتا تھا مگر ہمارے کہنے سے قبول کر لیا اب اگر طلاق ہو گئی تو اور بھی دونوں بھائی بہنوں کی بات ہلکی ہو گی اور بہت دلشکنی ہو گی اُن کی دلجوئی کی کیا تدبیر کی جائے آخر سوچتے سوچتے یہ بات خیال میں آئی کہ اگر میں اپنے سے نکاح کر لوں تو بیشک اُن کے آنسو پونچھ جاوینگے ورنہ اور کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی لیکن اسکے ساتھ ہی دُنیا کی زبان کا یہ بھی خیال تھا کہ بے ایمان لوگ طعنے ضرور دینگے کہ بیٹے کی بیوی کو گھر میں ڈال لیا اگرچہ شرع سے منہ بولا بیٹا سچ مچ کا بیٹا نہیں ہو جاتا مگر خلقت کی زبان کو کون پکڑے پھر اُن میں بھی بے ایمان لوگ جن کو طعنہ دینے کے واسطے ذرا سا نکتہ بہت ہے آپ اس سوچ بچار ہی میں تھے اُدھر حضرت زیدؓ نے طلاق بھی دے دی عدت گذرنے کے بعد آپ کی زیادہ رائے اسی طرف ٹھہری کہ پیغام بھیجنا چاہیئے چنانچہ آپنے پیغام دیا۔ اُنہوں نے کہا میں اپنے پروردگار سے کہہ لوں اپنی عقل سے کچھ نہیں کرتی اُن کو جو منظور ہو گا آپ ہی سامان کر دینگے یہ کہہ کر وضو کر کے مصلے پر پہنچ نماز میں لگ گئیں اور نماز کے بعد دُعا کی اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر پر آیت نازل کر دی کہ ہم نے ان کا نکاح آپ سے کر دیا آپ اُن کے پاس تشریف لے آئے اور آیت سُنا دی۔ وہ اور بیبیوں پر فخر۲ کیا کرتیں کہ تمہارا نکاح تمہارے ماں باپ نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالےٰ نے کیا اور پہلے پہل جو پردے کا حکم ہوا ہے وہ ان ہی کی شادی میں ہوا اور یہ بی بی بڑی سخی تھیں دستکار بھی تھیں اپنی دستکاری کی آمدنی سے خیرات کیا کرتیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سب بیبیوں نے مل کر ہمارے حضرت سے پُوچھا کہ آپکے بعد سب سے پہلے کون بی بی دُنیا سے جا کر آپ سے ملے گی آپ نے فرمایا جنکے ہاتھ سب سے لمبے ہوں گے عربی بول چال میں لمبے ہاتھ والا کہتے ہیں سخی کو مگر بیبیوں کی سمجھ میں نہ آیا وہ سمجھیں اسی ناپ کے لمبان کو سب نے ایک لکڑی سے اپنے اپنے ہاتھ ناپنے

---

۱ یعنی پہلے جو شخص متبنیٰ کرتا تھا اس متبنیٰ کو اس شخص کی طرف نسبت کرنا یعنی اسکا بیٹا کہنا جائز تھا ۱۲ ۲ یہ فخر بطور تکبر نہ تھا بلکہ خدا تعالیٰ کی نعمت کا اظہار تھا اور یہ عبادت ہے ۱۲ محشی

شروع کئے تو سب سے زیادہ لمبے ہاتھ نکلے حضرت سودہؓ کے مگر مرین سب سے پہلے حضرت زینب اُسوقت سمجھ میں آیا کہ اُدھر یہ مطلب تھا غرض اُن کی سخاوت اللہ و رسول کے نزدیک بھی مانی ہوئی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ میں نے حضرت زینبؓ سے اچھی کوئی عورت نہیں دیکھی، دین میں بڑی کامل، خدا سے بہت ڈرنے والی، بات کی بڑی سچی، رشتہ داروں سے بڑی سلوک کرنے والی، خیرات بہت کرنے والی، خیرات کرنے کے واسطے دستکاری میں بڑی محنتن ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے حق میں فرمایا کہ دل میں بہت عاجزی رکھنے والی۔ خدا کے سامنے گڑگڑانے والی۔

فائدہ۔ بیبیو تم نے سُن لی سخاوت کی بزرگی اور دستکاری کی خوبی، اور ہر کام میں خدا سے رجوع کرنا دیکھو کبھی اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو ذلت مت سمجھنا۔ ہنر پیشہ کو کبھی عیب مت جاننا۔

(۴۳) حضرت اُمِّ حبیبہ کا ذکر (۸)

یہ بھی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں جب مکہ میں کافروں نے مسلمانوں کو ستایا اور مدینہ جانے کا اسوقت تک حکم نہ ہوا تھا۔ اسوقت بہت سے مُسلمان حبشہ کے ملک کو چلے گئے تھے وہاں کا بادشاہ جس کو نجاشی کہتے ہیں نصرانی مذہب رکھتا تھا، مگر مسلمانوں کے جانے کے بعد وہ مسلمان ہوگیا غرض جو حبشہ گئے تھے اُن ہی میں حضرت اُم حبیبہ بھی تھیں یہ بیوہ ہوگئیں تو نجاشی بادشاہ نے ایک خواص جس کا نام ابرہہ تھا اُن کے پاس بھیجی کہ میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیغام دیتا ہوں اُنہوں نے منظور کیا اور انعام میں ابرہہ کو چاندی کے دو کنگن اور کچھ انگوٹھی چھلے دیئے اُن کے پہلے شوہر کا نام عبیداللہ بن جحش تھا۔

فائدہ کیسی دیندار تھیں کہ دین کی حفاظت کیلئے گھر سے بے گھر ہوئیں آخر اللہ تعالےٰ نے اُن کو محنت کے بدلے کیسی راحت اور کیسی عزت دی کہ حضرتؐ سے نکاح ہوا اور بادشاہ نے اُس کا بندوبست کیا۔ بیبیو دین کا جب موقع آجاوے، کبھی دُنیا کے آرام کا، یا نام کا، یا مال کا یا گھر بار کا لالچ مت کرنا سب چیزیں دین پر قربان ہیں۔

(۴۴) حضرت جویریہؓ کا ذکر (۹)

یہ بھی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں یہ ایک لڑائی میں جو بنی مصطلق کی لڑائی کے نام سے مشہور ہے کافروں کے شہر سے قید ہو کر آئی تھیں اور ایک صحابی ثابت ابن قیس یا اُنکے کوئی چچا زاد بھائی تھے یہ اُن کے حصے میں لگی تھیں اُنہوں نے اپنے آقا سے کہا کہ میں تم کو اتنا روپیہ دوں اور تم مجھ کو غلامی سے آزاد کردو اُنہوں نے منظور کیا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں کہ کچھ روپے کا سہارا لگادیں آپ نے اُن کی دینداری اور غریبی پر رحم کھایا اور فرمایا کہ اگر تم کہو تو روپیہ سب میں ادا کردوں اور تم سے نکاح کرلوں

انہوں نے جی جان سے قبول کر لیا۔ غرض نکاح ہو گیا۔ جب لوگوں کو نکاح کا حال معلوم ہوا تو ان کے کنبے قبیلے کے اور بھی بہت قیدی جو دوسرے مسلمانوں کے قبضے میں تھے سب نے قیدیوں کو غلامی سے آزاد کر دیا کہ اب ان کا ہمارے حضرت سے سسرالی رشتہ ہو گیا اب ان کو غلام بنانا بے ادبی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ ہم کو ایسی کوئی عورت معلوم نہیں ہوئی کہ جس سے اسکی برادری کو اتنا بڑا فائدہ پہنچا ہو ان کے پہلے شوہر کا نام مسافع بن صفوان تھا۔

فائدہ۔ دیکھو دینداری عجیب نعمت ہے کہ اسکی بدولت باوجود لونڈی ہونے کے حضرت کی بی بی بنیں۔ بیبیو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی عزت دار نہیں جب آپ نے لونڈی کو بی بی بنانا عیب نہیں سمجھا تو اگر کوئی گھٹیا بلکہ کسی مصلحت سے نکاح کر لے یا پردیس سے کسی کو لے آئے تو تم بھی اسکو حقیر مت سمجھو یہ بہت برا مرض ہے اور گناہ بھی ہے دیکھو صحابہ رضی اللہ عنہم کا ادب کہ ان بی بی کی عزت کتنی بڑی کی انکی برادری کی ذلت بھی گوارا نہیں کی آج کل کیسی جہالت ہے کہ خود ایسی بی بی کی بھی عزت نہیں کرتیں چاہے کیسی ہی دیندار ہو بھلا اسکی برادری کی تو کیا خاک عزت کرنے کی امید ہے۔

(۳۵) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر (۱۰)

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں ایک بہت بڑے حدیث کے جاننے والے عالم یوں کہتے ہیں کہ ان کا نکاح حضرت سے اس طرح ہوا ہے کہ انہوں نے یوں عرض کیا تھا کہ میں اپنی جان آپ کو بخشتی ہوں۔ یعنی بدون مہر کے آپ کے نکاح میں آنا منظور کرتی ہوں اور آپ نے قبول فرما لیا تھا۔ اس طرح کا نکاح خاص ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو درست تھا اور ایک بہت بڑے تفسیر کے جاننے والے عالم یوں کہتے ہیں کہ جس آیت میں ایسے نکاح کا حکم ہے وہ اول انہی بی بی کے لئے اتری ہے ان کے پہلے شوہر کا نام حویطب تھا۔ فائدہ۔ دیکھو کیسی دین کی عاشق بیبیاں تھیں کہ حضرت کی خدمت کو عبادت سمجھ کر مہر کی بھی پرواہ نہیں کی حالانکہ اس زمانہ میں مہر نقد انقد ہی ملا کرتا تھا۔ ہمارے زمانہ کی طرح قیامت یا موت کا ادھار نہ تھا۔ بیبیو بس دین ہی کو ہمیشہ اصلی دولت سمجھو دنیا سے ایسی محبت مت رکھو کہ اپنے وقت کو اپنے خیال کو اسی میں کھپا دو رات دن اسی کا دھندا ہے ملجاوے تو باغ باغ ہو جاؤ چاہے ثواب ہو چاہے گناہ نہ ملے تو تم سوار ہو جاوے شکایت کرتی پھرو جن والوں پر حسد کرنے لگو نیت ڈانواڈول کرنے لگو

(۳۶) (۱۱)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر
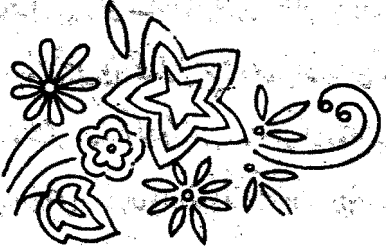
یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں۔ خیبر ایک بستی[1] ہے وہاں یہودیوں سے مسلمانوں کی لڑائی ہوئی تھی یہ بی بی اس لڑائی میں قید ہو کر آئی تھیں اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے حصے میں لگ گئی تھیں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مول لے کر آزاد کر دیا اور ان سے نکاح کر لیا یہ بی بی حضرت ہارون پیغمبر علیہ السلام کی اولاد میں ہیں اور نہایت بردبار عقلمند خوبیوں کی بھری ہیں ان کی بردباری ایک قصہ سے معلوم ہوتی ہے کہ ان کی ایک لونڈی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جھوٹ موٹ ان کی دو باتوں کی چغلی کھائی ایک تو یہ کہ ان کو اب تک سنیچر کے دن سے محبت ہے یہ دن یہودیوں میں بڑی تعظیم کا تھا مطلب یہ تھا کہ ان میں مسلمان ہو کر بھی اپنے پہلے مذہب یہودی ہونے کا اثر باقی ہے تو یوں سمجھو کہ مسلمان پوری نہیں ہوئیں دوسری بات یہ کہی کہ یہودیوں کو خوب دیتی لیتی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صفیہ سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ پہلی بات تو بالکل جھوٹ ہے جب سے میں مسلمان ہوئی ہوں اور جمعہ کا دن خدا نے تعالیٰ نے دے دیا ہے سنیچر سے دل کو لگاؤ بھی نہیں رہا۔ رہی دوسری بات وہ البتہ صحیح ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ وہ لوگ میرے رشتہ دار ہیں اور رشتہ داروں سے سلوک کرنا شرع کے خلاف نہیں پھر اس لونڈی سے پوچھا کہ تجھ کو جھوٹی چغلی کھانے کو کس نے کہا تھا۔ کہنے لگی شیطان نے آپ نے فرمایا جا تجھ کو غلامی سے آزاد کیا۔ ان کے پہلے شوہر کا نام کنانہ بن ابی الحقیق تھا[2]

فائدہ بیبیو دیکھو بردباری اسے کہتے ہیں تم کو بھی چاہیے کہ اپنی ماما (خادمہ) نوکر چاکر کی خطا اور قصور معاف کرتی رہا کرو بات بات میں بدلہ لینا کم حوصلگی ہے اور دیکھو سچی کیسی تھیں کہ جو بات تھی صاف کہہ دی اس کو بنایا نہیں جیسے آجکل بعضوں کی عادت ہے کہ کبھی اپنے اوپر بات نہیں آنے دیتیں ہیر پھیر کر کے اپنے کو الزام سے بچاتی ہیں بات کا بنانا بھی بری بات ہے۔

(۳۷) (۱۲)

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ بی بی ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے بہت محبت تھی ان کا نکاح حضرت ابو العاص[3] ابن الربیع سے ہوا تھا۔ جب یہ مسلمان ہو گئیں اور شوہر نے مسلمان ہونے سے انکار کیا تو ان سے علاقہ قطع کر کے انہوں نے مدینہ کو ہجرت کی تھوڑے دنوں پیچھے ان کے شوہر بھی مسلمان ہو کر مدینہ آ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انہی سے نکاح کر دیا اور وہ بھی ان کو بہت چاہتے تھے جب یہ ہجرت کر کے مدینہ چلی تھیں رستے میں ایک اور قصہ ہوا کہ کہیں دو کافر مل گئے ان میں سے ایک نے ان کو دھکیل دیا یہ ایک پتھر پر گر پڑیں اور ان کو کچھ امید تھی وہ بھی جاتی رہی اور اس قدر صدمہ پہنچا کہ مرتے دم تک اچھی نہ ہوئیں آخر اسی میں انتقال کیا۔

---

[1] یہ بستی مدینہ منورہ کے قریب ہے ۱۲ محشی [2] پہلے آ چکا ہے کہ حضور نے اپنے نفس کے لئے کبھی غصہ نہیں کیا جس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ نے کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا کمال یہی ہے گو قصور کی مقدار لے لینا جائز ہے ۱۲ محشی [3] پہلے ایسا نکاح یعنی مسلمان عورت کا کافر مرد کے ساتھ جائز تھا اب یہ حکم نہیں رہا۔

فائدہ۔ دیکھو کیسی ہمت اور دینداری کی بات ہے کہ دین کے واسطے اپنا وطن چھوڑا خاوند کو چھوڑ دیا کافروں کے ہاتھ سے کیسی تکلیف اٹھائی کہ اس میں جان گئی مگر دین پر قائم رہیں بیبیو دین کے سامنے سب چیزوں کو چھوڑ دینا چاہیئے اگر تکلیف پہنچے اسکو جھیلو اگر خاوند بددین ہو کبھی اس کا ساتھ مت دو۔

(۳۸) حضرت رُقیہؓ کا ذکر (۱۳)

یہ بھی ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں ان کا پہلا نکاح عتبہ سے ہوا جو ابولہب کافر کا بیٹا ہے جس کی برائی سورۂ تبت میں آئی ہے جب دونوں باپ بیٹے مسلمان نہ ہوئے اور باپ کے کہنے سے اس نے ان بی بی کو چھوڑ دیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دیا جب ہمارے حضرت بدر کی لڑائی میں چلے ہیں اسوقت یہ بیمار تھیں اور آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کی خبر لینے کے واسطے مدینہ چھوڑ گئے تھے اور فرمایا تھا کہ تم کو بھی جہاد والوں کے برابر ثواب ملیگا اور جہاد والوں کے ساتھ ان کا حصہ بھی لگایا جس روز لڑائی فتح کر کے مدینہ میں آئے ہیں اسی روز ان کا انتقال ہو گیا۔

فائدہ۔ دیکھو ان کی کیسی بزرگی ہے کہ ان کی خدمت کرنے کا ثواب جہاد کے برابر ٹھہرا۔ یہ بزرگی ان کے دیندار ہونے کی وجہ سے ہے بیبیو اپنے دین کو پکا کرنے کا خیال ہر وقت رکھو کوئی گناہ نہ ہونے پاوے اس سے دین میں کمزوری آجاتی ہے۔

(۳۹) حضرت اُمِّ کلثومؓ کا ذکر (۱۴)

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں ان کا پہلا نکاح عتیبہ سے ہوا تھا جو اسی کافر ابولہب کا دوسرا بیٹا ہے ابھی رخصت نہ ہونے پائی تھی کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبری مل گئی وہ دونوں باپ بیٹے مسلمان نہ ہوئے اور اس نے بھی باپ کے کہنے سے ان بی بی کو چھوڑ دیا جب ان کی بہن حضرت رقیہ کا انتقال ہو گیا تھا تو ان کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہو گیا اور جب حضرت رقیہ کا انتقال ہو گیا تھا اتفاق سے اسی زمانہ میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بھی بیوہ ہو گئی تھیں انکے باپ حضرت عمرؓ نے انکا نکاح حضرت عثمان سے کرنا چاہا انکی کچھ رائے نہ ہوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ حفصہؓ کو تو عثمانؓ سے اچھا خاوند بتلاتا ہوں اور عثمانؓ کو حفصہؓ سے اچھی بی بی بتلاتا ہوں چنانچہ آپ نے حضرت حفصہؓ سے نکاح کر لیا اور حضرت عثمانؓ کا حضرت ام کلثوم سے کر دیا۔

فائدہ۔ آپ نے ان کو اچھا کہا اور پیغمبر کسی کو اچھا کہیں یہ ایمان کی بدولت ہے۔ بیبیو ایمان اور دین درست رکھو۔

(۱۵) (۴۰)

حضرت فاطمہ زہرا رضؓ کا ذکر

یہ عمر میں سب بہنوں سے چھوٹی اور رتبہ میں سب سے بڑی اور سب سے زیادہ پیاری بیٹی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو اپنی جان کا ٹکڑا فرمایا ہے اور اُن کو سارے جہان کی عورتوں کا سردار فرمایا ہے اور یوں بھی فرمایا ہے کہ جس بات سے فاطمہ رضؓ کو رنج ہوتا ہے اس سے مجھ کو بھی رنج ہوتا ہے اور جس بیماری میں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی ہے اس بیماری میں آپ نے سب سے پوشیدہ صرف انہی کو اپنی وفات نزدیک ہو جانے کی خبر دی تھی جس پر یہ رونے لگیں آپ نے پھر اُن کے کان میں فرمایا کہ تم رنج مت کرو ایک تو سب سے پہلے تم میرے پاس چلی آؤ گی دوسرے جنت میں سب بیبیوں کی سردار ہو گی یہ سنکر ہنسنے لگیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں نے کتنا ہی پوچھا کہ یہ کیا بات تھی انہوں نے حضرت کی وفات کے بعد یہ بھید بتلایا[۱] اور حضرت علیؓ سے ان کا نکاح ہوا ہے اور بھی حدیثوں میں اُن کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں۔

فائدہ[۱]۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ساری محبت اور خصوصیت اسلئے تھی کہ یہ دیندار اور صابر شاکر سب سے زیادہ تھیں بیبیو دین اور صبر اور شکر کو اختیار کرو تم بھی خدا اور رسولؐ کی پیاری بن جاؤ۔

فائدہ[۲]۔ جہاں سب سے پہلے پہل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا حال آیا ہے وہاں بھی ان سب بیبیوں اور سب بیٹیوں کے نام آچکے ہیں۔

فائدہ[۳]۔ بیبیو ایک اور بات سوچنے کی ہے تم نے حضرت کی گیارہ بیبیوں اور چار بیٹیوں کا حال پڑھا ہے اس سے تم کو یہ بھی معلوم ہوا ہو گا کہ بیبیوں میں بجز حضرت عائشہ رضؓ کے سب بیبیوں کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرا نکاح ہوا ہے اور بیٹیوں میں بجز حضرت زینب رضؓ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے باقی دو کا حضرت عثمانؓ سے دوسرا نکاح ہوا ہے یہ بارہ[۱۲] بیبیاں وہ ہیں کہ دنیا میں کوئی عورت عزت اور رتبے میں اُن کے برابر نہیں۔ اگر دوسرا نکاح کوئی عیب کی بات ہوتی تو یہ بیبیاں توبہ توبہ کیا عیب کی بات کرتیں افسوس ہے کہ بعضے کم سمجھ آدمی اسکو عیب سمجھتے ہیں بھلا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کی بات کو عیب اور بے غیرتی سمجھا تو ایمان کہاں رہا یہ کیسے مسلمان ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو عیب اور کافروں کے طریقہ کو عزت کی بات سمجھیں کیونکہ یہ طریقہ بیوہ عورت کو بٹھلائے رکھنے کا خاص ہندوستان کے کافروں کا ہے اور بھی سنو تم سے پہلے وقتوں کی بیواؤں میں بڑا فرق ہے اُن کم بختی کی ماریوں میں جہالت تو تھی مگر اپنی آبرو کی بڑی حفاظت کرتی تھیں اپنے نفس کو مار دیتی تھیں ان سے کوئی بات اونچ نیچ کی نہیں ہونے پاتی تھی اور اب تو بیواؤں کو سہاگنوں سے زیادہ بناؤ سنگار کا حوصلہ ہوتا ہے اسلئے بہت جگہ ایسی نازک باتیں ہونے لگی ہیں جو کہنے کے لائق نہیں اب تو بالکل بیوہ کے بٹھلانے کا زمانہ نہیں رہا کیونکہ نہ عورتوں میں پہلی سی شرم و حیا رہی اور نہ مردوں کی

[۱] اور زندگی میں نہ بتلایا اسلئے کہ وہ راز تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ظاہراً اسی وجہ سے آپ نے پوشیدہ فرمایا تھا اور بعد وفات شریف پوشیدہ رکھنے کی وجہ جاتی رہی اس واسطے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ظاہر کر دیا ۱۲ محشی

پہلی سی غیرت اور نہ بیواؤں کا رنڈاپا کاٹنے اور طرح سے اُن کے کھانے کپڑے کی خبر لینے کا خیال رہا۔ اب تو بھول کر بھی بیوہ کو بٹھلانا نہ چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سمجھ اور توفیق دیں۔ پہلی اُمتوں کی بیبیوں کے بعد یہاں تک حضرت کی گیارہ بیبیوں اور چار بیٹیوں کل پندرہ بیبیوں کا ذکر ہوا۔ آگے اور ایسی بیبیوں کا ذکر آتا ہے جو حضرتؐ کے وقت میں تھیں ان میں بعضوں کو حضرت سے خاص خاص تعلق بھی ہیں۔

(۱) حضرت حلیمہ سعدیہؓ کا ذکر (۴۱)

ان بی بی نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا ہے اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف شہر پر جہاد کیا ہے اس زمانہ میں یہ بی بی اپنے شوہر اور بیٹے کو لے کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تھیں آپ نے بہت تعظیم کی اور اپنی چادر بچھا کر اس پر اُنکو بٹھلا دیا اور وہ سب مسلمان ہوئے۔

فائدہ۔ دیکھو باوجودیکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا بڑا علاقہ تھا۔ مگر یہ جان گئیں کہ بدون دین ایمان کے فقط اس علاقہ سے بخشش نہ ہوگی اسلئے آکر دین قبول کیا بیبیو تم اس بھروسے مت رہنا کہ ہم فلانے پیر کی اولاد میں ہیں یا ہمارا فلانا بیٹا یا پوتا عالم حافظ ہے یہ لوگ ہم کو بخشوالیں گے۔ یاد رکھو اگر تمہارے پاس خود بھی دین ہے تو یہ لوگ بھی کچھ اللہ میاں سے تمہارے واسطے کہہ سن سکتے ہیں نہیں تو ایسے علاقے کچھ بھی کام نہ آوینگے۔

(۲) حضرت اُمِّ ایمنؓ کا ذکر (۴۲)

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی اُن کے پاس ملنے جایا کرتے ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے اُنھوں نے ایک پیالے میں کوئی پینے کی چیز دی خدا جانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوقت جی نہ چاہتا تھا یا آپ کا روزہ تھا آپ نے عذر کر دیا چونکہ پالنے رکھنے کا اُنکو ناز تھا ضد باندھ کر کھڑی ہوگئیں اور بے جھجک کہہ رہی تھیں پینا پڑے گا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں بھی فرمایا کرتے کہ میری حقیقی ماں کے بعد امّ ایمن میری ماں ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کبھی کبھی اُن کی زیارت کو جایا کرتے اُنکو دیکھ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کر کے رونے لگتیں وہ دونوں صاحب بھی رونے لگتے۔

فائدہ دیکھو کیسی بزرگی کی بات ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس جاویں ایسے بڑے بڑے صحابہ اُن کی مدارات کریں یہ بزرگی اس وجہ سے تھی کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور دین میں کامل تھیں۔ بیبیو اب حضرت

۱؎ از عجائب القصص ۱۲ ۲؎ از مسلم ونودی ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت یہی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی خدمت کرو اور عورتوں کو نیک باتیں بتلاؤ ان کو دین سکھاؤ اپنی اولاد کو نیکی کی تعلیم دو اور خود بھی دین میں مضبوط ہو انشاء اللہ تعالیٰ تم کو بھی بزرگی کا حصہ ملجاوے گا اور زیارت سے یُوں مت سمجھ جاؤ کہ یہ سب زیارت کرنے والوں کے سامنے بے پردہ ہو جاتی ہوں گی کسی کے پاس ارادہ کر کے جانا اور پاس بیٹھنا اگرچہ درمیان میں پردہ بھی ہوا اور اچھی اچھی باتیں کہنا سننا بس یہی زیارت ہے۔

(۴۳) **حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا کا ذکر** (۳)

یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ہیں اور ایک صحابی ہیں ابو طلحہ اُن کی یہ بیوی ہیں اور ایک صحابی ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ جو ہمارے حضرت کے خاص خدمت گذار ہیں اُن کی یہ ماں ہیں اور ایک طرح سے ہمارے حضرت کی خالہ ہیں اور ان کے ایک بھائی تھے صحابی رضی اللہ عنہ وہ ایک لڑائی میں حضرت کے ساتھ شہید ہوگئے تھے ان سب باتوں کے سبب ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بہت خاطر کرتے تھے اور کبھی کبھی اُن کے گھر تشریف لیجایا کرتے اور حضرت نے اُن کو جنت میں بھی دیکھا تھا اور اُن کا ایک عجیب قصہ آیا ہے کہ اُن کا ایک بچہ تھا وہ بیمار ہوگیا اور ایک دن مر گیا رات کا وقت تھا اب اُن کا صبر دیکھو یہ خیال کیا کہ اگر خاوند کو خبر کروں گی ساری رات بے چین ہوں گے کھانا دانہ نہ کھاوینگے بس چپ ہو کر بیٹھ رہیں آئے خاوند اور پوچھا بچہ کیسا ہے کہنے لگیں آرام ہے اور جھوٹ بھی نہیں کہا مسلمان کے واسطے اس سے بڑھ کر کیا آرام ہوگا کہ اپنے اصلی ٹھکانے چلا جاوے وہ سمجھے نہیں غرض اُن کے سامنے کھانا لا کر رکھا اُنھوں نے کھانا کھایا پھر اُنکو ان کی طرف خواہش ہوئی خدا کی بندی نے اس سے بھی عذر نہیں کیا جب ساری باتوں سے فراغت ہو چکی تو خاوند سے پوچھتی ہیں کہ اگر کوئی کسی کو مانگی چیز دے اور پھر اپنی چیز مانگنے لگے تو انکار کرنے کا کچھ حق حاصل ہے انہوں نے کہا نہیں کہنے لگیں تو پھر بچہ کو صبر کرو وہ بڑے خفا ہوئے کہ مجھ کو جب ہی کیوں نہ خبر کی اُنہوں نے یہ سارا قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر بیان کیا آپ نے اُن کے لئے دُعا کی خدا کی قدرت اُسی رات حمل رہ گیا اور بچہ پیدا ہوا عبد اللہ اسکا نام رکھا گیا اور یہ عبد اللہ عالم ہوئے اور اُنکی اولاد میں بڑے بڑے عالم ہوئے فائدہ۔ بیبیو صبر ان سے سیکھو اور خاوند کو آرام پہنچانے کا سبق ان سے لو اور یہ جو مانگی ہوئی چیز کی مثال دی کیسی اچھی اور سچی بات ہے اگر آدمی اتنی بات سمجھ لے تو کبھی بے صبری نہ کرے دیکھو اس صبر کی برکت کہ اللہ میاں نے اس بچے کا عوض کتنی جلدی دیا اور کیسا برکت کا عوض دیا جس کی نسل میں عالم فاضل ہوئے۔

(۴۴) ## حضرت اُمِّ حرام رضؓ کا ذکر (۴)

یہ بھی صحابیہؓ ہیں اور حضرت اُم سلیمؓ جن کا ذکر ابھی گذرا ہے اُن کی بہن ہیں یہ بھی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی طرح کی خالہ ہیں اُن کے یہاں بھی حضرت تشریف لیجایا کرتے تھے ایک بار آپ نے اُن کے گھر کھانا کھایا پھر نیند آگئی سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے اُنہوں نے وجہ پوچھی آپ نے فرمایا کہ میں نے اسوقت خواب میں اپنی اُمت کے لوگوں کو دیکھا کہ جہاد کے لئے جہاز میں سوار ہوئے جا رہے ہیں اور سامان لباس میں امیر اور بادشاہ معلوم ہوتے ہیں اُنہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دُعا کیجئے خدائے تعالےٰ مجھ کو بھی اُن میں سے کر دے آپ نے دُعا فرما دی پھر آپ کو نیند آ گئی تو اُسی طرح پھر ہنستے ہوئے اُٹھے اور اسی طرح کا خواب پھر بیان کیا اس خواب میں اسی طرح کے اور آدمی نظر آئے تھے اُنہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دُعا کر دیجئے اللہ تعالیٰ مجھ کو اُن میں سے کر دے آپ نے فرمایا کہ تم پہلوں میں سے ہو چنانچہ اُن کے شوہر جن کا نام عبادہ تھا، دریا کے سفر کے جہاد میں گئے یہ بھی ساتھ گئیں جب دریا سے اُتریں یہ کسی جانور پر سوار ہونے لگیں اس نے شوخی کی یہ گر گئیں اور جان بحق ہوئیں۔

فائدہ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا قبول ہو گئی کیونکہ جب تک گھر لوٹ کر نہ آوے وہ سفر جہاد ہی کا رہتا ہے اور جہاد کے سفر میں چاہے کسی مرجاوے اس میں شہید ہی کا ثواب ملتا ہے دیکھو کیسی دیندار تھیں کہ ثواب حاصل کرنے کے شوق میں جان کی بھی محبت نہیں کی خود دعا کرائی کہ مجھ کو یہ دولت ملے بیبیو تم بھی اس کا خیال رکھو اور دین کا کام کرنے میں اگر تھوڑی بہت تکلیف ہوا کرے اس سے گھبرایا مت کرو۔ آخر ثواب بھی تو تم ہی لوگی۔

(۴۵) ## حضرت اُمِّ عبد رضؓ کا ذکر (۵)

ایک صحابی ہیں بہت بڑے حضرت عبد اللہ ابنِ مسعودؓ یہ بی بی اُن کی ماں ہیں اور خود بھی صحابیہ ہیں ان کو ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے کاموں میں ایسا دخل تھا کہ دیکھنے والے یوں سمجھتے تھے کہ یہ بھی گھر والوں میں ہی ہیں۔

فائدہ۔ اس قدر خصوصیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے گھر میں یہ فقط دین کی بدولت تھی بیبیو اگر دین کو سنوار دو گی تم کو بھی قیامت میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیکی نصیب ہوگی۔

(۴۶) ## حضرت ابو ذر غفاریؓ کی والدہ کا ذکر (۶)

یہ ایک صحابی ہیں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کی خبر مشہور ہوئی اور کافروں نے جھٹلایا تو یہ بزرگ اپنے وطن سے

مکہ میں اس بات کی تحقیق کرنے کو آئے تھے۔ یہاں کا حال دیکھ بھال کر مسلمان ہوگئے جب لوٹ کر اپنے گھر گئے ان کی ماں نے سارا قصہ سنا کہنے لگیں مجھکو تمہارے دین سے کوئی انکار نہیں میں بھی مسلمان ہوتی ہوں۔

فائدہ۔ دیکھو طبیعت کی پاکی یہ ہے کہ جب سچی بات معلوم ہوگئی اسکے ماننے میں باپ دادا کے طریقہ کا خیال نہیں کیا بیبیو تم کو بھی جب شرع کی بات معلوم ہوجایا کرے اسکے مقابلہ میں خاندانی رسموں کا نام مت لیا کرو بس خوشی خوشی دین کی بات مان لیا کرو اور اسی کا برتاؤ کیا کرو۔

(۴۷) حضرت ابو ہریرہؓ کی ماں کا ذکر (۷)

یہ ایک صحابی ہیں اپنی ماں کو دین قبول کرنے کے واسطے سمجھایا کرتے ایک دفعہ ماں نے دین ایمان کو کوئی ایسی بات کہدی کہ ان کو بڑا صدمہ ہوا یہ روتے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ حضرت میری ماں کے واسطے دعا کیجئے کہ خدا اسکو ہدایت کرے آپ نے دعا کی کہ اے اللہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت کر یہ خوش خوش گھر پہنچے تو دروازہ بند تھا اور پانی گرنے کی آواز آرہی تھی جیسے کوئی نہاتا ہو ان کے آنے کی آہٹ سنکر ماں نے پکار کر کہا کہ وہاں ہی رہیو نہا دھو کر کواڑ کھولے اور کہا۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ ان کا مارے خوشی کے یہ حال ہوگیا کہ بے اختیار رونا شروع کیا اور اسی حال میں جا کر سارا قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اللہ تعالٰے کا شکر کیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ اللہ میاں سے دعا کیجئے کہ مسلمانوں سے ہم ماں بیٹوں کو محبت ہوجاوے اور مسلمانوں کو ہم دونوں سے محبت ہوجاوے آپ نے دعا فرمادی۔

فائدہ۔ دیکھو نیک اولاد سے کتنا بڑا فائدہ ہے بیبیو اپنے بچوں کو بھی دین کا علم سکھاؤ ان سے تمہارا دین بھی سنورے گا۔

(۴۸) حضرت اسماء بنت عمیسؓ کا ذکر (۸)

یہ بی بی صحابی ہیں جب مکہ میں کافروں نے مسلمانوں کو بہت ستایا اس وقت بہت مسلمان ملک حبشہ کو چلے گئے تھے ان میں یہ بھی تھیں پھر جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لے آئے تو وہ سب مسلمان مدینہ آگئے تھے ان میں یہ بھی تھیں آپ نے ان کو خوشخبری دی تھی کہ تم نے دو ہجرتیں کی ہیں تم کو بہت ثواب ہوگا۔

فائدہ۔ دیکھو دین کے واسطے کس طرح گھر سے بے گھر ہوئیں تب تو ثواب لوٹے بیبیو اگر دین کے واسطے کچھ محنت مصیبت اٹھانا پڑے اٹھا لیا کرو

(۴۹) حضرت حذیفہؓ کی والدہ کا ذکر (۹)

حضرت حذیفہ صحابی ہیں یہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے ایک بار مجھ سے پوچھا تم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے

ہوئے کتنے دن ہوئے میں نے بتلایا اتنے دن ہوئے مجھ کو بُرا بھلا کہا میں نے کہا اب جاؤں گا اور مغرب آپ ہی کے ساتھ پڑھوں گا اور آپ سے عرض کروں گا کہ میرے لئے اور تمہارے لئے بخشش کی دُعا کریں چنانچہ میں گیا اور مغرب پڑھی عشا پڑھی جب عشاء پڑھ کر آپ چلے میں ساتھ ہو لیا۔ میری آواز سنکر فرمایا حذیفہ ہے میں نے کہا جی ہاں فرمایا کیا کام ہے اللہ تمہاری اور تمہاری ماں کی بخشش کریں۔

فائدہ۔ دیکھو کیسی اچھی بی بی تھیں اپنی اولاد کے لئے ان باتوں کا بھی خیال رکھتی تھیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے یا نہیں، بیبیو تم بھی اپنی اولاد کو تاکید رکھا کرو کہ بزرگوں کے پاس جا کر بیٹھا کریں ان سے دین کی باتیں سیکھا کریں اچھی صحبت کی برکت حاصل کیا کریں

حضرت فاطمہ بنت خطابؓ کا ذکر

(۵۰) (۱۰)

یہ حضرت عمرؓ کی بہن ہیں، حضرت عمرؓ سے پہلے مسلمان ہو چکی ہیں اُن کے خاوند بھی سعید بن زید مسلمان ہو چکے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسوقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے، یہ دونوں حضرت عمرؓ کے ڈر کے مارے اپنا اسلام پوشیدہ رکھتے تھے، ایک دفعہ اُن کے قرآن پڑھنے کی آواز حضرت عمرؓ نے سن لی اور اُن دونوں کے ساتھ بڑی سختی کی لیکن بہنوئی تو بھلا مرد تھے ہمت ان بی بی کی دیکھو کہ صاف کہا کہ بیشک ہم مسلمان ہیں اور قرآن پڑھ رہے تھے چاہے مارو چاہے چھوڑو، حضرت عمرؓ نے کہا مجھ کو بھی قرآن دکھلاؤ، بس قرآن کا دیکھنا تھا اور اس کا سننا تھا فوراً ایمان کا نور اُن کے دل میں داخل ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے

فائدہ۔ بیبیو! تم کو بھی دین اور شرع کی باتوں میں ایسی ہی مضبوطی چاہیئے یہ نہیں کہ ذرا سے روپے کے واسطے شرع کے خلاف کر لیا برادری کنبے کے خیال سے شرع کے خلاف رسمیں کر لیں اور جو بات بھی شرع کے خلاف ہو کسی طرح اس کے پاس مت جاؤ۔

ایک انصاری عورت کا ذکر

(۵۱) (۱۱)

ابن اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُحد کی لڑائی میں ایک انصاری بی بی کا خاوند اور باپ بھائی سب شہید ہو گئے جب اُس نے سنا تو اوّل پوچھا کہ یہ بتلاؤ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں لوگوں نے کہا خیریت سے ہیں، کہنے لگیں جب آپ صحیح سلامت ہیں پھر کسی کا کیا غم۔

فائدہ۔ سبحان اللہ حضرت کے ساتھ کیسی محبت تھی۔ بیبیو اگر تم کو حضرت کے ساتھ محبت کرنی منظور ہے تو آپ کی شرع کی پوری پوری پیروی کرو، اس سے محبت ہو جاوے گی اور محبت کی وجہ سے بہشت میں حضرتؐ کے پاس درجہ ملے گا۔

(۵۲) حضرت اُمِّ فضل لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کا ذکر (۱۲)

یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی ہیں اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بی بی اور عبد اللہ بن عباس کی ماں ہیں قرآن میں جو آیا ہے کہ جو مسلمان کافروں کے ملک میں رہنے سے خدا کی عبادت نہ کر سکے اُسکو چاہیئے کہ اُس ملک کو چھوڑ کر کہیں اور جا بسے اگر ایسا نہ کرے گا تو اسکو بہت گناہ ہوگا البتہ بچے اور عورتیں جن کو دوسری جگہ کا رستہ معلوم نہ اتنی دلیری اور ہمت وہ معاف ہیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُن ہی کم ہمتوں میں میں اور میری ماں ہیں وہ عورت تھیں اور میں بچہ تھا۔

فائدہ۔ دیکھو یہ اُن کی نیت کی خوبی تھی کہ دل سے کافروں میں رہنا پسند نہ تھا لیکن لاچار تھیں اسواسطے اللہ میاں کی اُن پر رحمت ہوگئی کہ گناہ سے بچالیا، بیبیو تم بھی دل سے ہمیشہ دین کے موافق عمل کرنیکی پکی نیت رکھا کرو پھر تمہاری لاچاری کے معاف ہونیکی اُمید ہے اور جو دل ہی سے دین کی بات کا ارادہ نہ کیا تو پھر گناہ سے نہیں بچ سکتیں۔

(۵۳) حضرت اُمِّ سلیط رضی اللہ عنہا کا ذکر (۱۳)

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ کی بیبیوں کو کچھ چادریں تقسیم کر رہے تھے ایک چادر رہ گئی آپ نے لوگوں سے صلاح پوچھی کہ بتلاؤ کس کو دوں، لوگوں نے کہا حضرت علی کی بیٹی ام کلثوم جو آپکے نکاح میں ہیں ان کو دے دیجئے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ ام سلیط کا حق ہے یہ بی بی انصار میں کی ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اُحد کی لڑائی میں اُن کا حال یہ تھا کہ پانی کی مشکیں ڈھو ڈھو کر بھرتی تھیں مسلمانوں کے پینے کھانے کے واسطے، اسی طرح ایک بی بی تھیں خولہ، وہ تو لڑائی میں تلوار لے کر لڑتی تھیں

فائدہ۔ دیکھو خدا کے کام میں کیسی ہمت کی تھیں جب ہی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اتنی قدر کی۔ اب کم ہمتوں کا یہ حال ہے کہ نماز بھی پانچ وقت کی ٹھیک نہیں پڑھی جاتی۔

(۵۴) حضرت ہالہ بنت خُویلد رضی اللہ عنہا کا ذکر (۱۴)

یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں یہ ایک بار حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور دروازے سے باہر کھڑے ہو کر آنے کی اجازت چاہی چونکہ آواز اپنی بہن کی سی تھی اسواسطے آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا خیال آکر چونک سے گئے اور فرمانے لگے اے اللہ یہ ہالہ ہو۔

فائدہ۔ اس دعا سے معلوم ہوا کہ آپ کو اُن سے محبت تھی یوں تو سالی کا رشتہ بھی ہے مگر بڑی وجہ آپ کی محبت کی صرف

دینداری ہے بیبیو دیندار بن جاؤ تم کو بھی اللہ اور رسول چاہنے لگیں۔

(۱۵) حضرت ہند بنت عتبہؓ کا ذکر (۵۵)

حضرت معاویہؓ جو ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سالے ہیں یہ اُن کی ماں ہیں اُنہوں نے ایک بار ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مسلمان ہونے سے پہلے میرا یہ حال تھا کہ آپ سے زیادہ کسی کی ذلت نہ چاہتی تھی اور اب یہ حال ہے کہ آپ سے زیادہ کسی کی عزت نہیں چاہتی آپ نے فرمایا میرا بھی یہی حال ہے۔

فائدہ۔ اس سے ایک تو اُن کا سچا ہونا معلوم ہوا دوسرے یہ معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُن کو محبت تھی اور حضرتؐ کو اُن کے ساتھ محبت تھی بیبیو تم بھی سچ بولا کرو، اور حضرت سے محبت رکھو اور ایسے کام کرو کہ حضرتؐ کو تم سے محبت ہو جاوے۔

(۱۶) حضرت اُمِّ خالدؓ کا ذکر (۵۶)

جب لوگ حبشہ کو ہجرت کر کے گئے تھے اُن میں یہ بھی تھیں اُس زمانہ میں بچی تھیں وہاں سے لوٹ کر جب مدینہ کو آئیں تو اُن کے باپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور یہ بھی ساتھ آئیں ایک زرد کرتہ پہنے ہوئے تھیں آپ کے پاس ایک چھوٹی سی چادر بوٹے دار رکھی تھی آپؐ نے اُن کو اڑھا دی اور فرمایا بڑی اچھی ہے بڑی اچھی ہے پھر یہ دُعا کی کہ گھس گھس پرانی ہو، اس دُعا کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ تمہاری بڑی عمر ہو۔ لوگوں کا بیان ہے کہ جتنی عمر اُن کی ہوئی ہم نے کسی عورت کی نہیں سُنی لوگوں میں چرچا ہوا کرتا تھا کہ فلانی بی بی کی اتنی زیادہ عمر ہے یہ بچی تو تھیں ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہرِ نبوت سے کھیلنے لگیں باپ نے ڈانٹا۔ آپ نے فرمایا رہنے دو کیا ڈر ہے،

فائدہ۔ بڑی خوش قسمت تھیں بیبیو دین کی چادر بھی نبی کی چادر ہے، جیسا کہ قرآن میں پرہیزگاری کو لباس فرمایا ہے اگر اس دولت کو لینا چاہتی ہو تو دین اور پرہیزگاری اختیار کرو۔

(۱۷) حضرت صفیہؓ کا ذکر (۵۷)

یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی ہیں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ اُحد کی لڑائی میں شہید ہو گئے آپ نے یہ فرمایا کہ مجھکو صفیہؓ کے صدمہ کا خیال ہے ورنہ حمزہؓ کو دفن نہ کرتا، درندے کھا جاتے اور قیامت میں درندوں کے پیٹ میں سے ان کا حشر ہوتا۔

فائدہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کو ان کا بہت خیال تھا کہ اپنے ارادے کو ان کی خاطر سے چھوڑ دیا۔ بیبیو یہ خیال ان کی دینداری کی وجہ سے تھا تم بھی دیندار بنو، تاکہ تم بھی اس لائق ہو جاؤ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تم سے بھی راضی رہیں۔

(۵۸) حضرت ابو الہیثمؓ کی بی بی کا ذکر (۱۸)

یہ ایک صحابی ہیں ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے حال پر ایسی مہربانی تھی کہ ایک بار آپ پر فاقہ تھا، جب بھوک کی بہت شدت ہوئی آپ ان کے گھر بے تکلف تشریف لے گئے میاں تو گھر تھے نہیں میٹھا پانی لینے گئے تھے ان بی بی نے آپ کی بہت خاطر کی۔ پھر میاں بھی آگئے تھے وہ اور بھی زیادہ خوش ہوئے اور سامان دعوت کیا۔

فائدہ۔ اگر ان بی بی کے اخلاص پر آپ کو اطمینان نہ ہوتا تو جیسے میاں گھر نہ تھے آپ لوٹ آتے معلوم ہوا کہ آپ جانتے تھے کہ یہ بھی خوب خوش ہیں کسی کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے خوش ہونا اور پیغمبر کا کسی کو اچھا سمجھنا یہ تھوڑی بزرگی نہیں ہے۔ بیبیو حضرت اس وقت مہمان تھے تم بھی مہمانوں کے آنے سے خوش ہوا کرو تنگ دل مت ہوا کرو۔

(۵۹) حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کا ذکر (۱۹)

یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی اور حضرت عائشہؓ کی بہن ہیں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ کو چلے ہیں جس تھیلی میں ناشتہ تھا اسکے باندھنے کو کوئی چیز نہ ملی انہوں نے فوراً اپنا کمربند بیچ سے چیر ڈالا۔ ایک ٹکڑا کمربند کیا دوسرے ٹکڑے سے ناشتہ باندھ دیا۔ فائدہ۔ ایسی محبت بڑی دیندار کو ہوتی ہے کہ اپنے ایسے کام کی چیز آپ کے آرام کے لئے ناقص کر دی، بیبیو دین کی محبت ایسی ہی چاہیئے کہ اسکے سنوارنے میں اگر دنیا بگڑ جائے کچھ پرواہ نہ کریں۔

(۶۰) حضرت ام رومانؓ کا ذکر (۲۰)

یہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ماں ہیں حضرت عائشہؓ پر ایک منافق نے تہمت لگائی تھی جس میں بعضے بھولے سیدھے مسلمان بھی شامل ہو گئے تھے اور حضرت بھی ان سے کچھ چپ چپ ہو گئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کی پاکی قرآن شریف میں اتاری اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ آیتیں پڑھ کر گھر میں سنائیں اسوقت حضرت ام رومان نے حضرت عائشہؓ کو کہا اٹھو اور حضرت کی شکر گذاری کرو اور اس سے پہلے بھی حالانکہ ان کو اپنی بیٹی کا بڑا صدمہ تھا مگر کیا ممکن ہے کہ کوئی ذراسی بات بھی ایسی کہی ہو جس سے حضرت کی شکایت ٹپکتی ہو۔

فائدہ۔ عورتوں سے ایسا تحمل اور ضبط بہت تعجب کی بات ہے ورنہ ایسے وقت میں کچھ نہ کچھ منہ سے نکل ہی جاتا ہے مثلاً یہی کہہ دیتیں کہ افسوس میری بیٹی سے بے وجہ کھنچ گئے خاص کر جب پاکی ثابت ہو گئی اس وقت تو ضرور کچھ نہ کچھ غصہ اور رنج ہوتا کہ ایسی پاک پرشتہ تھا رنج و تکرار کے وقت بیٹی کو ڈھارس مت دیا کرو اسکی طرف ہو کر سسرال والوں سے مت لڑا کرو، اس قصہ میں ایک اور بی بی کا ذکر کیا ہے جن کے بیٹے ان ہی تہمت لگانے والوں میں بھولے پن سے شامل ہو گئے تھے ان بی بی نے ایک موقع پر اپنے بیٹے ہی کو کوسا اور حضرت عائشہ رض کی طرفدار رہیں یہ بی بی ام مسطح کہلاتی ہیں دیکھو حق پرستی یہی ہوتی ہے کہ بیٹے کی بات کی پچ نہیں کی بلکہ سچی بات کی طرف رہیں اور بیٹے کو برا کہا۔

(۶۱) حضرت اُمِّ عطیہ رض کا ذکر (۲۱)

یہ بی بی صحابی ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ لڑائیوں میں گئیں اور وہاں بیماروں زخمیوں کا علاج اور مرہم پٹی کرتی تھیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر محبت تھی کہ جب کبھی آپ کا نام لیتیں تو یوں بھی ضرور کہتیں کہ "میرا باپ آپ پر قربان"۔

فائدہ۔ بیبیو! دین کے کاموں میں محنت کرو اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی محبت رکھو۔

(۶۲) حضرت بُریرہ رض کا ذکر (۲۲)

یہ ایک شخص کی لونڈی تھیں پھر ان کو حضرت عائشہ رض نے خرید کر آزاد کر دیا یہ انہی کے گھر رہتیں اور حضرت عائشہ رض اور ہمارے حضرت کی خدمت کیا کرتیں، ایک بار ان کے واسطے کہیں سے گوشت آیا تھا ہمارے حضرت نے خود مانگ کر نوش فرمایا تھا۔

فائدہ۔ حضرت کی خدمت کرنا کتنی بڑی خوش قسمتی ہے اور ان کی محبت پر حضرت کو پورا بھروسہ تھا جب ہی تو ان کی چیز کھالی اور یہ سمجھے کہ یہ خوش ہوں گی، بیبیو حضرت کی خدمت یہی ہے کہ دین کی خدمت کرو اور یہی محبت ہے حضرت کے ساتھ۔

(۶۳-۶۴-۶۵) فاطمہ بنت ابی حبیش اور حمنہ بنت جحش اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بی بی زینب کا ذکر (۲۳-۲۴-۲۵)

ان بیبیوں کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلے پوچھنے کے لئے گھر سے آنا حدیثوں میں آیا ہے اسی واسطے ہم نے تینوں کا نام ساتھ ہی لکھ دیا کہ ان کا حال ایک ہی سا ہے پہلی بی بی نے استحاضہ کا مسئلہ پوچھا دوسری بی بی ہمارے حضرت کی سالی اور حضرت زینب کی بہن ہیں انہوں نے بھی استحاضہ کا مسئلہ پوچھا تھا اور تیسری بی بی نے صدقہ دینے کا مسئلہ پوچھا تھا عبداللہ بن مسعودؓ ایک بہت بڑے صحابی ہیں یہ ان کی بی بی ہیں۔ فائدہ۔ بیبیو، دین کا شوق ایسا ہوتا ہے تم کو بھی جو مسئلہ معلوم نہ ہوا کرے

ضرور پرہیزگار عالموں سے پوچھ لیا کرو اگر کوئی شرم کی بات ہوئی ان عالموں کی بیویوں سے کہہ دیا اُنہوں نے پوچھ لیا۔ حضرت کی بیبیوں اور بیٹیوں کے بعد یہاں تک اُن پچیس۲۵ عورتوں کے ذکر ہوئے جو حضرت ﷺ کے زمانہ میں تھیں اور بھی ایسی بہت بیبیوں کے حالات کتابوں میں لکھے ہیں مگر ہم نے اتنا ہی لکھا ہے کہ کتاب بڑھ نہ جاوے آگے ان بیبیوں کا ذکر آتا ہے جو حضرت ﷺ کے بعد ہوئی ہیں۔

(۶۶) امام حافظ ابن عساکر کی اُستاد بیبیاں (۱)

یہ امام حدیث کے بڑے عالم ہیں جن اُستادوں سے انہوں نے یہ علم حاصل کیا ہے۔ ان میں اسی۸۰ سے زیادہ عورتیں ہیں

فائدہ۔ افسوس ایک زمانہ ہے کہ عورتیں دین کا علم حاصل کر کے شاگردی کے درجہ کو بھی نہیں پہنچتیں۔

(۶۷-۶۸) حفید بن زہر طبیب کی بہن اور بھانجی (۲-۳)

یہ ایک مشہور طبیب ہیں انکی بہن اور بھانجی حکمت کا علم خوب رکھتی تھیں اور ایک بادشاہ تھا خلیفہ منصور اسکے محلات کا علاج ان ہی کے سپرد تھا۔

فائدہ۔ یہ علم تو عورتوں میں سے بالکل جاتا رہا اس علم میں بھی اگر اچھی نیت ہو اور لالچ اور دغا نہ کرے، کوئی حرام دوا نہ کھلادے دین کے کاموں میں غفلت نہ کرے تو بڑا ثواب ہے اور مخلوق کا فائدہ ہے اب جاہل دائیاں عورتوں کا ستیاناس کرتی ہیں۔ اگر علم ہوتا تو یہ خرابی کیوں ہوتی جن عورتوں کے باپ بھائی میاں حکیم ہیں وہ اگر ہمت کریں تو اُن کو اس علم کا حاصل کرنا بہت آسان ہے

(۶۹) امام یزید بن ہارون کی لونڈی (۴)

یہ حدیث کے بڑے امام ہیں اخیر عمر میں نگاہ بہت کمزور ہو گئی تھی کتاب نہ دیکھ سکتے تھے اُن کی یہ لونڈی اُن کی مدد کرتی خود کتابیں دیکھ کر حدیثیں یاد کر کے اُن کو بتلا دیا کرتی۔

فائدہ۔ سبحان اللہ اُس زمانہ میں لونڈیاں باندیاں عالم ہوتی تھیں اب بیبیاں بھی اکثر جاہل ہیں خدا کے واسطے اس دھبہ کو مٹاؤ۔

(۷۰) ابن سماک کوفی کی لونڈی (۵)

یہ بزرگ اپنے زمانے کے بڑے عالم ہیں اُنہوں نے ایک دفعہ اپنی لونڈی سے پوچھا کہ میری تقریر کیسی ہے اس نے کہا تقریر تو اچھی ہے مگر عیب اتنا ہے کہ ایک بات کو بار بار کہتے ہو۔ اُنہوں نے کہا کہ میں بار بار اسلیئے کہتا ہوں کہ کم سمجھ لوگ بھی سمجھ لیں کہنے لگی جب تک کم سمجھ سمجھیں گے سمجھدار گھبرا چکیں گے۔

فائدہ ۔ کسی عالم کی تقریر میں ایسی گہری بات سمجھنا عالم ہی سے ہو سکتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لونڈی عالمہ تھی بیبیو! لونڈیوں سے تو کم مت رہو، خوب کوشش کر کے علم حاصل کرو، گھر میں کوئی مرد عالم ہو تو ہمت کر کے عربی بھی پڑھ لو، پورا مزہ علم کا اسی میں ہے تم کو تو لڑکوں سے زیادہ آسان ہے کیونکہ کمانا دھمانا نہیں اطمینان سے اسی میں لگی رہو، رہا سینا پرونا وہ ہفتوں میں سیکھ سکتی ہو ساری عمر کیوں برباد کرتی ہو۔

(۷۱) ابن جوزی کی پھوپھی (۶)

یہ بزرگ بڑے عالم ہیں ان کی پھوپی ان کو بچپن میں عالموں کے پڑھنے پڑھانے کی جگہ لیجایا کرتیں بچپن ہی سے جو علم کی باتیں کان میں پڑتی رہیں ماشاء اللہ دس برس کی عمر میں ایسے ہو گئے کہ عالموں کی طرح وعظ[1] کہنے لگے۔

فائدہ ۔ دیکھو اپنی اولاد کے واسطے علم دین سکھلانے کا کتنا بڑا خیال تھا وہ بڑی بوڑھی ہو نگی خود لے گئیں تم اتنا تو کر سکتی ہو کہ جب تک وہ دین کا علم نہ پڑھ لیں انگریزی میں مت پھنساؤ، بری صحبت سے روکو اس پر تنبیہ کرو مکتب میں مدرسے میں جانے کی تاکید کرو اب تو یہ حال ہے کہ اول تو پڑھانے کا شوق نہیں اور اگر ہے تو انگریزی کا کہ میرا بیٹا تحصیلدار ہو گا ڈپٹی ہو گا چاہے قیامت میں دوزخ میں جاوے اور ماں باپ کو بھی ساتھ لیجاوے یاد رکھو سب سے مقدم دین کا علم ہے یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

(۷۲) امام ربیعۃ الرائے کی والدہ کا ذکر (۷)

یہ بھی بڑے عالم ہوئے ہیں امام مالکؒ اور حسن بصریؒ جو آفتاب سے زیادہ مشہور ہیں وہ دونوں انہی کے شاگرد ہیں ان کے والد کا نام فروخ ہے بنی امیہ کی بادشاہی کے زمانہ میں وہ فوج میں نوکر تھے بادشاہی حکم سے وہ بہت سی لڑائیوں پر بھیجے گئے اسوقت یہ اپنی والدہ کے پیٹ میں تھے ان کو ستائیس برس اس سفر میں لگ گئے یہ پیچھے ہی پیدا ہوئے اور پیچھے ہی اتنے بڑے عالم ہوئے چلتے وقت ان کے والد نے اپنی بی بی کو تیس ہزار اشرفیاں دی تھیں ان عالی ہمت بی بی نے سب اشرفیاں ان کے پڑھانے لکھانے میں خرچ کر دیں جب ان کے باپ ستائیس برس پیچھے لوٹ کر آئے تو بی بی سے اشرفیوں کو پوچھا انہوں نے کہا کہ سب حفاظت سے رکھی ہیں اس عرصہ میں حضرت ربیعہ مسجد میں جا کر حدیث سنانے میں مشغول ہوئے۔ فروخ نے جو یہ تماشا اپنی آنکھ سے دیکھا کہ میرا بیٹا ایک جہان کا پیشوا ہو رہا ہے مارے خوشی کے پھولے نہ سمائے، جب گھر لوٹ کر آئے بی بی نے پوچھا بتلاؤ تیس ہزار اشرفیاں زیادہ اچھی ہیں یا یہ نعمت وہ بولے اشرفیوں کی کیا حقیقت ہے جب انہوں نے کہا کہ میں نے وہ اشرفیاں اسی نعمت کے حاصل کرنے میں خرچ کر ڈالیں انہوں نے نہایت خوش ہو کر کہا کہ خدا کی قسم تو نے اشرفیاں ضائع نہیں کیں۔

فائدہ ۔ دیکھا کیسی بیبیاں تھیں علم دین کی کیسی قدر جانتی تھیں کہ تیس ہزار اشرفیاں اپنے بیٹے کے علم حاصل کرنے میں خرچ کر ڈالیں۔

[1] وعظ میں ان کو بڑا کمال تھا اور بیس ہزار کافر ان کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ۱۲ محشی

بیبیو تم بھی خرچ کی پرواہ مت کرنا جس طرح ہو اولاد کو علم دین حاصل کرانا۔

(۷۳-۷۴) امام بُخاری کی والدہ اور بہن کا ذکر (۸-۹)

امام بخاری کے برابر حدیث کا کوئی عالم نہیں ہوا اُن کی عمر چودہ سال کی تھی جب اُنہوں نے علم حاصل کرنے کو سفر کیا تو اُن کی والدہ اور بہن خرچ کی ذمہ دار تھیں۔

فائدہ۔ بھلا ماں تو ویسے بھی خرچ دیا کرتی ہے مگر بہن جس کا رشتہ ذمہ داری کا نہیں ہے ان کو کیا غرض تھی معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں بیبیوں میں علم دین کا نام لیا اور یہ اپنا مال و متاع قربان کرنے کو تیار ہو گئیں، بیبیو تم کو بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے

(۷۵) قاضی زادہ رومی کی بہن (۱۰)

یہ ایک بڑے مشہور فاضل ہیں جب یہ روم کے اُستادوں سے علم حاصل کر چکے تو ان کو باہر کے عالموں سے علم حاصل کرنے کا شوق ہوا اور چپکے چپکے سفر کا سامان کرنا شروع کیا۔ انکی بہن کو معلوم ہوا تو اپنا بہت سا زیور اپنے بھائی کے سامان میں چھپا کر رکھ دیا اور خود اُن سے بھی نہیں کہا۔ **فائدہ**۔ کیسی اچھی بیبیاں تھیں نام سے کوئی غرض نہ تھی یُوں چاہتی تھیں کہ کسی طرح علم قائم رہے، بیبیو علم کے قائم رکھنے کی مدد کرنا بڑا ثواب ہے جو دین کے مدرسے ہیں جس قدر آسانی سے بن ممکن ہو ضرور خیال رکھو حضرتؐ کے زمانے کی بیبیوں کے بعد یہ اُن عورتوں کے قصے بیان ہوئے جن کو علم حاصل کرنے کا شوق تھا اب اُن بیبیوں کا حال لکھا جاتا ہے۔ جن کا دل فقیری کی طرف تھا۔

(۷۶) حضرت معاذہ عدویہ کا ذکر (۱)

اُن کا عجیب حال تھا جب دن آتا، کہتیں شاید یہ وہ دن ہے جس میں مر جاؤں اور شام تک نہ سوتیں کہ کہیں موت کے وقت خدا کی یاد سے غافل نہ مروں اسی طرح جب رات آتی تو صبح تک نہ سوتیں اور یہی کہتیں اگر نیند کا زور ہوتا تو گھر میں دَوڑی پھرتیں اور نفس کو کہتیں کہ نیند کا وقت آگے آتا ہے مطلب یہ تھا کہ مر کر پھر قیامت تک سوئیو، رات دن میں چھ سو نفلیں پڑھا کرتیں کبھی آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھاتیں جب سے اُن کے شوہر مر گئے پھر بستر پر نہیں لیٹیں یہ حضرت عائشہؓ سے ملی ہیں اور اُن سے حدیثیں سُنی ہیں

فائدہ۔ بیبیو! خدا کی محبت اور یاد ایسی ہوتی ہے ذرا آنکھیں کھولو۔

(۷۷) حضرت رابعہ عدویہ کا ذکر (۲)

یہ بہت رویا کرتیں اگر دوزخ کا ذکر سن لیتی تھیں تو غش آجاتا کوئی کچھ دیتا تو پھیر دیتیں اور کہہ دیتیں کہ مجھ کو دُنیا نہیں چاہیئے

اسّی برس کی عمر میں یہ حال ہو گیا تھا کہ چلنے میں معلوم ہوتا تھا کہ اب گریں کفن ہمیشہ اپنے سامنے رکھتیں سجدے کی جگہ آنسوؤں سے تر ہو جاتی اور اُن کی عجیب و غریب باتیں مشہور ہیں اور ان کو رابعہ بصریہ بھی کہتے ہیں۔

فائدہ۔ بیبیو کچھ تو خدا کا خوف اور موت کی یاد تم بھی اپنے دل میں پیدا کرو دیکھو آخر یہ بھی تو عورت ہی تھیں۔

(۷۸) حضرت ماجدہ قرشیہ کا ذکر (۳)

یہ کہا کرتیں کہ جو قدم رکھتی ہوں یہ سمجھتی ہوں کہ بس اسکے بعد موت ہے اور فرمایا کرتیں تعجب ہے دنیا کے رہنے والوں کو کوچ کی خبر دے دی ہے اور پھر ایسے غافل ہیں جیسے کسی نے کوچ کی خبر سُنی نہیں ہے یہیں رہینگے اور فرماتیں کوئی نعمت جنت کی اور خدا تعالیٰ کی رضامندی کی بے محنت نہیں ملتی۔

فائدہ۔ بیبیو کیسے کام کی نصیحتیں ہیں اپنے دل پر انکو جماؤ اور برتو۔

(۷۹) حضرت عائشہ بنت جعفر صادق کا ذکر (۴)

ان کا رتبہ ناز کا تھا یہ یُوں کہا کرتیں اگر مجھ کو دوزخ میں ڈالا میں سب سے کہدونگی کہ میں اللہ کو ایک مانتی تھی پھر مجھ کو عذاب دیا ۱۴۵ھ میں ان کا انتقال ہوا اور باب قرافہ مصر میں مزار ہے۔

فائدہ۔ بیبیو یہ رتبہ کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے اور جن کو ہوا ہے پوری تابعداری کی برکت سے ہوا ہے اسکو اختیار کرو اور یاد رکھو کہ اللہ کو ایک ماننا پورا پورا یہ ہے کہ نہ اور کسی کو پوجے نہ کسی سے اُمید رکھے نہ کسی سے ڈرے نہ کسی کے خوش کرنے کا خیال ہو نہ کسی کے ناراض ہونے کی پروا ہو کوئی اچھا کہے خوش نہ ہو کوئی بُرا کہے غم نہ کرے کوئی ستاوے تو اس پر نگاہ نہ کرے یوں سمجھے کہ اللہ کو یونہی منظور تھا میں بندہ ہوں ہر حال میں راضی رہنا چاہیئے تو جو شخص اس طرح خدا کو ایک مانے گا اسکو دوزخ سے کیا علاقہ یہ مطلب تھا اُن بی بی کا گویا اللہ کے اس طرح ایک ماننے کی برکت اور بزرگی بیان کرتی تھیں۔

(۸۰) رباح قیسی کی بی بی کا ذکر (۵)

یہ ساری رات عبادت کرتیں جب ایک پہر رات گذر جاتی تو شوہر سے کہتیں کہ اُٹھو اگر وہ نہ اُٹھتے تو پھر تھوڑی دیر کے بعد اُن کو اُٹھاتیں پھر آخر شب میں کہتیں اے رباح اُٹھو رات گذرتی ہے اور تم سوتے ہو کبھی زمین سے تنکا اٹھا کر کہتیں کہ خدا کی قسم دنیا میرے نزدیک اس سے بھی زیادہ بے قدر ہے عشاء کی نماز پڑھ کر زینت کے کپڑے پہن کر خاوند سے پوچھتیں کہ تم کو کچھ خواہش ہے اگر وہ انکار کر دیتے تو وہ کپڑے اُتار کر رکھ دیتیں اور صبح تک نفلوں میں مشغول رہتیں۔ فائدہ۔ بیبیو تم نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ کی کیسی عبادت

کرتی تھیں اور ساتھ ہی خاوند کا کتنا حق ادا کرتی تھیں اور خاوند کو دین کی رغبت بھی دیتی تھیں یہ ساری باتیں کرنے کی ہیں۔

(۸۱) حضرت فاطمہ نیشاپوری کا ذکر (۶)

ایک بزرگ ہیں بڑے کامل ذوالنون مصری وہ فرماتے ہیں کہ ان بی بی سے مجھ کو فیض ہوا ہے وہ فرمایا کرتیں جو شخص اللہ تعالیٰ کا ہر وقت دھیان نہیں رکھتا وہ گناہ کے ہر میدان میں جاگرتا ہے جو منہ میں آیا بک ڈالتا ہے اور جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھتا ہے وہ فضول باتوں سے گونگا ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ سے شرم و حیا کرنے لگتا ہے۔ اور حضرت ابو یزیدؒ کہتے ہیں کہ میں نے فاطمہؒ کے برابر کوئی عورت نہیں دیکھی میں اُنکو جس جگہ کی جو خبر دی وہ اُنکو پہلے ہی معلوم ہو جاتی تھی عمرہ[1] کے رستے میں مکہ معظمہ میں ۲۲۳ھ میں اُن کا انتقال ہوا۔

فائدہ۔ دیکھو دھیان رکھنے کی کیا اچھی بات کہی اگر اسی کو نباہ لو تو سارے گناہوں سے بچ جاؤ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان بی بی کو کشف ہوتا تھا اگرچہ یہ کوئی بڑا رتبہ نہیں ہے لیکن اگر اچھے آدمی کو ہو تو اچھی بات ہے۔

(۸۲) حضرت رابعہ شامیہ بنت اسماعیل کا ذکر (۷)

یہ ساری رات عبادت کرتیں اور ہمیشہ روزہ رکھتیں اور فرماتیں کہ جب اذان سنتی ہوں قیامت کے دن کا پکارنے والا فرشتہ یاد آجاتا ہے اور جب گرمی کو دیکھتی ہوں تو قیامت کی گرمی یاد آجاتی ہے، اور اُن کے خاوند بھی بڑے بزرگ ہیں ابن ابی الحواری اُن سے کہتیں مجھ کو تمہارے ساتھ بھائیوں کی سی محبت ہے مطلب یہ کہ میرے نفس کو خواہش نہیں ہے اور فرماتیں کہ جب کوئی عبادت میں لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے عیبوں کی اسکو خبر دیتے ہیں اور جب اسکو اپنے عیبوں کی خبر ہو جاتی ہے پھر وہ دوسروں کے عیبوں کو نہیں دیکھتا اور فرماتیں کہ میں جنات کو آتے جاتے دیکھتی ہوں اور مجھ کو حوریں نظر آتی ہیں۔

فائدہ۔ بیبیو عبادت اسکو کہتے ہیں اور دیکھو تم جو دوسروں کے عیبوں کا ہر وقت دھندا رکھتی ہو اسکا کیا اچھا علاج بتلایا کہ اپنے عیبوں کو دیکھا کرو پھر کسی کا عیب نظر ہی نہ آوے گا اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کو کشف بھی ہوتا تھا کشف کا حال اُوپر کے قصہ میں آگیا ہے

(۸۳) حضرت اُمّ ہارون کا ذکر (۸)

اُن پر خدا کا خوف بہت غالب تھا اور بہت عبادت کرتیں اور روکھی روٹی کھایا کرتیں اور فرماتیں کہ رات کے آنے سے میرا دل خوش ہوتا ہے اور جب دن ہوتا ہے غمگین ہوتی ہوں ساری رات جاگتیں اور تیس[2] برس سر میں تیل نہیں ڈالا مگر جب سر کھولتیں تو بال صاف اور چکنے ہوتے تھے ایک دفعہ باہر نکلیں کسی شخص نے خدا جانے کس کو کہا ہو گا کہ پکڑو ان کو قیامت کا دن یاد آگیا

[1] عمرہ حج کے ساتھ ہوتا ہے۔ حج فرض اور عمرہ سنت ہے ۱۲ محشی

اور بیہوش ہو کر گر گئیں ایک دفعہ جنگل میں سامنے سے شیر آگیا آپ نے فرمایا کہ اگر میں تیرا رزق ہوں تو مجھ کو کھالے وہ پیٹھ پھیر کر چل دیا۔

فائدہ ۔ سبحان اللہ خدا کی یاد میں کیسی چور تھیں اور خدا سے کس قدر ڈرتی تھیں اور شیر کی بات اُن کی کرامت ہے جیسا ہم نے کشف کا حال لکھا ہے وہی کرامت کا سمجھو بیبیو تم بھی خدا کی یاد اور خدا کا خوف دل میں پیدا کرو آخر قیامت بھی آنیوالی ہے کچھ سامان کر رکھو۔

(۸۴) حبیب عجمی کی بیوی حضرت عمرہ کا ذکر (۹)

یہ ساری رات عبادت کرتیں جب اخیر رات ہوتی تو خاوند سے کہتیں قافلہ آگے چل دیا تم پیچھے سوتے رہ گئے ایک بار اُنکی آنکھ دُکھنے آئی کسی نے پُوچھا کہنے لگیں میرے دل کا درد اس سے بھی زیادہ ہے۔

فائدہ ۔ بیبیو خدا کی محبت کا ایسا درد پیدا کرو کہ سب درد اسکے سامنے ہلکے ہو جاویں۔

(۸۵) حضرت امۃ الجلیل کا ذکر (۱۰)

یہ بڑی عابد زاہد تھیں ایک بار کئی بزرگوں میں گفتگو ہوئی کہ ولی کیسا ہوتا ہے سب نے کہا کہ آؤ امۃ الجلیل سے چل کر پوچھیں غرض اُن سے پُوچھا فرمایا ولی کی کوئی گھڑی ایسی نہیں ہوتی جسمیں اسکو خدا کے سوا کوئی اور دھندا ہو جو کوئی اسکو دُوسرا دھندا بتلادے وہ جھوٹا ہے

فائدہ ۔ کیسی شان کی بی بی تھیں کہ بزرگ مرد اُن سے ایسی باتیں پوچھتے تھے اور اُنہوں نے کیسی اچھی پہچان بتلائی، بیبیو تم بھی اسکی حرص کرو اور اپنے سارے دھندوں سے زیادہ خدا کی یاد کا دھندا کرو۔

(۸۶) حضرت عبیدہ بنت کلاب کا ذکر (۱۱)

مالک ابن دینار ایک بڑے کامل بزرگ ہیں یہ بی بی اُن کی خدمت میں آتی جاتی تھیں بعضے بزرگ اِن کا رتبہ رابعہ بصریہ سے زیادہ بتلاتے ہیں ایک شخص کو کہتے سُنا کہ آدمی پُورا متقی جب ہی ہوتا ہے کہ جب اسکے نزدیک خدا کے پاس جانا سب چیزوں سے پیارا ہو جاوے یہ سُنکر غش کھا کر گر پڑیں۔

فائدہ ۔ خدا کے پاس جانے کا کیسا شوق تھا کہ ذکر سُن کر غش آگیا اب یہ حال ہے کہ موت کا نام سُننا پسند نہیں اسکی وجہ صرف دُنیا کی محبت ہے کہ جانے کو جی نہیں چاہتا اِسکو دل سے نکالو جب خدا کے یہاں جانے کو جی چاہے گا۔

(۸۷) حضرت عفیرہ عابدہ کا ذکر (۱۲)

ایک روز بہت سے عابد لوگ اُن کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے لئے دُعا کیجئے آپ نے فرمایا کہ میں اتنی گنہگار ہوں کہ اگر گناہ

کرنے کی سزا میں آدمی گونگا ہوجایا کرتا تو میں بات بھی نہ کرسکتی یعنی گونگی ہوجاتی لیکن دُعا کرنا سنت ہے اسلئے دُعا کرتی ہوں پھر سب کے لئے دُعا کی

فائدہ۔ دیکھو ایسی عابد زاہد ہوکر بھی اپنے کو ایسا عاجز گنہگار سمجھتی تھیں اب یہ حال ہے کہ ذرا دو تین تسبیحیں پڑھنے لگیں اور اپنے کو بزرگ سمجھ لیا خدائے تعالیٰ کو بڑائی ناپسند ہے ہر حال میں اپنے کو کمتر سمجھو اور سچ بھی ہے سینکڑوں عیب ہر حالت میں بھرے رہتے ہیں پھر عبادت کے ساتھ اُنکو بھی دیکھے تو کبھی بڑائی کا خیال نہ آوے

(۸۸) حضرت شعوانہ کا ذکر (۱۳)

یہ بہت روتیں اور یوں کہتیں کہ میں چاہتی ہوں کہ اتنا روؤں کہ آنسو باقی نہ رہیں پھر خون سوؤں اتنا کہ بدن بھر میں خون نہ رہے اُنکی خادمہ کا بیان ہے کہ جب سے میں نے اُنکو دیکھا ہے ایسا فیض ہوا ہے کہ کبھی دُنیا کی رغبت مجھ کو نہیں ہوئی اور کسی مسلمان کو حقیر نہیں سمجھا حضرت فضیل بن عیاض بڑے مشہور بزرگ ہیں وہ اُن کے پاس جاکر دُعا کراتے۔

فائدہ۔ خدا کے خوف سے یا محبت سے رونا بڑی دولت ہے اگر رونا نہ آوے تو رونے کی صورت ہی بنالیا کرو اللہ میاں کو عاجزی پر رحم آجاویگا اور دیکھو بزرگوں کے پاس بیٹھنے سے کیسا فیض ہوتا ہے جیسا اُنکی خادمہ نے بیان کیا تم بھی نیک صحبت ڈھونڈا کرو اور بھلے آدمی کی بن کر رہو

(۸۹) حضرت آمنہ رملیہ کا ذکر (۱۴)

ایک بزرگ ہیں بشر رحؒ بن حارث وہ اُن کی زیارت کو آتے ایک دفعہ حضرت بشر بیمار ہوگئے یہ اُن کو پوچھنے گئیں احمد بن حنبل رحؒ جو بہت بڑے امام ہیں وہ بھی پوچھنے آگئے معلوم ہوا کہ یہ آمنہ ہیں رملہ سے آئی ہیں امام احمد رحؒ نے بشر سے کہا کہ اُن سے ہمارے لئے دُعا کراؤ بشر رحؒ نے دُعا کیلئے کہا اُنھوں نے دُعا کی کہ اے اللہ بشر رحؒ اور احمد رحؒ دوزخ سے پناہ چاہتے ہیں ان دونوں کو پناہ دے امام احمد کہتے ہیں کہ رات کو ایک پرچہ اوپر سے گرا اُس میں بسم اللہ کے بعد لکھا ہوا تھا کہ ہم نے منظور کیا اور ہمارے یہاں اور بھی نعمتیں ہیں۔

فائدہ۔ سبحان اللہ کیسی دُعا مقبول ہوئی اے بیبیو یہ سب برکت تابعداری کی ہے جو خدا کا حکم پورا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کا سوال پورا کرتے ہیں بس حکم ماننے میں کوشش کرو۔

(۹۰) حضرت منفوسہ بنت الفارس کا ذکر (۱۵)

جب اُنکا بچہ مرجاتا اُس کا سر گود میں رکھ کر کہتیں کہ تیرا مجھ سے آگے جانا اس سے بہتر ہے کہ مجھ سے پیچھے رہتا مطلب[۱] یہ کہ تو آگے جاکر

---

[۱] حالتِ موجودہ میں یہی کہنا مناسب تھا ورنہ یہ بھی احتمال ہے کہ بچہ ولی ہوجاتا خود بھی بہت سا ثواب پاتا اور شفاعت بھی اعلیٰ درجہ کی کرتا مگر یقین اسکا بھی نہیں فقط احتمال تھا فافہم ۱۲ محشی

مجھ کو بخشواوے گا اور خود بھی (بچہ بھی) بخشا جاوے گا اور اگر میرے پیچھے زندہ رہتا تو بھی سینکڑوں گناہ کرتا اور خدا جانے بخشوانے کے قابل ہوتا یا نہ ہوتا اور فرماتیں کہ میرا صبر بہتر ہے بیقراری سے اور فرماتیں کہ اگرچہ جدائی کا افسوس ہے لیکن ثواب کی اس سے زیادہ خوشی ہے

فائدہ۔ بیبیو کسی کے مرنے کے وقت اگر یہی باتیں کہہ کر جی کو سمجھایا کرو تو انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہیں۔

حضرت سیّدہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن بن علی کا ذکر

یہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے ہیں کیونکہ حضرت علی رضؓ کے جو پوتے ہیں زید ان کی پوتی ہیں ۱۴۵ھ میں مکہ میں پیدا ہوئیں عبادت ہی میں اٹھان ہوا امام شافعیؒ بہت بڑے امام ہیں جب وہ مصر میں آئے تو ان کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔

فائدہ۔ بیبیو علم اور بزرگی وہ چیز ہے کہ اتنے بڑے امام انکی خدمت میں آتے تھے تم بھی دین کا علم حاصل کرو۔ اس پر عمل کرو تاکہ بزرگی حاصل ہو۔

(۹۲) حضرت میمونہ سودا کا ذکر (۱۷)

ایک بزرگ ہیں عبدالواحدؒ بن زید ان کا بیان ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ سے دعا کی اے اللہ بہشت میں جو شخص میرا رفیق ہوگا مجھ کو اسے دکھلا دیجئے حکم ہوا کہ تیری رفیق بہشت میں میمونہ سوداؓ ہے میں نے پوچھا وہ کہاں ہے جواب ملا وہ کوفہ میں ہے فلاں قبیلے میں میں نے وہاں جا کر پوچھا لوگوں نے کہا کہ وہ دیوانی ہے بکریاں چراتی ہے، میں جنگل میں پہنچا تو دیکھا کھڑی ہوئی نماز پڑھ رہی ہیں اور بھیڑیئے اور بکریاں ایک جگہ ملی جلی پھر رہی ہیں، جب سلام پھیرا تو فرمایا کہ اے عبدالواحدؒ جاؤ ملنے کا وعدہ بہشت میں ہے مجھکو تعجب ہوا کہ میرا نام کیسے معلوم ہو گیا کہنے لگیں تم کو معلوم نہیں جن روحوں میں وہاں جان پہچان ہو چکی ہے ان میں الفت ہوتی ہے میں نے کہا کہ میں بھیڑیئے اور بکریاں ایک جگہ دیکھتا ہوں یہ کیا بات ہے، کہنے لگیں جاؤ اپنا کام کرو میں نے اپنا معاملہ حق تعالیٰ سے درست کر لیا اللہ تعالیٰ نے میری بکریوں کا معاملہ بھیڑیوں کے ساتھ درست کرا دیا۔

فائدہ۔ ان بی بی کے کشف و کرامات دونوں اس سے معلوم ہوتے ہیں یہ سب برکت پوری تابعداری بجالانے کی ہے، بیبیو خدا کی تابعداری میں مستعد ہو جاؤ

(۹۳) حضرت ریحانہ مجنونہ کا ذکر (۱۸)

ابوالربیع ایک بزرگ ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں اور محمد بن المنکدر اور ثابت بنانی کہ یہ دونوں بھی بزرگ ہیں ایک دفعہ سب کے سب ریحانہ کے گھر مہمان ہوئے وہ آدھی رات سے پہلے اٹھیں اور کہنے لگیں کہ چاہنے والی اپنے پیارے کی طرف جاتی ہے اور دل کا خوشی سے یہ حال ہے کہ نکلا جاتا ہے، جب آدھی رات ہوئی کہنے لگیں ایسی چیز سے جی نہ لگانا چاہیے جسکو دیکھنے سے خدا کی یاد میں فرق آوے اور رات کو

عبادت میں خوب محنت کرنا چاہیئے تب آدمی خدا کا دوست بنتا ہے جب رات گذر گئی تو چلائیں ہائے لُٹ گئی میں نے کہا کیا ہوا کہنے لگیں رات جاتی رہی جس میں خدا سے خوب جی لگایا جاتا ہے ۔

فائدہ ۔ دیکھو رات کی ان کو کیسی قدر تھی اور جس کو عبادت کا مزہ چاہنا ہوگا اسکو رات کی قدر ہوگی. بیبیو تم بھی اپنا تھوڑا حصہ رات کا اپنی عبادت کیلئے مقرر کرلو اور دیکھو خدا کے سوا کسی سے جی لگانے کی کیسی بُرائی اُنہوں نے بیان کی تم بھی مال ومتاع پوشاک زیور اولاد جائیداد اور برتن مکان سے بہت جی مت لگاؤ۔

(۹۴) حضرت سرّی سقطی کی ایک مُریدنی کا ذکر (۱۹)

ان بزرگ کے ایک مُرید بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پیر کی ایک مُریدنی تھی ان کا لڑکا مکتب میں پڑھتا تھا استاد نے کسی کام کو بھیجا وہ کہیں پانی میں جا گرا اور ڈوب کر مر گیا اُستاد کو خبر ہوئی اُسنے حضرت سریؒ کے پاس جاکر خبر کی آپ اُٹھ کر اُس مریدنی کے گھر گئے اور صبر کی نصیحت کی وہ مریدنی کہنے لگی کہ حضرت آپ یہ صبر کا مضمون کیوں فرماتے ہیں اُنہوں نے فرمایا کہ تیرا بیٹا ڈوب کر مر گیا تعجب سے کہنے لگی میرا بیٹا اُنہوں نے فرمایا کہ ہاں تیرا بیٹا کہنے لگیں میرا بیٹا کبھی نہیں ڈوبا اور یہ کہہ کر اسجگہ پہنچیں اور جاکر بیٹے کا نام لے کر پکارا ، اے فلاں اُسنے جواب دیا کہ کیوں اماں اور پانی سے زندہ نکل کر چلا آیا حضرت سریؒ نے حضرت جنید سے پوچھا یہ کیا بات ہے اُنہوں نے فرمایا اس عورت کا ایک خاص ایسا مقام اور درجہ ہے کہ اس عورت پر جو مصیبت آنے والی ہوتی ہے اسکو خبر کر دی جاتی ہے اور اسکی خبر نہیں ہوئی تھی اسلئے اُس نے کہا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا۔

فائدہ ۔ ہر ولی کو جُدا درجہ ملتا ہے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ درجہ ایسے ولی سے بڑا ہے جس کو پہلے سے معلوم نہ ہو کہ مجھ پر کیا گذرنے والا ہے اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جسکے ساتھ جو برتاؤ چاہیں رکھیں مگر پھر بھی بڑی کرامت ہے اور یہ سب برکت اسکی ہے کہ خدا و رسولؐ کی تابعداری کرے اس میں کوشش کرنا چاہیئے پھر خدائے تعالیٰ چاہے یہی درجہ دے دیں چاہے اس سے بھی بڑا دے دیں ۔

(۹۵) (۲۰)

حضرت سری سقطیؒ کا بیان ہے کہ میں ایک بار شفاخانہ میں گیا دیکھا کہ ایک جوان لڑکی زنجیروں میں بندھی ہوئی رو رہی ہے اور محبت کی شعریں پڑھ رہی ہے میں نے وہاں کے داروغہ سے پوچھا کہنے لگا یہ پاگل ہے یہ سنکر وہ اور روئی اور کہنے لگی میں پاگل نہیں ہوں عاشق ہوں میں نے پوچھا کس کی عاشق ہے کہنے لگی جسنے ہم کو نعمتیں دیں اور جو ہمارے ہر وقت پاس ہے یعنی اللہ تعالیٰ اتنے میں اس کا مالک آگیا داروغہ سے پوچھا تحفہ کہاں ہے اُسنے کہا اندر ہے اور حضرت سریؒ اسکے پاس ہیں اُس نے

میری تعظیم کی میں نے کہا مجھ سے زیادہ یہ لڑکی تعظیم کے لائق ہے اور تو نے اسکا یہ حال کیوں کیا ہے کہنے لگا کہ میری ساری دولت اسمیں لگ گئی بیس ہزار روپے کی میری خرید ہے مجھ کو اُمید تھی کہ خوب نفع سے بیچوں گا مگر یہ نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے رات دن رویا کرتی ہے میں نے کہا میرے ہاتھ اسکو بیچ ڈال کہنے لگا آپ فقیر آدمی ہیں اتنا روپیہ کہاں سے دینگے میں نے گھر جا کر اللہ تعالےٰ سے خوب گڑ گڑا کر دعا کی ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا جا کر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص بہت سے توڑے روپوں کے لئے کھڑا ہے میں نے کہا تو کون ہے کہنے لگا میں احمد بن المثنیٰ ہوں مجھکو خواب میں حکم ہوا کہ آپکے پاس روپیہ لاؤں میں خوش ہوا اور صبح کو شفاخانہ پہنچا اتنے میں مالک بھی روتا ہوا آیا میں نے کہا رنج مت کر میں روپیہ لایا ہوں دو گنے نفع تک اگر مانگے گا تو دونگا کہنے لگا اگر ساری دنیا بھی ملے نہ بیچوں گا میں اسکو اللہ کے واسطے آزاد کرتا ہوں میں نے کہا یہ کیا بات ہے کہنے لگا خواب میں مجھ پر خفگی ہوئی ہے اور تم گواہ رہو میں نے سب مال اللہ کی راہ میں چھوڑا میں نے جو دیکھا تو احمد بن المثنیٰ بھی رو رہا ہے میں نے کہا تجھے کیا ہوا کہنے لگا میں بھی سب مال اللہ کی راہ میں خیرات کرتا ہوں میں نے کہا سبحان اللہ بی تحفہؒ کی برکت ہے کہ اتنے آدمیوں کو ہدایت ہوئی تحفہؒ وہاں سے اٹھیں اور روتی ہوئی چلیں ہم بھی ساتھ چلے تھوڑی دور جا کر خدا جانے وہ تو کہاں چلی گئیں اور ہم سب مکے کو چلے احمد بن المثنیٰ کا تو راہ میں انتقال ہو گیا اور میں اور وہ مالک مکے پہنچے ہم طواف کر رہے تھے کہ ایک دردناک آواز سُنی پاس جا کر پوچھا کون ہے کہنے لگیں سبحان اللہ بھول گئے میں تحفہ ہوں میں نے کہا کہو کیا ملا کہنے لگیں اپنے ساتھ میرا جی لگا دیا اوروں سے اُٹھا دیا میں نے کہا احمد بن المثنیٰ کا انتقال ہو گیا، کہنے لگیں اسکو بڑے بڑے درجے ملے ہیں۔ میں نے کہا تمہارا مالک بھی آیا ہے اُنہوں نے کچھ چپکے سے کہا دیکھتا کیا ہوں کہ مُردہ ہیں مالک نے جو یہ حال دیکھا بیتاب ہو کر گر پڑا ہلا کر دیکھا تو مُردہ تھا میں نے دونوں کو کفن دے کر دفن کر دیا۔

فائدہ سبحان اللہ کیسی اللہ کی عاشق تھیں بیبیو حرص کرو اس قصّہ کو ہمارے پیر حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہٗ نے اپنی کتاب ”تحفۃ العشاق“ میں زیادہ تفصیل سے لکھا ہے۔

(۹۶) حضرت جویریہ کا ذکر (۲۱)

یہ ایک بادشاہ کی لونڈی تھیں اس بادشاہ نے آزاد کر دیا تھا اسکے بعد ابو عبد اللہ ترابی ایک بزرگ ہیں اُنکی عبادت دیکھ کر اُن سے نکاح کر لیا تھا اور عبادت کیا کرتی تھیں ایک دفعہ خواب میں بڑے اچھے اچھے خیمے لگے ہوئے دیکھے پوچھا یہ کس کے لئے ہیں معلوم ہوا جو لوگ تہجد میں قرآن پڑھتے ہیں اسکے بعد رات کا سونا چھوڑ دیا اور خاوند کو جگا کر کہتیں کہ قافلے چل دیئے۔

فائدہ بیبیو خود بھی عبادت کرو اور خاوند کو بھی سمجھایا کرو۔

(۹۷) حضرت شاہ بن شجاع کرمانی کی بیٹی کا ذکر (۲۲)

یہ بزرگ بادشاہی چھوڑ کر فقیر ہو گئے تھے ان کی ایک بیٹی تھیں ایک بادشاہ نے پیغام دیا مگر انہوں نے منظور نہیں کیا ایک غریب نیک بخت لڑکے کو اچھی طرح نماز پڑھتے دیکھ کر اس سے نکاح کر دیا جب وہ رخصت ہو کر شوہر کے گھر آئیں ایک سوکھی روٹی گھڑے پر ڈھکی ہوئی دیکھ کر پوچھا یہ کیا۔ لڑکے نے کہا یہ رات بچ گئی تھی روزہ کھولنے کے لئے رکھ لی یہ سنکر وہ الٹے پاؤں ہٹیں لڑکے نے کہا کہ میں پہلے ہی سمجھا تھا کہ بھلا بادشاہ کی بیٹی میری غریبی پر کب راضی ہوگی وہ بولیں بادشاہ کی بیٹی غریبی پر ناراض نہیں ہے بلکہ اس سے ناراض ہے کہ تم کو خدا پر بھروسہ نہیں ہے اور مجھ کو باپ سے تعجب ہے کہ مجھ سے یوں کہا کہ ایک پارسا جوان ہے بھلا جسکو خدا پر بھروسہ نہ ہو وہ پارسا کیا۔ وہ جوان عذر کرنے لگا وہ بولیں عذر تو میں جانتی نہیں یا تو گھر میں میں ہونگی یا یہ روٹی رہے گی۔ اس جوان نے فوراً وہ روٹی خیرات کر دی اسوقت وہ گھر میں بیٹھیں۔

فائدہ۔ بیبیو یہ بھی عورت تھیں تم کچھ تو صبر سیکھو اور مال و متاع کی ہوس کم کرو۔

(۹۸) حضرت حاتم اصم کی ایک چھوٹی سی لڑکی کا ذکر (۲۳)

یہ ایک بڑے بزرگ ہیں کوئی امیر چلا جا رہا تھا اس کو پیاس لگی ان کا گھر رستے میں تھا پانی مانگا اور جب پانی پی لیا تو کچھ نقد پھینک کر چلا گیا سب کا توکل پر گذر تھا سب خوش تھے اور گھر میں ان کے ایک چھوٹی سی لڑکی تھی وہ رونے لگی گھر والوں نے پوچھا کہنے لگی کہ ایک ناچیز بندے نے ہمارا حال دیکھ لیا تو ہم غنی ہو گئے اور خدائے تعالیٰ تو ہر وقت ہم کو دیکھتے ہیں افسوس ہم اپنا دل غنی نہیں رکھتے۔ فائدہ کیسی سمجھ کی بچی تھیں افسوس ہے کہ اب بوڑھوں کو بھی اتنی عقل نہیں کہ خدا پر نظر نہیں رکھتیں خلقت پر نگاہ کرتی ہیں کہ فلانی سے نفع ہو جاوے گا فلانا مدد کرے گا۔ خدا کے واسطے دل کو ٹھیک کرو۔

(۹۹) حضرت ست الملوک کا ذکر (۲۴)

یہ ملک عرب کی رہنے والی ہیں ان کے زمانہ میں تمام ولی اور عالم ان کی تعظیم کرتے تھے ایک بار بیت المقدس کی زیارت کو آئیں تھیں اس زمانہ میں وہاں ایک بزرگ تھے علی بن علبس یمانی ان کا بیان ہے کہ میں اسی مسجد میں تھا میں نے دیکھا کہ آسمان سے مسجد کے گنبد تک ایک نور کا تار بندھ رہا ہے میں نے جا کر دیکھا تو اس گنبد کے نیچے یہ بی بی نماز پڑھ رہی ہیں اور وہ تار ان سے ملا ہے۔

فائدہ۔ یہ نور پرہیزگاری کا تھا دل میں تو سب پرہیزگاروں کے پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کبھی ظاہر میں بھی دکھلا دیتے ہیں لیکن اصل جگہ اس نور کی دل ہے۔ بیبیو پرہیزگاری اختیار کرو نیک کاموں کی پابندی کرو جو چیزیں منع ہیں اُن سے بچو۔

(۱۰۰) ابو عامر واعظ کی لونڈی کا ذکر (۲۵)

اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک لونڈی بہت ہی بے حقیقت داموں کو بکتی دیکھی جس کا رنگ تو زرد ہو گیا تھا اور پیٹ پیٹھ ایک ہو گیا تھا اور بال میل سے جم گئے تھے مجھ کو اس پر ترس آیا میں نے مول لے لیا میں نے کہا بازار میں جا کر رمضان کا سامان خرید لا کہنے لگی خدا کا شکر ہے میرے لئے بارہ مہینے برابر ہیں اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھتی اور رات کو عبادت کرتی پھر جب عید آئی تو میں نے اسکے لئے سامان خریدنے کا ارادہ کیا۔ کہنے لگی تمہارے مزاج میں دنیا کا بڑا بکھیڑا ہے پھر اپنی نماز میں لگ گئیں ایک آیت پڑھی جس میں دوزخ کا ذکر تھا بس ایک چیخ مار کر گر گئیں اور مر گئیں۔

فائدہ ۔دیکھو خدا کا خوف ایسا ہوتا ہے خیر یہ حال تو اختیار سے باہر ہے مگر اتنا ضرور ہے کہ گناہ سے رُک جایا کرے بس چاہے کسی طرح کا گناہ ہو ہاتھ پاؤں کا ہو یا دل کا ہو یا زبان کا ہو۔

فائدہ ۔اس حصہ میں کُل سو قصے نیک بیبیوں کے بیان ہوئے اس طرح سے کہ پہلی اُمتوں کی بیبیوں کے (۲۵) اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں بیٹیوں کے (۱۵) اور حضرت کے زمانے کی اور بیبیوں کے (۲۵) اور حضرت کے زمانے کے بعد کی بیبیوں میں علم والی بیبیوں کے (۱۰) اور درویش بیبیوں کے (۲۵)

یہ سب مل کر سو ہو گئے کتابوں میں اور بھی بہت قصے ہیں مگر نصیحت ماننے والیوں کے واسطے اتنے ہی بہت ہیں۔

رسالہ کسوۃ النسوۃ جزوی از حصہ ہشتم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس کا اکثر حصہ عورتوں کی ترغیبات اور اُن ترغیبات پر عمل کرنے والیوں کے فضائل پر مشتمل ہے سبب اسکے جمع کا اُسی سے غایت بھی اس جمع کی معلوم ہو جاوے گی یہ ہے کہ بندہ اوائل رمضان ۱۳۳۵ھ

میں حسب تحریک بعض احباب مخلصین کے مقام ڈیک ریاست بھرت پور میں مہمان ہوا اتفاق سے ایک روز میزبان صاحب کے زنانہ میں وعظ ہوا تو حسب ضرورت زیادہ تر عورتوں کی کوتاہیوں کا بیان کیا گیا بعد فراغ ایک صالحہ بی بی کا پیام آیا کہ عورتوں کی برائیاں تو بہت سی سُنی ہیں لیکن اگر ان میں کچھ خوبیاں یا ان کے کچھ حقوق بھی ہوں تو ان کا علم ہونا بھی ضروری ہے میرے قلب میں فوراً خیال آیا کہ واقعی جس طرح ترہیبات ایک خاص طریق سے نافع ہوتی ہیں ترغیبات بھی کہ انکے ملحقات میں سے حقوق بھی ہیں بعض اوقات ان سے زیادہ نافع ہوتی ہیں ان سے دل بڑھتا ہے جس سے اعمال صالحہ کی رغبت زیادتی ہوتی ہے اور ترہیب محض سے بعض اوقات دل کمزور اور اُمید ضعیف ہو جاتی ہے پس فوراً قصد کر لیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ خاص ان مضامین میں ایک مستقل مجموعہ لکھوں گا اس واقعہ کو دو ماہ گذرے تھے کیونکہ اب اوائل ذیقعدہ ہے کہ کنز العمال میں اس کی ایک مستقل سُرخی نظر پڑی اس سے وہ خیال تازہ ہوا اور مناسب معلوم ہوا کہ اسی کا ترجمہ کر دیا جائے اور اثناء تحریر میں اگر کوئی اور حدیث یاد آجاوے اس کا بھی اضافہ کر دیا جاوے پھر یاد آیا کہ بہشتی زیور حصہ ہشتم میں بھی ایسی آیات و احادیث جمع کی گئی ہیں چنانچہ دیکھنے سے وہ یاد صحیح نکلی پس مناسب معلوم ہوا کہ اول ایک فصل میں بہشتی زیور کا مضمون بعینہ پورا لے کر پھر دوسری فصل میں کنز العمال کی روایات مع اضافات جمع کر دی جاویں اور چونکہ بہشتی زیور حصہ ہشتم کے ترغیبی مضمون مذکور کے بعد کسی قدر ترہیبی مضمون بھی ہے اور ترغیب کے ساتھ کسی قدر ترہیب ہونے سے مضمون رجا کی تعدیل ہو جاتی ہے اسلئے مناسب معلوم ہوا کہ تیسری فصل میں وہ ترہیبی مضمون بعینہ لکھ دیا جاوے پس اس رسالہ میں اصل مضمون ترغیب و فضائل ہے مگر ممزوج ترہیب عن الرذائل اور نام اس کا کسوۃ النسوۃ ہے یعنی عورتوں کا لباس تقویٰ۔ واللہ الموفق

فصل اوّل نیک بیبیوں کی خصلت اور تعریف

یہاں تک نیک بیبیوں کے سو قصے لکھے گئے چونکہ اصلی مطلب ان قصوں سے اچھی خصلتوں کا بتلانا ہے اسواسطے مناسب معلوم ہوا کہ تھوڑی سی ایسی آیتوں اور حدیثوں کا خلاصہ ترجمہ لکھ دیا جاوے جن میں اللہ و رسولؐ نے خاص کر نیک بیبیوں کی خصلت اور تعریف اور درجہ کا بیان فرمایا ہے کیونکہ بیبیوں کو جب خبر ہو گی کہ ان میں تو اللہ و رسولؐ نے ارادہ کر کے خاص ہمارا ہی بیان فرمایا ہے تو اس سے ضرور دل بڑھے گا اور نیک خصلتوں کا زیادہ شوق ہو جاوے گا اور مشکل بات آسان ہو جاوے گی۔

آیتوں کا مضمون

فرمایا اللہ تعالےٰ نے جو عورتیں ایسی ہیں کہ اسلام کا کام کرتی ہیں یعنی نماز اور روزے کی پابندی گناہ ثواب کے کاموں کا خیال رکھتی ہیں اور جو ایمان درست رکھتی ہیں یعنی حدیث و قرآن کے خلاف کسی بات میں پناول نہیں جاتیں اور جو عورتیں تابعداری سے رہتی ہیں یعنی شیخی نہیں کرتیں اور جو عورتیں خیرات و زکوٰۃ دیتی ہیں اور جو عورتیں روزہ رکھتی ہیں اور جو عورتیں اپنی عزت و آبرو کو بچاتی ہیں یعنی کسی کے سامنے ہو جانے کا اور کسی کو آواز سنانے کا اور خلاف شرع کپڑے پہننے کا اور بے ضرورت کسی سے ہنسنے بولنے کا اور بھی ہر طرح کی بے شرمی کا پرہیز رکھتی ہیں اور جو عورتیں اللہ کو بہت یاد رکھتی ہیں یعنی دل سے بھی ان کا دھیان رکھتی ہیں اور زبان سے بھی ان کا نام لیتی ہیں ایسی عورتوں کے واسطے اللہ تعالےٰ نے اپنی بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو نیک بخت عورتیں ہوتی ہیں ان میں یہ باتیں ہوا کرتی ہیں کہ وہ تابعدار ہوتی ہیں اور خاوند گھر میں نہ ہو جب بھی اپنی آبرو کا بچاؤ رکھتی ہیں اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے ایسی بیبیاں اچھی ہیں جو شرع کے کاموں کی پابند ہوں اور ان کے عقیدے ٹھیک ہوں اور وہ تابعداری کرتی ہوں اور جہاں کوئی خلاف شرع بات ہوئی فوراً توبہ کر لیتی ہوں اور خدائے تعالیٰ کی عبادت میں لگی رہتی ہیں اور روزہ رکھتی ہوں۔

حدیثوں کا مضمون

اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو کہ رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگا دے کہ وہ بھی نماز پڑھے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کنوارپنے کی حالت میں یا حمل میں بچہ جننے کے وقت یا چلّے کے دنوں میں مر جاوے اس کو شہیدی کا درجہ ملتا ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کے تین بچے مر جائیں اور وہ ثواب سمجھ کر صبر کرے تو بہشت میں داخل ہو گی ایک عورت بولی یا رسول اللہ اور جس کے دو ہی بچے مرے ہوں آپ نے فرمایا کہ دو کا بھی یہی ثواب ہے، ایک روایت میں ہے کہ ایک صحابی نے ایک بچے کے مرنے کو پوچھا آپ نے اس میں بھی بڑا ثواب بتلایا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچا حمل گر جاوے وہ بھی اپنی ماں کو گھسیٹ کر بہشت میں لیجاوے گا جبکہ ثواب سمجھ کر صبر کرے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے اچھا خزانہ نیک بخت عورت ہے کہ خاوند اسکے دیکھنے سے خوش ہو جاوے اور جب خاوند کوئی کام اسکو بتلاوے تو حکم بجالاوے اور جب خاوند گھر پر نہ ہو تو عزت آبرو تھامے بیٹھی رہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی عورتوں میں قریش کی نیک عورتیں دو باتوں میں سب سے اچھی ہوتی ہیں۔ ایک تو بچے

---

[1] مقصود یہ ہے کہ یہ خصلتیں جو کنواری عورت کی بیان کی گئیں عمدہ اور قابل تحصیل ہیں اگر بیوہ میں کہیں یہ عادتیں پائی جاویں تو وہ بھی اس اعتبار سے کنواری کے برابر ہے اور جو کوئی کنواری اتفاقاً ان خصائل سے موصوف نہ ہو تو وہ بھی بری شمار ہوگی ۱۲ محشی۔

پر خوب شفقت کرتی ہیں دوسرے خاوند کے مال کی حفاظت کرتی ہیں۔

فائدہ۔ معلوم ہوا کہ عورت میں یہ خصلتیں ہونی چاہئیں آج کل عورتیں خاوند کا مال بڑی بیدردی سے اُڑاتی ہیں اور اولاد پر جیسے کھانے پینے کی شفقت ہوتی ہے اس سے زیادہ اُسکی عادتیں سنوارنے کی ہونی چاہیئے نہیں تو ادھوری شفقت ہوگی۔ اور فرمایا[۸] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنواری لڑکیوں سے نکاح کرو کیونکہ اُن کی بول چال خاوند کے ساتھ نرم ہوتی ہے یعنی شرم وحیا کی وجہ سے بدلحاظ اور منہ پھٹ نہیں ہوتیں اور ان کو تھوڑا خرچ دے دو تو خوش ہو جاتی ہیں۔

فائدہ۔ معلوم ہوا کہ عورتوں میں شرم ولحاظ اور قناعت اچھی خصلت ہے اور اسکا یہ مطلب نہیں کہ بیوہ سے نکاح نہ کرو بلکہ کنواری کی ایک تعریف ہے اور بعضی حدیثوں میں بیان ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوہ عورت سے نکاح کرنے پر ایک صحابی کو دعا دی ہے[۱] اور فرمایا[۸] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت جب پانچ وقت کی نماز پڑھتی رہے اور رمضان کے روزے رکھ لیا کرے اور اپنی آبرو کی حفاظت رکھے اور اپنے خاوند کی تابعداری کرے تو ایسی عورت بہشت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جاوے۔

فائدہ۔ مطلب یہ ہے کہ دین کی ضروری باتوں کی پابندی رکھے تو اور بڑی بڑی محنت کی عبادتیں کرنے کی اسکو ضرورت نہیں جو درجہ ان محنت کی عبادتوں سے ملتا ہے وہ عورت کو خاوند کی تابعداری اور اولاد کی خدمت گذاری اور گھر کے بندوبست میں ملجاتا ہے اور فرمایا[۹] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کی موت ایسی حالت میں آوے کہ اسکا خاوند اس سے خوش ہو وہ عورت بہشت میں جاوے گی اور فرمایا[۱۰] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو چار چیزیں نصیب ہو گئیں اسکو دنیا اور آخرت کی دولت مل گئی ایک[۱] تو دل ایسا کہ نعمت کا شکر ادا کرتا ہو دوسری[۲] زبان ایسی جس سے خدا کا نام لے تیسرے[۳] بدن ایسا کہ بلا ومصیبت پر صبر کرے چوتھے[۴] بی بی ایسی کہ اپنی آبرو اور خاوند کے مال میں دغا وفریب نہ کرے۔

فائدہ۔ یعنی نہ آبرو کھووے نہ مال بے مرضی خاوند کے خرچ کرے۔ اور فرمایا[۱۱] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت بیوہ ہو جائے اور خاندانی بھی ہے مالدار بھی ہے لیکن اُسنے اپنے بچوں کی خدمت اور پرورش میں لگ کر اپنا رنگ میلا کر دیا یہاں تک کہ وہ بچے یا تو بڑے ہو کر الگ رہنے لگے یا مر گئے تو ایسی عورت بہشت میں مجھ سے ایسی نزدیک ہوگی جیسی شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی۔

فائدہ۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہوا کہ بیوہ کا بیٹھا رہنا زیادہ ثواب ہے، بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو بیوہ یہ سمجھے کہ نکاح سے میرے بچے ویران ہو جاینگے اور اُس عورت کو بناؤ سنگار اور نفس کی خواہش سے کچھ مطلب نہ ہو تو اسکا یہ درجہ ہے اور رسول[۱۲] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ فلانی عورت کثرت سے نفل نمازیں اور روزے اور خیر خیرات کرتی ہے لیکن زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف بھی پہنچاتی ہے آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں جاوے گی پھر اس شخص نے عرض کیا کہ فلانی عورت نفل نمازیں اور روزے

اور خیر خیرات کچھ زیادہ نہیں کرتی یونہی کچھ پنیر کے ٹکڑے ٹے دلا دیتی ہے لیکن زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی آپ نے فرمایا وہ بہشت میں جائے گی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اسکے ساتھ دو بچے تھے ایک کو گود میں لے رکھا تھا دوسرے کی انگلی پکڑے ہوئے تھی آپ نے دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ یہ عورتیں اول پیٹ میں بچے کو رکھتی ہیں پھر جنتی ہیں پھر ان کے ساتھ کس طرح محبت اور مہربانی کرتی ہیں اگر ان کا برتاؤ خاوندوں سے برا نہ ہوا کرتا تو ان میں جو نماز کی پابند ہوتی بس بہشت ہی میں چلی جایا کرتی۔

دوسری فصل کنز الاعمال کے ترغیبی مضمون میں

(۱) حدیث۔ ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (عورتوں سے) کیا تم اس بات پر راضی نہیں (یعنی راضی ہونا چاہیئے) کہ جب تم میں کوئی اپنے شوہر سے حاملہ ہوتی ہے اور وہ شوہر اس سے راضی ہو تو اسکو ایسا ثواب ملتا ہے کہ جیسا اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے والے اور شب بیداری کرنے والے کو اور جب اسکو درد زہ ہوتا ہے تو آسمان اور زمین کے رہنے والوں کو اسکی آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی راحت کا جو سامان مخفی رکھا گیا ہے اسکی خبر نہیں پھر جب وہ بچہ جنتی ہے تو اسکے دودھ کا ایک گھونٹ بھی نہیں نکلتا اور اسکی پستان سے ایک دفعہ بھی بچہ نہیں چوستا جس میں اسکو ہر گھونٹ اور ہر چوسنے پر ایک نیکی نہ ملتی ہو اور اگر بچہ کے سبب اس کو رات کو جاگنا پڑے اسکو راہ خدا میں ستر غلاموں کو آزاد کرنے کا اجر ملتا ہے اے سلامت (یہ نام ہے حضرت ابراہیم صاحبزادہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلائی کا وہی اس حدیث کی راوی ہیں آپ ان سے فرماتے ہیں کہ) تم کو معلوم ہے کہ میری اس کون عورتیں مراد ہیں جو (باوجودیکہ) نیک ہیں ناز پروردہ ہیں (مگر) شوہروں کی اطاعت کرنے والی ہیں اس شوہر کی ناقدری نہیں کرتیں۔ (الحسن بن سفیان طس۔ ابن عساکر عن سلامۃ حاضنۃ السید ابراھیم)

(۲) حدیث۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے مگر گھر کو برباد نہ کرے (یعنی قدر اجازت و مقدار مناسب سے زیادہ خرچ نہ کرے) تو اس عورت کو بھی ثواب ملتا ہے بسبب اسکے خرچ کرنے کے اور اسکے شوہر کو بھی اس کا ثواب ملتا ہے بوجہ اسکے کمانے کے اور خزانچی کو بھی اسکی برابر ملتا ہے کسی کے سبب کسی کا اجر گھٹتا نہیں (ق عن عائشہ)

ف۔ پس عورت یہ نہ سمجھے کہ جب کمائی مرد کی ہے تو میں ثواب کی کیا مستحق ہونگی۔

(۳) حدیث۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتو تمہارا جہاد حج ہے (خ عن عائشہ)

ف۔ دیکھئے ان کی بڑی رعایت ہے کہ ان کو حج کرنے سے جس میں جہاد کی برابر تھوڑی بھی نہیں جہاد کا ثواب ملتا ہے جو کہ سب سے

زیادہ مشکل عبادت ہے۔

حدیث۴۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں پر نہ جہاد ہے (جب تک علی الکفایہ ہے) اور نہ جمعہ اور نہ جنازہ کی ہمراہی (طس عن ابی قتادہ)

ف۔ پھر دیکھئے گھر بیٹھے ان کو کتنا ثواب ملتا ہے۔

حدیث۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیبیوں کو ساتھ لے کر حج فرمایا تو ارشاد ہوا کہ بس یہ حج تو کر لیا پھر اسکے بعد بوریوں پر جمی بیٹھی رہنا (حم عن ابی ہریرۃ)

ف۔ مطلب یہ کہ بلا ضرورت شدیدہ سفر نہ کرنا۔

حدیث۶۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اس عورت کو جو اپنے شوہر کے ساتھ تو محبت اور لاگ کرے اور غیر مرد سے اپنی حفاظت کرے (فر عن علی)

ف مطلب یہ ہے کہ شوہر سے محبت کرنے اور اسکی منت سماجت کرنے کو خلاف شان نہ سمجھے جیسی مغرور عورتیں ہوتی ہیں۔

حدیث۷۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتیں بھی مردوں ہی کے اجزا ہیں (حم عن عائشہ)

ف۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت حوا علیہا السلام کا پیدا ہونا مشہور ہے مطلب یہ کہ عورتوں کے احکام بھی مردوں ہی کی طرح ہیں (باستثنائے احکام مخصوصہ) پس اگر ان کے فضائل وغیرہ جدا بھی نہ ہوتے تب بھی کوئی دلگیری کی بات نہیں جن اعمال پر فضائل کا مردوں سے وعدہ ہے ان ہی اعمال پر ان سے ہے۔

حدیث۸ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حق تعالیٰ نے عورتوں کے حصہ میں رشک (کا ثواب) لکھا ہے اور مردوں پر جہاد لکھا ہے پس جو عورت ایمان اور طلب ثواب کی راہ سے رشک کی بات پر جیسے شوہر نے دوسرا نکاح کر لیا صبر کرے گی اسکو شہید کے برابر ثواب ملتا ہے (طب عن ابن مسعود) ف دیکھئے ایک ذرا سے ضبط پر کتنا بڑا ثواب ملتا ہے جو مردوں کو کس دشواری سے ملتا ہے

حدیث۹ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بی کے کاروبار کرنے سے بھی تم کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے (فر عن ابن عمر)

ف دیکھئے عورتوں کو راحت پہنچانے کا کیسا سامان شریعت نے کیا ہے کہ اس میں ثواب کا وعدہ فرمایا جسکی طمع میں ہر مسلمان اپنی بی بی کو راحت پہنچاوے گا۔

حدیث۱۰ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب عورتوں سے اچھی وہ عورت ہے کہ جب خاوند اسکی طرف نظر کرے تو وہ اسکو مسرور کر دے اور جب اسکو کوئی حکم دے تو وہ اسکی اطاعت کرے اور اپنی جان اور مال میں اسکو ناخوش کر کے اسکی کوئی مخالفت نہ کرے (حم ن ک عن ابی ہریرۃ)

حدیث۱۱ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ رحمت فرماوے پائجامہ پہننے والی عورتوں پر (قط فی الافراد ک فی تاریخہ هب عن ابی ہریرۃ)

ف دیکھئے حالانکہ پاجامہ اپنی مصلحت پردہ کے لئے مثل امر طبعی کے ہے پہننا مگر اس میں بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا لے لی یہ کتنی بڑی مہربانی ہے عورتوں کے حال پر۔

حدیث[۱۲] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدکار عورت کی بدکاری ہزار بدکار مردوں کی برابر اور نیک کار عورت کی نیک کاری ستر اولیا کی عبادت کے برابر ہے (ابوالشیخ عن ابن عمر) دیکھئے کتنے تھوڑے عمل پر کتنا بڑا ثواب ملا یہ رعایت نہیں عورتوں کی تو کیا ہے۔

حدیث[۱۳] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت کا اپنے گھر میں گھر ستی کا کام کرنا جہاد کے رتبے کو پہنچتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ (ع عن انس)

ف :۔کیا انتہا ہے اس عنایت کی۔

حدیث[۱۴] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری بیبیوں میں سب سے اچھی وہ عورت ہے جو اپنی آبرو کے بارے میں پارسا ہو اپنے خاوند پر عاشق ہو (فر عن انس)

ف ۔ دیکھئے شوہر سے محبت کرنا ایک خوشی ہے نفس کی مگر اس میں بھی فضیلت اور ثواب ہے۔

حدیث[۱۵]۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک بی بی ہے میں جب اس کے پاس جاتا ہوں تو وہ کہتی ہے مرحبا ہو میرے سردار کو اور میرے گھر والوں کے سردار کو اور جب وہ مجھ کو رنجیدہ دیکھتی ہے تو کہتی ہے دنیا کا کیا غم کرتے ہو تمہاری آخرت کا کام تو بن رہا ہے آپ نے (یہ سنکر) فرمایا کہ اس عورت کو خبر کردو کہ اللہ کے کام کرنے والوں میں سے ایک کام کرنے والی ہے اور اسکو جہاد کرنے والے کا نصف ثواب ملتا ہے (الخرائطی عن عبداللہ الوصافی)

ف دیکھئے شوہر کی معمولی آؤ بھگت میں اسکو کتنا بڑا ثواب مل گیا۔

حدیث[۱۶] اسماء بنت یزید انصاریہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں عورتوں کی فرستادہ آپ کے پاس آئی ہوں (وہ عرض کرتی ہیں کہ مرد جمعہ اور جماعت اور عیادت مریض اور حضور جنازہ اور حج و عمرہ و حفاظت سرحد اسلامی کی بدولت ہم پر فوقیت لے گئے آپ نے فرمایا تو واپس جا اور عورتوں کو خبر کردے کہ تمہارا اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگار کرنا یا حق شوہری ادا کرنا اور شوہر کی رضامندی کی جویاں رہنا اور شوہر کے موافق مرضی کا اتباع کرنا یہ ان سب اعمال کے برابر ہے (کرعن اسماء)

حدیث[۱۷] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اپنی حالت حمل سے لے کر بچہ جننے اور دودھ چھڑانے تک (فضیلت و ثواب میں) ایسی ہے جیسے اسلام کی راہ میں سرحد کی نگہبانی کرنے والا (جس میں ہر وقت مجاہدہ کے لئے تیار رہتا ہے) اور اگر اس درمیان میں مر جاوے تو اسکو شہید کی برابر ثواب ملتا ہے (طب عن ابن عمر)

حدیث[۱۸] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وہی مضمون ہے جو اس فصل کی سب سے اول حدیث کا بس اتنا فرق ہے کہ دودھ پلانے پر یہ فرمایا، جب وہ عورت دودھ پلاتی ہے تو ہر گھونٹ کے پلانے پر ایسا اجر ملتا ہے جیسے کسی جاندار کو زندگی دیدی پھر جب

دُودھ چھڑاتی ہے تو فرشتہ اسکے کندھے پر (شاباشی سے ہاتھ) مارتا ہے اور کہتا ہے کہ (پچھلے گناہ سب معاف ہو گئے) اب آگے جو کرے از سرِ نو کر (یعنی جو گناہ کا کام ہوگا وہ آئندہ لکھا جاوے گا اور مراد اس سے صغیرہ گناہ ہیں مگر صغائر کا معاف ہو جانا کیا تھوڑی بات ہے

حدیث ۱۹ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیبیو یاد رکھو کہ تم میں جو نیک ہیں وہ نیک لوگوں سے پہلے جنت میں جاوینگی پھر (جب شوہر جنت میں آوینگے تو) ان عورتوں کو غسل دے کر اور خوشبو لگا کر شوہروں کے حوالہ کر دی جائیں گی سُرخ اور زرد رنگ کی سواریوں پر اور اُن کے ساتھ ایسے بچے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے موتی (ابو الشیخ عن ابی امامہ)

ف بیبیو اور کونسی فضیلت چاہتی ہو جنت میں مردوں سے پہلے تو پہنچ گئیں ہاں نیک بن جانا شرط ہے اور یہ کچھ مشکل نہیں۔

حدیث ۲۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جس عورت کا شوہر باہر ہو اور وہ اپنی ذات میں اسکی اس حالت میں نگہبانی کرے اور بناؤ سنگار ترک کر دے اور اپنے پاؤں کو مقید کر دے اور سامان زینت کو معطل کر دے اور نماز کی پابندی رکھے وہ قیامت کے روز کنواری لڑکی کر کے اٹھائی جاوے گی پس اگر اسکا شوہر مومن ہوا تو وہ جنت میں اسکی بی بی ہوگی اور اگر اسکا شوہر مومن نہ ہوا (مثلاً خدانخواستہ دنیا سے بے ایمان ہو کر مرا تھا تو اللہ تعالیٰ اسکا نکاح کسی شہید سے کر دے گا (ابن زنجویہ وسندہ حسن)

حدیث ۲۱ ابو الدرداء سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھ کو وصیت کی میرے خلیل ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ خرچ کیا کر اپنی وسعت سے اپنے اہل خانہ پر الخ (ابن جریر)

ف جو لوگ باوجود وسعت کے بی بی کے خرچ میں تنگی کرتے ہیں وہ ذرا اس حدیث کو دیکھیں،

حدیث ۲۲ مدائنی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آدمی اپنے گھر کا سربراہ کار نہیں بنتا جب تک کہ وہ ایسا نہ ہو جاوے کہ نہ اسکی پرواہ رہے کہ اس نے کیسا لباس پہن لیا اور نہ اسکا خیال رہے کہ بھوک کی آگ کس چیز نے بجھائی (الدینوری)

ف جو لوگ اپنی تن پروری و تن آرائی میں رہ کر گھر والوں سے بے پرواہ رہتے ہیں وہ اس سے عبرت پکڑیں بقول سعدیؒ ؎

بہیں ہرگز آں بے حمیت را کہ ہرگز　　تن آسانی گزیند خویشتن را
نخواہد دید روئے نیک بختی　　زن و فرزند بگذارد بسختی

اضافات از مشکوٰۃ

حدیث ۲۳ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے حق میں (میری) نصیحت بھلائی کرنے کی قبول کرو اسلئے کہ وہ پسلی سے پیدا ہوئی ہیں الخ متفق علیہ

ف یعنی اس سے راستی و درستی کامل کی توقع مت رکھو اسکی کج فہمی پر صبر کرو دیکھئے عورتوں کی کس قدر رعایت کا حکم ہے۔

حدیث۲۴ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مومن مرد کو مومن عورت سے (یعنی اپنی بی بی سے) بغض نہ رکھنا چاہیئے کیونکہ اگر اسکی ایک عادت کو ناپسند رکھے گا تو دوسری کو ضرور پسند کرے گا، روایت کیا اسکو مسلم نے۔

ف یعنی یہ سوچ کر صبر کرلے۔

حدیث۲۵ عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بی بی کو غلام کی طرح (بیدردی سے) نہ مارنا چاہیئے اور پھر ختم دن پر جماع کرنے لگے الخ متفق علیہ۔

ف یعنی پھر مروت کیسے گوارہ کرے گی۔

حدیث۲۶ حکیم بن معاویہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم پر ہماری بی بی کا کیا حق ہے آپ نے فرمایا کہ وہ حق یہ ہے کہ جب تو کھانا کھاوے اسکو بھی کھلاوے اور جب تو کپڑا پہنے اسکو بھی پہناوے اور اسکے منہ پر نہ مارے اور بول چال گھر ہی کے اندر رہ کر چھوڑ دی جاوے روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے۔

ف۔ یعنی اگر اس سے روٹھے تو گھر سے باہر نہ جاوے۔

حدیث۲۷ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مومن ہیں (مگر) ایمان کا کامل وہ شخص ہے جسکے اخلاق اچھے ہوں اور تم سب میں اچھے وہ لوگ ہیں جو اپنی بیبیوں کے ساتھ اچھے ہوں روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اسکو حسن صحیح کہا ہے۔

ف یہ فصل ثانی کی (۲۷) حدیثیں ہیں اور فصل اول میں تیرہ تھیں سب ملاکر چالیس ہوگئیں گویا یہ مجموعہ فصلین فضائل نساء کی ایک چہل حدیث ہے

تیسری فصل بہشتی زیور کے ترہیبی مضمون میں

عورتوں کے بعضے عیبوں پر نصیحت

جب ہم نیک بیبیوں کی خصلتیں بتلا چکے تو معلوم ہوا کہ بعضے عیب جو عورتوں میں پائے جاتے ہیں اور ان سے نیکی میں کمی آجاتی ہے ان عیبوں کو جو اللہ و رسول نے خاصکر عورتوں کو انتظام یا نصیحت فرمائی ہے انکا خلاصہ بھی لکھ دیں تاکہ ان عیبوں سے نفرت کھا کر بچیں جس سے پوری نیکی تمام ہے۔

آیتوں کا مضمون

فرمایا اللہ تعالٰے نے جن بیبیوں میں آثار سے تم کو معلوم ہو کہ یہ کہنا نہیں مانتیں تو اول ان کو نصیحت کرو اور اس سے نہ مانیں تو انکے پاس سونا بیٹھنا چھوڑ دو اور اس پر بھی نہ مانیں تو انکو مارو[1] اسکے بعد اگر وہ تابعداری کرنے لگیں تو ان کو تکلیف دینے کے لئے بہانہ مت ڈھونڈو۔

[1] مارنے سے تھوڑا سا مارنا مراد ہے ۱۲۔

فائدہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ خاوند کا کہنا نہ ماننا بہت بری بات ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے چلنے میں پاؤں زور سے زمین پر مت رکھو جس میں زیور وغیرہ کی غیر مرد کو خبر ہو جاوے۔

فائدہ۔ باجے دار زیور تو پہننا بالکل درست نہیں اور جس میں باجہ نہ ہو ایک دوسرے سے لگ کر بج جاتا ہو اس میں یہ احتیاط ہے اور سمجھو کہ جب پاؤں میں جو ایک چیز ہے اسکی آواز کی اتنی احتیاط ہے تو خود عورت کی آواز اور اسکے بدن کھلنے کی تو کتنی تاکید ہوگی

حدیثوں کا مضمون

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتو میں نے تم کو دوزخ میں بہت دیکھا ہے عورتوں نے پوچھا اسکی کیا وجہ آپ نے فرمایا تم مار پھٹکار سب چیزوں پر بہت ڈالا کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری بہت کرتی ہو اور اسکی دی ہوئی چیز کو بہت ناک مارتی ہو۔[1]

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک بی بی نے بخار کو برا کہا آپ نے فرمایا کہ بخار کو برا مت کہو اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں

اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر کے رونے والی عورت اگر توبہ نہ کرے گی تو قیامت کے روز اس حالت میں کھڑی کی جاوے گی کہ اسکے بدن پر کرتے کی طرح ایک روغن لپیٹا جاوے گا جس میں آگ بڑی جلدی لگتی ہے اور کرتے ہی کی طرح تمام بدن میں خارش بھی ہوگی یعنی اسکو دو تکلیفیں ہوں گی خارش سے تمام بدن نوچ ڈالے گی اور دوزخ کی آگ لگے گی وہ الگ۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے مسلمان عورتو کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کی بھیجی ہوئی چیز کو حقیر اور ہلکا نہ سمجھے چاہے بکری کی کھری[2] کیوں نہ ہو۔

فائدہ۔ بعضی عورتوں میں یہ عادت بہت ہوتی ہے کہ دوسرے کے گھر کی آئی ہوئی چیز کو ناک مارا کرتی ہیں طعنے دیا کرتی ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوا تھا اس نے اسکو پکڑ کر باندھ دیا تھا نہ تو کھانے کو دیا اور نہ اسکو چھوڑا یوں ہی تڑپ تڑپ کر مر گئی۔

فائدہ۔ اسی طرح جانور پال کر اسکے کھانے پینے کی خبر نہ لینا عذاب کی بات ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے مرد اور عورت ساٹھ برس تک خدا کی عبادت کرتے ہیں پھر موت کا وقت آتا ہے تو خلاف شرع وصیت کر کے دوزخ کے قابل ہو جاتے ہیں

ف۔ جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے یوں کہتے ہیں دیکھو میری چیز میرے نواسہ کو دیجیو بھائی کو نہ دیجیو یا فلانی بیٹی کو فلانی چیز دوسری بیٹی سے زیادہ دیجیو یہ سب حرام ہے وصیت اور میراث[3] کے مسئلے کسی عالم سے پوچھ کر اسکے موافق عمل کرے کبھی اس کے خلاف نہ کرے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عورت دوسری عورت سے اسطرح نہ ملے کہ اپنے خاوند کے سامنے اس کا حال

---

[1] از مشکوۃ شریف ۱۲ [2] یعنی کھتی ہیں فلانے نے پر خدا کی پھٹکار ۱۲ [3] مقصود یہ ہے کہ تھوڑا سا بھی ہدیہ خوشی سے قبول کر لینا چاہیئے کیونکہ کام تو دے ہی اور خدا تعالیٰ کی نعمت ہے اسمیں مسلمان کی دلداری ہے اور کھری کا ذکر مبالغہ کے لئے ہے یہ غرض نہیں ہے اگر ہڈی بھی دیا جاوے اور وہ قبول بھی کی جائے خوب سمجھ لو ۱۲ منہ [4] یعنی شریعت نے جس شخص کو وارث بنایا ہے اسکو محروم کرنا اور غیر مستحقوں کو دینا حرام ہے۔ [5] مفید الوارثین شرح اردو میراث المسلمین کو مطالعہ کریں۔

اس طرح کہنے لگے جیسے وہ اسکو دیکھ رہا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ آپ کی دو بیبیاں بیٹھی تھیں ایک نابینا صحابی آنے لگے آپ نے دونوں کو پردے میں ہو جانے کا حکم دیا دونوں نے تعجب سے عرض کیا وہ تو اندھے ہیں آپ نے فرمایا تم تو اندھی نہیں ہو تم تو انکو دیکھتی ہی ہو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں کچھ تکلیف دیتی ہے تو بہشت میں جو حور اس خاوند کو ملیگی وہ کہتی ہے کہ خدا تجھے غارت کرے وہ تو تیرے پاس مہمان ہے جلدی ہی تیرے پاس سے ہمارے پاس چلا آوے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایسی دوزخی عورتوں کو نہیں دیکھا ایسی میرے زمانہ سے پیچھے ایسی عورتیں پیدا ہونگی کہ کپڑا پہنے ہوں گی اور ننگی ہوں گی یعنی نام کو بدن پر کپڑا ہو گا لیکن کپڑا باریک اس قدر ہو گا کہ تمام بدن نظر آوے گا اور اترا کر بدن کو مٹکا کر چلیں گی اور بالوں کے اندر موباف یا کپڑا دے کر بالوں کو لپیٹ کر اسطرح باندھیں گی جس میں بال بہت سے معلوم ہوں جیسے اونٹ کا کوہان ہوتا ہے ایسی عورتیں بہشت میں نہ جاویں گی بلکہ اسکی خوشبو بھی ان کو نصیب نہ ہو گی۔

ف یعنی جب پرہیزگار بیبیاں بہشت میں جانے لگیں گی اُن کو اُنکے ساتھ جانا نصیب نہ ہو گا پھر چاہے سزا کے بعد ایمان کی برکت سے چلی جاویں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت سونے کا زیور[1] دکھلاوے کو پہنے گی اسی سے اسکو عذاب دیا جاوے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تشریف رکھتے تھے ایک آواز سنی جیسے کوئی کسی پر لعنت کر رہا ہو آپ نے پوچھا یہ کیا بات ہے، لوگوں نے عرض کیا کہ یہ فلانی عورت ہے کہ اپنی سواری کی اونٹنی پر لعنت کر رہی ہے وہ اونٹنی چلنے میں کمی یا شوخی کرتی ہوگی اس عورت نے جھلا کر کہہ دیا ہو گا تجھے خدا کی مار جیسا کہ عورتوں کا دستور ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس عورت کو اور اسکے اسباب کو اس اونٹنی پر سے اتار دو یہ اونٹنی تو اس عورت کے نزدیک لعنت کے قابل ہے پھر اسکو کام میں کیوں لاتی ہے۔

ف خوب سزا دی، تمام شد رسالہ کسوۃ النسوۃ۔

ان دونوں مضمونوں یعنی تعریف اور نصیحت میں یہاں پانچ آیتیں اور پچیس حدیثیں[2] لکھی گئیں اور اس حصے کے شروع میں ہم نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک عادتیں بہت سی لکھ دی ہیں جن کی ہر وقت کے برتاؤ میں ضرورت ہے اور اس سے پہلے رسالہ حصول میں ہر طرح کی نیکی اور ہر طرح کی نصیحت تفصیل سے لکھ دی ہے جس کا دھیان رکھو اور عمل کرو انشاء اللہ تعالیٰ قیامت میں بڑے بڑے درجے پاؤ گی ورنہ خدا پناہ میں رکھے بری عورتوں کا برا حال ہو گا اگر قرآن و حدیث سمجھنے کے قابل کبھی ہو جاؤ تو بہت سے قصے ایسی بددین اور بدذات اور بدعقیدہ اور بدعمل عورتوں کے تم کو معلوم ہوں گے اللہ ہمارا تمہارا نیکوں ہی میں گذارا کرے اور ان ہی میں خاتمہ اور ان ہی میں حشر کرے۔ تمام شد

---

[1] اور تمام زیوروں کا یہی حکم ہے خواہ چاندی کا ہو یا کسی اور چیز کا ہو اور اگر کوئی کپڑا اس نیت سے پہنے اسکا بھی یہی حکم ہے ۱۲ محشی عفی عنہ از ابوداؤد ۱۲

[2] یعنی اصل حصہ میں ورنہ رسالہ کسوۃ کی روایات ملا کر تو بہت حدیثیں یعنی بائیس ہوگئیں ۱۲ منہ

فالصلحت قنتت حفظت للغيب بما حفظ الله
نیک بیبیاں فرماں بردار ہیں خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے
بہشتی زیور مکمّل
عکسی
حصۂ ہفتم
مصنفہ حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ
اسلامک بک سروس

بہشتی زیور کا نواں حصّہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ بندۂ ناچیز کمترین غلامانِ اشرفی محمد مصطفےٰ بجنوری مقیم میرٹھ محلہ کرم علی عرض رسا ہے کہ احقر نے حسب ارشاد سیدی و مولائی حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی (نور اللہ مرقدہٗ) کے اس نویں حصہ بہشتی زیور میں عورتوں اور بچوں کیلئے صحت کے متعلق ضروری باتیں اور کثیر الوقوع امراض کے علاج درج کئے ہیں اور اس میں چند ضروری باتوں کا لحاظ رکھا ہے۔

۱۔ اُن امراض کا علاج لکھا گیا ہے جن کی تشخیص اور علاج میں چنداں لیاقت کی ضرورت نہیں معمولی پڑھی لکھی عورتیں بھی اُن کو سمجھ سکتی ہیں اور جن امراض کے علاج میں علمی قابلیت درکار ہے اُن کو چھوڑ دیا گیا ہے بلکہ بہت جگہ تصریح کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے کہ اسکے علاج کی جرأت نہ کریں بلکہ طبیب سے علاج کرائیں۔

۲۔ نسخے مجرب اور سہل الحصول لکھے گئے ہیں اور ساتھ ہی یہ رعایت بھی رکھی گئی ہے کہ ایسی دوائیں ہوں کہ اگر تجویز میں غلطی ہو یا اور کوئی وجہ ہو تو نقصان نہ کریں۔

۳۔ عبارت ایسی سہل لکھی گئی ہے کہ بہت معمولی لیاقت والا بھی بخوبی سمجھ سکے۔

۴۔ نظر ثانی میں جبکہ امداد المطابع میں یہ کتاب چھپی تھی کچھ نسخے بڑھائے گئے تھے اُن کو اپنے اپنے موقعوں پر بطور حاشیہ کے لکھ دیا تھا۔ اور اس مرتبہ نظر ثالث میں بھی بعض نسخے اور مضامین اضافہ کئے ہیں جن کو اُن کے موقعوں پر صفحہ کے نیچے بطور حاشیہ علیحدہ لکھا ہے تاکہ جنکے پاس پہلا طبع شدہ یہ حصہ موجود ہو وہ بھی ان نسخوں کو اسمیں نقل کر سکیں اور جو نسخے اور مضامین اس نظر ثالث میں بڑھائے گئے ہیں ہر ایک کے آگے یہ لفظ (نظر ثالث) لکھ دیا ہے تاکہ جنکے پاس نظر ثانی کی کتاب ہو وہ بھی انکو نقل کر لیں۔

مقدمہ۔ اس میں تندرستی حاصل کرنے اور اسکے قائم رکھنے کی کچھ ضروری تدبیریں ہیں جن کے جاننے سے عورتیں اپنی اور اپنے بچوں کی حفاظت اور احتیاط کر سکیں۔ تندرستی ایسی چیز ہے کہ اس سے آدمی کا دل خوش رہتا ہے تو عبادت اور نیک کام میں خوب جی لگتا ہے کھانے پینے کا لطف حاصل ہوتا ہے تو دل سے خدائے تعالیٰ کا شکر کرتا ہے۔ بدن میں طاقت رہتی ہے تو اچھے کام اور دوسروں کی خدمت خوب کر سکتا ہے حقداروں کا حق اچھی طرح ادا ہو سکتا ہے اسواسطے تندرستی کی تدبیر کرنا ایسی نیت سے عبادت اور دین کا کام ہے خاصکر عورتوں کو ایسی باتوں کا جاننا بہت ضروری ہے کیونکہ اُن کے ہاتھوں میں بچے پلتے ہیں اور وہ اپنا نفع نقصان کچھ نہیں سمجھتے تو جو عورتیں ان باتوں کو نہیں جانتیں اُنکی بے احتیاطیوں سے بچے بیمار ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ پڑھنے کے قابل ہوتے تو اُن کے علم میں بھی حرج ہوتا ہے پھر یہ کہ بچوں کی بیماری میں یا خود عورتوں کی بیماری میں مردوں کو الگ پریشانی ہوتی ہے کہ

دوا داروں میں اُن ہی کا رُوپیہ خرچ ہوتا ہے غرض طرح طرح کا نقصان ہے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دوا اور پرہیز کو پسند فرمایا ہے اسواسطے تھوڑا تھوڑا بیان ایسی ضروری باتوں کا لکھ دیا ہے۔

ہوا کا بیان

۱۔ پوروا ہوا جو کہ سورج نکلنے کی طرف سے آتی ہے چوٹ اور زخم کو نقصان کرتی ہے اور کمزور آدمی کو بھی سستی لاتی ہے۔ چوٹ اور زخم والے اور سہل میں اس سے حفاظت رکھیں، دوہرا کپڑا پہن لیا کریں۔

۲۔ جنوبی ہوا یعنی جو ہوا دکن کی طرف سے چلتی ہے گرم ہوتی ہے مساماتؔ کو ڈھیلا کرتی ہے جو لوگ ابھی بیماری سے اُٹھے ہیں ان کو اس ہوا سے بچنا چاہیئے ورنہ بیماری کے لوٹ آنے کا ڈر ہے۔

۳۔ گھر میں جگہ جگہ کیچڑ نہ کرو اس سے بھی ہوا خراب ہوتی ہے اور یہ بھی خیال رکھو کہ پاخانہ اور غسل خانہ اور برتن دھونے کی جگہ یہ سب مقام اپنے اُٹھنے بیٹھنے کی جگہ سے جہاں تک ہو سکے الگ اور دُور رکھو۔ بعضی عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ بچوں کو کسی جگہ پاؤں پر بٹھلا کر ہگا مُتا لیا پھر بڑی احتیاط کی تو اس جگہ کو لیپ دیا یہ بالکل بے تمیزی اور نقصان کی بات ہے۔ اوّل تو اسکے لئے جگہ مقرر رکھو نہیں تو کم سے کم اتنا کرو کہ کوئی برتن اس کام کے لئے علیحدہ ٹھہرا لو اور اسکو فوراً صاف کر لیا کرو۔

۴۔ کبھی کبھی گھر میں خوشبودار چیزیں سُلگا دیا کرو جیسے لوبان اگر، کافور وغیرہ اور وبا کے موسم میں گندھک یا لوبان گھر کے ہر کمرے میں سلگاؤ اور کواڑ بند کر دو تاکہ اچھی طرح ان چیزوں کا اثر ہو جائے۔

۵۔ سوتے وقت چراغ ضرور گل کر دیا کرو خاصکر مٹی کا تیل جلتا چھوڑنے میں زیادہ نقصان ہے۔ ہوا میں خشکی غالب ہو جاتی ہے اور دماغ اور آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے بعض وقت موت کی نوبت آگئی ہے۔

۶۔ بند مکان میں دھواں کر کے ہرگز نہ بیٹھو۔ بعضی جگہ ایسا ہوا ہے کہ اسطرح سے تاپنے والوں کا یکدم دم گھٹ گیا اور اتنی فرصت نہ ملی کہ کواڑ کھول کر باہر نکل آئیں وہیں مر کر رہ گئے۔

۷۔ جاڑے کے دنوں میں سردی سے بچو اگر نہانے کا اتفاق ہو تو فوراً بال سکھالو۔ اگر مزاج زیادہ سرد ہے تو چائے پی لو یا دو تولہ شہد اور پانچ ماشہ کلونجی چاٹ لو۔

۳؎ بند مکان میں مٹی کا تیل ہرگز نہ جلاؤ خواہ لالٹین میں ہو یا لمپ میں یا ڈبیہ میں، اس سے پھیپھڑہ خراب ہو جاتا ہے ۱۲ نظر ثالث

۱؎ بدن کے وہ باریک باریک سوراخ جن سے ٹھنڈا اور گرمی اندر پہنچتی ہے۔ اور پسینہ باہر نکلتا ہے۔

۲؎ صرف نیم کے پتوں کی دھونی بھی اچھا اثر رکھتی ہے۔ ۱۲ نظر ثالث

۸ - جسطرح ٹھنڈی ہوا سے بچنا ضروری ہے اسی طرح گرم ہوا یعنی لُو[1] سے بھی بچو موٹا دوہرا کپڑا پہنو۔ گرمی میں آنولوں سے سر دھویا کرو

کھانے کا بیان

۱ - کھانا ہمیشہ بھوک سے کم کھاؤ۔ ایسی تدبیر ہے کہ اسکا خیال رکھنے سے سینکڑوں بیماریوں سے حفاظت رہتی ہے۔

۲ - ربیع کے دنوں میں غذا کم کھاؤ کبھی کبھی روزہ رکھ لیا کرو اور ربیع کے دن وہ کہلاتے ہیں جب کہ جاڑا جاتا ہو اور گرمی آتی ہو۔

۳ - گرمی کے دنوں میں ٹھنڈی غذائیں استعمال میں رکھو جیسے کھیرا ککڑی۔ ترئی وغیرہ۔ اور اگر مناسب معلوم ہو کوئی دوا بھی ٹھنڈی تیار رکھو اور بچوں کو اور بڑوں کو ضرورت کے موافق دیتے رہو۔ جیسے شربت نیلوفر۔ شربت عناب وغیرہ فالودہ بھی عمدہ چیز ہے اس سے نئے اناج کی گرمی بھی نہیں ہوتی اور صرف تخم ریحاں پھانک لینا بھی بہت نفع رکھتا ہے اس موسم میں گرم وخشک غذائیں بہت کم کھاؤ جیسے ارہر کی دال اور آلو وغیرہ۔

۴ - خریف کے دنوں میں ایسی چیزیں کم کھاؤ جس سے سودا پیدا ہوتا ہے۔ جیسے تیل بینگن گائے کا گوشت وغیرہ اور خریف کے دن وہ کہلاتے ہیں جس کو برسات کہتے ہیں۔

۵ - جاڑے کے دنوں میں جس کو مقدور ہو مقوی غذائیں اور دوائیں استعمال کرے تاکہ تمام سال بہت سی آفتوں سے حفاظت رہے۔ جیسے نیم برشت[2] انڈا نمک سلیمانی کے ساتھ اور گاجر کا حلوا اور نیم برشت انڈا اسکو کہتے ہیں کہ اندر سے پورا جما نہ ہو ترکیب اسکی یہ ہے کہ انڈے کو ایک باریک کپڑے میں لپیٹ کر کھولتے پانی میں سو دفعہ غوطہ دیں یا انڈے کو کھولتے پانی میں ٹھیک تین منٹ ڈالکر نکال لیں اور تین منٹ ٹھنڈے پانی میں ڈال رکھیں اسکی صرف زردی کھانا چاہیئے۔ سفیدی عمدہ چیز نہیں ہے

۶ - جب تک زیادہ ضرورت نہ ہو دوا کی عادت مت ڈالو۔ چھوٹے موٹے مرض میں غذا کے کم کر دینے سے یا بدل دینے سے کام نکال لیا کرو۔

۷ - آجکل غذا میں بہت بے ترکیبی ہو گئی ہے جس سے طرح طرح کے نقصان ہوتے ہیں اسلئے عمدہ اور خراب غذائیں لکھی جاتی ہیں۔

عمدہ غذائیں انڈا نیم برشت۔ کبوتر کے بچوں کا گوشت۔ گائے کے بچوں کا گوشت۔ بکری کا گوشت۔ مینڈھے کا گوشت۔ لوا۔ بٹیر۔ تیتر۔ مرغ۔ اکثر جنگلی پرند ہرن نیل گائے اور دوسرے شکاروں کا گوشت مچھلی۔ گیہوں کی روٹی۔ انگور۔ انجیر۔ انار سیب۔ شلجم۔ پالک۔ خرفہ۔ دودھ جلیبی۔ سری پائے۔ لیکن سری پایوں سے خون گاڑھا پیدا ہوتا ہے۔

خراب غذائیں بینگن۔ مولی۔ لاہی کا ساگ یعنی سیاہ پتوں کی سرسوں کا ساگ۔ سینگرے (جو مولی کے درخت پر لگتے ہیں) بوڑھی گائے کا گوشت۔ گاجر سکھایا ہوا گوشت۔ بطخ کا گوشت۔ لوبیا، مسور، تیل

[1] لُو سے بچنے کے لئے کپڑوں میں کسی جگہ یا جیب میں پیاز رکھنا بہت مفید ہے۔ یہ لُو کو اپنے اوپر کھینچ لیتا ہے اور آدمی بچ جاتا ہے۔ [2] آدھا پکا آدھا کچا ۱۲ ی

گڑ۔ ترشی اور ان غذاؤں کے خراب ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ بالکل نہ کھاویں بلکہ بیماری کی حالت میں تو بالکل نہ کھاویں اور تندرستی میں بھی اپنے مزاج وغیرہ کو دیکھ کر ذرا کم کھاویں۔ البتہ جن کا مزاج قوی ہے اور انکو عادت ہے ان کو کچھ نقصان نہیں بعضی جگہ دستور ہے کہ زچہ کو مختلف قسم کی غذائیں کہیں ماش کی دال کہیں گائے کا گوشت اور ثقیل ثقیل ترکاریاں ضرور کر کے دیتی ہیں یہ بری رسم ہے ایسے موقعوں پر احتیاط رکھنے کے لئے خراب غذاؤں کو لکھ دیا گیا اب تھوڑا سا بیان ان غذاؤں کی خاصیت کا بھی لکھا جاتا ہے تاکہ اچھی طرح سے معلوم ہو جائے۔

بیگن:۔ گرم خشک ہے۔ اس میں غذائیت بہت کم ہے۔ خون برا پیدا کرتا ہے۔ بواسیر والوں کو اور سوداوی مزاج والوں کو بہت نقصان کرتا ہے اگر اس میں گھی زیادہ ڈالا جاوے اور سرکہ کے ساتھ کھایا جاوے تو کچھ اصلاح یعنی درستی ہو جاتی ہے۔

مولی:۔ گرم خشک ہے اسکے پتوں میں اور زیادہ گرمی ہے سر کو اور حلق کو اور دانتوں کو زیادہ نقصان پہنچاتی ہے۔ دیر میں ہضم ہوتی ہے لیکن اس سے دوسری غذائیں ہضم ہو جاتی ہیں بواسیر والوں کو کسی قدر فائدہ دیتی ہے۔ مگر گرم ہے اگر اس میں سرکہ کا بھگویا ہوا زیرہ ملا دیا جائے تو اسکے نقصان کم ہو جاتے ہیں تلی کے لئے مفید ہے خاصکر سرکہ میں پڑی ہوئی۔

لاہی کا ساگ:۔ گرم ہے گردہ کے مریض کو بہت نقصان کرتا ہے اور حمل کی حالت میں کھانے سے بچے کے مر جانے کا ڈر ہے۔

سینگرے۔ بھی گرم ہیں۔ بوڑھی گائے کا گوشت گرم خشک ہے۔ اس سے خون گاڑھا اور بری قسم کا پیدا[1] ہوتا ہے۔ سودا زیادہ پیدا کرتا ہے۔ خارش والوں کو اور بواسیر والوں کو اور مراق و تلی والوں کو اور سوداوی مزاج والوں کو نقصان کرتا ہے اگر پکتے میں خربوزہ کا چھلکا اور کالی مرچ ڈال دی جاوے تو نقصان کم ہو جاتا ہے البتہ محنتی لوگوں کو زیادہ نقصان نہیں کرتا۔ بلکہ بکری کے گوشت سے زیادہ موٹا تازہ کرتا ہے لیکن بیماری میں احتیاط لازم ہے۔

بطخ کا گوشت:۔ گرم خشک ہے دیر میں ہضم ہوتا ہے۔ مگر پودینہ ڈال دینے سے اس کا نقصان کم ہو جاتا ہے اور دریائی بطخ کا گوشت اتنا نقصان نہیں کرتا جتنا کہ گھریلو بطخ کا کرتا ہے۔

گاجر:۔ گرم تر ہے اور دیر میں ہضم ہوتی ہے۔ البتہ پیشاب کو روکتی ہے اور فرحت دیتی ہے اسلئے لوگ اس کو ٹھنڈی کہتے ہیں۔ گوشت میں پکانے سے اسکے نقصان کم ہو جاتے ہیں۔ اور مربہ اسکا عمدہ چیز ہے۔ رحم کو تقویت دیتا ہے۔ اور حاملہ عورتیں گاجر کھانے سے زیادہ احتیاط رکھیں کیونکہ اس سے خون جاری ہو جاتا ہے۔

لوبیا:۔ گرم تر ہے دیر میں ہضم ہوتا ہے اس سے خواب پریشان نظر آتے ہیں سرکہ اور دارچینی ملانے سے اسکا نقصان کم ہو جاتا ہے لیکن حاملہ عورتیں ہرگز نہ کھائیں۔

---

[1] یہ تاثیریں بڑی گائے کے گوشت کی ہیں اور گائے کے بچوں کا گوشت سب سے اچھا گوشت ہے۔ جیسا کہ قانون شیخ میں تصریحاً لکھا ہے ۱۲

مسور:۔ خشک ہے بواسیر والوں کو نقصان کرتی ہے اور جن کا معدہ ضعیف ہے اور سوداوی مزاج والوں کو نقصان کرتی ہے۔ زیادہ گھی ڈالنے سے یا سرکہ ملا کر کھانے سے اسکی کچھ اصلاح ہو جاتی ہے۔

تیل:۔ گرم ہے سودا پیدا کرتا ہے اور سوداوی بیماریوں میں نقصان کرتا ہے۔ ٹھنڈی ترکاریاں ملانے سے کچھ اصلاح ہو جاتی ہے

گڑ:۔ گرم ہے سودا زیادہ پیدا کرتا ہے۔

کھٹائی:۔ زیادہ کھانا پٹھوں کو نقصان کرتا ہے اور جلد بڑھا کرتا ہے عورتیں بہت احتیاط رکھیں اور حمل میں اور زچہ ہونے کی حالت میں اور زکام میں زیادہ احتیاط لازم ہے۔ اگر ترشی میں میٹھی چیز ملا دی جائے تو نقصان کم ہو جاتا ہے۔

۸۔ بعضی غذائیں ایسی ہیں کہ الگ الگ کھاؤ تو کچھ ڈر نہیں لیکن ساتھ کھانے سے نقصان ہوتا ہے یعنی جب تک اس میں ایک چیز معدہ میں ہو دوسری چیز نہ کھائیں اکثر مزاجوں میں تین گھنٹہ کا فاصلہ دینا کافی ہوتا ہے۔ حکیموں نے کہا ہے کہ دودھ کے ساتھ ترشی نہ کھائیں۔ اسی طرح دودھ پی کر پان نہ کھاویں۔ اس سے دودھ کا پانی معدہ میں الگ ہو جاتا ہے۔ دودھ اور مچھلی ساتھ نہ کھائیں اس سے فالج اور جذام یعنی کوڑھ کا ڈر ہے۔ دودھ چاول کے ساتھ ستو نہ کھائیں۔ چکنائی کھا کر پانی نہ پئیں۔ تیل یا گھی بے قلعی کے برتن میں نہ رکھیں۔ کسیا یا ہوا کھانا نہ کھاویں۔ مٹی کے برتن میں پکایا ہوا کھانا سب سے بہتر ہے۔ امرود کھیرا، ککڑی، خربزہ، تربوز اور دوسرے سبز میووں پر پانی نہ پئیں۔ انگور کے ساتھ سری پائے نہ کھاویں۔

۹۔ کھانا بہت گرم نہ کھاؤ۔ گرم کھانا کھا کر ٹھنڈا پانی پینے سے دانتوں کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔

۱۰۔ موٹا آٹا میدہ سے اچھا ہے اور لقمہ کو خوب چبانا چاہیئے اور کھانا جلدی جلدی کھا لینا چاہیئے بہت دیر سے کھانے میں ہضم میں خرابی ہوتی ہے۔

۱۱۔ بہت بھوک میں نہ سوؤ اور نہ کھانا کھاتے ہی سوؤ۔ کم سے کم دو گھنٹہ گذر جاویں تب سوؤ۔

۱۲۔ جب تک کھانا ہضم نہ ہو جاوے دوبارہ نہ کھاؤ کم سے کم دو گھنٹہ گذر جاویں اور طبیعت ہلکی ہلکی معلوم ہونے لگے اسوقت مضائقہ نہیں

فائدہ:۔ اگر کبھی قبض ہو جائے تو اسکی تدبیر ضرور کرو۔ آسان سی تدبیر تو یہ ہے کہ روٹی نہ کھاؤ ایک دو وقت صرف شوربا ذرا چکنائی کا پی لو، اگر اس سے دفع نہ ہو تو بازار سے نو ماشہ حب قرطم یعنی کڑ کے بیج اور اڑھائی تولہ انجیر ولایتی منگا کر آدھ پاؤ پانی میں جوش دے کر دو تولہ شہد ملا کر پی لو۔ اس دوا میں غذائیت بھی ہے۔

۲۔ اگر پاخانہ معمول سے زیادہ نرم آوے تو رکنے کی تدبیر کرو اور چکنائی کم کر دو۔ بھونا ہوا گوشت کھاؤ اور اگر دست آنے لگیں یا معمولی قبض سے زیادہ قبض ہو جاوے تو حکیم کو خبر کرو۔

۳۔ کھانا کھا کر فوراً پاخانہ میں مت جاؤ۔ اور جو بہت تقاضا ہو تو مضائقہ نہیں۔

۴۔ پیشاب پاخانہ کا جب تقاضا ہو ہرگز مت روکو۔ اس طرح سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

پانی کا بیان

۱۔ سوتے اُٹھ کر فوراً پانی نہ پیو اور نہ یکلخت ہوا میں نکلو اگر بہت ہی پیاس ہے تو عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ناک پکڑ کر پانی پیو، اور ایک ایک گھونٹ کر کے پیو اور پانی پی کر ذرا دیر تک ناک پکڑے رہو سانس ناک سے مت لو اسی طرح گرمی میں چل کر فوراً پانی مت پیو خاصکر جس کو لُو لگی ہو وہ اگر فوراً بہت سا پانی پی لے تو اُسی وقت مر جاتا ہے۔ اسی طرح نہار منہ نہ پینا چاہیئے اور پاخانہ سے نکل کر فوراً پانی نہ پینا چاہیئے۔

۲۔ جہاں تک ہو سکے پانی ایسے کنوئیں کا پیو جس پر بھرائی زیادہ ہو۔ کھارا پانی اور گرم پانی مت پیو۔ بارش کا پانی سب سے اچھا ہے مگر جسکو کھانسی یا دمہ ہو وہ نہ پئے کسی کسی پانی میں تیل سا ملا ہوا معلوم ہوتا ہے وہ پانی بہت بُرا ہے۔ اگر خراب پانی کو اچھا بنانا ہو تو اسکو اتنا پکائیں کہ سیر کا تین پاؤ رہ جائے پھر ٹھنڈا کر کے چھان کے پئیں۔

۳۔ گھڑوں کو ہر وقت ڈھکا رکھو بلکہ پینے کے برتن کے منہ پر باریک کپڑا بندھا رکھو تاکہ چھنا ہوا پانی پینے میں آئے۔

۴۔ برف گردہ کو نقصان کرتا ہے خاص کر عورتیں اسکی عادت نہ ڈالیں اس سے بہتر شورے کا جھلا ہوا پانی ہے۔

۵۔ کھاتے پیتے میں ہرگز نہ ہنسو اس سے بعضے وقت موت کی نوبت آجاتی ہے[1]۔

آرام اور محنت کا بیان

۱۔ نہ تو اس قدر آرام کرو کہ بدن پھول جائے سستی چھا جائے ہر وقت پلنگ ہی پر دکھلائی دو گھر کے کاروبار دوسروں ہی پر ڈالدو کیونکہ زیادہ آرام سے اپنے گھر کا بھی نقصان ہے اور بعضی بیماریاں بھی لگ جاتی ہیں اور نہ اتنی محنت کرو کہ بیمار ہو جاؤ بلکہ اپنے ہاتھ پاؤں اور سارے بدن سر سے بیچ کی راس سے محنت کا کام ضرور لینا چاہیئے اسکے طریقے یہ ہیں کہ ہر کام کو ہاتھ چلا کر پھرتی سے کرو سستی کی عادت چھوڑ دو اور گھر میں تھوڑی دیر ضرور ٹہل لیا کرو۔ دو چار مرتبہ اگر بے پردگی نہ ہو تو کوٹھے پر چڑھ اُتر لیا کرو اور چرخہ اور چکی کا ضرور تھوڑا بہت مشغلہ رکھو۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ تم اس سے پیسے کماؤ۔ اول تو اس میں بھی کوئی عیب کی بات نہیں لیکن اپنی تندرستی کا قائم رکھنا تو ضروری چیز ہے۔ اس سے تندرستی خوب رہتی ہے۔ دیکھو جو عورتیں محنتی ہیں کوٹتی پیستی ہیں کیسی قوی اور تازی رہتی ہیں اور جو آرام طلب ہیں ساری عمر دوا کا پیالہ منہ کو لگا رہتا ہے۔ ایسی محنت کو ریاضت کہتے ہیں کھانا کھا کر جب تک تین گھنٹہ نہ گذر جائیں اسوقت تک ریاضت نہ کرنا چاہیئے اور جب ذرا ذرا پسینہ آنے لگے یا سانس زیادہ پھولنے لگے ریاضت موقوف کر دینا چاہیئے

۲۔ بچوں کے لئے جھولا جھولنا اچھی ریاضت ہے۔

۳۔ صبح کو سویرے اٹھنے کی عادت رکھو بلکہ ہمت کر کے تہجد پڑھا کرو اس سے تندرستی خوب بنی رہتی ہے۔

۴۔ دوپہر کو بے ضرورت نہ سوؤ اور اگر کچھ تکان یا نیند کا غلبہ ہو تو اور بات ہے۔

۵۔ دماغ سے بھی کچھ کام لینا ضروری ہے۔ اگر اس سے بالکل کام نہ لیا جاوے تو دماغ میں رطوبت بڑھ جاتی ہے اور ذہن کند ہو جاتا ہے اور جو حد سے زیادہ زور ڈالا جائے ہر وقت فکر اور سوچ میں رہے تو خشکی اور کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اس واسطے انداز سے محنت لینا مناسب ہے۔ پڑھنے پڑھانے کا شغل رکھو۔ قرآن شریف روزمرہ پڑھا کرو۔ کتاب دیکھا کرو۔ باریک باتوں کو سوچا کرو۔ نہ اتنا غصہ کرو کہ آپے سے باہر ہو جاؤ نہ ایسی بردباری کرو کہ کسی پر بالکل روک ٹوک نہ رہے۔ نہ ایسی خوشی کرو کہ خدا کی بے نیازی اور اس کی قدرت کو بھول جاؤ کہ وہ ایک دم میں چاہیں تو ساری خوشی کو خاک میں ملا دیں نہ اتنا رنج کرو کہ خدائے تعالیٰ کی رحمت ہی بالکل یاد نہ رہے اور اسی غم کر کے بیٹھ جاؤ۔ اگر کوئی زیادہ صدمہ پہنچے تو اپنی طبیعت کو دوسری طرف ہٹا دو کسی کام میں لگ جاؤ۔ ان سب باتوں سے بیماری کا بلکہ ہلاکت کا ڈر ہے۔ اگر کسی کو بہت خوشی کی بات سنانا ہو اور وہ دل کا کمزور ہو تو ایک لخت نہ سناؤ پہلے پوچھو کہ اگر تمہارا یہ کام ہو جائے تو کیسا، پھر کہو دیکھو ہم کوشش کر رہے ہیں شاید ہو جائے اور امید تو ہے کہ ہو جائے پھر اسی وقت یا دو چار گھنٹہ کے بعد سنا دو کہ تمہارا یہ کام ہو گیا۔ اسی طرح غم کی خبر یکلخت نہ سناؤ۔ کسی کے مرنے کی خبر سنانی ہو تو یوں کہو کہ فلاں شخص بیمار تھا اس کی حالت تو غیر تھی ہی اور موت سب کے واسطے ہے کبھی نہ کبھی آئے گی۔ قضائے الٰہی سے اس نے انتقال کیا۔

فائدہ۔ بیماری کی حالت میں اور پیٹ میں جب بچہ ہو جان پڑ جاوے چیال کے پاس سونے سے نقصان ہوتا ہے۔

علاج کرانے میں جن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے

۱۔ چھوٹی موٹی بیماری میں دوا نہ کرنا چاہیئے۔ کھانے پینے چلنے پھرنے ہوا کے بدلنے سے اس کی تدبیر کر لینا چاہیئے۔ جیسے گرم ہوا سے سر میں درد ہو گیا ہو تو سرد ہوا میں بیٹھ جائیں۔ یا کھانا کھانے سے پیٹ میں بوجھ ہو گیا تو ایک دو وقت فاقہ کر لیں یا نیند کی کمی سے سر میں درد ہو گیا تو سو رہیں یا زیادہ سونے سے سستی ہو گئی تو کم سوئیں یا دماغ سے زیادہ کام لیا تھا اس سے خشکی ہو گئی۔ ذرا محنت کم کریں اس کو آرام و فرحت دیں جب ان تدبیروں سے کام نہ چلے تو اب دوا کو اختیار کریں۔

۲۔ مرض خواہ کیسا ہی سخت ہو گھبراؤ مت اس سے علاج کا انتظام خراب ہو جاتا ہے خوب استقلال اور اطمینان سے علاج کرو

۳۔ مسہل اور قے اور فصد کی عادت نہ ڈالو یعنی بلا ضرورت کے ہر سال مسہل یا قے یا فصد نہ لیا کرو۔ اگر مسہل کی عادت پڑ جائے تو اس کے چھوڑنے کی ترکیب یہ ہے کہ جب موسم مسہل کا قریب آوے غذا کم کر دو۔ ریاضت زیادہ کرو۔ کوئی ایسی دوا کھاتے

رہو جس سے پاخانہ کھل کر آتا رہے جیسے ہڑ کا مربہ یا گلقند یا جوارش مصطگی وغیرہ۔ پھر اگر مسہل کے دنوں میں طبیعت کچھ میلی بھی رہے تو کچھ پرواہ نہ کرو اور مسہل کو ٹالدو۔ اس طرح سے عادت چھوٹ جائے گی۔

۴۔ بدون سخت ضرورت کے بہت تیز دوائیں نہ کھاؤ۔ ایسی دواؤں میں یہ خرابی ہے کہ اگر موافق نہ آئیں تو نقصان بھی پورا کریں گی۔ خاصکر کشتوں[1] سے بہت بچو کیونکہ یہ جب نقصان کرتے ہیں تو تمام عمر روگ نہیں جاتا البتہ رانگ اور مونگے کا کشتہ بہت ہلکا ہوتا ہے اس میں چنداں خوف نہیں اور ہڑتال اور سنکھیا اور زہریلی دواؤں کے کشتوں کے پاس نہ جاؤ اور حرام[2] اور نجس دوا نہ کھاؤ نہ لگاؤ

۵۔ جب کوئی دوا ایک مدت دراز تک کھانا ہو تو کبھی کبھی ایک دو دن کو چھوڑ دیا کرو یا اسکی جگہ اور دوا بدل دیا کرو کیونکہ جس دوا کی عادت ہو جاتی ہے اسکا اثر نہیں ہوتا۔

۶۔ جب تک غذا سے کام چلے دوا کو اختیار نہ کرو۔ مثلاً مسہل کے بعد طاقت آنے کے لئے جوان آدمی کو یخنی کافی ہے اسکو مشک و عنبر وغیرہ کی ضرورت نہیں البتہ بوڑھے آدمی کو یخنی قبض کرتی ہے اور اسکے ہضم کرنے کے لئے بھی طاقت چاہیئے ایسے شخص کو کوئی معجون وغیرہ بنا لینا بہت مناسب ہے۔

۷۔ دوا کو بہت احتیاط[3] سے ٹھیک تول کر نسخہ کے موافق بناؤ۔ اپنی طرف سے مت گھٹاؤ بڑھاؤ۔

۸۔ دوا پہلے حکیم کو دکھلاؤ اگر بری ہو اسکو بدلاؤ۔

۹۔ دل اور جگر اور دماغ اور پھیپھڑا اور آنکھ وغیرہ جو نازک چیزیں ہیں ان کے لئے ایسی دوائیں استعمال مت کرو جو بہت تیز ہیں یا بہت ٹھنڈی یا بہت تحلیل کرنے والی ہیں یا زہریلی ہیں۔ ہاں جہاں سخت ضرورت ہو لاچاری ہے مثلاً جگر بڑا کام ہیل نہ رکھیں۔ کھانسی میں سنکھیا کا کشتہ نہ کھائیں آنکھ میں ذرا کافور نہ لگائیں بلکہ جب تک آنکھ میں باہر کی دوا سے کام چل سکے اندر دوا نہ لگائیں۔

۱۰۔ علاج[1] ہمیشہ ایسے طبیب سے کرائیں جو حکمت کا علم رکھتا ہو اور تجربہ کار بھی ہو۔ علاج غور اور تحقیق سے کرتا ہو بے سوچے سمجھے نسخہ نہ لکھ دیتا ہو مسہل دینے میں جلدی نہ کرتا ہو کسی کا نام مشہور سن کر دھوکے میں نہ آؤ۔

۱۱۔ بیماری میں پرہیز کو دوا سے زیادہ ضروری سمجھو اور تندرستی میں پرہیز ہرگز نہ کرو فصل کی چیزوں میں سے جسکو دل چاہے شوق سے کھاؤ مگر یہ خیال رکھو کہ پیٹ سے زیادہ نہ کھاؤ اور پیٹ میں گرانی پاؤ تو فاقہ کر دو۔

۱۲۔ یوں تو ہر بیماری کا علاج ضروری ہے خاصکر ان بیماریوں کے علاج میں ہرگز غفلت مت کرو اور بچوں کے لئے تو اور زیادہ

---

[1] سونا چاندی رانگ سنکھیا اور بہت سی چیزوں کو آگ میں خاص طریقے سے پھونکا جاتا ہے جس سے وہ راکھ ہو جاتی ہے اسے کشتہ کہتے ہیں [2] اس کے مسائل طبی جوہر میں دیکھ لو جو اسی حصہ میں بطور ضمیمہ شامل ہے ۱۲ نظر ثالث [3] دوا کو ہمیشہ ڈھانک کر اور حفاظت سے رکھو بعضی دواؤں پر بعض جانور عاشق ہوتے ہیں وہ اسمیں ضرور منہ ڈالتے ہیں جیسے بلی بالچھڑ اور بادرنجبویہ پر یا سانپ کیوڑہ پر ۱۲ نظر ثالث۔

خیال کرو۔ زکام۔ کھانسی۔ آنکھ دکھنا۔ پسلی کا درد۔ بدہضمی۔ بار بار پاخانہ جانا۔ پیچش آنت اترنا۔ حیض کی کمی یا زیادتی۔ بخار جو ہر وقت رہتا ہو یا کھانا کھا کر ہو جاتا ہو کسی جانور یا آدمی کا کاٹ کھانا۔ زہریلی دوا کھا لینا۔ دل دھڑکنا۔ چکر آنا۔ جگہ جگہ سے بدن پھڑکنا تمام بدن کا سُن ہو جانا اور جب بھوک بہت بڑھ جائے یا بہت گھٹ جائے یا نیند بہت بڑھ جائے یا بہت گھٹ جائے یا پسینہ بہت آنے لگے یا بالکل نہ آئے یا اور کوئی بات اپنی ہمیشہ کی عادت کے خلاف پیدا ہو جاوے تو سمجھو کہ بیماری آتی ہے جلدی حکیم سے خبر کر کے تدبیر کرو اور غذا وغیرہ میں بے ترکیبی نہ ہونے دو۔

۱۳۔ نبض دکھلانے میں ان باتوں کا خیال رکھو کہ نبض دکھلانے کے وقت پیٹ نہ بھرا ہو نہ بہت خالی ہو کہ بھوک سے بیتاب ہو طبیعت پر نہ زیادہ غم ہو نہ زیادہ خوشی ہو نہ سو کر اٹھنے کے بعد فوراً دکھلاوے۔ نہ بہت جاگنے کے بعد نہ کسی محنت کا کام کرنے کے بعد نہ دُور سے چل کر آنے کے بعد نبض دکھلانے کے وقت چار زانو ہو کر بیٹھو یا چارپائی پر یا پیڑھی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھو۔ کسی کروٹ پر زیادہ زور دے کر مت بیٹھو نہ کوئی سا ہاتھ ٹیکو۔ تکیہ بھی نہ لگاؤ۔ جس ہاتھ کی نبض دکھاؤ اس میں کوئی چیز مت پکڑو نہ ہاتھ کو بہت سیدھا کرو نہ بہت موڑو بلکہ بازو کو پسلیوں سے ملا کر ڈھیلا چھوڑ دو سانس بند نہ کرو۔ طبیب سے نہ ڈرو اس سے نبض میں بڑا فرق پڑ جاتا ہے اگر لیٹ کر نبض دکھلانا ہو تو کروٹ پر مت لیٹو چت لیٹ جاؤ۔

۱۴۔ قارورہ رکھنے میں ان باتوں کا خیال رکھو۔ قارورہ ایسے وقت کیا جائے کہ آدمی عادت کے موافق نیند سے اٹھا ہو۔ ابھی تک کچھ کھایا پیا نہ ہو۔ سبز ترکاری کے کھانے سے قارورے میں سبزی آجاتی ہے۔ زعفران اور املتاس سے زردی آجاتی ہے اور مہندی لگانے سے سُرخی آجاتی ہے۔ روزہ رکھنے اور نیند نہ آنے سے اور زیادہ تکان سے اور بہت بھوک اور دیر تک پیشاب روکنے سے زردی یا سُرخی آجاتی ہے کبھی بہت جاگنے سے قارورہ کا رنگ سفید ہو جاتا ہے بہت پانی پینے سے رنگ ہلکا ہو جاتا ہے دستوں کے بعد قارورہ قابل اعتبار نہیں رہتا۔ غذا کھانے سے بارہ گھنٹے بعد کا قارورہ پورے اعتبار کے قابل ہے جب صبح کو قارورہ دکھلانا ہو تو رات کو بہت پیٹ بھر کر نہ کھائیں زچہ کا قارورہ قابلِ اعتبار نہیں۔ رات کو اگر کئی بار پیشاب کیا تو صبح کا قارورہ قابلِ اعتبار نہیں۔ اگر قارورہ چھ گھنٹے رکھا رہا تو دکھلانے کے قابل نہیں رہا اور بعضے قارورے اس سے کم میں بھی خراب ہو جاتے ہیں۔ غرض جب دیکھیں کہ اسکے رنگ اور بُو میں فرق آگیا تو دکھلانے کے قابل نہیں رہا۔[1]

۱۵۔ جلدی جلدی بے ضرورت حکیموں کو نہ بدلو۔ حکیم کو خوش رکھو اسکے خلاف مت کرو اگر فائدہ نہ ہو تو اسکو الزام مت دو اسکو دے کر احسان مت جتلاؤ۔

۱۶۔ مریض پر سختی مت کرو۔ اسکی سخت مزاجی کو جھیلو اسکے سامنے ایسی کوئی بات نہ کرو جس سے اسکو ناامیدی ہو جائے چاہیے

---

[1] قارورہ کا برتن بالکل صاف ہو اور ڈھانک کر رکھنا چاہیئے۔ اگر شیشی میں دکھایا جائے تو شیشی بھی بالکل صاف ہو ۱۲ نظر ثالث

کیسی ہی اسکی حالت خراب ہو مگر اسکی تسلی کرتے رہو۔

بعض طبّی اصطلاحوں کا بیان

نسخوں میں بعضے الفاظ اصطلاحی لکھے جاتے ہیں اور بعضے علاجوں کے خاص خاص نام ہیں انکو مختصراً یہاں لکھا جاتا ہے (یہ نظر ثالث کا اضافہ ہے) ۱۲

مُدرِ بول :- پیشاب اُتارنے والی دوا۔

مُدرِ حیض :- حیض جاری کرنے والی دوا۔

مُدرِ لبن :- دودھ اُتارنے والی دوا۔

مُدمِل :- زخم بھرنے والی دوا۔

منضج :- وہ دوا جو مادہ کو نکلنے کے لئے تیار کرے۔

مسہل :- دست لانے والی دوا۔

مفتت حصاۃ :- پتھری کو توڑنے والی دوا۔

مقیّ :- قے لانے والی دوا۔

حقنہ۔ احتقان :- پاخانہ کے مقام سے بذریعہ پچکاری دوا پہنچانا۔

حمول :- رحم میں دوا کا رکھنا۔

ملیّن :- بہت ہلکا مسہل۔

آبزن :- خالی پانی میں یا پانی میں کوئی دوا پکا کر اس میں بیٹھنا

انکباب :- بھپارہ لینا۔

بخور :- دوا سُلگا کر دھونی لینا بعض وقت رحم کے اندر کسی دوا کا دھواں پہنچانا منظور ہوتا ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ دوا کو آگ پر ڈال کر ایک کونڈا سوراخ دار اس پر ڈھانک کر اس سوراخ پر بیٹھ جائیں۔

فرزجہ :- اسکے بھی وہی معنے ہیں۔

قطور :- کان وغیرہ میں دوا ٹپکانا

لخلخہ :- ترچیز سُنگھانا اسکی ترکیب بھی بخار کے بیان میں ہے

پاشویہ :- دوا کے پانی سے پیروں کو دھارنا اسکی مفصل ترکیب بخار کے بیان میں ص[illegible] پر مذکور ہے۔

تبرید :- ٹھنڈی دوا دینا مسہل کے بعد جو دوا دی جاتی ہے اسکو تبرید اسواسطے کہتے ہیں کہ یہ دوا اکثر ٹھنڈی ہوتی ہے اور مسہل کے نقصانات دُور کرنے کے لئے دی جاتی ہے کیونکہ مسہل سے آنتوں وغیرہ کو ضرور کچھ کچھ نقصان پہنچتا ہے۔ فالج وغیرہ ٹھنڈے امراض میں تبرید کبھی معتدل بلکہ گرم بھی ہوتی ہے۔

نطول :- دھارنا اسکی ترکیب یہ ہے کہ جن دواؤں سے دھارنا ہو ان کو پانی میں پکا کر جب نیم گرم رہ جائے ایک بالشت اُونچے سے دھار باندھ کر ڈالیں۔

تولنے کے باٹ

آٹھ چاول کی ــــ ایک رتی	۵ تولہ کی ــــ ایک چھٹانک	۴۰ سیر کا ــــ ایک من	رطل ــــ ۴۴ تولے ساڑھے چار ماشہ
آٹھ رتی کا ــــ ایک ماشہ	۱۶ چھٹانک کا ــــ ایک سیر	درہم ــــ ساڑھے تین ماشہ	مثقال ــــ ساڑھے چار ماشہ
بارہ ماشہ کا ــــ ایک تولہ	۵ سیر کی ــــ ایک دھڑی	دانگ ــــ پونے چار رتی	دام پختہ ــــ بیس ماشہ

انگریزی باٹ

گرین ــــ آدھی رتی	ڈرام ــــ تیس رتی	اونس ــــ ۸ ڈرام یا ۲½ تولہ	پونڈ ــــ ۱۶ اونس یا آدھ سیر

بعض بیماریوں کے ہلکے ہلکے علاج

ان علاجوں کے لکھنے سے یہ مطلب نہیں کہ ہر آدمی حکیم بن جاوے بلکہ اتنی غرض ہے کہ ہلکی ہلکی معمولی شکایتیں اگر اپنے آپ کو یا بچوں کو ہو جاویں اور حکیم دور ہو تو ایسے وقت میں جیسے اکثر عورتوں کی عادت ہے کہ سستی کی وجہ سے نہ حکیم کو خبر کرتی ہیں اور ناواقف ہونے کی وجہ سے خود بھی کوئی تدبیر نہیں کرسکتیں۔ آخر کو وہ مرض یوں ہی بڑھ جاتا ہے پھر مشکل پڑ جاتی ہے تو ایسے موقع کے واسطے اگر عورتوں کو کچھ واقفیت ہو جاوے تو ان کے کام آوے اور دوسرے بعض بیماریوں کے پرہیز اور بعض بیماریوں سے بچنے کے طریقے معلوم ہو جاویں گے تو اپنی اور اپنے بچوں کی حفاظت کرسکیں گی تیسرے بعض دواؤں کا بنانا اور حکیم کے بتلائے ہوئے علاج کے برتاؤ کا طریقہ اور مریض کی خدمت کرنا اور اسکو آرام دینے کا سلیقہ آجاوے گا اس واسطے تھوڑا تھوڑا لکھ دیا ہے۔ اور اس میں ان باتوں کا خیال رکھا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو آسان تدبیریں بتلائی ہیں اور ایسی طرح لکھا ہے کہ اگر عورتیں ذرا بھی سمجھ رکھتی ہوں تو سمجھ لیں اور بیماریاں وہی لکھی گئی ہیں جو اکثر ہوا کرتی ہیں اور دوائیں ایسی لکھی ہیں جو کسی حال میں نقصان نہ کریں اور اگر کہیں قیمتی نسخہ لکھا گیا ہے تو اسکے ساتھ ہی سستا بھی لکھ دیا ہے جو فائدہ میں قیمتی کے قریب ہے لیکن اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آوے یا مرض اچھی طرح نہ پہچانا جاوے یا مرض بھاری ہو تو ہرگز دوا خود مت دو حکیم کو خبر کرو اور اگر دور ہو یا وہ نذرانہ چاہتا ہو یا دوا قیمتی بتلائے اور خدائے تعالےٰ نے گنجائش دی ہو تو خرچ کی کچھ پرواہ مت کرو جان سے بہتر مال نہیں ہے اور بالکل گنجائش نہ ہو تو خدائے تعالیٰ سے دعا کرو۔ ان کو بڑی قدرت ہے کچھ دوا دارو پر حصر نہیں ہے دوا سے ذرا نفس کو تسلی ہوتی ہے اور شفا دینے والے اور خود دوا میں اثر دینے والے وہی ہیں وہ اگر چاہیں دوا سے بھی اچھا نہ ہو اور اگر وہ چاہیں بے دوا بھی اچھا کردیں چنانچہ دونوں باتیں رات دن نظر آتی ہیں۔ اب بیماریوں کے نام اور ان کی دوائیں لکھی جاتی ہیں اور یاد رکھو کہ تم کو جو دوا بازار سے منگوانا ہو جس طرح کتاب میں اسکا نام لکھا ہے۔ اسی طرح خوب صاف خط سے لکھ کر یا لکھوا کر بازار بھیجدو پنساری دے دے گا۔

سر کی بیماریاں

سر کا درد:۔ یہ کئی طرح کا ہوتا ہے اور ہر ایک کا علاج جدا ہے۔ مگر یہاں ایسی دوائیں لکھی جاتی ہیں کہ کئی طرح کے درد سر میں فائدہ دیتی ہیں اور نقصان کسی طرح کا نہیں کرتیں۔

دوا:۔ تین ماشہ بنفشہ تین ماشہ گل مچکن تین ماشہ گل نیلوفر پانی میں پیس کر پیشانی پر لیپ کریں۔

دوسری دوا:۔ تین ماشہ آڑو کی گٹھلی کی گری پانی میں پیس لیں اور تین ماشہ تخم کاہو الگ خشک پیس لیں پھر دونوں کو ملا کر پیشانی اور کنپٹی پر

لیپ کردیں بہت مؤثر یعنی اثر والی دوا ہے اور اگر سردی ہو تو تین ماشہ کباب چینی پیس کر اس میں اور ملالیں۔

تیسرا نسخہ:- جو ہر قسم کے دردسر کیلئے مفید ہے خواہ نیا ہو یا پرانا۔ مادہ سے ہو یا بلا مادہ کے ستوت خطمی کے پھول، گل سرخ بنفشہ، صندل سرخ اور صندل سفید سب تین تین ماشہ، گل بابونہ ایک ماشہ، پوست خشخاش ایک ماشہ، املتاس ایک ماشہ ہری مکوہ کے پانی میں پیس کر لیپ کریں۔

دماغ کا ضعیف ہونا:- اگر مزاج گرم ہے تو خمیرہ گاؤزبان کھاویں اور اگر مزاج سرد ہے تو خمیرہ بادام کھائیں ان دونوں خمیروں کی ترکیب سب بیماریوں کے بیان ختم ہونے کے بعد لکھی ہوئی ہے وہاں دیکھ لو اور بھی لمبے لمبے نسخے سب اسی جگہ ساتھ ہی لکھ دیتے ہیں۔ بیچ میں جہاں ایسے نسخوں کا نام آوے گا اسجگہ اتنا لکھ دیا جاوے گا کہ اسکو خاتمہ میں دیکھو تم خاتمہ کا یہی مطلب سمجھ جانا۔

آنکھ کی بیماریاں

آئینہ یا کوئی چمکدار چیز آفتاب کے سامنے کرکے آنکھ پر اسکا عکس ہرگز مت ڈالو اس سے کبھی دفعتہ بینائی جاتی رہتی ہے۔

دوا:- جس سے آنکھ کی بہت سی بیماریوں سے حفاظت رہے اور نگاہ کو قوت ہو۔ انار شیریں اور انار ترش کے دانے اور دانوں کے بیچ کے پردے اور گودا لے کر کچلیں اور کئی تہ کپڑے میں چھان لیں جو عرق نکلے وہ آب انار کہلاتا ہے یہ عرق ڈیڑھ چھٹانک اور اس میں شہد چھٹانک بھر ملا کر مٹی یا پتھر کے برتن میں ہلکی آنچ پر پکائیں اور جھاگ اتارتے رہیں یہاں تک کہ گاڑھا ہو کر جمنے کے قریب ہو جاوے پھر شیشی میں احتیاط سے رکھ لیں اور ایک ایک سلائی اپنے اور اپنے بچوں کی آنکھ میں لگایا کریں انشاء اللہ تعالیٰ آنکھ کی اکثر بیماریوں سے حفاظت رہے گی اور بینائی میں ضعف نہ آئے گا۔

دوسری دوا:- کہ وہ بھی آنکھ کو اکثر بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے تازہ آملے یعنی آنولے لے کر کچل کر پانی نچوڑ لیں اور چھان کر لوہے کے برتن میں پکائیں یہاں تک کہ گاڑھا ہو جائے پھر شیشی میں احتیاط سے رکھ لیں اور ایک ایک سلائی لگایا کریں۔

رگڑا:- جو کہ گہانجنی یعنی انجن ہاری اور پڑوال اور پلکوں کی خارش اور موٹاپن اور آنکھ کی سرخی کے لئے بہت مفید ہے۔ سفیدہ جست دو دو تولہ سمندر جھاگ اور کونپل نیم کی اور پھٹکری کچی اور اقلیمیا نے ذہب۔ نو نو ماشہ اور لونگ چھ ماشہ اور افیون اور چراغ کا گل پانچ پانچ ماشہ اور نیلا تھوتہ کھیل کیا ہوا دو ماشہ اور ستوت ایک تولہ اور چھوٹی ہڑ ایک تولہ سب کو سرمہ کی طرح پیس کر سرسوں کے چھ تولہ خالص تیل میں ملا کر کانسی کے کٹورہ میں نیم کے سونٹے سے آٹھ دن تک رگڑیں پھر ایک دفعہ ایک بار ٹھنڈے پانی سے دھو ڈالیں اور کسی صاف برتن میں گرد سے بچا کر رکھ لیں پڑوالوں کو اکھاڑ کر جڑوں پر لگائیں دو چار دفعہ کے لگانے سے نکلنے بند ہو جاتے ہیں اور گہانجنی پر چالیس دن لگائیں تمام عمر نہ نکلیں اور بھی آنکھ کے بہت سے

امراض کو مفید ہے۔ چراغ کا گل یہ ہے کہ روئی کو تیل میں بھگو کر جلائیں جب بجھنے کے قریب آئے تو ڈھانک دیں کہ ٹھنڈی ہو جائے

آنکھ دُکھنے آنا۔ یہ جو مشہور ہے کہ جب آنکھ دُکھنے آئے تو تین دن تک دوا نہ کرے یہ بالکل غلط ہے بلکہ پہلے ہی دن سے غور سے علاج کرو البتہ شروع میں کوئی تیز دوا نہ لگاؤ بلکہ اخیر میں بھی نہ لگاؤ۔ جب تک کوئی بڑا ہوشیار تجربہ کار حکیم نہ بتلاوے

دوا:۔ اگر اوّل دن آنکھ دکھنے میں لگائی جاوے تو مفید ہو اور کسی حال میں مضر نہ ہو یعنی نقصان نہ کرے ذرا سی رسوت گلاب میں یا مکوہ کے پانی میں گھس کر لیپ کریں۔

دوسری دوا پوٹلی کی:۔ تین تین ماشہ پھٹکری سفید اور زیرہ سفید اور پوست کا ڈوڈہ اور ایک ماشہ افیون اور چار ماشہ پٹھانی لودھ اور چھ ماشہ املی کے پتے اور اڑھائی عدد نیم کے پتے سب کو کچل کر دو تین پوٹلی بنالے کوری پیالی میں پانی بھر کر اس میں چھوڑے رکھے اور آنکھوں کو لگایا کرے۔ اگر سردی کے دن ہوں تو ذرا گرم کرلے۔

تیسری دوا:۔ آنکھ دُکھنے کے شروع سے لے کر اخیر تک لگا سکتے ہیں دُھوں اور چھوٹے موٹے زخم اور آنکھ کی بہت سی بیماریوں کو فائدہ مند ہے۔ آنکھ میں بالکل نہیں لگتی۔ چاکسو کی گری چھ ماشہ اور مصری مدبر کی ہوئی انزروت اور نشاستہ تین تین ماشہ سرمہ کی طرح پیس کر رکھ لیں اور ایک ایک سلائی یا تین تین سلائی سوتے وقت چاہے صبح شام لگائیں اور اگر اسکو لگا کر اُوپر سے دو پھایہ روغن گل یا گھی میں بھگو کر تھوڑی دیر ٹھنڈے گھڑے پر رکھ کر جب وہ ٹھنڈے ہو جاویں پھر ان پھایوں کو آنکھوں پر رکھ کر مٹی کی دو ٹکیاں جو پانی میں گوندھ کر بنائی ہوں رکھ کر پٹی باندھ دیں تو بہت جلدی نفع ہو۔ چاکسو کی گری نکالنے کی ترکیب ابھی موتیا بند کے بیان میں آتی ہے۔ اور انزروت اس طرح مدبر ہوتی ہے کہ انزروت کو باریک پیس کر بکری یا گائے یا بھینس کے دُودھ میں گوندھ کر جھاؤ کی لکڑی پر لپیٹ کر بہت ہلکی آنچ پر سکھائیں پھر لکڑی پر سے اتار کر کام میں لاویں اور انزروت آنکھ میں کبھی بدون مدبر کئے ہوئے نہ لگائیں ورنہ نقصان دے گی۔

فائدہ:۔ جہاں بچوں کی آنکھیں دُکھنے کا بیان آوے گا وہاں کچھ ضروری چیزیں کھانے پینے کے متعلق لکھی ہیں بڑے آدمی بھی ان کا خیال رکھیں اور کچھ نسخے بھی اور لکھے ہیں۔

آنکھ کا باہر نکل آنا:۔ اس کو عربی میں جحوز العین کہتے ہیں۔

دوا:۔ دو ماشہ گل خطمی۔ تین ماشہ گل سُرخ۔ تین ماشہ صندل سُرخ۔ دو ماشہ ہلیلہ سیاہ۔ ایک ماشہ نرلسبی۔ ان سب کو ہری مکوہ اور ہری کاسنی کے پانی میں پیس کر نیم گرم یعنی ہلکا ہلکا سہاتا گرم کر کے لیپ کریں۔

دوا:۔ جس کو اگر تندرستی میں لگاویں تو اکثر امراض سے حفاظت رہے اور اگر آنکھ دُکھ کر اچھی ہونے کے بعد لگاویں تو ایک عرصہ تک نہ دُکھے اور معمولی جالے تک کو کاٹ دے اور بینائی کو نہایت تیز کرے۔ سوکھے آنولے پاؤ بھر لے کر آدھ سیر

پانی میں اوٹالیں۔ جب پاؤ بھر پانی رہ جاوے ملکر چھان کر یہ پانی رکھ لیں۔ پھر چھوٹی ہڑ بارہ[12] عدد اور چھوٹی پیپل بارہ[12] عدد اور کالی مرچ اڑھائی عدد کھرل میں یا سل پر ڈال کر پیسنا شروع کردیں اور وہ آنولے کا پانی ڈالتے جاویں اور یہاں تک پیسیں کہ سب پانی جذب ہو جاوے پھر اس دوا کی گولیاں بنا کر رکھ لیں اور وقت ضرورت پانی میں گھس کر سلائی سے لگاویں

موتیا بند:۔ اس کا نام عربی میں نزول الماء ہے۔ آجکل یہ مرض بہت ہونے لگا ہے اور اس میں آنکھ کے تل میں پانی اتر آتا ہے اور رفتہ رفتہ بینائی بالکل جاتی رہتی ہے اور گو اسکا پہچاننا مشکل ہے مگر ایسی تدبیریں لکھی جاتی ہیں کہ اگر پہچاننے میں غلطی بھی ہو تو نقصان نہ کرے۔

شروع علامت یعنی پہچان اسکی یہ ہے کہ آنکھ کے سامنے مکھی بھنگے تر مرے سے معلوم ہوتے ہوں۔ اور چراغ کی لَو صاف نہ معلوم ہو بلکہ ایسا معلوم ہو کہ لَو کے آس پاس ایک بڑا سا حلقہ ہے اسوقت یہ سُرمہ بنا کر لگائیں اگر موتیا بند نہ ہوگا تو آنکھ کی دوسری بیماریوں کو بھی فائدہ دے گا۔ سوا تولہ سفیدہ کاشغری اور آٹھ ماشہ ببول کا گوند اور آٹھ ماشہ اقلیمیائے نقرہ اور چار ماشہ سنگ بصری اور چار ماشہ سچا سیپ اور چھ ماشہ شادنج عدسی جو پانی سے مغسول کیا گیا ہو یعنی خاص ترکیب سے دھویا گیا ہو اور وہ ترکیب ابھی بتائی جاوے گی اور دو ماشہ سُرمہ اور دو ماشہ چاندی کے ورق اور تین ماشہ چھلے ہوئے چاکسو۔ ان کے چھیلنے کی بھی ترکیب ابھی بتلا دی جاوے گی اور ایک ماشہ نشاستہ ان سب کو سُرمہ کی طرح پیس کر رکھ لیں اور ایک ایک سلائی صبح و شام لگایا کریں یہ سُرمہ آنکھ سے پانی بہنے اور ضعفِ بصارت کو بھی مفید ہے۔

شادنج کے مغسول کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ شادنج کو سُرمہ کی طرح باریک پیس کر بڑے سے برتن میں پانی میں ڈالدیں ایک منٹ کے بعد اوپر کا پانی علیحدہ کرلیں اس علیحدہ کیے ہوئے پانی میں جو کچھ شادنج نیچے بیٹھ جاوے وہ نکال لیں یہ مغسول ہے اور اس بڑے برتن میں جو شادنج رہ گیا ہے پھر پیس کر اسی طرح دھولیں اور چاکسو کے چھیلنے کی ترکیب یہ ہے کہ اسکو ڈھیلی پوٹلی میں باندھ کر نیم کے پتوں کے ساتھ جوش دیں جب خوب پھول جاویں مل کر چھلکے دُور کردیں اور اندر کا مغز لے لیں اور موتیا بند والے کو یہ گل لگانا بھی چاہیے ترکیب اسکی یہ ہے کہ چار ماشہ سفید صندل اور دو ماشہ انزروت اور چار رتی ببول کا گوند اور چار رتی افیون اور چار رتی زعفران سب کو باریک پیس کر انڈے کی سفیدی میں ملا کر روپے کے برابر کاغذ کی دو ٹکیاں تراش کر اسمیں سوئی سے بہت سے سوراخ کر کے ان دونوں کاغذوں پر یہ دوا لگا کر دونوں کنپٹیوں پر چپکا دے اور صبح و شام بدل دیا کرے[1]۔ یہ گل لگانا بھی کسی حالت میں نقصان نہیں کرتا اور رات کو ہر روز اطریفل کشنیزی ایک تولہ کھایا کریں اور کبھی چھٹے ساتویں دن ناغہ بھی کر دیا کریں تاکہ عادت نہ ہو جائے اگر موتیا بند ہو گا۔ ان تدبیروں سے نفع ہو جائے گا اور موتیا بند نہ ہوا جب بھی اُن میں کسی طرح کا نقصان نہیں۔ جب آنکھ میں ذرا بھی دھُندپائیں یہ تدبیر ضرور کرلیں اور کم سے کم

[1] جب وضو کرنا ہو تو ان ٹکیوں کو ذرا نمی دے کر چھوٹا کر وضو کرلیں اور فوراً پانی خشک کر کے پھر ان ٹکیوں کو اسی جگہ چپکا دیں ۱۲۔ نظر ثالث

تین مہینے نباہ کر کریں جب پانی زیادہ اُتر آتا ہے تو بینائی جاتی رہتی ہے پھر سوائے شگاف دینے کے اور کوئی علاج نہیں جس کو آنکھ بنوانا کہتے ہیں بلکہ بننے کے بعد بھی آنکھ کمزور رہتی ہے۔

کان کی بیماریاں

فائدہ:- پیٹ بھر کر کھانا کھا کر فوراً سو رہنے سے کان جلدی بہرے ہو جاتے ہیں جب تک کھانا کھانے کے بعد دو گھنٹے نہ گذر جائیں ہرگز مت سویا کرو۔

فائدہ:- اگر کان میں کوئی دوا ڈالو خواہ تاثیر میں گرم ہو یا سرد ہمیشہ نیم گرم ڈالو۔

فائدہ:- اگر بچپن سے عادت رکھیں کہ کبھی کبھی کان میں روغن بادام تلخ پانچ بوند نیم گرم ٹپکا لیا کریں تو اُمید ہے کہ اخیر عمر تک کبھی سننے میں فرق نہ آوے۔

دوا[1]:- جس سے کان کا میل نکل جاتا ہے۔ سہاگہ کھیل کیا ہوا۔ خوب باریک پیس کر تھوڑا سا کان میں ڈالیں اور اُوپر سے کاغذی لیموں کا عرق نیم گرم پانچ چھ بوند ٹپکا دیں اور جس کان میں یہ دوا ڈالیں اسی طرف کی کروٹ پر سو رہیں دو تین دن میں میل بالکل صاف ہو جائے گا اور سلائی وغیرہ سے میل نکلوانے کی ضرورت نہ پڑے گی۔

دوا:- جس سے مچھر یا اور کوئی جانور جو کان میں گھس گیا ہو نکل جاوے۔ تین ماشہ آڑو کے پتے۔ یہ باغوں میں بہت ملتے ہیں اور تین ماشہ ہرے پودینے کے پتے اور تین ماشہ سقمونیا سب کو باریک پیس کر چھان کر کان میں نیم گرم ٹپکا دیں اس سے وہ جانور مر جائے گا جب اُسکا چلنا پھرنا کان میں معلوم نہ ہو اسوقت روغن بادام نیم گرم خوب بھر دو اور کان کے سوراخ میں روئی لگا کان کو جھکا کے رکھو۔ تھوڑی دیر بعد روئی نکال دو وہ جانور بھی تیل کے ساتھ نکل آوے گا اور فقط تیل کان میں خوب بھر دینے سے بھی جانور مر جاتا ہے[2]۔

کان کا درد:- خواہ کسی قسم کا ہو اسکے لئے یہ روغن مفید ہے اور کسی وقت میں نقصان دینے والا نہیں اگر گھر میں ہمیشہ تیار رہے تو بہتر ہے چھ ماشہ بنفشہ اور چھ ماشہ افسنتین رومی اور تین ماشہ اسطوخودوس اور چھ ماشہ گل بابونہ رات کو پاؤ بھر پانی میں بھگو دیں صبح کو اتنا جوش دیں کہ پانی آدھا رہ جائے پھر مل کر چھان کر دو تولہ روغن گل اور چھ ماشہ سرکہ ملا کر اتنا اوٹائیں کہ پانی اور سرکہ جل کر صرف تیل رہ جائے پھر چار رتی کافور اور ایک ماشہ مصطگی رومی اور ایک ماشہ انزروت باریک پیس کر اس تیل میں ملا کر رکھ لیں جب ضرورت ہو نیم گرم کان میں ٹپکائیں۔

---

[2] جانور کے کان میں سے نکالنے کی ایک اور تدبیر بھی ہے اگر وہ جانور زندہ ہو تو ایسا کرو کہ اندھیرے میں جا کر تیز روشنی کا لیمپ یا چراغ کان کے سامنے رکھو۔ حشرات الارض روشنی پر عاشق ہیں۔ وہ جانور روشنی دیکھ کر باہر نکل آوے گا۔ ۱۲ ظفر ثالث۔

[1] یہ دوا بہت نرل نمک کان میں ڈال جائے تو کان بہنے کو بھی مفید ہے ۱۲ از قادری

ناک کی بیماریاں

فائدہ :۔ اگر سرسام میں نکسیر جاری ہو جاوے تو اسکو مت بند کرو۔ البتہ اگر بہت زیادہ ہو جاوے تو بند کر دینا چاہیئے۔

نکسیر :۔ اگر خفیف جاری ہووے تو امرود کے پتوں کا پانی نچوڑ کر ناک میں چڑھانے سے بند ہو جاتی ہے۔

دوسری دوا :۔ جس کی بہت قوی تاثیر ہے۔ اول ٹھنڈا پانی سر پر ڈالو پھر تین ماشہ مازو اور تین ماشہ پوست انار اور تین ماشہ گل سرخ اور چھ ماشہ چھلکے اتری ہوئی مسور اور پندرہ ماشہ رسوت ان سب کو باریک پیس کر گلاب اور خرفہ کے پتوں کے پانی میں ملا کر پیشانی اور سر پر لیپ کرے۔ مگر یہ دوا بہت بوڑھے آدمیوں کو استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

تیسری دوا :۔ جو ہر طرح کی نکسیر کو مفید ہے اور ہر عمر میں استعمال کر سکتے ہیں۔ تین ماشہ سفید صندل اور تین ماشہ رسوت اور تین ماشہ گلنار اور چار رتی کافوران سب کو چھ تولہ گلاب میں پیسکر اسمیں کپڑا بھگو کر پیشانی پر رکھیں۔

زکام اور نزلہ :۔ آجکل یہ بہت ہونے لگا ہے اسکو ہلکا مرض نہ سمجھو بلکہ شروع ہوتے ہی فکر کر کے علاج اور پرہیز کرو یہ جو مشہور ہے کہ تین دن تک دوا نہ پیوے یہ بات پہلے زمانہ میں تھی جس وقت طبیعتیں قوی ہوتی تھیں اور بیماری کو خود دفع کر دیتی تھیں اب طبیعتیں کمزور ہو گئیں اب اس بات کے بھروسہ نہ رہیں زکام اگر ہمیشہ رہے دماغ کمزور ہو جاتا ہے اور اگر شروع ہو کر بند ہو جاوے تو طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ کبھی جنون ہو جاتا ہے جس طرح کا زکام ہو فوراً حکیم سے کہہ کر اسکا علاج کرنا چاہیئے اور غذا زکام میں مونگ کی دال رکھو چکنائی اور مٹھائی اور دودھ، دہی اور ترشی سے پرہیز لازم سمجھو۔ اور شروع زکام میں سر پر تیل نہ ملو۔ اخیر میں مضائقہ نہیں اور شروع زکام میں چھینک لینے کے لئے کوئی ہلاس نہ سونگھو اس سے بعض دفعہ آنکھ میں پانی اُتر آتا ہے اور بینائی جاتی رہتی ہے۔ اور جب زکام بالکل اچھا ہو جاوے تو کوئی دوا دماغ کی طاقت کی ضرور کھا لیا کرو۔ یہ حریرہ بہت اچھا ہے نزلہ نہیں ہونے دیتا۔ ترکیب یہ ہے کہ نو دانے بادام شیریں کا مغز اور چھ ماشہ مغز تخم کدوئے شیریں اور پانچ ماشہ تخم خشخاش سفید پانی میں خوب باریک پیس کر چار ماشہ نشاستہ ملا کر چار تولہ گھی میں حریرہ پکا کر چار تولہ مصری سے میٹھا کر کے پئیں۔ یا نو ماشہ خمیرہ گاؤزبان میں دو چاول مونگے کا کشتہ ملا کر کھاویں اور خمیرہ اور کشتہ کی ترکیب خاتمہ میں آ دیگی۔[1]

[1] ایک قسم کا زکام وہ ہے کہ شروع میں حلق میں سوزش ہوتی ہے اور سانس رکتا ہے اور پتلا بلغم نکلتا ہے پھر بند ہو جاتا ہے اور سر میں درد وغیرہ ہوتا ہے اور ہمیشہ تکلیف رہتی ہے تھوڑے دنوں کے بعد پھر زکام شروع ہوتا ہے اور وہی حالتیں ہوتی ہیں اسی طرح سلسلہ لگا رہتا ہے یہ زکام گرمی سے ہوتا ہے اگر ایک دفعہ اسکا علاج باقاعدہ ہو جاوے تو بہت فائدہ ہوتا ہے اور دورہ نہیں ہوتا وہ علاج یہ ہے کہ جس وقت اس زکام کے شروع ہونے کی علامتیں شروع ہوں فوراً عناب ۵ دانہ بھگو کر چھان کر شکر سفید دو تولہ ملا کر صبح شام تین تین وقت پئے بعد اسکے گل بنفشہ ۵ ماشہ بڑھالیں اور صبح شام دو دو تولہ تین تین وقت کے بعد یہ نسخہ پئیں عناب ۵ دانہ گل بنفشہ ۵ ماشہ تخم خطمی ۶ ماشہ سپستان ۹ دانہ گرم پانی میں بھگو کر چھان کر شکر سفید یا خمیرہ بنفشہ دو تولہ ملا کر پئیں اور تین وقت کے بعد یہ نسخہ پئیں۔ خطمی ۴ ماشہ۔ گل بنفشہ ۵ ماشہ سپستان ۹ دانہ مویز منقی ۱۰ دانہ، بنسراج ۵ ماشہ بھگو کر یا جوش دے کر چھان کر شکر سفید یا خمیرہ بنفشہ دو تولہ ملا کر پئیں۔ تین وقت کے بعد کوئی حریرہ مقوی دماغ یا خمیرہ گاؤزبان چند روز کھاتے رہیں حریرہ کا نسخہ ابھی گذرا اور خمیرہ گاؤزبان کی ترکیب خاتمہ میں ہر شروع زکام میں دوا کو جوش دے کر پینا کبھی سرسام لے آتا ہے ۱۲ نظر ثالث۔

زبان کی بیماریاں

قلاع یعنی منہ آجانا: - اگر سفید رنگ ہو تو یہ دوا کریں ایک ایک ماشہ کباب چینی اور بڑی الائچی کے دانے اور سفید کتھا باریک پیس کر منہ میں چھڑکیں اور منہ لٹکا دیں تاکہ لعاب یعنی رال نکل جاوے اور اگر سرخ رنگ ہے تو یہ دوا کرو ایک ایک ماشہ گلاب زیرہ اور تخم خرفہ اور طباشیر اور زہر مہرہ خوب باریک پیس کر منہ میں چھڑکیں اور اگر گہرا سرخ نہ ہو بلکہ سرخ زردی مائل ہو تو یہ دوا لگائیں تین ماشہ مصری اور ایک ماشہ کافور پیس کر منہ میں ملیں اکثر سرسام اور تیز بخار میں ایسا قلاع ہوتا ہے اور اگر سیاہ رنگ ہو تو اسکی تدبیر کسی حکیم سے پوچھو۔

دوا: - جو منہ آنے کی اکثر قسموں کو نافع ہے ایک ایک ماشہ گاؤزبان سوختہ یعنی گاؤزبان کی جلی ہوئی چھائی اور کتھا سفید اور طباشیر اور گل ارمنی اور گلنار بڑی الائچی کے دانے اور کباب چینی باریک پیس کر منہ میں چھڑکیں اور منہ لٹکا دیں۔

دانت کی بیماریاں

فائدہ: - گرم چیز جیسے زیادہ گرم روٹی یا جلنا سالن وغیرہ کھا کر اوپر سے ٹھنڈا پانی مت پیو۔ اس سے دانتوں کو نقصان پہنچتا ہے اور دانت سے کوئی سخت چیز مت توڑو اس سے دانت اور آنکھ دونوں کو صدمہ پہنچتا ہے۔ برف کثرت سے چبانا بھی مضر ہے۔

منجن: - جو کہ عورتوں کے لئے بہت مفید ہے۔ دو تولہ بادام کے چھلکے جلے ہوئے اور چھ ماشہ زرد کوڑی کی راکھ اور چھ ماشہ رومی مصطگی سب کو باریک پیس کر رکھ لیں اور ہر روز ملا کریں۔

دوسرا منجن: - بہت آزمایا ہوا سات ماشہ بارہ سنگے کا جلا ہوا سینگ اور سات ماشہ چھوٹی مائیں اور سات ماشہ ناگرموتھا اور سات ماشہ گل سرخ اور سات ماشہ بالچھڑ اور پونے دو ماشہ نمک لاہوری باریک پیس کر رکھ لیں اور ہر روز ملا کریں۔

تیسرا منجن: - دانت کیسے ہی کمزور ہوں اور ہلنے لگے ہوں اس منجن سے جم جاتے ہیں مسوڑھوں سے اگر خون بہتا ہو اسکو بھی مفید ہے۔ رومی مصطگی۔ پھٹکری خام۔ لوبان۔ سنگجراحت۔ طباشیر۔ لوہے کا برادہ سیاہ مرچ۔ سفید گول مرچ۔ گتیس۔ اتیس چھالیہ۔ مازو۔ سیلکھڑی، جھڑبیری کی چھال جامن کی چھال (ببول کی چھال۔ ۱۲ ق) گوندنی کی چھال یہ سب چیزیں ایک ایک ماشہ لیکر باریک پیس کر رکھ لیں، اور رات کو مل کر پان کھا کر سو رہیں صبح کو ایک شاخ کھجور کی پانی میں جوش دے کر کلی کریں۔ اگر یہ کلی نہ بھی کریں تو مضائقہ نہیں۔

چوتھا منجن: - جو دانتوں کے درد اور داڑھ ہلنے اور نکلنے کے لئے مفید ہے مصطگی رومی۔ عاقرقرحا۔ نمک لاہوری۔ تمباکو سب تین تین ماشہ لے کر باریک پیس کر ملیں اور منہ لٹکا دیں۔

حلق کی بیماریاں

گلا دُکھنا:۔ شہتوت کا شربت دو چار دفعہ چاٹ لیں بہت فائدہ ہوتا ہے اور بیماریوں میں حکیم سے پوچھیں۔

سینہ کی بیماریاں

آواز بیٹھ جانا:۔ اگر زکام کھانسی کی وجہ سے ہے تو زکام کھانسی کا علاج کرنا چاہیئے اور اگر یوں ہی بیٹھ گئی ہو تو یہ دوا کریں۔ ساڑھے تین ماشہ ابریشم خام مقرض اور پانچ ماشہ بیخ سوسن اور چار ماشہ اصل السوس مقشر یعنی ملٹھی چھلی ہوئی اور نو دانہ سپستان یعنی لہسوڑہ اور دو تولہ مصری۔ ان سب کو جوش دے کر چھان کر چائے کی طرح گرما گرم پئیں۔

دوا:۔ گاڑھے اور جمے ہوئے بلغم کو نکالنے والی۔ چار ماشہ اصل السوس مقشر اور چار ماشہ گاؤ زبان اور ایک عدد ولایتی انجیر اور پانچ ماشہ گل بنفشہ اور نو دانہ سپستان اور دو تولہ مصری ان سب کو پانی میں جوش دے کر چھان کر اور سات دانہ بادام شیریں کا شیرہ نکالکر اس میں ملا کر نیم گرم پیویں اور یہ چٹنی چاٹیں اس سے بھی بلغم نکل جاتا ہے۔ رب السوس۔ کتیرا۔ صمغ عربی۔ کاکڑا سینگی۔ نشاستہ سب چیزیں ایک ایک ماشہ اور ایک دانہ مغز بادام شیریں ان سب کو باریک پیس کر دو تولہ شربت بنفشہ میں ملا کر رکھ لیں اور تھوڑی تھوڑی چاٹیں اور اگر کھانسی میں کف پتلا نکلتا ہے تو یہ دوا کرو چار ماشہ اصل السوس مقشر اور پانچ دانہ عناب اور پانچ ماشہ تخم خطمی اور پانچ ماشہ گل بنفشہ اور نو دانہ مویز منقےٰ پانی میں بھگو کر چھان کر مصری ملا کر پیویں۔

گولی۔ ہر طرح کی کھانسی کو مفید ہے اور کسی حال میں نقصان نہیں کرتی۔ کاکڑا سینگی باریک پیس کر پانی میں گوندھ کر سیاہ مرچ کے برابر گولی بنا کر ایک ایک گولی منہ میں رکھیں اور اگر کھانسی میں خون آنے لگے تو جلدی کسی حکیم سے کہو ایسا نہ ہو کہ پھیپھڑہ میں زخم ہو گیا ہو جس کو سِل کہتے ہیں اور اگر اسکے شروع میں تدبیر نہ کی جائے تو پھر لاعلاج ہو جاتا ہے اور شروع میں یہ دوا بہت مفید ہے۔ تین ماشہ برگ زونکھا[1] اور ایک ماشہ تخم خشخاش سفید اور ایک تولہ مغز تخم کدوئے شیریں پانی میں پیس کر چھان کر دو تولہ مصری ملا کر گیرو، کتیرا، صمغ عربی سب ایک ایک ماشہ لے کر باریک پیس کر چھڑک کر پئیں۔ ایک ہفتہ برابر پئیں اور ترشی اور دودھ دہی وغیرہ سے بالکل پرہیز کریں انشاء اللہ تعالیٰ تمام عمر سِل نہ ہوگی۔ کھانسی کا ایک لعوق دمہ کے بیان میں آتا ہے خشک کھانسی تر سے زیادہ بری ہے حکیم سے علاج کراؤ۔

گولی کہ سرد اور گرم کھانسی کے لئے مفید ہے اور بلغم کو آسانی سے نکالتی ہے تین ماشہ رب السوس اور تین ماشہ مویز منقےٰ اور نشاستہ اور صمغ عربی اور کتیرا اور مغز کدوئے شیریں چاروں چیزیں ایک ایک ماشہ اور پانچ ماشہ قند سفید پیس کر بہدانہ کے لعاب میں

---

[1] اسکو نیا بھی کہتے ہیں یہ جڑ کی ایک قسم ہے۔ اکثر باغوں میں ڈولوں پر اور گملوں میں لگایا جاتا ہے ۱۲

گوندھ کر سیاہ مرچ کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی منہ میں رکھیں۔

پسلی کا درد:۔ یہ لیپ اسکے لئے مفید ہے۔ تخم کتان چھ ماشہ اور تخم حلبہ چھ ماشہ اور مکو خشک چھ ماشہ اور بنفشہ چھ ماشہ پانی میں بھگو کر جوش دے کر مل کر چھان کر چار تولہ روغن گل اور دو تولہ موم زرد ملا کر پھر جوش دیں جب پانی جل کر تیل اور موم رہ جاوے تو تین ماشہ مصطگی رومی اور تین ماشہ لوبان باریک پیس کر ملالیں لیکن اگر بخار تیز ہو تو اس لیپ میں لوبان نہ ملائیں اور اگر درد بہت ہی زیادہ ہو تو اسی لیپ میں ایک ماشہ افیون اور ایک ماشہ زعفران اور ملالیں اور نیم گرم مالش کریں۔

دمہ:۔ اس بیماری کی جڑ تو کم جاتی ہے لیکن تدبیر کرنے سے دورے ہلکے پڑجاتے ہیں جب دورے کے آثار معلوم ہوں تو ایک وقت کھانا نہ کھائیں اور جب دورہ پڑے تو جو دوا اور چٹنی کھانسی میں لکھی ہے وہ کریں اور گوشت یا کوئی اور چیز زیادہ گرم و خشک نہ کھائیں اور چکنائی نہ کھائیں البتہ مکھن اور مصری دورے کے وقت چاٹنا بہت مفید ہے۔ اگر کوئی خاص غذا یا دوا تجربہ سے فائدہ مند ہو برابر کھاویں[1]۔

لعوق: یہ کھانسی کے لئے بہت مفید ہے اور اس سے دمہ کے دورے بھی کم پڑتے ہیں اور قبض بھی رفع ہوتا ہے چار تولہ دو ماشہ مغز املتاس پانی میں بھگو کر مل کر چھان لیں پھر اسی پانی میں دس ماشہ مغز بادام شیریں پیس لیں پھر بیس تولہ قند سفید ملا کر شربت سے ذرا گاڑھا قوام کرلیں پھر کتیرا صمغ عربی، آرد باقلہ تینوں چیزیں سات سات ماشہ پیس کر ملالیں اور دو تولہ روغن بادام اس میں ملا کر رکھ لیں اور تین تولہ روز چاٹیں[2]۔

دل کی بیماریاں

ہول دلی اور غشی یعنی بیہوشی:۔ جب دل میں کسی وجہ سے ضعف بڑھ جاتا ہے ہول دلی پیدا ہو جاتی ہے اور جب زیادہ ضعف ہو جاتا ہے تو غشی ہو جاتی ہے اور جب غشی جلدی جلدی ہونے لگتی ہے تو آدمی کسی وقت دفعۃً مر جاتا ہے اسکا پورا علاج حکیم سے کرانا چاہیئے لیکن یہ دوا کسی حال میں نقصان نہیں کرتی اور اکثر حالتوں میں مفید ہوتی ہے۔ ایک عدد مربائے آملہ پانی سے دھو کر

---

[1] دمہ والے کو گنا چوسنا اکثر مفید ہوتا ہے۔ دمہ کے لئے بہت مجرب تدبیر جب موسم زیادہ گرم نہ ہو تو بادام کھائیں اس ترکیب سے کہ ایک بادام کو گرم پانی میں بھگو کر چھلکا اتار کر مصری ہم وزن ملا کر خوب باریک پیس کر چاٹ لیں اور اگلے دن دو بادام اور ہم وزن مصری اور تیسرے دن تین اسی طرح ایک ایک بڑھا کر ۴۰ تک پہنچا دیں۔ بعد ازاں ایک ایک کم کریں یہاں تک کہ ایک رہ جائے پھر چھوڑ دیں اگر دو تین برس تک ایسا کرلیں تو دمہ بشرطیکہ ابتدائی ہو انشاءاللہ تعالیٰ بالکل جاتا رہے گا نہایت مجرب ہے اگر چالیس تک نہ کھا سکیں تو بیس تک سہی۔ ۱۲ ظفر ثالث [2] کالی کھانسی:۔ سوا پاؤ بھر لیں اور مع آلائش اور کرن (چھلکے) کے ٹکڑے کرلیں اور نمک لاہوری پاؤ بھر لیں اور اسکے بھی ٹکڑے کرلیں اور دونوں کو ملا کر ایک مٹی کے برتن میں بند کرکے اوپر سے مٹی لپیٹ کر دس سیر کنڈوں میں پھونک لیں یہ سب جل کر کوئلہ ہو جاویگی پھر نکال کر سب کو پیس کر رکھ لیں اور ایک رتی کھوئے میں یا بالائی میں ملا کر چٹائیں دوسرا نسخہ۔ کالی مرچ تین ماشہ۔ پیپل ۶ ماشہ انار دانہ ایک تولہ۔ گڑ دو تولہ۔ دواؤں کو باریک پیس کر گڑ میں ملالیں اور چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور منہ میں رکھیں تنبیہ۔ انار دانہ کی ترشی سے شبہ نہ کریں یہ نسخہ مجرب ہے۔ ۱۲

ایک ورق چاندی کا لپیٹ کر اول کھا کر پانچ ماشہ گل سیوتی اور پانچ ماشہ تخم کاسنی اور چار ماشہ گل گاؤزباں اور تین ماشہ برگ بادرنجبویہ گرم پانی میں بھگو کر چھان کر دو تولہ شربت سیب ملا کر پی لیں اور اگر عرصہ تک صرف آملہ کا مربہ ہی کھاتے رہیں تو خفقان یعنی دھڑکن کو کھو دیتا ہے اور جب کسی کو غشی آوے تو ٹھنڈے پانی کے چھینٹے منہ پر مارو۔ دل بائیں چھاتی کے نیچے ہے[1]۔

معدہ یعنی پیٹ کی بیماریاں

فائدہ:۔ معدہ کی صحت کا بڑا خیال رکھو۔ بے بھوک ہرگز نہ کھاؤ اور جب بھوک لگنے کے بعد کھاؤ تو تھوڑی سی بھوک چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہو اور یوں نہ سمجھو کہ تھوڑا کھانے سے جان کو کیا لگے گا۔ بلکہ زیادہ کھانے سے ہضم میں فتور ہوتا ہے وہ جان کو نہیں لگتا۔ اور تھوڑا کھایا ہوا خوب ہضم ہوتا ہے اس سے خون زیادہ پیدا ہوتا ہے اور کھانے میں زیادہ تکلف نہ کرو اور ہمیشہ عمدہ اور نرم غذا کھانے کی عادت نہ ڈالو بلکہ ہر قسم کی غذا کی عادت رکھو۔ اگر خاص چیز کی عادت ہوجاتی ہے پھر اور غذا نقصان کرنے لگتی ہے اور کبھی کبھی نفل روزہ بھی رکھ لیا کرو اس میں ثواب بھی ملتا ہے اور پیٹ کی کثافت بھی تحلیل ہوجاتی ہے اور بہت بیماریوں سے حفاظت رہتی ہے۔

فائدہ:۔ تربوز۔ کھیرا۔ ککڑی وغیرہ ہلکی چیزیں پیٹ بھرے پر نہ کھاؤ اور نہ نہار منہ کھاؤ بلکہ ایسے وقت کھاؤ کہ نہ بہت بھوک ہو اور نہ بالکل پیٹ بھرا ہو۔ بہت بھوک میں ان چیزوں کے کھانے سے بعضی دفعہ یہ چیزیں بالکل صفرا یعنی پت بن جاتی ہیں اور ہیضہ کی صورت پیدا ہوجاتی ہے اور بھرے پیٹ پر کھانے سے دوسری غذا کو اچھی طرح ہضم نہیں ہونے دیتیں۔

فائدہ:۔ چکنائی زیادہ کھانے سے معدہ ضعیف ہوجاتا ہے۔

فائدہ:۔ حتی الامکان مسہل کی عادت نہ ڈالو اس سے معدہ کی قوت بالکل جاتی رہتی ہے۔

فائدہ:۔ معدہ بالکل بیچ پیٹ میں ہے اگر معدہ پر کوئی دوا لگانا ہو تو بیچ پیٹ میں ناف[2] تک لگاؤ۔

قے کرانے کا بیان:۔ اگر کبھی زیادہ کھانے سے جی متلایا اور کسی ضرورت سے قے کرانا ہو تو اس دوا سے قے کرو۔ ڈیڑھ تولہ مولی کے بیج اور

---

[1] بیہوشی تین مرضوں میں ہوتی ہے (۱) غشی میں اور (۲) اختناق الرحم میں (۳) اور مرگی میں۔ تینوں میں فرق اختناق الرحم کے بیان میں آتا ہے ۱۲ نظر ثالث [2] ناف ٹل جانا معدہ کے اوپر کسی پٹھے حفاظت کے لئے کھینچے ہوئے ہیں ان کی بندش میں فرق آجاتا ہے تو اسکو لوگ ناف ٹلنا کہتے ہیں اس سے بعض وقت بہت تکلیفیں ہوتی ہیں اس کے متعلق یاد رکھو کہ بلا مسہل لئے پیٹ کو ہرگز نہ ملواؤ اس سے بعض وقت جان پر بن جاتی ہے اسی طرح پیٹ پر گھڑا رکھنا یا دوسرے آدمی کا کھڑا ہونا یہ سب جاہلانہ ترکیبیں ہیں۔ عمدہ تدبیر یہ ہے کہ جب ناف ٹلجائے تو لاٹھی ہاتھ میں لے کر ایک دیوار سے کمر لگا کر اسطرح کھڑے ہوں کہ دونوں پیروں کی ایڑیاں دیوار سے لگی رہیں اور سر بھی دیوار سے لگا ہے پھر ایک پیر کو اس طرح اٹھاویں کہ پیٹ سے لگ جاوے پھر چھوڑ دیں اسکے بعد دوسرے پیر کو اسی طرح اٹھاویں اور چھوڑ دیں اسی طرح دو تین وقت نہار منہ کرنے سے ناف ٹھیک ہوجاوے گی اس ترکیب میں کسی طرح کا نقصان نہیں مگر حمل کی حالت میں یہ بھی نہ کریں درست ہونے کے بعد مہینہ دو مہینے پیٹی باندھنا بہت مفید ہے آئندہ کو اس مرض کی جڑ جاتی رہتی ہے ۱۲ نظر ثالث۔

ڈیڑھ تولہ سویہ کے بیج ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دے کر چار تولہ سرکہ کی سکنجبین ملا کر نیم گرم پئیں۔ اور اُنگلی یا پَر حلق میں ڈال کر قے کریں۔ یہ دوا بہت تیز نہیں ہے اور کسی حال میں نقصان نہیں کرتی اور قے کی حالت میں آنکھوں پر ہاتھ رکھ لو ورنہ آنکھ پر بڑا صدمہ پہنچتا ہے اور قے کے بعد جب تک طبیعت بالکل نہ ٹھیر جاوے (ٹھنڈا) پانی ہرگز نہ پیو ورنہ بائے گولہ کے درد کا اندیشہ ہے بلکہ قے کے بعد ٹھنڈے پانی سے منہ دھوڈالو اور اگر مزاج سرد ہے تو نیم گرم پانی سے کُلی کر دو۔ اور اگر مزاج گرم ہے تو ٹھنڈے پانی سے کُلی کرو۔

قے روکنے کا بیان:۔ بعض وقت مسہل پینے سے متلی ہونے لگتی ہے اسکا دفعیہ یہ ہے کہ بازو خوب کس کر باندھو اور ٹہلاؤ اور الائچی اور پودینے کے پتے چباؤ اگر اس سے طبیعت نہ ٹھیرے تو فم معدہ یعنی کوڑی پر یہ لیپ کرو۔ تین ماشہ گلاب زیرہ، اور ایک ماشہ صندل سفید اور ایک ماشہ طباشیر۔ ان سب کو دو تولہ گلاب اور تین ماشہ سرکہ میں پیس کر کوڑی پر مالش کرو۔ یہ دوا لگا کر تھوڑی دیر کے بعد جو دوا چاہو پلاؤ قے نہیں ہوتی۔

ہیضہ کا بیان:۔ یہ سخت بیماری ہے اس کا علاج کسی ہوشیار حکیم سے جلدی کرانا چاہیئے۔ یہاں دو نسخے ایسے لکھے جاتے ہیں جو کسی حالت میں نقصان نہ کریں خواہ دست بند کرنے ہوں یا جاری رکھنے ہوں۔ ایک نسخہ تو یہ ہے۔ چھ ماشہ گلِ سُرخ تین چھٹانک گلاب میں جوش دیں جب آدھا رہ جائے تو دو تولہ شربت انار شیریں ملا دیا جائے اور چھ رتی نارجیل دریائی اور ایک ماشہ زہر مہرہ خطائی، عرق بید مشک میں گھس کر بغیر چھانے ملا دیا جاتا اور دو تین دفعہ میں پلائیں اسکے پینے سے اگر پیٹ میں کچھ مادہ ہوتا ہے تو ایک دو دست ہو جاتے ہیں اور اگر کچھ مادہ نہیں تو اسی سے دست بند ہو جاتے ہیں۔

دوسرا نسخہ:۔ عرق[۲] کافور نہایت مفید چیز ہے اسکی ترکیب یہ ہے کہ ایک تولہ کافور پیس کر اسمیں تین تولہ سرکہ ملا کر شیشی میں بند کر کے تیس روز دھوپ میں رکھیں اور ہر روز ہلا دیا کریں۔ بعد تیس روز کے چھان کر کاگ لگا کر نیلا کاغذ یا نیلا کپڑا شیشی پر لپیٹ کر احتیاط سے رکھ لیں جب ہیضہ میں پیاس زیادہ ہو تو دس دس بوند دو دو تولہ گلاب میں ملا کر پلائیں نہایت مفید ہے اور اگر وبا کے موسم میں تندرست آدمی بھی اسی عرق کو ہر روز پانچ بوند پانی میں ڈال کر یا بتاشہ میں لیکر پیتے رہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ہیضہ سے حفاظت رہے یہ گھروں میں تیار رہنے کی چیز ہے لیکن سرد مزاج والے اور بچے اسکو تندرستی میں نہ پئیں اور ہیضہ میں پئیں تو مضائقہ نہیں اور یہ عرق کافور گتے کے کاٹے پر لگائیں تو اکسیر ہے اور بعضی قسموں کے ہیضہ میں خالی پانی دینا بہت نقصان کرتا ہے اسلئے بہتر یہ ہے کہ آدھ سیر پانی یا آدھ سیر عرق سونف میں آدھ پاؤ عرق گلاب ملا کر رکھ لیں اور پیاس میں یہی پلائیں۔ اس سے

---

[۱] البتہ حمل کی حالت میں بلا رائے حکیم قے مت کراؤ [۲] عرق کافور کا ایک اور نسخہ جو بہت سے امراض کو مفید ہے اور اس کا نام اشتہاروں میں امرت دھارا ہے دواخانہ کے بیان میں ہے ہیضہ میں بہت مفید ہے اور ہیضہ کے موسم میں تندرستوں کو بھی مفید ہے ۱۲ انظر ثالث

کسی حالت میں نقصان نہیں ہوتا ہیضہ کے مریض کو خواہ مخواہ پانی سے نہ ترسا دیں اور ہیضہ والے کو جب تک ایسی بھوک نہ ہو جس سے بیقرار ہو جاوے تب تک غذا نہ دو۔ اور جب ایسی بھوک ہو تب دو تین تولہ شوربا یا اسی قدر آشِ جو لیموں کا غذی کا عرق ڈال کر پلاؤ اور آہستہ آہستہ غذا بڑھاؤ۔ یکلخت پیٹ بھر کر نہ دو ورنہ پھر بچنا مشکل ہے۔ اور اگر ہیضہ والے کو نیند آجاوے تو سونے دو یہ اچھے ہونے کی نشانی ہے اور بخار آجانا بھی اچھی علامت ہے اور پیشاب[1] بند ہو جانا بری علامت ہے نبضیں چھوٹ جانا چنداں بری علامت نہیں علاج کئے جاؤ۔

ہضم میں فتور ہو جانا یا قبض ہونا:۔ یہ چورن معدہ اور انتڑیوں کو طاقت دیتا ہے اور بھوک لگاتا ہے اور کھانا ہضم کرتا ہے اگر دست آتے ہوں تو بند کرتا ہے۔ اگر قبض ہو تو دست لاتا ہے۔ چار تولہ آٹھ ماشہ انار دانہ ترش کہنہ یعنی پرانا اور سات ماشہ زنجبیل یعنی سونٹھ اور سات ماشہ زیرہ سفید اور بیس ماشہ تربد سفید یعنی نسوت اور بیس ماشہ زیرہ سیاہ اور بیس ماشہ تنتریک یعنی سماق اور بیس ماشہ پوست بلیلہ زرد اور بیس ماشہ پوست بلیلہ اور چار تولہ دو ماشہ نمک لاہوری۔ ان سب کو ملا کر نصف کو خوب باریک پیس لیں اور نصف کو ایسا موٹا پیسیں کہ چھلنی میں چھن جائے اور اٹھا کر رکھ لیں اگر قبض دور کرنا ہو تو موٹا پسا ہوا سات یا نو ماشہ ہر روز نہار منہ کھایا کریں اور اگر بار بار پاخانہ کا تقاضا ہوتا ہے اور بند کرنا منظور ہے تو باریک پسا ہوا سات ماشہ یا نو ماشہ نہار منہ یا کھانا کھانے کے بعد کھاویں۔

نمک سلیمانی۔ کہ نہایت ہاضم ہے اور بہت سے فائدے رکھتا ہے اور پیٹ کے درد کو کھوتا ہے۔ اگر سات رتی نہار منہ ہر روز کھاویں تو بینائی تیز کرتا ہے۔ اگر بھڑ یعنی بھرن (تتیہ زنبور) کے کاٹنے پر خوب ملدیں خواہ خشک یا گلاب میں ملا کر تو اسکے لئے بھی آزمایا ہوا ہے۔ ہاتھ پاؤں میں جہاں درد ہو وہاں اگر شہد مل کر اوپر سے اسکو چھڑک دیں تو فائدہ دے۔ اگر نیم برشت انڈے کے ساتھ اسکو کھاویں تو بہت قوت دے اور اس سے حافظہ قوی ہوتا ہے، رنگ نکھرتا ہے جتنا پرانا ہو اثر زیادہ ہو۔
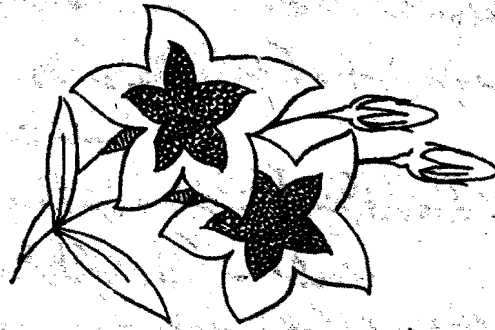
[1] پیشاب بند ہو تو یہ علاج نہایت مجرب ہے رائی پیس کر کپڑے پر لگا کر الٹی طرف سے یعنی کپڑا بدن پر رہے اور رائی اوپر رہے اس کپڑے کو گردوں پر رکھو اور منہ میں برف رکھیں انشاء اللہ تعالیٰ دس منٹ میں پیشاب ہوگا دس منٹ کے بعد اتار دیں ۱۲ تنظر ثالث

نسخہ نمک سلیمانی[1]

نام دوا	وزن عبارت میں	وزن ہندسوں میں	نام دوا	وزن عبارت میں	وزن ہندسوں میں
نمک لاہوری بریاں	پچھتر تولہ چھ ماشہ	۷۵ تولہ ۶ ماشہ	مرچ سفید (دکھنی مرچ)	اکیس ماشہ	۲۱ ماشہ
نمک سانبھر	آٹھ تولہ پونے چار ماشہ	۸ تولہ ۳۔ ماشہ	اذخر یعنی مرچیا گند	سوا انیس ماشہ	۱۹ ماشہ ۲ رتی
نوشادر	آٹھ تولہ پونے چار ماشہ	۸ تولہ ۳۔ ماشہ	افتیمون ولایتی	ساڑھے دس ماشہ	۱۰ ماشہ ۴ رتی
تخم کرفس	دو تولہ گیارہ ماشہ	۲ تولہ ۱۱ ماشہ	سونٹھ	سات ماشہ	۷ ماشہ
ہینگ	ساڑھے دس ماشہ	۱۰ ماشہ ۴ رتی	انیسون رومی	سات ماشہ	۷ ماشہ
زیرہ سیاہ (سرکہ میں بھگو لیا)	ساڑھے دس ماشہ	۱۰ ماشہ ۴ رتی	ملہٹی	سات ماشہ	۷ ماشہ
دارچینی قلمی	سات ماشہ	۷ ماشہ	زیرہ سفید	ساڑھے دس ماشہ	۱۰ ماشہ ۴ رتی
حب القرطم	سات ماشہ	۷ ماشہ	سوڈا بائی کارب	ساڑھے پانچ تولہ	۵ تولہ ۶ ماشہ
مرچ سیاہ	اکیس ماشہ	۲۱ ماشہ	الیسڈ ٹاٹری	ساڑھے پانچ تولہ	۵ تولہ ۶ ماشہ

ترکیب:۔ نمک لاہوری کے ٹکڑے کرکے ایک مٹی کے برتن میں رکھ کر گرم تنور میں رکھ دیں جب تنور کی آگ سرد ہو جائے تو نکال لیں اور کوٹ لیں اور ہر دوا کو الگ الگ کوٹ کر وزن کے موافق تول کر ملالیں اور سبز رنگ کی بوتل میں رکھ کر چند روز جو میں دفن کر دیں اور اگر بلا دفن کئے بھی کام میں لاویں تو کچھ حرج نہیں خوراک ایک ماشہ کھیرے ککڑی وغیرہ کو اسکے ساتھ کھاویں تو نقصان نہ ہو۔

گولی ہاضم:۔ نمک سیاہ اور مرچ سیاہ اور آکھ کے سربند پھول جو کھلے نہ ہوں اور خشک پودینہ۔ ان سب کو ایک ایک تولہ لے کر خوب کوٹ چھان کر عناب کی برابر گولیاں بنالیں اور کھانے کے بعد ایک گولی کھالیا کریں اور ہیضہ کے دنوں میں ہر روز ایک گولی نہار منہ کھالیا کریں تو بہت مفید ہے۔

دوا:۔ جس سے قبض رفع ہو۔ دو ماشہ گل سرخ اور دو ماشہ سنا کی کی گھی سے چکنی کی ہوئی کوٹ چھان کر ایک تولہ اطریفل کشنیزی میں ملا کر سوتے وقت کھاویں۔ اور اطریفل کشنیزی کی ترکیب خاتمہ میں ہے۔

لیپ:۔ جو پیٹ کی سختی کے لئے مفید ہے اور کسی حال میں نقصان نہیں کرتا۔ تین ماشہ مصطگی پیس کر دو تولہ روغن گل میں ملا کر

[1] نمک سلیمانی کا نسخہ پڑھنے میں لوگوں نے بہت غلطیاں کیں اس واسطے نسخہ اس طرح بہت صاف صاف لکھا گیا ہے ۱۲ نظر ثالث ع اضافہ در وقت نظر ثالث ۱۲

گرم کر کے ملیں اور ایک لیپ رحم کی بیماریوں میں لکھا گیا ہے جس کا پہلا جزو گل بابونہ ہے۔

پیٹ کا درد:- اس پوٹلی سے سینکو۔ گیہوں کی بھوسی اور باجرہ اور نمک سانبھر سب دو دو تولہ لے کر کچل کر دو پوٹلیوں میں باندھ کر چھ تولہ گلاب کسی برتن میں آگ پر رکھ کر وہ پوٹلیاں ڈالدو اور ایک ایک سے سینکو اگر گلاب فوراً نہ ملے تو خشک پوٹلیوں کو گرم کر کے سینکو اور یہ ہر جگہ کے درد کو مفید ہے اور اسمیں کسی طرح کا نقصان نہیں اگر اس سے اچھا نہ ہو تو حکیم سے پوچھو۔

مسہل کا بیان

فائدہ:- بدون کسی حکیم کی رائے کے مسہل ہرگز مت لو۔

فائدہ:- مسہل میں املتاس کو جوش نہ دو۔

فائدہ:- املتاس کے ساتھ بادام یا کوئی چکنی چیز ملالیں تاکہ انتڑیوں میں پیچ نہ کرے۔

فائدہ:- اگر مسہل میں سنا ہو تو اسکو گھی سے چکنا کر کے بھگوؤ ورنہ پیٹ میں پیچ ہوگا۔

فائدہ:- مسہل لے کر سوؤ مت ورنہ دست نہ آوینگے اور نقصان ہوگا۔

فائدہ:- مسہل کے زمانہ میں اور مسہل کے پندرہ بیس روز بعد تک نرم غذا اور بھوک سے کم کھاؤ۔

فائدہ:- مسہل کی دواؤں کو بہت مت ملو ہلکے ہاتھ سے مل کر چھان لو۔ بہت گاڑھی دوا دست کم لاتی ہے۔ مسہل کے دن کوئی لیپ مت کرو البتہ اگر دست نہ آویں اور پیٹ پر کوئی لیپ دست لانے والا کیا جاوے تو کچھ مضائقہ نہیں مسہل کے اگلے دن ٹھنڈائی ضرور پیو اور پے درپے مسہل نہ لو۔ ٹھنڈائی کے لئے کوئی نسخہ مقرر نہیں حکیم کی رائے پر ہے۔

۱؎ دودھ ہضم نہ ہونا - اس کی مجرب دوا یہ ہے کہ سوڈا سائیٹریٹ راس دو رتی کھا کر پانچ منٹ کے بعد دودھ پئیں یہ سوڈا انگریزی دواخانوں میں ملتا ہے اور سوڈے کی بوتل میٹھی ہو یا کھاری دودھ میں ملا کر پینے سے بھی دودھ ہضم ہو جاتا ہے ۱۲ نظر ثالث درد باسے سول - یہ کوڑی یعنی فم معدہ کا درد ہے اور نہایت سخت درد ہے اکثر قے کے بعد ٹھنڈا پانی پینے سے ہو جاتا ہے جس وقت یہ درد ہو فوراً بارہ عدد جو بندوق میں بھری جاتی ہیں ۴ ماشہ چاب کر دو گھونٹ گرم پانی پی لیں یہ فوری علاج ہے اسکے بعد چالیس روز تک خربوزے (پپیتہ) کا اچار سرکہ میں پڑا ہوا دو تولہ روز کھاویں نہایت مجرب ہے، اور خربوزہ کے اچار کی ترکیب خاتمہ میں ہے برمٹ، ۱۲ نظر ثالث **فواق** - یعنی ہچکی اسکی دوا یہ ہے کہ عود یعنی اگر دانہ الائچی خورد مصطگی رومی سب ایک ایک ماشہ پیس کر شربت بنفشہ دو تولہ میں ملا کر ذرا ذرا سی چاٹیں - دوسری دوا ہچکی - کالے اُڑد (ماش) تمباکو کی جگہ چلم میں رکھ کر پئیں اسی طرح چھچڑ کے پرانے بند حقہ میں پینا مفید ہے - ایک قسم ہچکی کی وہ ہے کہ خشکی سے ہوتی ہے جیسے دق کے مریض کو اخیر میں آیا کرتی ہیں اس وقت دودھ حلق میں ڈالنا یا مکھن یا بادام اور مصری چبانا چاہیے معمولی ہچکی سانس روکنے سے بھی جاتی رہتی ہے - **پیٹ کا ورم** - پیٹ میں کئی چیزیں ہیں بیچ میں ناف اس کے اوپر معدہ اور داہنی طرف جگر اور بائیں طرف تلی اور معدہ کے اوپر کسی قدر پیچھے (عضلے ہیں اور ناف کے نیچے سب کے اوپر مثانہ ہے جس میں پیشاب رہتا ہے اسکے نیچے رحم اور رحم کے نیچے آنتیں ہیں ان میں سے ہر ایک میں ورم ہو سکتا ہے اور سب کے علاج الگ الگ ہیں اسواسطے حکیم سے علاج کرانے کی ضرورت ہے لیکن یہاں ایک لیپ ایسا لکھا جاتا ہے کہ سب کے ورم کو ہر حالت میں مفید ہوتا ہے وہ لیپ رحم کے ورم کے بیان میں لکھا ہوا ہے - پہلی دوا اس میں گل بابونہ ہے وہ لیپ دراصل تلی کے ورم اور رحم اور معدہ کے ورم کے لئے ہے لیکن اگر جگر اور تلی پر بھی کر دیا جاوے تو کچھ حرج نہیں بلکہ کچھ مفید ہی ہوتا ہے ۱۲ نظر ثالث۔

جگر کی بیماریاں

جگر کلیجہ کو کہتے ہیں یہ پیٹ میں داہنی پسلیوں کے نیچے ہے جب جگر پر کوئی دوا لگانا ہو تو داہنی پسلیوں کے نیچے لگاؤ جب بیمار کے منہ یا ہاتھ پیروں پر ورم سا معلوم ہو تو سمجھ لو کہ اسکے جگر یا اسکے آس پاس کسی چیز میں ضعف آ گیا ہے علاج میں دیر نہ کرو اور جب تک اچھا حکیم نہ ملے معجون دبید الورد پانچ ماشہ کھا کر اوپر سے آدھ پاؤ عرق مکوہ اور دو تولہ شربت بزوری بارد ملا کر پلاتے رہو اور لعاب دار چیزوں سے پرہیز رکھو معجون دبید الورد اور شربت بزوری کا نسخہ خاتمہ میں لکھا ہے۔

استسقا یعنی جلندر کی بیماری :۔ اس کا علاج حکیم سے کراؤ اور مکوہ کی بھوجی اس میں بہت فائدہ دیتی ہے اگر سب غذاؤں کی جگہ اسی کو کھایا جائے تو بہت بہتر ہے۔

تلّی کی بیماریاں

تلی پیٹ میں بائیں پسلیوں کے نیچے ہے اگر اس میں کوئی دوا لگانا ہو تو بائیں پسلیوں کے نیچے لگاؤ۔

تلی بڑھ جانا :۔ چونہ پانی میں ڈالدو جب وہ نیچے بیٹھ جاوے اوپر کا صاف پانی لے کر اس پانی میں بیس عدد انجیر ولایتی جوش دے لو جب انجیر خوب پھول جاویں تو نکال کر صاف کپڑے پر پھیلا دو جب پانی خشک ہو جاوے پاؤ بھر عمدہ سرکہ میں ڈالدو اور نمک مرچ بقدر ذائقہ ملا دو اور پندرہ بیس روز کے بعد ایک ایک انجیر روز کھانا شروع کر دو۔

گولی :۔ بڑھی ہوئی تلی کے لئے نہایت مفید ہے چودہ ماشہ بیخ سوسن اور سات ماشہ دکھنی مرچ کوٹ چھان کر اور سات ماشہ اُشق کو ایک تولہ سرکہ میں ملا کر پھر اسمیں سب دوائیں ملا کر چنے کی برابر گولیاں بنالیں اور سات ماشہ ہر روز دو تولہ سکنجبین سادہ کے ساتھ کھائیں آزمائی ہوئی ہے سکنجبین سادہ کی ترکیب خاتمہ میں ہے۔

لیپ :۔ بڑھی ہوئی تلی کے لئے نہایت مفید ہے۔ ببول کا گوند اور کتیرا اور نرد اور مدحرج سب چیزیں ڈھائی ڈھائی ماشہ اور اُشق ڈیڑھ تولہ۔ ان سب کو آدھ پاؤ سرکہ میں خوب پیس کر مرہم سا بنا کر ایک کپڑا تلی کے برابر کاٹ کر اس پر یہ مرہم لگا کر تلی پر چپکا دیں جتنی تلی کم ہوتی جاوے گی کپڑا چھوٹا ہوتا جاوے گا اتنا کپڑا کترتے جاویں اگر تلی بڑھی ہوئی ہو اور تیز بخار بھی ہو تو حکیم سے علاج کراؤ۔

انتڑیوں کی بیماریاں

دست آنا :۔ اگر زیادہ کھانے سے یا اتفاقیہ دست آنے لگیں تو پیٹ کی بیماری میں اسکے علاج دیکھ لو اور اگر زیادہ دست آئیں یا عرصہ تک آتے رہیں یا دورہ کے طور پر آئیں تو علاج میں غفلت نہ کرو کسی ہوشیار حکیم سے رجوع کرو۔

قولنج :۔ ایک انتڑی کا نام قولون ہے اسکے درد کو قولنج کہتے ہیں اور عام لوگ اسکو پیٹ کا درد کہتے ہیں اور یہ درد ناف کی برابر داہنی طرف نیچے کو ہوتا ہے اس میں ارنڈی کا تیل چار تولہ پی لینا بہت مفید ہے ایک دو دست آ کر درد جاتا رہتا ہے۔

قولنج کی اور دوا :۔ گڑ۔ بچھ۔ سونٹھ۔ السی۔ تخم میتھی۔ ہینگ۔ تخم سویا سب چھ چھ ماشہ لیکر کوٹ کر چھان کر پاؤ بھر ماش کے آٹے میں ملا کر سونف کے عرق سے گوندھ کر دو ٹکیہ پکائیں ایک طرف سے کچی رکھیں اور کچی کی طرف چھ ماشہ ارنڈی کا تیل یا چھ ماشہ روغنِ گل لگا کر ایک کو نیم گرم باندھیں جب وہ ٹھنڈی ہو جائے دوسری بدل دیں۔ یہ روٹی درد گردہ کو بھی مفید ہے۔

فائدہ :۔ قولنج والے کو جب تک خوب بھوک نہ لگے کھانا مت دو اور دودھ سے پرہیز کراؤ۔ البتہ اگر اسکو دودھ کی عادت ہو اور کچھ نقصان نہ کرے تو گرم گرم دے دو لیکن حکیم سے پوچھ لینا چاہیئے۔

پیچش (فائدہ) پیچش میں تیز نہ چلو اور اونچے نیچے میں پاؤں نہ ڈالو بلکہ زیادہ چلو پھرو بھی نہیں[1]۔ اگر معمولی پیچش ہو تو یہ دوا کرو۔ ریشہ خطمی۔ تخم کنوچہ۔ مکوخشک۔ گل بنفشہ سب چیزیں پانچ پانچ ماشہ گرم پانی میں بھگو کر مل کر چھان کر دو تولہ شربت بنفشہ ملا کر پی لو دوسری دوا :۔ چھ ماشہ چہار تخم کو آدھ پاؤ عرق مکو یا پانی کے ساتھ پھانک لو۔ مونگ کی کھچڑی یا ساگودانہ پانی میں پکا کر غذا رکھو کوئی سخت چیز نہ کھاؤ اور اگر پیچش میں خون آنے لگے تو یہ دوا کرو۔ ریشہ خطمی۔ تخم کنوچہ۔ بیلگری۔ مکوخشک۔ گل بنفشہ سب پانچ پانچ ماشہ گرم پانی میں بھگو کر دو تولہ شربت انجبار ملا کر پیو۔ اگر اس سے خون بند نہ ہو تو اسی دوا پر تخم بارتنگ مسلم چھڑک لو۔ اگر پھر بھی بند نہ ہو تو تخم بارتنگ کو کسی قدر بھون کر چھڑکو اور شربت انجبار کی ترکیب خاتمہ میں آوے گی۔ اور اگر ان دواؤں سے فائدہ نہ ہو یا زچہ خانہ میں پیچش ہو گئی ہو یا ہاتھ پاؤں پر ورم یا بخار بھی ہو تو کسی حکیم سے علاج کراؤ اور یہ خیال رکھو کہ زیادہ لعابدار دوائیں نہ دو۔ اور اگر حمل کی حالت میں پیچش ہو تو لعابدار دوائیں نہ دو بلکہ وہ دوا دو جو تدابیر حمل میں آتی ہیں۔

پیٹ کے کیڑے یعنی کدو دانے اور کیچوے :۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ منہ سے رال زیادہ نکلے اور ہونٹ رات کو تر رہیں اور دن کو خشک ہوں اور سوتے میں دانت چابے اور کھانا کھانے کے بعد متلی اور پیٹ میں بےچینی ہو۔

لیپ :۔ اس سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ چھ ماشہ کلونجی اور دو ماشہ تخم حنظل اور چھ ماشہ ایلوا کر یلے کے پانی میں

---

[1] پیچش میں چلنے پھرنے میں احتیاط نہ کرنے سے بعض وقت کر ٹوٹ جاتی ہے ۱۲ منہ۔

پیس کر پیٹ پر اور ناف سے نیچے لیپ کریں۔

دوا:۔ ہر قسم کے کیڑوں کو نکالنے والی ہے۔ نیم کے پتے۔ باؤ بڑنگ۔ کمیلہ تینوں چیزیں تین تین ماشہ باریک پیس کر شہد دو تولہ میں ملا کر کھائیں یہ ایک خوراک ہے۔

دوا:۔ اس سے چنونے مرجاتے ہیں۔ دو تولہ کمیلہ ایک چھٹانک میٹھے تیل میں ملا کر پاخانہ کے مقام میں لگائیں۔

پرہیز:۔ ماش کی دال اور بلغم پیدا کرنے والی چیزیں نہ کھائیں۔ کریلہ اکثر کھانے سے کیڑے مرجاتے ہیں۔

فائدہ:۔ کیڑوں کے مریض کو دوا پلاتے وقت یہ نہ بتائیں یہ کیڑوں کی دوا ہے ورنہ اثر نہ ہوگا۔

بواسیر:۔ خون میں جب سودا بڑھ جاتا ہے تو پاخانہ کے مقام پر خارش ہوا کرتی ہے اور سوزش رہتی ہے۔ اگر خون بھی آئے تو خونی بواسیر ہے اور جو خون نہ آئے تو بادی ہے۔ اس میں ایسی تیز دوا نہ لگانی چاہیے جس سے خون بالکل بند ہو جائے نہیں تو اور بہت سی بیماریوں کا ڈر ہے جیسے سل، جنون وغیرہ اور بواسیر میں اکثر قبض بھی رہتا ہے اس قبض کے لئے ہمیشہ مسہل لینا برا ہے بلکہ مناسب ہے کہ جب قبض ہو تو سوتے وقت ایک ہڑ مربہ کی کھا لیا کریں یا کبھی یہ اطریفل کھا لیا کریں اس سے بواسیر کو بھی فائدہ ہوتا ہے اور بواسیر سے جو قبض ہو اسکو بھی فائدہ دیتا ہے اسکی ترکیب یہ ہے ساڑھے سات تولہ گوگل اور ساڑھے سات تولہ مغز املتاس سبز، گندنے کے پانی میں گھولیں اور گندنا نہ ملے تو مولی کے پانی میں یا سونف کے عرق میں گھولیں اور چھان کر تین پاؤ شہد خالص ملا کر قوام کر کے پوست ہلیلہ کابلی۔ پوست ہلیلہ زرد۔ ہلیلہ سیاہ۔ پوست بلیلہ۔ آملہ۔ افتیمون اسطوخودوس سب ڈھائی ڈھائی تولہ کوٹ چھان کر پانچ تولہ گائے کے گھی سے چکنا کر کے قوام میں ملا لیں، اور دس پندرہ روز گیہوں یا جو میں دبائے رکھیں اور سوتے وقت ایک تولہ کھا لیا کریں اور جسکے مزاج میں گرمی زیادہ ہو بجائے گوگل کے ریوند ڈالیں۔

دوا:۔ جس سے بواسیر کا خون بند ہو جاتا ہے چھ ماشہ گیندے کے پتے اور چھ ماشہ ہارسنگار کے پھول پانی میں پیس کر چھان کر دو تولہ شربت انجبار ملا کر ایک ماشہ ملتانی مٹی باریک پیس کر چھڑک کر پئیں۔

غذا:۔ مسور کی دال کھائیں اور اگر بواسیر میں پاخانہ کے مقام پر سوزش زیادہ ہو تو یہ دوا لگائیں۔ کتھا سفید، سفیدہ کاشغری، ریوند، مردار سنگ، یہ سب تین تین ماشہ اور کافور ایک ماشہ۔ ان سب کو باریک پیس کر دو تولہ روغن گل میں ملا کر پاخانہ کے مقام پر ملیں اور کبھی بواسیر میں پاخانہ کے مقام پر ورم آجاتا ہے اور ایسی جلن ہوتی ہے کہ پاخانہ نہیں ہوتا۔ اگر ایسی حالت ہو تو دو تولہ بھنگ[1] کے پتے سوا پاؤ دودھ میں جوش دے کر اول بھپارہ دو پھر وہی پتے گرم گرم باندھ دو۔ اگر مسے کٹوانے کا اتفاق ہو تو ایک مسہ

---

[1] بھنگ ناپاک نہیں ہے اور خارجی استعمال میں کچھ حرج نہیں ہے۔ ہاں پینا اس کا بوجہ نشہ کے ناجائز ہے۔ تفصیل اسکی طبی جوہر میں ہے ۱۲ منہ

رہنے دو تاکہ کچھ خون نکلتا رہے۔[1]

گردہ کی بیماریاں

گردے ہر شخص کے ۲ دو ہوتے ہیں اور کوکھ کے مقابل کمر میں اُن کی جگہ ہے جب کوئی دوا گردے میں لگانا ہو تو کوکھ سے کمر تک لگاؤ۔ اور کبھی کبھی قولنج اور درد گردہ میں شبہ ہو جاتا ہے ان دونوں کی پہچان یہ ہے کہ قولنج کا درد اوّل پیٹ سے شروع ہوتا ہے اور درد گردہ کمر میں ایک جگہ معلوم ہوتا ہے۔ دُوسرا فرق یہ ہے کہ درد گردہ میں سانس لینے کے ساتھ ایک چبک سی گردہ تک ہو جاتی ہے پُورا سانس نہیں آتا۔

دوا:۔ گردہ کے درد کو مفید ہے چھ ماشہ تخم خربزہ اور چھ ماشہ خار خسک اور نو ماشہ حب القرطم اور پانچ پانچ ماشہ بیخ کاسنی زیرہ سیاہ۔ حب کاکنج پانی میں جوش دیکر چھان کر دو تولہ شربت بزوری بارد ملا کر ایک ایک ماشہ حجر الیہود، سنگِ سرماہی خوب باریک پیس کر ملا کر صبح و شام دونوں وقت پئیں۔ اگر بخار ہو تو اسی میں سات دانہ آلو بخارا بڑھا لیں اگر معمولی دواؤں سے آرام نہ ہو تو چار تولہ کسٹرائیل یعنی ارنڈی کا تیل تین چھٹانک سونف کے عرق میں ملا کر پئیں اسکے پینے سے دست بھی آجاتے ہیں اور پیشاب بھی کھل کر آجاتا ہے اور گردہ میں سے فاسد مادہ نکل جاتا ہے نہایت مفید ہے۔

روٹی درد گردہ کے لئے مفید:۔ قولنج کے درد کے بیان میں[2] گذر چکی ہے جسمیں سویا میتھی کے بیج ہیں۔

لیپ:۔ جس سے گُردہ کے درد اور گردہ کے آس پاس کے درد کو فائدہ ہوتا ہے۔ تین ماشہ دارچینی قلمی اور تین ماشہ مصطگی رومی باریک پیس کر چار تولہ روغن گل میں ملا کر گرم گرم مالش کریں اور اُوپر سے رُوڑ یعنی پُرانی رُوئی گرم کرکے باندھیں۔

سینک:۔ درد گردہ کے لئے مفید۔ تیز گرم پانی بوتل میں بھر کر کاگ لگا کر درد کی جگہ پر بوتل کو پھرائیں۔ اگر بوتل کی گرمی ناگوار ہو تو اس پر ایک کپڑا کئی تہ کا لپیٹ کر پھرائیں۔

غذا:۔ گردے کے مریض کے لئے سب سے بہتر شوربا ہے اگر ضعف زیادہ ہو تو مُرغ کا شوربا دو ورنہ بکری کا شوربا کافی ہے چاول گردہ کے مریض کے لئے نہایت مُضر ہے۔

[1] خونی بواسیر کی مجرب دوا:۔ دودھ دار ناریل یعنی کچے کھوپرے کے اُوپر کے ریشے جو بالوں کی طرح ہوتے ہیں لیکر جلا کر رکھ لیں اور ایک ماشہ روز چالیس دن تک پاؤ بھر بکری کے دُودھ کے ساتھ کھلاویں [2] نظر ثالث دیکھو صفحہ ۴۹۹ حصہ ہذا ۱۲

مثانہ یعنی پھکنے کی بیماریاں

جس جگہ پیشاب جمع رہتا ہے اسکو مثانہ کہتے ہیں اسکی جگہ (پیڑو) میں ہے اگر پیشاب بند ہو یا اور کسی وجہ سے دوا مثانہ پر لگانا ہو تو پیڑو پر لگاؤ

پیشاب میں جلن ہونا۔ بہروزہ کا تیل دو بوند بتاشہ پر یا روٹی کے ٹکڑے پر ڈال کر کھائیں آزمایا ہوا ہے خاتمہ میں اس تیل کی ترکیب لکھی ہے

دوسری دوا۔ شیرہ تخم خرفہ سیاہ پانچ ماشہ شیرہ تخم خیارین چھ ماشہ پانی میں نکال کر چھان کر دو تولہ شربت بنفشہ ملا کر ایک ایک ماشہ طباشیر کتیرا باریک پیس کر چھڑک کر پئیں :۔

پیشاب کا رک جانا:۔ ٹیسو کے پھول دو تولہ سیر بھر پانی میں پکا کر گرم گرم پانی سے ناف کے نیچے دھار دو اور دھارنے کے بعد ان پھولوں کو ناف کے نیچے گرم گرم باندھ دو۔

مثانہ کا کمزور ہو جانا:۔ اور بار بار پیشاب آنا اور بلا ارادہ پیشاب خطا ہو جانا اور بچوں کا سوتے میں پیشاب نکل جانا اسکے لئے یہ معجون نفع دیتی ہے ترکیب یہ ہے فلفل سیاہ۔ پیپل۔ سونٹھ۔ خرفہ۔ دار چینی۔ خولنجان یہ سب دوائیں دو دو ماشہ۔ تودری سرخ۔ تودری سفید، بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ بوزیدان، اندر جو شیریں۔ ناگر موتھا۔ بالچھڑ۔ یہ سب چیزیں چھ چھ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر پندرہ تولہ شہد میں ملا کر رکھ لیں بڑے آدمی ایک تولہ روز کھایا کریں اور بچوں کو چھ ماشہ کھلائیں۔

پیشاب میں خون آنا:۔ اسکے لئے یہ دوا بہت آزمائی ہوئی ہے۔ چھ ماشہ برادہ صندل سفید رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو چھان کر دو تولہ شربت بزوری معتدل ملا لیں۔ پہلے تین ماشہ چاکسو چھلے ہوئے باریک پیس کر پھانکیں اوپر سے یہ دوائی پی لیں اور اگر خون کسی اور وجہ سے آتا ہے تو حکیم سے علاج کراؤ۔ شربت بزوری کی ترکیب خاتمہ میں ہے۔ (بر صفحہ ۸۲ حصہ ہذا)

رحم کی بیماریاں

عورتوں کے جسم میں ناف کے نیچے تین چیزیں ہیں۔ سب سے اوپر مثانہ اسکے نیچے دبا ہوا رحم جس میں بچہ رہتا ہے اسکے نیچے دبی ہوئی انتڑیاں۔ جب رحم پر کوئی دوا لگانا ہو تو ناف کے نیچے لگائیں۔ اگر رحم کے امراض سے حفاظت منظور ہے تو ہمیشہ ان باتوں کا خیال رکھیں۔ (۱) حیض میں اگر ذرا کمی یا زیادتی پائیں تو فوراً علاج کریں (۲) دائیاں آجکل بالکل اناڑی ہیں اسلئے فقط ان کی رائے سے علاج نہ کریں طبیب سے پوچھ لیں (۳) معمولی امراض میں اندر رکھنے کی دوا سے بچیں پینے کی دوا اور لیپ سے کام نکالیں (۴) زچہ خانہ میں چاہے عورت تندرست ہو اس کی بھی دوا اور غذا حکیم سے پوچھ کر کریں ورنہ ہمیشہ کے لئے تندرستی خراب ہو جاتی ہے۔

(۵) اگر ورم ہو تو پیٹ بلا اجازت طبیب کے ہرگز نہ ملوائیں اس سے بعض وقت سخت نقصان پہنچتا ہے (۶) بچہ گرانے کی تدبیر ہرگز نہ کرائیں۔

حیض کم ہونا: یہ دوا نہ زیادہ گرم ہے نہ زیادہ سرد ہے کسی کو کوئی نقصان نہیں کرتی۔ تخم خربوزہ تخم خیارین۔ خارخسک۔ پوست بیخ کاسنی۔ سب چھ چھ ماشہ۔ پرسیاوشان پانچ ماشہ گرم پانی میں بھگو کر چھان کر تین تولہ شربت بزوری بارد ملا کر پیا کریں۔

دھونی حیض کھولنے والی: گاجر کے بیج آگ پر ڈال کر اوپر ایک طباق سوراخ دار ڈھانک کے سوراخ پر بیٹھیں اور اس طرح دھونی لیں کہ دھواں اندر پہنچے۔

فائدہ: مسور کی دال اور مسور اور آلو اور ساٹھی کے چاول اور خشک غذائیں حیض کو روکتی ہیں۔

استحاضہ: یعنی عادت سے پہلے یا بہت زیادہ خون آنے لگنا۔ اگر گرم چیز کھانے سے نقصان ہوتا ہو یا گرمی کے دنوں میں یہ بیماری زیادہ ہوتی ہو اور منہ کا رنگ زرد رہتا ہو تو سمجھو کہ مزاج میں گرمی بڑھ کر خون پتلا ہو گیا اور رگوں میں نہیں رک سکا اس کی دوائیں یہ ہیں۔

ایک دوا: ٹھنڈا پانی ٹب میں بھر کر اس میں بیٹھیں اور کمر اور ناف کے نیچے ٹھنڈے پانی سے دھاریں۔

دوسری دوا: انار کے چھلکے۔ انار کی کلی۔ مازو سب دو دو تولہ کچل کر بیس سیر پانی میں جوش دے کر ٹب میں بھر کر بیٹھیں۔ بیٹھتے وقت پانی نیم گرم ہو اور اتنی دیر بیٹھیں کہ پانی ٹھنڈا ہو جاوے۔

تیسری دوا: صندل سفید۔ گل سرخ۔ سماق۔ انار کے چھلکے سب چھ چھ ماشہ گلاب میں پیس کر ناف کے نیچے نیم گرم لیپ کریں اور شربت انجبار بھی اس میں مفید ہے اور غذا مسور کی دال سرکہ میں ملا کر کھانا مفید ہے اور استحاضہ کی ایک قسم یہ ہے کہ اندر کسی رگ کا منہ کھل جانے سے خون جاری ہو جاوے۔ پہچان اس کی یہ ہے کہ یکلخت بہت سا خون آتا ہے۔

علاج: یہ ہے۔ اول ایک عدد قرص کہربا کھا کر پانچ پانچ ماشہ تخم خرفہ اور حب الآس اور تخم بارتنگ پانی میں پیس کر دو تولہ شربت انجبار ملا کر پئیں اور شربت انجبار اور قرص کہربا کی ترکیب خاتمہ میں آوے گی اور یہ دوائی ایسے استحاضہ میں استعمال کے لئے مفید ہے دو تولہ مازو اور دو تولہ انار کے چھلکے کچل کر آدھ سیر پانی میں جوش دیں جب چھٹانک بھر رہ جائے اس پانی میں روئی بھگو کر تین تین ماشہ شرمہ اور سنگ جراحت اور گل ارمنی باریک پیس کر اس بھیگی ہوئی روئی پر اچھی طرح لگا کر انگوٹھے انگل کی بتی بنا کر اندر رکھیں اور چھ گھنٹے کے بعد بدل دیں اور ابھی جو دوا اوپر لکھی گئی ہے جس میں انار کی کلی ہے ایسے استحاضہ کو وہ بھی مفید ہے اور بیمار کو حتی الامکان چلنے پھرنے سے اور ہر قسم کی حرکت سے روکیں اور بغل سے لے کر پہنچوں تک ہاتھ خوب کس کر باندھ دیں جس وقت تکلیف ہونے لگے کھول دیں اور پھر ہاتھ باندھ دیں اور ایسے استحاضہ کا غریبی علاج یہ ہے کہ جس وقت خون شدت سے جاری ہو تو دو تولہ پنڈول مٹی لے کر ساٹھی کے چاولوں کی پتلی پیچ میں گھول کر تھوڑی تھوڑی پلائیں اور ملتانی مٹی کے ٹکڑے پانی میں ڈال رکھیں اور پینے کو یہی پانی دیں اور گلاب میں کپڑے کی بتی بھگو کر اور اس بتی پر شرمہ خوب لپیٹ کر اندر رکھیں اور اگر کوئی اور وجہ ہو تو حکیم سے علاج کراؤ۔

رحم سے ہر وقت رطوبت جاری رہنا: یہ مرض رحم کی کمزوری سے ہوتا ہے یہ دوا اس کے لئے بہت مفید ہے اور معدہ اور دماغ اور

دل کو بھی طاقت دیتی ہے اور بھوک خوب لگاتی ہے اور قبض نہیں کرتی اور خفقان اور ہولدلی اور بواسیر کو بھی بہت فائدہ دیتی ہے دو تولہ مُربّے کی ہیڑ اور چھ ماشہ دانہ الائچی خورد اور چھ ماشہ خشک دھنیا ان سب کو چھ تولہ کیوڑہ کے عرق میں پیس کر چھ تولہ قند سفید ملا کر اور تھوڑا پانی ملا کر قوام معجون کا کر لیں جب تیار ہو جائے پانچ عدد چاندی کے ورق اور ایک ماشہ مونگے کا کشتہ اور چار رتی رانگ کا کشتہ ملا کر رکھ لیں اور چھ ماشہ سے ایک تولہ تک ہر روز کھایا کریں اور ان دونوں کشتوں کی ترکیب خاتمہ میں آوے گی اور جاڑوں میں یہ لڈو کھانا بھی بہت مفید ہے۔

لڈو کی ترکیب یہ ہے کہ دو سیر میدے کو سیر بھر گھی میں بھون کر نکال لیں اور گھی علیحدہ رکھ لیں پھر میدہ کو ڈیڑھ سیر سفید قند میں قوام کر کے ملا لیں پھر ڈیڑھ تولہ گل پستہ اور ڈھائی تولہ گل دھاوا اور ایک تولہ کتیرا اور ڈیڑھ تولہ ببول کا گوند اور چھ ماشہ گل چھالیہ اور ڈیڑھ تولہ سونٹھ اور نو تولہ لبا سہ اور ایک تولہ جنتری اور ایک تولہ مجیٹھ اور ایک تولہ ڈھاک کا گوند اور دو تولہ اسمندر سوکھ اور ایک تولہ کمر کس اور ایک تولہ جوز الطیب اور ایک تولہ لونگ اور ایک تولہ گل نارنج اور ایک تولہ مالکنگنی اور ایک تولہ مازو اور ایک تولہ آملہ خشک اور ایک تولہ گوکھرو خورد (یہ دوا نہ ملے نہ ڈالیں) اور دو تولہ تالمکھانا اور ساڑھے چار ماشہ چھوٹی مائیں اور چار ماشہ بڑی مائیں۔ ان سب کو کوٹ چھان کر اس علیحدہ رکھے ہوئے گھی میں بھون کر پیس کر قوام میں ملائیں۔ پھر آدھ پاؤ مغز بادام اور چھٹانک بھر مغز پستہ اور چھٹانک بھر مغز اخروٹ اور ڈھائی تولہ چرونجی اور آدھ سیر چھوارے خوب کچل کر ملا لیں اور ایک ایک چھٹانک کے لڈو بنا لیں، اور ایک لڈو روز کھایا کریں اور اگر گرمی کے موسموں میں کھانا چاہیں یا مزاج زیادہ گرم ہو تو سونٹھ نہ ڈالیں اور اگر اس لڈو سے قبض ہو تو دو تولہ منقّے کسی وقت یا ایک مُربّے کی ہیڑ سوتے وقت کھا لیا کریں اور کبھی یہ بیماری حمل گر جانے سے یا بچے جلدی جلدی پیدا ہونے سے ہو جاتی ہے۔ ایسی عورتوں کو چاہیئے کہ حمل گرنے کے بعد یا بچہ پیدا ہونے کے بعد جو دوا یا غذا کھائیں حکیم کی رائے سے کھائیں۔ دائیوں کے کہنے پر نہ رہیں۔ دائیاں ہر زچہ کو گوند سونٹھ کھلا دیتی ہیں اور کچھ نہیں سمجھتیں کہ اب یہ چیزیں سب کو موافق نہیں آتیں۔

رحم میں خارش اور سوزش ہونا:۔ کبھی خراب مادے سے یا کوئی گرم چیز کھانے سے بھی رحم کے اندر خارش ہو جاتی ہے کبھی دانے بھی نکل آتے ہیں اور بیقراری ہونے لگتی ہے اس وقت یہ دوا کریں۔ رسوت۔ مُردار سنگ۔ صندل سُرخ۔ صندل سفید۔ کافور۔ گیرو۔ چھالیہ یہ سب تین تین ماشہ اور کافور ایک ماشہ ہرے دھنیہ کے پانی میں پیس کر اندر لگائیں۔

دوسری دوا:۔ چھ ماشہ رسوت کو دو تولہ گلاب میں اور دو تولہ ہری مہندی کے پانی میں گھول کر اندر لگائیں۔

تنبیہ:۔ اس بیماری میں جاہل دائیوں کے کہنے سے سنبھالو کے پتے اور پلٹس اور گرم دوائیں نہ برتیں بعض دفعہ دانے پک کر بیماری بڑھ جاتی ہے اور جو دوائیں لکھی گئی ہیں اگر ان سے فائدہ نہ ہو تو طبیب سے رجوع کریں۔

رحم میں ورم ہو جانا :- ورم بہت طرح کا ہوتا ہے اسلئے حکیم سے رجوع کرنا چاہیئے یہاں ایک ہلکی سی دوا لکھی جاتی ہے جو سب طرح کے ورم میں فائدہ دیتی ہے۔ پانچ ماشہ معجون دبیدُ الورد اوّل کھا کر اُوپر سے عرق مکو آدھ پاؤ اور شربت بزوری بارد ۲ دو تولہ اور مکو کے سبز پتوں کا پھاڑا ہوا پانی چار تولہ ملا کر پئیں۔ دبید الورد کا نسخہ خاتمہ میں آوے گا لیکن اگر کھانسی زیادہ ہو تو یہ معجون نہ دیں۔

لیپ :- اس سے رحم کے ورم اور معدے کے ورم اور تلون کے ورم کو فائدہ ہوتا ہے۔ گلِ بابونہ۔ اکلیل الملک۔ تخم خطمی۔ ناگرموتھ۔ مکو خشک۔ صندل سرخ۔ بالچھڑ۔ چھڑیلا۔ ساطرا۔ افسنتین رومی۔ بنفشہ۔ مصطگی رومی۔ اذخر یہ سب تین تین ماشہ کوٹ چھان کر اور دو تولہ المتاس ہری مکو کے پانی میں گھول کر اسمیں وہ سب دوائیں ملا کر پھر اسمیں روغن گل۔ روغن بابونہ۔ انڈی کا تیل چھ چھ ماشہ ملا کر نیم گرم لیپ کریں۔ صبح کا کیا ہوا لیپ شام کو دھو ڈالیں۔ پھر شام کو نیا لیپ کر کے صبح کو دھو ڈالیں۔ یہ لیپ اگر جگر اور تلی پر بھی کر دیا جاوے تو کچھ حرج نہیں کچھ مفید ہی ہے۔

اختناق الرحم :- اس میں یکلخت دل گھبرانے لگتا ہے اور دماغ پریشان ہو جاتا ہے اور ہاتھ پیر گرنے لگتے ہیں اور رنگ زرد ہو جاتا ہے اور آنکھوں سے کسی قدر پانی بہنے لگتا ہے اور برے برے خیال آنے لگتے ہیں پھر ذرا دیر میں معلوم ہوتا ہے کہ ناف کے نیچے سے کوئی چیز اُٹھتی ہے اور دل اور دماغ تک پہنچکر پریشان کرتی ہے۔ حواس جاتے رہتے ہیں۔ اور اکثر مریضہ چیخنے چلانے لگتی ہے پھر بیہوشی ہو جاتی ہے۔ اور یہ مرض مرگی کے اور غشی کے یعنی غش آنے کے بہت مشابہ ہے لیکن مرگی میں منہ میں جھاگ آیا کرتے ہیں اور اس میں نہیں آتے اور غشی میں خوشبو سنگھانے سے نفع ہوتا ہے اور اس میں خوشبو سونگھانے سے نقصان ہوتا ہے۔ البتہ بدبو سونگھانے سے نفع ہوتا ہے۔ ان پہچانوں سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اختناق ہے یا مرگی ہے یا غشی ہے اور یہ مرض حیض کے رُکنے سے اکثر ہو جاتا ہے جب ایسا دورہ پڑے تو فوراً بیمار کے پاؤں اس قدر کس کر باندھیں کہ تکلیف ہونے لگے اور منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارو اور نمک اور رائی پیس کر تلوؤں کو ملو اور کوئی چیز بدبودار جیسے ہینگ یا مٹی کا تیل سونگھاؤ اور خوشبو کی چیز ہرگز نہ سونگھاؤ نہ پلاؤ نہ چھڑکو اور پورا علاج حکیم سے کرانا چاہیئے۔ البتہ جن لڑکیوں کو یا بیواؤں کو شادی نہ ہونے کی وجہ سے یہ مرض ہو تو سب سے بہتر تدبیر شادی کر دینا ہے۔

فائدہ :- بعد ختم ہونے حیض کے مشک استعمال کرنے سے یعنی اسجگہ تھوڑا مشک کا پارچہ رکھنے سے اختناق نہیں ہوتا۔

رحم کا کمزور ہو جانا :- اس میں بادی بہت بڑھ جاتی ہے اور ناف کے نیچے کبھی ابھار سا ہو جاتا ہے کبھی اندر پانی سا بلبلاتا ہے کبھی ریاح سے گڑگڑ آواز ہوتی ہے اسکے لئے جوارش کمونی چھ ماشہ یا ایک تولہ ہر روز کھانا مفید ہے اس جوارش کی ترکیب خاتمہ میں ہے اور رحم سے رطوبت جاری رہنے کی بیماری کے بیان میں ایک لڈو کی ترکیب لکھ دی ہے وہ بھی اسمیں مفید ہے۔

اندر کا بدن چِر جانا۔ کبھی بالغ ہونے سے پہلے شادی کر دینے سے کبھی اور کسی صدمہ سے ایسا ہو جاتا ہے اس کو عربی میں شقاق الرحم کہتے ہیں حکیم سے یہ لفظ کہہ دینا کافی ہے زیادہ بے شرم بننے کی ضرورت نہیں۔ اسکے لئے یہ مرہم بھی فائدہ مند ہے موم خید

اور بکری کے گردے کی چربی اور گائے کی نلی کا گودا سب دو دو تولہ لے کر پگھلاویں اور چار چار ماشہ سنگ جراحت اور مُردار سنگ باریک پیس کر اس میں خوب ملا کر دو تین روز لگاویں نہایت مجرّب ہے۔

کمر اور ہاتھ پاؤں اور جوڑوں کا درد

کمر کا درد:- کبھی سردی پہنچ جانے سے ہونے لگتا ہے ایسی حالت میں دو تولہ شہد آدھ پاؤ سونف کے عرق میں ملا کر پئیں اور چھ ماشہ کلونجی دو تولہ شہد میں ملا کر چاٹا کریں اور کوکھ کے درد کے لئے بھی یہی علاج فائدہ مند ہے اور کبھی کمر میں درد اسلئے ہونے لگتا ہے کہ سردی کے دنوں میں بچہ پیدا ہوا تھا اور غذا اچھی طرح نہیں ملی اس صورت میں گوشت کی یخنی گرم مصالحہ ڈال کر پینا اور انڈا کھانا بہت مفید ہے۔ اور اگر انڈا نمک سلیمانی کے ساتھ کھاویں تو زیادہ مفید ہے اور کبھی گردہ میں بیماری رہنے سے کمر میں درد ہوتا ہے اسکا علاج یہ ہے کہ گردہ کا علاج کریں اور بعض دفعہ حیض آنے سے پہلے کمر میں درد ہوتا ہے اسکے لئے یہ معجون اور یہ شربت مفید ہے معجون کا نسخہ یہ ہے۔ تخم کرفس ساڑھے چار ماشہ تخم جلبہ دو تولہ ساڑھے سات ماشہ اور مغز تخم خیارین ڈیڑھ تولہ اور بادیان نو ماشہ اور انیسون رومی نو ماشہ اور تخم شبت نو ماشہ اور میتھہ نو ماشہ۔ ان سب کو پانی میں جوش دے کر چھان کر اس میں ساڑھے بائیس تولہ قند سفید ملا کر قوام کر کے معجون بنالیں اور ایک تولہ کھا کر اوپر سے دو تولہ شربت بزوری ایک چھٹانک عرق مکوہ میں ملا کر پی لیں یہ دوا حیض سے دو تین روز پہلے سے شروع کریں اور جب درد موقوف ہو جاوے چھوڑ دیں اور اگر حیض کے ایام میں بھی کھاتی رہیں تب بھی مفید ہے اور شربت کا نسخہ یہ ہے تخم کرفس ساڑھے چار ماشہ اور تخم جلبہ ساڑھے اکیس ماشہ اور تخم خیارین ڈیڑھ تولہ اور سونف نو ماشہ اور انیسون رومی نو ماشہ اور تخم شبت یعنی سویہ کے بیج نو ماشہ۔ ان دواؤں کو کچل کر رات کو آدھ سیر پانی میں بھگو کر صبح کو جوش دے کر چھان کر بائیس تولہ قند سفید ملا کر قوام کر لیں اور اس شربت کو سات خوراک کریں نیم گرم پانی یا سونف کے عرق میں گھول کر حیض سے پہلے جب کمر میں درد شروع ہونا شروع کریں۔

له پرسوت اس میں دست آتے ہیں اور باوجود دست آنے کے پیٹ ہلکا نہیں ہوتا بلکہ نفخ بڑھتا جاتا ہے اور دستوں کا دورہ ہوتا ہے اس کے لئے مجرب دوا یہ ہے اوّل کا اور مشک دو وزن ایک ایک ماشہ لے کر گولیاں کالی مرچ کی برابر بنالیں اور ایک گولی روزانہ ایک سپید تمک بلکہ پانیسٹں رن تمک کھاویں لیکن یہ نسخہ تب دیا جا سکتا ہے کہ مریض کو بخار نہ ہو۔ اور بخار ہو تو یہ دوا دیں۔ تالیس پتر دو ماشہ مرچ سیاہ دو ماشہ سونٹھ تین ماشہ پیپل چار ماشہ طباشیر پانچ ماشہ دانہ الائچی خورد چھ ماشہ دار چینی چار رتی کوٹ چھان کر مصری اڑھائی تولہ ملا کر سفوف بنالیں اور چھ ماشہ روز کھاویں اگر ورم نہ ہو تو دودھ کے ساتھ اور اگر ورم ہو تو پانی کے ساتھ کھاویں۔ ایک اور دوا پرسوت کی۔ ابھل تخم خراسانی دو ماشہ اور تخم خشخاش سفید ایک ماشہ پیس کر دو گھونٹ گرم پانی کے ساتھ پھانکیں بیس دن ایسا ہی کریں ۱۲ ظفر ثالث حیض سے پہلے درد کمر۔ اس کا علاج جوڑوں کے درد کے بیان میں آتا ہے ۱۲ ظفر ثالث سے لوبان کا ست انگریزی دواخانوں میں بنا ہوا ملتا ہے اور اگر خود بنانا چاہیں تو ترکیب یہ ہے کہ دو تولہ کوڑیا لوبان لے کر ایک مٹی کے سکورے میں رکھ کر دوسری سکوری اوپر ڈھانک کر کنارے کو آٹے سے بند کر کے چراغ کی آنچ پر رکھ دیں تین گھنٹے کے بعد اتار کر ٹھنڈا کر کے کھولیں تو جو ہر اوپر کی رکابی میں جم گیا ہوگا۔ اسکو لیکر مشک تھوڑی ملا کر گولیاں بترکیب مذکور بنالیں اور جو راکھ نیچے کی رکابی میں رہ گئی ہو وہ ایک دو چاول کھلانا بچوں کی پسلی کو مفید ہے ۲

ـه اور نیم کے پتے لے کر گیلے کپڑے میں لپیٹ کر توے پر گرم کر کے ناف کے نیچے اور کمر کو سینکیں ۱۲ ظفر ثالث

لیپ:۔ کمر کے درد اور کوکھ کے درد اور بہت سے دردوں کو مفید ہے چھ ماشہ میتھی کے بیج اور چھ ماشہ السی کے بیج پانی میں بھگو کر لعاب لیکر گوگل۔ گل بابونہ۔ اتمق تین تین ماشہ پیس کر ملا کر دو تولہ ارنڈی کا تیل اسمیں ڈال کر نیم گرم ملیں۔

لڈو:۔ جن کی ترکیب رحم سے رطوبت جاری رہنے کے بیان میں لکھی ہے وہ بھی اس درد کو فائدہ دیتے ہیں جو کمزوری سے ہو۔ گھٹنوں اور کہنیوں اور جوڑوں میں درد ہونا۔ ان دردوں کے لئے اور اور بھی اکثر دردوں کے لئے یہ دوا مفید ہے۔ تین ماشہ سورنجان شیریں باریک پیس کر چھ ماشہ شکر سرخ ملا کر سوتے وقت کھائیں اور اوپر سے آدھ پاؤ سونف کا عرق اور دو تولہ خمیرہ بنفشہ اسمیں ملا کر کھائیں یہ دوا ہر جگہ کے درد کو مفید ہے۔ خمیرۂ بنفشہ کی ترکیب خاتمہ میں ہے۔ اور بازار میں بھی ملتا ہے۔

دوسری دوا:۔ کہ ہر قسم کی گٹھیا اور ہر جگہ کے درد کو فائدہ دے اور کسی حال میں نقصان نہ کرے تین تین ماشہ سورنجان تلخ اور قسط تلخ پیس کر دو تولہ روغن گل اور چھ ماشہ موم زرد میں ملا کر ملیں۔ تیل کم خرچ بدن کے درد کو مفید جس میں کسی طرح کا نقصان نہیں۔ سوا تولہ گھونگچی سرخ کچل کر اسکی دال نکال لیں اور دال کچل کر ایک رات دن پانی میں تر رکھیں پھر سوا پاؤ تیل تل کا اسی پانی میں ملا کر جوش دیں کہ پانی جل جائے اور گھونگچی بھی جل کر کوئلہ ہو جائے تب چھان کر اس میں ساڑھے چار ماشہ نمک سانبھر اور آدھ پاؤ کنوئیں کا تازہ پانی ملا کر لوہے کے برتن میں پھر جوش دیں کہ پانی اور نمک جل جائے اس کا خیال رکھیں کہ تیل نہ جلے پھر احتیاط سے بوتل میں رکھ لیں نہایت آزمایا ہوا ہے۔

فائدہ:۔ گٹھیا کے علاج میں بہت سے قبضے کرنے پڑتے ہیں اسواسطے اس کا علاج کسی ہوشیار حکیم سے کرانا چاہیئے۔

فائدہ:۔ گٹھیا میں خربزہ اور پھوٹ بقدر ہضم فائدہ مند ہے۔

فائدہ:۔ گٹھیا میں شوربا چپاتی عمدہ غذا ہے۔

فائدہ:۔ مشہور ہے کہ گٹھیا کے درد میں ٹھنڈی دوا ہرگز استعمال نہ کرنا چاہیئے یہ غلط ہے بعض وقت کافور تک گٹھیا میں استعمال کیا جاتا ہے طبیب سے رائے لو۔

نقرس:۔ پیر کے انگوٹھے اور پنجے اور گٹے کے درد کو کہتے ہیں۔

وجع الورک و عرق النساء:۔ ایک درد کولھے میں پیدا ہوتا ہے اسکو وجع الورک کہتے ہیں اور جب وہ بڑھ کر پیر میں نیچے تک پھیل جائے اسکو عرق النساء کہتے ہیں۔

فائدہ:۔ ان تینوں دردوں میں بہت ٹھنڈی چیزوں کا لیپ نہ کرو۔

فائدہ:۔ کریلہ ان تینوں دردوں میں اکثر مفید ہے۔ علاج ان کا طبیب سے کراؤ۔

بخار کا بیان

اس کی سینکڑوں قسمیں ہیں اور اسکے علاج کے لئے بڑے علم اور ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ اسجگہ صرف بعضی باتیں چھوٹی چھوٹی کام کی بخار کے متعلق لکھی جاتی ہیں۔

۱ :۔ بخار کا علاج ہمیشہ یونانی حکیم سے کرانا چاہیئے اور دیر اور غفلت نہ کرنا چاہیئے۔

۲ :۔ بخار جاڑہ میں باری کے وقت بیمار کو گرم جگہ میں نہ رکھنا چاہیئے لیکن ہوا سے بچاویں اور لرزہ کے وقت کپڑا اوڑھا دیں اور بدن کو دبائیں اور لرزہ اُترنے کے بعد اگر پسینہ نہ ہو تو ہوا کا کچھ ڈر نہیں۔

۳ :۔ ہاتھ پیروں کی مالش کرنا ہر طرح کے بخار میں مفید ہے خواہ نمک سے ہو یا کسی اور دوا سے یا صرف کپڑے سے لیکن کپڑا ذرا کھردرا اور موٹا ہونا چاہیئے۔ اور پیروں کی مالش ایڑی کی طرف سے انگلیوں کی طرف کو ہوتی ہے اور ہاتھوں کی مالش ہتھیلی کی طرف سے انگلیوں کی طرف کو ہوتی ہے اور جس چیز سے مالش کریں جب وہ گرم ہو جاوے تو بدل دیں۔

۴ :۔ مالش سے زیادہ فائدہ مند سینگیاں کھچوانا ہے اور اس سے زیادہ فائدہ کی چیز پاشویہ کرنا ہے اسکا بیان ابھی آویگا بعض آدمی جو کہا کرتے ہیں کہ بیماری میں سینگیاں یا پاشویہ کی طاقت کہاں ہے یہ واہیات بات ہے اس سے تو اور طاقت آتی ہے۔ جب سینگیاں کھینچ چکیں تو پیروں کو ران سے لیکر ٹخنوں تک کس کر باندھ دیں اور ایک گھنٹہ کے بعد کھول ڈالیں لیکن آہستہ آہستہ کھولیں ایکدم نہ کھولدیں۔ رانوں کی طرف سے لپیٹنا شروع کریں اور کھولنے کے وقت ٹخنوں کی طرف سے کھولنا شروع کریں پاشویہ کے بعد بھی اسی طرح باندھیں اسی طرح جب پیروں کی مالش کر چکیں باندھیں

۵ :۔ پاشویہ اسکو کہتے ہیں کہ کچھ دوائیں پانی میں اوٹا کر وہ گرم گرم پانی پیروں پر ڈالیں اور ہاتھ سے پنڈلیوں کو سونتیں۔

پاشویہ کا نسخہ :۔ جو بخار کی اکثر قسموں میں کام آتا ہے بیری کے پتے چھٹانک اور گیہوں کی بھوسی چھٹانک اور کھاری نمک دو تولہ اور خوب کلاں ایک تولہ اور بنفشہ دو تولہ اور خطمی ایک تولہ اور گل نیلوفر ایک تولہ ان سب کو ایک پوٹلی میں باندھ کر بیس سیر پانی میں جوش دیں جب جوش ہو جاوے پوٹلی نکال ڈالیں اور پانی سے اس طرح پاشویہ کریں کہ بیمار کو چارپائی یا کرسی پر پاؤں لٹکا کر بٹھلادیں اور پیروں کے نیچے ایک ٹب یا بڑا دیگچہ خالی رکھ دیں[1] اور بیمار کے منہ پر ایک چادر ڈالدیں تاکہ پانی کی بھاپ منہ کو نہ لگے اور دماغ کو گرمی نہ پہنچے پھر دو آدمی دونوں پیروں پر گھٹنے سے وہی دواؤں کا ذرا اچھا گرم پانی آہستہ آہستہ ڈالنا شروع کریں اور دو آدمی گھٹنوں سے ٹخنوں تک پیروں کو اس طرح سونتیں کہ بیمار کو ذرا ناگوار ہونے لگے جب وہ پانی ختم ہو کر اس

---

[1] چاہیئے کہ اوّل مریض کے پیروں کو دھو کر پاک کریں اسی دوا کے پانی سے یا سادے پانی سے تاکہ وہ دیگچہ کا پانی ناپاک نہ ہو اور مریض کے کپڑے اور تیمارداروں کے ہاتھ اور کپڑے وغیرہ ناپاک نہ ہوں اور سب کی نمازیں غارت نہ ہوں۔ نظر ثالث۔

خالی ٹب یا دیگچہ میں جمع ہو جاوے پھر اُسی کو لوٹے میں بھر کر اسی طرح ڈالیں اور سونتیں ایک گھنٹہ تک یا جب تک مناسب ہو اسطرح پاشویہ کریں پھر فوراً پیروں کو پونچھ کر دو لانبے کپڑوں سے باندھیں جیسا کہ سینگیوں کے بیان میں لکھ دیا ہے۔

پاشویہ کا دوسرا نسخہ:۔ بھوسی چھٹانک کھاری نمک اور خوب کلاں دو دو تولہ اسی طرح بیس سیر پانی میں جوش دے کر پاشویہ کریں۔

فائدہ:۔ بخار میں سر کی طرف سے گرمی روکنے کے لئے لخلخہ بھی عمدہ چیز ہے۔ لخلخہ اسکو کہتے ہیں کہ کوئی خوشبو تسکین دینے والی سونگھائی جاوے

نسخہ:۔ تین ماشہ صندل سفید چھ تولہ گلاب میں گھس کر تین ماشہ دھنیہ کچل کر اسمیں ڈالیں اور خس جس کی ٹٹیاں بنتی ہیں تین ماشہ اور کدو یعنی لوکی کے ٹکڑے یا کھیرے کے ٹکڑے دو دو تولہ گل ارمنی تین ماشہ روغن گل ایک تولہ اور سرکہ تین ماشہ ملالیں پھر دو برتنوں میں کر کے ایک ایک سے سونگھائیں اسی طرح خس کو پانی سے چھڑک کر یا پنڈول کو چھڑک کر یا کھیرا لکڑی سونگھنا بھی مفید ہے اگر گرمی بہت زیادہ ہو تو لخلخہ میں کافور بھی ملالیں۔

غفلت دور کرنے کی ایک تدبیر:۔ یہ ہے کہ مونگ کی ٹکیہ پکائیں جو ایک طرف سے کچی ہو اسی کچی طرف روغن گل چپڑ کر سر پر باندھیں جب گرم ہو جائے دوسری بدل دیں اسی طرح دودھ کا ماوا روغن گل چپڑ کر سر پر باندھنا ہوش میں لانے کے لئے مفید ہے اگر مریض کو کسی طرح ہوش نہ ہو تو ایک مرغ ذبح کر کے اسکے پیٹ کی آلائش دور کر کے فوراً اس طرح سر پر رکھیں کہ سر پیٹ کے اندر آجائے غفلت خواہ کسی وجہ سے ہو ایک دفعہ کو ضرور ہوش آجاتا ہے۔

۶:۔ باری اور بحران کے دن غذا نہ دیں اور اگر دینا ہو تو باری آنے سے تین چار گھنٹے پہلے دیں۔ گرم بخاروں میں آش جو نہایت عمدہ غذا ہے۔ ترکیب اسکی خاتمہ میں[1] ہے۔

۷:۔ جب کسی کو بخار آئے تو خیال کر کے بخار کے آنے کے وقت اور دن کو یاد رکھو اسکی ضرورت یہ ہے کہ بیماری میں بعض دن ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں طبیعت بیماری کو ہٹانا چاہتی ہے اور بیماری طبیعت کو کمزور کرنا چاہتی ہے اور ان دنوں میں تکلیف زیادہ ہوتی ہے اسکو بحران کہتے ہیں سو علاج میں حکیم لوگ بحران کے دنوں کا خیال رکھتے ہیں اگر تمکو بیماری شروع ہونے کا دن اور وقت یاد ہو گا تو حکیم کو بتلا دو گے اور یہ بھی ضرورت ہے کہ بحران کے دنوں میں اور پرہیز والوں کو بھی بعضی باتوں کا انتظام رکھنا پڑتا ہے تو اگر دن اور وقت یاد ہو گا تو سب انتظام آسان ہو گا۔ سو اس میں کئی باتیں سمجھ لو۔ اول یہ کہ اگر دوپہر سے پہلے بخار آیا ہو تو اسکو پہلا دن گنو اور اگر دوپہر سے پیچھے آیا ہو تو تیسرے دن کی باری والے بخار میں تو اسکو پورا دن گنو اور ہر وقت والے بخار میں اور روز کی باری والے بخار میں چاہے جاڑے سے آتا ہو چاہے بے جاڑے آتا ہو اس دن کو نہ گنو بلکہ اگلے دن کو پہلا دن گنو۔ دوسرے یہ سمجھو کہ بیس دن تک اسکے یاد رکھنے کی زیادہ ضرورت ہے

[1] غفلت اور سرسام میں تھالا باندھنا بھی مفید ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ میدہ گیہوں کا چھٹانک بھر گھی چھٹانک بھر شکر سفید چھٹانک بھر حلوہ سا بنا کر ایک پتے پر رکھ کر نیم گرم سر پر باندھیں اگر بخار تیز ہو اور غفلت زیادہ ہو تو تین ماشہ کافور بھی اس حلوے میں ملالیں ۱۲

ان دنوں میں سے دسواں اور بارہواں اور سولھواں اور انیسواں دن بحران سے بالکل خالی ہوتا ہے۔ اور ساتواں اور گیارھواں اور چودھواں اور سترھواں اور بیسواں دن تیز بحران کا ہے اور اٹھارہواں دن ہلکے بحران کا ہے اور آٹھواں اور تیرھواں دن اکثر تو خالی ہوتا ہے اور کبھی بحران ہو جاتا ہے اور تیسرا اور نواں دن اکثر بحران کا ہوتا ہے اور چوتھا اور پانچواں اور چھٹا اور پندرھواں دن ایسا ہے کہ اسمیں کبھی بحران ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا جن بخاروں کی باری تیسرے دن پڑتی ہے ان میں ساتواں اور گیارھواں دن نہایت سخت بحران کا ہے۔ اکثر گیارھویں دن تک بحران ختم ہو جاتا ہے۔ اگر اس دن بحران نہ ہوا تو پھر کچھ اندیشہ نہیں رہتا تیسرے یہ سمجھو کہ اگر رات کو بحران پڑنے والا ہے تو دن میں اسکی نشانیاں ظاہر ہونے لگتی ہیں اور اگر دن کو پڑنے والا ہے تو رات میں نشانیاں ظاہر ہوتی ہیں اور وہ نشانیاں یہ ہیں۔ بیچینی زیادہ ہونا۔ کروٹیں بدلنا کبھی ہوش میں آنا اور پھر دفعۃً غفلت ہو جانا پریشان باتیں کرنا۔ گردن میں درد ہونا۔ چکر آنا۔ آنکھوں کے سامنے کچھ صورتیں نظر آنا۔ کمر میں درد ہونا اور دونوں میں زیادہ تکان ہونا۔ بدن ٹوٹنا۔ کانوں میں شور ہونا کبھی سب نشانیاں ہوتی ہیں کبھی بعض بعض پھر جب غفلت بڑھ جاوے اور نیند میں چونکے یا اٹھ اٹھ کر بھاگے اور مارنے پیٹنے لگے تو سمجھ لو کہ یہ بحران ہے پھر جب ہوش کی باتیں کرنے لگے یا پسینہ آکر بدن ہلکا معلوم ہونے لگے تو سمجھ لو کہ بحران ختم ہو گیا۔ چوتھے یہ سمجھو کہ بحران کے دن اور بڑا دن کو جن باتوں کا انتظام رکھنا ضروری ہے وہ یہ ہیں کہ اس روز بیمار کو آرام دینا چاہیئے۔ کوئی تیز دوا ہرگز نہ دیں نہ تو دستوں کی نہ باری روکنے کی نہ پسینے کی۔ بعض دفعہ ایسی دوائیاں دینے سے بیمار کی موت آگئی ہے البتہ ہوش و حواس قائم رکھنے کی یا دل کو طاقت دینے کی ہلکی ہلکی تدبیر کریں تو مضائقہ نہیں جیسے سینگیاں کھچوانا یا دل پر صندل گلاب میں گھس کر کپڑا بھگو کر رکھنا اس سے زیادہ جو کرنا ہو حکیم سے پورا حال کہہ کر جو وہ کہے کرو، پانچویں یہ سمجھو کہ اگر بحران میں نکسیر جاری ہو جاوے یا دست آنے لگیں یا قے آنے لگے یا پیشاب یکلخت جاری ہو جاوے یا پسینہ آئے تو ڈر مت اور روکنے کی کوشش نہ کرو یہ اچھی نشانی ہے۔ البتہ اگر ان چیزوں میں بیحد زیادتی ہونے لگے تو حکیم سے پوچھ کر بند کرنے کی کوشش کرو۔

۸:۔ اگر لرزہ اس قدر سخت ہو کہ سہار نہ ہو سکے تو بازو سے لے کر پہنچوں تک دونوں ہاتھ اور رانوں سے لے کر ٹخنوں تک دونوں پاؤں باندھ دو یا پانی خوب پکا کر چارپائی کے نیچے رکھ کر بھپارہ دو۔ چارپائی پر کچھ بچھانا نہ چاہیئے تاکہ بھاپ خوب بدن کو لگے اور چاہے اس پانی میں پانچ چھ تولہ سویہ کے بیج اوٹالیں۔

۹:۔ اگر بخار میں پیاس زیادہ ہو یا زبان خشک ہو یا نیند نہ آتی ہو تو سر پر روغن کدو یا روغن کاہو یا اور کوئی ٹھنڈا تیل اسقدر ملیں کہ جذب نہ ہو سکے اور کانوں میں بھی ٹپکائیں اگر کھانسی نہ ہو تو منہ میں آلو بخارا رکھیں اور اگر کھانسی ہو تو بہدانہ یا عناب کا ست رکھ دیں اور اگر بخار میں درد سر زیادہ ہو یا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوں تو پیروں کی مالش نمک سے کر کے کپڑے سے لپیٹ دیں۔

۱۰:۔ اگر بخار میں گھبراہٹ اور بے چینی زیادہ ہو تو صندل گلاب میں گھس کر کپڑا بھگو کر دل پر رکھیں دل بائیں چھاتی کے نیچے

۱۱:۔ بخار کا مادہ کبھی رگوں کے اندر ہوتا ہے کبھی رگوں کے باہر معدہ یا جگر یا کسی اور عضو میں جب مادہ رگوں کے باہر ہوتا ہے تو باری کے ساتھ جاڑہ آتا ہے اور جب اندر ہوتا ہے تو جاڑہ نہیں ہوتا صرف بخار کا دورہ ہوتا ہے اس سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ جو بخار جاڑے کے ساتھ ہو اس میں اتنا اندیشہ نہیں جتنا صرف بخار میں ہے کیونکہ رگوں کے اندر کے مواد کا نکلنا مشکل ہے۔

۱۲:۔ تیسرے دن کا دورہ اکثر صفراوی بخار کا ہوتا ہے اور ہر روز بلغمی کا اور چوتھے دن سوداوی کا صفراوی بخار بہت دنوں تک نہیں رہتا مگر تیز اور اندیشہ ناک بہت ہوتا ہے۔ اور چوتھیا اگرچہ برسوں تک آئے مگر اندیشہ ناک نہیں ہوتا۔

۱۳:۔ یہ دوائیں بخار کے لئے مفید ہیں۔

گولی باری کو روکنے والی:۔ ست گلو ایک تولہ اور طباشیر ایک تولہ اور دانہ الائچی خورد ایک تولہ اور زہر مہرہ خطائی ایک تولہ اور کافور ایک ماشہ اور کنین تین ماشہ کوٹ چھان کر لعاب اسپغول میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں پھر ایک گولی باری سے تین گھنٹہ پہلے اور ایک دو گھنٹہ پہلے اور ایک ایک گھنٹہ پہلے کھائیں نہایت مجرب ہے، اور کسی حال میں مضر نہیں۔ بچہ کو ایک یا دو گولی دیں۔ طاعون کے موسم میں ایک دو گولی روز کھائیں تو طاعون سے انشاء اللہ تعالیٰ امن رہے اور اگر صحت کے بعد چند روز کھالیں تو مدتوں بخار نہ آئے۔

دوا بخار کے علاج کے بعد:۔ اگر بدن میں کچھ حرارت رہ گئی ہو تو تین تولہ کاسنی کا عرق یعنی ٹپکایا ہوا پانی دو تولہ شربت بزوری ملا کر پینا نہایت مفید ہے اسکی ترکیب خاتمہ میں (در صفحہ ۵۴۲ حصہ ہذا) آوے گی۔ اور آب مروق یعنی پھاڑا ہوا پانی اور چیز ہے اسکی ترکیب بھی خاتمہ میں ہے۔ (بر صفحہ ۵۴۲ حصہ ہذا)

کمزوری کے وقت کی تدبیروں کا بیان

بعض وقت عرصہ تک بخار آنے سے یا اور کسی بیماری میں مبتلا رہنے سے آدمی کمزور ہو جاتا ہے اسوقت بعض لوگ اسکو جلد طاقت آنے کے لئے بہت سی غذا یا میوے وغیرہ کھلا دیتے ہیں یہ ٹھیک نہیں یہاں ایسے وقت کی مناسب تدبیریں لکھی جاتی ہیں

۱:۔ یاد رکھو کہ کمزوری میں ایک دم زیادہ کھانے سے یا بہت طاقت کی دوا کھا لینے سے فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ بعض وقت نقصان پہنچ جاتا ہے۔ فائدہ اسی غذا سے اور اتنی ہی مقدار سے پہنچتا ہے جو آسانی ہضم ہو جائے اور اگر غذا مقدار میں زیادہ کھالی یا زیادہ مقوی ہوئی تو مریض کو اسکی برداشت نہ ہوگی اور ہضم میں قصور ہو گا تو ممکن ہے کہ مرض پھر لوٹ آوے اور پیٹ میں سدے پڑ جاویں یا ورم ہو جاوے لہٰذا کمزوری کی حالت میں آہستہ آہستہ غذا کو بڑھاؤ اگر ایک دو چمچہ شوربا ہی یا ایک انڈا ہی ہضم ہو سکتا ہے تو یہی دو۔ زیادہ نہ دو اگرچہ مریض بھوک بھوک پکارے بھوکا رہنے سے نقصان نہیں ہوتا اور زیادہ کھا لینے سے نقصان

ہو جاتا ہے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ دو دو چمچہ کر کے شوربا دن میں تین چار دفعہ دو لیکن یہ خیال رکھو کہ دو مرتبہ میں تین چار گھنٹہ سے کم فاصلہ نہ ہو تاکہ پہلی غذا ہضم ہو چکے تب دوسری غذا پہنچے ورنہ تداخل اور بدہضمی کا اندیشہ ہے غرض ہر کام میں آہستہ آہستہ زیادتی کریں۔ غذا دینے میں گھی دینے میں، چلنے پھرنے، بولنے چالنے، لکھنے پڑھنے میں اور مریض کو خوش رکھیں کوئی بات رنج دینے والی اس کے سامنے نہ کہیں نہ اسکو بالکل اکیلا چھوڑیں نہ اسکے پاس خلاف مزاج مجمع کریں۔ نہ بہت روشنی میں رکھیں نہ بہت اندھیرے میں بہتر یہ ہے کہ دوا اور غذا اور جملہ تدبیریں طبیب معالج کی رائے سے کریں اور یہ نہ سمجھیں کہ اب مرض نکل گیا اب حکیم سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔

۲ :۔ کمزور آدمی کو اگر بھوک خوب لگتی ہے اور خوراک خوب کھا لیتا ہے لیکن طبیعت اٹھتی نہیں اور پاخانہ پیشاب صاف نہیں ہوتا اور طاقت نہیں آتی تو سمجھ لو کہ مرض ابھی باقی ہے اور یہ بھوک جھوٹی ہے۔

۳ :۔ کمزور آدمی کو دوپہر کا سونا اکثر مضر ہوتا ہے۔

۴ :۔ کمزور آدمی کو اگر بھوک نہ لگے تو سمجھو کہ مرض کا مادہ اسکے بدن میں ابھی باقی ہے۔

۵ :۔ کمزوری میں زیادہ دیر تک بھوک اور پیاس کو مارنا بھی نہیں چاہیئے اس سے ضعف بڑھ جاتا ہے جب بھوک اور پیاس غالب ہو کچھ کھانے پینے کو دے دیا جاوے۔

۶ :۔ پتلی اور سیال غذا جلد ہضم ہو جاتی ہے گو اس کا اثر دیرپا نہیں ہوتا جیسے آش جو۔ شوربا۔ چوزہ مرغ یا بٹیر کا یا بکری کے گوشت کا اور خشک اور گاڑھی غذا ذرا دیر میں ہضم ہوتی ہے گو اسکا اثر بھی دیر تک رہتا ہے جیسے قیمہ۔ کباب۔ کھیر وغیرہ۔

۷ :۔ کمزوری میں بہت ٹھنڈا پانی نہیں پینا چاہیئے اور نہ ایک دم بہت سا پانی پینا چاہیئے اس سے بعض وقت موت تک کی نوبت آگئی ہے

۸ :۔ کمزور آدمی کو کوئی دوا بھی طاقت کی حکیم معالج کی رائے سے بنوا لینی مناسب ہے تاکہ جلد طاقت آجاوے جیسے ماء اللحم[برمنش] نورشاد[برمنش] خمیرہ گاؤزبان[برمنش]۔ خمیرہ مروارید[برمنش]۔ دواء المسک[برمنش] وغیرہ ان سب کی ترکیبیں خاتمہ میں ہیں۔

۹ :۔ آملہ کا مربہ[برمنش]۔ سیب کا مربہ۔ بیٹھے کا مربہ چاندی یا سونے کے ورق کے ساتھ کھانا بھی قوت دینے والا ہے ان سب کی ترکیبیں خاتمہ میں ہیں

تنبیہ:۔ اس بیان سے زچہ کے متعلق جو کچھ غذا وغیرہ کی ابتری آجکل رواج میں ہے معلوم ہو گئی ہو گی۔ زچہ کا مزاج بخار والے سے بھی زیادہ کمزور ہو جاتا ہے اور معدہ وغیرہ سب مسہل والے سے بھی زیادہ کمزور ہو جاتے ہیں اور اسکو اچھوانی وغیرہ ایسی چیزیں دی جاتی ہیں کہ تندرست عورت بھی انکو ہضم نہیں کر سکتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معدے اور آنتوں میں سُدے پڑ جاتے ہیں اور تمام بدن کی رگوں میں مواد بھر جاتا ہے نلوں میں اور رحم میں اکثر ورم ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں اگر بخار ہو جاتا ہے تو وہ ہڈیوں میں بیٹھ جاتا ہے پھر آرام نہیں ہوتا ہم نے زچہ خانہ کی تدبیریں آگے لکھ دی ہیں ان کے موافق عمل کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تندرستی ٹھیک رہیگی۔ (نظر ثالث)

ورم اور دنبل وغیرہ کا بیان

تین جگہ کے ورم کو ہرگز نہ روکنا چاہیئے۔ ایک کان کے پیچھے دوسرا بغل کا تیسرا جنگاسہ یعنی جڈے کا، ان جگہوں کے ورم پر کوئی ٹھنڈی دوا جیسے اسپغول وغیرہ ہرگز نہ لگاؤ بلکہ جب بغل میں کھڑالی یعنی کچرالی نکلے تو پیاز بھون کر یعنی جھلبھلا کر نمک ملا کر باندھو تاکہ پک جائے پھر بہنے کی تدبیر کرو۔ روکنا ہرگز نہ چاہیئے خاصکر جب طاعون کا چرچا ہو۔ کیونکہ طاعون میں اکثر انہیں تینوں جگہ گلٹی نکلتی ہے بٹھلانے کی دوا دینا بالکل موت ہے۔

ورم کی کچھ دواؤں کا بیان

دوا جو سخت ورم کو نرم کر دے :۔ صبح و شام مرہم داخلیون لگا دیں اور اگر اسی مرہم کو کپڑے پر لگا کر دنبل پر رکھیں اور اوپر سے میدہ کی پلٹس یا السی کی پلٹس دودھ میں پکا کر باندھیں تو بہت جلد پکا دیتا ہے۔

نسخہ مرہم کا یہ ہے۔ السی اور میتھی کے بیج اور اسبغول اور تخم خطمی اور تخم کنوچہ سب چھ چھ ماشہ لے کر پانی میں بھگو کر جوش دیکر خوب مل کر لعاب کو چھان لیں پھر مُردار سنگ دو تولہ خشک پیس کر اسکو پانچ تولہ روغن زیتون میں پکائیں اور چلاتی رہیں کہ سیاہ اور کسی قدر گاڑھا ہو جائے پھر چولھے سے اتار کر وہ لعاب تھوڑا تھوڑا اسمیں ڈالکر خوب رگڑیں کہ مرہم ہو جائے۔ یہ مرہم داخلیون کہلاتا ہے۔ اگر روغن زیتون نہ ملے یا قیمت کم لگانا ہو تو بجائے اسکے تل کا تیل ڈالیں یہ مرہم ہر ایک سختی کو نرم کرنے والا ہے۔ رحم کے اندر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

دوا جو دنبل کو پکا دے :۔ السی اور میتھی کے بیج اور املی کے بیج اور کبوتر کی بیٹ سب دوائیں دس دس ماشہ کوٹ چھان کر اڑھائی تولہ پانی اور اڑھائی تولہ دودھ میں پکائیں کہ گاڑھا ہو جاوے پھر نیم گرم باندھیں اور پیپل کے تازہ پتے اور پان گرم کر کے باندھنا بھی پھوڑے کو پکا دیتا ہے۔

فائدہ :۔ بعض دفعہ ران وغیرہ پر پلٹس یا اور کوئی پکانے والی دوا رکھنی ہوتی ہے۔ اور باندھنے کا موقعہ نہیں ہوتا کیونکہ پٹی ٹھیرتی نہیں اسکے لئے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ چھ ماشہ موم اور دو تولہ بہروزہ اور دو تولہ رال لیکر ان تینوں چیزوں کو گلا کر مرہم سا بنا لیں پھر ایک ٹکڑے سے پھایہ کے کناروں پر اسکو لگائیں اور جو دوا یا پلٹس پھوڑے پر رکھی ہے اس کو رکھ کر اوپر سے یہ پھایہ رکھ کر کناروں سے اسکے بدن پر خوب چپکا دیں یہ ایسا چپک جاوے گا کہ نہ خود چھوٹے گا اور نہ پلٹس کو گرنے دے گا۔ اور یہ مرہم خود بھی پکانے والا ہے۔ اور جب الگ کرنا ہو تو تھوڑا تیل یا گھی کناروں پر لگاؤ اور آہستہ آہستہ علیحدہ کر دو۔ پھر جب پھوڑا پک گیا

3

تو اسکے توڑنے کی تدبیر کرو اور پکنا شروع ہونے کی پہچان یہ ہے کہ ٹیس اور لپک پیدا ہو جاتی ہے اور جگہ سُرخ اور گرم ہو اور پورے پکنے کی نشانی یہ ہے کہ لپک موقوف ہو جائے اور درد بھی کم ہو جائے اور رنگ سُرخ نہ رہے اور اگر خالص پیپ نہ نکلتی ہو اور کناروں میں سُرخی ہو تو سمجھ لو کہ پھوڑا پورا نہیں پکا پھر پلٹس باندھو۔

دوا:۔ جس سے بے نشتر دیئے ہوئے پھوڑا پھوٹ جائے تین ماشہ بے بجھا چونا اور ایک تولہ بکری کے گردہ کی چربی دونوں کو ملا کر پھوڑے پر رکھیں پھر جب پھوڑا پھوٹ جائے تو اسکے بہنے اور صاف کرنے کی تدبیر کرو۔ اسکے لئے یہ دوا مفید ہے پیاز کو نیم کے پتوں میں رکھ کر کپڑا لپیٹ کر چولھے میں بھون لیں پھر دونوں کو کُچل کر ذرا سی ہلدی چھڑک کر باندھیں اور صبح و شام تبدیل کریں اور دونوں وقت نیم کے پانی سے دھویا کریں۔

دُوسری دوا:۔ جو نہ پکے ہوئے پھوڑے کو پکا دے اور صاف بھی کر دے۔ بولہ اور تخم السی اور تل کی کھلی تینوں کو دو دو تولہ لے کر خوب کوٹ کر دُودھ میں پکا کر نیم گرم باندھیں یہ دوا گرم زیادہ نہیں اور ہر قسم کے پھوڑے کو مفید اور مجرب ہے۔ پھر جب پھوڑا خوب صاف ہو جاوے اور کنارے ہلکے ہو جاویں سُرخی بالکل نہ رہے تو بھرنے کی تدبیر کرو اسکے لئے مرہم رُسل لگانا بہت مفید ہے اسکا نسخہ یہ ہے کہ پونے دس ماشہ موم دیسی خالص اور پونے دس ماشہ راتینج اور ایک ماشہ جاوشیر اور ایک ماشہ گندہ بہروزہ اور سوا پانچ ماشہ اشق اور تین ماشہ گوگل ان سب کو پانچ تولہ روغن زیتون میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب یہ سب گل کر ایک ہو جاویں تو نیچے اُتار کر ایک ایک ماشہ زنگار اور مرکی اور ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ زراوند طویل اور کندر اور تین ماشہ مُردار سنگ خوب باریک پیس کر ملا دیں اور اس قدر حل کریں کہ مسکہ کی طرح ہو جاوے پھر پھایہ پر لگا کر زخم پر رکھیں بہت مفید ہے۔ تعریف یہ ہے کہ اگر زخم میں کچھ مادہ فاسد رہ گیا ہے تو اسکو کاٹ دیتا ہے اور اچھے گوشت کو پیدا کرتا ہے۔ طاعون میں بھی نہایت کار آمد ہے ترکیب استعمال کی طاعون کے بیان میں لکھی جاوے گی اگر راتینج نہ ملے بہروزہ کا وزن بڑھا دیں یعنی گیارہ ماشہ کر دیں اور اگر قیمت کم کرنا چاہیں بجائے روغن زیتون کے روغنِ گل یا تل کا تیل ڈالیں۔

دوسرا مرہم غریبی:۔ زخموں کو بھر لانے والا۔ ساڑھے سات تولہ تل کا تیل خالص کڑھائی میں آگ پر چڑھائیں اور ہلکی آنچ دیں۔ جب تیل میں دھواں اُٹھنے لگے پانچ تولہ سفیدہ کاشغری چھنا ہوا پاس رکھ لیں اور چٹکی سے اُٹھا کر تھوڑا تھوڑا ڈالتے رہیں اور لکڑی سے چلاتے رہیں۔ تیل میں اول بُلبلے اُٹھیں گے جب بُلبلے ٹوٹنے لگیں تو دیکھیں کہ تیل میں چپکاہٹ آگیا یا نہیں جب چپکنے لگے اور رنگ سیاہ ہو جاوے لیکن جلنے نہ پاوے تو آگ پر سے اُتار کر کڑھائی کو ٹھنڈے پانی میں رکھ دیں اور خوب گھوٹیں پھر نکال کر احتیاط سے رکھ دیں اور زخم کو نیم کے پانی سے دھو کر پھایہ رکھیں اور ناسور میں بتّی لگا کر رکھیں بہت مجرب ہے

اگر زخم میں کیڑے پڑ جاویں:۔ تو اُنکے مارنے کی یہ تدبیر کرو: کچھ باریک پیس کر یا تارپین کا تیل یا دونوں کو ملا کر زخم میں

ڈالیں اور اُوپر سے آٹے سے منہ زخم کا بند کردیں اندر کیڑے مر جاوینگے اور کیڑے اکثر زخم کو صاف نہ رکھنے سے اور مکھی سے حفاظت نہ کرنے سے پڑ جاتے ہیں صفائی کا بہت خیال رکھیں۔

فائدہ:۔ جسکے ہر سال دُنبل نکلتے ہوں تو دو تین سال تک موسم پر مسہل وغیرہ لے کر مادہ کی خوب صفائی کرلیں نہیں تو ڈھیٹ کا ڈر ہے۔

اگر گرمی سے چھالے یا پھوڑے پھنسی نکل آویں تو اُسکے لئے یہ مرہم لگاویں سنگ جراحت اور مردار سنگ اور سفیدہ کاشغری اور سوکھی مہندی اور رسوت اور کمیلہ اور کتھا پاپڑیا یہ سب دوائیں چھ چھ ماشہ لے کر اسکو کوٹ چھان کر نو تولہ گائے کے گھی کو ایک سو ایک بار دھو کر اسمیں یہ دوائیں ملا کر خوب گھونٹیں اور رکھ لیں اور لگایا کریں۔ برسات میں بچوں کیلئے عمدہ دوا ہے۔ اسکی جتنی گھوٹائی زیادہ ہوگی مفید ہوگا۔ اگر اس میں توتیا ایک ماشہ ملالیں تو مکھی نہ بیٹھے۔

دوسری دوا:۔ رسوت ایک تولہ۔ گلاب اور مہندی کے پتوں کے تین تین تولہ پانی میں ملا کر لگائیں اس دوا میں چکنائی نہیں ہے۔ کپڑے خراب نہ ہونگے۔

خشک اور تر خارش کے لئے:۔ یہ دوا مفید ہے۔ نیم کی چھال اور رسوت اور برگ شاہترہ سب ایک ایک ماشہ باریک پیس کر دو تولہ روغنِ گل میں ملا کر لیپ کریں، اور مکھن کثرت سے ملنا بھی ہر قسم کی خارش کے لئے نہایت مجرب ہے۔ تر خارش کیلئے یہ دوا اکسیر ہے۔ بابچی اور اجوائن خراسانی اور صندل سُرخ اور گندھک آملہ سار اور ریوند چینی سب ایک ایک تولہ اور نیلا تھوتھا چھ ماشہ اور سیاہ مرچ پانچ عدد خوب باریک پیس کر کڑوے تیل میں ملا کر سر اور منہ کو چھوڑ کر رات کو تمام بدن کو ملے اور رات کو مالیدہ کھاوے اور صبح گرم پانی سے غسل کر ڈالے اگر کچھ رہ جاوے پھر دوسری تیسری بار ایسا ہی کرے۔

کنٹھ مالا:۔ یہ مرض جاتا تو نہیں ہے لیکن اس دوا کے لگانے سے ایک عرصہ کے لئے زخم خشک ہو جاتے ہیں۔ مردار سنگ چھ تولہ کی ڈلی لیں اور صبح کے وقت تین تولہ بکری کا دودھ لے مرچ کی سل پر ڈال کر اس میں مردار سنگ کی ڈلی اتنی گھسیں کہ چھ ماشہ گھس جاوے پھر اس دودھ میں روئی بھگو کر گلٹیوں پر خوب رگڑیں چالیس دن اسی طرح کریں بعض جگہ اس سے بالکل آرام ہو گیا اور اسکے لئے مرہم رُسل بھی فائدہ مند ہے جس کی ترکیب اسجگہ آئی ہے جہاں زخم بھرنے کی دواؤں کا بیان ہے (بر صفحہ ۵۱۴) طبیب کی رائے سے مسہل وغیرہ بھی لینا چاہیئے۔

سرطان:۔ جس کو ڈھیٹ کہتے ہیں یہ ایک بُری قسم کا پھوڑا ہے اور اکثر کمر پر نکلتا ہے۔ اس میں بہت سوراخ ہوتے ہیں اور بہت تکلیف ہوتی ہے کسی ہوشیار آدمی سے علاج کرانا چاہیئے۔ بعض لوگوں کو اس پر دوب گھاس کی جڑوں کا لیپ کرنا بہت مفید ہوا ہے

پتی اچھلنا:۔ افتیمون پوٹلی میں باندھ کر اور برگ شاہترہ اور بیخ کاسنی سب پانچ پانچ ماشہ اور آلو بخارا سات دانہ اور مویز منقیٰ نو دانہ گرم پانی میں بھگو کر اور چھان کر اسمیں دو تولہ گلقند آفتابی ملا کر پئیں اور اگر حمل ہو تو یہ دوا پئیں۔ پانچ دانہ عناب اور

نو دانہ مویز منقی اور منڈی اور چرائتہ پانچ پانچ ماشہ گرم پانی میں بھگو کر چھان کر دو تولہ گلقند آفتابی ملا کر پئیں۔

پتّی پر ملنے کی دوا:۔ یہ دوا پتّی پر ملیں خربوزہ کے چھلے ہوئے بیج گیہوں کی بھوسی اور گیرو سب دوائیں دو دو تولہ پیس کر خشک ملیں اور کمبل اوڑھنا بھی مفید ہے۔

داد:۔ ایک تولہ رسکپور سرمہ کی طرح پیس کر پانچ تولہ خالص سرکہ میں ملا کر رکھ لیں اور صبح وشام لگایا کریں نہایت مفید ہے اور تکلیف بالکل نہیں ہوتی۔ اور اگر لہسن کا عرق لگائیں تو یہ لگتا تو بہت ہے لیکن وہی تین دفعہ میں صحت ہو جاتی ہے اسکے لگانے کی عمدہ ترکیب یہ ہے کہ لہسن کا عرق داد پر لگادیں جب تیزی زیادہ ہو تو ذرا سی چکنائی تیل یا گھی مل دیں۔

چھلوری:۔ جس کو بعض آدمی انگل بیڑ کہتے ہیں جب نکلتی معلوم ہو تو تھوڑا تخم ریحان پانی میں بھگو کر باندھ دیں۔ اور اگر نکل آئی ہو تو یہ دوا نہایت مفید اور مجرب ہے۔ سیندور بکری کے پتّے میں بھر کر مع پتّے کے پانی کے انگلی پر چڑھائیں اکثر ایک ہی دفعہ کا چڑھایا ہوا کافی ہو جاتا ہے۔ اگر کافی نہ ہو تو تیسرے دن اور بدل ڈالیں لیکن اس سے نماز درست نہیں ہوگی۔ نماز کے وقت اسکو اتار کر انگلی کو دھو ڈالیں اور اگر کسی طرح نہ جائے تو ایک جونک تازی اور ایک باسی لگاویں۔

مہاسہ:۔ کٹکی سفید دو تولہ اور ایرسا یعنی بیخ سوسن ایک تولہ باریک پیس کر سرکہ میں ملا کر لیپ کریں۔

پڑے پڑے کھال چھل جانا:۔ گلاب میں مردار سنگ گھس کر لگائیں اوپر سے سفیدہ کاشغری چھڑک دیں اور نرم بستر پر لٹائیں

آگ یا کسی اور چیز سے جل جانے کا بیان

آگ سے جلنا:۔ فوراً لکھنے کی سیاہ دیسی روشنائی لگائیں یا چونہ کا پانی ڈالیں یا بہروزہ کا تیل لگائیں یا شکر سفید پانی میں ملا کر لگائیں۔

منسل اور پٹاس اور بارود اور گرم تیل اور گرم پانی اور چونہ وغیرہ سے جل جانا:۔ تل کا تیل اور چونہ کا صاف پانی ملا کر لگائیں ایک عورت کی آنکھ میں کڑاہی میں سے گرم تیل کی چھینٹ جا پڑی آنکھ میں زخم ہو گیا۔ ایک ماشہ کافور اور تین ماشہ نشاستہ پیس کر اسبغول کے لعاب میں ملا کر ٹپکایا گیا آرام ہو گیا۔

مرہم:۔ جو ہر قسم کے جلے ہوئے کے لئے اکسیر ہے۔ روغن گل دو تولہ اور موم چھ ماشہ گرم کریں جب دونوں مل جائیں سفیدہ کاشغری تین ماشہ اور کافور ایک ماشہ باریک پیس کر اور ایک عدد انڈے کی سفیدی ملا کر لگائیں۔

بال کے نسخوں کا بیان

دوا بال اگانیوالی:۔ ایک جونک لائیں اور چار تولہ تل کا تیل آگ پر چڑھادیں جب خوب جوش آجاوے اسوقت جونک کو

مار کر فوراً تیل میں ڈال کر آنا پکائیں کہ جونک جل جاوے پھر اسکو اسی تیل میں رگڑ لیں اور جس جگہ کے بال زخم وغیرہ سے گر گئے ہوں وہاں یہ تیل لگائیں بہت جلد بال جم آئینگے۔ ماش کی دال اور آنولہ سے سر کا دھونا بھی بالوں کے واسطے نہایت مفید ہے اس سے بال سیاہ رہتے ہیں اور مقوی دماغ بھی ہے۔

دوا بال اُڑانے والی:۔ چھ ماشہ بے بجھا ہوا چونہ اور چھ ماشہ ہڑتال پیس کر انڈے کی سفیدی میں ملا کر جہاں کے بال اڑانا منظور ہوں اسجگہ لگائیں۔ بال صاف ہو جائینگے۔

دوا بالوں کو بڑھانے والی:۔ مہندی اور طباشیر اور سماق اور گلاب زیرہ اور گلنار اور مصطگی اور انار کے چھلکے سب چھ چھ ماشہ اور چھالیہ اور پوست ہلیلہ کابلی ایک تولہ اور پوست بلیلہ اور مازو۔ ڈیڑھ ڈیڑھ تولہ اور آملہ اڑھائی تولہ۔ اور شہتوت کے پتے ۴ تولے لے کر سب کو کوٹ کر سوا سیر پانی میں ایک رات دن تر کر کے جوش دیں جب آدھا رہ جاوے۔ مل کر چھان کر پچیس پچیس تولہ روغن گل اور تل کا تیل ملا کر پھر آگ پر رکھیں جب پانی بالکل جل جاوے اور تیل رہ جاوے اتار کر رکھ لیں۔ اور ہر روز ملا کریں اس سے خراب بال گر کر اچھے اور سیاہ جمتے ہیں اور دماغ میں بھی قوت ہوتی ہے اور اگر کسی کو اس تیل سے سردی ہو تو بال چھڑ اور گل بابونہ اور لونگ چھ چھ ماشہ اور بڑھا لیں۔

بالوں میں لیکھ یا دھک یا جم جوئیں پڑ جانا:۔ چھریلا اور کنیر سفید کے پتے اور میعہ سائلہ اور دکھنی مرچ اور انار کے چھلکے سب ایک ایک تولہ لے کر پانی میں اوٹا کر اس پانی سے اسجگہ کو دھوئیں اس سے جوئیں مر جاتی ہیں۔ جم جوئیں ایسی جوؤں کو کہتے ہیں جو بالوں کی جڑوں میں چپٹی رہتی ہیں اور مشکل سے معلوم ہوتی ہیں کبھی اسکے لئے مسہل کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔

چوٹ لگنے کا بیان

سر کی چوٹ:۔ ایک پارچہ گوشت کا لے کر اس پر ہلدی باریک پیس کر چھڑک کر نیم گرم کر کے باندھو نہایت مفید ہے اور اگر سر کی چوٹ میں بیہوشی ہو جاوے تو فوراً ایک مرغ ذبح کر کے اسکے پیٹ کی الائش نکال کر کھال سمیت گرم گرم سر پر باندھو بہت جلد ہوش آجاوے گا۔

آنکھ کی چوٹ:۔ ایک ایک تولہ میدہ اور پٹھانی لودھ پیس کر ایک تولہ گھی میں ملا کر گرم کر کے اس سے آنکھ کو سینکیں پھر اسی کو گرم کر کے باندھیں اگر اس سے چوٹ نہ نکلے تو گوشت کے پارچہ پر تھوڑی ہلدی اور پٹھانی لودھ چھڑک کر باندھیں۔

لیپ:۔ جو سر کے سوا اور ہر جگہ کی چوٹ کو مفید ہے اور سر کی چوٹ کو بھی کچھ ایسا نقصان نہیں کرتا۔ مگر یہ دوائیں تیز ہیں تل کی کھلی اور بالون اور تل اور مالکنگنی اور میدہ لکڑی اور لوٹہ سجی اور ہلدی سب دو دو تولہ لیکر کوٹ چھان کر رکھ لیں پھر اس میں سے تھوڑی

سی دوا لے کر دو پوٹلی باندھ کر دودھ اور تل کا تیل اور پانی تینوں چیزیں برابر ملا کر آگ پر رکھ دیں اور پوٹلی کو اس میں ڈال کر گرم گرم سے سینکیں جب ایک ٹھنڈی ہو جائے دوسری سے سینکیں ایک گھنٹہ تک سینک کر پوٹلی میں کی دوا نکال کر لیپ کر دیں اور پرانی روئی باندھ دیں۔

موچ:۔ انڈے کی زردی پانچ عدد اور گھی یا میٹھا تیل چھٹانک بھر اور ہلدی دو تولہ ملا کر موچ پر مالش کریں پھر خوب موٹی روئی کا گودا گرم گرم رکھ کر باندھیں رات کو باندھ کر صبح کو کھول کر میٹھے تیل کی مالش کریں اور رگ کو سیدھا کریں ایک دو دن اس طرح کرنے سے رگیں بالکل درست ہو جاتی ہیں۔

فائدہ:۔ چوٹ کے لئے مومیائی عمدہ دوا ہے ہڈی تک جڑ جاتی ہے آجکل اصلی نہیں ملتی مگر بنی ہوئی بھی فائدہ میں اصلی سے کم نہیں اس کا نسخہ خاتمہ میں آتا ہے۔

زہر کھالینے کا بیان

سنکھیا یا اور کوئی زہر کھالینا:۔ اس دوا سے قے کرا دیں۔ دو تولہ سویہ کے بیج آدھ سیر پانی میں اوٹا لیں اور چھان کر پاؤ سیر تل کا تیل یا گھی اور ایک تولہ نمک ملا کر نیم گرم پلائیں جب خوب قے ہو جائے دودھ خوب پیٹ بھر کر پلائیں اگر دودھ سے بھی قے آئے تو نہایت ہی اچھا ہے برابر دودھ پلاتے رہیں اور اگر دودھ سے قے نہ آئے تب بھی زہر کو مار دیتا ہے اور مریض کو سونے ہرگز نہ دیں خواہ کوئی سا زہر کھایا ہو یا کسی زہریلے جانور نے کاٹا ہو اور یہ دوا ہر طرح کے زہر کو مفید ہے۔

نسخہ:۔ یہ ہے گل مختوم اور حب الغار اور اسارینی بیج سوسن سب دو دو تولہ کوٹ چھان کر گائے کے گھی سے چکنا کر کے اٹھارہ تولہ شہد میں ملا کر رکھ لیں جب کوئی زہر کھالے یا شبہ ہو جائے تو چھ ماشہ کھلائیں اگر زہر نہیں کھایا تو قے نہ آوے گی۔ اور اگر کھایا ہے تو جب تک زہر نہ نکل جاوے گا قے بند نہ ہو گی۔ اگر بیج سوسن نہ ملے تو نہ ڈالیں اور شہد بارہ تولہ کر دیں۔ اس دوا کو تریاق گل مختوم کہتے ہیں اگر گل مختوم نہ ملے تو گل داغستانی ڈالیں اگر یہ بھی نہ ملے تو ہارے درجے گل ارمنی سہی۔

مردار سنگ کھالینا

تین عدد انجیر اور ایک تولہ سویہ کے بیج سیر بھر پانی میں پکا کر ایک تولہ بورہ ارمنی یا نمک ملا کر گرم پئیں اس سے قے ہو گی۔ قے ہونے کے بعد اس دوا کو چار خوراک کر کے کھائیں ساڑھے دس ماشہ مرکی اور سات ماشہ بالچھڑ کوٹ چھان کر چار تولہ شہد میں ملا کر اسکی چار خوراک کر لیں اور غذا گوشت کا شوربا کھائیں۔

پھٹکری کھالینا:۔ اس کا اُتار دودھ ہے بعض آدمی کھیل کی ہوئی پھٹکری بخار کی باری روکنے کو کھالیتے ہیں لیکن اس میں نفع سے زیادہ نقصان ہے۔

افیون کھالینا:۔ ایک تولہ سویہ کے بیج اور ایک تولہ مولی کے بیج اور چار تولہ شہد سیر بھر پانی میں اوٹا کر اس میں نمک ملا کر نیم گرم پلائیں اور قے کرادیں اور قے ہونے کے بعد بڑے آدمی کے لئے دو ماشہ ہینگ دو تولہ شہد میں ملا کر اور بچہ کے لئے چار رتی ہینگ یا اس سے بھی کم چھ ماشہ شہد میں ملا کر پانی میں حل کر کے پلائیں اور نالی کے ساگ کا چھٹانک بھر پانی افیون خوردہ کو پلانا اکسیر ہے نالی کا ساگ مشہور ہے۔ پانی کے اوپر بیل پھیلتی ہے۔

دھتورہ کھالینا:۔ اسکا اُتار وہی ہے جو افیون کا تھا۔

اسبغول کوٹ کر چبا کر کھالینا:۔ افیون کے بیان میں جو دوا قے کی لکھی ہے اس سے قے کر کے پھر پانچ ماشہ تخم خرفہ پانی میں پیس کر پانچ ماشہ جار تخم چھڑک کر مصری ملا کر پیئیں۔

فائدہ:۔ اگر انجان پن میں بے پہچانے کوئی زہر کھالیا ہو اور معلوم نہ ہو کہ کونسا زہر تھا یا زہر کھانے والا بیہوشی کی وجہ سے بتلا نہ سکتا ہو تو ان نشانیوں سے پہچان ہو جاتی ہے۔ سنکھیا کھانے سے پیٹ میں درد پیدا ہوتا ہے اور گلا گھٹ جاتا ہے اور خشکی بیحد ہوتی ہے اور مردار سنگ کھانے سے بدن پر ورم آجاتا ہے اور زبان میں لکنت اور پیٹ میں درد پیدا ہو جاتا ہے یا اسقدر دست آتے ہیں کہ آنتوں میں زخم پڑ جاتے ہیں اور پھٹکری کھانے سے کھانسی بے حد ہوتی ہے یہاں تک کہ پھیپھڑے میں زخم ہو کر سل ہو جاتی ہے اور افیون سے زبان بند ہونے لگتی ہے آنکھیں بیٹھ جاتی ہیں ٹھنڈا پسینہ آتا ہے۔ دم گھٹنے لگتا ہے اور منہ سے افیون کی بُو آیا کرتی ہے۔ اور دھتورہ سے اوّل چکر آتا ہے پھر بالکل غفلت ہو جاتی ہے۔ اور اسبغول سے بے چینی اور دم رُکتا ہے اور نبض ساقط ہونا اور بیہوشی اور بدن ٹھنڈا پڑ جانا یہ باتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا بیان

چاہے کوئی زہریلا جانور کاٹے یا کاٹنے کا شبہ ہو گیا ہو سب کے لئے یاد رکھو کہ کاٹنے کی جگہ سے ذرا اُوپر فوراً بند لگا دو یعنی خوب کس کر باندھ دو اور کاٹنے کی جگہ افیون کا لیپ کر دو تاکہ وہ جگہ سُن ہو جاوے اور زہر پھیلے نہیں پھر اس جگہ ایسی دوائیں لگاؤ جو زہر کو چوس لیں اور ایسی دوائیں پلاؤ جو زہر کو اُتار دیں اور مریض کو سونے نہ دو۔

دوا زہر کو چوسنے والی:۔ پیاز چولھے میں بھون کر نمک ملا کر باندھیں۔

دوسری دوا:۔ بے بجھا چونا چھ ماشہ اور شہد دو تولہ اور روغن زیتون دو تولہ سب کو ملا کر لیپ کریں اور ہر گھڑی لیپ بدلتے رہیں یہ سانپ اور بڑے بڑے زہریلے جانوروں کے زہر کو چوس لیتا ہے

تیسری دوا:۔ اس جگہ بھری سینگیاں یا جونکیں لگوا دیں۔

چوتھی دوا:۔ کاسٹک یا گندھک کا تیزاب لگا دیں اس سے زخم ہو جاتا ہے اور زخم ہو جانا زہر کے لئے اچھا ہے۔

فائدہ:۔ اگر کاٹنے کی جگہ دوا سے یا آپ سے زخم ہو جاوے تو جب تک زہر اترنے کا یقین نہ ہو جاوے اسکو بھرنے نہ دیں۔

زہر اتارنے والی دوا:۔ بلکہ اگر کوئی دوا زہریلی کھالی ہو اسکا بھی اتار ہے۔ اگر گھروں میں تیار رہے تو مناسب ہے۔ کلونجی اور اسپند اور زیرہ سفید تینوں دوائیں سات سات ماشہ اور پکھان بید اور زراوند مدحرج دونوں ساڑھے تین تین ماشہ اور مرچ دکھنی اور مرکی دونوں پونے دو دو ماشہ ان سب کو کوٹ چھان کر چھ تولہ شہد میں ملا کر رکھ لیں جب ضرورت ہو پونے دو ماشہ صبح پونے دو ماشہ شام کو کھائیں اوپر سے پانی میں دو تولہ شہد پکا کر پلائیں اور بچوں کو ایک ایک ماشہ دیں۔ اب بعض دوائیں خاص خاص جانوروں کے کاٹنے کی لکھی جاتی ہیں:۔

سانپ کا کاٹنا:۔ اس کی تدبیریں ابھی گذریں اور یہ دوا بھی مفید ہے حقہ کی کیٹ جو چلم کے نیچے تے پر جم جاتی ہے چار رتی کھلائیں۔ دو تین دن کھلاویں اور کچھ چبا کر لگائیں۔

بچھو کا کاٹنا:۔ جہاں تک درد ہو بہروزہ کا تیل مل دیں اگر کاٹتے ہی اس جگہ مل دیں تو زہر بالکل نہیں چڑھتا یا سنکھیا کا لیپ کریں۔

تتیا یعنی بھڑ کا کاٹنا:۔ کافور پانی میں گھول کر یا سرکہ لگائیں یا ٹھنڈے پانی میں کپڑا بھگو کر رکھیں یا نمک سلیمانی یا صرف نمک سانبھر مل دیں

فائدہ:۔ سانپ، بچھو، بھڑ وغیرہ سب کے لئے عمدہ علاج یہ ہے کہ خوب تیز خالص سرکہ اس جگہ خوب مل دیں یہاں تک کہ ورم اور درد اور جلن موقوف ہو جاوے بہت مجرب ہے۔

مکڑی:۔ کھٹائی ملیں اور اگر مکڑی بہت زہریلی ہو تو اس وقت زہر اتر جاتا ہے۔ اجوائن کی جڑ یعنی بیخ کرفس تین ماشہ لیکر چار تولہ سرکہ میں اوٹائیں جب نصف سرکہ رہ جائے چھان کر دو تولہ روغن گل اور تین ماشہ موت ملا کر ملیں اگر اس سے بھی نہ اترے تو زہر کی اتارنے والی وہ دوا دیں جو ابھی اوپر لکھی گئی ہے جس میں پہلے کلونجی ہے۔

چھپکلی:۔ کم کاٹتی ہے مگر جب کاٹتی ہے تو اسکے دانت گوشت میں رہ جاتے ہیں اور بخار اور بے چینی رہتی ہے اور زخم میں سے پانی بہتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ سوئی وغیرہ سے دانت نکالیں اور ابھی جو دوا گذری ہے جس میں پہلے کلونجی ہے وہ کھلائیں۔

باؤلا کتا یا گیدڑ یا لومڑی:۔ ان کے کاٹے کا زخم بھرنے نہ دیں بلکہ یہ دوا لگائیں۔ رال ایک تولہ اور جاوتری ایک تولہ لے کر سرکہ میں پکائیں جب سب مل کر ایک ہو جائیں تو دو تولہ سانبھر نمک اور دو تولہ نوشادر باریک پیس کر ملالیں شام کو لگا کر اور صبح کو گائے

کاگھی زخم پر ملیں کہ خراب گوشت گرتا رہے۔ جب پورا یقین ہو جائے کہ پورا زہر نکل گیا تب زخم کے بھرنے کی تدبیر کریں۔

دوسری دوا:۔ سیاہ بانات کے دو ٹکڑے روپے کے برابر تراشیں اور ان دونوں کے بیچ میں تین ماشہ پرانا گڑ رکھ کر ہاون دستہ میں اس قدر کوٹیں کہ سب ایک ذات ہو جاویں پھر اسکو دو دفعہ کر کے کھلا دیں نہایت مجرب ہے، اگر اچھا کتا بھی کاٹے تب بھی احتیاط کے واسطے یہی علاج کر لیا جائے بہتر کالی بانات ہے اگر کالی بانات نہ ملے تو سیاہ رنگ کی اُون لے لیں۔ اگر سیاہ رنگ کی نہ ملے تو اور جس رنگ کی بھی ہو کافی ہے[1]۔

بلی:۔ اس میں بھی زہر ہوتا ہے بچوں کی بہت حفاظت رکھیں اور کپڑوں پر دودھ نہ گرنے دیں اس سے بلی آ جاتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ پودینہ کھلائیں اور پیاز چولھے میں بھون کر پودینہ ملا کر نیم گرم باندھیں جب سمجھ لیں کہ زہر کھینچ آیا تو تل پانی میں پیس کر باندھیں

دوسری دوا:۔ نہایت مجرب سوئی مچھلی آلائش سے پاک کر کے پانی میں جوش دیں کہ گل جاوے پھر اسکے کانٹے دور کر کے تھوڑا سا پیشاب آدمی کا ملا کر زخم پر باندھیں۔ دن بھر میں دو تین بار بدل دیں صحت ہونے تک ایسا ہی کریں مگر نماز کے وقت دھو ڈالیں۔

بندر:۔ پیاز بھون کر نمک ملا کر باندھیں جب زہر کھینچ آئے تو مرہم رسل لگائیں اسکا نسخہ زخم بھرنے کے بیان میں گذر چکا ہے۔

کنکھجورا:۔ اسکے کاٹنے سے دم گھٹنے لگتا ہے اور مٹھائی کو طبیعت چاہتی ہے علاج یہ ہے کہ اسی کو کچل کر اس جگہ باندھیں اگر وہ نہ ملے تو نمک پیس کر سرکہ میں ملا کر لگائیں اور یہ دوا کھائیں زراوند طویل اور کھان بید اور پوست بیخ کبر اور مرچ کا آٹا سب ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ لے کر دو تولہ شہد میں ملا کر کھائیں یہ ایک خوراک ہے اور اسکے لئے دوا مثرودیطوس معتدل بھی مفید ہے اگر کنکھجورا کسی کے چمٹ جائے یا کان میں گھس جائے تو تھوڑی سفید شکر اسکے اوپر ڈالیں فوراً ناخن کھال میں سے نکل جائینگے۔ اور اگر پیاز کا عرق کنکھجورے پر ڈال دیں تو جگہ بھی چھوڑ دے اور فوراً مر جاتے اور ناخنوں کے زخموں پر پیاز بھلبھلا کر باندھنا اکسیر ہے۔

کیڑے مکوڑوں کے بھگانے کا بیان

سانپ:۔ پاؤ سیر نوشادر کو پانچ سیر پانی میں گھول کر سوراخوں اور تمام مکان میں چھڑک دیں سانپ بھاگ جائے گا اور کبھی کبھی چھڑکتے رہیں تو اس مکان میں سانپ نہ آئے گا۔

دوسری تدبیر:۔ بارہ سنگے کا سینگ اور بکری کا کھر، اور بیخ سوسن اور عاقر قرحا اور گندھک برابر لیکر آگ پر ڈالکر مکان کو بند کریں تھوڑی دیر بعد کھولدیں اگر وہاں سانپ ہوگا تو بھاگ جائے گا۔

تیسری تدبیر:۔ سانپ کے سوراخ میں رائی بھر دیں سانپ مر جائے گا۔ اگر اپنے آس پاس رائی ڈال کر سوئیں تو سانپ نہیں آسکتا۔

---

[1] دوسری دوا باؤلے جانور کے کاٹنے کے لیے چوہے کی مینگنی چھ ماشہ پیس کر آٹے کی ڈال حسب دستور پکا کر اس میں ملا کر کھلا دیں دو تین دن کھلا دیں ۱۲ اور اسکا کھانا بدرجہ مجبوری جب کوئی دوا نہ ملے تو بعض علما کے نزدیک جائز ہے کیونکہ باؤلے جانور کا کاٹنا نہایت خطرناک مرض ہے تفصیل طبی جوہر میں ہے۔

چوتھی تدبیر:۔ بچھ کو منہ میں چبا کر سانپ کے آگے ڈالدیں تو آگے نہ بڑھے گا۔ اور اگر کسی طرح اُسکے منہ میں پہنچ جاوے تو مر جاوے اور کاٹنے کی جگہ پر لگانا بیحد مفید ہے اور کھانا بھی مفید ہے جیسا کہ سانپ کے کاٹنے کے بیان میں گذرا۔

بچھو:۔ مولی پیل کر اسکا عرق بچھو پر ڈالدیں تو بچھو مر جائے گا۔ اگر اسکے سوراخ پر مولی کے ٹکڑے رکھدیں تو نکل نہ سکے اور وہیں مر جائے۔

پسو:۔ اندرائن کی جڑ یا پھل پانی میں بھگو کر تمام گھر میں چھڑک دیں تمام پسو بھاگ جائینگے۔

چوہے:۔ سنکھیا سے مر جاتے ہیں لیکن بچوں والے گھر میں رکھنے میں خطرہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ مُردار سنگ اور سیاہ کُٹکی پیس کر رکھدیں یا کالی کُٹکی اور بزرالبنج ملا کر رکھیں۔

چیونٹیاں:۔ ہینگ سے بھاگتی ہیں۔

تیتنے:۔ اگر کہیں اُن کا چھتہ ہو تو گندھک اور لہسن کی دھونی سے مر جاتے ہیں اور سرکہ یا مٹی کا تیل چھڑکنے سے بھی مر جاتے ہیں۔

کپڑوں کا کیڑا:۔ افسنتین یا پودینہ یا لیموں کے چھلکے یا نیم کے پتے یا کافور کپڑوں اور کتابوں میں رکھدیں۔

کھٹمل:۔ چارپائی پر سُرخ مرچیں ڈالکر دھوپ میں بچھادیں دو تین دن تک اسی طرح کریں کھٹمل مر جاتے ہیں سُرخ مرچ کی دھونی دینا بھی بہت اثر رکھتا ہے۔

ازقدیم:۔ دیمک ہدہد کے پروں یا اسکے گوشت کی دھونی سے مر جاتی ہے۔ اگر کتابوں اور کپڑوں میں ہو جاوے تو یہی تدبیر کریں۔

محال کی مکھی:۔ پرانا کپڑا سُلگا کر محال کو دھونی دیں تو مکھیوں کا زہر جاتا رہے اور مکھیاں بیہوش ہو جاویں۔

سفر کی ضروری تدبیروں کا بیان

۱:۔ سفر کرنے سے پہلے پیشاب پاخانہ سے فراغت کر لو اور کھانا تھوڑا کھاؤ تاکہ طبیعت بھاری نہ ہو۔

۲:۔ سفر میں کھانا ایسا کھاؤ جس سے غذا زیادہ بنتی ہو جیسے قیمہ۔ کباب۔ کوفتہ جس میں گھی اچھا ہو اور سبز ترکاریوں سے غذا کم بنتی ہے لہٰذا مت کھاؤ۔

۳:۔ بعضے سفر میں پانی کم ملتا ہے ایسے سفر میں خرفہ کے بیج آدھ سیر اور تھوڑا سرکہ ساتھ رکھو تو ماشہ بیج پھانک کر چند قطرے سرکہ کے پانی میں ملا کر پی لیا کرو اس سے پیاس کم لگتی ہے اگر بیج نہ ہوں تو تھوڑا سرکہ پانی میں ملا کر پینا بھی کافی ہے۔ اگر حج کے سفر میں اسکو ساتھ رکھیں تو بہت مناسب ہے۔

۴:۔ اگر سفر میں عرق کافور بھی ساتھ رکھیں تو مناسب ہے، اس سے پیاس بھی نہیں لگتی اور ہیضہ کے لئے بھی مفید ہے اس کی ترکیب ہیضہ کے بیان میں گذر چکی۔

۵:۔ اگر لُو میں چلنا ہو تو بالکل خالی پیٹ چلنا بُرا ہے اس سے لُو کا اثر زیادہ ہوتا ہے بہتر یہ ہے کہ پیاز خوب باریک تراش کر

دہی یا اور کسی ترش چیز میں ملا کر چلنے سے پہلے کھالیں اور اگر پیاز کو گھی میں بھون لیں تو بدبو بھی نہ رہے اور پیاز کے پاس رکھنے سے بھی لُو نہیں لگتی اور اگر کسی کو لُو لگ جائے تو ٹھنڈے پانی سے اسکا ہاتھ منہ دھلاؤ۔ اور کدو یا لکڑی یا خرفہ کچل کر روغن گُل ملا کر سر پر رکھو اور ٹھنڈے پانی سے کلیاں کراؤ اور پانی ہرگز نہ پینے دو۔ جب ذرا طبیعت ٹھیرے تو چکھنے کے طور پر بہت تھوڑا تھوڑا ٹھنڈا پانی پلاؤ اور یہ دوا پلاؤ وہ بھی ایک دم سے نہیں بلکہ تھوڑی تھوڑی کرکے پلاؤ ایک ایک ماشہ زہر مہرہ خطائی اور طباشیر اور چھ رتی نارجیل کو چھ تولہ گلاب میں گھس کر شربت انار ملا کر پلاؤ اور کچی آنبی کا پنا نمک ڈال کر پلانا بھی لُو کے لئے اکسیر ہے ترکیب یہ ہے کہ کچی آنبی کو بھوبھل میں دبا دیں جب بھن جاوے نکال کر مل کر پانی میں ملا دیں اور چھان لیں اور نمک ملا کر پئیں دوسری دوا:۔ لُو لگے ہوئے کے لئے مفید ہے چھ ماشہ چنے کا ساگ خشک لیکر پاؤ بھر پانی میں بھگو دیں اور اوپر کا صاف پانی لیکر پلاویں اور اس ساگ کو ہاتھوں اور پیروں کے تلووں پر لیپ کریں

حمل کی تدبیروں اور احتیاطوں کا بیان

۱:۔ حمل میں قبض نہ ہونے پاوے۔ جب پیٹ میں ذرا بھی گرانی معلوم ہو تو ایک دو وقت صرف شوربا زیادہ چکنائی دار پی لیں اگر اس سے قبض جاوے تو دو تین تولہ منقی یا مربے کی ہڑ کھالیں اگر یہ بھی کافی نہ ہو تو یہ نسخہ استعمال کریں اس میں حمل کو کسی طرح کا نقصان نہیں اور معدہ کو قوی کرتا ہے اور بچہ کو گرنے سے محفوظ رکھتا ہے ساڑھے دس ماشہ گلاب کے پھول کی پنکھڑیاں بہتر تو تازہ ہیں ورنہ خشک سہی رات کو آدھ پاؤ گلاب میں بھگو رکھیں صبح کو اتنا پیسیں کہ چھاننے کی ضرورت نہ رہے پھر تھوڑی مصری ملا کر ناک بند کر کے پئیں اس سے دو تین دست اچھے ہو جاتے ہیں گویا ہلکا مسہل ہے اور جن کو تحریک نزلہ کا مرض بہت زیادہ ہو وہ اسکو نہ پئیں بلکہ مربہ کی ہڑ کھالیا کریں، اگر اس سے بھی فائدہ نہ ہو تو حکیم سے پوچھیں۔

۲:۔ حمل میں دوائیں نہ استعمال کریں۔ سونف۔ تخم کشوث۔ حب القرطم۔ بالچھڑ۔ تخم خرپزہ۔ گوکھرو۔ ہنسراج۔ سداب۔ زیرہ۔ خطمی تخم خیارین۔ تخم کاسنی۔ املتاس کے چھلکے اور جس کو حمل گرنے کا عارضہ ہو وہ ان دواؤں سے بھی پرہیز رکھے۔ گل بنفشہ۔ خمیرہ بنفشہ۔ آلو بخارا سپستان۔ ریشہ خطمی اور حمل میں اگر دستوں کی ضرورت ہو تو یہ دوا استعمال نہ کریں ارنڈی کا تیل۔ جلاپا۔ ریوند چینی۔ ترنجبین سنا۔ غاریقون۔ شربت دینار۔ اور حاملہ کو یہ غذائیں نقصان کرتی ہیں لوبیا۔ چنا۔ تل۔ گاجر۔ مولی۔ چقندر۔ ہرن کا گوشت۔ زیادہ مرچ زیادہ کھٹائی۔ تربوز۔ خربزہ۔ زیادہ ماش کی دال۔ لیکن کبھی کبھی ڈر نہیں اور یہ چیزیں نقصان نہیں کرتیں انگور، امرود ناشپاتی سیب۔ انار۔ جامن۔ پپیتا۔ آم۔ بٹیر۔ تیتر اور چھوٹے چھوٹے پرندوں کا گوشت۔

۳:۔ چلنے میں بہت زور سے پاؤں نہ پڑے۔ اونچی جگہ سے نیچے کو یک لخت نہ اتریں۔ غرضکہ پیٹ کو زیادہ حرکت سے

بچائیں کوئی سخت محنت نہ کریں بھاری بوجھ نہ اٹھائیں۔ بہت غصہ نہ کریں زیادہ غم نہ کریں فصد اور مسہل سے بچیں خاصکر چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتویں مہینے کے بعد زیادہ احتیاط رکھیں خوشبو کم سونگھیں اور نویں مہینے خوشبو سے زیادہ احتیاط رکھیں کیونکہ بچہ مشکل سے ہوتا ہے چلنے پھرنے کی عادت رکھیں کیونکہ ہر وقت بیٹھے رہنے سے بادی اور سستی بڑھتی ہے۔ میاں کے پاس نہ جائیں خاصکر چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتویں کے بعد زیادہ نقصان ہے اور جن کے مزاج میں بلغم زیادہ ہو وہ زیادہ چکنائی بھی نہ کھائیں قیمہ اور مونگ کی دال بھنی ہوئی اور ایسی چیزیں کھایا کریں ارادہ کر کے قے نہ کریں اگر خود آئے تو روکنا نہ چاہئے جن چیزوں سے نزلہ اور کھانسی پیدا ہو ان سے بچیں۔ پیٹ کو ٹھنڈی ہوا سے بچائیں۔

۴ :۔ اگر قے بہت آیا کرے تو تین تین ماشہ انار دانہ اور پودینہ پیس کر شربت غورہ یعنی کچے انگور کے شربت میں ملا کر چاٹ لیا کریں اور اگر معدہ میں کوئی خرابی ہو اور اس وجہ سے قے آئے تو قے لانے والی دواؤں سے پیٹ صاف کریں معدہ کی بیماریوں کے بیان میں یہ دوائیں لکھی گئی ہیں۔ وہاں دیکھ لو۔ از طب اکبر

۵ :۔ اگر مٹی وغیرہ کھانے کی خواہش ہو تو تھوڑی خواہش تو خود جاتی رہتی ہے اگر زیادہ ہو تو اس گلاب والی دوا سے پیٹ صاف کریں جو نمبر (۱) میں گذر چکی ہے۔ جب دو چار دست ہو جائیں تو شربت غورہ یا کاغذی لیموں میں شکر ملا کر چاٹ لیا کریں اور چٹ پٹی چیزیں کھایا کریں جیسے چٹنی پودینے یا دھنیے کی جس میں مرچ اور ترشی زیادہ نہ ہو کھانے کے ساتھ تھوڑی تھوڑی چکھیں اور مرچ سیاہ ڈالیں تو بہتر ہے اور اگر مٹی کی بہت ہی حرص ہو تو نشاستہ کی ٹکیاں یا طباشیر کھایا کریں اس سے مٹی کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔

۶ :۔ اگر بھوک بند ہو جائے تو چکنائی اور مٹھائی کم کھاویں اور اسی گلاب والی دوا سے پیٹ صاف کریں اور بعد غذا کے ایک تولہ جوارش مصطگی کھایا کریں یا یہ چورن بنا کر غذا سے پہلے یا پیچھے چھ ماشہ سے ایک تولہ تک کھایا کریں چھ چھ ماشہ مصطگی اور نمک سیاہ اور دھنیہ خشک اور ایک ایک تولہ دانہ الائچی خورد اور انار دانہ کوٹ کر چھلنی سے چھان کر رکھ لیں۔

۷ :۔ جب دل دھڑکا کرے دو چار گھونٹ گرم پانی یا گرم گلاب کے پی لیا کریں اور ذرا چلا پھرا کریں۔ اگر اس سے نہ جائے تو دوا المسک معتدل کھایا کریں۔

۸ :۔ اگر پیٹ میں درد اور ریاح معلوم ہو تو یہ جوارش بہت مفید ہے۔ ایک تولہ زیرہ سیاہ ایک دن رات سرکہ میں بھگو کر بھون کر اور ایک تولہ کندر اور صعتر لے کر ان تینوں دواؤں کو کوٹ کر چھلنی میں چھان کر قند سفید میں قوام کر کے ملالیں خوراک سوا دو ماشہ سے لے کر ساڑھے چار ماشہ تک یا ایک ایک ماشہ مصطگی اور زرنجور پیس کر ۲ تولہ گلقند میں ملا کر کھا لیا کریں۔

۹ :۔ اگر حمل میں پیچش ہو جاوے تو اکثر یہ دوا کافی ہو جاتی ہے۔ چھ ماشہ تخم ریحان چھٹانک بھر گلاب میں پکا کر تھوڑی مصری اور تو دانہ مغز بادام پیس کر اسمیں ملا کر کھائیں اور حمل کی پیچش میں زیادہ لعاب دار دوائیں جیسے ریشہ خطمی وغیرہ استعمال نہ کریں خاصکر جس کو

حمل گر جانے کی عادت ہو۔

۱۰:۔ اگر حمل میں پیروں پر ورم آجائے تو کچھ ڈر نہیں لیکن بہتر ہے کہ تین تین ماشہ ایلوا اور چھالیہ اور صندل سبز مکوہ کے پانی میں پیس کر ملیں

۱۱:۔ اگر حاملہ عورت کو اندر کے بدن میں کبھی تکلیف اور جلن معلوم ہو تو تین ماشہ رسوت کو ایک ایک تولہ گلاب اور مہندی کے پانی میں ملا کر یا ملتانی مٹی دہی کے پانی میں گھول کر لگائیں۔

۱۲:۔ اگر حمل میں خون آنے لگے تو قرص کہربا کھائیں اور ان دواؤں کا استعمال کریں جو استحاضہ کے بیان میں لکھی گئی ہیں۔

۱۳:۔ جس کو حمل گر جانے کی عادت ہو وہ چار مہینے تک اور پھر ساتویں مہینے کے بعد بہت احتیاط رکھے کوئی گرم چیز نہ کھائے کوئی بوجھ نہ اٹھائے بلکہ ہر وقت لنگوٹ باندھے رکھے اور جب گرنے کی نشانیاں معلوم ہونے لگیں فوراً حکیم سے علاج کرانا چاہیئے اور اگر گر جائے تو اس وقت بڑی احتیاط درکار ہے کوئی بات حکیم کی رائے کے خلاف اپنی عقل سے نہ کریں لیکن بہت ضروری باتیں تھوڑی سی ہم نے بھی آگے لکھ دی ہیں اور چونکہ ایک دفعہ گر جانے سے آگے کو بھی یہ عارضہ لگ جاتا ہے اور اگر بچہ ہوا بھی تو کمزور ہوتا ہے اور جیتا نہیں اور اگر جیا بھی تو ام الصبیان یعنی مرگی وغیرہ میں مبتلا رہتا ہے اسکی روک تھام کے لئے یہ معجون بنا کر حمل قائم ہونے کے بعد چوتھے مہینے سے پہلے چالیس دن تک ساڑھے چار ماشہ روز کھائیں اور حمل قرار ہونے سے پہلے طبیب سے رائے لے کر اگر مسہل کی ضرورت ہو مسہل بھی لے لیں اور اگر بدون حمل بھی کھاویں تو رحم کو تقویت دیتی ہے۔

معجون محافظ حمل:۔ برادہ صندل سفید اور برادہ صندل سرخ اور سازوسبز اور درونج عقربی اور عود صلیب اور ابریشم خام مقرض اور بیج ابجبار اور گل ارمنی۔ عود خام۔ عنبر اشہب۔ بسد محرق سب سوا گیارہ رتی اور تخم خرفہ اور مغز تخم تربوز ساڑھے بائیس بائیس رتی سب کو کوٹ چھان کر شربت غورہ بیالیس ماشہ اور قند سفید سات تولہ اور شہد خالص ستائیس ماشہ قوام کر کے اسمیں یہ دوائیں ملائیں پھر سچے موتی اور کہربائے شمعی اور طباشیر سوا گیارہ گیارہ رتی اور چاندی سونے کے ورق ڈھائی ڈھائی عدد سب کو چار تولہ عرق بید مشک میں کھرل کر کے ملائیں اس سے دودھ بھی بڑھتا ہے اور بچہ کو ام الصبیان نہیں ہوتا۔

اسقاط یعنی حمل گر جانے کی تدبیروں کا بیان

اسقاط کے بعد غذا بالکل بند کر دیں۔ جب بھوک زیادہ ہو تو خربزہ کے چھلے ہوئے بیج دو تین تولہ ذرا بھون کر اور ذائقہ کے موافق لاہوری نمک اور کالی مرچ ملا کر کھائیں یا منقی سینک کر کھلائیں تین دن تک اور کچھ غذا نہ دیں اور پیٹ کی صفائی کے لئے یہ نسخہ پلاتے رہیں تخم خربزہ اور گوکھرو چھ چھ ماشہ اور بیخ کاسنی اور پرسیاوشان اور سداب اور خشک طراشیع یعنی پہاڑی پودینہ پانچ پانچ ماشہ اور املتاس کے چھلکے ایک تولہ پانی میں اوٹا کر چھان کر تین تولہ شربت بزوری بارد ملا کر نیم گرم پئیں اور

کمر اور ناف کے نیچے نیم کے پتوں سے سینکتے رہیں چوتھے دن تھوڑی موٹھ اوٹا کر اس کا پانی پلائیں پھر پانچویں دن شوربے میں چپاتی خوب گلا کر دیں اور پیٹ کی صفائی میں کمی نہ رہنے دیں اور باقی تدبیریں زچہ خانہ کی ہیں جن کا بیان آگے آتا ہے اور بعضی عورتوں کو اسقاط سے رحم اور جگر میں ضعف ہو جاتا ہے اس مرض کو پرسوت کہتے ہیں۔ دیکھو حاشیہ ص۵۰۶ حصہ ہذا

زچّہ کی تدبیروں کا بیان

۱:۔ جب نواں مہینہ شروع ہو جاوے ہر روز ایک ماشہ مصطگی باریک پیس کر اسمیں نو ماشہ روغن بادام اور ذرا سی مصری ملا کر روز چاٹ لیا کریں۔ اگر روغن بادام اچھا نہ ملے تو گیارہ بادام چھیل کر خوب باریک پیس کر مصری ملا کر چاٹ لیا کریں۔ اور جسکا معدہ قوی ہو اسکو مصطگی ملانے کی ضرورت نہیں اور گائے کا دودھ جس قدر ہضم ہو سکے پیا کریں یا گائے کا مسکہ اگر ہضم ہو جائے چاٹا کریں یا دو دو تولہ ناریل اور مصری کوٹ کر جب ایک ذات ہو جاویں ہر روز کھا لیا کریں۔ ان سب دواؤں سے بچہ آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور جب دن بہت ہی کم رہ جائیں تو گرم پانی سے ناف کے نیچے دھارا کریں اور خوب چکنا شوربا پیا کریں اور جب بالکل ہی وقت آ پہنچے اور درد شروع ہو تو یہ دوا بہت مفید ہے۔ املتاس کے چھلکے ڈیڑھ تولہ کچل کر پانی میں جوش دیکر تین تولہ شربت بنفشہ ملا کر پلائیں اور مقناطیس بائیں ہاتھ میں لینے سے یا بسد یعنی مونگے کی جڑ بائیں ران پر باندھنے سے بھی بچہ پیدا ہونے میں آسانی ہوتی ہے۔ اور یہ تیل نہایت مفید ہے۔ گل بابونہ۔ بنفشہ۔ تخم خطمی۔ اکلیل الملک۔ السی کے بیج۔ سب چھ چھ ماشہ اور ٹیسو کے پھول دو دو تولہ سب کو سیر بھر پانی میں اوٹالیں جب آدھا پانی رہ جاوے مل کر چھان کر اس میں آدھ پاؤ ارنڈی کا تیل اور دو دو تولہ گائے کی نلی کا گودا اور بکرے کے گردے کی چربی ملا کر پھر پکائیں۔ جب پانی جل جاوے اور تیل رہ جاوے تو اتار کر رکھ لیں جب ضرورت ہو گرم کر کے ناف کے نیچے اور کمر پر ملیں اور دائی سے اندر استعمال کرائیں اور جس عورت کے رحم میں ورم ہو اسکے بچہ ہونے کے وقت تو اسکی مالش اور استعمال بہت ہی ضروری ہے ورنہ عورت کے مرجانے کا ڈر ہے اور یہ تیل اس قابل ہے کہ گھروں میں تیار رہے۔ اگر زیادہ تکلیف ہو یا بچہ پیٹ میں مرجائے یا اور کوئی خطرہ کی بات پیدا ہو جائے تو فوراً حکیم کو خبر کرو۔

۲:۔ دستور ہے کہ مٹی یا بیسن سے بچہ کو غسل دیتے ہیں بجائے اسکے اگر نمک کے پانی سے غسل دیں اور تھوڑی دیر کے بعد خالص

ا پنجہ مریم دودھ میں ڈال کر عورت کے سامنے رکھنا بہت مفید ہے۔ دوا جس سے بچہ آسانی سے ہو جاوے زعفران اصلی ایک ماشہ پیس کر انڈے کی زردی میں ملا کر دودھ میں گھول کر نیم گرم پلاویں ایک اور دوا جس سے بچہ فوراً ہو جاوے ایک سفید جالا مکڑی کا دو تولہ پانی میں پیس کر دائی رحم کے منہ پر لگادے۔ تنبیہ:۔ جالے کو اچھی طرح صاف کرلیں اسمیں مکڑی کے انڈے نہ ہوں اور یہ دوا دیہاتی اور قوی عورتوں کے لئے ہے نازک مزاج عورتیں نہ استعمال کریں۔

آنول نال کاٹنے کی ترکیب:۔ جب بچہ پیٹ میں ہوتا ہے تو اسکی غذا منہ کو نہیں پہنچتی بلکہ رحم کے اندر ایک جھلی پیدا ہو جاتی ہے اس جھلی میں خون رحم میں سے آتا ہے اور اس جھلی میں سے ایک نلکی آنت کی سی شکل کی بچہ کی ناف میں ملی ہوتی ہے وہ خون بچہ کے بدن میں اس نلکی کی راہ پہنچتا ہے اسکو آنول نال کہتے ہیں۔ بقیہ صفحہ ۵۲۷ پر

پانی سے نہلائیں تو بہت سی بیماریوں سے جیسے پھوڑا پھنسی وغیرہ سب سے حفاظت رہتی ہے لیکن نمک کا پانی ناک یا آنکھ یا کان یا منہ میں نہ جانے پائے اگر بچہ کے بدن پر میل زیادہ معلوم ہو تو کئی روز تک نمک کے پانی سے غسل دیں اور اگر میل نہ ہو تو بھی چلہ بھر تک تیسرے چوتھے دن خالص پانی سے غسل دے دیا کریں اور غسل کے بعد تیل مل دیا کریں۔ اگر چار پانچ مہینے تک تیل کی مالش رکھیں تو بہت مفید ہے۔

۳:۔ بچہ کو ایسی جگہ رکھیں جہاں بہت روشنی نہ ہو۔ زیادہ روشنی سے اسکی نگاہ کمزور ہو جاتی ہے۔

۴:۔ گھٹی میں جو املتاس ہوتا ہے اسکو اور دواؤں کے ساتھ پکانا نہ چاہیئے اس سے اثر جاتا رہتا ہے۔ یا تو الگ بھگو کر چھان لیں یا پکی ہوئی دوا میں ملا کر مل کر چھان لیں۔

۵:۔ بچہ کو دودھ دینے سے پہلے کوئی میٹھی چیز جیسے شہد یا کھجور چبائی ہوئی وغیرہ انگلی پر لگا کر اسکے تالو میں لگائیں۔[1]

۶:۔ دستور ہے کہ زچہ کو کاڑھا پلاتی ہیں اور اسکے لئے ایک نسخہ مقرر ہے سب کو وہی دیا جاتا ہے چاہے اسکا مزاج گرم ہو یا سرد ہو یا وہ بیمار ہو یہ برا دستور ہے بلکہ مزاج کے موافق دوا دینا چاہیئے۔ اگر عورت کا مزاج سرد ہے تو ایک ایک تولہ مجیٹھ اور سونف اور نرکچور اور مکوہ خشک سب کو چار سیر پانی میں اوٹالیں جب تین سیر رہ جائے تو استعمال کریں اور مزاج گرم ہے تو دو دو تولہ مکوہ خشک اور خربزہ کے بیج اور گوکھرو ان سب کو چار سیر پانی میں اوٹا کر جب تین سیر رہ جاوے استعمال میں لاویں اور جب زچہ کو بخار ہو تو صرف مکوہ خشک کا پانی دیں اسی طرح یہ بھی دستور ہے کہ زچہ کو اچھوانی اور گوند سونٹھ ضرور دیتے ہیں یہ بھی برا دستور ہے کسی کو موافق آتا ہے کسی کو نقصان کرتا ہے خاصکر بخار میں اچھوانی بہت ہی نقصان کرتی ہے۔ اگر زچہ بیمار ہو یا ہضم میں فتور ہو تو سب سے عمدہ غذا شوربا یا کھچڑی ہے البتہ روٹی نہ دیں تو مضائقہ نہیں اور اگر بخار یا بیماری زیادہ ہو تو حکیم سے پوچھ کر جو حکیم بتلاوے وہ دے جس کو گوند موافق نہ ہو اسکے واسطے وہ لڈو بناؤ جسکی ترکیب رحم کی ہر وقت رطوبت جاری رہنے کے بیان میں لکھی گئی ہے۔

۷:۔ بچہ کو زیادہ دیر تک ایک کروٹ پر لیٹے ہوئے کسی چیز پر نگاہ نہ جمانے دیں اس سے بھینگا پن ہو جاتا ہے۔ کروٹ بدلتے رہیں

۸:۔ زچہ کو بھی تیل ملوانا بہت مفید ہے مگر بعض عورتوں کو تیل گرمی کرتا ہے اور پھوڑے پھنسی نکل آتے ہیں اُن کے لئے

بقیہ حاشیہ ۵۲۸: حکیم مطلق نے بچہ کے منہ اور زبان کی گندی غذا سے حفاظت کرنے کے لئے یہ راستہ بنایا کیونکہ نہان خدا کے لئے پیدا ہوتی ہے۔ آنول نال کاٹنے کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے بس کر ناف کے پاس سے دو انگلیوں سے دبا کر آہستہ سے باہر کو سونت دیں تاکہ ہوا اور خون جو کچھ جمع ہو گیا ہو نکل جاوے پھر اون کے ڈورے کو چکنا کر کے ایک بند بچہ کی ناف کے پاس باندھیں اور ایک بند ایک بالشت چھوڑ کر جب دونوں بند باندھ چکیں تو تیز قینچی سے دونوں بندوں کے درمیان سے کاٹ دیں اگر اس کٹی ہوئی نال کے سوراخ میں دو چاول خشک ڈالدیں تو بچہ کو کبھی تبہ نہ ہو کاٹنے کے بعد روغن زیتون میں کپڑا بھگو کر رکھیں یا یہ دوا چھڑکیں ہلدی دم الاخوین انزروت زیرہ سفید پھٹکری سب تین تین ماشہ خوب باریک پیس کر چھان کر چھڑکیں۔ اگر آنول نال کو کاٹنے اور بند باندھنے سے پہلے نہ سونتیں تو شانہ یا رحم اور معدہ میں تمام عمر تولید ریاح کا مرض رہے گا بچہ کو ایک دن رات دودھ نہ دیں بجائے دودھ کے گھونٹی دیں تاکہ پیٹ خوب صاف ہو جاوے اگلے دن دودھ دیں بچہ کی ماں اس عرصہ میں اپنا دودھ دو تین دفعہ دبا کر نکالدے بلکہ گرم پانی سے چھاتیوں کو دھارے تاکہ جما ہوا دودھ نکل جاوے اور ایک ہفتہ تک دن رات میں تین دفعہ سے زیادہ دودھ نہ پلاویں۔ ۱۲ نظر ثالث۔

[1] اس وقت جو چیز تالو پر لگادی جاتی ہے تمام عمر موافق رہتی ہے حتیٰ کہ بعض بچوں کے تالو میں بچھو گھس کر مصری ملا کر مل دیا گیا تمام عمر بچھو کا زہر نہ چڑھا۔ ۱۲ نظر ثالث۔

یہ تیل مناسب ہے۔ جھاؤ کے پتے آدھ پاؤ اور مہندی کے پتے چھٹانک بھر اور نکولی چھٹانک بھر اور مجیٹھ دو تولہ ان سب کو رات کو پانی میں بھگو کر رکھیں صبح کو جوش دے کر مل کر چھان کر سرسوں یا تل کا تیل ایک سیر ملا کر پھر پکائیں کہ پانی سب جل جائے اور تیل رہ جاوے پھر اسمیں سو تولہ مصطگی اور ایک تولہ قسط تلخ خوب باریک پیس کر ملا کر رکھ لیں اور نیم گرم ملوائیں۔

۹:۔ جس کے دُودھ کم ہو اسکو اگر دودھ موافق ہو تو دُودھ پلاؤ اور بھیجا زیادہ کھلاؤ اور مرغ کا شوربا پلاؤ اور یہ دوائیں بھی مفید ہیں پانچ ماشہ کلونجی یا پانچ ماشہ تودری سُرخ ہر روز دودھ کے ساتھ پھانکیں یا دو تولہ زیرہ سیاہ آدھ سیر گھی میں کسی قدر بھون کر سیر بھر شکر سفید اور آدھ سیر سوجی ملا کر قوام کر لیں پھر بادام چھوہارہ ناریل چلغوزہ بقدر مناسب ملالیں خوراک دو تولہ سے چار تولہ تک یا گاجر کا حلوہ کھلائیں اور غذا عمدہ کھلائیں۔

۱۰:۔ دُودھ پلانے والی کوئی چیز نقصان کرنے والی نہ کھائے اسی طرح ترا تیزک کا ساگ اور رائی اور پودینہ نہ کھائے کہ ان چیزوں سے دُودھ بگڑتا ہے۔

۱۱:۔ اگر دودھ چھاتیوں میں جم جائے اور تکلیف دے اور چھاتیوں میں کھچاؤ معلوم ہونے لگے تو فوراً علاج کریں ایک علاج یہ ہے کہ ایک ایک تولہ بنفشہ اور خطمی اور گل بابونہ اور دو تولہ ٹیسو کے پھول لیکر دو سیر پانی میں اوٹا کر گرم گرم پانی سے دھاریں اور ان ہی دواؤں کو رکھ کر باندھیں جب ٹھنڈا ہو جاوے تو اتار دیں۔

۱۲:۔ جس کا دُودھ خراب ہو بچہ کو نہ پلائیں ایک بوند ناخن پر ڈال کر دیکھ لیں اگر فوراً بہ جائے یا بہت دیر تک نہ بہے خراب ہے اور اگر ذرا بہ کر رہ جائے تو عمدہ ہے اور جس دودھ پر مکھی نہ بیٹھے وہ بُرا ہے۔

مسان کا علاج:۔ مسان ایک مرض ہے جس کی بہت صورتیں ظہور میں آتی ہیں کوئی بچہ سوکھ سوکھ کر مرجاتا ہے۔ کسی کو کمیڑہ (ام الصبیان) کے دورے پڑتے ہیں کوئی دستوں سے ہلاک ہو جاتا ہے کسی کو پیاس اور تونس بہت ہوتی ہے کسی کے بچے سوتے سوتے مر کر رہ جاتے ہیں کسی کے بچے دو برس یا کم و بیش مدت تک اچھے رہتے ہیں پھر ایک دم مرجاتے ہیں یہ سب مسان کی شاخیں ہیں یہ مرض بچے کو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اس کا سلسلہ شروع ہوتا ہے تو لگاتار بچے مرتے ہی چلے جاتے ہیں جب تک ماں کا علاج نہ ہو شروع حمل میں بلکہ حمل سے پہلے اسکی دوا نہ کی جائے بچہ کو نفع نہیں پہنچتا چونکہ یہ مرض آجکل بکثرت ہونے لگا ہے اسواسطے علاج اسکا لکھا جاتا ہے۔ مفصل علاج تو اسکا بہت طول چاہتا ہے یہاں چند نسخے اس مرض سے حفاظت کے لئے اور چند ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں۔

۱:۔ عورت کا علاج حمل سے پہلے ہوشیار طبیب سے کراؤ اگر ضرورت مسہل کی ہو تو رعایت خون کی صفائی اور زہر کے اتار اور تقویت دل کے مسہل دیا جائے۔

۲:- پھر حمل کی حالت میں قبل ماہ چہارم وہ معجون دی جاوے جو حمل کی تدبیروں کے بیان میں گذر چکی ہے جس کا نام معجون محافظِ حمل ہے چالیس۴۰ دن کھاویں وہ معجون ہر مزاج کے موافق ہے۔

۳:- وہ معجون چالیس۴۰ دن کھا کر چھوڑ دیں اور یہ گولی برابر بچہ ہونے تک کھاتی رہیں اور جب بچہ پیدا ہو تو بچہ کو بھی برابر دو برس تک کھلاتی رہیں اور خود بھی کھاتی رہیں۔ گولی کا نسخہ یہ ہے۔ تکسی کے پتے جلنیم کے پتے چرچٹہ کی جڑ، اکاس بیل جو ببول کے درخت کی نہ ہو۔ کریجوے کے پتے۔ ارنڈ کے پتے سب ڈھائی ڈھائی ماشہ لے کر سایہ میں خشک کر لیں پھر عود صلیب، بنسلوچن دانہ الائچی کلاں چار چار ماشہ، دانہ الائچی خورد ۲ دو ماشہ زرنب یعنی تالیس پتر ڈھائی ماشہ سب کو کوٹ چھان لیں اور زہر مہرہ خطائی اصلی نارجیل دریائی۔ جدوار خطائی۔ پپیتہ گلاب میں کھرل کریں اور مشک تین چاول۔ زعفران اصلی تین رتی ملا کر پھر خوب کھرل کریں اور سب ادویات کو ملا کر شہد ہم وزن میں ملا کر گولیاں چنے کی برابر بنا لیں اور ایک گولی روز کھاویں جب بچہ پیدا ہو تو اسکو چوتھائی گولی دیں پھر چند روز کے بعد آدھی گولی پھر سال بھر کے بعد ایک گولی روز دیں یہ گولی بچہ کے بہت سے امراض کے لئے مفید ہے اور نقصان کسی حال میں نہیں کرتی۔

۴:- مسان کے مرض کے لئے سب سے ضروری تدبیر یہ ہے کہ ماں کا دودھ بالکل نہ دیا جاوے کوئی دوسری تندرست عورت دودھ پلاوے یا بکری گائے وغیرہ یا ولائتی ڈبہ کے دودھ سے پرورش کی جائے غرض ماں کے دودھ میں زہر ہوتا ہے یا تو ماں کا دودھ بالکل نہ دیا جائے یا ممکن ہو تو ماں کے دودھ کی صفائی کی تدبیریں کسی قابل اور تجربہ کار حکیم کی رائے سے کی جاویں مگر یہ مشکل ہے لہٰذا ماں کا دودھ نہ دینا ہی مناسب ہے۔

۵:- بچہ کے گلے میں عود صلیب نر و مادہ لمبائی میں سوراخ کر کے ڈورے میں پرو کر ڈال دیا جاتے۔

۶:- اگر بچہ کو مسان ہو گیا ہے تو اسکی تدبیریں اور علاج میں جو صورت پیش آوے اسکے موافق حکیم کو اطلاع کر کے کرو اور بہت صورتوں کا علاج کتاب ہذا میں بھی لکھا گیا ہے۔

۷:- مسان کو تعویذ گنڈوں سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے کسی مسلمان دیندار عالم سے رجوع کریں جاہلوں اور بددینوں اور سیانوں سے ہرگز رجوع نہ کریں ایک عمل اسی حصہ کے آخر میں جھاڑ پھونک کے بیان میں لکھا گیا ہے نہایت مجرب ہے۔ (انظر ثالث بر ۵۵۵ حصہ ہذا)

بچوں کی تدبیروں اور احتیاطوں کا بیان

۱:- سب سے بہتر ماں کا دودھ ہے بشرطیکہ مسان کا مرض نہ ہو اور اگر مسان کا مرض ہو تو سب سے مضر ماں کا دودھ ہے (مسان کا بیان پہلے گذر چکا) تندرست ماں اگر خالی پستان بھی بچے کے منہ میں دے تو بچہ کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اگر یہ عادت کر لیں کہ ہر دفعہ

دُودھ پلانے سے پہلے ایک اُنگلی شہد چٹا دیا کریں تو بہت مفید ہے (از قانون شیخ) (نظر ثالث)

۲:۔ جب بچہ سات دن کا ہو جائے تو گہوارے میں جھلانا اور لوری رگیت) سنانا اُسکو بہت مفید ہوتا ہے گود میں لیں یا گہوارے میں لٹا دیں بچہ کا سرا ونچا رکھیں (نظر ثالث)

۳:۔ بچہ جس وقت سے پیدا ہوتا ہے اسکا داغ فوٹو کی سی خاصیت رکھتا ہے جو کچھ اُس میں آنکھ کی راہ سے یا کان کی راہ سے پہنچتا ہے منقش ہو جاتا ہے اور تمام عمر محفوظ رہتا ہے اگر اچھی تعلیم دینی ہو تو بچہ کے سامنے تمیز اور سلیقہ کی باتیں کریں۔ کوئی حرکت خلافِ تہذیب نہ کریں اور کوئی بات بُری منہ سے نہ نکالیں کلمہ کلام پڑھتے رہیں (نظر ثالث)

۴:۔ جب دُودھ چھڑانے کے دن نزدیک آویں اور بچہ کچھ کھانے لگے تو اسکا خیال رکھیں کوئی سخت چیز ہرگز نہ چبانے دیں اس سے ڈر ہے کہ دانت مشکل سے نکلیں اور ہمیشہ کے لئے دانت کمزور رہیں۔

۵:۔ ایسی حالت میں غذا پیٹ بھر کر کھلاویں نہ پانی زیادہ پلاویں اس سے معدہ ہمیشہ کے لئے کمزور ہو جاتا ہے۔ اگر ذرا بھی پیٹ پھولا دیکھیں تو غذا بند کر دیں اور جس طرح ہو سکے بچہ کو سلا دیں اس سے غذا جلدی ہضم ہو جاتی ہے۔

۶:۔ اگر گرمی میں دُودھ چھڑایا جائے تو پیاس اور بھڑک نہ ہونے دیں اس کی تدبیر یہ ہے کہ ہر روز زہر مہرہ گلاب یا پانی میں گھس کر پلائیں اور زیادہ چکنائی نہ کھلائیں اور ہمیشہ تیسرے دن تالو پر مہندی کی ٹکیہ رکھیں یا نشاستہ گلاب میں ملا کر تالو پر ملا کریں اس سے سوکھے کے عارضہ سے بھی حفاظت رہتی ہے۔ اور اگر بہت جاڑوں میں دودھ چھڑایا جاوے تو سردی سے بچائیں اور کوئی ثقیل چیز نہ کھانے دیں اور بدہضمی کا خیال رکھیں۔

۷:۔ جب مسوڑھے سخت ہو جاویں اور دانت نکلتے معلوم ہوں تو مرغی کی چربی مسوڑھوں پر ملا کریں اور سر اور گردن پر تیل خوب ملا کریں اور کان میں بھی تیل خوب ڈالا کریں اور کبھی کبھی شہد دو دو بوند نیم گرم کر کے کانوں میں ڈال دیا کریں کہ میل نہ جمے اور اس دوا کا استعمال کریں کہ دانت آسانی سے نکلیں۔ اسپی اور میتھی کے بیج اور خطمی اور گل بابونہ سب چھ چھ ماشہ رات کو پانی میں بھگو دیں صبح جوش دے کر مل کر چھان کر تین تولہ روغن گل اور دو تولہ شہد خالص اور ایک تولہ بکری کے گردہ کی چربی اور مرغی کی چربی ملا کر پھر پکائیں کہ پانی جل کر مرہم سارہ جاوے پھر اس میں چھ ماشہ نمک باریک پیس کر ملا کر رکھیں اور نیم گرم کر کے ہر روز مسوڑھوں پر ملا کریں اور اگر مرغی کی چربی نہ ہو تو گائے کی نلی کا گودا ڈالیں اور کبھی دانتوں کے مشکل سے نکلنے سے بچہ کے ہاتھ پاؤں اینٹھنے لگتے ہیں اسوقت سر اور گردن پر تیل ملیں۔

۸:۔ جب دانت کسی قدر نکل آئیں اور بچہ کچھ چبانے لگے تو ایک گرہ ملہٹی کی اوپر سے چھیل کر پانی میں بھگو کر نرم کر کے بچہ کے ہاتھ میں دے دیں کہ اس سے کھیلا کرے اور اسکو چبایا کرے اس سے ایک تو اپنی انگلیاں نہ چبائے گا دوسرے دانت نکلنے میں

مسوڑھے نہ چھلیں گے اور درد نہ کرینگے اور کبھی کبھی نمک اور شہد ملا کر مسوڑھوں پر ملتے رہیں اس سے ~~سوجن~~ نہیں آتا اور دانت بہت آسانی سے نکلتے ہیں۔

۹:۔ جب بچے کی زبان کچھ کھل چلے تو کبھی کبھی زبان کی جڑ کو انگلی سے مل دیا کریں اس سے بہت جلدی صاف بولنے لگتا ہے۔

۱۰:۔ حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ بُری عادتوں سے بھی تندرستی خراب ہو جاتی ہے۔ لہٰذا بچہ کی عادتیں درست رکھنے کا بہت خیال رکھیں کوئی اور بھی اسکے سامنے بیہودہ حرکت نہ کرنے پائے بچوں کو کسی خاص غذا کی عادت نہ ڈالو بلکہ موسمی چیزیں سب کھلاتے رہو تاکہ عادت رہے البتہ بار بار نہ کھلاؤ جب تک ایک چیز ہضم نہ ہو جائے دوسری نہ دو اور کوئی چیز اتنی نہ کھلاؤ کہ ہضم نہ ہو سکے اور سبز میووں پر پانی نہ دو۔ اور کھٹائی زیادہ نہ کھانے دو خاصکر لڑکیوں کو اور بچوں پر تاکید رکھو کہ کھانا کھانے میں اور پانی پینے میں نہ ہنسیں۔ نہ کوئی ایسی حرکت کریں جس سے لقمہ یا پانی ناک کی طرف چڑھ جائے[1] اور جس قدر مقدور ہو بچوں کو اچھی غذا دو اس عمر میں جو کچھ طاقت بدن میں آجاوے گی تمام عمر کام آوے گی خاصکر جاڑوں میں میوہ یا تل کے لڈو کھلایا کرو۔ ناریل اور مصری کھانے سے طاقت بھی آتی ہے اور چنونے پیدا نہیں ہوتے اور سوتے میں پیشاب زیادہ نہیں آتا اس طرح اور میووں میں اور فائدے ہیں۔

۱۲:۔ بچوں کو محنت کی عادت ضرور ڈالیں بلکہ بقدر ضرورت لڑکوں کو ڈنڈ مگدر کی اور اگر مقدور ہو گھوڑے کی سواری کی اور لڑکیوں کو چھوٹی چکی، پھر بڑی چکی اور چرخہ پھیرنے کی عادت ڈالیں۔

۱۳:۔ ختنہ جتنی چھوٹی عمر میں ہو جاوے بہتر ہے تکلیف کم ہوتی ہے اور زخم جلدی بھر جاتا ہے۔

۱۴:۔ بہت تھوڑی عمر میں شادی کر دینے میں بہت سے نقصان ہیں بہتر تو یہی ہے کہ لڑکا جب کمانے کا اور لڑکی جب گھر چلانے کا بوجھ اٹھا سکے اسوقت شادی کی جاوے۔

بچوں کی بیماریوں اور علاج کا بیان

فائدہ:۔ بچوں کو بہت تیز دوامت دو خواہ گرم ہو جیسے اکثر کشتے یا سرد ہو جیسے کافور اسکی احتیاط دودھ پینے تک تو بہت ہی ہے۔ پھر بھی چودہ پندرہ برس کی عمر تک خیال رکھو اور دودھ پیتے بچہ کے علاج میں دودھ پلائی کو پرہیز رکھنے کی بہت ضرورت ہے اور جب تک بچہ بارہ برس کا نہ ہو جائے فصد ہرگز نہ لیں۔ اگر بہت ہی لاچاری ہو تو بھری سینگیاں لگا دیں۔ اور یاد رکھو جب کوئی ترش دوا یا غذا بچہ کو دی جائے تو دودھ پلانے سے دو گھنٹہ کا فاصلہ ضرور رہے تاکہ دودھ کے ساتھ

[1] خاصکر سوڈا لیمنڈ کی بوتل پینے میں کہ اس سے اگر پھندا لگتا ہے تو موت کی نوبت آجاتی ہے ۱۲

ترشی معدہ میں نہ جمع ہو بعض دفعہ بہت نقصان ہو جاتا ہے۔ اب کچھ بیماریاں لکھی جاتی ہیں۔

ام الصبیان:- اس کو کمیڑہ اور مسان[1] بھی کہتے ہیں۔ اس میں بچہ یک لخت بیہوش ہو جاتا ہے اور ہاتھ پاؤں اینٹھنے لگتے ہیں اور منہ میں جھاگ آ جاتے ہیں پورا علاج حکیم سے کرانا چاہیئے یہاں چند ضروری باتیں سمجھ لو۔ جب دورہ پڑے تو فوراً بازو اور رانیں کسی قدر کس کر باندھ دو اور رائی سے ہتھیلیوں اور تلوؤں کی مالش کر دو اور منہ میں سے جھاگ صاف[2] کر دو۔ اور اس مرض والے کو بہت تیز اور چمکدار چیزوں کی طرف دیکھنے سے اور بھیڑ اور گائے کے گوشت سے ضرور بچانا چاہیئے۔ جند بیدستر سونگھانا اور بچے کے بستر پر چاروں طرف ذرا ذرا سا رکھ دینا مفید ہے خاصکر چاند کے شروع مہینے میں کیونکہ یہ دن دورہ کی زیادتی کے ہیں اور اکثر بڑے ہو کر یہ مرض خود بخود بھی جاتا رہتا ہے اور چونکہ یہ مرض اکثر رحم کی خرابی سے ہوتا ہے اس واسطے جس عورت کے بچوں کو یہ مرض ہوتا ہے اسکو اس معجون کا کھا لینا بہت مفید اور ضروری ہے جو حمل کی تدبیروں کے بیان کے بالکل اخیر میں لکھی ہے جسکے اول میں دونوں صندل ہیں۔

سوکھا[3]:- اس میں بچے کو پیاس بہت لگتی ہے اور تالو کی حرکت موقوف ہو جاتی ہے اور دم بدم سوکھتا چلا جاتا ہے اخیر میں کھانسی بھی ہو جاتی ہے اور دست آنے لگتے ہیں۔ علاج یہ ہے کہ کدو یعنی لوکی یا خرفہ دو تولہ پیس کر روغن گل ملا کر ٹکیہ بنا کر سر پر رکھیں جب وہ گرم ہو جاوے بدل دیں اور دو ماشہ تخم خرفہ اور تخم کاسنی گاؤزبان کے عرق میں پیس کر چھان کر ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر چار چار رتی طباشیر اور زہر مہرہ دو تولہ عرق بید مشک میں گھس کر ملا کر پلائیں اور اگر دست آتے ہوں تو تخم خرفہ اور تخم کاسنی کو ذرا بھون کر پیسیں اور اگر کھانسی ہو تو دو ماشہ ملٹھی بھی پیس دیں اور ہاتھ پاؤں پر ہر روز مہندی لگانا اور ٹھنڈے پانی سے دھونا بھی مفید ہے۔ اگر بچہ دودھ پیتا ہے تو دودھ پلانی کو ٹھنڈی غذا دیں۔ جیسے کدو۔ ترئی۔ پالک۔ کھیرا۔ آلو وغیرہ اور اسکو بھی ٹھنڈی دوائیں پلائیں اور اگر بچہ دودھ نہ پیتا ہو تو اسکے لئے سب سے بہتر غذا آش جو ہے اور جب دست ہوں تو کھچڑی یا ساگودانہ دیں۔

ڈبہ:- جس کو پسلی کا چلنا بھی کہتے ہیں اسکے شروع میں گرم خشک دوا دیں جیسے گوندہ یا مشک یا ہلدی پان وغیرہ بلکہ جس روز ڈبہ ہو یہ گھٹی دیں۔ دو دانہ عناب، چار دانہ مویز منقیٰ، دو دو ماشہ تخم خشک، گل بنفشہ، ملٹھی، گاؤزبان اور ایک ماشہ ابریشم خام مقرض گرم پانی میں بھگو کر اور دو دو تولہ املتاس اور ترنجبین اور ایک تولہ خمیرہ بنفشہ علیحدہ بھگو کر مل کر چھان کر ملا دیں اور چار دانہ مغز بادام پیس کر بھی ملا لیں اور ایک ایک دن بیچ دے کر تین دفعہ یہ گھٹی دیں اور اول دن سے سینہ پر یہ مالش کریں چھ چھ ماشہ

---

[1] مسان کا علاج مفصل اوپر لکھا گیا ۱۲ منہ [2] اور عود صلیب نر و مادہ لیکر لمبائی میں سوراخ کر کے ڈورے میں پرو کر گلے میں ڈال دو ۱۲ نظر ثالث

[2] اس مرض کے لئے بہت ضروری تدبیر یہ ہے کہ بچہ کو قبض نہ ہونے دیں گھٹی دیتے رہیں یا کاسٹر ائل دے دیا کریں اور دودھ پلانے والی کو بھی قبض نہ ہونے دیں ۱۲ نظر ثالث

[3] اس کو ترنس بھی کہتے ہیں اور عربی میں عطاش کہتے ہیں ۱۲ منہ۔

السی اور تخم خطمی اور گل بنفشہ اور میتھی کے بیج اور مکوہ خشک پانی میں بھگو کر جوش دیکر خوب مل کر چھان کر چار تولہ روغن گل اور دو تولہ موم زرد ملا کر پھر پکائیں یہاں تک کہ پانی جل کر تیل رہ جائے پھر اس تیل میں تین ماشہ مصطگی پیس کر ملا کر رکھ لیں اور نیم گرم کر کے سینہ پر اور جہاں گڑھا پڑتا ہو دن میں دو تین بار مالش کریں اور روئی گرم کر کے باندھ دیں کبھی اس مالش سے ہی آرام ہو جاتا ہے گھٹی کی ضرورت نہیں پڑتی بڑوں کی پسلی کے درد کو بھی مفید ہے۔ گھٹی کے بعد اگر لکر وندہ یا مشک وغیرہ دیں تو کچھ ڈر نہیں بچے کو اور دودھ پلائی کو پرہیز کی ضرورت ہے، صرف مونگ کی دال چپاتی یا کھچڑی دیں۔

بچہ کا بہت رونا اور نہ سونا:۔ اگر کہیں درد یا تکلیف ہے تو اسکا علاج کریں نہیں تو یہ دوا دیں۔ چرونجی، خشخاش سفید، خشخاش سیاہ، السی، تخم خرفہ، تخم بارتنگ، تخم کاہو، انیسون، سونف، زیرہ سیاہ سب کو چھ چھ ماشہ لیکر کوٹ چھان کر قند سفید پانچ تولہ کا قوام کر کے یہ دوائیں ملا لیں۔ دو ماشہ سے سات ماشہ تک خوراک ہے۔ اس سے بڑوں کو بھی خوب نیند آتی ہے البتہ جس بچہ کو ام الصبیان کا دورہ پڑتا ہو اسکو نہ دیں اور کسی بچہ کو افیون نہ دیں اخیر میں بہت نقصان لاتی ہے افیون کی جگہ یہی دوا دیں۔

نیند میں چونکنا:۔ بچہ اگر کسی چیز سے ڈر گیا ہو تو جسطرح ہو سکے اسکے دل سے خوف مٹائیں اور اگر پیٹ چڑھا ہو تو گھٹی سے پیٹ صاف کریں

کان کا درد:۔ اسکی پہچان یہ ہے کہ بچہ بہت روئے اور کوئی ظاہری سبب معلوم نہ ہو اور بار بار اپنا ہاتھ کان پر لے جائے اور جب اسکے کان پر نرمی سے ہاتھ پھیریں تو آرام پائے اسکے لئے یہ دوائیں مفید ہیں۔

ایک نسخہ:۔ سکھدرشن یا گیندے کے پتوں کا پانی نیم گرم دو دو بوند کان میں ڈالیں۔

دوسرا نسخہ:۔ رسوت، صعتر، مسور تین تین ماشہ لیکر چھٹانک بھر پانی میں اوٹائیں جب پانی آدھا رہ جائے ملکر چھان کر روغن گل یا روغن بادام یا تل کا تیل دو تولہ ملا کر پھر پکائیں جب پانی جل کر تیل رہ جائے ایک ایک ماشہ نمک اندرانی اور مرمکی باریک پیس کر ملا کر رکھ لیں۔ اور دو دو بوند نیم گرم ڈالیں۔

تیسرا نسخہ:۔ چھ ماشہ گل بابونہ پاؤ بھر پانی میں پکا کر بھپارہ دیں۔

فائدہ:۔ کان میں دوا ہمیشہ نیم گرم ڈالو اور بچوں کے کان میں بہت تیز دوا نہ ڈالو بہرہ ہو جانے کا ڈر ہے۔

کان بہنا:۔ باہر کی کسی دوا سے اسکا روک دینا اچھا نہیں البتہ کھانے کی اس دوا سے دماغ کو طاقت دینا اور رطوبت کو خشک کرنا چاہیئے۔ ایک چاول مونگہ کا کشتہ چھ ماشہ اطریفل کشنیزی یا اطریفل زمانی میں ملا کر سوتے وقت ایک سال تک کھلائیں اور ہفتہ میں ایک دو دن ناغہ کر دیا کریں اور باہر سے اس دوا سے کان صاف کریں نیم کے پانی سے کان دھوئیں پھر نیم کے پتوں کو پیس کر پانی نچوڑ کر اسکو شہد میں ملا کر نیم گرم ٹپکا دیں اور کان میں روئی ہر وقت رکھیں کہ مکھی نہ بیٹھے اور اکثر بڑے ہو کر کان کا بہنا خود جاتا رہتا ہے۔

آنکھ دکھنا:۔ زیرہ اور اخروٹ کی گری برابر لے کر باریک پیس کر ذرا سا منہ کا لعاب ملا کر پھر پیسیں کہ مرہم سا ہو جائے

پھر ذرا سا دودھ بکری یا گائے کا ملا کر آنکھ کے اوپر لیپ کریں اور گھنٹہ دو گھنٹہ کے بعد بدل دیں اور جو علاج بڑوں کی آنکھ دکھنے کے بیان میں لکھے گئے ہیں وہ بھی بچوں کو فائدہ دیتے ہیں[1] اور اگر آنکھ دکھ جانے کے بعد چالیس[4] روز تک یہ دوا کھلائیں تو امید ہے کہ آئندہ بالکل آنکھ دکھنے سے امن ہو جائے۔ کالی مرچ پانچ عدد۔ مصری ایک تولہ۔ بادام پانچ دانہ پیس کر دو تولہ گائے کے مکھن میں ملا کر ہر روز چٹائیں[2]۔

فائدہ:۔ یہ جو مشہور ہے کہ آنکھ دکھنے میں صرف میٹھی غذا دینی چاہیئے محض غلط ہے۔ بلکہ میٹھی چیز نقصان دیتی ہے۔ غذا نمکین دیں اور چکنائی زیادہ ڈالیں۔ لیکن نمک اور مرچ زیادہ نہ ہو اور ترشی اور دودھ دہی اور تیل اور گائے کے گوشت اور بادی چیزوں سے پرہیز رکھیں۔ البتہ اگر دماغ کی طاقت کے لئے کوئی حریرہ یا حلوہ دیں تو اسمیں ضرورت کے موافق مٹھائی ہونا مضائقہ نہیں۔

آنکھ کرنجی ہونا:۔ پیدا ہوتے ہی دیکھ لیں اگر کرنجی آنکھیں ہوں تو یہ دوا لگائیں: مشک اور زعفران برابر لے کر سُرمہ کی طرح پیس کر خالص موم کی ایک سلائی بنا کر اس سلائی سے یہ دوا ہفتہ میں دو دن لگائیں باقی دنوں میں معمولی سلائی سے لگائیں اور اگر موم کی سلائی نہ بن سکے تو سیخ پر موم لپیٹ کر بنائیں چالیس[4] دن کے بعد سیاہی آجاوے گی اگر نہ آئے تو چھوڑ دیں تھوڑے دنوں میں خود دوا کے اثر سے سیاہی آجاوے گی۔

گھانجنی یعنی انجنہاری نکلنا:۔ ایک چھوٹی سی جونک ناک پر لگا دی جائے ایک تازی ایک باسی لگانا چاہیئے ہمیشہ کے لئے امن ہو جاتا ہے اور ایک رگڑا پہلے آنکھ کی بیماریوں کے بیان میں گذر چکا ہے[3] جس میں سرسوں کا تیل بھی ہے وہ اسکے لئے اکسیر ہے چالیس دن لگائیں۔

رال بہنا:۔ اگر بہت ہو تو جوارش مصطگی[3] تین ماشہ سے چھ ماشہ تک کھلا دیا کریں۔

منہ آجانا:۔ اگر پیدائش کے وقت سے خیال رکھیں کہ شہد میں ذرا سا نمک ملا کر کبھی کبھی زبان پر مل دیا کریں تو منہ نہیں آتا۔ اور اور دوائیں اسکی زبان کی بیماریوں کے بیان میں لکھی گئی ہیں۔

گھانٹی یعنی گلے آجانا:۔ جب دائی اسکو اٹھائے تو بہتر ہے کہ اپنی انگل شہد میں ڈبو کر اس پر ذرا سا پسا ہوا لاہوری نمک چھڑک کر اٹھا دے

کھانسی[4]:۔ ببول کا گوند۔ کتیرا۔ مغز بہدانہ۔ ملیٹھی کا ست سب ایک ایک ماشہ باریک پیس کر شہد میں گوندھ کر گولیاں چنے

---

[4] کالی کھانسی کا علاج سینہ کی بیماریوں کے بیان میں گذرا اور بہت سے نسخے گذرے۔

[1] یہ نسخہ چونکہ ہر مزاج کے موافق نہیں اسلئے بغیر طبیب کی رائے کے اس کا استعمال نہ کریں بلکہ بجائے اسکے اطریفل کشنیزی تین ماشہ سے چھ ماشہ تک کھلائیں ۱۲ نظر ثالث [2] آنکھ دکھنے کیلئے ایک اور نسخہ:۔ سہاگہ کھیل کیا ہوا دو رتی لے کر پانچ تولہ گلاب یا پانی میں گھول کر چھان کر رکھ لیں اور صبح شام دوپہر سوتے وقت آنکھ میں ڈالیں یہ دوا لگتی بالکل نہیں اور اکثر قسموں میں مفید ہے گھروں میں تیار رکھنے کی چیز ہے ۱۲ نظر ثالث [3] مطلب یہ ہے کہ اگر رال زیادہ نہ جاتی ہو تو اسکو روکنے کی کوشش نہ کریں اس سے بچہ کے معدہ کی صفائی ہوتی ہے ۱۲ [4] دیکھو صفحہ ۴۹۰ حصہ ہذا

کے برابر بنا کر رکھ لیں ایک گولی ذرا سے پانی میں گھول کر چٹائیں دن میں تین چار بار گولی دیں اور چکنائی نہ دیں اور کالی کھانسی میں مکھن اور مصری چٹانا بھی مفید ہے۔

سوتے میں گھبرا کر اٹھنا:۔ ایسے بچوں کو مکھن اور مصری یا بادام اور مصری چٹاتے رہیں۔

دودھ بار بار ڈالنا:۔ دودھ ذرا کم پلائیں اور اگر صرف دودھ یا سفید مواد نکلتا ہو تو دو ماشہ پودینہ اور ایک ماشہ دانہ الائچی خورد پانی میں پیس کر ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر پلائیں اور اگر کسی اور رنگ کی قے ہو تو حکیم سے پوچھیں۔ معدہ کا ضعیف ہونا: اس سے کبھی دست آنے لگتے ہیں کبھی بھوک بند ہو جاتی ہے اسکا علاج یہ ہے کہ ایک بوتل میں گلاب بھر کر اسمیں چھٹانک بھر لونگ ڈال کر کاگ لگا کر چالیس دن تک دھوپ میں رکھ دیں اور ہر روز ہلا دیا کریں چالیس روز کے بعد ایک ماشہ سے تین ماشہ تک یہ گلاب نہار منہ ہر روز پلا دیا کریں نہایت مجرب ہے۔

دوسری دوا: معدہ کو قوی کرنیوالی جوارش مصطگی تین ماشہ سے چھ ماشہ تک ہر روز کھلا دیا کریں اسکا نسخہ خاتمہ میں ہے۔

ہیضہ:۔ پورا علاج حکیم سے پوچھو صرف اتنا سمجھ لو کہ جس طرح ممکن ہو بیمار کو آرام دو اور اسکو سلانے کی کوشش کرو۔ اسمیں نبضیں چھوٹ جانا اور ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو جانا زیادہ بری علامت نہیں گھبراؤ مت۔

دست آنا:۔ اگر دانت نکلنے کے وقت میں آویں تو ایک تولہ بیل گری اور چھ ماشہ تخم خرفہ اور تین ماشہ رومی مصطگی کوٹ چھان کر دو تولہ مصری ملا کر رکھ لیں اور پونے دو ماشہ سے تین ماشہ تک بچہ کو پھنکائیں یا شربت انار میں ملا کر چٹائیں اور نرم پلاؤ غذا کھلائیں اور روٹی نہ دیں اور اگر بچہ دودھ پیتا ہو تو دودھ پلائی کو یہ غذا دیں اور بچوں کی تدبیروں کے نمبر ۲ میں جو دوا دانتوں کے آسانی سے نکلنے کی لکھی ہے استعمال کریں اور اگر دودھ چھڑانے کے وقت میں آئیں تو دودھ آہستہ آہستہ چھڑائیں دس پندرہ روز تک ایک دفعہ ہر روز دیا کریں اور رات کو دو ماشہ خشخاش کھلا دیا کریں اور غذا پلاؤ گائے کے تازہ مٹھے سے دیں لیکن روٹی نہ دیں اور اگر کسی اور وجہ سے دست آتے ہوں تو حکیم سے پوچھیں۔

قبض:۔ غذا بہت کم اور نرم دیں اور تین ماشہ ایلوا چھ ماشہ املتاس ہری مکوہ کے پانی میں یا گلاب میں پیس کر نیم گرم پیٹ پر لیپ کریں۔ اگر اس سے نہ جائے تو گھسی دیں۔ اگر اس سے بھی نہ جائے تو حکیم سے پوچھیں

پیچش:۔ کچی پکی سونف میں برابر کی شکر ملا کر دودھ پلائی کو کھلانا اور بچہ کو بھی کھلانا نہایت مفید ہے اگر پیچش زیادہ دن تک رہے یا آؤں خون بہت آوے تو جلدی حکیم سے علاج کراؤ اگر پیچش کے ساتھ ہاتھ پیروں پر ورم اور کھانسی اور بخار ہو تو دوا دو۔ مکوہ خشک۔ بلغی۔ تخم کاسنی۔ تخم خرپزہ۔ گل گاؤزبان۔ مروڑ پھلی۔ ریشہ خطمی سب دو دو ماشہ لے کر پانی میں بھگو کر چھان کر ایک تولہ شربت بزوری بارد ملا کر پلائیں۔

دوا:۔ بگڑی ہوئی پیچش اور کھانسی اور بخار اور ضعف اور ورم اور غفلت کے لئے مفید دوا مسک معتدل دو ماشہ اول

چشائیں پھپر بیلگری، تخم کاسنی، ملٹھی۔ گوکھرو، تخم خربزہ، تخم خیارین سب دو دو ماشہ پیس کر شربت بزوری بارد ایک تولہ ملا کر پلاویں
چنونے: یعنی چھوٹے کیڑے جو پاخانے کے مقام میں ہو جاتے ہیں اس کی ایک دوا انتڑیوں کی بیماریوں میں لکھی گئی ہے اور یہ دوا کھانے کی ہے۔ ایک ایک تولہ بیخ سوسن اور ہلدی کوٹ چھان کر دو تولہ قند سفید ملا کر رکھ لیں اور تین ماشہ سے چھ ماشہ تک ہر روز پانی کے ساتھ پھنکائیں اور ناریل اور مصری کھلائیں اور یہ دوا رکھنے کی ہے موم کو گلا کر سوکھی مہندی پسی ہوئی ملا کر بچے کی انگلیوں سے چار انگل کی بتی بنا کر پاخانہ کے مقام میں رکھیں تھوڑی دیر کے بعد بتی کو سہج سہج کھینچ لیں کیڑے اس پر لپٹ آوینگے۔ بادی چیزوں سے بچے کو اور دودھ پلائی کو پرہیز کرائیں۔

خروج مقعد: یعنی کانچ نکلنا۔ پرانی چھلنی کا چمڑا جلا کر اس پر چھڑکیں اور ہاتھ سے اندر کو دبائیں اور ناسپال اور شہتوت کے پتے اور کاغذ کی چھائی اور سفید پھٹکری اور مازو سب چھ چھ ماشہ پوٹلی میں باندھ کر دس سیر پانی میں پکائیں جب خوب پک جاوے پوٹلی کو نکال ڈالیں اور اس نیم گرم پانی میں بچہ کو ناف تک بٹھائیں۔ جب ٹھنڈا ہو جائے نکال لیں اور بڑے ہو کر یہ مرض خود بھی جاتا رہتا ہے۔

سوتے میں پیشاب نکل جانا: ایک دو دفعہ رات کو اٹھا کر پیشاب کرا دیا کریں اور کھانے کی دوا مثانہ کے کمزور ہونے کے بیان میں گذر چکی ہے۔

چنک: یعنی پیشاب بوند بوند سوزش سے آنا۔ بہروزہ کا تیل ایک بوند بتاشہ پر ڈال کر کھلائیں۔ اس روغن کی ترکیب خاتمہ[۸۱] میں ہے اور ٹیسو کے پھولوں کے گرما گرم پانی سے دھاریں اگر اس سے نہ جائے تو حکیم سے علاج کرائیں۔

بخار: اس کا پورا علاج حکیم سے کرانا چاہیئے۔ صرف ہم کئی باتیں کام کی لکھے دیتے ہیں ایک یہ کہ اگر بچہ دودھ پیتا ہو تو دودھ پلائی کو دوا پلانا اور پرہیز کرانا بہت ضروری ہے۔ دوسرے یہ کہ سینگیاں کھچوانا اور پاشویہ کرانا اور غفلت کے وقت سر پر دوا رکھنا جیسا کہ یہ تدبیریں بڑوں کے لئے ہوتی ہیں بچوں کے لئے بھی ہوتی ہیں ان سب تدبیروں کا ذکر بخار کے بیان میں گذر چکا ہے تیسرے یہ کہ اکثر بچوں کو بخار پیٹ کی خرابی سے ہوتا ہے۔ اگر ایسا ہو تو قبض کا علاج کریں جس کا بیان اوپر آ چکا ہے۔

چیچک: اس کا پورا علاج حکیم سے کرانا چاہیئے یہاں چند ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں۔

۱: جیسے اور بیماریوں کا علاج ہے ایسے ہی چیچک کا بھی ہے یہ سمجھنا غلط ہے کہ اسمیں علاج نہیں کرنا چاہیئے۔

۲: چیچک والے کے پاس چراغ رکھ کر گل نہ کریں دور ہٹا کر گل کریں اسکی بو نقصان کرتی ہے اسی طرح گوشت وغیرہ اتنی دور پکائیں کہ اسکے بگھار کی خوشبو اسکی ناک تک نہ پہنچے۔ اس سے بھی نقصان پہنچتا ہے اور دھوبی کے گھر کے دھلے ہوئے کپڑے پہن کر فوراً اسکے پاس نہ آئیں اسکی خوشبو بھی نقصان دیتی ہے اور اسکو گرم اور سرد ہوا سے بچائیں۔

۳:۔ چیچک اکثر نکلتے جاڑوں ہوا کرتی ہے۔ ان دنوں میں احتیاطاً یہ دوا کھلا دیا کریں۔ رتی دو رتی سچے موتی عرق بید مشک اور عرق کیوڑہ میں کھرل کر کے رکھ لیں اور ایک چاول خمیرہ گاؤزبان یا شربت عناب میں ملا کر ہر روز بچہ کو کھلا دیا کریں ہر ہفتہ میں دو دن کھلا دینا کافی ہے اور چیچک کے موسم میں بلکہ سب وباؤں کے دنوں میں پانی میں کیوڑہ ڈال کر پینا نہایت مفید ہے البتہ نزلہ کی حالت میں نہ چاہیئے۔ اسی طرح گھوڑی کا دودھ اگر ایک دو بار اس موسم میں پلا دیں تو اس سال چیچک نہیں نکلتی اور اس موسم میں چھوٹے بڑے سب آدمی گرم غذاؤں سے پرہیز رکھیں جیسے بینگن تیل گائے کا گوشت۔ کھجور۔ انجیر شہد انگور وغیرہ اور دودھ اور زیادہ مٹھائی نہ کھائیں بلکہ ٹھنڈی غذائیں کھائیں اور ٹھنڈے پانی سے نہایا کریں۔

۴:۔ نکلنے کے شروع میں ٹھنڈا پانی گھونٹ گھونٹ پلانا اور صندل اور کافور سونگھانا بہت مفید ہے اس سے سارا مادہ باہر کی طرف آجاتا ہے۔

۵:۔ نازک اعضاء کی اس طرح ضرور حفاظت کریں کہ سرمہ گلاب میں ملا کر آنکھ میں ٹپکائیں اور اگر آنکھ بند ہو تو یہ لیپ کریں رسوت ایلوا۔ گل نیلوفر۔ اقاقیا سب ساڑھے تین تین ماشہ اور زعفران دو رتی سب باریک پیس کر ہرے دھنیہ کے پانی میں یا گلاب میں گوندھ کر گولیاں بنا لیں پھر گلاب میں گھس کر لیپ کریں اور اگر آنکھیں باہر کو نکلی ہوں تو آنکھ کے برابر تھیلی سی کر اس میں تین ماشہ سرمہ بھر کر اول دوا ٹپکا کر یا لیپ کر کے اوپر سے تھیلی باندھ دیں تاکہ بوجھ کے سبب سے ابھر نہ سکے اس سے آنکھ کی حفاظت رہتی ہے اور شربت شہتوت چٹاتے رہیں۔ اور انار بیجوں سمیت خوب چبا کر کھلائیں اس سے حلق کی حفاظت رہتی ہے۔ مغز تخم کدو چار ماشہ اور مغز بادام چھلا ہوا اور کتیرا گوند دو دو ماشہ قند سفید چھ ماشہ باریک پیس کر لعاب اسبغول میں ملا کر ذرا ذرا چٹائیں اس سے سینہ اور پھیپھڑہ کی حفاظت رہتی ہے اور برادہ صندل سرخ اور گل نیلوفر۔ گل ارمنی اور گل سرخ سب تین تین ماشہ گلاب میں پیس کر ہر جوڑ پر لگائیں اس سے جوڑوں کی حفاظت رہتی ہے ہاتھ پیر ٹیڑھے نہیں پڑتے اور یہ قرص شروع سے ڈھلنے کے وقت تک دیتے رہیں۔ گل سرخ تخم حماض یعنی چوکے کے بیج ساڑھے تین تین ماشہ۔ ببول کا گوند اور نشاستہ اور طباشیر اور کتیرا سات سات ماشہ کوٹ چھان کر لعاب اسبغول میں ملا کر ساڑھے چار چار ماشہ کی ٹکیہ بنا لیں ایک یا آدھی ٹکیہ ہر روز کھلا دیں اس سے آنتوں کے زخم سے حفاظت رہتی ہے اور پیچش نہیں ہوتی خصوصاً ڈھلنے کے وقت یہ ٹکیہ ضرور دیں۔

۶:۔ چیچک سے اچھے ہونے کے چند روز بعد شربت عناب اور منڈی کا عرق پلا دیں اس سے اندر گرمی نہیں رہتی۔

۷:۔ اگر چیچک کے بعد پیچش یا کھانسی ہو جاوے تو یہ دوا دیں۔ دو تین دانہ عناب پانی میں پیس کر چھان کر اور ڈیڑھ ماشہ بہدانہ پانی میں بھگو کر اسکا لعاب لے کر اسمیں ملا کر شربت نیلوفر ایک تولہ ملا کر پلائیں۔

۸:۔ اگر اچھے ہو کر داغ رہ جاویں تو چھٹانک بھر مُردار سنگ اور چھٹانک بھر سانبھر نمک پیس کر اتنے پانی میں ڈال لیں کہ پانی

چار انگل اوپر رہے اور ایک ہفتہ تک دھوپ میں رکھیں اور ہر روز تین بار ہلا دیا کریں اور ہفتے میں پانی بدلتے رہیں چالیس دن کے بعد پانی پھینک کر خشک کریں اور چنے کا آٹا اور نرکل کی جڑ اور پرانی ہڈی اور قسط تلخ اور چاول کا آٹا اور مغز تخم خربزہ اور بکائن کے بیج سب چیزوں مُردار سنگ کے ہموزن لے کر کوٹ چھان کر رکھ لیں پھر تھوڑی سی یہ دوا لے کر میتھی کے بیجوں کے لعاب میں ملا کر ملیں اور ایک گھنٹہ کے بعد دھو ڈالیں مہینہ دو مہینہ تک اسی طرح کریں۔

۹:۔ ایک قسم کی چیچک ہے جس کو موتیا چیچک اور کنٹھی کہتے ہیں کبھی وہ صرف گلے پر نکلتی ہے کبھی تمام بدن پر اسکے دانے موتی کی طرح چھوٹے چھوٹے سفید ہوتے ہیں یہ جو مشہور ہے کہ اسکا علاج نہ چاہیئے محض غلط ہے البتہ اسکے دبانے کا علاج نہ کریں بلکہ باہر کی طرف لانا چاہیئے۔ اسکا علاج بھی وہی ہے جو اوپر چیچک کا ہے۔

۱۰:۔ اور ایک قسم وہ ہے جسکے دانے دھوپ کی طرح ہوتے ہیں جس کو خسرہ کہتے ہیں اسمیں ڈھلنے کے بعد بیخوف نہ ہوں اور شربت عناب یا نیلوفر اور عرق منڈی ضرور پلاتے رہیں اور وہ قرص جسمیں طباشیر ہے اور نمبر ۵ میں لکھا گیا ہے کھلاتے رہیں۔

۱۱:۔ چیچک کی تمام قسموں کے علاج کا اصول یہ ہے کہ دبانے کی کوشش ہرگز نہ کریں اس سے ہلاکت کا خوف ہے بلکہ یہ کوشش کریں کہ کُل مادہ چیچک کا اندر سے باہر نکل آوے۔ جب ڈھل جاوے تو گرمی دور کرنے کی کوشش کریں۔

دوا:۔ چیچک کا مادہ باہر نکالنے والی سونے کا ورق ایک عدد اور شہد چھ ماشہ ملا کر چٹائیں اوپر سے انجیر ولایتی ایک عدد مویز منقےٰ نو دانہ۔ زعفران ایک ماشہ مصری دو تولہ جوش دے کر چھان کر پلائیں۔ اور اگر بخار زیادہ ہو تو زعفران کی جگہ پانچ ماشہ خوب کلاں ڈالیں اور اگر بخار بہت ہی زیادہ ہو تو تخم خیارین چھ ماشہ اور بڑھالیں۔ یہ کُل دواؤں کے وزن بڑے آدمیوں کے لئے ہیں۔ بچہ کے لئے آدھا تہائی چوتھائی کرلیں چیچک کے مریض کے بستر پر خوبکلاں بچھاویں اور ہر روز بدل دیا کریں۔

فائدہ:۔ چیچک کی سب قسموں میں سے گرم زیادہ خسرہ ہے مگر جلد ختم ہوجاتی ہے اور جان کا خطرہ اس میں بہت کم ہوتا ہے اور بڑی چیچک میں گرمی خسرہ سے کم ہوتی ہے مگر دیر میں ختم ہوتی ہے اور بے احتیاطی سے جان کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔ اور موتی جھرہ میں شروع میں گرمی کم ہوتی ہے مگر بعد میں بہت ہوجاتی ہے اور سب سے زیادہ تکلیف دینے والی اور دیر میں جانیوالی ہے بائیس دن سے تو کم میں کبھی جاتی ہی نہیں۔ اسکے علاج میں بہت غور کی ضرورت ہے۔ حکیم سے رجوع کرنا چاہیئے۔ جو تدبیریں یہاں لکھی گئی ہیں کسی قسم میں مضر نہیں۔ موتی جھرہ میں تکلیفیں بہت ہوتی ہیں مگر جان کا خطرہ کم ہوتا ہے۔ (النظر ثالث)

پھوڑا، پھُنسی وغیرہ

کبھی کبھی نیم کے پانی سے نہلاویں اسی طرح کچنال یعنی کچناری کی چھال پانی میں اوٹا کر اسمیں نہلانا بھی مفید ہے اور برساتی پھنسیوں

کے لیے آم کی گٹھلی پانی میں پیس کر ہر روز لگا دیں اور یہ دوا ہر قسم کی پھنسیوں کو فائدہ دیتی ہے ایک تولہ عناب چار تولہ گائے کے گھی میں جلا کر رگڑیں کہ سب گھی میں مل کر ایک ذات ہو جاویں پھر دو ماشہ دھویا ہوا توتیا ملا کر رکھ لیں اور پھنسیوں پر لگایا کریں اس سے پھنسی اور زخم جلد ہی اچھے ہو جاتے ہیں اور پھر نکلنا بند ہو جاتا ہے اور مکھی نہیں بیٹھتی اور توتیا اس طرح دھلتا ہے کہ اسکو باریک پیس کر پانی میں ڈالیں۔ جب تہ میں بیٹھ جاوے پانی بدل لیں اسی طرح تین چار بار کریں اور خشک کر کے کام میں لائیں۔

گنج :۔ تین تین ماشہ کمیلہ۔ مُردار سنگ۔ مازو۔ انار کے چھلکے۔ ہلدی کوٹ چھان کر دو تولہ زرد موم کو چار تولہ روغنِ گُل میں پگھلا کر اس میں سب دوائیں ملا کر خوب رگڑیں کہ مرہم سا ہو جاوے پھر ایک تولہ خالص سرکہ ملا کر دوبارہ رگڑیں اور سر پر لگایا کریں۔

دُوسری دوا: بہت کم خرچ دُو تولہ چنے کا آٹا اور تین ماشہ توتیا خوب باریک پیس کر کھٹی دہی میں ملا کر خوب رگڑیں کہ مرہم سا ہو جائے پھر سر پر ملیں اور ایک گھنٹہ کے بعد نیم کے پانی سے دھو ڈالیں اکثر ایک ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔

داد :۔ اس پر باسی منہ کا لعاب لگانا نہایت مفید ہے۔ اگر اس سے نہ جائے تو اوپر جو دوائیں داد کی لکھی گئی ہیں انکو برتیں۔

جل جانا :۔ اس کی دوائیں اوپر جل جانے کے بیان میں آچکی ہیں۔ (دیکھو حصہ ہذا)

طاعون

اِس کے موسم میں ان باتوں کا خیال رکھیں۔

۱ :۔ مکان خوب صاف رکھیں جہاں تک ہو سکے نمی نہ ہونے دیں ہفتہ میں ایک دو بار ہر کمرے اور کوٹھڑی میں ان چیزوں کی دھونی دیں جھاؤ چاہے تر ہو یا خشک ہو اور نیم کے پتے دونوں آدھ آدھ سیر اور ورنج عقربی اور گوگل دو دو تولہ سب کو آگ پر ڈال کر کواڑ بند کر دیں تاکہ دھواں بھر جائے پھر کھول دیں اور صاف کر دیں اور مکان میں سرکہ یا گلاب تھوڑا تھوڑا چھڑکتے رہیں۔ اور اسی طرح گندھک سُلگانا یا ہینگ گلاب میں گھول کر چھڑکنا مفید ہے اور دو چار کُھلے منہ کے برتنوں میں سرکہ اور تراشی ہوئی پیاز بھر کر چاروں طرف لیٹنے کے مکان میں لٹکا دیں۔

۲ :۔ پانی بہت صاف پئیں بلکہ پکایا ہوا پانی اچھا ہے۔ اور کیوڑہ ڈال کر پینا نہایت مفید ہے اور اگر مزاج بہت ٹھنڈا نہ ہو تو پانی میں ذرا سا سرکہ ملا کر پینا بہت مفید ہے اور مجرب ہے۔ اور پانی خوب ٹھنڈا پئیں۔

۳ :۔ سرکہ اور پیاز اور لیموں اکثر کھایا کریں اور یہ چیزیں بہت کم کھائیں زیادہ چکنائی اور گوشت اور مٹھائی اور مچھلی اور دودھ دہی اور سبز ترکاریاں اور میوے جیسے انگور اور ککڑی اور تربوز اور خربوزہ وغیرہ۔

۴ :۔ زیادہ بھوکے نہ رہیں اور قبض ذرا نہ ہونے دیں۔ ذرا بھی پیٹ بھاری پائیں فوراً غذا کم کر دیں اور گلقند وغیرہ کھائیں

۵ :- زیادہ گرم پانی سے نہ نہائیں۔ اگر برداشت ہو تو ٹھنڈے پانی سے نہائیں ورنہ تازہ پانی سہی۔

۶ :- میاں بیوی کم سوئیں بیٹھیں۔

۷ :- خوشبو اور عطر اکثر استعمال کریں خاصکر گلاب اور خس کا عطر اور مکان میں خوشبودار پھول کے درخت لگائیں جیسے بیلا، چنبیلی، گلاب اور کافور مکان کے کونوں میں ڈالیں اور بازو پر باندھیں۔

۸ :- تل کا تیل نہ لگائیں نہ جلائیں نہ کھائیں۔

۹ :- اور یہ دوائیں اپنے اور اپنے بچوں کے استعمال میں رکھیں۔

دوا :- وہ گولی جو بڑے آدمیوں کے بخار کے بیان میں لکھی گئی ہے جس میں زہر مہرہ خطائی بھی ہے۔

دوسری دوا :- سچے موتی ڈیڑھ ماشہ اور زہر مہرہ خطائی چھ ماشہ صندل سفید تین ماشہ جدوار یعنی نربسی سوا ماشہ اور مشک خالص اور کافور ایک ایک رتی اور ورق نقرہ ایک رتی سُرمہ کی طرح کھرل کر کے لعاب اسبغول میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو کھایا کریں۔

تیسری دوا زعفرانی گولی بڑی برکت کی :- نیم کے سبز پتے یا سبز پھول اور چرائتہ اور شاہترہ تینوں کو ہموزن لے کر الگ الگ رات کو پانی میں بھگو دیں صبح کو چرائتہ اور شاہترہ کا زلال لیکر اور نیم کے پتوں اور پھولوں کو اسی کے پانی میں پیس کر پھر اُس زلال میں ملا کر آگ پر رکھ کر خوب بھون لیں جب بالکل رطوبت نہ رہے دوا کو تول لیں جتنے تولہ ہو ہر تولہ میں چار رتی یعنی آدھا ماشہ زعفران ملالیں اور تین تین ماشہ کی گولیاں بنا کر تین دن تک تھوڑی شکر ملا کر ایک گولی روز کھاویں طاعون سے حفاظت رہیگی

غذا :- طاعون والے کے لئے سب سے اچھی آش جو ہے اس میں تھوڑا عرق لیموں اور کیوڑہ بھی ملادیں اگر برف ملے تو اُس سے ٹھنڈا کر دیں اور بھی ٹھنڈی چیزیں کھانا مناسب ہے۔

چوتھی دوا :- نہایت نافع ہے جب کوئی طاعون میں مبتلا ہو جاوے اور اسکو بخار بھی ہو تو یہ دوا استعمال کریں اجوائن کا ست چھ ماشہ اور کافور ایک تولہ اور پودینہ کا ست ایک ماشہ ان تینوں کو ملا کر ایک شیشی میں رکھ لیں یہ ملتے ہی پتلے عرق کی طرح ہو جائینگے۔ جب ضرورت ہو تین بتاشہ لیکر ہر بتاشہ میں اسکے تین تین قطرے لے کر آٹھ آٹھ گھنٹے کے فاصلے سے ایک ایک بتاشہ کھلاویں اور دودھ خوب کثرت سے پلاویں گو بیمار انکار کرے جب بھی پلادیں۔ اور دوسری کوئی چیز کھانے کو نہ دیں جب تک کہ بخار بالکل نہ جاتا رہے اور کم عمر کے لئے ہر بتاشہ میں دو دو قطرے اور بہت ہی کم عمر بچے کے لئے ایک ایک قطرہ کافی ہے اور اگر گلٹی بھی ظاہر ہو تو شہد اور سفید شکر ہموزن لیکر اسمیں ایک ماشہ جدوار پیس کر ملا کر لیپ کریں اور اوپر دودھ چاول کی پلٹس گرم گرم باندھیں اور پلٹس گرم گرم بدلتے رہیں۔

طاعون کا اور علاج:۔ جب کسی کے گلٹی نکلے تو کھانے پینے کی کوئی گرم دوا مت دو بلکہ دل کو قوت دینے کی اور ہوش و حواس قائم رکھنے کی اور گلٹی کے مواد نکالنے کی تدبیر کرو۔ اور گلٹی کے بٹھانے کی کوشش ہرگز مت کرو اور مریض کو ٹھنڈی جگہ میں رکھو اور دل دماغ پر صندل اور کافور گلاب میں گھس کر کپڑا بھگو کر رکھو اور بخار میں جو تدبیریں کی جاتی ہیں جیسے پاشویہ کرنا ہاتھ پاؤں میں سنگیاں کھچوانا لخلخہ سونگھانا وہ سب تدبیریں کرو ان سب کا بیان بخار میں گذر چکا ہے اور گلٹی پر سردی نہ پہنچنے دو جب سردی کا شبہ ہو تو فوراً بابونہ پانی میں پکا کر گرم گرم سے گلٹی کو دھارو غرض گلٹی کے مواد نکالنے کی تدبیریں کرو۔ جونکیں لگانا بھی عمدہ تدبیر ہے کم سے کم بارہ تازی اور بارہ باسی لگانا چاہئیں اور چند مفید تدبیریں یہ ہیں۔

پھایا نہایت مجرب:۔ سنکھیا سفید اور افیون ایک ایک تولہ پیس کر لہسن کے پانی میں خوب ملا کر کچھ پھائے بنادیں اور ایک پھایہ گلٹی پر رکھیں اور اسکے اوپر پیاز بھون کر باندھیں جب پیاز ٹھنڈی ہوجائے اسکو بدل دیں اور دو دو گھنٹے کے بعد پھایا بدلتے رہیں اس سے ایک دن میں مواد باہر آجاتا ہے اور گلٹی پک کر یا تو خود ٹوٹ جاتی ہے یا شگاف دلانے کے قابل ہوجاتی ہے یا پلٹس سے ٹوٹ جاتی ہے اور سب مواد بہ کر نکل جاتا ہے۔

پینے کی دوا:۔ سات دانہ آلو بخارہ پانی میں بھگو کر اسکا زلال یعنی اوپر کا نتھرا ہوا پانی لے لیں اور اس پانی میں پانچ پانچ ماشہ زرشک اور تخم خرفہ پیس کر چھان کر تین ماشہ صندل سفید اور ایک ایک ماشہ جدوار یعنی نربسی اور زہر مہرہ اور دریائی نارجیل اور کافور لے کر سب کو عرق بید مشک میں گھس کر ملا کر دو تولہ شربت انار ملا کر پلائیں۔

پینے کی دوسری دوا۔ ایک ایک ماشہ زہر مہرہ خطائی اور نارجیل دریائی اور چار رتی کافور چھ تولہ گلاب میں گھس کر دو تولہ شربت انار ملا کر پلائیں

پینے کی تیسری دوا۔ یہ مسہل ٹھنڈا اور نہایت ہی مفید ہے چھ چھ ماشہ ہلیلہ سیاہ اور جدوار اور سنا کی گھی سے چکنی کی ہوئی اور ایک تولہ گل سرخ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو دو تولہ گلقند آفتابی چار تولہ شکر سرخ اسمیں ملا کر چھان کر چار تولہ شربت ورد اور نو دانہ مغز بادام شیریں کا شیرہ ملا کر خوب ٹھنڈا کر کے پلائیں اور ہر دست کے بعد خوب ٹھنڈا پانی دینا چاہیئے چاہے باسی پانی دیں یا برف کا دیں اور ایک ایک دن بیچ کر کے تین دفعہ یہ مسہل دیں اور ناغہ والے دن پانچ ماشہ تخم ریحاں پھنکا کر دو تولہ شربت بنفشہ پانی میں ملا کر پلائیں۔

طاعون کے لئے ایک مفید علاج:۔ جو تجربے سے صحیح ثابت ہوا ہے مریض کو آٹھ دن تک سوائے دودھ کے کھانے پینے کو کچھ نہ دیں جب بھوک پیاس لگے دودھ ہی پلادیں۔ اگر برف سے ٹھنڈا کردیں تو بہتر ہے دودھ بکری کا ہو یا گائے کا۔ اور گلٹی پر میٹھا تیلیا اکاس بیل کے پانی میں پیس کر لیپ کریں۔ اوپر سے نیم کے پتے بھرتہ بنا کر باندھیں۔

نوٹ:۔ (لفظ طاعون کے لئے) سے (باندھیں) تک نظر ثالث کا اضافہ ہے ۱۲

متفرق ضروریات اور کام کی باتیں

گوشت رکھنے کی ترکیب۔ کاغذی لیموں کے عرق میں پرانا گڑ گھول کر گوشت پر سب طرف خوب مل دیں۔ پھر شورہ قلمی باریک پیس کر چھڑکیں اور خوب مل دیں پھر لاہوری نمک پیس کر یا سانبھر نمک چھڑک کر ملیں اور دھوپ میں سکھالیں اس طرح گوشت مہینوں تک رہ سکتا ہے۔

انڈا رکھنے کی ترکیب:۔ انڈے کو دھو کر تیل میں یا چونے کے پانی میں ڈال دیں مدتوں تک نہ بگڑے گا۔

گوشت گلانے کی ترکیب:۔ انجیر اور سہاگہ اور نوشادر اور کچری پیس کر رکھیں اور دہی میں یا انڈے کی سفیدی میں تھوڑا سا اس میں سے ملا کر گوشت سکھا کر دیگچی میں رکھ کر تقریباً آٹھ منٹ تک سرپوش ڈھانک کر ہلکی آنچ دیں گوشت حلوا ہو جائیگا پھر جس طرح چاہیں پکائیں۔

مچھلی کا کانٹا گلانے اور پکانے کی ترکیب مچھلی ایک سیر ادرک آدھ پاؤ چھاچھ آدھ سیر اگر کھٹی ہو ورنہ اگر کھٹی نہ ہو تو ایک سیر مچھلی کو کرن اور آلائش سے صاف کر کے ٹکڑے کریں اور ان ٹکڑوں کو سینی میں بچھا دیں اس طرح کہ درمیان میں ذرا سی جگہ خالی رہے اس خالی جگہ میں ذرا سی آگ رکھ کر تھوڑا موم اس آگ پر ڈالیں اور کسی برتن سے سینی کو ڈھانک دیں تاکہ موم کا دھواں مچھلی کے قتلوں میں پہنچ جاوے اور پانچ منٹ کے بعد کھول دیں اس سے مچھلی میں بساند بالکل نہ رہے گی پھر مچھلی کا مصالحہ تیل یا گھی میں بھون کر وہ قتلے دیگچی میں چنیں اور ادرک باریک تراش کر چھاچھ میں ملا کر اور پانی بھی بقدر مناسب ملا کر دیگچی میں ڈالیں اور منہ آٹے سے بند کر کے بہت ہلکی آنچ پر پکا دیں کانٹا گل جاوے گا اگر مچھلی کو تیل میں پکانا ہو تو تیل کے صاف کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ سرسوں کے تیل کو آگ پر رکھ دیں اور سرپوش سے ڈھانک دیں اور دہی کا پانی یعنی دہی کا توڑ سرپوش کا کنارہ ذرا سا اٹھا کر ڈالیں اور فوراً ڈھانپ دیں تاکہ تیل آگ نہ لے لے ذرا دیر کے بعد دہی کا پانی اور ڈالیں اسی طرح دو تین دفعہ میں بالکل صاف ہو جاوے گا اور بو مطلق نہ رہے گی۔ اگر مچھلی کا کانٹا حلق میں اٹک جاوے تو اس کا علاج امراض حلق میں لکھا گیا ہے (انظر ثالث)

دودھ پھاڑنے کی ترکیب:۔ اول دودھ کو جوش دیں پھر ایک انڈے کی زردی اور سفیدی کو الگ الگ ذرا سے پانی یا دودھ میں خوب گھول کر اس میں ڈال دیں فوراً پھٹ جاوے گا اگر دیر لگ جائے ذرا چمچہ سے ہلا دیں۔

پانی اور کھانا گرم رکھنے کی ترکیب:۔ صندوق یا بوری میں نئی روئی بھر کر رکھیں پھر گرم کھانے یا پانی کے برتن کو خوب ڈھانک کر اس روئی کے اندر دبا دیں اور صندوق یا بوری کا منہ اچھی طرح بند کر دیں جب کھولیں گے گرم ملیگا اگر نئی روئی نہ ہو تو پرانا روڑا بھی

بھی کام دیتا ہے اگر صندوق یا بوری نہ ہو گدے میں روئی یا برادہ بھر کر اسمیں برتن لپیٹ دیا جائے اور اوپر سے رسی کس دیں تو اور بھی بہتر ہے برف بچے ملکوں میں بہت کام کی ترکیب ہے۔

خاتمہ اور بعض نسخوں کی ترکیب

اس میں بعضے نسخوں کی ترکیبیں لکھی ہیں جن کا نام اس حصہ میں آیا ہے۔ اگر یہ نسخے زیادہ دنوں تک کھانے ہوں یا بازار میں قابل اعتبار نہ ملیں تو گھر بنالینا بہتر ہے۔

۱۔ آش جو:۔ تین تولہ جو کو ذرا نمی دے کر کوٹیں کہ چھلکا الگ ہو جائے۔ پھر اسکو تین پاؤ پانی میں جوش دیں جب ڈیڑھ پاؤ رہ جائے تو یہ پانی گرادیں اور نیا پانی تین پاؤ ڈالکر پھر اوٹائیں کہ ڈیڑھ پاؤ رہ جاوے پھر اسکو بھی پھینک دیں اسی طرح چھ پانی پھینک دیں اور ساتواں پانی بے ملے ہوئے چھان کر لیں اور قند سفید یا شربت نیلوفر ملا کر پئیں اگر جی چاہے تو عرق کیوڑہ بھی ملالیں۔ اگر دق کی بیماری میں دست بھی آتے ہوں تو جو کو کسی قدر بھونکر بنائیں تو زیادہ مفید ہے اور یہ نہ خیال کریں کہ ایسے ہلکے پانی میں کیا غذا ہوگی یہ سب کا سب غذا بن جاتا ہے اور بہت جلد ہضم ہوتا ہے اور پیٹ میں بوجھ نہیں لاتا خون عمدہ پیدا کرتا ہے۔ سل اور خشک کھانسی کے لئے مفید ہے اور سوزش میں بھی اچھا ہے بخار میں غذا بھی ہے اور دوا بھی ہے رگوں میں سے فاسد مادہ نکالتا ہے۔ سرد تر ہے جس کے معدہ میں سردی زیادہ ہو یا پیٹ میں درد ہو اور قبض بہت ہو اسکو بلا رائے حکیم کے نہ دیں۔

۲۔ آب کاسنی مقطر:۔ تین تولہ تخم کاسنی کچل کر رات کو پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کو ایک کپڑے کے چاروں کونے باندھ کر لٹکائیں اور اس میں تخم کاسنی مذکور کو ڈال کر ٹپکائیں جب ٹپک چکے پھر وہی پانی کپڑے میں ڈال دیں اور ٹپکنے دیں اسی طرح سات بار کسم کی رنگی کی طرح ٹپکائیں۔

۳۔ آب کاسنی مروق:۔ کاسنی کے تازہ پتوں کو بلا دھوئے مل کر نچوڑ کر پانی نکال لیں اور آگ پر رکھیں کہ پھٹ کر سبزی الگ ہوجاوے پھر اُس پانی کو چھان لیں یہ پانی ورم جگر کو بہت مفید ہے۔

۴۔ اچار پپیتہ:۔ پپیتہ یعنی ارنڈ خربوزے کو چھیل کر قاشیں کر کے ذرا سے پانی میں اُبال کر خشک کر کے سرکہ میں ڈالدیں اور نمک مرچ وغیرہ بقدر ذائقہ ملالیں اور کم از کم بیس۲۰ دن رکھا رہنے دیں اسکے بعد ایک تولہ سے دو تولہ تک کھاویں کوکھ کے درد کے لئے جس کو درد بائی سول کہتے ہیں بہت مفید ہے۔

۵۔ اطریفل کشنیزی اور اطریفل صغیر:۔ پوست ہلیلہ زرد پوست ہلیلہ کابلی بہیڑہ آملہ چھوٹی ہڑ کوٹ چھان کر روغن بادام سے یا گائے کے گھی سے چکنا کر کے اور دو تولہ دھنیا کوٹ چھان کر ان سب کو رکھ لیں اور چھتیس ۳۶ تولہ شکر سفید کا قوام کر کے وہ دوائیں ملالیں اور چالیس۴۰ دن تک جو یا گیہوں میں دبا رکھیں پھر کھلائیں خوراک ایک تولہ سوتے وقت ہے۔ بعضے بجائے شکر کے شہد

ڈالتے ہیں اور بعضے ہڑ کے مربہ کا شیرہ۔ یہ اطریفل کشنیزی ہے اگر اسمیں دھنیہ نہ ڈالیں تو اطریفل صغیر کہتے ہیں۔

۶۔ اطریفل زمانی :۔ یہ اطریفل سب مزاجوں کے موافق ہوتا ہے تحریک نزلہ اور مالیخولیا یعنی جنون اور تبخیر کے لئے مفید ہے۔ اور بہت سے فائدے ہیں۔ پوست بلیلہ سوا گیارہ ماشہ آملہ خشک سوا گیارہ ماشہ پوست ہلیلہ کابلی ساڑھے بائیس ماشہ پوست ہلیلہ زرد ساڑھے بائیس ماشہ۔ ہلیلہ سیاہ ساڑھے بائیس ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر ساڑھے پانچ تولہ روغن بادام خالص سے چکنا کر کے برادہ صندل سفید پورے سات ماشہ۔ کتیرا پورے سات ماشہ۔ گل سرخ سوا گیارہ ماشہ۔ طباشیر سوا گیارہ ماشہ۔ گل نیلوفر سوا گیارہ ماشہ۔ بنفشہ ساڑھے بائیس ماشہ سقمونیا مشوی ساڑھے بائیس ماشہ۔ تربد سفید مجوف پینتالیس ماشہ۔ دھنیہ پینتالیس ماشہ کوٹ چھان کر تیار کریں پھر ساڑھے بائیس ماشہ گل بنفشہ اور پچاس دانہ عناب اور پچاس دانہ سپستان پانی میں جوش دیکر چھان کر اور ساڑھے چھ چھٹانک شہد خالص اور ساڑھے دس چھٹانک مربہ کی ہڑ کا شیرہ ملا کر قوام کر کے اوپر کی دوائیں ملا دیں اور چالیس روز غلہ میں دبا رکھیں اور اگر جلدی ہو تو دس روز ضرور دبائیں خوراک سوتے وقت سات ماشہ سے ایک تولہ تک ہے اور اگر اسمیں یہ مغزیات اور بڑھا لیں تو بیحد مقوی دماغ ہو جائے مغز کدو دو تولہ۔ مغز تخم تربوز دو تولہ اور تخم خشخاش سفید دو تولہ اور تخم کاہو دو تولہ اور مغز بادام دو تولہ خوب کوٹ کر ملائیں اگر نزول الماء یعنی موتیا بند میں اس ترکیب سے کھائیں تو نہایت مفید ہے۔

۷۔ سقمونیا کا مشوی کرنا یعنی بھوننا :۔ سقمونیا کو پیس کر ایک تھیلی میں کر کے ایک انار یا سیب یا امرود میں رکھ کر آٹے میں لپیٹ کر چولھے میں دبا دیں جب گولہ سرخ ہو جاوے سقمونیا کو نکال لیں بس مشوی ہو گئی اور غیر مشوی انتڑیوں کو نقصان کرتی ہے۔

۸۔ جوارش کمونی :۔ مربائے ادرک تین تولہ اور گلقند آفتابی سات تولہ اور مربائے ہلیلہ گٹھلی دور کر کے چار تولہ ڈیڑھ پاؤ گلاب میں بے مسح کی سل پر خوب پیس کر قند سفید چار تولہ اور شہد خالص چار تولے ساڑھے چار ماشہ ملا کر قوام کر کے تین تولہ زیرہ سیاہ جو کہ سرکہ میں بھگو کر سکھایا گیا ہو اور چار چار ماشہ یہ چار دوائیں فلفل سفید۔ برگ سداب۔ دارچینی قلمی۔ بورہ سرخ کوٹ کر چھلنی میں چھان کر ملائیں خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ تک ہے۔ ریاحی درد اور بار بار پاخانہ ہونے کو مفید ہے۔

۹۔ جوارش مصطگی :۔ طباشیر ایک تولہ اور مصطگی رومی ایک تولہ اور دانہ الائچی خورد چھ ماشہ پیس کر پاؤ بھر گلاب اور آدھ پاؤ قند کا قوام کر کے اسمیں ملا لیں۔ خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ تک ہے بھوک کم لگنے اور بار بار پاخانہ جانے کو مفید ہے اگر کھانے کے بعد کھالیں تو ہاضم ہے اگر اسی جوارش میں تین ماشہ سنگدانہ مرغ ملا لیں تو ضعف معدہ کے لئے نہایت نافع ہو جائے۔

۱۰۔ خمیرہ بادام :۔ یہ سرد مزاج والوں کو بہت مفید ہے مغز بادام شیریں مقشر چار تولہ۔ تخم کاہو چھ ماشہ تخم کدوئے شیریں دو تولہ پانی میں خوب باریک پیس کر اسمیں مصری پاؤ سیر اور شہد آدھ پاؤ ملا کر قوام کریں پھر اسمیں دانہ الائچی خورد چھ ماشہ بہمن سرخ چھ ماشہ بہمن سفید چھ ماشہ ملٹھی چھ ماشہ۔ گاؤزبان اور گل گاؤزبان چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر ملا لیں خوراک سات ماشہ سے ایک تولہ تک ہے اور اگر مقدور

ہو تو اسمیں ایک ماشہ مشک اور دو ماشہ ورق نقرہ بھی ملالیں۔

۱۱۔خمیرہ بنفشہ :۔ دو تولہ گل بنفشہ رات کو پانی میں بھگو کر رکھ لیں صبح کو پکا کر مل کر چھان کر پاؤ بھر شکر سفید ملا کر قوام کر لیں یہ تو شربت بنفشہ ہے اور اگر دو تولہ گل بنفشہ اور لیکر کوٹ چھان کر اس شربت میں ملا کر رکھ لیں تو خمیرہ بنفشہ ہو جائے گا اور اگر بجائے سفید شکر کے سُرخ شکر ملائیں تو دست لانے کے لئے اچھا ہے۔

۱۲۔خمیرہ گاؤزبان[1] :۔ یہ دماغ اور دل کو طاقت دیتا ہے۔ گاؤزبان تین تولہ، گل گاؤزبان ایک تولہ، دھنیا ایک تولہ۔ ابریشم خام مقرض ایک تولہ۔ بہمن سُرخ ایک تولہ، بہمن سفید ایک تولہ۔ برادہ صندل سفید ایک تولہ، تخم فرنجمشک کپڑے میں باندھ کر ایک تولہ تخم بالنگو کپڑے میں باندھ کر ایک تولہ رات کو ایک سیر پانی میں بھگو کر رکھیں اور صبح کو جوش دیں جب ایک تہائی پانی رہ جاوے چھان کر قند سفید آدھ سیر شہد خالص پاؤ بھر ملا کر قوام کر کے زہر مہرہ چھ ماشہ، کہربائے شمعی چھ ماشہ، بسد یعنی مونگے کی جڑ، یشب چھ چھ ماشہ عرق کیوڑہ یا عرق بید مُشک میں کھرل کر کے ملالیں اور ورق نقرہ دس عدد اور ورق طلا[2] پانچ عدد تھوڑے شہد میں حل کر کے ملالیں اور طباشیر، مصطگی رومی۔ دانہ الائچی خورد۔ عود غرقی سب نو نو ماشہ کوٹ چھان کر ملالیں خوراک چھ ماشہ سے نو ماشہ تک ہے اور اگر اس میں ہر روز دو چانول مونگے کا کشتہ ملا کر کھایا کریں تو بہت جلدی اثر ہو یہ نسخہ گرم مزاج والوں کو بہت مفید ہے اگر اس میں ایک ماشہ موتی بھی ملائیں تو اعلیٰ درجہ کی چیز ہے۔

۱۳۔خمیرہ مروارید :۔ مقوی قلب و اعضائے رئیسہ ہے سچے موتی چھ ماشہ، کہربائے شمعی، سنگ یشب تین تین ماشہ عرق بید مُشک چار تولہ میں کھرل کر لیں اور تین ماشہ صندل سفید اس میں گھس لیں اور تین ماشہ طباشیر باریک پیس کر ملالیں اور قند سفید آدھ پاؤ شہد خالص ڈھائی تولہ۔ گلاب خالص، عرق بید مُشک چھٹانک چھٹانک بھر میں ملا کر قوام کر کے ادویہ مذکورہ ملالیں۔ خوراک تین ماشہ اور اگر تیز کرنا چاہیں تو سونے کے ورق بیس عدد اور ملالیں۔

دوا المسک۔ ایک معجون کا نام ہے جس میں مُشک ضرور ہوتا ہے۔ یہ معجون مقوی قلب بہت ہے اسکے نسخے کئی طرح کے ہوتے ہیں زیادہ تر برتاؤ معتدل اور بارد کا ہے وہ دونوں نسخے یہ ہیں۔

۱۴۔دوا المسک بارد :۔ گاؤزبان نو ماشہ اور زرنبجور چھ ماشہ اور گل گاؤزبان چھ ماشہ اور ابریشم خام مقرض چھ ماشہ اور برادہ صندل سفید چھ ماشہ اور برگ فرنجمشک چھ ماشہ اور تخم کاہو چھ ماشہ اور خشک دھنیا چھ ماشہ اور تخم خرفہ سیاہ چھ ماشہ اور مغز تخم کدوئے شیریں چھ ماشہ اور بہمن سفید چھ ماشہ اور بہمن سُرخ چھ ماشہ اور درونج عقربی چھ ماشہ اور گل سُرخ چھ ماشہ اور مصطگی رومی تین ماشہ سب کو کوٹ چھان کر اور آدھ پاؤ شربت سیب شیریں اور آدھ پاؤ شربت بہی شیریں اور آدھ سیر قند سفید کا قوام کر کے ملالیں۔ پھر چار ماشہ سچے موتی

---

[1] مخترع ۱۲ منہ [2] اگر کم خرچ کرنا ہو تو ورق طلا نہ ڈالیں

اور چھ ماشہ کہربائے شمعی اور چھ ماشہ طباشیر اور چھ ماشہ بُسدا ور چھ ماشہ یاقوت سُرخ یہ سب چار تولہ عرق کیوڑہ میں کھرل کر کے ملالیں پھر دو ماشہ مُشک خالص اور تین ماشہ زعفران اور چھ ماشہ ورق نقرہ کیوڑہ میں پیس کر ملاکر احتیاط سے رکھیں خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ تک ہے۔

۱۵۔ دوا المسک معتدل۔ دماغ اور دل کو تقویت دینے والی اور تبخیر اور خیالاتِ فاسدہ کو روکنے والی۔ دو دو ماشہ یہ سب چیزیں گل سُرخ۔ ابریشم خام مقرض دار چینی قلمی۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ درُنج عقربی۔ اور ایک ایک ماشہ یہ چیزیں۔ چھڑیلہ مصطگی رومی دانہ ہیل خورد۔ اور تین تین ماشہ یہ چیزیں۔ برادہ صندل سفید۔ برادہ صندل سُرخ۔ دھنیہ۔ آملہ خشک۔ تخم خرفہ اور چار ماشہ گل گاؤزبان اور پانچ ماشہ زرشک اور ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ عود ہندی۔ بادرنجبویہ۔ ان کو کوٹ چھان کر اور رُبّ بہ شیریں پانچ تولہ اور قند سفید پانچ تولہ اور شہد خالص پانچ تولہ کا قوام کر کے ملالیں پھر سچے موتی دو ماشہ اور کہربائے شمعی دو ماشہ اور بسد احمر تین ماشہ اور طباشیر تین ماشہ کو چار تولہ عرقِ کیوڑہ میں کھرل کر کے ملالیں اور مُشک ایک ماشہ اور زعفران ایک ماشہ علیحدہ عرق کیوڑہ میں پیس کر ملائیں پھر ساڑھے تین ماشہ چاندی کے ورق ذرا سے شہد میں حل کر کے ملالیں خوراک پانچ ماشہ سے نو ماشہ تک ہے۔ اور زیادہ برتاؤ اسی ترکیب کا ہے اور بازار میں یہی بکتی ہے۔

۱۶۔ روغن بہروزہ:۔ خشک بہروزہ کے ٹکڑے کر کے اسمیں تھوڑا سا بالو ملاکر آتشی شیشی میں بھر کر منہ میں سینخیں اس طرح لگائیں کر خوب پھنس جائیں پھر ٹوٹا ہوا ایک گھڑا یا ناند لیں جس میں سوراخ ہو اور اسمیں وہ شیشی اس طرح رکھیں کہ شیشی کی گردن اس سوراخ میں سے نکلی ہوئی ایک طرف کو ڈھالو رہے۔ پھر ناند میں بھوسی بھر کر آنچ دیں اور شیشی کے منہ کے سامنے پیالہ رکھدیں جب تک تیل آتا رہے آنچ رہنے دیں جب تیل آنا بند ہو جاوے الگ کر لیں اور بالو اسلئے ملاتے ہیں کہ بہروزہ آگ نہ لے لے اور بھوسی کی آنچ اس لئے دیتے ہیں کہ ہلکی اور یکساں رہے اور تیل نکالنے سے پہلے ملتانی مٹی بھگو کر کپڑے کی دھجیاں اسمیں خوب سان کر کئی تہ شیشی پر لپیٹیں اور سُکھالیں اس کو گل حکمت کرنا کہتے ہیں جب بالکل سوکھ جائے تب تیل نکالیں۔

۱۷۔ موم روغن: بھی اسی طرح نکلتا ہے۔ یہ بہروزہ کا تیل پیشاب کی جلن کے لئے ایک بوند سے چار بوند تک بتاشہ میں کھانا بہت مفید ہے اور آگ سے جل جانے کو اور بچھو اور بھڑ کے زہر کو اسکا لگانا فائدہ دیتا ہے اور کان کے درد میں ٹپکانے سے فائدہ ہوتا ہے

۱۸۔ سکنجبین سادہ:۔ قند سفید تیس تولہ۔ سرکہ خالص دس تولہ پانی بیس تولہ ملا کر بہت ہلکی آنچ پر رکھیں اور جھاگ اُتارتے جائیں پھر احتیاط سے جب قوام ٹھیک ہو جائے یعنی تار دینے لگے تو اُتارلیں اور ٹھنڈا ہونے تک چلاتے رہیں اور بوتل میں بھر لیں یہ سکنجبین صفرا کو بہت جلد دُور کرتی ہے اور تیز بخاروں میں بہت جلد اثر کرتی ہے۔ اگر خربزہ یا اور ہلکے میوے کھا کر سکنجبین چاٹ لی جاوے تو نہایت مفید ہے۔ ان چیزوں کو صفرا نہیں بننے دیتی سکنجبین کھانسی اور ضعفِ معدہ اور ہیضہ اور مسہل میں نہ دینی چاہیئے۔ اگر سکنجبین

ہیں قند کی جگہ شہد ڈالا جاوے تو سردی کم ہو جاتی ہے اور اسکو عسلی کہتے ہیں اور کبھی سرکہ کی جگہ عرق نعناع ڈالتے ہیں تو اسکو نعنائی کہتے ہیں اور لیموں اور قند کے شربت کو لیموں کی سکنجبین کہتے ہیں۔

۱۹۔ شربت انجبار:۔ پانچ تولہ بیخ انجبار رات کو پانی میں بھگوئیں صبح کو جوش دیکر مل کر چھان کر پاؤ بھر قند سفید ملا کر قوام کر لیں خوراک دو تولہ ہے نکسیر اور حیض اور دستوں کو روکتا ہے تاثیر میں گرم ہے۔ اور اگر ٹھنڈا کرنا منظور ہو تو اڑھائی اڑھائی تولہ برادہ صندل سرخ اور برادہ صندل سفید بھی اس پانی میں بھگو دیں اور شکر یا قند کا وزن آدھ سیر کر لیں۔

۲۰۔ شربت بزوری بارد:۔ تخم خیارین مغز کدوئے شیریں مغز تخم پیٹھہ، کوکھرو، تخم خطمی خبازی، مغز تخم تربوز، تخم کاسنی بیخ کاسنی سب دو دو تولہ کچل کر رات کو پانی میں بھگو رکھیں صبح کو جوش دے کر چھان کر چوان تولہ یا چھتیس تولہ سفید شکر ملا کر قوام کر لیں خوراک دو تولہ سے تین تولہ تک۔ اگر تخم پیٹھہ نہ ملے نہ ڈالیں اور زیادہ برتاؤ اسی کا ہے اور یہی بازار میں بکتا ہے۔

۲۱۔ شربت بزوری حار:۔ پیشاب اور حیض کو جاری کرنے والا اور گردہ اور مثانہ کی ریگ کو نکال دینے والا اور یرقان اور پرانے بخاروں کو نفع دینے والا ہے تخم کاسنی، سونف، تخم خربزہ، مغز تخم کدوئے شیریں۔ حب القرطم سب دوائیں اڑھائی اڑھائی تولہ اور بیخ کاسنی، گل نمافث، تخم خطمی، ملیٹھی، بالچھڑ، گل بنفشہ، گاؤزبان یہ سب ڈیڑھ ڈیڑھ تولہ کچل کر رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو آٹھ تولہ مویز منقیٰ ملا کر اتنا پکائیں کہ نصف پانی رہ جاوے پھر چھان کر باسٹھ تولہ قند سفید ملا کر قوام کر لیں۔ خوراک دو تولہ سے تین تولہ تک ہے۔

۲۲۔ شربت بزوری معتدل:۔ پوست بیخ کاسنی۔ تخم خربزہ، کوکھرو، تخم خیارین، اصل السوس مقشر سب دو دو تولہ کچل کر رات کے پانی میں بھگو کر صبح کو جوش دے کر چھان کر بیس تولہ شکر سفید ملا کر قوام کر لیں خوراک دو تولہ سے تین تولہ تک ہے۔

۲۳۔ شربت دینار:۔ تخم کاسنی اور گل سرخ ہر ایک ستره ماشہ چار رتی اور پوست بیخ کاسنی اڑھائی تولہ اور گل نیلوفر اور گاؤزبان ہر ایک پونے نو ماشہ اور تخم کشوث پوٹلی میں بندھا ہوا سوا چھبیس ماشہ سب دواؤں کو پانی میں بھگو کر جوش دیں اور جوش دیتے وقت ریوند چینی نو ماشہ کچل کر پوٹلی میں باندھ کر اس میں ڈال دیں اور کفگیر سے اس تھیلی کو دباتے رہیں جب جوش ہو جاوے تو اس تھیلی کو بلا ملے نکال ڈالیں اور باقی دواؤں کو مل کر چھان کر پاؤ سیر قند سفید ملا کر قوام کر لیں خوراک دو تولہ ہے۔ یہ شربت جگر کی بیماریوں میں دیا جاتا ہے اور سنا وغیرہ کے ساتھ دیتے ہیں تو دست خوب لاتا ہے۔

۲۴۔ شربت عناب:۔ عناب پاؤ بھر کچل کر رات کو بھگو رکھیں صبح کو خوب جوش دیکر اور چھان کر قند سفید آدھ سیر ملا کر قوام کر لیں اصل وزن شکر کا یہی ہے اور اگر چاہیں سیر بھر تک ملا سکتے ہیں۔

۲۵۔ شربت ورد مکرر:۔ دو تولہ گل سرخ کو پاؤ سیر گلاب میں جوش دیں یہاں تک کہ آدھا گلاب رہ جاوے پھر چھان کر اسی گلاب میں آدھ پاؤ گلاب اور ملا کر اور دو تولہ گل سرخ اور ڈال کر اوٹائیں کہ نصف گلاب رہ جاوے پھر چھانیں اور بدستور سابق گلاب

اور گلِ سُرخ ملا کر اُوٹاتے جائیں سات بار ایسا ہی کریں پھر ساتویں دفعہ چھان کر آدھ پاؤ قند سفید ملا کر قوام کر لیں اور اخیر قوام میں چھ ماشہ طباشیر باریک پیس کر ملالیں جب دست لینے منظور ہوں اسمیں سے چار تولہ پانی میں ملا کر برف سے ٹھنڈا کر کے پی لیں اور ہر دست کے بعد بھی برف کا پانی جتنی دفعہ پئیں گے اُتنے ہی دست آئینگے اور مسہلوں کے خلاف اسمیں یہ بات ہے کہ ٹھنڈا ہے اور معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے اس سے دست نہ آویں تو نقصان نہیں کرتا گرم امراض میں نہایت مفید اور خفیف مسہل ہے۔

۲۶: شربتِ بنانیکی ترکیب :۔ سب دوائیں رات کو چھ گنے پانی میں بھگو دیں صبح کو ان کو جوش دیں جب ایک تہائی پانی رہ جاوے مل کر چھان لیں اور ان دواؤں سے دو نا تین حصہ شکر یا قند ملا کر قوام کر لیں جب ٹھنڈا ہو جائے بوتلوں میں بھر کر رکھ لیں۔

۲۷۔ عرق کھینچنے کی آسان ترکیب :۔ جس دوا کا عرق کھینچنا ہو اسکو ایک دیگچہ میں ڈال کر بہت سا پانی بھر کر چولھے پر رکھکر اُسکے نیچے آنچ کر دیں اور اس دیگچے کے اندر بیچوں بیچ میں ایک چھوٹی دیگچی رکھ دیں اسطرح کہ پانی اسکے اندر نہ جائے۔ اگر زیادہ پانی ہونے کی وجہ سے وہ دیگچی نہ ٹِکے تو کوئی اینٹ یا لوہے کا بڑا بٹہ رکھ کر اسپر دیگچی ٹکادیں اور دیگچے کے منہ پر ایک گھڑا پانی کا بھر کر رکھ دیں دیگچے کے پانی کو جب گرمی پہنچے گی بھاپ اُڑ کر اس گھڑے کے تلے میں لگے گی بوندیں بن کر اس چھوٹی دیگچی میں ٹپکیں گی۔ تھوڑی تھوڑی دیر میں کھول کر دیکھ لیا کریں جب دیگچی بھر جاوے اسکو خالی کر کے پھر رکھ دیں۔ اور اُوپر کے گھڑے کا پانی بھی دیکھتے رہیں جب وہ گرم ہو جاوے دوسرا گھڑا ٹھنڈے پانی کا رکھ دیں۔ سیر بھر دوا میں سات آٹھ سیر تک عرق لینا بہتر ہے۔ اس طرح کہ بارہ سیر پانی ڈالیں اور آٹھ سیر عرق لے کر باقی پانی چھوڑ دیں۔

فائدہ :۔ چاندی یا سونے کے ورق اگر کسی معجون یا شربت میں ملانے ہوں تو عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ورقوں کو ذرا سے شہد میں ڈالکر خوب ملاؤ پھر یہ شہد اس معجون میں ملالو۔ ورق جیسے شہد میں حل ہوتے ہیں ایسے کسی چیز میں حل نہیں ہوتے۔

۲۸۔ عرق کافور :۔ ہیضہ اور لُو وغیرہ کے لئے اکسیر ہے۔ ترکیب ہیضے کے بیان میں گذر چکی۔ چاکسو کے پھیلنے کی ترکیب آنکھ کے بیان میں گذری۔
بر صفحہ ۴۹ حصہ ہذا

۲۹۔ قرص کہربا :۔ کتیرا، نشاستہ، ببول کا گوند، مغز تخم خیارین یہ سب ساڑھے دس دس ماشہ اور گلنار سات ماشہ اور اقاقیہ اور کہربائے شمعی اور تخم بارتنگ ساڑھے تین تین ماشہ کوٹ چھان کر پانی میں گوندھ کر ساڑھے چار چار ماشہ کی ٹکیاں بنائیں اور سایہ میں سکھالیں۔

۳۰۔ کشتہ رانگ :۔ ایک تولہ رانگ عمدہ صاف لیکر ورق سے بنا کر مقراض سے چاول کے برابر کتر کر پاؤ بھر آنولہ کے درخت کی چھال لیکر کوٹ کر ان چاولوں کو اس میں بچھا کر ایک کپڑے یا ٹاٹ میں لپیٹ کر سُتلی سے خوب مضبوط باندھ کر دس سیر کنڈوں میں رکھ کر آنچ دیں جب آگ سرد ہو جاوے احتیاط کے ساتھ کنڈوں کی راکھ کو ہٹا کر رانگ کو نکال لیں رانگ کے چاول پھول کر کوڑیوں کی طرح ہو جاوینگے اُن کو ہاتھ سے مل کر کپڑے میں چھان لیں جسقدر رانگ جل کر سفید چونے کی طرح ہو گیا ہو

اور کپڑے میں چھن گیا ہو یہی عمدہ کشتہ ہوا اور جو ڈلی سخت رہ گئی ہو اسکو الگ کریں یہ کشتہ نہایت مقوی معدہ ہے جس قدر پرانا ہو بہتر ہے اگر دو چاول بھر تھوڑی بالائی میں کھا دیں تو بھوک خوب لگتا ہے۔

۳۱۔ کشتہ مرجان :۔ دو تولہ مونگہ سرخ لے کر آدھ پاؤ مصری پسی ہوئی کے بیچ میں رکھ کر ایک کاغذ یا کپڑے میں لپیٹ کر ڈوری سے باندھ دیں پھر دس سیر جنگلی کنڈوں میں رکھ کر آنچ دیں اور اگر جنگلی کنڈے نہ ملیں تو گھریلو کنڈوں کی آنچ دیں جب آگ بالکل سرد ہو جاوے مونگے کو کنڈوں کی راکھ میں سے احتیاط سے نکال لیں مونگے کی شاخیں سفید ہو جاوینگی۔ جو سفید ہو گئی ہوں اور زیادہ سخت نہ رہی ہوں ان کو باریک پیس کر رکھ لیں یہ مونگے کا کشتہ ہے اور جو شاخیں سیاہی مائل رہ گئی ہوں ان کو پھر تھوڑی مصری میں ملا کر دس سیر کنڈوں کی آنچ دیں تاکہ سفید ہو جاویں پھر پیس کر رکھ لیں اسکو دس پندرہ دن کے بعد استعمال کریں کیونکہ یہ کسی قدر گرمی کرتا ہے اور جتنا پرانا ہو بہتر ہے۔ یہ کشتہ ترکھانسی اور ہولدلی اور ضعف دماغ کے لئے از حد مفید ہے۔ بھوک بھی لگتا ہے ان عارضوں کے لئے دو چاول بھر نو ماشہ خمیرہ گاؤزبان میں ملا کر کھانا چاہیئے۔ ایک عورت نے یہ کشتہ پیٹھے کے مربہ میں ملا کر کھایا تھا جس کو ہولدلی اور تبخیر اور استحاضہ تھا بہت فائدہ دیا۔

۳۲۔ گلقند :۔ (از قرابادین قادری) سیر بھر پنکھڑیاں فصلی گلاب کے پھول کی جو عمدہ اور خوشرنگ ہوں اور تین سیر قند سفید لیکر ان دونوں کو لکڑی کی اوکھلی میں خوب کوٹو یا سل پر خوب پیس لو کہ ایک ذات ہو جاویں پھر چند روز دھوپ میں رکھو کہ مزاج پکڑ جاوے۔ یہ دو سال تک نہیں بگڑتا اور اگر بجائے قند کے شہد ڈالیں تو چار سال تک اثر بدستور رہتا ہے قبض کو رفع کرتا ہے۔ معدہ کو تقویت دیتا ہے اگر تھوڑا زیرہ سیاہ پیس کر ملا کر کھائیں تو پیٹ اور کمر کے درد کو نافع ہے اور یاد رکھو کہ جب گلقند کسی دوا میں گھول کر پینا ہو تو گھول کر چھان کر دینا چاہیئے ورنہ پھول کی پتی قے لے آتی ہے۔

۳۳۔ لعوق سپستان :۔ سپستان یعنی لسوڑے اچھے بڑے بڑے سو عدد کچل کر رات بھر پانی میں بھگو رکھیں صبح کو جوش دیکر مل کر چھان لیں شکر سفید ڈیڑھ پاؤ ملا کر شربت سے گاڑھا قوام کر لیں کہ چاٹنے کے قابل ہو جائے۔ خوراک ایک تولہ سے دو تولہ تک ذرا ذرا سا چاٹیں۔ کھانسی کے لئے مفید ہے۔ بلغم کو آسانی سے نکال دیتا ہے۔

۳۴۔ لعوق سپستان کا دوسرا نسخہ :۔ جو کھانسی کے لئے بہت مفید ہے اور دافع قبض ہے سپستان بائیس عدد، مویز منقی گیارہ تولہ آٹھ ماشہ دونوں کو تین سیر پانی میں رات بھر بھگو رکھیں صبح کو جوش دیں کہ ایک سیر پانی رہ جاتے پھر مل کر چھان لیں اور اسی پانی میں املتاس چار تولہ ساڑھے چار ماشہ مل کر پھر چھان لیں اور شکر سفید آدھ سیر ملا کر لعوق کا قوام کر لیں خوراک دو تولہ۔

۳۵۔ ماء اللحم :۔ ماء اللحم گوشت کے عرق کو کہتے ہیں۔ یہ عرق کبھی دوائیں ڈال کر بنایا جاتا ہے۔ اور اسکے نسخے سینکڑوں ہیں جس عرق میں

ٹھنڈے میں یا گرم میں گوشت ڈالدیں اسی کو ماء اللحم کہہ سکتے ہیں اور کبھی صرف گوشت کا بنایا جاتا ہے یہ کمزور مریض کو بجائے شوربے کے دیتے ہیں ترکیب ہے کہ بکری کی گردن یا سینہ کا گوشت لیکر چربی علیحدہ کر کے قیمہ کر کے دیگچی میں رکھ کر دانہ الائچی خورد، زیرہ سفید، پودینہ گل نیلوفر عرق گاؤزبان آب انار وغیرہ مناسب مزاج چیزیں ملا کر اس ترکیب سے عرق کھینچ لیں جو عرق کے بیان میں گذری کبھی صرف یخنی بنا کر مریض کو پلاتے ہیں۔ نفر ثالث

۳۶۔ مربائے آملہ بنانیکی ترکیب:۔ آملہ تازہ عمدہ لے کر موٹی سوئی سے خوب کوچ کر پانی میں جوش دیں جب کسی قدر نرم ہوجائیں نکال کر پھٹکری کے پانی میں یا چھاچھ میں ایک دن رات ڈال رکھیں پھر نکال کر پانی خشک کر کے قند سفید آملوں سے تین حصہ یا چوگنا لے کر قوام کر کے ذرا ہلکا جوش دے کر رکھ لیں پھر تیسرے چوتھے دن ایک جوش اور دیں اور کم سے کم تین مہینے کے بعد یہ مربہ اچھا ہوتا ہے۔

۳۷۔ مرہم رسل:۔ زخموں کے لئے مفید ہے۔ خراب مواد کو چھانٹتا ہے اور بھر لاتا ہے ترکیب اسکی ذیل کے بیان میں گذر چکی ہے۔ بر صفحہ ۱۵۴ حصہ ہذا

انڈا نیمبرشت کرنے کی ترکیب:۔ کھانے کے بیان میں گذر چکی۔

۳۸۔ معجون بیدالورد:۔ ماپھل مصطگی رومی، زعفران، طباشیر، دارچینی قلمی، اذخر، اسارون، قسط شیریں، گل غافث۔ تخم کشوث، مجیٹھ، مالک مغسول، تخم کرفس، بیخ کرفس، زراوند طویل، حب بلسان، عود غرقی، یہ سب دوائیں تین تین ماشہ اور گل سرخ سوا چار تولہ کوٹ چھان کر ستر تولہ شہد خالص کا قوام کر کے اسمیں سب دوائیں ملا کر رکھ لیں خوراک تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک ہے یہ معجون جگر اور معدہ اور رحم وغیرہ کے ورم کو مفید ہے کسی قدر گرم ہے اور اگر بخار میں دی جاوے تو چار تولہ عرق بید مشک اوپر سے پئیں تو بہتر ہے۔

۳۹۔ مفرح بارد:۔ مقوی دل و معدہ مانع تبخیر گرم مزاجوں کو موافق۔ آلو بخارا دس دانہ، ابریشم مقرض چھ ماشہ پانی میں بھگو کر چھان لیں اور قند سفید پاؤ بھر آب انار شیریں آدھ پاؤ ملا کر قوام کر لیں پھر گاؤزبان برادہ صندل سفید چھ چھ ماشہ، مغز تخم خیارین، تخم خرفہ، گل سرخ ایک ایک تولہ دھنیا خشک نو ماشہ آملہ خشک ایک تولہ زرشک۔ گل سیوتی۔ تخم کاہو نو نو ماشہ کوٹ چھان کر ملالیں اور زہر مہرہ خطائی، طباشیر نو نو ماشہ یشب سبز، بسد احمر چھ چھ ماشہ عرق بید مشک میں کھرل کر کے ملالیں خوراک نو ماشہ، مفرح کی دوا جس قدر ممکن ہو باریک ہونا چاہیئے (از کتاب یاقوتی) (نفر ثالث)

فائدہ:۔ یاقوتی اس معجون کو کہتے ہیں جو خاص طور پر مقوی دل ہو اسی مفرح میں سچے موتی تین ماشہ اور سونے چاندی کے ورق ملالیں تو یاقوتی کہہ سکتے ہیں۔

۴۰۔ مومیائی :۔ انڈے کی زردی تین عدد اور بھلاواں سات عدد اور ذرال سفید دس تولہ اور گھی دس تولہ لیں۔ اول بھلاواں گھی میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب بھلاواں جل جائے نکال کر پھینک دیں اور اس گھی میں اور دوائیں ملا کر خوب تیز آنچ دیں اور ہوشیاری کے ساتھ ہاتھ سے چلاتے رہیں جب سب دوائیں آگ لے لیں فوراً کسی برتن سے ڈھانک دیں اور چولھے پر سے اتار لیں جب ٹھنڈا ہونے کے قریب ہو نکال کر رکھ لیں خوراک ۲ رتی سے ایک ماشہ تک ہے۔ جوڑوں کو بہت طاقت دیتی ہے اور چند روز میں ہڈی تک جڑ جاتی ہے[1]۔

۴۱۔ نوشدارو کا نسخہ :۔ آملہ کا مربہ دس تولہ لیکر گٹھلی نکال ڈالیں اور عرق بادیان عرق مکوہ پاؤ پاؤ بھر میں اس کو پکائیں جب خوب گل جائے پیس کر کپڑے میں چھان لیں پھر شکر سفید پاؤ بھر شہد خالص آدھ پاؤ ملا کر قوام کر لیں اور اذخر چھ ماشہ، دارچینی قلمی مصطگی، عود غرقی، دانہ الائچی خورد، دانہ الائچی کلاں، اسارون بالچھڑ نرکچور، زرَاوند طویل سب چار چار ماشہ گل سرخ، حبِ بلساں، پوست ترنج، پودینہ خشک چھ چھ ماشہ، خولنجان تین ماشہ، جوتری دو ماشہ برادہ صندل سفید نو ماشہ کوٹ چھان کر ملالیں خوراک ایک تولہ۔ یہ نوشدارو مقوی دل اور معدہ ہے اور کسی قدر گرم ہے اسکو نوشدارو سادہ کہتے ہیں اس میں اگر موتی ڈیڑھ ماشہ زعفران ایک ماشہ مشک ایک ماشہ عرق کیوڑہ چار تولہ میں پیس کر ملالیں تو نوشدارو لولوی کہتے ہیں اور بہت مقوی دل ہو جاتی ہے۔

جھاڑ پھونک کا بیان

جس طرح بیماری کا علاج دوا دارو سے ہوتا ہے اسی طرح بعضے موقع پر جھاڑ پھونک سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے اسلئے دوا دارو کا بیان لکھنے کے بعد تھوڑا سا بیان جھاڑ پھونک کا بھی لکھنا مناسب سمجھا دوسرے یہ کہ بعض جاہل عورتیں بچوں کی بیماری میں یا اولاد ہونے کی آرزو میں ایسی ڈانواڈول ہو جاتی ہیں کہ خلاف شرع کام کرنے لگتی ہیں کہیں فال کھلواتی ہیں کہیں چڑھاوے چڑھاتی ہیں کہیں واہیات منتیں مانتی ہیں کہیں کسی کو ہاتھ دکھاتی ہیں۔ بددین اور ٹھگ لوگوں سے تعویذ گنڈے یا جھاڑ پھونک کراتی ہیں بلکہ بعض جاہل تو ایسے وقت میں سیتلا بھوانی تک کو پوجنے لگتے ہیں جس سے دین بھی خراب ہوتا ہے اور گناہ بھی ہوتا ہے۔ بلکہ بعض باتوں سے تو آدمی کافر مشرک ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ ایسے لوگ کچھ روپے یا پیسے یا کپڑا اور غلہ یا مرغا اور بکرا وغیرہ بھی وصول کر لیتے ہیں اور کبھی کبھی ایسے لوگوں کے پاس عورتوں کے آنے جانے یا بات چیت کرنے سے ان کی نیت بگڑ جاتی ہے اور آبرو کے لاگو ہو جاتے ہیں غرض ہر طرح کا نقصان ہے اور پھر بھی ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے اسواسطے یہی خیال ہوا کہ کسی قدر جھاڑ پھونک کے

[1] مومیائی کو تیل میں ملا کر زخم پر لگادیں تو فوراً خون بند ہو جاتا ہے اسی طرح چوٹ پر لیپ کرنا بہت مفید ہے ۱۲ نظر ثالث۔

ایسے طریقے بتلادیئے جاویں جو ہماری شرع کے خلاف نہ ہوں تاکہ خدائے تعالیٰ کے نام کی برکت سے شفا بھی ہو اور دین بھی بچا رہے اور مال اور آبرو کا بھی نقصان نہ ہو۔

سر کا اور دانت کا درد اور ریاح:۔ ایک پاک تختی پر پاک ریتا بچھا کر ایک میخ سے اس پر یہ لکھو اَبْجَدْ هَوَّزْ حُطِّیْ اور میخ کو زور سے الف پر دباؤ اور درد والا اپنی انگلی زور سے درد کی جگہ رکھے اور تم ایک دفعہ الحمد پڑھو اور اس سے درد کا حال پوچھو اگر اب بھی رہا ہو تو اسی طرح ب کو دباؤ غرض ایک ایک حرف پر اسی طرح عمل کرو انشاء اللہ تعالیٰ حروف ختم نہ ہونے پائینگے کہ درد جاتا رہے گا۔

ہر قسم کا درد:۔ خواہ کہیں ہو یہ آیت بسم اللہ سمیت تین دفعہ پڑھ کر دم کریں اور کسی تیل وغیرہ پر پڑھ کر مالش کریں یا وضو لکھ کر باندھیں۔ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا۔

دماغ کا کمزور ہونا:۔ پانچوں نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر گیارہ بار یَا قَوِیُّ پڑھو۔

نگاہ کی کمزوری:۔ بعد پانچوں نمازوں کے یَا نُوْرُ گیارہ بار پڑھ کر دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیں

زبان میں ہکلا پن ہونا یا ذہن کا کم ہونا:۔ فجر کی نماز پڑھ کر ایک پاک کنکری منہ میں رکھ کر یہ آیت اکیس بار پڑھیں۔ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ اور روزمرہ ایک بسکٹ پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الخ لکھ کر چالیس روز کھلانے سے بھی ذہن بڑھتا ہے۔

ہولدلی:۔ یہ آیت بسم اللہ سمیت لکھ کر گلے میں باندھیں تھوڑا اتنا لٹکا رہے کہ تعویذ دل پر پڑا رہے اور دل بائیں طرف ہوتا ہے اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔

پیٹ کا درد:۔ یہ آیت پانی وغیرہ پر تین بار پڑھ کر پلاویں یا لکھ کر پیٹ پر باندھیں لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ۔

ہیضہ اور ہر قسم کی وبا طاعون وغیرہ:۔ ایسے دنوں میں جو چیزیں کھاویں پیویں پہلے تین بار اس پر سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ پڑھ کر دم کر لیا کریں انشاء اللہ حفاظت رہے گی اور جس کو ہو جاوے اسکو بھی کسی چیز پر دم کر کے کھلاویں پلاویں انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔

تلی بڑھ جانا:۔ یہ آیۃ بسم اللہ سمیت لکھ کر تلی کی جگہ باندھیں۔ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ۔

ناف ٹل جانا:۔ یہ آیۃ بسم اللہ سمیت لکھ کر ناف کی جگہ باندھیں ناف اپنی جگہ آجاوے گی اور اگر بندھا رہنے دیں تو پھر نہ ٹلے گی۔ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا

بخار:۔ اگر بدون جاڑے کے ہو یہ آیۃ لکھ کر باندھیں اور اسی کو دم کریں قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ

اور اگر جاڑے سے ہو تو یہ آیۃ لکھ کر گلے میں یا بازو پر باندھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

پھوڑا پھنسی یا ورم:۔ پاک مٹی پنڈول وغیرہ چاہیے ثابت ڈھیلا چاہیے پسی ہوئی لے کر اس پر یہ دعا تین بار پڑھ کر تھوک دیں بِسْمِ اللّٰهِ بِتُرْبَةِ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا اور اس پر تھوڑا پانی چھڑک کر وہ مٹی تکلیف کی جگہ یا اس کے آس پاس دن میں دو چار بار ملا کرے۔

سانپ بچھو یا بھڑ وغیرہ کا کاٹ لینا۔ ذرا سے پانی میں نمک گھول کر اس جگہ ملتے جاویں اور قُلْ یا پوری سورۃ پڑھ کر دم کرتے جاویں بہت دیر تک ایسا ہی کریں۔

سانپ کا گھر میں نکلنا یا کہ آسیب ہونا:۔ چار کیلیں لوہے کی لے کر ایک ایک پر یہ آیت پچیس پچیس بار دم کر کے گھر کے چاروں کونوں پر زمین میں گاڑ دیں ان شاء اللہ تعالیٰ سانپ اس گھر میں نہ رہے گا وہ آیۃ یہ ہے۔ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝ اس گھر میں آسیب کا اثر بھی نہ ہوگا۔

باؤلے کتے کا کاٹ لینا:۔ یہی آیت جو اوپر لکھی گئی ہے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ سے رُوَيْدًا تک ایک روٹی یا بسکٹ کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ کر ایک ٹکڑا روز اس شخص کو کھلاویں ان شاء اللہ تعالیٰ ضرر نہ ہوگی۔

بانجھ ہونا:۔ چالیس[۴۰] لونگیں لے کر ہر ایک پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اور جس دن عورت پاکی کا غسل کرے اس دن سے ایک لونگ روزمرہ سوتے وقت کھانا شروع کرے اور اس پر پانی نہ پیتے اور کبھی کبھی میاں کے پاس بیٹھے اٹھے آیۃ یہ ہے اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَاۤ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝ ان شاء اللہ تعالیٰ اولاد ہوگی۔

حمل گر جانا:۔ ایک تاگا کسم کا رنگا ہوا عورت کے قد کے برابر لیکر اسمیں نو گرہ لگاوے اور ہر گرہ پر یہ آیۃ پڑھ کر پھونکے ان شاء اللہ تعالیٰ حمل نہ گرے گا اور اگر کسی وقت تاگا نہ ملے تو کسی پرچہ پر لکھ کر پیٹ پر باندھیں آیۃ یہ ہے۔ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝

بچہ ہونے کا درد:۔ یہ آیۃ ایک پرچہ پر لکھ کر پاک کپڑے میں لپیٹ کر عورت کی بائیں ران میں باندھے یا شیرینی پر پڑھ کر اسکو کھلاوے ان شاء اللہ تعالیٰ بچہ آسانی سے پیدا ہو آیۃ یہ ہے۔ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝

بچہ زندہ نہ رہنا:۔ اجوائن اور کالی مرچ آدھ آدھ پاؤ لیکر پیر کے دن دوپہر کے وقت چالیس[۴۰] بار سورۃ والشمس اس طرح پڑھے کہ ہر دفعہ کے ساتھ درود شریف بھی پڑھے اور جب چالیس[۴۰] بار ہو جاوے پھر ایک دفعہ درود شریف پڑھے اور اجوائن اور کالی مرچ پر

دم کرے اور شروع حمل سے یا جب سے خیال ہوا ہو دودھ چھڑانے تک روزمرہ تھوڑا تھوڑا دونوں چیزوں سے کھالیا کرے انشاء اللہ اولاد زندہ رہے گی۔

ہمیشہ لڑکی ہونا:۔ اس عورت کا خاوند یا کوئی دوسری عورت اسکے پیٹ پر انگلی سے کنڈل یعنی دائرہ ستر بار بناوے اور ہر دفعہ میں یَا مَتِیْنُ کہے انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہو۔

بچہ کو نظر لگ جانا یا رونا یا سوتے میں ڈرنا یا کلیجہ وغیرہ ہو جانا:۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین تین بار پڑھ کر اس پر دم کرے اور یہ دعا لکھ کر گلے میں ڈالدے۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَامَّةٍ انشاء اللہ سب آفتوں سے حفاظت رہے گی۔

چیچک:۔ ایک نیلا گنڈا سات تار کا لیکر اس پر سورۃ الرحمٰن جو ستائیسویں پارہ کے آدھے پر ہے پڑھے اور جب یہ آیۃ آیا کرے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ الخ اس پر دم کرکے ایک گرہ لگاوے سورۃ کے ختم ہونے تک اکتیس ۳۱ گرہیں ہوجائینگی پھر وہ گنڈہ بچے کے گلے میں ڈالدے اگر چیچک سے پہلے ڈالدیں تو انشاء اللہ چیچک سے حفاظت رہیگی اور اگر چیچک نکلنے کے بعد ڈالیں تو زیادہ تکلیف نہ ہوگی۔

ہر طرح کی بیماری:۔ چینی کی تشتری پر سورۃ الحمد اور یہ آیتیں لکھ کر مریض کو پلایا کریں بہت ہی تاثیر کی چیز ہے آیات شفا یہ ہیں وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ۔

محتاج اور غریب ہونا:۔ بعد نماز عشاء کے آگے پیچھے گیارہ گیارہ بار درود شریف اور بیچ میں گیارہ تسبیح یَا مُعِزُّ کی پڑھ کر دعا کیا کرے اور چاہے یہ دوسرا وظیفہ پڑھ لیا کرے کہ بعد نماز عشاء کے آگے پیچھے سات سات دفعہ درود شریف اور بیچ میں چودہ تسبیح اور چودہ ۱۴ دانے یعنی چودہ سو چودہ مرتبہ یَا وَهَّابُ پڑھ کر دعا کیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ فراغت اور برکت ہوگی۔

آسیب لپٹ جانا:۔ ان آیتوں کو پڑھ کر بیمار کے کان میں دم کرے اور پانی پڑھ کر اسکو پلاوے۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ اور سورۃ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ سات بار کان میں دم کرنا اور داہنے کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہنا بھی آسیب کو بھگا دیتا ہے۔

کسی طرح کا کام اٹکنا:۔ بارہ روز تک روز اس دعا کو بارہ ہزار مرتبہ پڑھ کر ہر روز دعا کیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ کیسا ہی مشکل کام

ہو پورا ہو جاوے گا یَابَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَابَدِیْعُ۔

دیو کا شبہ ہو جانا:۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین تین بار پانی پر دم کرکے مریض کو پلا دیں اور زیادہ پانی پر دم کرکے اس پانی میں نہلا دیں اور یہ دعا چالیس روز تک روزمرہ چینی کی تشتری پر لکھ کر پلایا کریں یَاحَیُّ حِیْنَ لَاحَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْکِهٖ وَبَقَائِهٖ یَاحَیُّ انشاء اللہ تعالیٰ جادو کا اثر جاتا رہے گا اور یہ دعا ہر اس بیمار کے لئے بھی بہت مفید ہے جس کو حکیموں نے جواب دے دیا ہو۔

خاوند کا ناراض یا بے پرواہ رہنا:۔ بعد نماز عشاء کے گیارہ دانے سیاہ مرچ کے لیکر آگے پیچھے گیارہ بار درود شریف اور درمیان میں گیارہ تسبیح یَالَطِیْفُ یَاوَدُوْدُ کی پڑھیں اور خاوند کے مہربان ہونے کا خیال رکھیں جب سب پڑھ چکیں تو ان سیاہ مرچوں پر دم کرکے تیز آنچ میں ڈالدیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں انشاء اللہ تعالیٰ خاوند مہربان ہو جائے گا کم سے کم چالیس روز کریں

دودھ کم ہونا:۔ یہ دونوں آیتیں نمک پر سات بار پڑھ کر ماش کی دال میں کھلائیں پہلی آیت وَالْوَالِدَاتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ دوسری آیت وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ دوسری آیت اگر آٹے کے پیڑے پر پڑھکر گائے بھینس کو کھلا دیں تو خوب دودھ دیتی ہے جس کو اور زیادہ جھاڑ پھونک کی چیزیں جاننے کا شوق ہو وہ ہماری کتاب اعمال قرآنی کے تینوں حصے اور شفاء العلیل اور ظفر جلیل دیکھ لیں اور ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو کہ قرآن کی آیت بے وضو مت لکھو اور نہانے کی ضرورت میں بھی مت پڑھو اور جس کاغذ پر قرآن کی آیت لکھ کر تعویذ بناؤ اس کاغذ پر ایک اور کاغذ سادہ لپیٹ دو تاکہ تعویذ لینے والا اگر بے وضو ہو تو اسکو ہاتھ میں لینا درست ہو اور چینی کی تشتری پر بھی آیت لکھ کر بے وضو کے ہاتھ میں مت دو بلکہ تم خود پانی سے گھول دو اور جب تعویذ سے کام نہ رہے اسکو پانی میں گھول کر کسی ندی یا نہر یا کنوئیں میں چھوڑ دو۔

ہماری مطبوعات

مسلمان بچوں اور بچیوں کے اسلامی نام	حسن دین
رات کو پڑھنے کے وظائف	صوفی احمد الدین چشتی
تبلیغ سے متعلق بزرگان دین کے ارشادات	مولانا اشرف علی تھانوی رح
تبلیغی کام کرنے والوں کے لیے مفید معلومات	" " " "
موت کے وقت شیطانی دھوکہ	مفتی محمد شفیع
مسلمان خاوند	محمد ادریس انصاری
مسلمان بیوی	" " "
مسنون و مقبول دعائیں	مولانا اشرف علی تھانوی رح
دعائے ختم القرآن	
حقوق الوالدین	" " "
مسئلہ سود	مولانا محمد شفیع
حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے حالات زندگی	سید امین الحسن رضوی
حضرت ابوبکر صدیق رض کے حالات زندگی	مولانا صادق حسین صدیقی
حضرت عمر فاروق رض کے حالات زندگی	" " "
حضرت عثمان غنی رض کے حالات زندگی	" " "
حضرت علی رض کے حالات زندگی	" " "
چھ باتیں (اردو)	مولانا اشرف علی تھانوی رح

اسلامک بک سروس

بہشتی زیور کا دسواں حصّہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس میں ایسی باتیں زیادہ ہیں جن سے دنیا میں خود بھی آرام سے رہے اور دوسروں کو بھی اس سے تکلیف نہ پہنچے اور یہ باتیں ظاہر میں تو دنیا کی معلوم ہوتی ہیں لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پورا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ مسلمان کو مناسب نہیں کہ کسی سخت تکلیف میں پھنس کر اپنے آپ کو ذلیل کرے اور یہ بھی آیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم وعظ میں اسکا خیال رکھتے تھے کہ سننے والے اکتا نہ جائیں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ مہمان اتنا نہ ٹھیرے کہ گھر والا تنگ ہو جاوے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بلا ضرورت تکلیف اٹھانا یا کسی کو تکلیف دینا یا ایسا برتاؤ کرنا جس سے دوسرا آدمی اکتا جاوے یا تنگ ہونے لگے یہ بھی دین کے خلاف ہے۔ اسواسطے دین کی باتوں کے ساتھ ایسی باتیں بھی اس کتاب میں لکھ دی ہیں جن سے اپنے آپ کو اور دوسروں کو آرام پہنچے۔

بعض باتیں سلیقہ اور آرام کی

۱۔ جب رات کو دروازہ گھر کا بند کرنے لگو تو بند کرنے سے پہلے گھر کے اندر خوب دیکھ بھال لو کہ کوئی کتا بلی تو نہیں رہ گیا کبھی رات کو جان کا یا چیز بست کا نقصان کر دے یا اور کچھ نہیں تو رات بھر کی کھڑ کھڑ ہی نیند اڑانے کو بہت ہے۔

۲۔ کپڑوں کو اور اپنی کتابوں کو کبھی کبھی دھوپ دیتی رہا کرو۔

۳۔ گھر صاف رکھو اور ہر چیز اپنے موقع پر رکھو۔

۴۔ اگر اپنی تندرستی چاہو تو اپنے کو بہت آرام طلب مت بناؤ۔ کچھ محنت کا کام اپنے ہاتھ سے کیا کرو سب سے اچھی چیز عورتوں کے واسطے چکی کا پیسنا یا موسل سے کوٹنا یا چرخہ کاتنا ہے اس سے بدن تندرست رہتا ہے۔

۵۔ اگر کسی سے ملنے جاؤ تو وہاں آنا مت بیٹھو یا اس سے اتنی دیر تک باتیں مت کرو کہ وہ تنگ ہو جاوے یا اسکے کسی کام میں حرج ہونے لگے۔

۶۔ سب گھر والے اس بات کے پابند رہیں کہ ہر چیز کی ایک جگہ مقرر کر لیں اور وہاں سے جب اٹھائیں تو برت کر پھر وہاں ہی رکھ دیں تاکہ ہر آدمی کو وقت پر پوچھنا ڈھونڈنا نہ پڑے اور جگہ بدلنے سے بعضی دفعہ کسی کو بھی نہیں ملتی سب کو تکلیف

ہوتی ہے اور جو چیز خاص تمہارے برتنے کی ہیں اُن کی جگہ بھی مقرر رکھو تاکہ ضرورت کے وقت ہاتھ ڈالتے ہی مل جائے۔

۷۔ راہ میں چارپائی یا پیڑھی یا اور کوئی برتن اینٹ پتھر سل وغیرہ مت ڈالو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اندھیرے میں یا بعضی دفعہ دن ہی میں کوئی جھپٹا ہوا روز کی عادت کے موافق بے کھٹکے چلا آرہا ہے وہ اُلجھ کر گر گیا اور جگہ بے جگہ چوٹ لگ گئی۔

۸۔ جب تم میں سے کوئی کسی کام کو کہے تو اس کو سن کر ہاں یا نہیں ضرور منہ زبان سے کچھ کہدو تاکہ کہنے والے کا دل ایک طرف ہو جاوے نہیں تو ایسا نہ ہو کہ کہنے والا تو سمجھے کہ اس نے سن لیا ہے اور تم نے سُنا نہ ہو یا وہ سمجھے کہ تم یہ کام کرو گی اور تم کو کرنا منظور نہ ہو تو ناحق دوسرا آدمی بھروسہ میں رہا۔

۹۔ نمک کھانے میں کسی قدر کم ڈالا کرو کیونکہ کم کا تو علاج ہو سکتا ہے لیکن اگر زیادہ ہو گیا تو اسکا علاج ہی نہیں۔

۱۰۔ دال میں ساگ میں مرچ کتر کر مت ڈالو بلکہ پیس کر ڈالو کیونکہ کتر کر ڈالنے سے بیج اسکے ٹکڑوں میں رہتے ہیں اگر کوئی ٹکڑا منہ میں آجاتا ہے تو ان بیجوں سے منہ میں آگ لگ جاتی ہے۔

۱۱۔ اگر رات کو پانی پینے کا اتفاق ہو تو اگر روشنی ہو تو اسکو خوب دیکھ لو نہیں تو لوٹے وغیرہ کو کپڑا لگا لو تاکہ منہ میں کوئی ایسی ویسی چیز نہ آجاوے۔

۱۲۔ بچوں کو ہنسی میں مت اچھالو اور کسی کھڑکی وغیرہ سے مت لٹکاؤ۔ اللہ بچاوے کبھی ایسا نہ ہو کہ ہاتھ سے چھوٹ جاوے اور ہنسی کی گل پھنسی ہو جاوے۔ اسی طرح اُنکے پیچھے ہنسی میں مت دوڑو شاید گر پڑیں اور چوٹ لگ جاوے

۱۳۔ جب برتن خالی ہو جاوے تو اسکو ہمیشہ دھو کر اُلٹا رکھو اور جب دوبارہ اسکو برتنا چاہو تو پھر اسکو دھو لو۔

۱۴۔ برتن زمین پر رکھ کر اگر اس میں کھانا نکالو تو ویسے ہی سینی یا دسترخوان پر مت رکھ دو پہلے اسکے تلے دیکھ لو اور صاف کرلو۔

۱۵۔ کسی کے گھر مہمان جاؤ تو اس سے کسی چیز کی فرمائش مت کرو بعضی دفعہ چیز تو ہوتی ہے بے حقیقت مگر وقت کی بات ہے گھر والا اسکو پوری نہیں کر سکتا ناحق اسکو شرمندگی ہوگی۔

۱۶۔ جہاں اور آدمی بھی بیٹھے ہوں وہاں بیٹھ کر مت تھوکو۔ ناک مت صاف کرو اگر ضرورت ہو ایک کنارے پر جا کر فراغت کر آؤ۔

۱۷۔ کھانا کھانے میں ایسی چیزوں کا نام مت لو جس سے سننے والوں کو گھن پیدا ہو بعضے نازک مزاجوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

۱۸۔ بیمار کے سامنے یا اسکے گھر والوں کے سامنے ایسی باتیں مت کرو جس سے زندگی کی ناامیدی پائی جاوے ناحق دل ٹوٹے گا بلکہ تسلی کی باتیں کرو کہ انشاء اللہ تعالیٰ سب دکھ جاتا رہے گا۔

۱۹۔ اگر کسی کی پوشیدہ بات کرنی ہو اور وہ بھی اسجگہ موجود ہو تو آنکھ سے یا ہاتھ سے اُدھر اشارہ مت کرو۔ ناحق اسکو شبہ ہوگا اور یہ جب ہے کہ اس بات کا کرنا شرع سے درست بھی ہو اور اگر درست نہ ہو تو ایسی بات ہی کرنا گناہ ہے۔

۲۰۔ بات کرتے وقت بہت ہاتھ مت نچاؤ۔

۲۱۔ دامن، آنچل، آستین سے ناک مت پونچھو۔

۲۲۔ پاخانے کے قدمچے میں طہارت مت کرو۔ آبدست کے واسطے ایک قدمچہ[1] الگ چھوڑ دو۔

۲۳۔ جوتی ہمیشہ جھاڑ کر پہنو شاید اسکے اندر کوئی موذی جانور بیٹھا ہو اسی طرح کپڑا بستر بھی۔

۲۴۔ پردے کی جگہ میں کسی کے پھوڑا پھنسی ہو تو اس سے یہ مت پوچھو۔ کہ کس جگہ ہے ناحق اسکو شرمانا[2] ہے۔

۲۵۔ آنے جانے کی جگہ مت بیٹھو تم کو بھی اور سب کو بھی تکلیف ہو گی۔

۲۶۔ بدن اور کپڑے میں بدبو پیدا نہ ہونے دو۔ اگر دھوبی کے گھر کے دھلے ہوئے کپڑے نہ ہوں تو بدن ہی کے کپڑوں کو دھو ڈالو نہا ڈالو

۲۷۔ آدمیوں کے بیٹھے ہوئے جھاڑو مت دلواؤ۔

۲۸۔ گٹھلی چھلکے کسی آدمی کے اوپر مت پھینکو۔

۲۹۔ چاقو یا قینچی یا سوئی یا کسی اور ایسی چیز سے مت کھیلو شاید غفلت سے کہیں لگ جاوے۔

۳۰۔ جب کوئی مہمان آوے سب سے پہلے اسکو پاخانہ بتلاؤ اور بہت جلدی اسکے ساتھ کی سواری کے گھوڑے کرنے کا اور بیل یا گھوڑے کی گھاس چارے کا بندوبست کرو اور کھانے میں اتنا تکلف مت کرو کہ اسکو وقت پر کھانا نہ ملے۔ کھانا وقت پر پکالو چاہے سادہ اور مختصر ہی ہو اور جب اسکا جانے کا ارادہ ہو تو بہت جلد اور سویرے ناشتہ تیار کرو غرض اسکے آرام اور مصلحت میں خلل نہ پڑے

۳۱۔ پاخانہ یا غسل خانہ سے کمربند باندھتی ہوئی مت نکلو۔ بلکہ اندر ہی اچھی طرح باندھ کر تب باہر آؤ۔

۳۲۔ جب تم سے کوئی کچھ بات پوچھے پہلے اسکا جواب دے دو پھر اور کام میں لگو۔

۳۳۔ جو بات کہو یا کسی بات کا جواب دو خوب منہ کھول کر صاف بات کہو تاکہ دوسرا اچھی طرح سمجھ لے۔

۳۴۔ کسی کو کوئی چیز ہاتھ میں دینا ہو دور سے مت پھینکو شاید دوسرے کے ہاتھ میں نہ آسکے تو نقصان ہو پاس جا کر دے دو۔

۳۵۔ اگر دو آدمی پڑھتے پڑھاتے ہوں یا باتیں کر رہے ہوں تو ان دونوں کے بیچ میں آکر چلانا یا کسی سے بات نہ کرنا چاہیئے[3]

۳۶۔ اگر کوئی کسی کام میں یا بات میں لگا ہو تو جاتے ہی اس سے اپنی بات مت شروع کر دو بلکہ موقع کا انتظار کرو جب وہ تمہاری طرف متوجہ ہو تب بات کرو۔

۳۷۔ جب کسی کے ہاتھ میں کوئی چیز دینا ہو تا وقتیکہ وہ دوسرا آدمی اس کو اچھی طرح سنبھال نہ لے اپنے ہاتھ سے مت چھوڑو

---

[1] اور مردوں کو پاخانہ میں پانی نہ لیجانا چاہیئے بلکہ ڈھیلے لے جاویں پھر غسل خانہ میں آبدست لیں ۱۲ منہ [2] نیز یہ پوچھنا بیکار بھی ہے کیونکہ اگر یہ معلوم ہو گیا کہ پردہ کے مقام پر ہے تو اجمالی علم تو حاصل ہی ہے پھر خواہ مخواہ مزید تحقیق کی کیا حاجت ہے۔ ۱۲ منہ [3] بلکہ ایسے موقع پر سلام بھی نہ کرو جب وہ لوگ اپنے کام سے فارغ ہو کر تمہاری طرف متوجہ ہوں اس وقت سلام و کلام کرو ۱۲

بعضی دفعہ یوں ہی بیچ بیچ میں گر کر نقصان ہو جاتا ہے۔

۳۸۔ اگر کسی کو پنکھا جھلنا ہو تو خوب خیال رکھو کہ سر میں یا اور کہیں بدن یا کپڑے میں نہ لگے اور ایسی زور سے مت جھلو جس سے دوسرا پریشان ہو۔

۳۹۔ کھانا کھاتے میں ہڈیاں ایک جگہ جمع رکھو اسی طرح کسی چیز کے چھلکے وغیرہ سب طرف مت پھیلاؤ جب سب اکٹھا ہو جاویں موقع سے ایک طرف ڈال دو۔

۴۰۔ بہت دوڑ کر یا منہ اوپر اٹھا کر مت چلو کبھی گر نہ پڑو۔

۴۱۔ کتاب کو بہت سنبھال کر احتیاط سے بند کرو اکثر اول آخر کے ورق مڑ جاتے ہیں۔

۴۲۔ اپنے شوہر کے سامنے کسی نامحرم مرد کی تعریف نہ کرنا چاہیئے۔ بعضے مردوں کو ناگوار گذرتا ہے۔

۴۳۔ اسی طرح غیر عورتوں کی بھی تعریف شوہر سے نہ کرے شاید اسکا دل اس پر آجائے اور تم سے ہٹ جاوے۔

۴۴۔ جس سے بے تکلفی نہ ہو اس سے ملاقات کے وقت اسکے گھر کا حال یا اسکے مال و دولت زیور و پوشاک کا حال نہ پوچھنا چاہیئے

۴۵۔ مہینے میں تین دن یا چار دن خاص اس کام کے لئے مقرر کرلو کہ گھر کی صفائی پورے طور سے کر لیا کرو۔ جالے اتار دیئے فرش اٹھا کر جھڑوا دیئے ہر چیز قرینے سے رکھ دی۔

۴۶۔ کسی کے سامنے سے کوئی کاغذ لکھا ہوا یا کتاب لکھی ہوئی اٹھا کر دیکھنا نہ چاہیئے اگر وہ کاغذ قلمی ہے تو شاید اس میں کوئی پوشیدہ بات لکھی ہو اور اگر وہ چھپی ہوئی ہے تو شاید اس میں کوئی ایسا کاغذ لکھا ہوا رکھا ہو۔

۴۷۔ سیڑھیوں پر بہت سنبھل کر اترو چڑھو بلکہ بہتر یہ ہے کہ جس سیڑھی پر ایک پاؤں رکھو دوسرا بھی اسی پر رکھ کر پھر اگلی سیڑھی پر اسی طرح پاؤں رکھو نہ یہ کہ ایک سیڑھی پر ایک پاؤں اور دوسری سیڑھی پر دوسرا پاؤں۔ لڑکیوں اور عورتوں کو تو بالکل مناسب نہیں اور بچپن میں لڑکوں کو بھی منع کرو۔

۴۸۔ جہاں کوئی بیٹھا ہو وہاں کپڑا یا کتاب یا اور کوئی چیز اس طرح جھٹکنا نہ چاہیئے کہ اس آدمی پر گرد پڑے اسی طرح منہ سے یا کپڑے سے بھی جھاڑنا نہ چاہیئے بلکہ اس جگہ سے دور جا کر صاف کرنا چاہیئے۔

۴۹۔ کسی کی غم و پریشانی یا دکھ بیماری کی کوئی خبر سنے تو جب تک خوب پختہ طور پر تحقیق نہ ہو جاوے کسی سے ذکر نہ کرے اور خاصکر اس شخص کے عزیزوں سے تو ہرگز نہ کہے کیونکہ اگر غلط ہوئی تو خواہ مخواہ دوسرے کو پریشانی دی پھر وہ لوگ اسکو بھی برا بھلا کہیں گے کہ کیوں ایسی بدفالی نکالی۔

۵۰۔ اسی طرح معمولی بیماری اور تکلیف کی خبر دور پردیس کے عزیزوں کو خط کے ذریعہ سے نہ کرے۔

۵۱۔ دیوار پر مت تھوکو پان کی پیک مت ڈالو اسی طرح تیل کا ہاتھ دیوار یا کواڑ سے مت پونچھو بلکہ دھو ڈالو لیکن جلے ہوئے تیل کو ناپاک مت کہو جیسا کہ بعضی جاہل عورتیں کہتی ہیں۔

۵۲۔ اگر دسترخوان پر اور سالن کی ضرورت ہو تو کھانے والے کے سامنے سے برتن مت اُٹھاؤ دوسرے برتن میں لے آؤ۔

۵۳۔ کوئی آدمی تخت یا چارپائی پر بیٹھا لیٹا ہو تو اس کو ہلاؤ مت اگر پاس سے نکلو تو ایسی طرح پر نکلو کہ کہیں ٹھوکر گھٹنا نہ لگے اگر تخت پر کوئی چیز رکھنا ہو یا اس پر سے کچھ اُٹھانا ہو تو ایسے وقت اُٹھاؤ آہستہ رکھو۔

۵۴۔ کھانے پینے کی کوئی چیز کھلی مت رکھو یہاں تک کہ اگر کوئی چیز دسترخوان پر بھی رکھی جائے لیکن وہ ذرا دیر میں یا اخیر میں کھانے کی ہو تو اسکو بھی ڈھانک کر رکھو۔

۵۵۔ مہمان کو چاہیئے کہ اگر پیٹ بھر جاوے تو تھوڑا سالن روٹی دسترخوان پر ضرور چھوڑ دے تا کہ گھر والوں کو یہ شبہ نہ ہو کہ مہمان کو کھانا کم ہو گیا اس سے وہ شرمندہ ہوتے ہیں۔

۵۶۔ جو برتن بالکل خالی ہو اسکو الماری یا طاق وغیرہ میں رکھنا ہو تو اُلٹا کر کے رکھو۔

۵۷۔ چلنے میں پاؤں پورا اُٹھا کر آگے رکھو گھسیٹ کر مت چلو اس میں جوتا بھی جلد ٹوٹتا ہے اور بُرا بھی معلوم ہوتا ہے۔

۵۸۔ چادر دوپٹے کا بہت خیال رکھو کہ اسکا پلّہ زمین پر لٹکتا نہ چلے۔

۵۹۔ اگر کوئی نمک یا اور کوئی کھانے پینے کی چیز مانگے تو برتن میں لاؤ ہاتھ پر رکھ کر مت لاؤ۔

۶۰۔ لڑکیوں کے سامنے کوئی بے شرمی کی بات مت کرو اُن کی شرم جاتی رہے گی۔

بعض باتیں عیب اور تکلیف کی جو عورتوں میں پائی جاتی ہیں

۱۔ ایک عیب یہ ہے کہ بات کا معقول جواب نہیں دیتیں جس سے پوچھنے والے کی تسلی ہو جاوے۔ بہت سی فضول باتیں اِدھر اُدھر کی اُس میں ملا دیتی ہیں اور اصل بات پھر بھی معلوم نہیں ہوتی۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ جو شخص کچھ پوچھے اسکا مطلب خوب غور سے سمجھ لو پھر اسکا جواب ضرورت کے موافق دے دو۔

۲۔ ایک عیب ہے کہ کوئی کام اُن سے کہا جاوے تو سُنکر خاموش ہو جاتی ہیں۔ کام کہنے والے کو یہ شبہ رہتا ہے کہ خدا جانے اُنہوں نے سُنا بھی ہے یا نہیں سُنا بعضی دفعہ غلطی سے اُس نے یوں سمجھ لیا کہ سُن لیا ہوگا اور واقع میں سُنا نہ ہو تو اس بھروسہ پر وہ کام نہیں ہوتا اور یہ پوچھنے کے وقت یہ کہہ کر الگ ہو گئیں کہ میں نے نہیں سُنا غرض وہ کام تو رہ گیا۔ اور بعضی دفعہ غلطی سے اُس نے یوں سمجھ لیا کہ نہیں سُنا ہو گا دوبارہ اُسنے پھر کہا تو اُس غریب کے لتے لیتے جاتے ہیں کہ سُن لیا

سن لیا کیوں جان کھائی غرض جب بھی آپس میں رنج ہوتا ہے اگر پہلی ہی دفعہ میں اتنا کہہ دیتیں کہ اچھا تو دوسرے کو خبر تو ہو جاتی۔

۳۔ ایک عیب یہ ہے کہ ماما اصیل (یعنی نوکرانی ۱۲) کو جو کام بتلادیں گی یا اور کسی سے گھر میں کوئی بات کہیں گی دور سے چلا کر کہیں گی اس میں دو خرابیاں ہیں ایک تو بے حیائی اور بے پردگی کہ باہر دروازے تک بلکہ بعضے موقع پر سڑک تک آواز پہنچتی ہے[1] دوسری خرابی یہ کہ دور سے کچھ بات سمجھ میں آئی اور کچھ نہ آئی جتنی سمجھ میں آئی اتنا کام نہ ہوا۔ اب بی بی خفا ہو رہی ہیں کہ تو نے یوں کیوں نہ کیا۔ دوسری جواب دے رہی ہے کہ میں نے تو سنا نہ تھا غرض خوب تو تو میں میں ہوتی ہے اور کام بگڑا سو الگ اسی طرح ان کی ماما اصیلیں ہیں کہ جس بات کا جواب باہر سے لاویں گی دروازے سے چلاتی ہوئی آویں گی اس میں بھی کچھ سمجھ میں آیا اور کچھ نہ آیا۔ تمیز کی بات یہ ہے کہ جس سے بات کرنا ہو اسکے پاس جاؤ یا اس کو اپنے پاس بلاؤ اور اطمینان سے اچھی طرح سمجھا کر کہہ دو اور سمجھ کر سن لو۔

۴۔ ایک عیب یہ ہے کہ چاہے کسی چیز کی ضرورت ہو یا نہ ہو لیکن پسند آنے کی دیر ہے ذرا پسند آئی اور لے لی خواہ قرض ہی ہو جاوے لیکن کچھ پروا نہیں اور اگر قرض بھی نہ ہوا تب بھی اپنے پیسے کو اس طرح بیکار کھونا کون عقل کی بات ہے۔ فضول خرچی گناہ بھی ہے جہاں خرچ کرنا ہو اول خوب سوچ لو کہ یہاں خرچ کرنے میں کوئی دین کا فائدہ یا دنیا کی ضرورت بھی ہے اگر خوب سوچنے سے ضرورت اور فائدہ معلوم ہو خرچ کرو نہیں تو پیسہ مت کھوؤ۔ اور قرض تو جہاں تک ہو سکے ہرگز مت لو چاہے تھوڑی سی تکلیف بھی ہو جاوے۔

۵۔ ایک عیب یہ ہے کہ جب کہیں جاتی ہیں خواہ شہر کے شہر میں یا سفر میں ٹالتے ٹالتے بہت دیر کر دیتی ہیں کہ وقت تنگ ہو جاتا ہے اگر سفر میں جانا ہے تو منزل پر دیر میں پہنچیں گی۔ اگر راستہ میں رات ہو گئی تو جان و مال کا اندیشہ ہے اگر گرمی کے دن ہوئے تو دھوپ میں خود بھی تپیں گی اور بچوں کو بھی تکلیف ہو گی اگر برسات ہے اول تو برسنے کا ڈر دوسرے گارے کیچڑ میں گاڑی کا چلنا مشکل اور دیر میں دیر ہو جاتی ہے اگر سویرے سے چلیں ہر طرح کی گنجائش رہے اور اگر بستی ہی میں جانا ہوا جب بھی کہاروں کو کھڑے کھڑے پریشانی۔[2] پھر دیر میں سوار ہونے سے دیر میں لوٹنا ہو گا اپنے کاموں میں حرج ہو گا کھانے کے انتظام میں دیر ہو گی کہیں جلدی میں کھانا بگڑ گیا کہیں میاں تقاضا کر رہے ہیں کہیں بچے رو رہے ہیں اگر جلدی سوار ہو جاتیں تو یہ مصیبتیں کیوں ہوتیں۔

---

[1] بعضی عورتوں کو آواز کے پردہ کا بالکل اہتمام نہیں ہوتا حالانکہ آواز کا پردہ بھی واجب ہے جیسے کہ صورت کا پردہ ضروری ہے لہذا گنہگار ہوتی ہے ہر قسم کے پردہ کا نہایت سخت اہتمام کرنا چاہیے۔ ۱۲ منہ

[2] اور اس پریشانی کے علاوہ کہاروں کا وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور اس وقت کے ضائع کرنے کی کچھ مزدوری نہیں دی جاتی لہذا اس صورت میں عورتیں گنہگار ہوتی ہیں اگر اتفاق سے کبھی ایسا ہو بھی جاوے تو کہاروں سے خطا معاف کرانی ضروری ہے یا ان کو کچھ زیادہ مزدوری دے کر راضی کیا جاوے اور یہی دوسری صورت زیادہ بہتر ہے کیونکہ خطا معاف کرانے سے کہار سر چڑھیں گے ان کی عادت بگڑے گی۔ ۱۲

۶ - ایک عیب یہ ہے کہ سفر میں بے ضرورت بھی اسباب بہت سا لاد کر لے جاتی ہیں جس سے جانور کو بھی تکلیف ہوتی ہے جگہ میں بھی تنگی ہو جاتی ہے اور سب سے زیادہ مصیبت ساتھ کے مردوں کو ہوتی ہے اُن کو سنبھالنا پڑتا ہے کہیں کہیں لادنا بھی پڑتا ہے مزدوری کے پیسے ان ہی کو دینے پڑتے ہیں غرضکہ تمام تر فکر ان بیچاروں کی جان پر ہوتی ہے یہ اچھی خاصی گاڑی میں بیفکر بیٹھی رہتی ہیں۔ اسباب ہمیشہ سفر میں کم لے جاؤ ہر طرح کا آرام ملتا ہے۔ اسی طرح ریل کے سفر میں خیال رکھو بلکہ ریل میں زیادہ اسباب لے جانے سے اور زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔

۷ - ایک عیب یہ ہے کہ گاڑی وغیرہ میں سوار ہونے کے وقت مردوں سے کہہ دیا کہ منہ ڈھانک لو یا ایک گوشہ میں چھپ جاؤ اور جب سوار ہو چکیں تو ان لوگوں کو دوبارہ اطلاع نہیں دی جاتی کہ اب پردہ نہیں ہے انہیں دو خرابیاں ہوتی ہیں کبھی تو وہ بیچارے منہ ڈھانکے ہوئے بیٹھے ہیں خواہ مخواہ تکلیف دہ ہوا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ اٹکل سے سمجھتے ہیں کہ بس پردہ ہو چکا اور یہ سمجھ کر منہ کھول دیتے ہیں یا سامنے آجاتے ہیں اور بے پردگی ہوتی ہے یہ ساری خرابی دوبارہ نہ کہنے کی ہے نہیں تو سب کو معلوم ہو جاوے کہ دوبارہ کہنے کی بھی عادت ہے بس سب آدمی اسکے منتظر رہیں اور بے کہے کوئی سامنے نہ آوے۔

۸ - ایک عیب یہ ہے کہ ابھی سوار ہونے کو تیار نہیں ہوئیں اور آدھ گھنٹہ پہلے سے پردہ کرا دیا یا راستہ رکوا دیا۔ بے وجہ خدا کی مخلوق کو تکلیف ہو رہی ہے اور یہ ابھی گھر میں چوچلے بگھار رہی ہیں۔

۹ - ایک عیب یہ ہے کہ جس گھر جاتی ہیں گاڑی یا ڈولی سے اُتر جھپ سے گھر میں جا گھستی ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس گھر کا کوئی مرد اندر ہوتا ہے اسکا سامنا ہو جاتا ہے تم کو چاہیئے کہ ابھی گاڑی سے یا ڈولی سے مت اُترو پہلے کسی ماما وغیرہ کو گھر میں بھیج کر دکھوالو اور اپنے آنے کی خبر کر دو کوئی مرد وغیرہ ہوگا تو علیحدہ ہو جاوے گا جب تم سُن لو کہ اب گھر میں کوئی مرد وغیرہ نہیں ہے تب اُتر کر اندر جاؤ۔

۱۰ - ایک عیب یہ ہے کہ آپس میں دو عورتیں جو باتیں کرتی ہیں اکثر یہ ہوتا ہے کہ ایک کی بات ختم ہونے نہیں پاتی کہ دوسری شروع کر دیتی ہے بلکہ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ دونوں ایک دم سے بولتی ہیں وہ اپنی کہہ رہی ہے اور یہ اپنی ہانک رہی ہے نہ وہ اسکی سُنے نہ یہ اسکی بھلا ایسی بات کرنے ہی سے کیا فائدہ ہمیشہ یاد رکھو کہ جب ایک بولنے والی کی بات ختم ہو جاوے اس وقت دوسری کو بولنا چاہیئے۔

۱۱ - ایک عیب یہ ہے کہ زیور اور کبھی روپیہ پیسہ بھی بے احتیاطی سے کبھی تکیئے کے نیچے رکھ دیا کبھی کسی طاق میں کھلا رکھ دیا تالا کنجی ہوتے ہوئے سستی کے مارے اس میں حفاظت سے نہیں رکھتیں پھر کوئی چیز جاتی رہی تو سب کا نام لگاتی پھرتی ہیں۔

۱۲ - ایک عیب یہ ہے کہ اُن کو ایک کام کے واسطے بھیجو جا کر دوسرے کام میں لگ جاتی ہیں جب دونوں سے فراغت ہو جاوے

تب لوٹتی ہیں اسمیں بھیجنے والے کو سخت تکلیف اور الجھن ہوتی ہے کیونکہ اُسنے تو ایک کام کا حساب لگا رکھا ہے کہ یہ اتنی دیر کا ہے جب اتنی دیر گذر جاتی ہے پھر اسکو پریشانی شروع ہوتی ہے اور یہ عقلمندیں یہ کہتی ہیں کہ آئے تو ہیں ہی لاؤ دُوسرا کام بھی لگے ہاتھ کرتے چلیں الیاسامت کرو اوّل پہلا کام کر کے اسکی فرمائش پوری کرو پھر اپنے طور پر اطمینان سے دُوسرا کام کرلو۔

۱۳۔ ایک عیب سُستی کا ہے کہ ایک وقت کے کام کو دُوسرے وقت پر اُٹھا رکھتی ہیں اس سے اکثر حرج اور نقصان ہوجاتا ہے۔

۱۴۔ ایک عیب یہ ہے کہ مزاج میں انتظار نہیں اور ضرورت اور موقع کو نہیں دیکھتیں کہ یہ جلدی کا وقت ہے مختصر طور پر اس کام کو نبٹا لو ہر وقت انکو اطمینان اور تکلف ہی سوجھتا ہے۔ اس تکلف تکلف میں بعضی دفعہ اصل کام بگڑ جاتا ہے اور موقع نکل جاتا ہے۔

۱۵۔ ایک عیب یہ ہے کہ کوئی چیز کھو جاوے تو بے تحقیق کسی پر تہمت لگا دیتی ہیں یعنی جس نے کبھی کوئی چیز چرائی تھی بید ھڑک کہہ دیا کہ بس جی اسی کا کام ہے حالانکہ یہ کیا ضرور ہے کہ سارے عیب ایک ہی آدمی نے کئے ہوں اسی طرح اور بُری باتوں میں ذرا سے شبہ سے ایسا پکا یقین کر کے اچھا خاصا گھڑ مڑھ دیتی ہیں۔

۱۶۔ ایک عیب یہ ہے کہ پان تمباکو کا خرچ[1] اس قدر بڑھا لیا ہے کہ غریب آدمی تو سہار ہی نہیں سکتا اور امیروں کے یہاں اتنے خرچ میں چار پانچ غریبوں کا بھلا ہو سکتا ہے اسکو گھٹانا چاہیئے خرابی یہ ہے کہ بے ضرورت بھی کھانا شروع کر دیتی ہیں پھر وہ علت لگ جاتی ہے۔

۱۷۔ ایک عیب یہ ہے کہ اُن کے سامنے دو آدمی کسی معاملہ میں باتیں کرتے ہوں اور ان سے نہ کوئی پوچھے نہ گچھے مگر یہ خواہ مخواہ دخل دیتی ہیں اور صلاح بتلانے لگتی ہیں جب تک تم سے کوئی صلاح نہ لے تم بالکل گونگی بہری بنی بیٹھی رہو۔

۱۸۔ ایک عیب یہ ہے کہ محفل میں سے آکر تمام عورتوں کی صورت شکل اُن کے زیور پوشاک کا ذکر اپنے خاوند سے کرتی ہیں بھلا اگر خاوند کا دل کسی پر آگیا اور وہ اسکے خیال میں لگ گیا تو تم کو کتنا بڑا نقصان پہنچے گا[2]۔

۱۹۔ ایک عیب یہ ہے کہ اُن کو کسی سے کوئی بات کرنا ہو تو وہ دُوسرا آدمی چاہے کیسے ہی کام میں ہو یا وہ کوئی بات کر رہا ہو کبھی یہ انتظار نہ کرینگی کہ اس کا کام یا بات ختم ہولے تو ہم بات کریں بلکہ اسکی بات یا کام کے بیچ میں جا کر ٹانگ اڑا دیتی ہیں یہ بُری بات ہے ذرا ٹھیر جانا چاہیے جب وہ تمہاری طرف متوجہ ہوسکے اسوقت بات کرو۔

۲۰۔ ایک عیب یہ ہے کہ ہمیشہ بات ادھوری کریں گی۔ پیغام ادھورا پہنچاویں گی جس سے مطلب غلط سمجھا جاوے گا۔ بعضی دفعہ اس میں کام بگڑ جاتا ہے اور بعضی دفعہ دو شخصوں میں اس غلطی سے رنج ہوجاتا ہے۔

---

[1] تمباکو اگر ایسا ہو جس کے کھانے سے منہ میں بدبو آنے لگے تو اسکا کھانا علاوہ اسراف کے بدبو کی وجہ سے بھی مکروہ ہے ۱۲ منہ۔

[2] اور اگر اُس نے تمہاری اس تعریف کرنے کی وجہ سے کوئی ناجائز کام کیا زنا وغیرہ تو اس گناہ کے سبب بن جانے کا تم کو بھی گناہ ہوگا ۱۲۔

۲۱۔ ایک عیب یہ ہے کہ اُن سے بات کی جاوے تو پورے طور سے متوجہ ہو کر اُسکو نہیں سنتیں اسی میں اور کام بھی کر لیا کسی اور سے بھی بات کر لی نہ تو بات کرنے والے کا بات کر کے جی بھلا ہوتا ہے اور نہ اس کام کے ہونے کا پورا بھروسہ ہوتا ہے کیونکہ جب پوری بات سنی نہیں تو اسکو کریں گی کس طرح۔

۲۲۔ ایک عیب یہ ہے کہ اپنی خطا یا غلطی کا کبھی اقرار نہ کریں گی جہانتک ہو سکے گا بات کے بناوٹنگی خواہ بن سکے یا نہ بن سکے۔

۲۳۔ ایک عیب یہ ہے کہ کہیں سے تھوڑی چیز اُن کے حصہ کی آوے یا ادنیٰ درجہ کی چیز آوے تو اُس کو ناک ماریں گی طعنہ دیں گی کہ گھر گئی ایسی چیز بھیجنے کی کیا ضرورت تھی بھیجتے ہوئے شرم نہ آئی۔ یہ بُری بات ہے اس کی اتنی ہی ہمت تھی تمہارا تو اُسنے کچھ نہیں بگاڑا اور خاوند کے ساتھ بھی اُنکی یہی عادت ہے کہ خوش ہو کر چیز کم لیتی ہیں اسکو ذکر کے عیب نکال کر تب قبول کرتی ہیں

۲۴۔ ایک عیب یہ ہے کہ اُن کو کوئی کام کہو اسمیں جھک جھک کر لیں گی پھر اس کام کو کریں گی بھلا جب وہ کام کرنا ہے پھر اس واہیات سے کیا فائدہ نکلا ناحق دُوسرے کا بھی جی بُرا کیا۔

۲۵۔ ایک عیب یہ ہے کہ کپڑا پہنے پہنے سی لیتی ہیں بعضی دفعہ سوئی چبھ جاتی ہے بیضرورت تکلیف میں کیوں پڑے۔

۲۶۔ ایک عیب یہ ہے کہ آنے کے وقت اور چلنے کے وقت مل کر ضرور روتی ہیں چاہے رونا نہ بھی آئے مگر اس ڈر سے روتی ہیں کہ کوئی یوں نہ کہے کہ اسکو محبت نہیں۔

۲۷۔ ایک عیب یہ ہے کہ اکثر تکیہ میں یا ویسے ہی سوئی رکھکر اُٹھ جاتی ہیں اور کوئی بیخبری میں آبیٹھتا ہے اسکے چبھ جاتی ہے

۲۸۔ ایک عیب یہ ہے کہ بچوں کو گرمی سردی سے نہیں بچاتیں اس سے اکثر بچے بیمار ہو جاتے ہیں پھر تعویذ گنڈے کراتی پھرتی ہیں دوا علاج یا آئندہ کو احتیاط پھر بھی نہیں کریں۔

۲۹۔ ایک عیب یہ ہے کہ بچوں کو بے بھوک کھانا کھلا دیتی ہیں یا مہمان کو اصرار کر کے کھلاتی ہیں پھر بے بھوک کھانے کی تکلیف اُن کو بھگتنی پڑتی ہے۔

بعض باتیں تجربہ اور انتظام کی

۱۔ اپنے دو لڑکوں یا دو لڑکیوں کی شادی جہاں تک ہو سکے ایک دم مت کرو کیونکہ بہوؤں میں ضرور فرق ہوگا دامادوں میں ضرور فرق ہوگا دامادوں میں ضرور فرق ہوگا۔ خود لڑکوں اور لڑکیوں کی صورت شکل میں کپڑے کی سجاوٹ میں خوبصورتی میں حیا شرم میں ضرور فرق ہوگا اور بھی بہت باتوں میں فرق ہو جاتا ہے اور لوگوں کی عادت ہے ذکر مذکور کرنے کی اور ایک کو گھٹانے اور دُوسرے کو بڑھانے کی اس سے ناحق دُوسرے کا جی بُرا ہوتا ہے۔

۲- ہر کسی پر اطمینان مت کر لیا کرو۔ کسی کے بھروسے گھر مت چھوڑ جایا کرو غرض جب تک کسی کو ہر طرح کے برتاؤ سے خوب آزما نہ لو اسکا اعتبار مت کرو خاصکر اکثر شہروں میں بہت سی عورتیں کوئی حجن بنی ہوئی کعبہ کا غلاف لئے ہوئے اور کوئی تعویذ گنڈے جھاڑ پھونک کرتی ہوئی، کوئی فال دیکھتی ہوئی، کوئی تماشہ لئے ہوئے گھروں میں گھستی پھرتی ہیں ان کو تو گھر میں ہی مت آنے دو۔ دروازے ہی سے رُکدو ایسی عورتوں نے بہت سے گھروں کی صفائی کردی ہے۔

۳- کبھی صندوقچی یا پاندان جس میں روپیہ پیسہ گہنا زیور رکھا کرتی ہو کھلا چھوڑ کر مت اٹھو قفل لگا کر یا اپنے ساتھ لیکر اٹھو

۴- جہانتک ہوسکے سودا قرض مت منگاؤ جو بہت لاچاری میں منگانا ہی پڑے تو دام پوچھ کر تاریخ کے ساتھ لکھ لو جب دام ہوں فوراً دے دو۔

۵- دھوبن کے کپڑے پسنہاری کا اناج اور پسائی ان سب کا حساب لکھتی رہو۔ زبانی یاد کا بھروسہ مت کرو۔

۶- جہانتک ہوسکے گھر کا خرچ بہت کفایت اور انتظام سے اٹھاؤ بلکہ جتنا خرچ تم کو ملے اس میں سے کچھ بچالیا کرو۔

۷- جو عورتیں باہر سے گھر میں آیا کرتی ہیں ان کے سامنے کوئی ایسی بات مت کیا کرو جس کا تم کو دوسری جگہ معلوم کرانا منظور نہیں۔ کیونکہ ایسی عورتیں گھروں کی باتیں دس گھر جاکر کہا کرتی ہیں۔

۸- آٹا چاول اٹکل سے مت پکاؤ اپنے خرچ کا اندازہ کرکے دونوں وقت سب چیزیں تول ناپ کر خرچ کرو۔ اگر کوئی تم کو طعنہ دے کچھ پرواہ مت کرو۔

۹- جو لڑکیاں باہر نکلتی ہیں ان کو زیور بالکل مت پہناؤ اس میں جان و مال دونوں طرح کا اندیشہ ہے۔

۱۰- اگر کوئی مرد دروازے پر آکر تمہارے شوہر یا باپ بھائی سے اپنی ملاقات یا دوستی یا کسی قسم کی رشتہ داری کا تعلق ظاہر کرے ہرگز اسکو گھر میں مت بلاؤ یعنی پردہ کرکے بھی اس کو مت بلاؤ اور نہ کوئی قیمتی چیز اسکے قبضہ میں دو۔ غیر آدمی کی طرح کھانا وغیرہ بھیج دو زیادہ محبت و اخلاص مت کرو جب تک تمہارے گھر کا کوئی مرد اسکو پہچان نہ لے اسی طرح ایسے شخص کی بھیجی ہوئی چیز ہرگز مت برتو۔ اگر وہ برا مانے کچھ غم نہ کرو۔

۱۱- اسی طرح اگر کوئی انجان عورت ڈولی وغیرہ کے ساتھ کہیں سے آکر کہے کہ مجھ کو فلانے گھر سے آپکے بلانے کو بھیجا ہے ہرگز اسکے کہنے سے ڈولی میں مت سوار ہو۔ غرض انجان آدمیوں کے کہنے سے کوئی کام مت کرو۔ نہ اسکو اپنے گھر کی کوئی چیز دو چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہو۔ چاہے وہ اپنے نام سے لے یا دوسرے کے نام سے مانگے۔

۱۲- گھر کے اندر ایسا کوئی درخت مت لگنے دو جسکے پھل سے چوٹ لگنے کا اندیشہ ہو جیسے کیتھ کا درخت۔

۱۳- کپڑا سردی میں ذرا زیادہ پہنو اکثر عورتیں بہت کم کپڑا پہنتی ہیں کہیں زکام ہو جاتا ہے کہیں بخار آجاتا ہے۔

۱۴- بچوں کو ماں باپ بلکہ دادا کا بھی نام یاد کرا دو اور کبھی کبھی پوچھتی رہا کرو تا کہ اسکو یاد رہے اسمیں یہ فائدہ ہے کہ اگر خدانخواستہ بچہ کھو جاوے اور کوئی اس سے پوچھے کہ تو کس کا ہے تیرے ماں باپ کون ہیں تو اگر بچہ کو نام یاد ہونگے تو بتلا دے گا پھر کوئی نہ کوئی تمہارے پاس اسکو پہنچا دے گا اور اگر یاد نہ ہوا تو پوچھنے پر اتنا ہی کہے گا کہ میں اماں کا ہوں ابا کا ہوں یہ خبر نہیں کہ کون اماں کون ابا۔

۱۵- ایک جگہ ایک عورت اپنا بچہ چھوڑ کر کہیں کام کو چلی گئی پیچھے ایک بلی نے آکر اس قدر نوچا کہ اسی میں جان گئی۔ اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک تو یہ کہ بچے کو کبھی تنہا نہ چھوڑنا چاہیئے۔ دوسرے یہ کہ بلی کتے جانور کا کچھ اعتبار نہیں بعضی عورتیں بیوقوفی کرتی ہیں کہ بلیوں کو ساتھ سلاتی ہیں بھلا اسکا کیا اعتبار سا اگر رات کو کہیں دھوکہ میں پنجہ، دانت مار دے یا نرخرہ پکڑ لے تو کیا کرلو

۱۶- دوا ہمیشہ پہلے حکیم کو دکھلا لو اور اسکو خوب صاف کر لو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اناڑی پنساری دوا کچھ کی کچھ دے دیتا ہے بعضی دفعہ اس میں ایسی کوئی چیز ملی ہوتی ہے کہ اسکی تاثیر اچھی نہیں ہوتی اور جو دوا کسی تول یا ڈبیہ یا پڑیہ میں بچ جاوے اسکے اوپر ایک کاغذ کی چٹ لگا کر اس دوا کا نام لکھ دو بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کسی کو اسکی پہچان نہیں رہی اسلئے چاہے کتنی ہی لاگت کی ہوئی مگر پھینکنا پڑی اور بعضی دفعہ غلط یاد رہی اور اسکو دوسری بیماری میں غلطی سے برت لیا اور اس نے نقصان کیا

۱۷- لحاظ کی جگہ سے قرض مت لو اور زیادہ قرض بھی مت دو اتنا دو کہ اگر وصول نہ ہو تو وہ تم کو بھاری نہ معلوم ہو۔

۱۸- جو کوئی بڑا یا نیا کام کرو اول کسی سمجھدار دیندار خیر خواہ آدمی سے صلاح لے لو۔

۱۹- اپنا روپیہ پیسہ مال و متاع چھپا کر رکھو۔ ہر کسی سے اسکا ذکر نہ کرو۔

۲۰- جب کسی کو خط لکھو تو اپنا پتہ پورا اور صاف لکھو اور اگر اسی جگہ پھر خط لکھو تو یوں نہ سمجھو کہ پہلے خط میں تو پتہ لکھ دیا تھا اب کیا ضرورت ہے کیونکہ پہلا خط خدا جانے پہنچا یا نہیں اگر نہ ہوا تو دوسرے آدمی کو کیسی دقت پڑے گی شاید اس کو زبانی بھی یاد نہ رہا ہو یا ان پڑھ ہونے کی وجہ سے لکھنے والے کو نہ بتلا سکے۔

۲۱- اگر ریل کا سفر کرنا پڑے تو اپنا ٹکٹ بڑی حفاظت سے رکھو یا اپنے مردوں کے پاس رکھو اور گاڑی میں غافل ہو کر زیادہ مت سوؤ نہ کسی عورت مسافر سے اپنے دل کے بھید کہو نہ اپنے اسباب اور زیور کا اس سے ذکر کرو اور کسی کی دی ہوئی چیز پان پتہ مٹھائی کھانا وغیرہ کچھ مت کھاؤ اور زیور پہن کر ریل میں مت بیٹھو بلکہ اتار کر صندوقچہ وغیرہ میں رکھ لو جب منزل پر پہنچکر گھر جاؤ اسوقت جو چاہو پہن لو۔

۲۲- سفر میں کچھ خرچ ضرور پاس رکھو۔

۲۳- باؤلے آدمی کو مت چھیڑو نہ اس سے بات کرو جب اسکو ہوش نہیں خدا جانے کیا کہہ بیٹھے یا کیا کر گزرے پھر ناحق

تم کو شرمندگی اور رنج ہو۔

۲۴- اندھیرے میں ننگا پاؤں کہیں مت رکھو اندھیرے میں کہیں ہاتھ مت ڈالو پہلے چراغ کی روشنی لے لو پھر ہاتھ ڈالو۔

۲۵- اپنا بھید ہر کسی سے مت کہو بعضے آدمی اوچھوں سے بھید کہہ کر پھر منع کر دیتے ہیں کہ کسی سے کہنا مت۔ اس سے ایسے آدمی اور بھی کہا کرتے ہیں۔

۲۶- ضروری دوائیں ہمیشہ اپنے گھر میں رکھو۔

۲۷- ہر کام کا پہلے انجام سوچ لیا کرو اسوقت شروع کرو۔

۲۸- چینی اور شیشے کے برتن اور سامان بھی بلا ضرورت زیادہ مت خریدو کہ اس میں بڑا روپیہ برباد جاتا ہے۔

۲۹- اگر عورتیں ریل میں بیٹھیں اور اپنے ساتھ کے مرد دوسری جگہ بیٹھے ہوں تو جس اسٹیشن پر اترنا ہو ریل پہنچنے کے وقت اس اسٹیشن کا نام سنکر یا تختے پر لکھا ہوا دیکھ کر اترنا نہ چاہیئے بعض شہروں میں دو تین اسٹیشن ہوتے ہیں شاید ان کے ساتھ کا مرد دوسرے اسٹیشن پر اترے اور یہ یہاں اتر پڑیں تو دونوں پریشان ہونگے یا مرد کی آنکھ لگ گئی اور وہ یہاں نہ اترا اور یہ اتر لیں تب بھی مصیبت ہوگی بلکہ جب اپنے گھر کا مرد آجاوے تب اتریں۔

۳۰- سفر میں لکھی پڑھی عورتیں یہ چیزیں بھی ساتھ رکھیں ایک کتاب مسئلوں کی، پنسل کاغذ تھوڑے سے کارڈ۔ وضو کا برتن

۳۱- سفر میں جانے والوں سے حتی الامکان کوئی فرمائش مت کرو کہ فلاں جگہ سے یہ خرید لانا۔ ہماری فلاں چیز فلاں جگہ رکھی ہے تم اپنے ساتھ لیتے آنا۔ یہ اسباب لیتے جاؤ فلانے کو پہنچا دینا یہ خط فلانے کو دے دینا۔ ان فرمائشوں سے اکثر دوسرے آدمی کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر دوسرا بے فکر ہو تو اسکے بھروسے رہنے سے تمہارا نقصان ہوگا خط تو تین پیسے میں جہاں چاہو بھیج دو۔ اور چیز ریل میں منگا سکتی اور بھیج سکتی ہو یا وہ چیز اگر یہاں مل سکتی ہو تو مہنگی لے سکتی ہو اپنی تھوڑی سی بچت کے واسطے دوسروں کو پریشان کرنا بہتر نہیں بعض کام ہوتا ہے ذرا سا مگر اسکے بندوبست میں بہت الجھن ہوتی ہے اور اگر بہت ہی ناچاری آپڑے تو چیز کے منگانے میں پہلے دام بھی دے دو۔ اگر ریل میں آوے جاوے تو کچھ زیادہ دام دیدو کہ شاید اسکے پاس خود اپنا اسباب بھی ہو اور سب مل کر تولنے کے قابل ہو جاوے۔

۳۲- ریل میں یا ویسے کہیں سفر میں انجان آدمی کے ہاتھ کی دی ہوئی چیز کبھی مت کھاوے بعضے شریر آدمی کچھ زہر یا نشہ کھلا کر مال اسباب لے بھاگتے ہیں۔

۳۳- ریل کی جلدی میں اسکا خیال رکھو کہ جس درجہ کا ٹکٹ تمہارے پاس ہے اس سے بڑے کرایہ کے درجہ میں مت بیٹھ جاؤ۔

۳۴- سینے میں اگر کپڑے میں سوئی اٹک جاوے تو اسکو دانت سے پکڑ کر مت کھینچو بعضی دفعہ ٹوٹ کر یا پھسل کر تالو میں

یا زبان میں گھس جاتی ہے۔

۳۵۔ ایک نہرنی ناخن تراشنے کو ضرور اپنے پاس رکھو۔ اگر وقت بے وقت نائن کو دیر ہوگی تو اپنے ہاتھ سے ناخن تراشنے کا آرام ملے گا۔

۳۶۔ بنی ہوئی دوا کبھی استعمال مت کرو جب تک اسکا پورا نسخہ کسی تجربہ کار سمجھدار حکیم کو دکھلا کر اجازت نہ لے لی جاوے خاکر آنکھ میں تو کبھی ایسی ویسی دوا ہرگز نہ ڈالنا چاہیئے۔

۳۷۔ جس کام کا پورا بھروسہ نہ ہو اس میں دوسرے کو کبھی بھروسہ نہ دے ورنہ تکلیف اور رنج ہوگا۔

۳۸۔ کسی کی مصلحت میں دخل اور صلاح نہ دے البتہ جس پر پورا اختیار ہو یا خود پوچھے وہاں کچھ ڈر نہیں۔

۳۹۔ کسی کو کھلانے پلانے پر یا کھانا کھلانے پر زیادہ اصرار نہ کرے بعض دفعہ اس میں دوسرے کو الجھن اور تکلیف ہوتی ہے ایسی محبت سے کیا فائدہ جس کا انجام نفرت اور الزام ہو۔

۴۰۔ اتنا بوجھ مت اٹھاؤ جو مشکل سے اٹھے ہم نے بہت آدمی دیکھے ہیں کہ لڑکپن میں بوجھ اٹھالیا اور ایسا کوئی بگاڑ پڑ گیا جس سے ساری عمر کی تکلیف کھڑی ہوگئی۔ خاصکر لڑکیاں اور عورتیں بہت احتیاط رکھیں ان کے بدن کے جوڑ اور رگ پٹھے اور بھی کمزور اور نرم ہوتے ہیں۔

۴۱۔ سوا یا سوئی یا ایسی کوئی چیز چھوڑ کر مت اٹھو شاید کوئی بھولے سے اس پر آبیٹھے اور وہ اسکے چبھ جاوے۔

۴۲۔ آدمی کے اوپر سے کوئی چیز وزن کی یا خطرہ کی مت دو اور کھانا پانی بھی کسی کے اوپر سے مت دو شاید ہاتھ سے چھوٹ جاوے۔

۴۳۔ کسی بچہ یا شاگرد کو سزا دینا ہو تو موٹی لکڑی یا لات گھونسہ سے مت مارو۔ اللہ بچاوے اگر کہیں نازک جگہ چوٹ لگ جاوے تو لینے کے دینے پڑ جاویں اور چہرے اور سر پر بھی مت مارو۔

۴۴۔ اگر کہیں مہمان جاؤ اور کھانا کھا چکی ہو تو جاتے ہی گھر والوں سے اطلاع کر دو کیونکہ وہ لحاظ کے مارے خود پوچھیں گے نہیں چپکے چپکے سب فکر کرینگے خواہ وقت ہو یا نہ ہو۔ انہوں نے تکلیف جھیل کر کھانا پکایا۔ جب سامنے آیا تو تم نے کہہ دیا کہ ہم نے تو کھالیا اسوقت ان کو کتنا افسوس ہوگا تو پہلے ہی سے کیوں نہ کہدو۔ اسی طرح اگر کوئی دوسرا تمہاری دعوت کرے یا تم کو ٹھیرانے تو گھر والے سے اجازت لو اور اگر ایسی ہی مصلحت ہو جس سے تم کو خود منظور کرنا پڑے تو گھر والے سے ایسے وقت اطلاع کر دو کہ وہ کھانا پکانے کا سامان نہ کرے۔

۴۵۔ جو جگہ لحاظ اور تکلف کی ہو وہاں خرید و فروخت کا معاملہ مناسب نہیں کیونکہ ایسی جگہ زبان صاف ہو سکتی ہے نہ تقاضا ہو سکتا ہے ایک دل میں کچھ سمجھتا ہے دوسرا کچھ سمجھتا ہے۔ انجام اچھا نہیں۔

۴۶- چاقو وغیرہ سے دانت مت کریدو۔

۴۷- پڑھنے والے بچوں کو کوئی چیز دماغ کی طاقت کی ہمیشہ کھلاتی رہو۔

۴۸- جہاں تک ممکن ہو رات کو تنہا مکان میں مت رہو خدا جانے کیا اتفاق ہو اور ناچاری کی اور بات ہے بعضے آدمی یونہی مر کر رہ گئے اور کئی کئی روز کے بعد لوگوں کو خبر ہوئی۔

۴۹- چھوٹے بچوں کو کنویں پر مت چڑھنے دو بلکہ اگر گھر میں کنواں ہو تو اس پر تختہ ڈلوا کر ہر وقت قفل لگائے رکھو اور ان کو لوٹا دے کر پانی لانے کے واسطے کبھی مت بھیجو شاید وہاں جا کر خود ہی کنوئیں سے ڈول کھینچنے لگیں۔

۵۰- پتھر، سل، اینٹ بہت دنوں تک جو ایک جگہ رکھی رہتی ہے اکثر اُسکے نیچے بچھو وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں اسکو دفعۃً مت اُٹھالو خوب دیکھ بھال کر اُٹھاؤ۔

۵۱- جب بچھونے پر لیٹنے لگو تو اسکو کسی کپڑے سے پھر جھاڑلو شاید کوئی جانور اس پر چڑھ گیا ہو۔

۵۲- ریشمی اور اونی کپڑوں کی تہوں میں نیم کی پتی اور کافور رکھ دیا کرو کہ اس سے کیڑا نہیں لگتا۔

۵۳- اگر گھر میں کچھ روپیہ پیسہ دبا کر رکھو تو ایک دو آدمی گھر کے جن کا تم کو پورا اعتبار ہو ان کو بھی بتلا دو ایک جگہ ایک عورت پانچ سو روپے میاں کی کمائی کے دبا کر مر گئی جگہ ٹھیک ٹھیک کسی کو معلوم نہیں تھی سارا گھر کھود ڈالا کہیں پتہ نہ لگا میاں غریب آدمی تھا خیال کرو کیسا صدمہ ہوا ہوگا۔

۵۴- بعضے آدمی تالا لگا کر کنجی بھی ادھر ادھر پاس ہی رکھ دیتے ہیں یہ بڑی غلطی کی بات ہے۔

۵۵- مٹی کا تیل بہت نقصان کرتا ہے اسکو نہ جلاویں اور چراغ میں بتی اپنے ہاتھ سے بنا کر ڈالیں جو نہ بہت باریک ہو نہ بہت موٹی بعضی مامائیں بے تمیز بہت موٹی بتی ڈال دیتی ہیں مفت میں دوگنا تگنا تیل برباد ہوتا ہے اور چراغ میں بتی اُکسانے کے لئے پابندی کے ساتھ ایک لکڑی یا لوہے پیتل کا تار ضرور رکھیں ورنہ انگلی خراب کرنی پڑتی ہے اور چراغ گل کرنے کے وقت احتیاط رکھیں اس پر ایسا ہاتھ نہ ماریں کہ چراغ ہی آپڑے بلکہ اسکے لئے پنکھا یا کپڑا مناسب ہے اور مجبوری کو منہ سے بجھا دیں۔

۵۶- رات کے وقت اگر روپے وغیرہ گننا ہو بہت آہستہ سے گنو کہ آواز نہ ہو اسکے ہزاروں دشمن ہیں۔

۵۷- جلتا چراغ تنہا مکان میں چھوڑ کر مت جاؤ اسی طرح دیا سلائی سلگتی ہوئی ویسی ہی کہیں مت پھینک دو اسکو یا تو بجھا کر پھینکو یا پھینک کر جوتی وغیرہ سے مل ڈالو تاکہ بالکل اس میں چنگاری نہ رہے۔

۵۸- بچوں کو دیا سلائی سے یا آگ سے یا آتش بازی سے ہرگز کھیلنے مت دو ہمارے پڑوس میں ایک لڑکا دیا سلائی کھینچ رہا تھا

کرتے میں آگ لگ گئی تمام سینہ جل گیا ایک جگہ آتشبازی سے ایک لڑکے کا ہاتھ اڑ گیا۔

۵۹۔ پاخانہ وغیرہ میں چراغ لے جاؤ تو بہت احتیاط رکھو کہ کہیں کپڑوں میں نہ لگ جاوے بہت آدمی اس طرح جل چکے ہیں خاصکر مٹی کا تیل تو اور بھی غضب ہے۔

بچّوں کی احتیاط کا بیان

۱۔ ہر روز بچے کا ہاتھ۔ منہ۔ گلا۔ کان چڈھے یعنی جنگاسے وغیرہ گیلے کپڑے سے خوب صاف کر دیا کریں میل جمنے سے گوشت گل کر زخم پڑ جاتے ہیں۔

۲۔ جب پیشاب یا پاخانہ کرے فوراً پانی سے طہارت کر دیا کریں خالی چیتھڑے سے پونچھنے پر بس نہ کیا کریں اس سے بچے کے بدن میں خارش اور سوزش ہو جاتی ہے اگر موسم سرد ہو تو پانی نیم گرم کر لیں۔

۳۔ بچے کو الگ سلا دیں اور حفاظت کے واسطے دونوں طرف کی پٹیوں سے دو چار پائیاں ملا کر بچھا دیں یا اس کی دونوں کروٹ پر دو۲ تکیے رکھ دیں تاکہ گر نہ پڑے۔ پاس سلانے میں یہ ڈر ہے کہ شاید سوتے میں کہیں کروٹ کے تلے دب جاوے ہاتھ پاؤں نازک تو ہوتے ہی ہیں اگر صدمہ پہنچ جاوے تعجب نہیں ایک جگہ اسی طرح ایک بچہ رات کو دب گیا صبح کو مرا ہوا ملا۔

۴۔ جھولے کی زیادہ عادت بچے کو نہ ڈالیں کیونکہ جھولا ہر جگہ نہیں ملتا اور بہت گود میں بھی نہ رکھیں اس سے بچہ کمزور ہو جاتا ہے۔

۵۔ چھوٹے بچے کو عادت ڈالیں کہ سب کے پاس آجایا کرے ایک آدمی کے پاس زیادہ ہل جانے سے اگر وہ آدمی مر جاوے یا نوکری سے چھڑا دیا جاوے تو بچہ کی مصیبت ہو جاتی ہے۔

۶۔ اگر بچہ کو انّا کا دودھ پلانا ہو تو ایسی انّا تجویز کرنا چاہیئے جس کا دودھ اچھا ہو اور جوان ہو اور دودھ اسکا تازہ ہو یعنی اسکا بچہ چھ سات مہینے سے زیادہ کا نہ ہو اور وہ خصلت کی اچھی ہو اور دیندار ہو۔ احمق بے شرم بدچلن۔ کنجوس۔ لالچی نہ ہو۔

۷۔ جب بچہ کھانا کھانے لگے انّا اور کھلائی پر بچے کا کھانا نہ چھوڑیں بلکہ خود اپنے یا اپنے کسی سلیقہ دار معتبر آدمی کے سامنے کھانا کھلایا کریں تاکہ بے اندازہ کھا کر بیمار نہ ہو جاوے اور بیماری میں دوا بھی اپنے سامنے بنوا دیں اپنے سامنے پلا دیں۔

۸۔ جب کچھ سمجھدار ہو جائے تو اسکو اپنے ہاتھ سے کھانے کی عادت ڈالیں اور کھانے سے پہلے ہاتھ دھلوا دیا کریں اور داہنے ہاتھ سے کھانا سکھلا دیں اور اس کو کم کھانے کی عادت ڈالیں تاکہ بیماری اور حرص سے بچا رہے۔

۹۔ ماں باپ خود بھی خیال رکھیں اور جو مرد یا عورت بچے پر مقرر ہو وہ بھی خیال رکھے کہ بچہ ہر وقت صاف ستھرا رہے جب ہاتھ منہ میلا ہو جاوے فوراً دھلاوے۔

۱۰۔ اگر ممکن ہو تو ہر وقت کوئی بچے کے ساتھ رہے کھیل کود کے وقت اس کا دھیان رکھے بہت دوڑنے کودنے نہ دے۔ بلند مکان پر لیجا کر نہ کھلاوے۔ بھلے مانسوں کے بچوں کے ساتھ کھلاوے کمینوں کے بچوں کے ساتھ نہ کھلاوے زیادہ بچوں میں نہ کھیلنے دے گلیوں سڑکوں میں نہ کھیلنے دے۔ بازار وغیرہ میں اسکو لئے نہ پھرے۔ اسکی ہر بات کو دیکھ کر ہر موقع کے مناسب اسکو آداب قاعدے سکھلاوے۔ بیجا باتوں سے اسکو روکے۔

۱۱۔ کھلائی کو تاکید کردیں کہ اسکو غیر جگہ کچھ نہ کھلاوے اگر کوئی اسکو کھانے پینے کی چیز دیوے تو گھر لاکر ماں باپ کے روبرو رکھ دے آپ ہی آپ نہ کھلاوے۔

۱۲۔ بچہ کو عادت ڈالیں کہ بجز اپنے بزرگوں کے اور کسی سے کوئی چیز نہ مانگے اور نہ بغیر اجازت کے کسی کی دی ہوئی چیز لے۔

۱۳۔ بچہ کا بہت لاڈ پیار نہ کرے ورنہ ابتر ہو جاوے گا۔

۱۴۔ بچہ کو بہت تنگ کپڑے نہ پہناویں اور بہت گوٹا کناری بھی نہ لگاویں۔ البتہ عید بقرعید میں مضائقہ نہیں۔

۱۵۔ بچہ کو منجن مسواک کی عادت ڈالیں۔

۱۶۔ اس کتاب کے ساتویں حصہ میں جو آداب اور قاعدے کھانے پینے کے، بولنے چالنے کے، ملنے جلنے کے اٹھنے بیٹھنے کے لکھے گئے ہیں ان سب کی عادت بچے کو ڈالیں۔ اس بھروسہ نہ رہیں کہ بڑا ہو کر آپ سیکھ جائے گا یا اسکو اسوقت پڑھا دینگے یاد رکھو آپ سے کوئی نہیں سیکھا کرتا اور پڑھنے سے جان تو جاتا ہے مگر عادت نہیں پڑتی اور جب تک نیک باتوں کی عادت نہ ہو کتنا ہی کوئی لکھا پڑھا ہو ہمیشہ اس سے بے تمیزی نالائقی اور دل دکھانے کی باتیں ظاہر ہوتی ہیں اور کچھ چوتھے حصے کے ص۴۳ اور نویں حصے کے ص۶۳ پر بچوں کے متعلق لکھا گیا ہے وہاں دیکھ کر ان باتوں کا بھی خیال رکھے۔

۱۷۔ پڑھنے میں بچے پر بہت محنت نہ ڈالے شروع میں ایک گھنٹہ پڑھنے کا مقرر کرے پھر دو گھنٹے پھر تین گھنٹے اسی طرح اس کی طاقت اور سہار کے موافق اس سے محنت لیتا رہے ایسا نہ کرے کہ سارا دن پڑھاتا رہے۔ ایک تو تھکن کی وجہ سے بچہ جی چرانے لگے گا پھر زیادہ محنت سے دل اور دماغ خراب ہو کر ذہن اور حافظہ میں فتور آجاوے گا اور بیماروں کی طرح سست رہنے لگے گا پھر پڑھنے میں جی نہ لگاوے گا۔

۱۸۔ سوائے معمولی چھٹیوں کے بدون سخت ضرورت کے بار بار چھٹی نہ دلوادیں کہ اس سے طبیعت اچاٹ ہو جاتی ہے۔

۱۹۔ جہاں تک میسر ہو جو علم جو فن سکھلاویں ایسے آدمی سے سکھلاویں جو اس میں پورا عالم اور کامل ہو۔ بعضے آدمی سستا معلّم رکھ کر اس سے تعلیم دلواتے ہیں شروع ہی سے طریقہ بگڑ جاتا ہے پھر درستی مشکل ہو جاتی ہے۔

۲۰۔ آسان سبق ہمیشہ تیسرے پہر کے وقت مقرر کریں اور مشکل سبق صبح کو کیونکہ اخیر وقت طبیعت تھکی ہوئی ہوتی ہے

مشکل سمجھ سے گھبراوے گی۔

۲۱۔ بچوں کو خصوصاً لڑکی کو پکانا اور سینا ضرور سکھاؤ۔

۲۲۔ شادی میں دولہا دلہن کی عمر میں زیادہ فرق ہونا بہت سی خرابیوں کا باعث ہے۔

۲۳۔ اور بہت کم عمری میں شادی نہ کریں اس میں بھی بہت بڑے نقصان ہیں۔

۲۴۔ لڑکوں کو تعلیم کرو کہ سب کے سامنے خاصکر لڑکیوں یا عورتوں کے سامنے ڈھیلے سے استنجا نہ سکھلایا کریں۔

بعض باتیں نیکیوں کی اور نصیحتوں کی

۱۔ پرانی باتوں کا کسی کو طعنہ دینا بری بات ہے۔ عورتوں کی ایسی بری عادت ہے کہ جن رنجوں کی صفائی اور معافی بھی ہو چکی ہے جب کوئی نئی بات ہو گی پھر ان رنجوں کے ذکر کو لے بیٹھیں گی یہ گناہ بھی ہے اور اس سے دلوں میں دوبارہ رنج وغبار بھی بڑھ جاتا ہے۔

۲۔ اپنی سسرال کی شکایت ہرگز میکے میں جا کر مت کرو بعضی شکایت گناہ بھی ہے اور یہ بے صبری کی بھی بات ہے اور اکثر اس سے دونوں طرف رنج بھی بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح سسرال میں جا کر میکے کی تعریف یا وہاں کی بڑائی مت کرو اس میں بھی بعض دفعہ فخر وتکبر کا گناہ ہو جاتا ہے اور سسرال والے سمجھتے ہیں کہ ہم کو بے قدر سمجھتی ہے اس سے وہ بھی اسکی بے قدری کرنے لگتے ہیں

۳۔ زیادہ بکواس کی عادت مت ڈالو ورنہ بہت سی باتوں میں کوئی نہ کوئی بات نامناسب ضرور نکل جاتی ہے جس کا انجام دنیا میں رنج اور عقبیٰ میں گناہ ہوتا ہے۔

۴۔ جہاں تک ہو سکے اپنا کام کسی سے مت لو خود اپنے ہاتھ سے کر لیا کرو بلکہ دوسروں کا بھی کام کر دیا کرو اس سے تم کو ثواب بھی ہو گا اور اس سے ہر دلعزیز ہو جاؤ گی۔

۵۔ ایسی عورتوں کو کبھی منہ مت لگاؤ اور نہ کان دے کر ان کی بات سنو جو ادھر ادھر کی باتیں گھر میں آکر سناویں۔ ایسی باتیں سننے سے گناہ بھی ہوتا ہے اور کبھی فساد بھی ہو جاتا ہے۔

۶۔ اگر اپنی ساس، نند، دیورانی، جیٹھانی یا دوسرے نزدیک کے رشتہ دار کی کوئی شکایت سنو تو اسکو دل میں مت رکھو بہتر تو یہ ہے کہ اسکو جھوٹ سمجھ کر دل سے نکال ڈالو۔ اگر اتنی ہمت نہ ہو تو جس نے تم سے کہا ہے اس کا سامنا کرا کر منہ در منہ اس کو صاف کر لو اس سے فساد نہیں بڑھتا۔

۷۔ نوکروں پر ہر وقت سختی اور تنگی مت کیا کرو اور اپنے بچوں کی دیکھ بھال رکھو تاکہ وہ ماما نوکروں کو یا ان کے بچوں کو نہ

ستانے پاویں کیونکہ یہ لوگ لحاظ کے مارے زبان سے تو کچھ نہ کہیں گے لیکن دل میں ضرور کوسیں گے پھر اگر نہ بھی کوسا جب بھی ظلم کا وبال اور گناہ تو ضرور ہوگا۔

۸۔ اپنا وقت فضول باتوں میں مت کھویا کرو اور بہت سا وقت اس کام کے لئے بھی رکھو کہ اس میں لڑکیوں کو قرآن اور دین کی کتابیں پڑھایا کرو اگر زیادہ نہ ہو تو قرآن کے بعد یہ کتاب بہشتی زیور شروع سے ختم تک تو ضرور پڑھا دیا کرو۔ لڑکیاں چاہے اپنی ہوں یا پرائی ہوں ان سب کے لئے اسکا بھی خیال رکھو کہ اُن کو ضروری ہنر بھی آجاویں لیکن قرآن کے ختم ہونے تک اُن سے دُوسرا کام مت لو اور جب قرآن پڑھ چکیں اور صاف بھی کرلیں پھر صبح کے وقت پڑھاؤ پھر جب چھٹی لیکر کھانا کھا چکیں اُن سے لکھواؤ۔ پھر دن رہے سے اُن کو کھانا پکانے کا اور سینے پرونے کا کام سکھاؤ۔

۹۔ جو لڑکیاں تم سے پڑھنے آویں اُن سے اپنے گھر کے کام مت لو نہ اُن سے اپنے بچوں کی ٹہل کراؤ بلکہ ان کو بھی اپنی اولاد کی طرح رکھو۔

۱۰۔ نام کے واسطے کبھی کوئی فکر کوئی بوجھ اپنے اُوپر مت ڈالو گناہ کا گناہ مصیبت کی مصیبت۔

۱۱۔ کہیں آنے جانے کے وقت اسکی پابند مت ہو کہ خواہ مخواہ جوڑا ضرور ہی بدلا جاوے زیور بھی سارا لادا جاوے کیونکہ اکثر یہی نیت ہوتی ہے کہ دیکھنے والے ہم کو بڑا سمجھیں سو ایسی نیت خود گناہ ہے اور چلنے میں اسکے سبب دیر بھی ہو جاتی ہے جس سے طرح طرح کے حرج ہو جاتے ہیں مزاج میں عاجزی اور سادگی رکھو۔ کبھی جو کپڑے پہنے بیٹھی ہو وہی پہن کر چلی جایا کرو کبھی اگر کپڑے زیادہ میلے ہوتے یا ایسا ہی کوئی موقع ہوا مختصر طور پر جتنا آسانی سے اور جلدی سے ہو سکا بدل بدلا لیا بس چھٹی ہوئی۔

۱۲۔ کسی کے بدلہ لینے کے وقت اسکے خاندان کے پاس ہووں کے عیب مت نکالو اس میں گناہ بھی ہوتا ہے اور خواہ مخواہ دُوسروں کو رنج ہوتا ہے۔

۱۳۔ دُوسروں کی چیز جب برت چکو یا جب برتن خالی ہو جاوے فوراً واپس کر دو۔ اگر کوئی اتفاق سے اسوقت لیجانیوالا نہ ملے تو اسکو اپنے برتنے کی چیزوں میں ملا جلا کر مت رکھو بالکل علیحدہ اٹھا کر رکھ دو تاکہ وہ چیز ضائع نہ ہو ویسے بھی بے اجازت کسی کی چیز برتنا گناہ ہے۔

۱۴۔ اچھے کھانے پینے کی عادت مت ڈالو ہمیشہ ایک سا وقت نہیں رہتا پھر کسی وقت بہت مصیبت جھیلنی پڑتی ہے۔

۱۵۔ احسان کسی کا چاہے تھوڑا ہی سا ہو اسکو کبھی مت بھولو اور اپنا احسان چاہے جتنا ہی بڑا ہو مت جتلاؤ۔

۱۶۔ جس وقت کوئی کام نہ ہو سب سے اچھا شغل کتاب دیکھنا ہے۔ اس کتاب کے ختم پر بعضی کتابوں کے نام لکھ دیئے ہیں اُن کو دیکھا کرو۔ اور جن کتابوں کا اثر اچھا نہ ہو ان کو کبھی مت دیکھو۔

۱۷۔ چلا کر کبھی مت بولو باہر آواز جاوے گی کیسی شرم کی بات ہے۔

۱۸۔ اگر رات کو اٹھو اور گھر والے سوتے ہوں تو کھڑ کھڑ دھڑ دھڑ مت کرو زور سے مت چلو تم تو ضرورت سے جاگیں بھلا اوروں کو کیوں جگا یا جو کام کرو آہستہ کرو، آہستہ کواڑ کھولو، آہستہ پانی لو، آہستہ تھوکو، آہستہ چلو، آہستہ گھڑا بند کرو۔

۱۹۔ بڑوں سے ہنسی مت کرو بے ادبی کی بات ہے اور کم حوصلہ لوگوں سے بے تکلفی نہ کرو کہ وہ بے ادب ہو جائینگے پھر تم کو ناگوار ہوگا یا وہ لوگ کہیں دوسری جگہ گستاخی کر کے ذلیل ہوں گے۔

۲۰۔ اپنے گھر آنے والوں کی یا اپنی اولاد کی کسی کے سامنے تعریف مت کرو۔

۲۱۔ اگر کسی محفل میں سب کھڑے ہو جاویں تم بھی مت بیٹھی رہو کہ اسمیں تکبر پایا جاتا ہے۔

۲۲۔ اگر دو شخصوں میں آپس میں رنج ہو تو تم ان دونوں کے درمیان ایسی بات کوئی مت کہو کہ اگر انمیں میل ہو جاوے تو تمکو شرمندگی اٹھانی پڑے

۲۳۔ جب تک روپے پیسے یا نرمی سے کام نکل سکے سختی اور خطرہ میں نہ پڑو۔

۲۴۔ مہمان کے سامنے کسی پر غصہ مت کرو۔ اس سے مہمان کا دل ویسا کھلا ہوا نہیں رہتا جیسا کہ پہلے تھا۔

۲۵۔ دشمن کیساتھ بھی اخلاق کے ساتھ پیش آؤ اسکی دشمنی نہ بڑھے گی۔

۲۶۔ روٹی کے ٹکڑے یوں ہی مت پڑے رہنے دو۔ جہاں دیکھو اٹھالو اور صاف کر کے کھالو اگر نہ کھا سکو کسی جانور کو دے دو اور دستر خوان جس میں ریزے ہوں اسکو ایسی جگہ مت جھاڑو جہاں کسی کا پاؤں آوے۔

۲۷۔ جب کھانا کھا چکو اسکو چھوڑ کر مت اٹھو کہ اس میں بے ادبی ہے بلکہ پہلے برتن اٹھوا دو تب خود اٹھو۔

۲۸۔ لڑکیوں پر تاکید کر لڑکوں میں نہ کھیلا کریں کیونکہ اسمیں دونوں کی عادت بگڑتی ہے اور جو غیر لڑکے گھر میں آویں چاہے وہ چھوٹے ہی ہوں مگر اس وقت لڑکیاں وہاں سے ہٹ جایا کریں۔

۲۹۔ کسی سے ہاتھ پاؤں کی ہنسی ہرگز مت کرو اکثر تو رنج ہو جاتا ہے اور کبھی جگہ بے جگہ چوٹ بھی لگ جاتی ہے اور زبانی بھی زیادہ ہنسی مت کرو جس سے دوسرا چڑنے لگے اس میں بھی تکرار ہو جاتی ہے خاصکر مہمان سے ہنسی کرنا اور بھی بیہودہ بات ہے جیسے بعضے آدمی براتیوں سے ہنسی کرتے ہیں۔

۳۰۔ اپنے بزرگوں کے سرہانے مت بیٹھو لیکن اگر وہ کسی وجہ سے خود حکم طور پر بیٹھنے کو کہیں تو اسوقت ادب یہی ہے کہ کہنا مان لو

۳۱۔ اگر کسی سے کوئی چیز مانگنے کے طور پر لو تو ایک تو اسکو خوب احتیاط سے رکھو اور جب وہ خالی ہو جائے فوراً اسکے پاس پہنچا دو یہ راہ مت دیکھو کہ وہ خود مانگے اول تو اسکو خبر کیا کہ اب خالی ہو گئی دوسرے شاید لحاظ کے مارے نہ مانگے اور شاید اسکو یاد نہ رہے پھر ضرورت کے وقت اس کو کیسی پریشانی ہو گی اسی طرح کسی کا قرض ہو تو اسکا خیال رکھو کہ جب ذرا بھی گنجائش ہو فوراً

جتنا ہو سکا قرض اُتار دیا۔

۳۲۔ اگر کبھی کسی ناچاری میں کہیں رات بے رات پیدل چلنے کا موقع ہو تو چھڑے کڑے وغیرہ پاؤں میں سے نکال کر ہاتھ میں لے لو راستہ میں بجاتی ہوئی مت چلو۔

۳۳۔ اگر کوئی بالکل تنہا کوٹھری وغیرہ میں ہو اور کواڑ وغیرہ بند ہوں تو دفعتہً کھول کر اندر مت چلی جاؤ خدا جانے وہ آدمی ننگا ہو کھلا ہو یا سوتا ہو اور ناحق بے آرام ہو بلکہ آہستہ آہستہ پہلے پکارو اور اندر جانے کی اجازت لو اگر وہ اجازت دے تو اندر جاؤ نہیں تو خاموش ہو جاؤ۔ پھر دوسرے وقت سہی۔ البتہ اگر کوئی بہت ہی ضرورت کی بات ہو تو پکار کر جگا لو جب تک وہ بول نہ پڑے تب تک اندر پھر بھی مت جاؤ۔

۳۴۔ جس آدمی کو پہچانتی نہ ہو اسکے سامنے کسی شہر یا قوم کی برائی مت کرو شاید وہ آدمی اسی شہر یا اسی قوم کا ہو پھر تم کو شرمندہ ہونا پڑے۔

۳۵۔ اسی طرح جس کام کا کرنے والا تم کو معلوم نہ ہو تو یوں مت کہو کہ کس بیوقوف نے کیا ہے یا ایسی ہی کوئی بات مت کہو شاید کسی ایسے شخص نے کیا ہو جس کا تم لحاظ کرتی ہو پھر معلوم ہوئے پیچھے شرمندہ ہونا پڑے۔

۳۶۔ اگر تمہارا بچہ کسی کا قصور خطا کرے تو تم کبھی اپنے بچہ کی طرفداری مت کرو خاصکر بچے کے سامنے ایسا کرنا بچے کی عادت خراب کرنا ہے۔

۳۷۔ لڑکیوں کی شادی میں زیادہ یہ بات دیکھو کہ داماد کے مزاج میں خدا کا خوف اور دینداری ہو ایسا شخص اپنی بی بی کو ہمیشہ آرام سے رکھتا ہے۔ اگر مال و دولت بہت کچھ ہوا اور دین نہ ہوا تو وہ شخص اپنی بی بی کا حق ہی نہ پہچانے گا اور اسکے ساتھ وفاداری نہ کرے گا بلکہ روپیہ پیسہ بھی نہ دے گا اگر دیا بھی تو اس سے زیادہ جلاوے گا۔

۳۸۔ بعضی عورتوں کی عادت ہے کہ پردے میں سے کسی کو بلانا ہو تو خبر کرنے کے لئے آڑ میں کھڑی ہو کر ڈھیلا پھینکتی ہیں بعضی دفعہ وہ کسی کے لگ جاتا ہے ایسا کام کرنا نہ چاہیئے جس میں کسی کو تکلیف پہنچنے کا شبہ ہو بلکہ اپنی جگہ بیٹھی ہوئی اینٹ وغیرہ کھٹ کھٹا دینا چاہیئے۔

۳۹۔ اپنے کپڑوں پر سوئی ڈورے سے کوئی نشان پھول وغیرہ بنا دیا کرو کہ دھوبی کے گھر کپڑے بدلے نہ جاویں ورنہ کبھی غلطی سے تم دوسرے کے اور دوسرا تمہارے کپڑے برت کر خواہ مخواہ گنہگار ہوگا اور دنیا کا بھی نقصان ہے۔

۴۰۔ عرب میں دستور ہے کہ جو کسی بزرگ آدمی سے کوئی چیز تبرک کے طور پر لینا چاہتے ہیں تو وہ چیز اپنے پاس سے ان بزرگ کے پاس لا کر کہتے ہیں کہ آپ اسکو ایک دو روز استعمال کر کے ہم کو دے دیجئے۔ اس میں ان بزرگ کو تردد نہیں کرنا پڑتا اور نہ اگر

بیٹس آدمی کسی بزرگ سے ایک ایک پیسہ مانگیں تو ان کی گٹھڑی میں تو ایک چھیتڑا بھی نہ رہے ہمارے ہندوستان میں بیدھڑک مانگ بیٹھتے ہیں بعضی دفعہ ان کو سوچ ہو جاتا ہے۔ اگر ہم لوگ بھی عرب کا دستور برتیں تو بہت مناسب ہے۔

۴۱۔ اگر کوئی شخص اپنی طرف سے کوئی بات کہے تو اگر اسکے خلاف مناسب جواب دینا ہو تو اپنی طرف سے جواب دو کسی اور کے نام سے مت کہو کہ تم یوں کہتے ہو اور فلاں شخص اسکے خلاف کہتا ہے کیونکہ اگر اس دوسرے شخص کو اس نے کچھ کہہ دیا تو وہ سنکر رنجیدہ ہوگا۔

۴۲۔ محض اٹکل اور گمان سے بدون تحقیق کئے ہوئے کسی پر الزام مت لگاؤ اس سے بہت دل دکھتا ہے۔

تھوڑا سا بیان ہاتھ کے ہنر اور پیشہ کا

بعضی لاوارث غریب عورتیں جن کے کھانے کپڑے کا کوئی سہارا نہیں ایسی پریشانی اور مصیبت میں مبتلا ہیں کہ خدا کی پناہ اسکا علاج دو باتوں سے ہو سکتا ہے یا تو نکاح کر لیں یا اپنے ہاتھ کے ہنر سے چار پیسے حاصل کریں مگر ہندوستان کے جاہل نکاح کو اور ہنر کو دونوں کو عیب سمجھتے ہیں اور کسی کو توفیق نہیں ہوتی کہ ایسے غریبوں کے خرچ کی خبر رکھے۔ پھر تلاؤ ان بیچاریوں کا کیونکر گذر ہو (بیبیو!) دوسروں پر تو کچھ زور چلتا نہیں مگر اپنے دل پر اور ہاتھ اور پاؤں پر تو خدائے تعالیٰ نے اختیار دیا ہے دل کو سمجھاؤ اور کسی کے برا بھلا کہنے کا خیال نہ کرو۔ اگر کسی کی عمر نکاح کے قابل ہے تو نکاح کرلے اور اگر اس قابل نہ ہو یا یہ کہ اسکو عیب تو نہیں سمجھتی مگر ویسے ہی دل نہیں چاہتا یا بکھیڑے سے گھبراتی ہے تو اس صورت میں اپنا گذر کسی پاک ہنر کے ذریعے سے کرو۔ اگر کوئی حقیر سمجھے یا ہنسے ہرگز پرواہ مت کرو۔ دوسرے نکاح کا بیان تو چھٹے حصے میں آچکا ہے اور ہنر اور پیشے کا بیان اب کیا جاتا ہے (بیبیو!) اگر اس میں کوئی بات بے عزتی کی ہوتی تو پیغمبر ان کاموں کو کیوں کرتے ان سے زیادہ کس کی عزت ہے۔ حدیث میں ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرائی ہیں اور یہ فرمایا ہے کہ کوئی پیغمبر ایسے نہیں گذرے جنہوں نے بکریاں نہ چرائی ہوں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ سب سے اچھی کمائی اپنے ہاتھ کی ہے اور حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے ہنر سے کھاتے تھے یہ ساری باتیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں اور پیغمبروں کے بعضے ایسے کاموں کا بیان قرآن شریف میں ہے اور بعضے کام ایسی کتابوں میں لکھے ہیں جن میں پیغمبروں کا حال ہے ان سب میں سے تھوڑوں کا نام لکھا جاتا ہے۔

بعضے پیغمبروں اور بزرگوں کے ہاتھ کے ہُنر کا بیان

حضرت آدم علیہ السلام نے کھیتی کی ہے اور آٹا پیسا ہے اور روٹی پکائی ہے۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے لکھنے کا اور درزی کا کام کیا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے لکڑی تراش کر کشتی بنائی ہے جو کہ بڑھئی کا کام ہے۔ حضرت ہود علیہ السلام تجارت کرتے تھے۔ حضرت صالح علیہ السلام بھی تجارت کرتے تھے۔ حضرت ذوالقرنین جو بہت بڑے بادشاہ تھے اور بعضوں نے اُن کو پیغمبر بھی کہا ہے وہ زنبیل بُنتے تھے جیسے یہاں ڈلیا یا ٹوکری ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھیتی کی ہے اور تعمیر کا کام کیا ہے خانہ کعبہ بنایا تھا۔ حضرت لوط علیہ السلام کھیتی کرتے تھے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تیر بنا کر نشانہ لگاتے تھے۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام اور اُن کے سب فرزند بکریاں چراتے تھے اور اُن کے بال بچوں کو فروخت کرتے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے غلہ کی تجارت کی ہے جب قحط پڑا تھا۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے یہاں اُونٹ اور بکریوں کے بچے بڑھتے تھے اور کھیتی ہوتی تھی۔ حضرت شعیب علیہ السلام کے یہاں بکریاں چرائی جاتی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کئی سال بکریاں چرائی ہیں اور اُن کے نکاح کا یہی مہر تھا۔ حضرت ہارون علیہ السلام نے تجارت کی ہے۔ حضرت الیسع علیہ السلام کھیتی کرتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بناتے تھے جو کہ لوہار کا کام ہے۔ حضرت لقمان علیہ السلام بڑے حکمت والے عالم ہوئے ہیں اور بعضوں نے اُن کو پیغمبر بھی کہا ہے اُنہوں نے بکریاں چرائی ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام زنبیل بُنتے تھے اور حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک دوکاندار کے یہاں کپڑے رنگے تھے۔ ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بلکہ سب پیغمبروں کا بکریاں چرانا ابھی بیان ہو چکا ہے ——— اگرچہ ان پیغمبروں کا گذر ان چیزوں پر نہ تھا مگر یہ کام کئے تو ہیں اِن سے عار تو نہیں کی اور بڑے بڑے ولی اور بڑے بڑے عالم جن کی کتابوں کا مسئلہ سند ہے ان میں سے کسی نے کپڑا بُنا ہے کسی نے چمڑے کا کام کیا ہے کسی نے جوتی سینے کا کام کیا ہے کسی نے مٹھائی بنائی ہے پھر ایسا کون ہے جو ان سب سے زیادہ توبہ توبہ عزت دار ہے۔

بعضے آسان طریقے گذر کرنے کے

صابون بنانا۔ گوٹا بُننا۔ چکن کاڑھنا۔ جالی بنانا۔ کمربند بُننا۔ سوت کے بوتام یعنی بٹن بنانا۔ جرابیں یعنی موزے سُوتی یا اُونی بنانا۔ گلوبند بنانا۔ ٹوپیاں یا صدری یا کُرتیاں اور کُرتے سی سی کر بیچنا۔ روشنائی بنانا۔ کپڑے رنگنا۔ زردوزی یعنی کارچوبی کا کام۔ سوزن کا کام بنانا ٹوپی پر جیسے میرٹھ میں بکتی ہیں سینا اور اگر سینے کی مشین منگالی جائے تو اور بھی جلدی کام ہو اور بہت فائدہ رہے

مُرغی کے انڈے بچے بیچنا۔ رحل۔ چوکی۔ صندوق وغیرہ رنگنا۔ لڑکیاں پڑھانا کپاس لیکر چرخی سے بنولے نکالکر روئی اور بنولے الگ الگ بیچنا۔ چرخے سے سوت کاتنا یا اسکی نواڑ یا کپڑے بنوا کر بیچنا۔ دھان خرید کر اور کوٹ کر چاول نکال کر بیچنا۔ کتابوں کی جلد باندھنا چٹنی اچار بنانا چارپائی بننا اور اس میں جھول ڈالنا۔ بان یعنی رسی بٹنا۔ نواڑ بننا۔ چورن وغیرہ کی گولیاں یا نمک سلیمانی بنا کر بیچنا۔ کھجور کی چٹائیاں یا پنکھے بنا کر بیچنا۔ شربت انار۔ شربت عناب وغیرہ یا سرکہ بنا کر بیچنا۔ گوٹے کی تجارت کرنا۔ برتنوں پر قلعی اور مسی جوش کرنا۔ کپڑے چھاپنا جیسے عمامہ۔ جانماز۔ رومال۔ چادر۔ فرد۔ رضائی وغیرہ فصل میں سرسوں وغیرہ لے کر بھر لینا اور فصل کے بعد جب مہنگی[1] ہو بیچ ڈالنا۔ سُرمہ باریک پیس کر یا اس میں کوئی فائدہ کی دوا ملا کر اُس کی پڑیاں بنا کر بیچنا۔ پینے کا تمباکو بنا کر بیچنا۔ بسکٹ اور نان پاؤ بنا کر بیچنا۔ سوت کی ڈوریاں بٹنا۔ رانگ یا مونگے کا کُشتہ بنا کر بیچنا اور ایسے ہی ہلکے اور چلتے کام بہت ہیں جس کا موقع ہوا کر لیا۔ بعض کام تو ایسے ہیں کہ بے دیکھے سمجھ میں نہیں آسکتے اُن کو تو کسی سے سیکھ لیں اور بعضے کام ایسے ہیں کہ سمجھدار آدمی کتاب میں پڑھ کر بنا سکتا ہے ایسے کاموں کی ترکیب لکھی جاتی ہے اور ان میں بہت سی باتیں گھر کے روزانہ برتاؤ میں بھی کام آتی ہیں اور نویں حصے میں چورن اور سلیمانی نمک اور رانگ اور مونگے کے کُشتے کی ترکیب لکھ دی ہے

صابن بنانے کی ترکیب

سجی ایک من چونا ایک من۔ تیل رینڈی کا یا گلو کا نو سیر۔ چربی سترہ سیر۔ آول سجی کو ایک صاف جگہ پر رکھیں مثلاً چبوترہ پختہ ہو یا زمین پختہ ہو۔ غرض اس سے یہ ہے کہ اس میں مٹی نہ ملجاوے اور جو ڈھیلے سجی کے ہوں اُن کو پتھر وغیرہ سے توڑ ڈالیں پھر اسکے اُوپر چونے کو ڈالیں اگر ڈھیلے ہوں تو تھوڑا پانی اس پر چھڑکیں تاکہ وہ سب گل کر باریک قابل ملنے کے ہو جاویں اور دونوں کو خوب ملاویں تاکہ چونہ سجی بالکل ملجاوے اور ایک حوض پختہ اسطرح کا تیار کیا جاوے اور اس طرح سے اسکے اندر چار اینٹیں چاروں طرف کونوں پر رکھدی جاویں اور ان اینٹوں پر ایک لوہے کی جالی جو مثل چھلنی کے ہو رکھ دی جاوے مگر چھید بڑے بڑے ہوں اور جالی کے اُوپر ٹاٹ بچھایا جاوے اور یہ ٹاٹ اتنا بڑا ہو کہ اس حوض کی دیواروں سے باہر بھی تھوڑا تھوڑا لٹکا رہے اور اس ٹاٹ اور جالی سے غرض یہ ہے کہ جب اسکے اوپر وہ چونہ اور سجی جو ملا ہوا رکھا ہے ڈال دیا جاوے گا تو ٹاٹ اور جالی کے چھیدوں سے عرق نیچے

[1] جبکہ گرانی کی تو عادت کرے اور دل میں نہ چاہے کہ یہ چیز گراں ہو جاوے تاکہ مجھے نفع ہو بلکہ خود گراں ہو جاوے اسوقت فروخت کرے جتنا نفع قسمت میں ہوگا خود ہی ہو جاویگا پھر بدنیتی سے کیا فائدہ بلکہ بے برکتی اور محرومی کا خطرہ ہے ۱۲ منہ

ع بعض حضرات کی رائے تھی کہ اب چونہ سجی سے صابن بنانے کا رواج نہیں رہا لہٰذا اسکی ترکیب کو حذف کر دیا جاوے مگر صابن بنانے والوں سے معلوم ہوا کہ بنارسی کپڑا اسی صابن سے صاف ہوتا ہے اور کسی صابن سے صاف نہیں ہوتا اس لئے اس کی ترکیب کو باقی رکھا گیا شبیر علی

ٹپکے گا اور جالی کے اونچے رہنے کے لئے اینٹ رکھی گئی ہے اور اگر جالی میسر نہ ہو تو بانس کا ٹٹر بندھوا کر یا لکڑی بچھا کر اسکے اوپر ٹاٹ ڈال کر ٹپکاویں اور اس نل کے منہ کے نیچے ایک برتن جیسے گھڑا یا کونڈی اور برتن رکھدیں اور اس حوض میں اوپر تک پانی بھردیں اور ہلائیں نہیں اس حوض کا عرق ٹپک ٹپک کر نل کے ذریعے سے اس برتن میں آجاوے گا جب برتن بھر جاوے ہٹالیویں اور دوسرا برتن رکھدیویں اور جتنا پانی کم ہوتا جاوے اور پانی ڈالتے جاویں البتہ جب ختم کا وقت آوے یعنی قریب ختم کے تب ہلادیویں اور اول پانی کو علیحدہ کرلیویں اور اول کی پہچان یہ ہے کہ جب تک سرخ رنگ کا پانی آوے اول ہے اور جب اس سے کم سرخی دار آوے تو وہ دوسرا ہے اور جب بہت کم رنگ معلوم ہو یعنی سفیدی مائل پانی آنے لگے وہ تیسرا ہے اور اسی طرح تینوں درجوں کے پانی کو علیحدہ کیا جاوے لیکن اسکی چنداں ضرورت بھی نہیں ہے اگر علیحدہ علیحدہ نہ بھی کیا جاوے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے صرف ایک چھوٹا گھڑا اخیر پانی یعنی تیسرے درجہ کا علیحدہ کرلینا کافی ہے اور اگر تھوڑا سا لون بنانا ہو تو حوض کی ضرورت نہیں بلکہ جس طرح عورتیں چارپائی وغیرہ میں کپڑا باندھ کر کسم کی رینی ٹپکاتی ہیں اسی طرح ٹپکالیں جب سب ٹپک چکے تو اول کڑھاؤ میں ایک لوٹا پانی سادہ استعمالی چھوڑ دیا جاوے بعد ازاں چربی اور تیل چھوڑ دیں جب جوش کر آوے تو وہی اخیر کا عرق جو اتنا ہو کہ ایک چھوٹے سے گھڑے میں آجاوے اور اسکو علیحدہ کرلیا ہے لیکر اسمیں تھوڑا تھوڑا چھوڑدیں یعنی تھوڑا سا پانی پہلے چھوڑا جب گاڑھا ہونے لگے تب پھر تھوڑا سا اور ڈالدیا اسی طرح جب سب پانی ختم ہو جاوے تو پھر اور دوسرے برتنوں کا پانی جو علیحدہ رکھا ہے تھوڑا تھوڑا بدستور ڈالیں اور پکاویں اور تھوڑے کا مطلب ایک لوٹا پانی ہے اسی طرح کل پانی ڈال دیویں۔ اسکے بعد خوب پکاویں جب قوام پر آجاوے یعنی خوب سخت گاڑھا ہو جاوے اسوقت تھوڑا سا کفگیر سے نکال کر ٹھنڈا کر کے ہاتھ سے گولی بناویں اور دیکھیں ہاتھ میں تو نہیں لگتا۔ اگر ہاتھ میں چپکتا ہو تو اور پکاویں پھر دیکھیں کہ ہاتھ میں تو نہیں چپکتا۔ جب نہ چپکے اور گولی بناتے بناتے فوراً سخت ہو جاوے جیسا کہ صابون تیار ہوتا ہے تو بس تیار ہو گیا۔ اس قوام کے تیار ہو جانے پر آگ کا تاؤ کم کردیں بلکہ سب لکڑیاں اور آگ اسکے نیچے سے نکال لیویں۔ کچھ وقفے کے بعد اس کو ایک حوض میں جمادیں اور اس حوض کی ترکیب یہ ہے کہ یا تو اینٹوں کو کھڑا کر کے حوض کی طرح بنالیویں یا چار تختوں کو کھڑا کردیویں اس طرح اور اس کے باہر چاروں طرف اینٹ وغیرہ کی آڑ لگادیویں تاکہ تختے نہ گریں اور حوض کے اندر ایک کپڑا موٹا پرانا ردی لیکن اس میں سوراخ نہ ہو یا گدڑی وغیرہ ہو بچھادیں یہاں تک کہ چاروں طرف جو تختے کی دیوار ہے ان پر بھی بچھادیا جاوے بعد اسکے اس کڑھاؤ سے تھوڑا سا صابون ڈبو سے نکال کر حوض میں ڈال دیں اور کفگیر سے چلاتے جاویں تاکہ جلد خشک ہو جاوے پھر اسکے اوپر تھوڑا اور نکال کر ڈالیں اور چلائیں جب وہ بھی خشک ہو جاوے تو اور ڈالیں غرض کہ سب کڑھاؤ سے نکال کر

حوض میں اُسی طرح ڈال کر جمادیں اور بعد ٹھنڈا ہونے کے تختے علیحدہ کرکے صابون کو باحتیاط رکھا جاوے خواہ تار سے کاٹ کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لئے جاویں اور جس چولھے پر کڑھاؤ رکھا جاوے گا اُس کا نقشہ یہ ہے۔ یہ بھٹی ہے یعنی گول چولھا۔ کڑھاؤ کے موافق اس چولھے پر کڑھاؤ کو اس طرح رکھا جاوے کہ آنچ برابر سب طرف پہنچے۔

نام اور شکل برتنوں کی جن کی حاجت ہوگی

۱۔ ایک کفگیر لمبے کا یا لکڑی کا لمبی ڈنڈی کا جیسا پلاؤ پکانے کا ہوتا ہے اس سے چلایا جاوے گا۔

۲۔ ایک برتن جیسا تا بنلوٹ مسجدوں میں پانی نکالنے کا ہوتا ہے ڈنڈی وار جس میں تین سیر پانی آسکے ایسا بنوانا چاہیئے ٹین کا اس سے عرق یعنی وہی پانی ڈالا جائے گا۔

۳۔ ایک برتن صابون کو کڑھاؤ سے نکالنے کا جیسا ڈوئی پلاؤ یا سالن نکالنے کا ہوتا ہے جس سے صابون کڑھاؤ سے نکال کر حوض میں ڈالا جاوے گا۔

دوسری ترکیب صابن بنانے کی

اب سے کچھ عرصہ پہلے ہندوستان میں عام طور پر سجی چونہ اور تیل سے صابون بناتے تھے جس کو دیسی صابون کہا جاتا تھا اس کا طریقہ دشوار اور مال بھی کچھ اچھا نہ ہوتا تھا اس زمانے میں جہاں ہر قسم کی دستکاریوں میں ترقی ہوئی ہے صابون کی صنعت میں بھی بہت کچھ ترقی ہوئی ہے۔ اس زمانے میں صابون سازی کے طریقے نہایت آسان اور کارآمد ایجاد ہو گئے ہیں جن میں سے کپڑے دھونے کا صابون بنانے کا طریقہ جسکی ہر گھر میں ضرورت ہوتی ہے لکھا جاتا ہے۔ انگریزی صابون دو طریقوں سے بنایا جاتا ہے۔ ایک کچا (کولڈ پراسس) دوسرا پکا (ہاٹ پراسس) کہلاتا ہے۔ پکا صابون اگرچہ قدرے دشوار ہے لیکن بمقابلہ کچے صابون کے کم قیمت بہت کم گھسنے والا اور کپڑے کو زیادہ صاف کرنیوالا ہوتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ اول ہی اول دو چار مرتبہ بنانے سے خراب ہو جائے اور ٹھیک نہ بنے لیکن جب اسکا بنانا آجائے گا تو بہت منافع کا کام ہے اور اس صابون کے بڑے جزو صرف دو ہیں۔ ایک کاسٹک دوسرا تیل یا چربی۔ کاسٹک ایک قسم کے تیزاب کا نام ہے جو شہروں میں عام طور پر مل سکتا ہے اور وہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک چورا مثل شکر سرخ کے مگر رنگ اسکا بالکل سفید مثل چونہ کے ہوتا ہے جس کو انگریزی میں پاؤڈر کہتے ہیں اور نام اس کا ۹۸ + ۹۹ کا کاسٹک ہے۔ دوسرا بڑے بڑے ڈلوں کی صورت میں ہوتا ہے رنگ اس کا بھی نہایت سفید اور نام اس کا ۷۰ + ۷۲ یا ۶۰ + ۶۲ کا کاسٹک ہے۔ صابون بنانے سے پہلے کاسٹک میں پانی ڈال کر گلا لیتے ہیں جب

یہ پانی میں حل ہوجاتا ہے تو اُسکو لائی کہتے ہیں ۹۸ + ۹۹ کے ایک سیر کاسٹک میں اگر اڑھائی سیر پانی ڈالا جائے اور ۷۰ + ۷۲ کے کاسٹک میں دو سیر پانی ڈالا جائے تو ۳۵ ڈگری (درجے) کی لائی تیار ہوجاتی ہے لیکن کاسٹک کے گھٹیا بڑھیا ہونے کی وجہ سے بعض اوقات ڈگری میں فرق ہوجاتا ہے یعنی کبھی تو بجائے ۳۵ ڈگری کے ۳۴ یا ۳۳ ڈگری کی لائی ہوجاتی ہے اور کبھی ۳۶ یا ۳۷ ڈگری کی جو پکے صابون میں تو چنداں مضر نہیں ہوتی البتہ کچے صابون میں کچھ نقص پیدا کر دیتی ہے۔ صابون کے کارخانوں میں لائی کی ڈگری دیکھنے کیلئے ایک آلہ ہوتا ہے جس کو ہیڈرومیٹر کہتے ہیں اس سے صحیح ڈگری معلوم ہوسکتی ہے۔

نسخہ صابون نمبر ۱۔ چربی[1] ۵ سیر۔ کاسٹک کی لائی[2] ۳۵ ڈگری ۲½ سیر۔ سوڈا آئیش[3] ½۱ سیر۔ پانی ½۲ سیر۔

نسخہ صابون نمبر ۲۔ چربی ۵ سیر۔ بہروزہ[4] ½۱ سیر۔ کاسٹک کی لائی ۳۵ ڈگری ½۳ سیر سوڈا آئیش ½۲ سیر۔ پانی چار سیر۔

صابون پکانے کی ترکیب:۔ اوّل چربی کو گلا کر کپڑے میں چھان لیا جائے اور اگر بہروزہ بھی ڈالنا منظور ہو تو اُسکو بھی چربی کے ساتھ گلا کر چھان لیا جائے پھر پانی کڑھائی میں ڈال کر اس میں سوڈا آئیش ڈال دیا جائے اور آگ جلائی جائے جب پانی میں اچھی طرح اُبال آنے لگے اور سوڈا آئیش حل ہوجائے اسمیں چھنی ہوئی چربی اور کاسٹک کی لائی ڈال دی جائے اور کبھی کبھی کسی کوچے یا کفگیر یا کسی اور چیز سے چلاتے جائیں اور خوب پکنے دیں (ہلکی آنچ پر عمدہ پکائی ہوتی ہے) اب پکتے پکتے اگر وہ کچھ پھٹا پھٹا مثل کھیس[5] یا چھیرہ کے ہوجائے جسکی شناخت یہ ہے کہ اُبلنے کے وقت نیچے سے اوپر کو پانی آئے گا یعنی صابون علیحدہ ہوگا اور پانی علیحدہ ہوگا تو اُسے پکنے دیں اور اگر مثل حلوے کے گاڑھا ہوجائے اسکی شناخت یہ ہے کہ نیچے سے دھواں دیتا ہوا بلبلا اُوپر کو آئے گا جسکے معنی ہیں کہ صابون ابھی خام ہے اور جل رہا ہے ایسی حالت میں کاسٹک کی تھوڑی لائی تخمیناً آدھ پاؤ اور ڈال دی جائے اور اُبال آنے پر اگر وہ کھیس کی طرح پھٹ جائے تو بس ٹھیک ہے پکنے دے ورنہ اور تھوڑا کاسٹک ڈالے کیونکہ جو صابون پھاڑ کر پکایا جاتا ہے اُسکی پکائی عمدہ ہوتی ہے اس طرح ہلکی آنچ پر صابون جب دو تین گھنٹے پک چکے گا تو پانی خود چھٹ جائے گا یعنی صابون اور پانی مل کر مثل شہد کے کسی قدر گاڑھا ہوجائے گا اور اگر خود نہ ہو تو اُسوقت اسمیں تخمیناً پاؤ بھر چربی اور ڈال دی جائے اور دس پندرہ منٹ تک اور پکنے دیا جائے غرض اس طرح اسکو چھٹا لیا جائے بس صابون تیار ہوگیا اب اسکو کسی برتن میں یا کونڈے میں کپڑا ڈال کر جما لیا جائے اور جمنے کے بعد کام میں لایا جائے۔ (از میر معصوم علی صاحب محلہ خیر نگر میرٹھ)

---

[1] چربی دونوں نسخوں میں عمدہ قسم کی لینے کی ضرورت ہے ۱۲ [2] کاسٹک کی لائی صابون بنانے سے پہلے حسب ترکیب مندرجہ بالا تیار کر کے رکھنی چاہیئے۔

[3] سوڈا آئیش یہ ایک قسم کا کھار ہے مثل میدہ کے سفید ہوتا ہے کپڑے کا میل کاٹنے کے لئے خاص چیز ہے ۱۲ [4] بہروزہ ڈالنے سے صابون میں پختگی اور عمدگی آجاتی ہے اور صابون کا رنگ کسی قدر زردی مائل ہوجاتا ہے اگر سفید صابون بنانا ہو تو بہروزہ نہ ڈالا جائے ۱۲ [5] کھیس یا چھیرہ جب گائے بھینس بچہ دیتی ہے تو دُوسرے یا تیسرے وقت کے دودھ کی جو حالت ہوتی ہے یعنی دودھ کی کاٹھیں سی الگ اور پانی علیحدہ ہوتا ہے ۱۲

کپڑا چھاپنے کی ترکیب

زرد رنگ (۱): ایک سیر پانی میں پاؤ بھر کھانے کا ناگوری گوند بھگو کر جب لعاب تیار ہو جائے چھ ماشہ گیہوں کا آٹا اور چھ ماشے گھی آپس میں خوب ملا کر اور اسمیں پاؤ بھر کسیس اور تین ماشے گولی سرخ ٹول جو بازار میں بکتی ہے خوب ملا کر اس لعاب میں خوب حل کر کے کپڑے میں چھان لیں خوب سخت ہونا چاہیئے تب اس سے کپڑے کو چھاپیں خواہ یہ رنگ کسی کپڑے پر لپیٹ کر پاس رکھ لیں اور سانچہ اس پر لگا لگا کر کپڑا چھاپیں۔ سانچے لکڑی کے پھول اور بیل بنے ہوئے بکتے بھی ہیں یا بڑھئی سے بنوالیں۔

سیاہ رنگ (۲): ایک چھٹانک ولایتی رنگ جس کو پیڑی کہتے ہیں اور بازار میں بکتا ہے اور پاؤ سیر ناگوری گوند ایک سیر پانی میں ملا کر لعاب تیار کر لیں اور ایک چھٹانک پٹاس اور چھ ماشے توتیا جسکو نیلا تھوتھا کہتے ہیں اور چھ ماشہ گیہوں کا آٹا اور چھ ماشہ گھی اس میں ملا کر خوب حل کریں اور گاڑھے گاڑھے رنگ سے کپڑا چھاپیں۔

لکھنے کی روشنائی بنانے کی ترکیب

ببول کا گوند ایک سیر۔ کاجل پاؤ سیر۔ پھٹکری چھ ماشے۔ کتھ چھ ماشے۔ ببول کی چھال ایک چھٹانک۔ آم کی چھال ایک چھٹانک۔ مہندی کی لکڑی ایک چھٹانک۔ توتیا ایک چھٹانک۔ اوّل ڈیڑھ سیر پانی میں گوند بھگو دیا جاوے جب خوب بھیگ جاوے تو کاجل ملا کر ایک دن حل کر کے اور لکڑی اور چھالوں کو الگ سیر بھر پانی میں اتنا جوش دیں کہ پانی پاؤ بھر رہ جاوے اور وہ پانی اس گھوٹتے ہوئے کاجل اور گوند میں ملاوے اور پھٹکڑی اور توتیا اور کتھ ان تینوں کو چھٹانک بھر پانی میں الگ خوب حل کر کے اسی کاجل اور گوند میں ملاوے اور ایک دن لوہے کی کڑھائی میں خوب گھونٹ کر سینی یا کشتی وغیرہ میں سب سے بہتر یہ کہ چھاج میں پتلی پتلی پھیلا کر سکھا لے روشنائی تیار ہو جائے گی۔ اور گوند ببول اگر بازار میں مہنگا ہو تو ببول کے درختوں سے جمع کر لیا جاوے اکثر جنگل میں رہنے والوں کو پیسے دینے سے بہت سا ملجاتا ہے۔

انگریزی روشنائی بنانے کی ترکیب

آسمانی رنگ اوّل درجہ کا ایک تولہ بیگنی رنگ ایک تولہ سوڈا دس ماشہ سوڈے کو دس تولہ پانی میں ملا کر گرم کر لیں اور اس پانی میں یہ دونوں رنگ ملا دیں اور اسطرح چلاویں کہ سب چیزیں ملجاویں انگریزی روشنائی تیار ہو جاوے گی۔

لکڑی رنگنے کی ترکیب

جس طرح کا رنگ چڑھانا ہو اُسی رنگ کی پُڑیا بازار سے خرید کر تارپین کے تیل میں ایسے انداز سے ملا دیں کہ گاڑھا ہو جاوے پھر بُرش سے جس طرح کے چاہے پھول بوٹے یا بالکل سادہ رنگ لے اور اگر خشک ہونے کے بعد اس پر وارنش کا تیل مل کر سکھالے تو اور پختہ اور چمکدار ہو جاوے۔

برتن پر قلعی کرنے کی ترکیب

پاؤ سیر نوشادر کو پیس کر تین چھٹانک پانی میں ڈال کر دیگچی یا ہانڈی میں اس قدر آنچ پر پکا لیا جاوے کہ وہ پانی جل کر خشک ہو جاوے۔ جب سخت ہو جاوے اسوقت اُتار کر پیس لیا جاوے۔ جس برتن پر قلعی کرنا منظور ہو اوّل خوب مانجھ کر صاف کیا جاوے اور آگ دہکا کر گرم کر کے اس پر آدھ ل روئی کے پہل سے نوشادر پھیر دیا جاوے پھر تھوڑا سا رانگ جو قلعی رانگ کہلاتا ہے کسی جگہ لگا دیا جاوے اور روئی کو تمام برتن پر اس طرح پھیرا جائے کہ وہ رانگ تمام برتن میں پھیل جاوے قلعی ہو جاوے گی اور برتن کو سنسی سے پکڑے رہیں۔

مسّی جوش کرنے کی یعنی پکّا ٹانکا لگانے کی ترکیب

کانسی کو کوٹ کر ریزہ ریزہ کر لے اور اسکے برابر سہاگہ لے کر دونوں کو خوب باریک پیسے اور جس برتن میں ٹانکا لگانا ہو اسمیں اگر کسی جگہ پہلا ٹانکا بھی لگا ہو جیسے لوٹے کی ٹوٹنی میں ٹانکا لگا ہوتا ہے اسکو مٹی لپیٹ کر چھپا دیتے ہیں تاکہ آگ سے وہ ٹانکا نہ کھل جاوے پھر جس جگہ ٹانکا لگانا ہو اسکے اندر کی طرف وہ سہاگہ اور کانسہ رکھ دیا جاوے اور برتن کو کسی چیز سے پکڑ کر گرم آگ پر ذرا اُونچا رکھیں جب خوب تاؤ آجاوے علیحدہ کر لیں آگ کی گرمی سے وہ کانسی اور سہاگہ پگھل کر اسکے شگاف میں بھر کر ٹانکا لگ جائے گا۔ اور کچا ٹانکا رانگ کا لگتا ہے کہ رانگ کو پگھلا کر اسجگہ باہر کی طرف پھیلا دیا جاوے ٹھنڈا ہو کر ٹانکا لگ جاوے گا اور جہاں ٹانکا لگانا ہو اسجگہ کو اوّل برابر کر لیتے ہیں اگر کچھ اُونچا نیچا ہو اسکو ریتی سے برابر کر لیتے ہیں۔

پینے کا تمباکو بنانے کی ترکیب

تمباکو جس قسم کی طبیعت کے موافق ہو لے کر اس کو خوب کوٹ لے پھر اس میں شیرہ یا پتلا بہتا ہوا گڑ۔ گرمیوں

میں تو برابر سے کچھ زیادہ اور برسات میں برابر سے کچھ کم اور جاڑوں میں برابر اس میں ملا کر پھر کوٹ لیا جاوے لیکن تمباکو کوٹنے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے اسلئے بہتر یہ ہے کہ کسی دیانتدار معتبر دوکاندار یا مزدور کو مزدوری دے کر اس سے بنوا لیا جاوے۔

خوشبودار تمباکو بنانے کی ترکیب

سادے تمباکو میں یہ خوشبوئیں برابر لے کر سیر پیچھے آدھی چھٹانک ملاویں اور تین چار ماشے حنا کا عطر ملاویں اور خوشبوئیں یہ ہیں۔ لونگ۔ بالچھڑ۔ صندل کا برادہ۔ بڑی الائچی سگند بالا۔ تج۔ پاؤ بیر۔

نوٹ:۔ چونکہ روٹی اور گوشت پکانے کی ترکیبیں صحیح ثابت نہ ہوئیں اور جو گوشت بار بار گرم کر کے چند مہینے کیا چند دن بھی اگر کھایا جاوے تو وہ گوشت نہیں بلکہ نہ معلوم کیا چیز ہو جاتی ہے نہ اس میں گوشت کی لذت رہتی ہے۔ نہ گوشت کے فوائد اس سے حاصل ہوتے ہیں اس لئے اس مرتبہ گوشت وغیرہ کی ترکیبوں کو خارج کر دیا گیا۔ ۱۲ شبیر علی

نان پاؤ اور بسکٹ بنانے کی ترکیب

سوجی یا میدہ میں خمیر ملا کر خوب گوندھا جاوے۔ پھر کسی تختہ پر کوٹا جاوے پھر سانچے میں رکھ کر تنور خوب گرم کر کے پھر اسکے اندر سے سب آگ اور راکھ نکال کر ان سانچوں کو اسکے اندر رکھ کر تنور کا منہ بند کر دیا جاوے جب وہ پک جاوے نکال لیا جاوے۔ آگے تفصیل سمجھو۔

ترکیب نان پاؤ کے خمیر کی

لونگ۔ الائچی خورد۔ جائفل جاوتری۔ اندر جو سمندر پھین سمندر سوکھ۔ تال مکھانہ پھول مکھانہ۔ کنول گٹہ۔ مونگے کی جڑ پھول گلاب۔ ناگیسر۔ دار چینی۔ بیخ کنگھی۔ مائیں چھوٹی بڑی چھوٹا بڑا گوکھرو۔ چوب چینی۔ کباب چینی۔ سب چیزیں تین تین ماشہ زعفران چھ ماشہ ان سب کو کوٹ چھان کر ایک شیشی میں کہ جس کی ڈاٹ بہت سخت ہو بھر کر باحتیاط رکھیں اور ڈیڑھ ماشہ تک بھی ہر ہر دوا کا وزن ہو سکتا ہے اس سے کم میں مصالحہ ٹھیک نہ ہو گا۔ جب ضرورت ہو شیشی میں سے سفوف ڈیڑھ ماشہ لے کر سوا تولہ دہی میں ملا کر دو انگلیوں سے ایک منٹ پھینٹیں۔ بعد اسکے گیہوں کا میدہ ایسے انداز سے اسمیں ملائیں کہ بہت سخت نہ ہو جائے کان کی لو کی برابر اسمیں نرمی رہے یہی پہچان ہے۔ پھر اسکو ہتھیلیوں سے گولہ بنا کر ایک کپڑے میں رکھ کر اسی طرح گرہ دیں کہ وہ گولہ ڈھیلا رہے پھر اسکو کسی کھونٹی پر ٹانگ دیں اسی طرح تین روز تک لٹکا رہے چوتھے روز اسکو اتار کر دیکھیں کہ اسکے اندر خمیر

خوب پھولا ہو گا۔ اس گولے کے اُوپر جو پپڑی پڑ گئی اُسکو اُتار دیں اور اسکے اندر کا لیسدار خمیر نکال لیں پھر ایک چھٹانک دہی میں میدہ ملا دیں اس قدر کہ سابق کے موافق ہو جاوے یعنی کان کی لو کی طرح ملائم رہے اور وہی خمیر جو گولے میں سے نکالا ہے اس میں ملا کر ہاتھ سے اس طرح ملا دیں جیسے پینے کے تمباکو کو ملتے ہیں پھر اس کا بھی گولا بنا کر اسی کپڑے میں باندھ کر چھ گھنٹے تک لٹکا دیں بعد چھ گھنٹے کے پپڑی اُتار کر خمیر نکال لیویں اور پھر اسی طرح اب آدھ پاؤ دہی میں میدہ ملا کر اس خمیر کو ملا دیں اور کپڑے میں رکھ کر لٹکا دیں۔ چھ گھنٹہ تک اسی طرح لٹکا رہے بعد چھ گھنٹے کے اُتار لیا جاوے اور اسی ترکیب سے خمیر نکال کر پھر آدھ پاؤ دہی میں میدہ اسی طرح ملا کر لٹکا دیں بعد چھ گھنٹہ کے اُتار کر اسی طرح خمیر نکال لیں یہ چوتھا مرتبہ ہے اس مرتبہ جو گولے پر پپڑی پڑتی ہے اسکو اگر نہ چھڑا دیں تو کوئی حرج نہیں ہے پھر آدھ پاؤ دہی اسی طرح میدہ ملا کر اس خمیر کو بھی ملا دیں اور ہاتھ سے خوب ملیں جب مل جاوے تو باحتیاط کسی پٹاری وغیرہ میں رکھیں۔ بعد چار گھنٹے کے پٹاری سے نکال کر اگر خمیر رکھنا منظور ہو تو اسکے اندر سے آدھی چھٹانک خمیر علیحدہ نکال لیں اور اسی طرح آدھی چھٹانک دہی میں میدہ ملا کر اس آدھی چھٹانک خمیر کو ملا دیں اور اسی طرح لٹکا دیں بعد چھ گھنٹہ کے نکال کر اوپر کی ترکیب کے موافق اور میدہ ملا دیویں اسی طرح برابر کرتی رہیں۔ یہ خمیر تو بڑھتا رہے گا اور یہ آدھی چھٹانک خمیر نکال کر جو خمیر بچا اسکی ڈبل روٹی یعنی نان پاؤ پکا دیں پھر دوسرے دن جب خمیر کی ضرورت ہو تو یہ جو لٹکا ہوا خمیر رکھا ہے اس میں سے آدھی چھٹانک علیحدہ کر لیویں اور باقی کا نان پاؤ پکا دیں اور خمیر کو اسی طرح بڑھاتی رہیں۔

ترکیب نان پاؤ کے پکانے کی

جس خمیر کی روٹی پکانے کو اُوپر لکھا ہے اسکو آدھ سیر میدہ میں پانی سے گوندھیں جب گندھ جاوے تب اسکے اُوپر کپڑا ڈھانک دیویں یہ دو گھنٹہ تک رکھا رہے۔ اگر چار سیر یا پانچ سیر کے نان پاؤ پکانا ہو تو اتنا ہی میدہ اب اس خمیر میں ملا کر گوندھیں اور تھوڑا نمک اور شکر سفید بھی ملا دیں تو بہتر ہے اور ڈیڑھ یا دو گھنٹہ تک پھر رکھا رہنے دیں اور یہ جو خمیر اب گوندھا گیا ہے چپاتی پکانے کے آٹے کی طرح ڈھیلا ہو لیکن سیکھنے کے شروع میں زیادہ ڈھیلے آٹے کے پکانے میں ذرا دقت ہے اس لئے کم ڈھیلا رکھیں پھر جب ہاتھ جم جاوے زیادہ ڈھیلا کریں پھر دو گھنٹہ کے بعد اس گوندھے ہوئے کو ہاتھ سے تھوڑا تھوڑا اُٹھا کر باقی پر زور سے مار یں اور ہتھیلی سے ملیں پھر اُٹھاویں اور مار یں جب خوب تار بندھ جاوے تو کسی میز یا تخت یا کٹھرے میں رکھدیں بیس منٹ کے بعد جتنی بڑی روٹی بنانا منظور ہے اتنا ہی بڑا پیڑا تول تول کر اور خشکی اور تیل سے بنا بنا کر رکھیں تاکہ ہاتھ میں نہ چمٹے اور چاہے سانچے میں رکھے یا فقط ٹین کے چورس یعنی چوکھونٹے ٹکڑوں پر رکھے جب پیڑا آدھا پھول جاوے تو تنور کو

جلاوے اور یہ تنور ایسا ہونا چاہیے جس کی چھت میں یا پشت پر ایک روشندان ہو جب پورے طور سے پیڑا پھول جاوے اسوقت تنور کے اندر کی سب آگ نکال لیجیے۔ اور اگر پانی میں تھوڑا نمک اور دہی ملا کر تنور کے اندر چھڑک دیں تو بہتر ہے اور پھر اول ایک پیڑا تنور میں رکھے اور منہ تنور کا بند کر دیوے اور دو تین منٹ ٹھیر جاوے اور دیکھے اگر اسکے اوپر رنگ آ گیا ہے تو اور سب پیڑے رکھ دیوے اور اگر دو تین منٹ میں وہ پیڑا جل جاوے تو پندرہ منٹ تک ٹھیر جاوے تاکہ اسکے موافق گرماہٹ ہو جاوے اسوقت پھر ایک پیڑا رکھ کر دیکھے۔ اور اگر تاؤ بہت کم ہو گیا ہو تو سب نان پاؤ کے پیڑے رکھ کر تنور کے منہ پر تھوڑی آگ رکھ دیں اور تنور کو کسی ڈھکنے وغیرہ سے بند کر دیں تاکہ بھاپ نہ نکل جاوے اور تین تین چار چار منٹ کے بعد دیکھ بھی لیا کریں جب رنگ سرخی مائل یعنی بادامی آ جاوے تو فوراً اسکا ڈھکنا کھول کر روٹیوں کو نکال لیویں اور تنور جس قدر اب ٹھنڈا ہے ایسی ہی گرماہٹ میں نان خطائی اور میٹھے بسکٹ بھی پکتے ہیں۔ اگر نان خطائی یا میٹھے بسکٹ کچے بنے ہوئے تیار ہوں تو فوراً رکھ دیں اور منہ بند کر دیویں اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد دیکھ لیا کریں اور جب پک جاویں نکال لیویں اور اگر ابھی نان خطائی اور میٹھا بسکٹ تیار نہیں ہے تو تھوڑی آگ تنور کے منہ پر رکھ کر منہ بند کر دیں تاکہ گرماہٹ بنی رہے۔ یہ گرماہٹ ۲۰ بیس منٹ تک رہ سکتی ہے اور اسکے بعد پھر تنور میں آگ جلانا پڑے گی۔ اور اگر تنور نیا بناویں تو تین دن اسکو جلا جلا کر چھوڑ دیں تاکہ ٹھیک ہو جاوے اسکے بعد پھر روٹیاں پکا دیں۔

ترکیب نان خطائی کی

گھی پاؤ سیر چینی یعنی شکر پاؤ سیر۔ دانہ الائچی خورد ایک ماشہ سمندر پھین تین ماشہ۔ میدہ گیہوں کا پانچ چھٹانک اول گھی اور چینی اور دانہ الائچی کو ملا کر ۲۰ بیس منٹ تک ایک لگن میں ہاتھ سے پھینٹیں جیسے گلگلے کا آٹا پھینٹا جاتا ہے۔ بعد ۲۰ بیس منٹ کے جب وہ خوب ہلکا ہو جاوے اسوقت سمندر پھین پیس کر ملا دیں اور ہاتھ سے خوب پھینٹیں۔ اور اول پاؤ بھر میدہ ڈال کر ملا دیں۔ اگر گیلا ہو تو بچا ہوا چھٹانک بھی چھوڑ دیں اسکی بھی نرمی مثل کان کی لو کے ہونا چاہیے پھر نان خطائی بنا کر تنور میں رکھیں بروقت تیاری نکال لیویں۔

ترکیب میٹھے بسکٹ کی

گھی ڈیڑھ پاؤ۔ شکر آدھ سیر۔ سمندر پھین چھ ماشہ۔ دودھ ایک پاؤ۔ میدہ گیہوں کا آدھ پاؤ کم ایک سیر۔ اول گھی اور شکر کو نان خطائی کی طرح خوب پھینٹیں اور ذرا ذرا دودھ چھوڑتے جاویں جب سب دودھ مل جاوے تو آدھ پاؤ پانی ایک دفعہ ہی چھوڑ دیں

اور اس میں سمندر جھین کو بھی پیس کر ڈالدیں اسکے اوپر میدا ڈالدیں اگر زیادہ نرم ہوجاوے تو اور میدہ ڈال دیں۔ جب ٹھیک ہوجاوے تو روٹی کی طرح بیلن سے بیلے اور جتنا بڑا بسکٹ بنانا ہے اتنی ہی بڑی ڈبیہ سی کاٹ کر تیار کریں اور ٹین کے پتر پر رکھ کر تنور میں رکھیں جب پک جاوے تو نکال لیویں۔

ترکیب نمکین بسکٹ کی

گھی پاؤ سیر۔ شکر چھٹانک بھر۔ نمک سوا آٹھ ماشہ۔ میدہ گیہوں کا سیر بھر۔ اوّل گھی اور شکر اور نمک کو پیس کر ایک لگن میں پانچ منٹ تک خوب پھینٹیں۔ پھر میدہ بھی ملا کر خوب پھینٹیں جیسے پوریوں کا آٹا گوندھا جاتا ہے پھر جتنا بڑا بسکٹ بنانا ہو اتنا بڑا بیلن سے بیل کر اسی طرح پتر پر رکھ کر تنور میں رکھیں اور بعد تیاری نکال لیویں۔ اس کو نان پاؤ کے پکانے سے پہلے پکانا چاہیئے کیونکہ اسکو تاؤ آگ کا زیادہ چاہیئے۔

آم کے اچار کی ترکیب

تازہ کچی انبیوں کو جو چوٹ سے محفوظ ہوں اسقدر چھیلیں کہ سبزی نہ رہنے پائے اور انکو بیچ میں سے اس طرح تراشیں کہ دونوں پھانکیں جدا نہ ہونے پاویں پھر گٹھلی دور کر کے اسمیں لہسن کچے چھلے ہوئے جوے اور سرخ مرچ اور سونف اور پودینہ اور ادرک اور کلونجی اور نمک مناسب انداز سے ملا کر بھر دیں اور انبیوں کا منہ بند کر کے ڈورے سے باندھ دیں آٹھ دس روز دھوپ دے کر عرق نعناع یا سرکہ میں چھوڑ کر ایک ہفتہ دھوپ دیکر استعمال میں لاویں اور اگر تیل میں ڈالنا ہو تو آم کو چھیلنے کی ضرورت نہیں نمک مصالحہ بھر کر سرسوں کے تیل میں چھوڑ دیں۔

چاشنی دار اچار کی ترکیب

آدھ سیر کشمش۔ آدھ سیر چھوارہ۔ پاؤ بھر انجور۔ آدھ پاؤ ادرک۔ آدھ پاؤ لہسن ان سب مصالحہ کو تین سیر عرق نعناع میں چھوڑ کر ڈیڑھ سیر شکر ڈال کر پندرہ روز تک دھوپ دے کر استعمال میں لاویں۔

نمک پانی کے اچار کی ترکیب

مولی، گاجر، شلغم وغیرہ کا پوست دور کر کے قتلے تراش کر پانی میں جوش دیں بعد جوش آجانے کے پانی دور کر کے ہوا میں خشک کر لیں پھر سرسوں کا تیل اور خشک پسی ہوئی ہلدی اور سرخ مرچ اور کلونجی اور رائی اور نمک بقدر ضرورت اور پانی

ملا کر ایک ہفتہ دھوپ دے کر کام میں لاویں۔

شلجم کا اچار بہت دن رہنے والا

شلجم کے پانچ سیر قتلے پانی میں خفیف جوش دے کر خشک کر کے اس میں یہ چیزیں ملادی جاویں آدھ پاؤ نمک اور چھٹانک بھر مرچ سرخ اور آدھ پاؤ رائی سرخ یہ سب پیسیں گی اور آدھ پاؤ لہسن اور پاؤ بھر ادرک باریک باریک تراشی جاوینگی جب قتلوں میں ترشی اور تیزی پیدا ہو جاوے گڑ یا شکر سفید کا قوام کر کے ان قتلوں پر چھوڑ دیا جاوے اور جب شیرہ کم ہو جاوے اور بنا کر ڈالدیں مدتوں رہتا ہے۔

نورتن چٹنی بنانے کی ترکیب

مغز انبہ سیر بھر۔ سرکہ خواہ عرق نعناع سوا سیر۔ لہسن۔ سرخ مرچ آدھی آدھی چھٹانک۔ کلونجی۔ سونف۔ پودینہ خشک دو دو تولہ لونگ۔ جائفل چار چار ماشہ۔ ادرک۔ نمک چھٹانک چھٹانک بھر۔ شکر یا گڑ پاؤ بھر۔ پہلے آم کے مغز کو سرکہ میں پسوا لو پھر سب مصالحہ کو سرکہ میں پسوا کر آم کے مغز میں مخلوط کرادو اور جس قدر سرکہ باقی رہ گیا ہو اس میں گڑ اور مصالحہ اور مغز انبہ ملا کر جوش دلاؤ جب چاشنی تیار ہو جاوے استعمال میں لاؤ اور اگر خوش رنگ بنانا منظور ہو تو دو تولہ ہلدی بھوبل میں بھنی ہوئی پسوا کر آمیز کردو۔

مُربّہ بنانے کی ترکیب

آم کا پوست جدا کرو کہ سبزی کا نشان تک نہ رہنے پاوے۔ پھر بجلی نکلوائیں پھر کانٹے یا سوئی وغیرہ سے گودوا گودوا کر چونہ اور پھٹکڑی کے نتھرے ہوئے پانی میں چھوڑواتے جاؤ۔ پھر دو تین گھنٹے کے بعد صاف اور خالص پانی میں ڈلواؤ۔ اسکے بعد دھلوا کر خالص پانی میں جوش دلواؤ اور جب ادھ گلے ہو جاویں ہوا میں خشک کراؤ پھر کیریوں سے دوچند شکر سرخ خواہ قند کے قوام میں چھوڑوا کر جوش دلواؤ۔ اور جب قوام خوب گاڑھا ہو جاوے اور تار بندھ جاوے استعمال میں لاؤ اور اگر زیادہ نفیس بنانا چاہو تو تیسرے چوتھے روز دوسرا قوام بدلدو یہی ترکیب سب مربّوں کی ہے میٹھا۔ سیب۔ آنولہ۔

ٹپکے کے آم جو سخت اور چوٹ سے محفوظ ہوں پانی سے خوب دھو کر مٹی کے برتن میں ڈال کر اسمیں پانی آموں سے اوپر

نمک بھر دیں بعد تین روز کے پھر دھو کر وہ پانی پھینک کر دوسرا پانی بدل دیں اور ثابت مرچ اور نمک اس میں اس انداز سے ڈالیں کہ سو آموں پر پاؤ سیر نمک۔ آدھ پاؤ لہسن اور پندرہ روز کے بعد کھاویں اور پانی آموں سے اونچا رہنا چاہیئے اور بعضے یوں کرتے ہیں کہ دوبارہ پانی بدل کر تیسری بار کے پانی میں میتھی کو جوش دیکر جب وہ پانی ٹھنڈا ہو جاوے آموں کے منہ پر تھوڑا تھوڑا تیل مل کر اس پانی میں ڈالدیتے ہیں میتھی سے وہ پانی نہیں بگڑتا اور اس وجہ سے وہ آم کچھ زیادہ ٹھیرتے ہیں۔

لیموں کے اچار کی ترکیب

پانچ سیر کاغذی لیموں لیکر ان کو ایک روز پانی میں چھوڑ دیں اور دوسرے روز پانی سے نکال کر ان کی چار چار پھانکیں کر کے ان میں گرم مصالحہ اور سیندھا نمک بھر دیں اتنے لیموؤں کے واسطے آدھ سیر گرم مصالحہ اور تین پاؤ نمک کافی ہے اور نمک مصالحہ بھر کر برتن میں ڈالدیں اور اوپر سے اور لیموؤں کا عرق نچوڑ دیں اور بعضے تین پانی بدلتے ہیں اور سیر تیجے چھٹانک مصالحہ ڈالدیتے ہیں اور اوپر سے کھٹے لیموؤں کا عرق نچوڑتے ہیں جس قدر زیادہ عرق نچوڑا جاوے گا زیادہ دنوں تک ٹھیریگا اور بعضے سیر بھر نمک ڈالتے ہیں اور یہ چیزیں بھی ڈالتے ہیں سونٹھ چھ ماشہ۔ پیپل چھ ماشہ سمندر جھاگ چھ ماشہ سفید زیرہ چھ ماشہ اور یہ سب چیزیں گرم مصالحہ کے ساتھ کوٹی جاتی ہیں۔

کپڑا رنگنے کی ترکیب

سیاہ رنگ:۔ قلعی چونہ کی آدھ سیر۔ اور خالص نیل سیر بھر اور گڑ کا شیرہ آدھ سیر۔ سب کو خوب ملا کر کسی ناند میں بھر دے اور صبح اور شام اور دوپہر کے وقت ایک لکڑی سے اسکو ہلا دیا کریں کہ اسکا خمیر اٹھ کھڑا ہو۔ اور اگر سردی کا موسم ہو تو ناند کے چاروں طرف آگ جلا دیا کرے کہ اسکی گرمی سے خمیر اٹھ کھڑا ہو اس میں کپڑے کو رنگ لے اور اس میں رنگ کر جب خشک ہو جائے گائے کے تازہ دودھ میں ڈوب دیدے یا مہندی کی پتی پانی میں جوش دیکر اس پانی میں کپڑا بھگوئے تو خوب پختہ ہو جاوے۔

زرد رنگ:۔ اول ہلدی خوب باریک پیس کر پانی میں ملا کر کپڑے کو اسمیں رنگ لے اور نچوڑ کر خشک کر لے پھر دو تولہ سفید پھٹکری پیس کر پانی میں ملاوے اور کپڑے کو اسمیں دھو کر خشک کر لے۔ پھر آم کی چھال آدھ سیر لے کر تین پہر تک پانی میں جوش دے۔ اور چھان کر کپڑے کو اس میں ڈوب دے اور پھر خشک کر لے۔

سنہرا انبوہ رنگ: اول دھیلا بھر ہلدی میں کپڑا رنگ لے پھر پاؤ سیر ناسپال کو پانی میں جوش کر کے چھان کر اس میں رنگ لے اور ناسپال کا پانی رہنے دے پھر دھیلا بھر گیرو پانی میں ملا کر اسمیں رنگے۔ پھر جو ناسپال کا پانی بچا ہوا رکھا ہے اسمیں ڈوب دے۔

پھر دو پیسے بھر پھٹکڑی علیحدہ پانی میں ملا کر اسمیں کپڑے کو غوطہ دے۔ پھر اس پھٹکڑی کے پانی میں تھوڑا کلف چاول یا آٹے کا ڈالکر ہاتھ سے ملا کر کپڑے کو چند بار اسمیں غوطہ دے کر نکال لے۔

سنہرے سانوہ کی دوسری ترکیب | ناسپال اور مجیٹھ دونوں برابر وزن لیکر دونوں کو نیم کوفتہ کر کے یعنی کچل کر رات کے وقت پانی میں بھگو دیں اور صبح جوش دیکر چھان لیں اول پھٹکڑی خوب باریک پیس کر پانی میں ملا کر اسمیں کپڑے کو تر کر خشک کر لیں پھر اسی ناسپال اور مجیٹھ کے پانی میں غوطہ دیں۔

زمردی رنگ | اوپر والی ترکیب سے اول پھٹکڑی کے پانی میں غوطہ دے خشک کر کے نیل کے پانی میں غوطہ دیں۔ پھر اسی ناسپال اور مجیٹھ کے پانی میں غوطہ دیں۔

دوسری ترکیب زمردی رنگ کی | آم کی کونپل آدھ پاؤ لیکر آدھ سیر پانی میں جوش دیں اور چھان کر اس پانی کو رکھ لیں پھر دوسرے پانی میں دوبارہ جوش دیں اور اس پانی کو الگ رکھ لیں پھر تیسرے پانی میں جوش دیں اور اس پانی کو الگ رکھیں اول کپڑے کو پہلے پانی میں رنگ کر خشک کر لیں پھر دوسرے پانی میں رنگ کر خشک کر لیں پھر تیسرے پانی میں نو ماشہ پھٹکڑی ملا کر اسمیں خوب مل کر دھو کر خشک کر لیں۔

طوسی رنگ | ببول یعنی کیکر کی چھال پاؤ سیر اور کاآفل چار تولہ نیم کوفتہ کر کے رات کو پانی میں بھگو دیں اور صبح کو جوش دیں۔ اول پھٹکڑی دو تولہ جدا پانی میں ملا کر کپڑے کو اس میں غوطہ دیں پھر اس رنگ کے پانی میں غوطہ دیں۔ پھر اسی رنگ میں ایک تولہ کسیس ملا کر پھر غوطہ دیں مگر یہ کسیس رنگنے کا ہو۔ ہیرا کسیس نہ ہو۔

طوسی پختہ سرخی مائل خوشنما رنگ | اول آدھ پاؤ مجیٹھ اور آدھ پاؤ مہندی کی پتی کو کچل کر رات کو چھ سیر پانی میں تر کر دیں۔ صبح مٹی کی ہانڈی میں کئی جوش دیکر چھان کر رکھ لیں۔ پھر زرد ہڑ یعنی بڑی ہڑ اور ہلدی باریک پیس کر بہت پانی میں ڈالکر کپڑے کو ایسی طرح رنگیں کہ دھبہ نہ پڑے پھر نچوڑ کر سایہ میں خشک کر لیں اور اس رنگ کو رہنے دیں اور آدھ پاؤ گڑ اور آدھ پاؤ خشک آنولہ یعنی آنولا ایک لوہے کی کڑاہی میں تھوڑے پانی میں ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں جب اسمیں ابال اٹھنے لگے اور سیاہ ہو جائے تو اسی مجیٹھ اور مہندی کے رنگ میں ملا کر پھر کپڑا رنگیں

فاختئی رنگ۔ دو عدد مازو بڑے بڑے نیم کوفتہ کر کے پانی میں ایک پہر تک رکھیں پھر پیس کر زیادہ پانی میں ملا دیں اور کپڑے کو اس میں رنگ کر خشک ہونے دیں۔ اس پانی کو پھینک کر برتن میں نیا پانی ڈالدیں چوتھائی آبخورہ کاٹ کا اس پانی میں ملا کر پھر رنگ دیں۔

کاٹ بنانیکی ترکیب۔ پندرہ سیر پانی میں دو سیر لوہا اور تھوڑا سا آنولہ اور بڑی ہڑ ڈال کر ایک ہفتہ تک رہنے دیں یعنے

ستریاں پکا کر اسکا پانی بھی اس میں ملا دیتے ہیں اور بعضے لوگوں کے یہاں سے بنا ہوا ملجاتا ہے تو بنانے کی ضرورت نہیں۔

کاہی سبز رنگ۔ اوّل ہلدی کو باریک پیس کر اور سجی کا پانی اس میں ملا کر تھوڑی دیر کپڑے کو اس میں پڑا رہنے دیں پھر صابون کے پانی سے اسکو دھو کر ترش چھاچ میں پھٹکڑی پیس کر ملا کر اس میں کپڑے کو رنگ لیں۔

بادامی رنگ۔ اوّل ہلکا سا گیروے لے پھر کپڑے کو خشک کر کے تخم کو ہا دن دستہ میں کوٹ کر اسکے چاول یعنی بیج لے کر پانی میں دو تین جوش دے اور کسی برتن میں اوّل تھوڑا پانی لے کر اس میں آدھا رنگ ملا کر کپڑے کو غوطہ دے اگر رنگ ہلکا آوے تو آدھا رنگ جو بچا رکھا ہے وہ بھی ڈالدے۔

اُودا رنگ۔ پتنگ شیریں اور تھوڑا چونا پانی میں جوش کر کے صاف کر کے اس میں پھٹکڑی ڈال کر کپڑے کو غوطہ دیں اور بعضے بڑی ہڑ اور تھوڑا کسیس بھی پیس کر ملا دیتے ہیں۔

سُرخ رنگ پختہ۔ پتنگ شیریں تین چھٹانک منگا کر اسکو کوٹ کر ریزہ ریزہ کر لے اور سیر بھر پانی میں خفیف سا جوش دیکر رات بھر تر رکھ کر صبح کو پھر جوش دیکر جب آدھا پانی رہ جاوے صاف کر کے رکھ لے پھر اتنا ہی پانی ڈال کر دوبارہ جوش دے جب آدھا پانی رہ جاوے اسکو صاف کر کے علیحدہ رکھ لے۔ پہلے بڑی ہڑ ایک تولہ پیس کر پانی میں ملا کر اسمیں کپڑے کو غوطہ دے کر نچوڑ کر خشک کر لے۔ پھر سفید پھٹکڑی ایک تولہ پیس کر اسکے پانی میں کپڑے کو غوطہ دے اور نچوڑ کر خشک کر لے پھر پتنگ کے دوسرے جوش دیئے ہوئے پانی میں کپڑے کو رنگ کر خشک کر لے۔ پھر پہلے جوش دیئے ہوئے پانی میں ایک تولہ سفید پھٹکڑی پیس کر ہاتھ سے اتنا ہلاوے کہ اس میں جھاگ یعنی پھین اُٹھ جاوے اور ایک پہر تک کپڑے کو اس میں تر رکھے اور نچوڑ کر خشک کر کے پھر بڑی ہڑ ایک تولہ پیس کر پانی میں ملا کر اس میں کپڑے کو غوطہ دے کر تھوڑی دیر اس میں رہنے دے پھر نچوڑ کر خشک کر لے۔

پستئی رنگ۔ اوّل کپڑے کو ہلدی کا رنگ دے۔ پھر صابون کے پانی میں بھگو دے۔ پھر کاغذی لیموں کا عرق پانی میں نچوڑ کر اس پانی میں غوطہ دے اور نچوڑ کر خشک کر لے۔

دوسری ترکیب۔ اوّل چار ماشہ نیل پانی میں پیس کر کپڑے کو اس میں رنگیں پھر پھٹکڑی پیس کر اسکے پانی میں شوب دیکر خشک کر لیں پھر چھ تولہ ہلدی پانی میں ملا کر اسمیں شوب دے کر خشک کر لیں اور دوبارہ پھر پھٹکڑی کے پانی میں شوب دیں اور خشک کر لیں۔ پھر ناسپال چھ تولہ پانی میں جوش دے کر اسمیں کپڑے کو شوب دیکر خشک کر لیں۔

فیروزی رنگ۔ اوّل پتھر کے چونے میں کپڑے کو ہلکا سا رنگ دیں پھر نیلا تھوتھا پیس کر پانی میں ملا کر رنگ تیار رکھیں اور اس میں سے تھوڑا تھوڑا رنگ علیحدہ لے کر کپڑے کو رنگتے رہیں اور خشک کرتے رہیں۔ جب خواہش کے موافق رنگ چڑھ جاوے پھٹکڑی کے پانی میں شوب دے کر خشک کر لیں۔

تول اور ناپ کا قانون ۸۹ سنہ ۱۹۵۶ء

اعشاریہ سسٹم ایک ایسا طریقہ ہے جس میں میٹر کو اکائی مان کر چلایا جاتا ہے۔ ان باٹوں کو آسانی سے سمجھنے کے لیے ذیل میں نقشے دیے جاتے ہیں۔

(۱) ایک کیلو میٹر	=	دس ہیکٹو میٹر
	=	ایک سو ڈیکا میٹر
	=	ایک ہزار میٹر
(۲) ایک ڈیسی میٹر	=	دس سینٹی میٹر
	=	ایک ہزار ملی میٹر

ڈیکا، ہیکٹو اور کیلو کے لفظی معنی

ہماری بھارت سرکار نے جو موجودہ عشری پیمانے جاری کیے ہیں ان میں ڈیکا، ہیکٹو اور کیلو کے الفاظ زیادہ تر استعمال ہوتے ہیں۔ یہ الفاظ کیا ہیں؟ ان کے معنی کیا ہیں؟ اور یہ کس زبان کے الفاظ ہیں؟ ذیل میں ہم اس پر روشنی ڈالتے ہیں۔

متذکرہ تینوں الفاظ یونانی زبان کے ہیں۔ جیسے پونڈ، ٹن وغیرہ انگریزی زبان کے الفاظ ہیں۔ عام فہم زبان میں ان کے حسب ذیل معنی ہیں۔

(۱) ڈیکا	=	دس گنا
(۲) ہیکٹو	=	سو گنا
(۳) کیلو	=	ہزار گنا

یعنی ایک اکائی کو اگر دس سے ضرب دیں تو حاصل ضرب ڈیکا کہلائے گا۔ اسی طرح اکائی کو سو سے ضرب دینے سے حاصل ضرب ہیکٹو کہلائے گا۔ اور ہزار سے ضرب دینے سے کیلو کہلائے گا

ڈیسی، سینٹی اور ملی کے لفظی معنی

جیسے ڈیکا، ہیکٹو اور کیلو کے الفاظ موجودہ عشری پیمانوں میں عام استعمال ہوتے ہیں

ڈیسی، سینٹی اور ملی کے الفاظ بھی ان پیمانوں میں بہتات سے برتے جاتے ہیں۔ یہ کس زبان کے الفاظ ہیں اور ان کے معنی کیا ہیں؟ ان کا ذکر نیچے کیا جاتا ہے۔

متذکرہ تینوں الفاظ لاطینی زبان کے ہیں جن کے معنی حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ڈیسی کے لفظی معنی ہوتے ہیں ، دسواں حصہ

۲۔ سینٹی کے لفظی معنی ہوتے ہیں ، سوواں حصہ

۳۔ ملی کے لفظی معنی ہوتے ہیں ، ہزارواں حصہ

دوسرے الفاظ میں عشری نظام کی اصطلاحات مذکورہ سابقات اور بڑی بڑی اکائیوں پر مشتمل ہیں۔

چھوٹے یونٹ

دس ملی گرام	=	ایک سینٹی گرام
دس سینٹی گرام	=	ایک ڈیسی گرام
دس ڈیسی گرام	=	ایک گرام
دس گرام	=	ایک ڈیکا گرام
دس ڈیکا گرام	=	ایک ہیکٹو گرام
دس ہیکٹو گرام	=	ایک کیلو گرام

بڑے یونٹ

ایک سو کیلو گرام	=	ایک کیونٹل
دس کیونٹل	=	ایک میٹرک ٹن
ایک ہزار کیلو گرام	=	ایک میٹرک ٹن

متذکرہ باتوں کی موجودگی میں جو اشیاء پہلے منوں اور سیروں اور چھٹانکوں میں فروخت ہوتی تھیں وہ اب کیلو گراموں میں ملتی ہیں۔

سونے چاندی تولنے کے باٹ

جیسے عام چیزوں کو تولنے کے لیے کلوگرام کے باٹ تیار کیے گئے ہیں ویسے ہی سونا، چاندی، ہیرے جواہرات وغیرہ قیمتی اشیاء کو تولنے کے لیے باٹ تیار کیے گئے ہیں۔

ایک ڈیسی گرام	ساڑھے چھ چاول یا ۳/۴ رتی
ایک گرام	سوا آٹھ رتی یا ایک ماشہ
ایک ڈیکا گرام	سوا دس ماشے
ایک ہیکٹو گرام	ساڑھے آٹھ تولے

کپڑے کی لمبائی ناپنے کا میٹر

ایک میٹر	۱۷ گرہ تقریباً	یا ۳/۸ ۳۹ انچ
پانچ ڈیکا میٹر	تقریباً	دو انچ
ایک ہیکٹو میٹر	〃	چار انچ
دس ملی میٹر	〃	ایک سینٹی میٹر
دس سینٹی میٹر	〃	ایک ڈیسی میٹر
دس ڈیسی میٹر	〃	ایک میٹر
دس میٹر	〃	ایک ڈیکا میٹر
دس ڈیکا میٹر	〃	ایک ہیکٹو میٹر
دس ہیکٹو میٹر	〃	ایک کلو میٹر (ایک ہزار میٹر)

چھوٹی اور بڑی گنتی کی نشانیوں کا جوڑنا

اس کو خوب سمجھ لینا مثلاً کئی چیزیں خریدیں کوئی روپے کو۔ کوئی آنوں کو۔ کوئی پیسوں کو تو اب ہم کو سب کا جوڑ کر دیکھنا منظور ہے کہ سب کتنا ہوا یا گھر میں اناج کئی دفعہ آیا ہے کبھی من، کبھی سیروں کبھی آدھ سیر پاؤ سیر۔ یا سنار نے کئی چیزیں سونے کی بنائیں کوئی تولوں ہے کوئی ماشوں اور کوئی رتیوں۔ تو اب سب سونا اسکا کتنا ہوا ان چیزوں کے جوڑنے کی حساب میں ضرورت پڑتی ہے سو اسکا قاعدہ یہ ہے کہ اول سب رقمیں روپے آنے یا سب وزن سیر چھٹانک یا تولے ماشے ہر چیز کے ساتھ لکھ دو۔ پھر ایک طرف دیکھتی آؤ کہ سب میں چھوٹی رقم یا سب میں چھوٹا وزن کہاں کہاں ہے ان سب کو اپنے جی میں جوڑتی جاؤ پھر جوڑ کر یہ دیکھو کہ اس سے بڑی رقم یا اس سے بڑا جو وزن ہے یا چھوٹی رقمیں اور وزن مل کر اس بڑی رقم یا اس سے بڑا جو وزن ہے یا چھوٹی رقمیں اور وزن مل کر اس بڑی رقم یا بڑے وزن کی گنتی میں پوری پوری چلی گئی یا نہیں اگر چلی گئی تو اس کو پھر اس سے بڑی رقم یا وزن سے جوڑ دو اور اگر نہیں گئی تو جتنی اس میں بڑے وزن سے کسر رہی ہے اس کسر کو لکھ لو اور جتنا بڑے وزن کی گنتی میں پورا ہو گیا اسکو پھر بڑی رقم یا بڑے وزن کے ساتھ ملا کر اسی طرح جوڑ دو پھر ان سب کو جوڑ کر دیکھو کہ یہ اپنے سے بڑی رقم یا بڑے وزن میں پورا گنتی میں آ گیا یا نہیں اگر پورا گنتی میں آ گیا تو پہلے کی طرح اس کو پھر بڑی رقم یا وزن سے جوڑ لو اور اگر نہیں آیا تو اس کسر کو پہلے لکھے ہوئے کے ساتھ لکھ دو اور جتنا بچا اسکو پھر اس سے بڑی رقم یا وزن سے جوڑ لو اسی طرح اخیر تک حساب ختم کر دو اور لکھ دو جو سب سے اخیر لکھا ہوا ہو گا وہ سارا مل کر جتنا ہوا اسکو میزان کہتے ہیں۔

مثال رقموں کے جوڑنے کی۔ ململ عہ۔ لٹھا ۸ر شال باف ۱۲؍ چھینٹ ۔ر بٹن ۔ر اب ان کا جوڑنا چاہا سب سے چھوٹی رقم ۔ر کی ہے اور یہ دو جگہ آئی ہے۔ دونوں جگہ جوڑا تو ۔ر ہو گیا پھر ۔ر بھی اس میں دو جگہ ہیں اس ۔ر کو ان دونوں کے ساتھ جوڑا ڈیڑھ آنہ ہو گیا۔ تو اس کا ایک آنہ تو اور آنوں کی گنتی میں جا سکتا ہے کسر رہی ۔ر کی تو اس کو پہلے لکھ دیا اس طرح ۔ر اور وہ جو آنہ حاصل ہوا تھا اس کو اور آنوں کے ساتھ جوڑا تو آنے دو جگہ ہیں ایک جگہ ۸ر اور ایک جگہ ۱۲؍ اس ایک آنہ کو ان کے ساتھ ملا کر جوڑا تو ایک آنہ اور آٹھ آنے، نو آنے ہوئے۔ اور نو آنے اور بارہ آنے، اکیس آنے ہوئے۔ اکیس آنوں میں ایک روپیہ اور پانچ آنے ہیں تو پانچ آنے کو تو اس دو پیسہ کے ساتھ لکھ دیا اس طرح ۵؍۔ر آگے ایک روپیہ رہا اب دیکھا ان رقموں میں بھی ایک روپیہ ایک جگہ ہے اس روپے کو اس روپے کے ساتھ جوڑ لیا تو دو روپے ہوئے ان دو روپے کی رقم کو اس ۵؍۔ر کے ساتھ لکھ دیا اس طرح عہ۵؍۔ر وہ سب دام مل کر اتنے ہوئے تو یوں کہیں گے کہ سب کپڑوں کی قیمت کی میزان عہ۵؍۔ر ہوئے اور حساب کے ختم پر لفظ میزان لکھ کر اس رقم کو لکھا کرتے ہیں اس طرح میزان عہ۵؍۔ر اسی طرح

اور وزنوں کو سوچ سمجھ کر لکھو اور لکھ کر استاد کو دکھلا دو۔

روز مرّہ کی آمدنی اور خرچ لکھنے کا طریقہ

اس کو سیاق کہتے ہیں اور بڑے کام کی چیز ہے کیونکہ زبانی یاد رکھنے میں ایک تو بھول ہو جاتی ہے پھر کبھی خاوند اعتبار نہیں کرتا کبھی سوچ سوچ کر بتلانے سے خواہ مخواہ شبہ ہوتا ہے کبھی یاد نہ آنے سے یا تو جھوٹ بولنا پڑتا ہے یا نہ بتلایا تو شرمندگی اُٹھانی پڑتی ہے اور اس سے نوکروں چاکروں پر بھی باور رہتا ہے وہ کچھ لے کر مکر نہیں سکتے۔ یہ معلوم ہوتا رہتا ہے کہ گھی فلانے دن آیا تھا اور چھٹانک روز کا خرچ ہے تو سیر بھر گھی سولہ دن ہونا چاہیئے تھا۔ آٹھ دن میں کیوں ختم ہو گیا۔ ماما یہ نہیں کہہ سکتی کہ بیوی تم کو یاد نہیں رہا سولہ روز ہوئے جب آیا تھا تم کو ہمیشہ اپنے ذمے لازم سمجھنا چاہیئے کہ جو رقم ملے اسکو بھی لکھ لیا کرو اور جہاں خرچ ہو اسکو بھی ساتھ ساتھ لکھ لیا کرو دوسرے وقت کے بھروسے نہ رہا کرو اس میں اکثر بھول چوک ہو جاتی ہے لکھنے میں یہ بھی فائدہ ہے کہ کسی پر بدگمانی نہیں ہوتی مثلاً تمہارے پاس دس روپے تھے تم نے چھ اُٹھائے مگر یاد رہے پانچ اب چار ہی روپے رہ گئے اور تمہاری یاد سے پانچ ہی ہیں۔ ایک روپیہ کہیں دے کر بھول گئیں اور سب پر چوری لگاتی پھرتی ہیں کہ فلانی نے اُٹھا لیا ہو گا تم کوئی چیز بے لکھے مت رہنے دیا کرو۔ کپڑے دو تو لکھ کر۔ قلعی کو برتن دو تو لکھ کر۔ کسی کو مزدوری دو تو لکھ کر۔ کوئی چیز منگاؤ تو لکھ کر۔ اور جو تم کو ملے اس کو بھی لکھ لو اب ہم تم کو آمدنی اور خرچ لکھنے کا قاعدہ بتلاتے ہیں ایک ایک ہفتہ کا حساب بنا لیا کرو چاہے ایک ایک مہینے کا یہ تم کو اختیار ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ مثلاً تم کو ایک ایک مہینہ کا حساب رکھنا منظور ہے اور رمضان سے شروع کرنا ہے تو ایک کتاب بڑے بڑے ورقوں کی بنا لو اور جس ورق سے لکھنا ہو اس کے شروع پر اوّل یہ عبارت لکھو:۔ (حساب آمد و خرچ بابت ماہ رمضان) پھر اس عبارت کے نیچے لفظ جمع کو لکیر کی طرح یوں لکھو۔

جمع ____________________

پھر اسکے نیچے دو لکیریں کھینچ کر ایک لکیر کے سرے پر لفظ بقایا اور دوسری لکیر کے سرے پر لفظ حال لکھو اس طرح بقایا:

بقایا ____________________

حال ____________________

اور بقایا کی لکیر کے نیچے جو روپیہ تمہارے پاس پہلے بچا ہو وہ لکھ دو اور حال کی لکیر کے نیچے ذرا زیادہ سی جگہ چھوڑے رکھو اور رمضان میں جو آمدنی ہوتی رہے تو تاریخوار لکھتی رہو اس طرح:

بقایا ــــــــــــــــــــــــــــــــ

ــــــــــــــــــ مـــہ ــــــــــــــــــ

حال ــــــــــــــــــــــــــــــــ

یکم رمضان از منشی صاحب عـــہ ۶ر فروخت غلہ عـــہ ۱۰ر وصول قرضہ از بھابی صاحبہ للعہ

اب اسکے بہت نیچے لفظ وجوہ ایک لکیر کی شکل میں لکھو اس طرح۔

وجوہ ــــــــــــــــــــــــــــــــ

اور اسکے بعد ذرا سی جگہ چھوڑ کر جہاں کہیں اُٹھے اس کو تاریخ وار روز کے روز لکھتی رہو اس طرح یکم رمضان چاول للعہ۔ گھی ۔ ۲ رمضان شکر سفید، دودھ والا ۔ ۳ رمضان گرم مصالحہ ۔ ۴ رمضان مسجد میں تیل ۔ ۵ رمضان طالب علموں کو افطاری و سحری کے لئے۔ اسی طرح مہینہ بھر تک لکھتی رہو جب مہینہ ختم ہو جاوے خرچ کی ساری رقموں کو اوپر کے طریقہ کے موافق جوڑ کر سب کی میزان اس وجوہ کی لکیر کے نیچے لکھ دو۔ مثلاً ان رقموں کو جوڑا تو عـــہ ۲۰ ہوئے ان کو اس لکیر کے نیچے اس طرح لکھو۔

وجوہ ــــــــــــــــــــــــــــــــ

پھر یوں کرو کہ حال کی لکیر کے نیچے جتنی رقمیں ہیں ان سب کو جوڑ کر اس حال کی لکیر کے نیچے لکھ دو مثلاً اسجگہ کی رقموں کو جوڑا للعہ ۲۴ ہوئے اسکو اس کے نیچے اس طرح لکھ دیا:

حال ــــــــــــــــــــــــــــــــ

پھر یوں کرو کہ اس حال کی جوڑی ہوئی رقم کو بقایا کی لکیر کی رقم کے ساتھ جوڑ کر جمع کی لکیر کے نیچے لکھ دو مثلاً اس للعہ کے ساتھ مـــہ کو جوڑا للعہ ۲۴ ہوئے اسکو اس طرح لکھا۔

جمع ــــــــــــــــــــــــــــــــ

اب اس رقم کو وجوہ کی رقم سے دیکھ لو کہ دونوں برابر ہیں یا جمع کی رقم زیادہ ہے اور وجوہ کی رقم کم ہے یا جمع کی رقم کم ہے اور وجوہ کی زیادہ۔ اگر دونوں برابر ہوں تو حساب جہاں لکھا ہوا ختم ہے اسجگہ لفظ تتمہ کو لکیر کی صورت میں لکھ دو اس طرح۔

تتمہ ــــــــــــــــــــــــــــــــ

اور اسکے نیچے بالخیر کا لفظ لکھ دو مطلب یہ کہ کچھ نہیں بچا اور اگر جمع کی رقم بڑی ہے اور وجوہ کی رقم کم ہے تو معلوم ہوا کہ کچھ روپیہ بچا ہے تو اس تتمہ کی لکیر کے نیچے وہ بچی ہوئی رقم لکھ دو مثلاً اوپر کی مثال میں جمع کی رقم للعہ ۲۴ تھی، اور وجوہ کی رقم عـــہ ۲۰ تھی تو عـــہ ۱۳ بچے اسکو اس لکیر کے نیچے اس طرح لکھو تتمہ ۱۵ اور اگر جمع کی رقم کم ہو اور وجوہ کی رقم زیادہ ہو تو بجائے تتمہ کے لفظ فاضل لکھ کر جتنی رقم زیادہ ہو وہ اس لفظ کے نیچے لکھ دو۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ اس مہینہ میں اس قدر خرچ آمدنی

سے زیادہ ہوا ہے ہم اس مثال کی الگ الگ بتلائی باتوں کو اکٹھا لکھ کر بتلائے دیتے ہیں۔

جمع ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

بقایا ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

حال ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

یکم رمضان از منشی صاحب، ۶ رمضان فروخت غلہ ۱۰ رمضان وصول از بھابی صاحبہ

یکم رمضان چاول گھی۔ ۲ رمضان شکر سفید، دودھ والا، ۳ رمضان گرم مصالحہ ۴ رمضان مسجد میں تیل، ۵ رمضان طالب علموں کو افطاری وسحری کے لئے تتمہ ـــــــــــ

اب اتنی بات کام کی اور یاد رکھو کہ جب تتمہ کی رقم لکھ چکو تو اس رقم کو اور وجوہ کی رقم کو جوڑ کر دیکھو کہ کتنی ہوگئی اگر جمع کی رقم کی برابر ہو تو حساب صحیح ہے اور اگر کم زیادہ ہو جاوے تو تتمہ کی رقم غلط لکھی گئی پھر سوچ لو کہ کتنا روپیہ خرچ سے بچا ہے اور سوچ کر صحیح لکھو اور پھر اسی طرح تتمہ کی رقم اور وجوہ کی رقم کو جوڑ کر دیکھ لو کہ اب بھی جمع کی رقم برابر ہوئی یا نہیں جب برابر آجاوے تو حساب کو صحیح سمجھو۔ دیکھو اوپر کی مثال میں ... و ... کو جوڑ کر دیکھا تو ... ہوئے۔ معلوم ہوا حساب صحیح ہے خوب سمجھ لو۔ اور اگر کچھ فاضل ہو تو اس فاضل کی رقم کو جمع کی رقم کے ساتھ جوڑ کر دیکھو اگر وجوہ کی رقم کے برابر ہو جاتے تو فاضل صحیح ہے ورنہ پھر سوچو۔

تھوڑے سے گروں کا بیان

حساب کے چھوٹے چھوٹے قاعدوں کو گر کہتے ہیں اُن سے آسانی کے ساتھ زبانی حساب لگ جاتا ہے تھوڑے سے گر لکھے دیتے ہیں جن کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔

پہلا گر:۔ ایک من چیز جتنے روپوں کی ہوگی اُتنے آنوں کی ڈھائی سیر ہوگی مثلاً ایک من چاول آٹھ روپے کے ہوئے تو آٹھ آنے کے ۲½ سیر ہوئے اور آٹھ پیسوں کے ۲½ پاؤ چاول ہوئے۔

دوسرا گر:۔ ایک روپے کی جتنے سیر چیز آوے گی چالیس روپے کی اُتنے من آوے گی مثلاً ایک روپیہ کا ڈیڑھ سیر گھی ہوا تو چالیس روپے کا ڈیڑھ من ہوگا۔

تیسرا گر:۔ ایک روپے کی جتنے سیر چیز آوے گی ایک آنے کی اتنی چھٹانک ہوگی مثلاً ایک روپے کے بیس سیر گیہوں آئے تو ایک آنہ کے بیس چھٹانک آویں گے یعنی سوا سیر۔

چوتھا گُر:- ایک روپے کی جے دھڑی یعنی جے پنسیری کوئی چیز آوے گی تو آٹھ روپے کی اُتنے من ہوگی مثلاً ایک روپے کے چار پنسیری گیہوں آئے تو آٹھ روپے کے چار من آوینگے۔

پانچواں گر:- ایک روپے کا جے گز کپڑا ہوگا ایک آنہ کا اتنی گرہ ہوگا۔

مثلاً ایک روپے کا چار گز لٹھا ہوا تو ایک آنہ کا چار گرہ ہوگا یہ حساب کی تھوڑی سی باتیں لکھ دی ہیں جو عورتوں کے لئے بہت ہیں زیادہ کی ضرورت پڑے تو کسی سے سیکھ لو وہ لکھنے سے سمجھ میں نہ آتیں۔

بعضے لفظوں کے معنی جو ہر وقت بولے جاتے ہیں

مہینوں کے عربی اور اردو نام

محرم	صفر	ربیع الاول	ربیع الثانی	جمادی الاولیٰ	جمادی الاخریٰ
دہا	تیرہ تیزی	بارہ وفات	میرانجی	شاہ مدار	خواجہ جی
رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
مریم روزہ	شب برات	رمضان	عید	خالی	بقرعید

ہندی مہینے اور موسم اور فصلیں

پھاگن۔ چیت۔ بیساکھ۔ جیٹھ۔ یہ چار مہینے گرمی کے کہلاتے ہیں اور اساڑھ۔ ساون بھادوں۔ کنوار جس کو اسوج بھی کہتے ہیں یہ چار مہینے برسات کے ہیں اور کاتک۔ اگہن جسکو منگسر بھی کہتے ہیں۔ پوس جس کو پوہ بھی کہتے ہیں ماگھ جس کو ماہ بھی کہتے ہیں یہ چار مہینے جاڑے کے ہیں اور ان میں جو بارش ہوتی ہے اسکو مہاوٹ کہتے ہیں اور یاد رکھو کہ تیسرے برس ان مہینوں میں ایک مہینہ دو دفعہ آتا ہے اسکو لوند کا مہینہ کہتے ہیں اور یہ بھی یاد رکھو کہ یہ مہینے چاند رات سے شروع نہیں ہوتے بلکہ چاند کے پورے ہونے سے یعنی چودھویں رات سے شروع ہوتے ہیں اور جس فصل میں گیہوں چنا پیدا ہوتا ہے وہ ربیع اور ساڑھی کہلاتی ہے اور جس موسم میں چاول اور نھا اناج مکی باجرہ۔ جوار وغیرہ پیدا ہوتا ہے وہ خریف اور ساونی کہلاتی ہے۔

رُخوں کے نام

جس طرف سے سورج نکلتا ہے وہ مشرق کہلاتا ہے اور اسکو پورب بھی کہتے ہیں اور جدھر سورج چھپتا ہے وہ مغرب کہلاتا ہے

اور پچھم اور پچھاں بھی کہتے ہیں اور جو مشرق کی طرف منہ کر کے کھڑی ہو تو تمہارے داہنے کا رُخ جنوب اور دکھن کہلاتا ہے اور بائیں ہاتھ کا رُخ شمال اور اُتر اور پہاڑ کہلاتا ہے قطب تارہ اُدھر ہی کھلائی دیتا ہے۔

بعض غلط لفظوں کی درستی

ہم اُوپر غلط لفظ لکھیں گے اور اُنکے نیچے صحیح لفظ لکھیں گے بولنے میں اُن کا خوب خیال رکھو کیونکہ غلط بولنا بھی ایک عیب ہے:

غلط	نخالص	نامکروہ	منجش	نامحروم	مبجت	چکو	چدّر	امام جستہ
صحیح	خالص	مکروہ	منضج	محروم	مسجد	چاقو	چادر	ہاون دستہ
غلط	نُخسہ	رواب	تان تشنہ	لغام	جلدان	دوائت	دیوال	نپاک
صحیح	نسخہ	رعب	طعن وتشنیع	لگام	جزدان	دوات	دیوار	ناپاک
غلط	تاڑی بجانا	پھاٹ کررونا	بھنگ یعنی بہلی کا گھنٹہ	طوفان	زٹل یعنی شادی کی خبر		مین میخ یعنی جھگڑا فساد	
صحیح	تالی بجانا	پھوٹ کررونا	زنگ	طوفان	نوید		مین میکھ	

نوٹ:۔ چونکہ ڈاکخانہ کے قواعد اکثر بدلتے رہتے ہیں اور بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ بہشتی زیور میں کوئی قاعدہ دیکھ کر ڈاکخانہ والوں سے اُلجھتے ہیں اسلئے اس مرتبہ ڈاکخانہ کے قواعد نہیں لکھے گئے جو ضرورت ہو ڈاکخانہ والوں سے دریافت کرلیا جاوے۔ شبیر علی

ڈاک خانہ کے کچھ قاعدے

(۱) **پوسٹ کارڈ لکھنے کا طریقہ:۔** پندرہ پیسے کا جو سنگل پوسٹ کارڈ ملتا ہے اگر وہ بھیجنا ہو تو پتہ کی طرف دائیں آدھے حصہ میں جس کے پاس جاتا ہے صرف اس کا نام اور پتہ لکھو اس کے علاوہ کسی قسم کا جملہ یا عبارت وغیرہ نہ لکھو اس سے بیرنگ ہو جاتا ہے یعنی جس کے پاس جاتا ہے اس کو (کارڈ کی ڈبل قیمت) تیس پیسے دینے پڑتے ہیں۔

باقی بائیں نصف حصہ میں جو چاہو لکھو۔ اپنا نام و پتہ و تاریخ لکھا جاسکتا ہے۔

(۲) پانے والے کا نام اور پتہ صاف اور پورا لکھنا چاہیے۔ اگر گاؤں میں بھیجنا ہو تو جگہ کا نام، ڈاکخانہ اور ضلع بھی ضرور لکھو اور اگر قصبہ یا بڑے شہر میں بھیجنا ہو تو محلہ کا نام اور مکان کا نمبر لکھو۔

(۳) اگر جوابی کارڈ لکھنا ہو تو ۵۰ پیسے میں دو کارڈ جڑے ہوئے آتے ہیں وہ منگا لیا کرو ان میں سے ایک کارڈ پر لکھا جاتا ہے، جواب کے لیے اس پر اپنا پتہ جواب آنے کا لکھو اور ساتھ والے پر اپنا مضمون اور اُن کا پتہ لکھو جن کے پاس خط بھیجنا ہو۔

(۴) بعضے آدمی جواب کے لیے ایک کارڈ کے ساتھ دوسرا کارڈ سی کر بھیجتے ہیں. وہ بیرنگ ہو جاتا ہے ایسا ہرگز نہ کرو۔

(۵) اگر پوسٹ کارڈ سے لمبا چوڑا موٹا کاغذ یا سائز میں بڑا ہو تو وہ کارڈ بیرنگ ہو جاتا ہے۔ زیادہ بڑے کارڈ کو نجی یعنی پرائیویٹ پوسٹ کارڈ کہتے ہیں۔ ایسے کارڈ پر آدھے دائیں حصہ کی طرف پانے والے کا پتہ لکھو اور آدھے بائیں حصہ میں اپنا پتہ مضمون وغیرہ جو چاہو لکھو۔

انلینڈ لیٹر یا لیٹر کارڈ یعنی کھلا ہوا لفافہ

(۶) انتر دیشی پتر جو ۲ روپے کو آتا ہے، یہ لفافہ صرف ہندوستان کے لیے ہوتا ہے اس لفافہ میں کوئی پرچہ وغیرہ رکھنے سے یہ بیرنگ ہو جاتا ہے اور پانے والے کو بیرنگ کا ۴ روپے دینا پڑتا ہے۔ اگر اس نے لینے سے انکار کر دیا تو پھر بھیجنے والے سے دو روپیہ وصول کیے جائیں گے۔

(۷) ۲ روپے والے لفافہ پر پتہ کے علاوہ اپنا کوئی مضمون وغیرہ لکھ کر بھی رکھ سکتے ہیں۔

(۸) ۲ روپے والا لفافہ بیرون ملک مزید ٹکٹ لگا کر بھیجا جا سکتا ہے۔ بیرونی ممالک کا محصول وقت پر پوسٹ ماسٹر سے معلوم کر لیا جائے وہ ہر ملک کا الگ الگ ہے۔

(۹) لفافہ کا وزن دس گرام ہونا چاہیے۔ دس گرام سے زائد ہونے پر ہر دس گرام پر ایک روپیہ زائد محصول لگے گا۔

(۱۰) سادہ لفافہ پر ۲ روپے کے ٹکٹ لگا دینے سے ۲ روپے والا لفافہ ہو جاتا ہے۔ اگر سادہ لفافہ پر ٹکٹ نہ لگاؤ تو پانے والے کو ۴ روپے بیرنگ کے دینے ہوں گے۔

(۱۱) کارڈ، لفافہ، پیکٹ، پارسل وغیرہ پر استعمال شدہ ٹکٹ ہرگز نہ لگاؤ یہ سخت جرم ہے ایسے شخص پر مقدمہ قائم ہو جاتا ہے اور بسا اوقات سزا بھی ہو جاتی ہے۔

(۱۲) بیرنگ کا قاعدہ یہ ہے کہ روانگی کے وقت جس قدر محصول لگنا چاہیے اس سے جس قدر کم لگاؤ گے اس کمی کا دوگنا پانے والے کو دینا پڑے گا اور اس کے انکار کی صورت میں بھیجنے والے سے وصول کیا جائیگا

پارسل کا قاعدہ

کوئی کتاب یا اشتہار یا ایسے کاغذات جن کا مضمون خط کے طور پر نہ ہو اگر ان کو ایسے طور پر کاغذ میں لپیٹ کر پلندہ بنادو کہ ڈاک خانہ والے اگر کھول کر دیکھنا چاہیں تو بسہولت کھول کر بند کر سکیں اس کو بک پوسٹ پیکٹ یا پلندہ کہتے ہیں۔ اس کا محصول پہلے ۵۰۰ گرام تک ۸ روپے۔ زائد ہر ۵۰۰ گرام یا جز پر ۸ روپے۔

(۱) بک پوسٹ پیکٹ میں خط، نوٹ، ہنڈی، اسٹامپ، چیک وغیرہ رکھنے کی ممانعت ہے۔

(۲) پیکٹ دو فٹ لمبا، ایک فٹ چوڑا، ایک فٹ اونچے سے زائد نہ ہو۔

(۳) پلندہ یا پیکٹ اگر گول بنایا جائے تو تیس انچ لمبا چار انچ قطر سے زائد نہ ہو۔

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ رسالے واخبارات

سو گرام پر ۵۰ پیسے اگلے ہر سو گرام پر ۵۰ پیسے۔

رجسٹری کا قاعدہ

اگر خط، پیکٹ، پارسل وغیرہ کی زیادہ حفاظت چاہو تو اس کی رجسٹری کرادو، محصول کے علاوہ ۱۰ روپے فیس رجسٹری اور دیدو، ڈاک خانہ سے ایک رسید ملے گی اس کو حفاظت سے رکھو۔

نقشہ محصول ڈاک ترمیم شدہ ۱۹۸۹ء

نمبر شمار	نام	وزن	محصول	زائد محصول
۱	بند لفافہ	۱۰ گرام	۲ روپے	ہر ۱۰ گرام پر ایک روپیہ
۲	لیٹ فیس بلا رجسٹری	۰	۲ "	ایک روپیہ
۳	لیٹ فیس رجسٹری	۰	۵ "	دو روپے
۴	فیس ایرمیل	۲۰ گرام	۱۱ "	ہر ۲۰ گرام پر
۵	فیس رجسٹری	۰	۱۰ "	

۶	فیس سارٹیفکٹ پوسٹنگ	۳ عدد	۲ روپے	
۷	فیس وی پی	۱۰ روپے تک	۵ روپے	۲۰ روپے سے ۴۹ روپے تک ۷۵/ ؟
۸	بک پوسٹ	۵۰ گرام تک	۲ روپیہ	پھر ہر ۵۰ گرام پر ۲ روپے
۹	رجسٹرڈ اخبارات اور رسالے	۱۰۰ گرام تک	پیسے	پھر ہر اگلے ۱۰۰ گرام پر پیسے
۱۰	پارسل	۵۰۰ گرام تک	۸ روپے	پھر ہر ۵۰۰ گرام پر ۸ روپے
۱۱	فیس بیمہ	۱۰۰ روپے تک	۵ روپے	پھر ہر ۱۰۰ روپے پر ۵ روپے
۱۲	فیس منی آرڈر	۲۰ روپے تک	ایک روپیہ	۵۰ کے بعد ہر دس روپے پر ۵۰ پیسے
۱۳	فیس تار معمولی	۱۰ الفاظ تک	۳ روپے ۵۰ پیسے	پھر ہر حروف پر ۵۰ پیسے
۱۴	فیس تار ضروری	۱۰ الفاظ تک	۷ روپے	پھر حروف پر ایک روپیہ

دو صورتیں جن میں رجسٹری کرانا ضروری ہے

(۱) اگر کسی خط یا پارسل کا بیمہ کرایا جائے (۲) اگر کوئی پارسل سیلون یا ملک سنگاپور بھیجنا ہو (۲) اگر پارسل ایسی جگہ بھیجنا ہو جس کے واسطے (کسٹم ڈیکلریشن) یعنی تمام اشیاء کی فہرست مع قیمت لکھنی پڑتی ہے۔

وی۔پی۔کا قاعدہ: اگر تم کسی کے پاس کتاب یا کوئی چیز بھیجکر اس کی قیمت منگاؤ تو پارسل پیکٹ یا خط پر پانے والے کا پتہ لکھ کر اس کی قیمت اس طرح لکھ دو۔ مثلاً وی پی قیمتی مبلغ ۵۰ روپیہ اور اس کے ساتھ ہی ایک منی آرڈر وی پی کا بھر کر بھیجدو اس کی رجسٹری کرانا ضروری ہے اس لیے حساب سے جتنے ٹکٹ محصول کے ہوں اس سے زیادہ ڈاک خانہ سے معلوم کر کے لگا دو۔ لے جانے والا ڈاک منشی سے کہے اس کو وی پی کر دو وہاں سے رسید ملے گی اس کو حفاظت سے رکھو پانے والے سے قیمت وصول ہو کر تمہارے پاس بذریعہ منی آرڈر آجائے گی۔ (۲) ۵ کلو وزن سے زیادہ کی وی پی نہیں ہو سکتی (۳) دی پی میں آنے کو کسر نہیں جا سکتی ہے سوائے سرکاری وی پی کے (۴) اگر وی پی پانے والا لینے سے انکار کر دے گا تو بھیجنے والے کو واپس تقسیم کر دی جائے گی مگر ٹکٹوں کی قیمت کسی حالت میں نہیں ملے گی نہ واپسی کا کوئی محصول دینا پڑے گا۔ (۵) قیمت طلب وی پی کا

بیمہ بھی ہو سکتا ہے۔ وی پی کا روپیہ اگر ایک ماہ تک وصول نہ ہو تو ڈاک منشی کو لکھ کر دینا چاہیے۔

منی آرڈر کا قاعدہ: اگر تم کو دوسری جگہ کچھ روپیہ پیسہ منی آرڈر کے ذریعہ سے بھیجنا منظور ہو تو ڈاک خانہ سے ایک منی آرڈر فارم منگالو یہ ایک چھپا ہوا کاغذ ہوتا ہے اور اس میں جس طرح لکھا ہو اس کے موافق جس شخص کے پاس تم کو بھیجنا ہے اس کا نام و پتہ اور اپنا نام و پتہ اور روپیہ پیسے کی گنتی سب لکھ کر وہ کاغذ اور روپیہ ڈاک خانہ میں بھیجدو اور ساتھ ہی اس کا محصول بھی بھیجدو جو ابھی بتلایا جاتا ہے۔ وہاں سے تم کو ایک رسید ملے گی اس کو اپنے پاس رکھو جب یہ روپیہ وہاں پہنچ جائے گا اس شخص کے دستخط منی آرڈر کے ٹکڑے پر کرا کر وہ ٹکڑا ڈاک خانہ سے تمہارے پاس پہنچا یا جاوے گا۔

نقشہ محصول منی آرڈر

رقم	محصول	زائد پر محصول
۲۰ روپیہ تک	۲ روپے	۱۰۰ روپے کے منی آرڈر تک ۵/۰۰

(۱) منی آرڈر کے فارم کے نیچے کا حصہ سادہ ہوتا ہے اس پر لکھنے کی اجازت ہے جس کے پاس بھیجنا ہے اس کو جو چاہو لکھ دو۔ (۲) پانے والے کا نام و پتہ نہایت صاف اور صحیح ہونا چاہیے اگر پتہ صحیح نہ ہونے کی وجہ کسی دوسرے کو منی آرڈر تقسیم ہو جاوے گا تو ڈاک خانہ ذمہ دار نہ ہو گا۔ (۳) اگر پانے والا انکار کر دے یا بوجہ غلط پتہ کے منی آرڈر تقسیم نہ ہو تو روپیہ بھیجنے والے کو مل جاوے گا مگر منی آرڈر کا محصول نہیں ملے گا۔ (۴) اگر تم کو روپیہ بہت جلد بھیجنا ہو تو منی آرڈر بذریعہ تار بھیجو۔ اس میں منی آرڈر کے محصول کے علاوہ تار کی فیس اور دینی پڑے گی اور اگر ارجنٹ بھیجنا ہو تو لکھو بذریعہ تار ضروری، ورنہ بذریعہ تار ہی۔

قواعد تار: تار کی دو قسمیں ہیں ایک ضروری، دوسری معمولی۔ ہندوستان میں خواہ کسی جگہ تار بھیجا جائے حسب ذیل محصول ہو گا۔ تار معمولی ۱۰ حروف تک ۳/۵۰ اس کے بعد ہر حرف پر ۵۰ پیسے

تار ضروری 〃 〃 ڈبل چارج

تھوڑے سے قاعدے جو ہر وقت ضرورت کے تھے لکھدیے ہیں اگر کوئی زیادہ بات پوچھنی ہو تو ڈاک خانہ سے پوچھ لینا اور کبھی کبھی قاعدہ بھی بدل جاتا ہے مگر جب بدلے گا کسی نہ کسی طرح خبر ہو ہی جائے گی۔

خط لکھنے پڑھنے کے طریقے اور قاعدے

یہ بات تو اس کتاب کے پہلے حصہ میں پڑھ چکی ہو کہ بڑوں کو کس طرح خط لکھتے ہیں اور چھوٹوں کو کس طرح لکھتے ہیں اور لفافہ لکھنے کا کیا قاعدہ ہے۔ اب یہاں چند ضروری باتیں کام کی بتلاتے ہیں۔

۱۔ قلم بنانا سیکھو۔

۲۔ جب لکھنا شروع کرو موٹے قلم سے تختی پر لکھا کرو جب ہاتھ جمنے لگے اُستاد کی اجازت کے بعد ذرا باریک قلم سے موٹے کاغذ پر لکھو۔ جب خط خوب پختہ ہو جاوے اب باریک قلم سے باریک کاغذ پر لکھو۔

۳۔ جلدی نہ لکھو خوب سنبھال کر حرفوں کو سنوار کر لکھو جس کتاب کو دیکھ دیکھ کر لکھتی ہو یا اُستاد نے حرف بنا دیئے ہیں جہاں تک ہو سکے ویسی صورت کے حرف بناؤ جب خط پکا ہو جاوے پھر جلدی لکھنے کا ڈر نہیں۔

۴۔ گھسیٹ اور کٹے ہوئے اور نقطے چھوڑ چھوڑ کر ساری عمر بھی مت لکھو۔

۵۔ اگر کوئی عبارت غلط لکھی گئی یا جو بات لکھنا منظور نہ تھی وہ لکھی گئی تو اسکو تھوک یا پانی سے مت مٹاؤ لکھنے والوں کے نزدیک یہ عیب سمجھا جاتا ہے بلکہ اس قدر عبارت پر ایک لکیر کھینچ کر اس کو اس طرح اور میرے واسطے ایک دری لیتے آنا اور جو اس مضمون کا پوشیدہ ہی کرنا منظور ہو تو خوب روشنائی بھر دو یا کاغذ بدل دو۔

۶۔ حروف ننھے ننھے اور اوپر تلے چڑھے ہوئے مت لکھو۔

۷۔ طرح طرح کے لکھے ہوئے خط پڑھا کرو اس سے خط پڑھنا آجاوے گا۔

۸۔ جس مرد سے شرع سے پردہ ہے اسکو بدون سخت ناچاری کے خط مت لکھو۔

۹۔ خط میں کسی کو کوئی بات بے شرمی کی یا ہنسی کی مت لکھو۔

۱۰۔ جو خط کہیں بھیجنا ہو لکھ کر اپنے شوہر کو دکھا دیا کرو اور جسکے شوہر نہ ہو وہ اپنے گھر کے مرد کو باپ کو بھائی کو ضرور دکھلا لے اسمیں ایک تو یہ فائدہ ہے کہ مردوں کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ عقل دی ہے شاید اس میں کوئی بات نامناسب لکھی گئی ہو اور تمہاری سمجھ میں نہ آئی ہو وہ سمجھ کر نکال دینگے یا سنوار دینگے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ان کو کسی طرح کا شبہ نہ ہوگا یاد رکھو کسی عورت پر شبہ ہو جانا عورت کے لئے مر رہنے کی بات ہے، تو ایسے کام کیوں کرو جو تم پر کسی کو شبہ ہو اور اسی طرح جو خط تمہارے پاس آوے وہ بھی اپنے مردوں کو دکھلا دیا کرو۔ البتہ خود میاں کو جو خط جاوے یا میاں کا خط آوے اگر وہ نہ دکھلاؤ تو کچھ ڈر نہیں مگر اوپر سے آئے ہوئے خط کا لفافہ اور جانے والے خط کا پھر بھی دکھلا دو۔

۱۱- جہاں تک ہو سکے لفافہ اپنے مردوں کے ہاتھ سے لکھوایا کرو بعضی دفعہ کوئی بات ایسی ہو جاتی ہے کہ کچہری دربار میں کبھی بات کے پوچھنے کو جانا پڑتا ہے تو عورتوں کے واسطے ایسی بات کس قدر بیجا ہے۔

۱۲- کارڈ یا دو آنہ والا لفافہ اگر پتہ کی طرف سے کچھ بگڑ جاوے تو اسکو کبھی دھونا مت بعضی دفعہ ٹکٹ کی جگہ میلی ہو جاتی ہے اور ڈاک والوں کو شبہ ہو جاتا ہے کبھی کوئی مقدمہ نہ کھڑا ہو جائے ایک جگہ ایسا ہو چکا ہے جب سرکاری آدمیوں نے پوچھا تو اس عورت کو دست لگ گئے بڑی مشکل سے وہ قصہ رفع دفع ہوا اور اسی طرح میلا ٹکٹ بھی نہ لگاوے۔

۱۳- جو کاغذ سرکار دربار میں پیش کرنے کا ہو اس پر بدون کسی ناچاری کے اپنے دستخط کبھی مت کرو۔

۱۴- شوق شوق میں ثواب لینے کے خیال سے ساری دنیا کے خط پتر نہ لکھا کرو کوئی ناچاری ہی آپڑے تو خیر مثلاً کسی غریب کا کوئی ضروری کام اٹکا ہوا ہے اور کوئی لکھنے والا میسر نہیں آتا تو مجبوری کی بات ہے ورنہ کہہ دیا کرو کہ بھائی میں کوئی منشی نہیں ہوں میں اپنا خط غیر مردوں کی نظر سے گذاروں بے شرمی کی بات ہے اپنی ضرورت کے واسطے دو چار کرم کانٹے کھینچ لیتی ہوں جاؤ کسی اور سے لکھواؤ۔ وجہ یہ ہے کہ بعضی جگہ ایسی ایسی باتوں سے بڑے مردوں کی نیت بگڑ گئی ہے اللہ بری گھڑی سے بچاوے۔

۱۵- جب خط کا جواب لکھ چکو اسکو چولھے میں جلا دو اس میں ایک تو کاغذ کی بے ادبی نہ ہو مارا مارا نہ پھرے گا۔ دوسرے خط میں ہزار بات ہوتی ہے خدا جانے کس کس آدمی کی نظر پڑے اپنے گھر کی بات دوسری جگہ پہنچنی کیا ضرور ہے البتہ اگر کسی خاص وجہ سے کوئی خط چند روز کے واسطے رکھنا ہی ضروری ہو تو اور بات ہے مگر رکھو تو حفاظت سے صندوقچی وغیرہ میں رکھو مارا مارا نہ پھرے۔

۱۶- اگر کوئی پوشیدہ بات لکھنا ہو تو پوسٹ کارڈ مت لکھو۔

۱۷- خط میں تاریخ اور مہینہ اور سن ضرور لکھو جس مہینہ میں خط لکھ رہی ہو اسکا جونسا دن ہو اسکو تاریخ کہتے ہیں جیسے اب مثلاً جمادی الاخریٰ کا مہینہ ہے اور آج اسکا اٹھارہواں دن ہے تو اٹھارہویں تاریخ ہوئی۔ اسکے لکھنے کا یہ طریقہ ہے کہ جونسی تاریخ ہو وہی ہندسہ لکھ کر اسکے بعد مہینہ کا نام لکھ دو مثلاً جمادی الاخریٰ کی اٹھارہویں تاریخ کو اس طرح لکھو:

۱۸ جمادی الاخریٰ اور سنہ کہتے ہیں برس کو ہم مسلمانوں میں جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی جب سے برسوں کا شمار لیتے ہیں تو اب تک تیرا سو اٹھاسی برس ہو چکے ہیں بس یہی سن ہوا اور اسکو ہجری سن کہتے ہیں کیونکہ ہجرت کے حساب سے ہے اور تیرہ سو اٹھاسی اس طرح لکھیں گے کہ پہلے لفظ سن ذرا لمبا سا لکھیں گے اور اسکے اوپر یہ ہندسہ لکھیں گے اور اسکے آگے دو چشمی ھ بنا دیں گے۔ اس طرح سنہ ۱۳۸۸ھ اور یہ سنہ محرم کے مہینے سے بدل جاتا ہے

مثلاً اب جو محرم آوے گا اس سے تیرہ سو نواسی (۱۳۸۹) شروع ہوں گے تو تیرہ کا ہندسہ تو اپنی حالت پر رہنے دینگے اور اٹھاسی کی جگہ نواسی کا ہندسہ لکھیں گے اس طرح ۱۳۸۹ھ اسی طرح ہر محرم سے اس ہندسہ کو بدلتے رہینگے کہ دوسرے محرم سے ۸۸ کی جگہ ۸۹ لکھیں گے تیسرے محرم سے ۸۹ کی جگہ ۹۰ لکھیں گے اور تیرہ کا ہندسہ اپنی جگہ لکھا رہے گا۔ جب دس سال اور گذر جاوینگے اور پورے چودہ سو برس ہو جاوینگے تب تیرہ کا ہندسہ بدلے گا۔ اس زمانے میں جو لوگ ہوں گے وہ آپس میں اسکے لکھنے کا طریقہ پوچھ لیں گے۔ تاریخ اور سن میں بہت فائدے ہیں ایک تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس خط کو آئے ہوئے کتنے دن ہوئے شاید اس میں کوئی بات لکھی ہو اور اب موقع نہ رہا ہو تو دھوکا تو نہ ہوگا۔ دوسرے اگر ایک خط میں ایک بات لکھی ہے اور دوسرے میں اسکے خلاف ہے تو اگر تاریخ اور سن نہ ہو تو دیکھنے والے کو یہ نہیں معلوم ہوگا کہ اس میں کونسا پہلا ہے کونسا پچھلا۔ اور میں کون سی بات کروں اور کونسی نہ کروں۔ اور اگر تاریخ و سنہ ہوگا تو اس سے معلوم ہو جاوے گا کہ فلانا خط بعد کا ہے اسکے موافق عمل کرنا چاہیئے اور بھی طرح طرح کے فائدے ہیں۔

۱۸۔ پتہ بہت صاف لکھو یہاں کا بھی اور وہاں کا بھی۔ پورے پورے حرف ہوں سب نقطے اور شوشے دیتے ہوں ورنہ بعضی دفعہ بڑی دقت ہو جاتی ہے کبھی تو خط نہیں پہنچتا اور کبھی جواب بھیجنے کے وقت پتہ نہیں پڑھا جاتا تو جواب نہیں آسکتا اور ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کرو شاید دوسرے کو یاد نہ رہے اور پہلا خط بھی حفاظت سے نہ رہے۔

۱۹۔ ایسے کاغذ پر یا ایسی روشنائی سے مت لکھو کہ حرف پھیل جاویں یا دوسری طرف چھن جاوے کہ پڑھنے میں دقت ہو اور نہ بہت موٹا کاغذ لو کہ بے فائدہ وزن بڑھنے سے محصول بڑھ جاوے۔

۲۰۔ خط الٹ پلٹ مت لکھو کہ دوسرا یہی ڈھونڈتا پھرے کہ اسکے بعد کی عبارت کونسی ہے ایک طرف سے سیدھا سادھا لکھنا شروع کرو اور ترتیب سے لکھتی چلی جاؤ تاکہ پڑھنے والا سیدھا پڑھتا چلا جاوے۔

۲۱۔ جب ایک صفحہ لکھ چکو اس کو مٹی سے یا جاذب کاغذ سے خوب خشک کر لو پھر اگلا صفحہ لکھنا شروع کرو ورنہ حرف مٹ جاوینگے پڑھے نہ جاوینگے۔

۲۲۔ بعضوں کی عادت ہے کہ قلم میں روشنائی زیادہ لگا لیتے ہیں پھر اسکو چٹائی یا فرش پر یا دیوار پر جھڑک کر روشنائی کم کرتے ہیں یہ بے تمیزی کی بات ہے اول ہی سے روشنائی سنبھال کر لگاؤ۔ اگر زیادہ آجاوے تو دوات میں اندر جھاڑ دو۔

کتاب کا خاتمہ

پہلا مضمون

ان میں زیادہ علم حاصل کرنے کا طریقہ اور کچھ کتابوں کے نام ہیں۔ ہم نے اس کتاب میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے خوب سوچ سوچ کر دین اور دُنیا کی ایسی ضروری باتیں لکھ دی ہیں جن سے زیادہ کام پڑا کرتا ہے۔ اور اگر زیادہ باتیں معلوم کرنا ہوں تو اس کے تین طریقے ہیں۔ ایک تو یہ کہ مَردوں کی طرح کچھ فارسی پڑھ کر آگے عربی پڑھنا شروع کرے۔ عربی میں بہت بڑی بڑی اور اچھی اچھی علم کی باتیں ہیں اور سچ یہ ہے کہ دین کے علم کا مزہ اور پُوری پُوری خبر بدون عربی کے میسّر نہیں اگر اسکی ہمت ہو تو یہ کتاب تو ختم ہونے کو آئی تم اللہ کا نام لے کر ایک کتاب ہے تیسیر المبتدی اس کا نام ہے۔ میرے ایک دوسرے مولوی صاحب نے لکھی ہے اور میں نے بڑے شوق سے اس کو لکھوایا ہے اور مجھ کو بہت پسند آئی ہے اور میں اپنی بیبیوں کے بچوں کو وہی پڑھواتا ہوں اور ان کو اسکے پڑھنے سے بڑی طاقت ہوتی ہے تم وہ کتاب منگا کر خوب سمجھ سمجھ کر پڑھنا شروع کرو پھر آگے جو جو پڑھا جاوے گا اسکی ترکیب اسی کتاب کے پہلے ورق میں لکھی ہے اسکے موافق پڑھتی رہنا تھوڑے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے چاہا تو عربی پڑھنے کی طاقت ہو جاوے گی۔ ہم نے عربی پڑھنے کی بھی ایک مختصر اور جلدی حاصل ہونے کی ترکیب نکالی ہے۔ اس ترکیب کے ملنے کا پتہ بھی اسی کتاب کے پہلے ورق میں لکھا ہے اسکے موافق عربی پڑھ لینا انشاء اللہ تعالیٰ اس وقت سے تین سال کے اندر تم مولون یعنی عربی کی عالمہ ہو جاؤ گی۔ عالموں کے جو درجے ہیں وہ تم کو ملینگے۔ عالموں کی طرح قرآن و حدیث کا وعظ کہنے لگو گی عالموں کی طرح فتویٰ دینے لگو گی عالموں کی طرح لڑکیوں کو عربی پڑھانے لگو گی پھر تمہارے وعظ اور فتووں سے اور پڑھانے اور کتابوں سے جتنوں کو ہدایت ہوگی اور پھر اُن سے آگے جتنوں کو ہدایت ہوگی قیامت تک کا ثواب تمہارے اعمالنامہ میں بھی لکھا جاوے گا دیکھو تھوڑی محنت میں کتنی بڑی دُولت مفت ملتی ہے۔ سب سے بڑھ کر طریقہ دین کے علم حاصل کرنے کا تو یہ ہے۔ دُوسرا طریقہ یہ ہے کہ اگر تمہارے گھر میں کوئی عالم ہو تو خود اور جو تمہارے گھر میں نہ ہو شہر بستی میں ہو تو اپنے مَردوں یا ہوشیار لڑکوں کے ذریعے سے ہر طرح کی دین کی باتیں عالموں سے پوچھتی رہو مگر پُورے عالم دیندار سے مسئلہ پوچھو اور جو ادھ کچرا ہو یا دُنیا کی محبت میں جائز ناجائز کا خیال اس کو نہ ہو اس کی بات بھروسے کے قابل نہیں تیسرا طریقہ یہ ہے کہ دین کی اردو زبان والی کتابیں دیکھا کرو اور خوب سوچ سوچ کر سمجھا کرو اور جہاں شبہ بھی رہے اپنی سمجھ سے مطلب مت ٹھیرا لیا کرو بلکہ کسی عالم سے تحقیق کر لیا کرو اور اگر موقع ہو تو بہتر تو یہی ہے کہ ان کتابوں کو بھی سبق کے طور پر کسی جاننے والے سے پڑھ لیا کرو۔ اب یہ سمجھو کہ دین کے نام سے کتابیں اس زمانہ میں بہت پھیل گئی ہیں

مگر بعضی کتابیں ان میں صحیح نہیں۔ اور بعضی کتابوں میں کچھ غلط باتیں ملی ہوئی ہیں اور بعضی کتابوں کا اثر دلوں میں اچھا پیدا نہیں ہوتا۔ اور جو کتابیں دین ہی کی نہیں ہیں وہ تو ہر طرح سے نقصان ہی پہنچاتی ہیں لیکن لڑکیاں اور عورتیں اس بات کو بالکل نہیں دیکھتیں جس کتاب کو دل چاہا خرید کر پڑھنے لگیں پھر ان سے بجائے نفع کے نقصان ہوتا ہے۔ عادتیں بگڑ جاتی ہیں خیال گندے ہو جاتے ہیں بے تمیزی بے شرمی شیطانی قصے پیدا ہوتے ہیں ناحق کو علم بدنام ہوتا ہے کہ صاحب عورتوں کا پڑھانا اچھا نہیں اصل یہ ہے کہ دین کا علم تو ہر طرح اچھی ہی چیز ہے مگر جو دین ہی کا علم نہ ہو یا طریقہ سے حاصل نہ کیا جاوے یا اس پر عمل نہ ہو تو اس میں علم دین پر کیا الزام ہوسکتا ہے۔ اس بے احتیاطی سے بچنے کی ترکیب ہے کہ جو کتاب مول لینا یا دیکھنا ہو اول کسی عالم کو دکھلا لو اگر وہ فائدہ کی بتادیں تو دیکھو، اگر نقصان کی بتلادیں مت دیکھو بلکہ گھر میں بھی مت رکھو اگر چوری چھپے اپنے کسی بچہ کے پاس دیکھو تو آگ کردو غرض بدون عالموں کے دکھلائے ہوئے اور بے ان سے پوچھے ہوئے کوئی کتاب مت دیکھو اور کوئی کام مت کرو بلکہ اگر عالم بھی بن جاؤ تب بھی اپنے سے زیادہ جاننے والے عالم سے پوچھ پاچھ رکھو۔ اپنے علم پر گھمنڈ مت کرو۔ اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں جن کتابوں کا بہت رواج ہے ان میں سے کچھ کتابوں کے نام نمونہ کے طور پر بتلادیں کہ کون کون کتابیں نفع کی ہیں اور کون کون نقصان کی ہیں ان کے سوا جو اور کتابیں ہیں ان کے مضمون اگر نفع کی کتابوں سے ملتے ہوئے ہوں تو ان کو بھی نفع پہنچانے والی سمجھو نہیں تو نقصان پہنچانے والی سمجھو اور آسان بات یہ ہے کہ کسی عالم کو دکھلا لیا کرو۔

بعض کتابوں کے نام جن کے دیکھنے سے نفع ہوتا ہے

تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی۔ ترجمہ مشارق الانوار سلیقہ ترجمہ ادب المفرد۔ صلوٰۃ الرحمن۔ راہ نجات۔ نصیحۃ المسلمین مفتاح الجنۃ بہشت کا دروازہ۔ حقیقۃ الصلوٰۃ مع رسالہ بے نمازاں۔ رسالہ عقیقہ۔ رسالہ تجہیز و تکفین۔ کشف الحاجۃ۔ ترجمہ مالا بد منہ۔ صفائی معاملات۔ تمیز الکلام۔ محاسن العمل۔ سعادت دارین۔ صبح کا ستارہ۔ لیکن اس کی روایتیں بہت پکی نہیں تعلیم الدین تحفۃ الزوجین۔ فروع الایمان۔ جزاء الاعمال۔ ضمان الفردوس۔ رانڈوں کی شادی۔ زواجر ہندی۔ منبہات مترجم۔ زلزلۃ الساعۃ ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب کے قیامت نامہ کا۔ نصاب الاحتساب اردو۔ اصلاح الرسوم۔ شریعت کا لٹھ۔ تنبیہ الغافلین۔ آثار محشر۔ زجر الشبان و الشیبہ۔ عمدۃ النصائح۔ بہشت نامہ۔ دوزخ نامہ۔ زینۃ الایمان۔ تنبیہ النساء۔ تعلیم النساء مع دلہن نامہ۔ ہدایت النسواں۔ مرآۃ النساء۔ توبۃ النصوح۔ تہذیب نسواں و تربیت الانسان بھوپال کی بیگم شاہجہاں کی تصنیف یہ بہت اچھی کتاب ہے مگر اسکے مسئلے ہمارے امام کے مذہب کے موافق نہیں تو ایسے مسئلوں میں بہشتی زیور کے موافق عمل

کرے۔ اسی طرح علاج معالجہ کی باتوں میں بے حکیم کے پوچھے کتاب دیکھ کر علاج نہ کرے۔ باقی اور باتیں آرام اور نصیحت اور سلیقہ کی جو لکھی ہیں وہ سب برتاؤ کے قابل ہیں۔ فردوس آسیہ۔ راحت القلوب۔ خدا کی رحمت۔ تواریخ حبیب الٰہ۔ یہ تینوں کتابیں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حال میں ہیں مگر ان میں کہیں کہیں مولد شریف کی محفل کرنے کا اور اس میں کھڑے ہونے کا بیان ہے اسکا مسئلہ چھٹے حصہ میں آچکا ہے اس مسئلہ کے خلاف نہ کریں قصص الانبیاء۔ الکلام المبین فی آیات رحمۃ العالمین۔ سر الشہادتین مترجم۔ اکسیر ہدایت۔ حکایات الصالحین۔ مقاصد الصالحین۔ مناجات مقبول۔ غذائے روح جہاد اکبر۔ تحفۃ العشاق۔ چشمہ رحمت۔ گلزار ابراہیم۔ نصیحت نامہ۔ تجارہ نامہ۔ اعمال قرآنی۔ شفاء العلیل۔ خیر المتین ترجمہ حصن حصین۔ ارشاد مرشد لیکن اس میں جو ذکر و شغل لکھا ہے وہ بدون پیر کی اجازت کے نہ کرے۔ وظیفوں کا کچھ ڈر نہیں طب احسانی۔ مخزن المفردات۔ انشاء خرد افروز۔ کاغذات کارروائی بخط شکست۔ مبادی الحساب۔ مرقع نگارین۔ تہذیب السالکین۔

بعض کتابوں کے نام جن کے دیکھنے سے نقصان ہوتا ہے

دیوان اور غزلوں کی کتابیں۔ اندر سبھا۔ قصہ بدر منیر۔ قصہ شاہ یمن۔ داستان امیر حمزہ۔ گل بکاؤلی۔ الف لیلہ۔ نقش سلیمانی۔ فالنامہ۔ قصہ ماہ رمضان۔ معجزہ آل نبی۔ چہل رسالہ جس میں بعضی کتابیں محض جھوٹی ہیں۔ وفات نامہ جس میں بعض روایتیں بالکل بے اصل ہیں۔ آرائش محفل۔ جنگ نامہ حضرت علی۔ جنگ نامہ محمد حنیف۔ تفسیر سورۂ یوسف اس میں ایک تو بعضی روایتیں کچی ہیں۔ دوسرے عاشقی و معشوقی کی باتیں عورتوں کو سننا پڑھنا بہت نقصان کی بات ہے۔ ہزار مسئلہ حیرت الفقہ۔ گلدستہ معراج۔ نعت ہی نعت۔ دیوان لطف یہ تینوں کتابیں یا جو اس طرح کی ہو نام کو تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہے مگر بہت سے مضمون ان میں شرع کے خلاف ہیں۔ دعا گنج العرش۔ عہد نامہ یہ دونوں کتابیں اور بہت سی ایسی ہی کتابیں ایسی ہیں کہ ان کی دعائیں تو اچھی ہیں مگر ان میں جو سندیں لکھی ہیں اور ان میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے بڑے لمبے چوڑے ثواب لکھے ہیں وہ بالکل گھڑی ہوئی باتیں ہیں۔ مرآۃ العروس۔ بنات النعش۔ محصنات۔ ایامی یہ چاروں کتابیں ایسی ہیں کہ ان میں بعضی جگہ تمیز اور سلیقہ کی باتیں ہیں اور بعضی جگہ ایسی باتیں ہیں کہ ان سے دین کمزور ہوتا ہے۔ ناول کی کتابیں طرح طرح کی ان سب کا ایسا برا اثر ہوتا ہے کہ زہر سے بدتر۔ اخبار شہر شہر کے ان میں بھی بہت وقت بیفائدہ خراب ہو جاتا ہے اور بعضے مضمون بھی نقصان کے ہوتے ہیں۔

دوسرا مضمون

اس میں سب حصوں کے پڑھنے پڑھانے کا طریقہ اور جن جن باتوں کا اس میں خیال رکھیں ان سب کا بیان ہے۔ پڑھانے والا مرد ہو یا عورت اسکو پہلے دیکھ لے اور اسی کے موافق برتاؤ کرے تو پڑھنے والیوں اور سیکھنے والیوں کو بہت فائدہ ہو۔

۱۔ اوّل حصے میں الف بے تے کو خوب پہنچوانا چاہیئے اور حرفوں کو ملا کر پڑھنے کی عادت ڈالنا چاہیئے۔ اور پہچان کے بعد جہاں تک ہوسکے بچے ہی سے نکلوانا چاہیئے بدون ضرورت کے خود سہارا نہ لگانا چاہیئے۔

۲۔ کتاب کے شروع کے ساتھ ہی بچے سے کہو کہ اپنا روزمرہ کا سبق تختی پر لکھ لیا کرے اس طرح کتاب کے ختم ہونے تک ساری کتاب لکھالو۔ اس سے خوب لکھنا آجاوے گا۔

۳۔ پہلے حصے میں جو گنتی لکھی ہے اسکی صورت ایسی یاد ہونا چاہیئے کہ بے دیکھے بھی لکھ سکے۔

۴۔ عقیدے اور مسئلے خوب سمجھا کر پڑھاوے اور خود پڑھنے والی کی زبان سے کہلوادے تاکہ معلوم ہو کہ وہ سمجھ گئی ہے۔

۵۔ جو جو دعائیں کتاب میں آئی ہیں سب کے حفظ سننا چاہیئے۔

۶۔ جب نماز بچے سے پڑھوائی جاوے تو اس سے کہو کہ تھوڑے دنوں تک سب سورتیں اور دعائیں پکار کر پڑھے اور تم بیٹھ کر سنا کرو۔ جب نماز خوب یاد ہو جاوے پھر قاعدے کے موافق پڑھا کرے۔

۷۔ اگر پڑھانے والا مرد ہو یا کوئی مسئلہ بچے کی سمجھ سے زیادہ ہو تو ایسا مسئلہ چھوڑ دو۔ اور کسی رنگ سے یا پنسل سے نشان بنا دو جب موقع ہوگا ایسے مسئلوں کو پھر سمجھا دیا جاوے گا۔ اور مرد اپنی بی بی کے ذریعے سے شرم کی باتیں سمجھوا دے۔

۸۔ چوتھے پانچویں حصے میں ذرا باریک باتیں ہیں اگر بچے کی سمجھ میں نہ آویں تو چھٹا یا ساتواں یا آٹھواں یا دسواں پہلے پڑھا دو اور ان میں سے جن کو مناسب سمجھو پہلے پڑھا دو۔

۹۔ پڑھنے والی کو تاکید کرو کہ سبق کا بھی خوب مطالعہ دیکھا کرے اور طبیعت کے زور سے مطلب نکالا کرے جتنا بھی نکل سکے اور سبق پڑھ کر کئی دفعہ کہا کرے اور اپنے ہی جی سے مطلب بھی کہا کرے اس سے سمجھنے کی طاقت آجاتی ہے پچھلے پڑھے کو کبھی سے سن لیا کرو تاکہ یاد رہے اور پڑھنے والی کو تاکید کرو آموختہ کچھ مقرر کر کے روز پڑھا کرے اگر دو تین لڑکیاں ہم سبق ہوں تو ان سے کہو کہ آپس میں پوچھ پاچھ لیا کریں۔

۱۰۔ جو باتیں کتاب کی پڑھتی جاویں جب پڑھنے والی اسکے خلاف کرے اسکو فوراً ٹوک دیا کرو اور اسی طرح جب کوئی دوسرا آدمی کوئی خلاف کام کرے اور نقصان پہنچ جاوے تو پڑھنے والیوں کو جتانا چاہیئے کہ دیکھو فلانے نے کتاب کے خلاف کام کیا

اور نقصان ہوا۔ اس طریقہ سے اچھی باتوں کی بھلائی اور بری باتوں کی برائی خوب دل میں بیٹھ جاوے گی۔

تیسرا مضمون

اس میں نیکیوں کے زیور کی تعریف میں وہی شعر ہیں جو اس کتاب کے دیباچہ میں لکھی گئی تھیں یہی نیکیاں بہشت کے زیور ہیں تو ان شعروں کو اس کتاب کے نام اور مضمون سے بھی لگاؤ ہے اور ان سے نیکیوں کی محبت دل میں اور زیادہ ہو گی اور اس جھوٹے زیور کی حرص کم ہو گی۔ اسی کی حرص نے اس سچے زیور کو بھلا رکھا ہے اگر کسی نے دیباچہ میں یہ شعر نہیں دیکھی ہوں گی تو وہ یہاں پڑھ لے گی اور اگر پہلے دیکھ چکی ہو گی تو اور زیادہ عمل کا خیال ہو گا اس واسطے ان کو یہاں دوبارہ لکھ دیا ہے اور کتاب اسی پر ختم ہے اللہ تعالیٰ نیک راہ پر قائم رکھ کر ہم سب کا خاتمہ بالخیر کریں وہ شعر یہ ہیں۔ (نظم اصلی انسانی زیور)

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی امی جان سے — آپ زیور کی کریں تعریف مجھ انجان سے
کون سے زیور ہیں اچھے یہ بتا دیجے مجھے! — اور جو بدزیب ہیں وہ بھی جتا دیجے مجھے!
تاکہ اچھے اور برے میں مجھ کو بھی ہو امتیاز — اور مجھ پر آپ کی برکت سے کھل جائے یہ راز
یوں کہا ماں نے محبت سے کہ اے بیٹی مری — گوش دل سے بات سن لو زیوروں کی تم ذری
سیم و زر کے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا! — پر نہ میری جان ہونا تم کبھی ان پر فدا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے — چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے
تم کو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات — دین و دنیا کی بھلائی جس سے اے جاں آئے ہاتھ
سر پہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مدام — چلتے ہیں جسکے ذریعہ سے ہی سب انساں کے کام
بالیاں ہوں کان میں اے جان گوش ہوش کی — اور نصیحت لاکھ تیرے جھوکوں میں ہو بھری
اور آویزے نصائح ہوں کہ دل آویز ہوں — گر کرے ان پر عمل تیرے نصیبے تیز ہوں
کان کے پتے دیا کرتے ہیں کانوں کو عذاب — کان میں رکھو نصیحت دیں جو اوراق کتاب
اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہوں! — نیکیاں پیاری مری تیرے گلے کا ہار ہوں!
قوت بازو کا حاصل تجھکو بازوبند ہو — کامیابی سے سدا تو خرم و خرسند ہو

اصطلاحاتِ ضروریہ

جاننا چاہیئے کہ جو احکامِ الٰہی بندوں کے افعال و اعمال کے متعلق ہیں انکی آٹھ قسمیں ہیں۔ فرض[1]۔ واجب[2]۔ سنت[3]۔ مستحب[4]۔ حرام[5]۔ مکروہ تحریمی[6]۔ مکروہ تنزیہی[7]۔ مباح[8]۔

۱۔ فرض وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو اور اسکا بغیر عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے اور جو اسکا انکار کرے وہ کافر ہے۔ پھر اسکی دو قسمیں ہیں۔ فرض عین[1] اور فرض کفایہ[2]۔ فرض عین وہ ہے جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری ہے اور جو کوئی اسکو بغیر کسی عذر کے چھوڑے وہ مستحق عذاب اور فاسق ہے جیسے پنجوقتی نماز اور جمعہ کی نماز وغیرہ۔ فرض کفایہ وہ ہے جسکا کرنا ہر ایک پر ضروری نہیں بلکہ بعض لوگوں کے ادا کرنے سے ادا ہو جاوے گا اور اگر کوئی ادا نہ کرے تو سب گنہگار ہوں گے جیسے جنازہ کی نماز وغیرہ ۲۔ واجب وہ ہے جو دلیل ظنی[عــه] سے ثابت ہو اس کا بلا عذر ترک کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے بشرطیکہ بغیر کسی تاویل اور شبہ کے چھوڑے اور جو اسکا انکار کرے وہ بھی فاسق ہے کافر نہیں ۳۔ سنت وہ فعل ہے جس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم نے کیا ہو اور اسکی دو قسمیں ہیں سنت مؤکدہ اور سنت غیر مؤکدہ۔ سنت مؤکدہ وہ فعل ہے جسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم نے ہمیشہ کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے کبھی ترک نہ کیا ہو لیکن ترک کرنے والے پر کسی قسم کا زجر اور تنبیہ نہ کی ہو اسکا حکم بھی عمل کے اعتبار سے واجب کا ہے یعنی بلا عذر چھوڑنے والا اور اسکی عادت کرنے والا فاسق اور گنہگار ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہے گا۔ ہاں اگر کبھی چھوٹ جائے تو مضائقہ نہیں مگر واجب کے چھوڑنے میں بہ نسبت اسکے چھوڑنے کے گناہ زیادہ ہے۔ سنت غیر مؤکدہ وہ فعل ہے جس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے ترک بھی کیا ہو اس کا کرنے والا ثواب کا مستحق ہے اور چھوڑنے والا عذاب کا مستحق نہیں اور اسکو سنت زائدہ اور سنت عادیہ بھی کہتے ہیں ۴۔ مستحب وہ فعل ہے جس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم نے کیا ہو لیکن ہمیشہ اور اکثر نہیں بلکہ کبھی کبھی۔ اس کا کرنے والا ثواب کا مستحق ہے اور نہ کرنیوالے پر کسی قسم کا گناہ نہیں اور اسکو فقہاء کی اصطلاح میں نفل اور مندوب اور تطوع بھی کہتے ہیں ۵۔ حرام وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو اسکا منکر کافر ہے اور اسکا بے عذر کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے ۶۔ مکروہ تحریمی وہ ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہو اور اسکا انکار کرنے والا فاسق ہے جیسے کہ واجب کا منکر فاسق ہے اور اسکا بغیر عذر کرنیوالا گنہگار اور عذاب کا مستحق ہے ۷۔ مکروہ تنزیہی وہ فعل ہے جسکے نہ کرنے میں ثواب ہو اور کرنے میں عذاب نہ ہو ۸۔ مباح وہ فعل ہے جس کے کرنے میں ثواب نہ ہو اور نہ کرنے میں عذاب نہ ہو بلکہ کرنا نہ کرنا دونوں برابر ہوں۔

عــه یہ مضمون اصل مطالب میں سے کسی نے بڑھایا ہے حضرت مؤلف علام کا نہیں ہے ۱۲ منہ عــه دلیل ظنی وہ دلیل ہے کہ جس میں دوسرا پہلو بھی احتمال ضعیف ہو اور دلیل قطعی وہ ہے جس میں کوئی شبہ نہ ہو ۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ جدیدہ

یہ تو معلوم ہے کہ بہشتی گوہر کوئی مستقل تالیف نہیں ہے بلکہ منتخب ہے رسالہ علم الفقہ مؤلفہ مولانا عبدالشکور صاحب سے جیسا کہ اسکے دیباچہ قدیمہ سے ظاہر ہے۔ مگر اس مرتبہ بعض مسائل کو علم الفقہ سے ملا کر دیکھا گیا تو اسکے اور اسکے بعض مسائل میں کچھ اختلاف ملا۔ اس پر بہشتی گوہر کا مسودہ تلاش کیا گیا تاکہ معلوم ہو کہ یہ اختلاف کس وجہ سے ہوا ہے۔ انتخاب کے وقت ہی یہ اختلاف پیدا ہوا ہے یا بعد میں کسی نے کمی زیادتی کی لیکن مسودہ نہ مل سکا۔ نیز بعض مسائل خود اصل علم الفقہ میں بھی محتاج تحقیق مکرر نظر پڑے۔ لہذا اب دوبارہ کل بہشتی گوہر پر نظر کرنا ضروری ہوا۔ لہذا احقر کے عرض کرنے پر حکیم الامۃ مجدد الملۃ معظم و محترم حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب (نور اللہ مرقدہ العالی) نے بوجہ کثرت مشاغل اس طرح نظر فرمائی کہ بہشتی گوہر کو اول سے آخر تک ایک سرسری نظر سے ملاحظہ فرمایا اور اس میں جس مسئلہ میں شبہ ہوا اس پر نشان کر دیا پھر ان مقامات کو برادر مکرم مولانا ظفر احمد صاحب کی خدمت میں احقر نے حسب الحکم حضرت حکیم الامۃ (رحمہ اللہ) اس غرض سے پیش کیا کہ ان نشان زدہ مقامات کو کتب فقہ میں نکال کر بہشتی گوہر کی عبارت کو درست کر دیا جاوے۔ چنانچہ بھائی صاحب موصوف نے نہایت جانفشانی سے اس کام کو انجام دیا اور مواقع ضرورت میں حکیم الامۃ (رحمہ اللہ) سے مشورہ بھی فرماتے رہے۔ اسی طرح ان تمام مقاماتِ نشان زدہ کو درست فرما دیا جزاھم اللہ تعالیٰ۔ غرضکہ اس مرتبہ اس قدر ترمیم ہوئی ہے کہ گویا بہشتی گوہر کو دوبارہ تالیف کیا گیا ہے اور بہشتی زیور میں تو اس امر کا التزام کیا تھا کہ اس مرتبہ جو کچھ کمی یا اضافہ ہوا ہے اسکی اطلاع حاشیہ پر کر دی ہے لیکن چونکہ بہشتی گوہر میں تغیر بہت زیادہ ہوا ہے اس لئے اس میں اس کا التزام نہیں ہو سکا بلکہ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ اس سے پہلے کے جس قدر مطبوعہ بہشتی گوہر ہیں ان کو اس سے درست کر لیا جاوے کیونکہ اس جدید نسخہ کے مسائل صحیح ہیں اور مطبوعہ سابق میں بعض مسائل غلط ہیں

ضروری التماس بہشتی زیور اور بہشتی گوہر پر چونکہ پوری طرح نظر ثانی بھائی موصوف صاحب نے فرمائی ہے حضرت حکیم الامۃ (رحمہ اللہ) نے تو محض ایک سرسری نظر فرمائی ہے لہذا ان میں جو کوتاہیاں رہ گئی ہوں (اگرچہ اپنے نزدیک تو کوتاہی چھوڑی نہیں ہے) ان کو حضرت حکیم الامۃ رحمہ اللہ کی طرف نسبت کر کے خواہ مخواہ اعتراض سے بچیں۔ ہاں اگر کسی مسئلہ کی بابت کچھ دریافت کرنا ہو تو اہل علم سے دریافت کریں۔

محمد شبیر علی تھانوی عفی عنہ ۱۳۴۴ھ

بہشتی زیور کا گیارہواں حصہ

دیباچہ قدیمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ یہ رسالہ بہشتی گوہر تتمہ ہے بہشتی زیور کا جو اسکے قبل دس حصوں میں شائع ہو چکا ہے اور جس کے اخیر حصہ کے ختم پر اس تتمہ کی خبر اور ضرورت کو ظاہر کیا جا چکا ہے لیکن بوجہ کم فرصتی کے اسکے جمیع مسائل کو اصل کتب فقہ متداولہ سے نقل کرنے کی نوبت نہیں آئی بلکہ رسالہ علم الفقہ کو جو لکھنؤ سے شائع ہوا ہے اور جس میں اکثر جگہ اصل کتب کا حوالہ بھی دے دیا گیا ہے ایک طالب علمانہ[1] نظر سے مطالعہ کر کے اس میں سے اس تتمہ کے مناسب یعنی ضروری مسائل جو مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں مقصوداً اور کسی عارضی مصلحت سے مسائل مشترکہ تبعاً منتخب کر کے ایک جگہ جمع کرنا کافی سمجھا گیا ہے البتہ مواقع ضرورت میں اصل کتب سے بھی مراجعت کر کے اطمینان کیا گیا اور جہاں کہیں مضامین یا حوالہ کتاب کی غلطیاں تھیں اُن سب کی اصلاح اور درستی کر دی گئی اور کہیں کہیں قدرے کمی بیشی یا تغیر عبارت یا مختصر اضافہ بھی کیا گیا جس سے یہ مجموعہ من وجہ مستقل اور من وجہ غیر مستقل ہو گیا اور بعض ضروری مسائل صفائی معاملات کے بھی لئے گئے کچھ بعید نہیں کہ پھر بھی بعض مسائل مہمہ اس میں رہ گئے ہوں اسلئے عام ناظرین سے درخواست ہے، کہ ایسے ضروری مسائل سے بعنوان سوال اطلاع فرماویں کہ طبع آئندہ میں اضافہ کر دیا جاوے اور خاص اہل علم سے امید ہے کہ ایسی ضروریات کو از خود اسکے اخیر میں مثل اضافہ حصہ دہم اصل کتاب بطور ضمیمہ کے ملحق فرما دیں چونکہ اس میں مختلف ابواب کے مسائل ہیں اسلئے بہشتی زیور کے جن حصوں کا اس میں تتمہ ہے جن میں زیادہ مقدار حصہ سوم کے تتمہ کی ہے اُن کے مناسب اسکا تجزیہ کر کے ہر جزو مضمون کے ختم پر جلی قلم سے لکھ دیا جاوے گا کہ یہاں فلاں حصہ کا تتمہ ختم ہوا اور آگے فلاں حصہ کا تتمہ شروع ہوتا ہے سو مناسب اور سہل اور مفید طریقہ یہ ہوگا کہ جب کوئی مرد یا لڑکا کوئی حصہ بہشتی زیور کا مطالعہ میں یا درس میں ختم کر چکے تو قبل اسکے کہ اسکا آئندہ حصہ شروع کیا جاوے اس حصہ مختومہ کا تتمہ اس رسالہ میں سے اسکے ساتھ دیکھ لیا جاوے پھر اصل کتاب کا حصہ آئندہ دیکھا پڑھا جاوے اسی طرح اسکا ختم بھی ایسا ہی کیا جاوے و علی ہذا القیاس واللہ الکافی لکل خیر وھو الواقی من کل ضیر۔

کتبہ اشرف علی عفی عنہ آخر ربیع الاول ۱۳۲۳ھ

---

[1] یعنی سرسری نظر اور وہ بھی صرف ایک معنی کر کے مقصود یہ ہے کہ جس طرح طالب علم مطالعہ کرتے وقت صرف انہی مقامات کو قابل غور سمجھتا ہے جن میں اس کو شبہ ہوتا ہے اور انہیں کی تحقیق کی فکر کرتا ہے اور جو مقامات اس کی سمجھ میں آجاتے ہیں گو وہ فی نفسہ قابل تحقیق ہوں مگر وہ ان کے درپے نہیں ہوتا یونہی ہم نے بھی صرف انہیں مقامات کی تحقیق کی ہے جو کہ ہم کو سرسری نظر میں مشتبہ معلوم ہوئے اور جن مقامات میں ہم کو سرسری نظر میں شبہ نہیں معلوم ہوا ان کے متعلق ہم نے کوئی کاوش نہیں کی بلکہ وہاں اصل کتاب پر اعتماد کیا ہے۔

تتمہ حصہ اوّل

کتاب الطہارۃ

پانی کے استعمال کے احکام

مسئلہ۱ ایسے ناپاک پانی کا استعمال جس کے تینوں وصف یعنی مزہ اور بُو اور رنگ نجاست کی وجہ سے بدل گئے ہوں کسی طرح درست نہیں نہ جانوروں کا پلانا درست ہے، نہ مٹی وغیرہ میں ڈال کر گارا بنانا جائز ہے اور اگر تینوں وصف نہیں بدلے تو اس کا جانوروں کو پلانا اور مٹی میں ڈالکر گارا بنانا اور مکان میں چھڑکاؤ کرنا درست ہے، مگر ایسے گارے سے مسجد نہ لیپے۔

مسئلہ۲ دریا ندی اور وہ تالاب جو کسی کی زمین میں نہ ہو اور وہ کنواں جس کو بنانے والے نے وقف کر دیا ہو تو اس تمام پانی سے عام لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ کسی کو اسکے استعمال سے منع کرے یا اسکے استعمال میں ایسا طریقہ اختیار کرے جس سے عام لوگوں کو نقصان ہو جیسے کوئی شخص دریا یا تالاب سے نہر کھود کر لائے اور اس سے وہ نہر یا تالاب خشک ہو جائے یا کسی گاؤں یا زمین کے غرق ہو جانے کا اندیشہ ہو تو یہ طریقہ استعمال کا درست نہیں اور ہر شخص کو اختیار ہے کہ اس ناجائز طریقہ استعمال سے منع کردے

مسئلہ۳ کسی شخص کی مملوک زمین میں کنواں یا چشمہ یا حوض یا نہر ہو تو دوسرے لوگوں کو پانی پینے سے یا جانوروں کو پانی پلانے یا وضو و غسل و پارچہ شوئی کے لئے پانی لینے سے یا گھڑے بھر کر اپنے گھر کے درخت یا کیاری میں پانی دینے سے منع نہیں کر سکتا کیونکہ اس میں سب کا حق ہے البتہ اگر کثرت جانوروں کی وجہ سے پانی ختم ہونے کا یا نہر وغیرہ کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو روکنے کا اختیار ہے اور اگر اپنی زمین میں آنے سے روکنا چاہے تو دیکھا جائے گا کہ پانی لینے والے کا کام دوسری جگہ سے بآسانی چل سکتا ہے (مثلاً کوئی دوسرا کنواں وغیرہ ایک میل شرعی سے کم فاصلہ پر موجود ہے اور وہ کسی کی مملوک زمین میں بھی نہیں ہے) یا اس کا کام بند ہو جاوے گا اور تکلیف ہو گی اگر اسکی کارروائی دوسری جگہ سے ہو سکے تو خیر ورنہ اس کنوئیں والے سے کہا جاوے گا کہ یا تو اس شخص کو اپنے کنوئیں یا نہر وغیرہ پر آنے کی اس شرط سے اجازت دو کہ نہر وغیرہ توڑے گا نہیں ورنہ اسکو جس قدر پانی کی حاجت ہے تم خود نکال کر یا نکلوا کر اسکے حوالہ کر دو البتہ اپنے کھیت یا باغ کو پانی دینا بدون اس شخص کی اجازت کے دوسرے لوگوں کو جائز نہیں اس سے ممانعت کر سکتا ہے یہی حکم ہے خود رو گھاس کا اور جس قدر نباتات بے تنہ ہیں سب گھاس کے حکم میں ہیں البتہ تنہ دار درخت زمین والے کی مملوک ہیں۔

مسئلہ۴ اگر ایک شخص دوسرے کے کنوئیں یا نہر سے کھیت کو پانی دینا چاہے اور وہ کنوئیں یا نہر والا اس سے کچھ قیمت لے تو جائز ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے، مشائخ بلخ نے فتویٰ جواز کا دیا ہے۔

مسئلہ ۵ دریا۔ تالاب۔ کنوئیں وغیرہ سے جو شخص اپنے کسی برتن میں مثل گھڑے، مشک وغیرہ کے پانی بھر لے تو وہ اس پانی کا مالک ہو جائے گا اس پانی سے بغیر اس شخص کی اجازت کے کسی کو استعمال کرنا درست نہیں البتہ اگر پیاس سے بیقرار ہو جائے تو زبردستی بھی چھین لینا جائز ہے جبکہ پانی والے کی سخت حاجت سے زائد موجود ہو مگر اس پانی کا ضمان دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۶ لوگوں کے پینے کے لئے جو پانی رکھا ہوا ہو جیسے گرمیوں میں راستوں پر پانی رکھ دیتے ہیں اس سے وضو غسل درست نہیں۔ ہاں اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہیں اور جو پانی وضو کے واسطے رکھا ہو اس سے پینا درست ہے۔

مسئلہ ۷ اگر کنوئیں میں ایک دو مینگنی گر جاوے اور وہ ثابت نکل آوے تو کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔ خواہ وہ کنواں جنگل کا ہو یا بستی کا اور من ہو یا نہ ہو۔

پاکی ناپاکی کے بعض مسائل

مسئلہ ۱ غلہ گاہنے کے وقت یعنی جب اس پر بیلوں کو چلاتے ہیں اگر بیل غلہ پر پیشاب کر دیں تو ضرورت کی وجہ سے وہ معاف ہے یعنی غلہ اس سے ناپاک نہ ہوگا اور اگر اس وقت کے سوا دوسرے وقت میں پیشاب کریں تو ناپاک ہو جائیگا اسلئے کہ یہاں ضرورت نہیں

مسئلہ ۲ کافر کھانے کی شے جو بناتے ہیں اس کو اور اسی طرح ان کے برتن اور کپڑے وغیرہ کو ناپاک نہ کہینگے تاوقتیکہ اس کا ناپاک ہونا کسی دلیل یا قرینہ سے معلوم نہ ہو۔

مسئلہ ۳ بعض لوگ جو شیر وغیرہ کی چربی استعمال کرتے ہیں اور اسکو پاک جانتے ہیں یہ درست نہیں ہاں اگر طبیب حاذق دیندار کی یہ رائے ہو کہ اس مرض کا علاج بسوا چربی کے اور کچھ نہیں تو ایسی حالت میں بعض علماء کے نزدیک درست ہے لیکن نماز کے وقت اسکو پاک کرنا ضروری ہوگا۔

مسئلہ ۴ راستوں کی کیچڑ اور ناپاک پانی معاف ہے بشرطیکہ بدن یا کپڑے میں نجاست کا اثر معلوم نہ ہو فتویٰ اسی پر ہے باقی احتیاط یہ ہے کہ جس شخص کی بازار اور راستوں میں زیادہ آمد و رفت نہ ہو وہ اسکے لگنے سے بدن اور کپڑے پاک کر لیا کرے چاہے ناپاکی کا اثر بھی محسوس نہ ہو۔

مسئلہ ۵ نجاست اگر جلائی جائے تو اسکا دھواں پاک ہے وہ اگر جم جائے اور اس سے کوئی چیز بنائی جائے تو وہ پاک ہے جیسے نوشادر کو کہتے ہیں کہ نجاست کے دھوئیں سے بنتا ہے۔

مسئلہ ۶ نجاست کے اوپر جو گرد و غبار ہو وہ پاک ہے بشرطیکہ نجاست کی تری نے اس میں اثر کر کے اسکو تر نہ کر دیا ہو۔

مسئلہ ۷ نجاستوں سے جو بخارات اٹھیں وہ پاک ہیں پھل وغیرہ کے کیڑے پاک ہیں لیکن ان کا کھانا درست نہیں اگر ان میں جان

پڑ گئی ہو اور گرلر وغیرہ سب پھلوں کے کیڑوں کا یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۸ کھانے کی چیزیں اگر سڑ جائیں اور بو کرنے لگیں تو ناپاک نہیں ہوتیں جیسے گوشت۔ حلوہ وغیرہ مگر نقصان کے خیال سے اُن کا کھانا درست نہیں۔

مسئلہ ۹ مُشک اور اسکا نافہ پاک ہے اور اسی طرح عنبر وغیرہ۔

مسئلہ ۱۰ سوتے میں آدمی کے منہ سے جو پانی نکلتا ہے وہ پاک ہے۔

مسئلہ ۱۱ گندہ انڈا حلال جانور کا پاک ہے بشرطیکہ ٹوٹا نہ ہو۔

مسئلہ ۱۲ سانپ کی کیچلی پاک ہے۔

مسئلہ ۱۳ جس پانی سے کوئی نجس چیز دھوئی جاوے وہ نجس ہے خواہ وہ پانی پہلی دفعہ کا ہو یا دوسری دفعہ کا یا تیسری دفعہ کا لیکن ان پانیوں میں اتنا فرق ہے کہ اگر پہلی دفعہ کا پانی کسی کپڑے میں لگ جاوے تو یہ کپڑا تین دفعہ دھونے سے پاک ہوگا اور اگر دوسری دفعہ کا پانی لگ جاوے تو صرف دو دفعہ دھونے سے پاک ہوگا اور اگر تیسری دفعہ کا لگ جاوے تو ایک ہی دفعہ دھونے سے پاک ہو جاویگا۔

مسئلہ ۱۴ مردہ انسان جس پانی سے نہلایا جاوے وہ پانی نجس ہے۔

مسئلہ ۱۵ سانپ کی کھال نجس ہے یعنی وہ جو اسکے بدن سے لگی ہوئی ہے کیونکہ کیچلی پاک ہے۔

مسئلہ ۱۶ مُردہ انسان کے منہ کا لعاب نجس ہے۔

مسئلہ ۱۷ اکہرے کپڑے میں ایک طرف مقدار معافی سے کم نجاست لگے اور دوسری طرف سرایت کر جائے اور ہر طرف مقدار سے کم ہو لیکن دونوں کا مجموعہ اس مقدار سے بڑھ جائے تو وہ کم ہی سمجھی جائیگی اور معاف ہوگی ہاں اگر کپڑا دوہرا ہو یا دو کپڑوں کو ملا کر اس مقدار سے بڑھ جائے تو وہ زیادہ سمجھی جائیگی اور معاف نہ ہوگی

مسئلہ ۱۸ دُودھ دوہتے وقت دو ایک مینگنی دُودھ میں پڑ جائیں یا تھوڑا سا گوبر بقدر دو ایک مینگنی کے گر جائے تو معاف ہے بشرطیکہ گرتے ہی نکال ڈالا جائے (اور اگر دودھ دوہنے کے وقت کے علاوہ گر جائے گی تو ناپاک ہو جاوے گا)

مسئلہ ۱۹ چار پانچ سال کا ایسا لڑکا جو وضو کو نہیں سمجھتا وہ اگر وضو کرے یا دیوانہ وضو کرے تو یہ پانی مستعمل نہیں۔

مسئلہ ۲۰ پاک کپڑا برتن اور نیز دوسری پاک چیزیں جس پانی سے دھوئی جاویں اس سے وضو اور غسل درست ہے بشرطیکہ پانی گاڑھا نہ ہو جاوے اور محاورے میں اسکو ماءِ مطلق یعنی صرف پانی کہتے ہوں اور اگر برتن وغیرہ میں کھانے پینے کی چیز لگی ہو تو اسکے دھوون سے وضو اور غسل کے جواز کی شرط یہ ہے کہ پانی کے تین وصفوں سے دو وصف باقی ہوں گو ایک وصف بدل گیا ہو اور اگر دو وصف بدل جائیں تو پھر درست نہیں۔

مسئلہ ۲۱ مستعمل پانی کا پینا اور کھانے کی چیزوں میں استعمال کرنا مکروہ ہے اور وضو غسل اس سے درست نہیں ہاں ایسے

پانی سے نجاست دھونا درست ہے۔

مسئلہ ۲۲ زمزم کے پانی سے بے وضو کو وضو کرنا نہ چاہئے اور اسی طرح وہ شخص جس کو نہانے کی حاجت ہو اس سے غسل نہ کرے اور اس سے ناپاک چیزوں کا دھونا اور استنجا کرنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر مجبوری ہو کہ پانی ایک میل سے ورے نہ مل سکے اور ضروری طہارت کسی اور طرح بھی حاصل نہ ہو سکتی ہو تو یہ سب باتیں زمزم کے پانی سے جائز ہیں۔

مسئلہ ۲۳ عورت کے وضو اور غسل کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو اور غسل نہ کرنا چاہئے گو ہمارے نزدیک اس سے وضو وغیرہ جائز ہے مگر امام احمد کے نزدیک جائز نہیں اور اختلاف سے بچنا اولیٰ ہے۔

مسئلہ ۲۴ جن مقاموں پر خدائے تعالیٰ کا عذاب کسی قوم پر آیا ہو جیسے ثمود اور عاد کی قوم اس مقام کے پانی سے وضو اور غسل نہ چاہیئے مثل مسئلہ بالا اس میں بھی اختلاف ہے، مگر یہاں بھی اختلاف سے بچنا اولیٰ ہے اور مجبوری کو اس کا بھی وہی حکم ہے جو زمزم کے پانی کا ہے۔

مسئلہ ۲۵ تنور اگر ناپاک ہو جائے تو اس میں آگ جلانے سے پاک ہو جائے گا بشرطیکہ بعد گرم ہونے کے نجاست کا اثر نہ رہے

مسئلہ ۲۶ ناپاک زمین پر مٹی وغیرہ ڈال کر نجاست چھپا دی جائے اس طرح کہ نجاست کی بو نہ آوے تو مٹی کا اوپر کا حصہ پاک ہے

مسئلہ ۲۷ ناپاک تیل یا چربی کا صابون بنالیا جائے تو پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۸ فصد کے مقام یا کسی عضو کو جو خون پیپ نکلنے سے نجس ہو گیا ہو اور دھونا نقصان کرتا ہو تو صرف تر کپڑے سے پونچھ دینا کافی ہے اور بعد آرام ہونے کے بھی اس جگہ کا دھونا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۲۹ ناپاک رنگ اگر جسم میں یا کپڑے میں لگ جائے یا بال ان ناپاک رنگ سے رنگین ہو جائیں تو صرف اس قدر دھونا کہ پانی صاف نکلنے لگے کافی ہے اگرچہ رنگ دور نہ ہو۔

مسئلہ ۳۰ اگر ٹوٹے ہوئے دانت کو جو ٹوٹ کر علیحدہ ہو گیا ہے اسکی جگہ پر رکھ کر جما دیا جائے خواہ پاک چیز سے یا ناپاک چیز سے اور اسی طرح اگر کوئی ہڈی ٹوٹ جائے اور اسکے بدلے کوئی ناپاک ہڈی رکھ دی جائے یا کسی زخم میں کوئی ناپاک چیز بھر دی جائے اور وہ اچھا ہو جائے تو اسکو نکالنا نہ چاہیئے بلکہ وہ خود بخود پاک ہو جاوے گا۔

مسئلہ ۳۱ ایسی ناپاک چیز کو جو چکنی ہو جیسے تیل گھی مردار کی چربی اگر کسی چیز میں لگ جائے اور اس قدر دھوئی جاوے کہ پانی صاف نکلنے لگے تو پاک ہو جائے گی اگرچہ اس ناپاک چیز کی چکناہٹ باقی ہو۔

مسئلہ ۳۲ ناپاک چیز پانی میں گرے اور اسکے گرنے سے چھینٹیں اڑ کر کسی پر جا پڑیں تو وہ پاک ہیں بشرطیکہ اس نجاست کا کچھ اثر ان چھینٹوں میں نہ ہو۔

مسئلہ ۲۳ دوہرا کپڑا یا روئی کا کپڑا اگر ایک جانب نجس ہو جائے اور ایک جانب پاک ہو تو کل ناپاک سمجھا جائے گا نماز اس پر درست نہیں بشرطیکہ ناپاک جانب کا ناپاک حصہ نمازی کے کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے کی جگہ ہو اور دونوں کپڑے باہم سلے ہوئے ہوں اور اگر سلے ہوئے نہ ہوں تو پھر ایک کے ناپاک ہونے سے دوسرا ناپاک نہ ہو گا بلکہ دوسرے پر نماز درست ہے بشرطیکہ اُوپر کا کپڑا اس قدر موٹا ہو کہ اس میں سے نیچے کی نجاست کا رنگ اور بو ظاہر نہ ہوتی ہو۔

مسئلہ ۲۴ مرغی یا اور کوئی پرند پیٹ چاک کرنے اور اسکی آلائش نکالنے سے پہلے پانی میں جوش دی جائے جیسا کہ آج کل انگریزوں اور اُنکے ہم منش ہندوستانیوں کا دستور ہے تو وہ کسی طرح پاک نہیں ہو سکتی۔

مسئلہ ۲۵ چاند یا سورج کی طرف پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ ہے نہر اور تالاب وغیرہ کے کنارے پاخانہ یا پیشاب کرنا مکروہ ہے اگرچہ نجاست اس میں نہ گرے اور اسی طرح ایسے درخت کے نیچے جس کے سایہ میں لوگ بیٹھتے ہوں اور اسی طرح پھل پھول والے درخت کے نیچے جاڑوں میں جس جگہ دھوپ لینے کو لوگ بیٹھتے ہوں۔ جانوروں کے درمیان میں مسجد اور عید گاہ کے اس قدر قریب جس کی بدبو سے نمازیوں کو تکلیف ہو۔ قبرستان میں یا ایسی جگہ جہاں لوگ وضو یا غسل کرتے ہوں راستے میں اور ہوا کے رُخ پر سوراخ میں راستے کے قریب اور قافلہ یا کسی مجمع کے قریب مکروہ تحریمی ہے حاصل یہ ہے کہ ایسی جگہ جہاں لوگ اُٹھتے بیٹھتے ہوں اور اُن کو تکلیف ہو اور ایسی جگہ جہاں سے نجاست بہ کر اپنی طرف آئے مکروہ ہے۔

پیشاب پاخانہ کے وقت جن امور سے بچنا چاہئے

بات کرنا۔ بلاضرورت کھانسنا۔ کسی آیت یا حدیث اور متبرک چیز کا پڑھنا۔ ایسی چیز جس پر خدا یا نبی یا کسی فرشتے یا کسی معظم کا نام یا کوئی آیت یا حدیث یا دُعا لکھی ہوئی ہو اپنے ساتھ رکھنا۔ البتہ اگر ایسی چیز جیب میں ہو یا تعویذ کپڑے وغیرہ میں لپٹا ہوا ہو تو کراہت نہیں۔ بلاضرورت لیٹ کر یا کھڑے ہو کر پاخانہ پیشاب کرنا۔ تمام کپڑے اُتار کر برہنہ ہو کر پاخانہ پیشاب کرنا، داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا (ان سب باتوں سے بچنا چاہیئے)

جن چیزوں سے استنجا درست نہیں

ہڈی کھانے کی چیزیں۔ لید اور کل ناپاک چیزیں۔ وہ ڈھیلا یا پتھر جس سے ایک مرتبہ استنجا ہو چکا ہو۔ پختہ اینٹ ٹھیکری شیشہ۔ کوئلہ۔ چونا۔ لوہا۔ چاندی۔ سونا وغیرہ (ق) اور ایسی چیزوں سے استنجا کرنا جو نجاست کو صاف نہ کرے جیسے سرکہ وغیرہ وہ چیزیں جن کو جانور وغیرہ کھاتے ہوں جیسے بھس اور گھاس وغیرہ اور ایسی چیزیں جو قیمت دار ہوں خواہ تھوڑی قیمت

ہو یا بہت جیسے کپڑا۔ عرق وغیرہ آدمی کے اجزاء جیسے بال۔ ہڈی گوشت وغیرہ۔ مسجد کی چٹائی یا کوڑا یا جھاڑو وغیرہ۔ درختوں کے پتے۔ کاغذ خواہ لکھا ہوا ہو یا سادہ۔ زمزم کا پانی۔ دوسرے کے مال سے بلا اسکی اجازت و رضامندی کے خواہ وہ پانی ہو یا کپڑا یا اور کوئی چیز۔ روئی اور تمام ایسی چیزیں جن سے انسان یا اُنکے جانور نفع اُٹھائیں ان تمام چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے

جن چیزوں سے استنجا بلا کراہت درست ہے

پانی مٹی کا ڈھیلا پتھر۔ بے قیمت کپڑا اور کُل وہ چیزیں جو پاک ہوں اور نجاست کو دُور کر دیں بشرطیکہ مال اور محترم نہ ہوں۔

وضو کا بیان

مسئلہ ۱ داڑھی کا خلال کرے اور تین بار منہ دھونے کے بعد خلال کرے اور تین بار سے زیادہ خلال نہ کرے۔

مسئلہ ۲ جو سطح رخسارہ اور کان کے درمیان میں ہے اسکا دھونا فرض ہے خواہ داڑھی نکلی ہو یا نہیں۔

مسئلہ ۳ ٹھوڑی کا دھونا فرض ہے بشرطیکہ داڑھی کے بال اس پر نہ ہوں یا ہوں تو اس قدر کم ہوں کہ کھال نظر آئے۔

مسئلہ ۴ ہونٹ کا جو حصہ کہ ہونٹ بند ہونے کے بعد دکھائی دیتا ہے اسکا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ ۵ داڑھی یا مونچھ یا بھوں اگر اس قدر گھنی ہوں کہ کھال نظر نہ آئے تو اس کھال کا دھونا جو اس سے چھپی ہوئی ہے فرض نہیں ہے بلکہ وہ بال ہی قائم مقام کھال کے ہیں ان پر سے پانی بہا دینا کافی ہے۔

مسئلہ ۶ بھویں یا داڑھی یا مونچھ اگر اس قدر گھنی ہوں کہ اسکے نیچے کی کھال چھپ جاوے اور نظر نہ آئے تو ایسی صورت میں اس قدر بالوں کا دھونا واجب ہے جو حد چہرہ کے اندر ہیں باقی بال جو حد مذکورہ سے آگے بڑھ گئے ہوں اُن کا دھونا واجب نہیں

مسئلہ ۷ اگر کسی شخص کے مشترک حصہ کا کوئی جزو باہر نکل آئے جس کو ہمارے عرف میں کانچ نکلنا کہتے ہیں تو اس سے وضو جاتا رہیگا خواہ وہ اندر خود بخود چلا جائے یا کسی لکڑی کپڑے ہاتھ وغیرہ کے ذریعہ سے اندر پہنچایا جائے۔

مسئلہ ۸ منی اگر بغیر شہوت خارج ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ مثلاً کسی نے کوئی بوجھ اٹھایا یا کسی اونچے مقام سے گر پڑا اور اس صدمہ سے منی بغیر شہوت کے خارج ہو گئی۔

مسئلہ ۹ اگر کسی کے حواس میں خلل ہو جائے لیکن یہ خلل جنون اور مدہوشی کی حد کو نہ پہنچا ہو تو وضو نہ جائے گا۔

مسئلہ ۱۰ نماز میں اگر کوئی شخص سو جائے اور سونے کی حالت میں قہقہہ لگائے تو وضو نہ جائے گا۔

مسئلہ ۱۱ جنازے کی نماز اور تلاوت کے سجدے میں قہقہہ لگانے سے وضو نہیں جاتا بالغ ہو یا نابالغ۔

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

مسئلہ بوٹ پر مسح جائز ہے بشرطیکہ پورے پیر کو مع ٹخنوں کے چھپائے اور اسکا چاک تسموں سے اس طرح بندھا ہو کر پیر کی اس قدر کھال نظر نہ آئے جو مسح کو مانع ہو۔

مسئلہ ۲ کسی نے تیمم کی حالت میں موزے پہنے ہوں تو جب وضو کرے تو اُن موزوں پر مسح نہیں کرسکتا اسلئے کہ تیمم طہارت کاملہ نہیں خواہ وہ تیمم صرف غسل کا ہو یا وضو و غسل دونوں کا ہو یا صرف وضو کا۔

مسئلہ ۳ غسل کرنے والے کو مسح جائز نہیں خواہ غسل فرض ہو یا سُنت مثلاً پیروں کو کسی اُونچے مقام پر رکھ کر خود بیٹھ جائے اور سوا پیروں کے باقی جسم کو دھوئے اسکے بعد پیروں پر مسح کرے تو یہ درست نہیں۔

مسئلہ ۴ معذورؑ کا وضو جیسے نماز کا وقت جانے سے ٹوٹ جاتا ہے ویسے ہی اس کا مسح بھی باطل ہو جاتا ہے اور اسکو موزے اُتار کر پیروں کا دھونا واجب ہے۔ ہاں اگر اس کا عذر وضو کرنے اور موزے پہننے کی حالت میں نہ پایا جائے تو وہ بھی مثل اور صحیح آدمیوں کے سمجھا جاوے گا۔

مسئلہ ۵ پیر کا اکثر حصہ کسی طرح دُھل گیا اس صورت میں موزوں کو اُتار کر پیروں کو دھونا چاہیئے۔

حدثِ اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت کے احکام

مسئلہ قرآن مجید اور پاروں کے پُورے کاغذ کا چھُونا مکروہ تحریمی ہے خواہ اس موقع کو چھوئے جس میں آیت لکھی ہے یا اس موقع کو جو سادہ ہے اور اگر پُورا قرآن نہ ہو بلکہ کسی کاغذ یا کپڑے یا جھلّی وغیرہ پر قرآن کی ایک پوری آیت لکھی ہوئی ہو باقی حصہ سادہ ہو تو سادہ جگہ کا چھُونا جائز ہے جبکہ آیت پر ہاتھ نہ لگے۔

مسئلہ ۲ قرآن مجید کا لکھنا مکروہ نہیں بشرطیکہ لکھے ہوئے کو ہاتھ نہ لگے گو خالی مقام کو چھوئے مگر امام محمدؒ کے نزدیک خالی مقام کو بھی چھونا جائز نہیں اور یہی احوط ہے پہلا قول امام ابو یوسفؒ کا ہے اور یہی اختلاف مسئلہ سابق میں بھی ہے۔ اور یہ حکم جب ہے کہ قرآن شریف اور سیپاروں کے علاوہ کسی کاغذ یا کپڑے وغیرہ میں کوئی آیت لکھی ہو اور اسکا کچھ حصہ سادہ بھی ہو۔

مسئلہ ۳ ایک آیت سے کم کا لکھنا مکروہ نہیں اگر کتاب وغیرہ میں لکھے اور قرآن شریف میں ایک آیت سے کم کا لکھنا بھی جائز نہیں۔

مسئلہ ۴ نابالغ بچوّں کو حدثِ اصغر کی حالت میں بھی قرآن مجید کا دینا اور چھونے دینا مکروہ نہیں۔

مسئلہ ۵ قرآن مجید کے سوا اور آسمانی کتابوں میں مثل توریتؑ و انجیل و زبور وغیرہ کے بے وضو صرف اسی مقام کا چھونا مکروہ

ہے جہاں لکھا ہوا ہو سوائے مقام کا چھونا مکروہ نہیں اور یہی حکم قرآن مجید کی منسوخ التلاوۃ آیتوں کا ہے۔

مسئلہ ۶ وضو کے بعد اگر کسی عضو کی نسبت نہ دھونے کا شبہ ہو لیکن وہ عضو متعین نہ ہو تو ایسی صورت میں شک دفع کرنے کے لئے بائیں پیر کو دھوئے۔ اسی طرح اگر وضو کے درمیان کسی عضو کی نسبت یہ شبہ ہو تو ایسی حالت میں اخیر عضو کو دھوئے مثلاً کہنیوں تک ہاتھ دھونے کے بعد یہ شبہ ہو تو منہ دھو ڈالے اور اگر پیر دھوتے وقت یہ شبہ ہو تو کہنیوں تک ہاتھ دھو ڈالے یہ اسوقت ہے کہ اگر کبھی کبھی شبہ ہوتا ہو اور اگر کسی کو اکثر اس قسم کا شبہ ہوتا ہو تو اسکو چاہیئے کہ اس شبہ کی طرف خیال نہ کرے اور اپنے وضو کو کامل سمجھے۔

مسئلہ ۷ مسجد کے فرش پر وضو کرنا درست نہیں۔ ہاں اگر اس طرح وضو کرے کہ وضو کا پانی مسجد میں نہ گرنے پائے تو خیر اس میں اکثر جگہ بے احتیاطی ہوتی ہے کہ وضو ایسے موقع پر کیا جاتا ہے کہ پانی وضو کا فرش مسجد پر بھی گرتا ہے۔

غسل کا بیان

مسئلہ ۱۔ حدثِ اکبر سے پاک ہونے کے لئے غسل فرض ہے اور حدثِ اکبر کے پیدا ہونے کے چار سبب ہیں۔ پہلا سبب۔ خروج منی یعنی منی کا اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہو کر جسم سے باہر نکلنا خواہ سوتے میں یا جاگتے میں بیہوشی میں یا ہوش میں جماع سے یا بغیر جماع کے کسی خیال و تصور سے یا خاص حصے کو حرکت دینے سے یا اور کسی طرح سے۔

مسئلہ ۲۔ اگر منی اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہوئی مگر خاص حصہ سے باہر نکلتے وقت شہوت نہ تھی تب بھی غسل فرض ہو جائیگا۔ مثلاً منی اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہوئی مگر اسنے خاص حصہ کے سوراخ کو ہاتھ سے بند کر لیا یا روئی وغیرہ رکھ لی تھوڑی دیر کے بعد جب شہوت جاتی رہی تو اسنے خاص حصہ کے سوراخ سے ہاتھ یا روئی ہٹالی اور منی بغیر شہوت خارج ہو گئی تب بھی غسل فرض ہو جائے گا۔

مسئلہ ۳۔ اگر کسی کے خاص حصے سے کچھ منی نکلی اور اسنے غسل کر لیا بعد غسل کے دوبارہ کچھ بغیر شہوت کے نکلی تو اس صورت میں پہلا غسل باطل ہو جائے گا دوبارہ پھر غسل فرض ہے بشرطیکہ یہ باقی منی قبل سونے کے اور قبل پیشاب کرنے کے اور قبل چالیس قدم یا اس سے زیادہ چلنے کے نکلے مگر اس باقی منی کے نکلنے سے پہلے اگر نماز پڑھ لی ہو تو وہ صحیح رہے گی اس کا اعادہ لازم نہیں۔

مسئلہ ۴۔ کسی کے خاص حصے سے بعد پیشاب کے منی نکلے تو اس پر بھی غسل فرض ہو گا بشرطیکہ شہوت کے ساتھ ہو۔

مسئلہ ۵۔ اگر کسی مرد یا عورت کو اپنے جسم یا کپڑے پر سو اٹھنے کے بعد تری معلوم ہو تو اس میں بہت سی صورتیں ہیں منجملہ

اُن کے آٹھ صورتوں میں غسل فرض ہے (۱) یقین یا گمان غالب ہو جائے کہ یہ منی ہے اور احتلام یاد ہو (۲) یقین ہو جائے کہ یہ منی ہے اور احتلام یاد نہ ہو (۳) یقین ہو جائے کہ یہ مذی ہے اور احتلام یاد ہو (۴) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی ہے اور احتلام یاد نہ ہو (۵) شک ہو کہ یہ منی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد ہو (۶) شک ہو کہ یہ مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد ہو (۷) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو (۸) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی اور احتلام یاد نہ ہو۔

مسئلہ ۶ اگر کسی شخص کا ختنہ نہ ہوا ہو اور اسکی منی خاص حصہ کے سوراخ کے باہر نکل کر اس کھال کے اندر رہ جائے جو ختنہ میں کاٹ ڈالی جاتی ہے تو اس پر غسل فرض ہو جائے گا اگرچہ وہ منی اس کھال سے باہر نہ نکلی ہو۔

دوسرا سبب۔ ایلاج یعنی کسی باشہوت مرد کے خاص حصہ کے سر کا کسی زندہ عورت کے خاص حصہ میں یا کسی دوسرے زندہ آدمی کے مشترک حصہ میں داخل ہونا خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا خنثیٰ اور خواہ منی گرے یا نہ گرے اس صورت میں اگر دونوں میں غسل کے صحیح ہونے کی شرطیں پائی جاتی ہیں یعنی دونوں بالغ ہوں تو دونوں پر ورنہ جس میں پائی جاتی ہیں اس پر غسل فرض ہو جائیگا

مسئلہ ۷ اگر عورت کم سن ہو مگر ایسی کم سن نہ ہو کہ اسکے ساتھ جماع کرنے سے اسکے خاص حصے اور مشترک حصے کے ملجانے کا خوف ہو تو اسکے خاص حصے میں مرد کے خاص حصے کا سر داخل ہونے سے مرد پر غسل فرض ہو جائے گا۔ اگر وہ مرد بالغ ہے۔

مسئلہ ۸ جس مرد کے خصیے کٹ گئے ہوں اسکے خاص حصے کا سر اگر کسی کے مشترک حصہ یا عورت کے خاص حصے میں داخل ہو تب بھی غسل دونوں پر فرض ہو جائے گا اگر دونوں بالغ ہوں ورنہ اُس پر جو بالغ ہو۔

مسئلہ ۹ اگر کسی مرد کے خاص حصہ کا سر کٹ گیا ہو تو اسکے باقی جسم سے اس مقدار کا اعتبار کیا جائے گا یعنی اگر بقیہ عضو میں سے بقدر حشفہ داخل ہو گیا تو غسل واجب ہو گا ورنہ نہیں۔

مسئلہ ۱۰ اگر کوئی مرد اپنے خاص حصے کو کپڑے وغیرہ سے لپیٹ کر داخل کرے تو اگر جسم کی حرارت محسوس ہو تو غسل فرض ہو جائے گا مگر احتیاط یہ ہے کہ جسم کی حرارت محسوس ہو یا نہ ہو غسل فرض ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۱ اگر کوئی عورت شہوت کے غلبہ میں اپنے خاص حصہ میں کسی بے شہوت مرد یا جانور کے خاص حصہ کو یا کسی لکڑی وغیرہ کو یا اپنی انگلی کو داخل کرے تب بھی اس پر غسل فرض ہو جائے گا منی گرے یا نہ گرے مگر یہ شارح منیہ کی رائے ہے اور اصل مذہب میں بدون انزال غسل واجب نہیں۔

تیسرا سبب۔ حیض سے پاک ہونا۔

چوتھا سبب۔ نفاس سے پاک ہونا۔ اُن کے مسائل بہشتی زیور میں گذر چکے۔ دیکھو حصہ دوم

جن صورتوں میں غسل فرض نہیں

مسئلہ منی اگر اپنی جگہ سے بشہوت جدا نہ ہو تو اگرچہ خاص حصہ سے باہر نکل آئے غسل فرض نہ ہوگا مثلاً کسی شخص نے کوئی بوجھ اٹھایا یا اونچے سے گر پڑا یا کسی نے اسکو مارا اور اس صدمہ سے اسکی منی بغیر شہوت کے نکل آئی تو غسل فرض نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲ اگر کوئی مرد کسی کمسن عورت کے ساتھ جماع کرے تو غسل فرض نہ ہوگا بشرطیکہ منی نہ گرے اور وہ عورت اس قدر کمسن ہو کہ اُسکے ساتھ جماع کرنے میں خاص حصے اور مشترک حصے کے مل جانے کا خوف ہو۔

مسئلہ ۳ اگر کوئی مرد اپنے خاص حصے میں کپڑا لپیٹ کر جماع کرے تو غسل فرض نہ ہوگا بشرطیکہ کپڑا اس قدر موٹا ہو کہ جسم کی حرارت اور جماع کی لذت اسکی وجہ سے نہ محسوس ہو مگر احوط یہ ہے کہ غیبت حشفہ سے غسل واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ ۴ اگر کوئی مرد اپنے خاص حصے کا جزو مقدار حشفہ سے کم داخل کرے تب بھی غسل فرض نہ ہوگا۔

مسئلہ ۵ مذی اور ودی کے نکلنے سے غسل فرض نہیں ہوتا

مسئلہ ۶ استحاضہ سے غسل فرض نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۷ اگر کسی شخص کو منی جاری رہنے کا مرض ہو تو اسکے اوپر اس منی کے نکلنے سے غسل فرض نہ ہوگا۔

مسئلہ ۸ سو کر اٹھنے کے بعد کپڑوں پر تری دیکھے تو ان صورتوں میں غسل فرض نہیں ہوتا۔ (۱) یقین ہو جائے کہ یہ مذی ہے اور احتلام یاد نہ ہو (۲) شک ہو کہ یہ منی ہے یا ودی اور احتلام یاد نہ ہو (۳) شک ہو کہ یہ مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو (۴ و ۵) یقین ہو جائے کہ یہ ودی ہے اور احتلام یاد ہو یا نہ ہو (۶) شک ہو کہ یہ منی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو ہاں پہلی دوسری اور چھٹی صورت میں احتیاطاً غسل کر لینا واجب ہے۔ اگر غسل نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی اور سخت گناہ ہوگا کیونکہ اس میں امام ابویوسف اور طرفین کا اختلاف ہے۔ امام ابویوسف نے غسل واجب نہیں کہا اور طرفین نے واجب کہا ہے۔ اور فتویٰ قول طرفین پر ہے۔

مسئلہ ۹ حقنہ (عمل) کے مشترک حصے میں داخل ہونے سے غسل فرض نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۱۰ اگر کوئی مرد اپنا خاص حصہ کسی عورت یا مرد کی ناف میں داخل کرے اور منی نہ نکلے تو اس پر غسل فرض نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۱ اگر کوئی شخص خواب میں اپنی منی گرتے ہوئے دیکھے اور منی گرنے کی لذت بھی اس کو محسوس ہو مگر کپڑوں پر تری یا کوئی اور اثر معلوم نہ ہو تو غسل فرض نہ ہوگا۔

جن صورتوں میں غسل واجب ہے

(۱) اگر کوئی کافر اسلام لائے اور حالتِ کفر میں اسکو حدثِ اکبر ہوا ہو اور وہ نہ نہایا ہو یا نہایا ہو مگر شرعاً وہ غسل صحیح نہ ہوا ہو تو اس پر بعد اسلام لانے کے نہانا واجب ہے (۲) اگر کوئی شخص پندرہ برس کی عمر سے پہلے بالغ ہو جائے اور اُسے پہلا احتلام ہو تو اُس پر احتیاطاً غسل واجب ہے، اور اسکے بعد جو احتلام ہو یا پندرہ برس کی عمر کے بعد محتلم ہو تو اُس پر غسل فرض ہے (۳) مسلمان مرد کی لاش کو نہلانا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔

جن صورتوں میں غسل سُنّت ہے

(۱) جمعہ کے دن نماز فجر کے بعد سے جمعہ تک ان لوگوں کو غسل کرنا سُنت ہے جن پر نماز جمعہ واجب ہو۔ (۲) عیدین کے دن بعد فجر اُن لوگوں کو غسل کرنا سنت ہے، جن پر عیدین کی نماز واجب ہے، (۳) حج یا عمرے کے احرام کے لئے غسل کرنا سُنت ہے، (۴) حج کرنے والے کو عرفہ کے دن بعد زوال کے غسل کرنا سنت ہے۔

جن صورتوں میں غسل مستحب ہے

(۱) اسلام لانے کیلئے غسل کرنا مستحب ہے، اگر حدثِ اکبر سے پاک ہو (۲) کوئی مرد یا عورت جب پندرہ برس کی عمر کو پہنچے اور اس وقت تک کوئی علامت جوانی کی اُس میں پائی جاوے تو اُسکو غسل کرنا مستحب ہے (۳) پچھنے لگوانے کے بعد اور جنون اور مستی اور بیہوشی دفع ہو جانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے (۴) مُردے کو نہلانے کے بعد نہلانے والوں کو غسل کرنا مستحب ہے (۵) شب برات یعنی شعبان کی پندرھویں رات کو غسل کرنا مستحب ہے (۶) لیلۃ القدر کی راتوں میں اس شخص کو غسل کرنا مستحب ہے جس کو لیلۃ القدر معلوم ہوئی ہو (۷) مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔ (۸) مزدلفہ میں ٹھیرنے کے لئے دسویں تاریخ کی صبح کو طلوع فجر کے بعد غسل مستحب ہے، (۹) طواف زیارت کے لئے غسل مستحب ہے (۱۰) کنکری پھینکنے کے وقت غسل مستحب ہے (۱۱) کسوف اور خسوف اور استسقاء کی نمازوں کے لئے غسل مستحب ہے، (۱۲) خوف اور مصیبت کی نماز کے لئے غسل مستحب ہے، (۱۳) کسی گناہ سے توبہ کرنے کے لئے غسل مستحب ہے (۱۴) سفر سے واپس آنیوالے کو غسل مستحب ہے، جب وہ اپنے وطن پہنچ جاتے (۱۵) مجلسِ عامہ میں جانے کے لئے اور نئے کپڑے پہننے کے لئے غسل مستحب ہے (۱۶) جس کو قتل کیا جاتا ہے اُسکو غسل کرنا مستحب ہے۔

حدثِ اکبر کے احکام

مسئلہ ۱: جب کسی پر غسل فرض ہو اسکو مسجد میں داخل ہونا حرام ہے۔ ہاں اگر کوئی سخت ضرورت ہو تو جائز ہے مثلاً کسی کے گھر کا دروازہ مسجد میں ہو اور دوسرا کوئی راستہ اسکے نکلنے کا سوا اسکے نہ ہو اور نہ وہاں کے سوا دوسری جگہ رہ سکتا ہو تو اسکو مسجد میں تیمم کر کے جانا جائز ہے۔ یا کسی مسجد میں پانی کا چشمہ یا کنواں یا حوض ہو اور اسکے سوا کہیں پانی نہ ہو تو اس مسجد میں تیمم کر کے جانا جائز ہے۔

مسئلہ ۲: عیدگاہ میں اور مدرسے اور خانقاہ وغیرہ میں جانا جائز ہے۔

مسئلہ ۳: حیض و نفاس کی حالت میں عورت کی ناف اور زانو کے درمیان کے جسم کو دیکھنا یا اس سے اپنے جسم کو ملانا جب کوئی کپڑا درمیان میں نہ ہو اور جماع کرنا حرام ہے۔

مسئلہ ۴: حیض و نفاس کی حالت میں عورت کا بوسہ لینا اور جھوٹا پانی وغیرہ پینا اور اس سے لپٹ کر سونا اور اسکے ناف اور ناف کے اوپر اور زانو اور زانو کے نیچے کے جسم سے اپنے جسم کو ملانا اگرچہ کپڑا درمیان میں نہ ہو اور ناف اور زانو کے درمیان میں کپڑے کے ساتھ ملانا جائز ہے بلکہ حیض کی وجہ سے عورت سے علیحدہ ہو کر سونا یا اسکے اختلاط سے بچنا مکروہ ہے

مسئلہ ۵: اگر کوئی مرد سو اٹھنے کے بعد اپنے خاص عضو پر تری دیکھے اور قبل سونے کے اسکے خاص حصے کو استادگی ہو تو اس پر غسل فرض نہ ہو گا۔ اور وہ تری مذی سمجھی جاوے گی بشرطیکہ احتلام یاد نہ ہو اور اس تری کے منی ہونے کا غالب گمان نہ ہو اور اگر ران وغیرہ یا کپڑوں پر بھی تری ہو تو غسل بہرحال واجب ہے۔

مسئلہ ۶: اگر دو مرد یا عورتیں یا ایک مرد اور ایک عورت ایک ہی بستر پر لیٹیں اور سو اٹھنے کے بعد اس بستر پر منی کا نشان پایا جاوے اور کسی طریقہ سے یہ نہ معلوم ہو کہ یہ کس کی منی ہے اور نہ ان بستر پر ان سے پہلے کوئی اور سویا ہو تو اس صورت میں دونوں پر غسل فرض ہو گا اور اگر ان سے پہلے کوئی اور شخص اس بستر پر سو چکا ہے اور منی خشک ہے تو ان دونوں صورتوں میں کسی پر غسل فرض نہ ہو گا

مسئلہ: کسی پر غسل فرض ہو اور پردہ کی جگہ نہیں تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ مرد کو مردوں کے سامنے برہنہ ہو کر نہانا واجب ہے اسی طرح عورت کو عورتوں کے سامنے بھی نہانا واجب ہے اور مرد کو عورتوں کے سامنے اور عورتوں کو مردوں کے سامنے نہانا حرام ہے بلکہ تیمم کرے۔

تیمم کا بیان

مسئلہ کنوئیں سے پانی نکالنے کی کوئی چیز نہ ہو اور نہ کوئی کپڑا ہو جس کو کنوئیں میں ڈال کر تر کرلے اور اس سے نچوڑ کر طہارت کرے یا پانی مٹکے وغیرہ میں ہو اور کوئی چیز پانی نکالنے کی نہ ہو اور مٹکا جھکا کر بھی پانی نہ لے سکتا ہو اور ہاتھ نجس ہوں اور کوئی دوسرا شخص ایسا نہ ہو جو پانی نکال دے یا اسکے ہاتھ دھلا دے ایسی حالت میں تیمم درست ہے۔

مسئلہ۲ اگر وہ عذر جس کی وجہ سے تیمم کیا گیا ہے آدمیوں کی طرف سے ہو تو جب وہ عذر جاتا رہے تو جس قدر نمازیں اس تیمم کر پڑھی ہیں سب دوبارہ پڑھنا چاہیے مثلاً کوئی شخص جیلخانہ میں ہو اور جیل کے ملازم اسکو پانی نہ دیں یا کوئی شخص اس سے کہے کہ اگر تو وضو کرے گا تو میں تجھ کو مار ڈالوں گا اس تیمم سے جو نماز پڑھی ہے اسکو پھر دُہرانا پڑے گا۔

مسئلہ۳ ایک مقام سے اور ایک ڈھیلے سے چند آدمی یکے بعد دیگرے تیمم کریں درست ہے۔

مسئلہ۴ جو شخص پانی اور مٹی دونوں کے استعمال پر قادر نہ ہو خواہ پانی اور مٹی نہ ہونے کی وجہ سے یا بیماری سے تو اس کو چاہیے کہ نماز بلا طہارت پڑھ لے پھر اسکو طہارت سے لوٹا لے۔ مثلاً کوئی شخص ریل میں ہو اور اتفاق سے نماز کا وقت آجائے اور پانی اور وہ چیز جس سے تیمم درست ہے، جیسے مٹی اور مٹی کے برتن یا گرد وغبار نہ ہو اور نماز کا وقت جاتا ہو تو ایسی حالت میں بلا طہارت نماز پڑھ لے اسی طرح جیل میں جو شخص ہو اور وہ پاک پانی اور مٹی پر قادر نہ ہو تو بے وضو اور تیمم کے نماز پڑھ لے اور دونوں صورتوں میں نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا۔

مسئلہ۵ جس شخص کو اخیر وقت تک پانی ملنے کا یقین یا گمان غالب ہو اسکو نماز کے اخیر وقت مستحب تک پانی کا انتظار کرنا مستحب ہے۔ مثلاً کنوئیں سے پانی نکالنے کی کوئی چیز نہ ہو اور یہ یقین یا گمان غالب ہو کہ اخیر وقت مستحب تک رسّی ڈول ملجائے گا یا کوئی شخص ریل پر سوار ہو اور یقیناً یا ظناً معلوم ہو کہ اخیر وقت تک ریل ایسے اسٹیشن پر پہنچ جائے گی جہاں پانی مل سکتا ہے تو اخیر وقت مستحب تک انتظار مستحب ہے۔

مسئلہ۶ اگر کوئی شخص ریل پر سوار ہو اور اُسنے پانی نہ ملنے سے تیمم کیا ہو اور اثناء راہ میں چلتی ہوئی ریل سے اُسے پانی کے چشمے تالاب وغیرہ دکھلائی دیں تو اس کا تیمم نہ جائے گا اسلئے کہ اس صورت میں وہ پانی کے استعمال پر قادر نہیں۔ ریل نہیں ٹھہر سکتی اور چلتی ہوئی ریل سے اُتر نہیں سکتا۔

تتمہ حصہ اوّل بہشتی زیور کا تمام ہوا آگے تتمہ حصہ دوم کا شروع ہوتا ہے۔

مُدرک۔ وہ شخص جس کو شروع سے اخیر تک کسی کے پیچھے جماعت سے نماز ملے اور اسکو مقتدی اور مؤتم بھی کہتے ہیں۔

مسبوق۔ وہ شخص جو ایک رکعت یا اس سے زیادہ ہو جانے کے بعد جماعت میں آکر شریک ہوا ہو۔

لاحق۔ وہ شخص جو کسی امام کے پیچھے نماز میں شریک ہوا ہو اور بعد شریک ہونے کے اسکی سب رکعتیں یا کچھ رکعتیں جاتی رہیں خواہ اس وجہ سے کہ وہ سو گیا ہو یا اسکو کوئی حدث ہو جائے اصغر یا اکبر۔

مسئلہ مردوں کے لئے مستحب ہے کہ فجر کی نماز ایسے وقت شروع کریں کہ روشنی خوب پھیل جائے اور اسقدر وقت باقی ہو کہ اگر نماز پڑھی جائے اور اس میں چالیس پچاس آیتوں کی تلاوت اچھی طرح کی جاوے اور بعد نماز کے اگر کسی وجہ سے نماز کا اعادہ کرنا چاہیں تو اسی طرح چالیس پچاس آیتیں اس میں پڑھ سکیں اور عورتوں کو ہمیشہ اور مردوں کو حالت حج میں مزدلفہ میں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ۲ جمعہ کی نماز کا وقت بھی وہی ہے جو ظہر کی نماز کا ہے۔ صرف اس قدر فرق ہے کہ ظہر کی نماز گرمیوں میں کچھ تاخیر کر کے پڑھنا بہتر ہے خواہ گرمی کی شدت ہو یا نہیں اور جاڑوں کے زمانہ میں جلد پڑھنا مستحب ہے۔ اور جمعہ کی نماز ہمیشہ اول وقت پڑھنا سنت ہے جمہور کا یہی قول ہے۔

مسئلہ۳ عیدین کی نماز کا وقت آفتاب کے اچھی طرح نکل آنے کے بعد شروع ہوتا ہے دوپہر سے پہلے تک رہتا ہے آفتاب کے اچھی طرح نکل آنے سے یہ مقصود ہے کہ آفتاب کی زردی جاتی رہے اور روشنی ایسی تیز ہو جائے کہ نظر نہ ٹھیرے اسکی تعیین کے لئے فقہا نے لکھا ہے کہ بقدر ایک نیزے کے بلند ہو جائے۔ عیدین کی نماز کا جلد پڑھنا مستحب ہے مگر عید الفطر کی نماز اول وقت سے کچھ دیر میں پڑھنا چاہیئے۔

مسئلہ۴ جب امام خطبے کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا ور خطبہ جمعہ کا ہو یا عیدین کا یا حج وغیرہ کا تو ان وقتوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اور خطبہ نکاح اور ختم قرآن میں بعد شروع خطبہ کے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ۵ جب فرض نماز کی تکبیر کہی جاتی ہو اسوقت بھی نماز مکروہ ہے ہاں اگر فجر کی سنت نہ پڑھی ہوں اور کسی طرح یقین یا ظن غالب ہو جائے کہ ایک رکعت جماعت سے ملجائے گی۔ یا بقول بعض علما تشہد ہی ملجانے کی امید ہو تو فجر کی سنتوں کا پڑھ

لینا مکروہ نہیں یا جو سنتِ مؤکدہ شروع کر دی ہو اُسکو پورا کرلے۔

مسئلہ۶ نمازِ عیدین کے قبل خواہ گھر میں خواہ عیدگاہ میں نمازِ نفل مکروہ ہے اور نمازِ عیدین کے بعد فقط عیدگاہ میں مکروہ ہے۔

اذان کا بیان

مسئلہ اگر کسی اوائے نماز کے لئے اذان کہی جائے تو اُسکے لئے اس نماز کے وقت کا ہونا ضرور ہے۔ اگر وقت آنے سے پہلے اذان دی جائے تو صحیح نہ ہوگی بعد وقت آنے کے پھر اُسکا اعادہ کرنا ہوگا خواہ وہ اذان فجر کی ہو یا کسی اور وقت کی۔

مسئلہ۲ اذان اور اقامت کا عربی زبان میں انہیں خاص الفاظ میں آنا ضرور ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اگر کسی اور زبان میں یا عربی زبان میں کسی اور الفاظ سے اذان کہی جائے تو صحیح نہ ہوگی اگرچہ لوگ اسکو سنکر اذان سمجھ لیں اور اذان کا مقصود اس سے حاصل ہو جائے۔

مسئلہ۳ مؤذن کا مرد ہونا ضروری ہے عورت کی اذان درست نہیں اگر کوئی عورت اذان دے تو اُسکا اعادہ کرنا چاہیئے اور اگر بغیر اعادہ کئے ہوئے نماز پڑھ لی جائے گی تو گویا بے اذان کے پڑھی گئی۔

مسئلہ۴ مؤذن کا صاحبِ عقل ہونا بھی ضرور ہے اگر کوئی ناسمجھ بچہ یا مجنون یا مست اذان دے تو معتبر نہ ہوگی۔

مسئلہ۵ اذان کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اذان دینے والا دونوں حدثوں سے پاک ہو کر کسی اونچے مقام پر مسجد سے علیحدہ قبلہ رو کھڑا ہو اور اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں کو کلمہ کی انگلی سے بند کر کے اپنی طاقت کے موافق بلند آواز سے نہ اس قدر کہ جس سے تکلیف ہو ان کلمات کو کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ چار بار پھر اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دو مرتبہ پھر اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ دو بار پھر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ دو مرتبہ پھر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ دو مرتبہ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ دو مرتبہ پھر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ایک مرتبہ اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہتے وقت اپنے منہ کو داہنی طرف پھیر لیا کرے اس طرح کہ سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرنے پائے اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں طرف منہ پھیر لیا کرے اس طرح کہ سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرنے پائے اور فجر کی اذان میں بعد حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بھی دو مرتبہ کہے پس کُل الفاظ اذان کے پندرہ ہوئے اور فجر کی اذان میں سترہ۔ اور اذان کے الفاظ کو گانے کے طور پر نہ ادا کرے اور نہ اس طرح کہ کچھ پست آواز سے اور کچھ بلند آواز سے۔ اور دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر اس قدر سکوت کرے کہ سننے والا اُسکا جواب دے سکے اور اللہ اکبر کے سوا دوسرے الفاظ میں بھی ہر لفظ کے بعد اسی قدر سکوت کر کے دوسرا لفظ کہے۔

مسئلہ اقامت کا طریقہ بھی یہی ہے صرف فرق اس قدر ہے کہ اذان مسجد سے باہر کہی جاتی ہے یعنی یہ بہتر ہے اور

اقامت مسجد کے اندر۔ اور اذان بلند آواز سے کہی جاتی ہے اور اقامت پست آواز سے۔ اور اقامت میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ نہیں بلکہ بجائے اسکے پانچوں وقت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو مرتبہ۔ اور اقامت کہتے وقت کانوں کے سوراخوں کا بند کرنا بھی نہیں اسلئے کہ کان کے سوراخ آواز بلند ہونے کے لئے بند کئے جاتے ہیں اور وہ یہاں مقصود نہیں۔ اور اقامت میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت داہنے بائیں جانب منہ پھیرنا بھی نہیں ہے یعنی ضرور نہیں ورنہ بعض فقہا نے لکھا ہے۔

اذان واقامت کا بیان

مسئلہ سب فرض عین نمازوں کے لئے ایک بار اذان کہنا مردوں پر سنّتِ مؤکدہ ہے مسافر ہو یا مقیم جماعت کی نماز ہو یا تنہا ادا نماز ہو یا قضا۔ اور نماز جمعہ کے لئے دوبار اذان کہنا۔

مسئلہ ۲ اگر نماز کسی ایسے سبب سے قضا ہوئی ہو جس میں عام لوگ مبتلا ہوں تو اسکی اذان اعلان کے ساتھ دی جائے اور اگر کسی خاص سبب سے قضا ہوئی ہو تو اذان پوشیدہ طور پر آہستہ کہی جاوے تاکہ لوگوں کو اذان سنکر نماز قضا ہونے کا علم نہ ہو اس لئے کہ نماز کا قضا ہو جانا غفلت اور سستی پر دلالت کرتا ہے اور دین کے کاموں میں غفلت اور سستی گناہ ہے اور گناہ کا ظاہر کرنا اچھا نہیں اور اگر کئی نمازیں قضا ہوئی ہوں اور سب ایک ہی وقت پڑھی جائیں تو صرف پہلی نماز کی اذان سنت ہے اور باقی نمازوں کے لئے صرف اقامت۔ ہاں یہ مستحب ہے کہ ہر ایک کے واسطے اذان بھی علیحدہ دی جائے۔

مسئلہ ۳ مسافر کے لئے اگر اسکے تمام ساتھی موجود ہوں اذان مستحب ہے سنّتِ مؤکدہ نہیں۔

مسئلہ ۴ جو شخص اپنے گھر میں نماز پڑھے تنہا یا جماعت سے اسکے لئے اذان اور اقامت دونوں مستحب نہیں بشرطیکہ محلہ کی مسجد یا گاؤں کی مسجد میں اذان اور اقامت ہو چکی ہو اسلئے کہ محلہ کی اذان اور اقامت تمام محلے والوں کو کافی ہے۔

مسئلہ ۵ جس مسجد میں اذان اور اقامت کیساتھ نماز ہو چکی ہو اس میں اگر نماز پڑھی جائے تو اذان اور اقامت کا کہنا مکروہ ہے ہاں اگر اس مسجد میں کوئی مؤذن اور امام مقرر نہ ہو تو مکروہ نہیں بلکہ افضل ہے۔

مسئلہ ۶ اگر کوئی شخص ایسے مقام پر جہاں جمعہ کی نماز کے شرائط پائے جاتے ہوں اور جمعہ ہوتا ہو ظہر کی نماز پڑھے تو اس کو اذان اور اقامت کہنا مکروہ ہے خواہ وہ ظہر کی نماز کسی عذر سے پڑھتا ہو یا بلا عذر اور خواہ قبل نماز جمعہ کے ختم ہونے کے پڑھے یا بعد ختم ہونے کے۔

مسئلہ ۷ عورتوں کو اذان اور اقامت کہنا مکروہ ہے خواہ جماعت سے نماز پڑھیں یا تنہا۔

مسئلہ فرض عین نمازوں کے سوا اور کسی نماز کے لئے اذان و اقامت مسنون نہیں خواہ فرض کفایہ ہو جیسے جنازے کی نماز یا واجب ہو جیسے وتر اور عیدین یا نفل ہو جیسے اور نمازیں۔

مسئلہ ۹ جو شخص اذان سُنے مرد ہو یا عورت، طاہر ہو یا جُنُب اس پر اذان کا جواب دینا مستحب ہے، اور بعض نے واجب بھی کہا ہے مگر معتمد اور ظاہر مذہب استحباب ہی ہے یعنی جو لفظ مؤذن کی زبان سے سُنے وہی کہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بھی کہے اور اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ اور بعد اذان کے درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

مسئلہ جمعہ کی پہلی اذان سنکر تمام کاموں کو چھوڑ کر جمعہ کی نماز کے لئے جامع مسجد جانا واجب ہے خرید و فروخت یا کسی اور کام میں مشغول ہونا حرام ہے۔

مسئلہ ۱۱ اقامت کا جواب دینا بھی مستحب ہے واجب نہیں اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کے جواب میں اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا کہے

مسئلہ ۱۲ آٹھ صورتوں میں اذان کا جواب نہ دینا چاہیئے (۱) نماز کی حالت میں (۲) خطبہ سننے کی حالت میں خواہ وہ خطبہ جمعہ کا ہو یا اور کسی چیز کا (۳، ۴) حیض و نفاس میں یعنی ضرور نہیں (۵) علم دین پڑھنے پڑھانے کی حالت میں (۶) جماع کی حالت میں (۷) پیشاب یا پاخانہ کی حالت میں (۸) کھانا کھانے کی حالت میں یعنی ضرور نہیں ان بعد ان چیزوں کی فراغت کے اگر اذان ہوئے زیادہ دیر نہ ہوئی ہو تو جواب دینا چاہیئے ورنہ نہیں۔

اذان واقامت کے سُنن اور مستحبات

اذان اور اقامت کے سُنن دو قسم کے ہیں بعض مؤذن کے متعلق ہیں اور بعض اذان اور اقامت کے متعلق لہٰذا ہم پہلے نمبر پانچ تک مؤذن کی سنتوں کا ذکر کرتے ہیں اسکے بعد اذان کی سنتیں بیان کرینگے (۱) مؤذن مرد ہونا چاہیئے عورت کی اذان واقامت مکروہ تحریمی ہے اگر عورت اذان کہے تو اسکا اعادہ کرلینا چاہیئے اقامت کا اعادہ نہیں۔ اسلئے کہ تکرار اقامت مشروع نہیں بخلاف تکرار اذان کے (۲) مؤذن کا عاقل ہونا مجنون اور مست اور ناسمجھ بچے کی اذان اور اقامت مکروہ ہے اور اُن کی اذانوں کا اعادہ کرلینا چاہیئے نہ اقامت کا (۳) مؤذن کا مسائل ضروریہ اور نماز کے اوقات سے واقف ہونا۔ اگر جاہل آدمی اذان دے تو اسکو مؤذنوں کے برابر ثواب نہ ملے گا (۴) مؤذن کا پرہیزگار اور دیندار ہونا اور لوگوں کے حال سے خبردار رہنا۔ جو لوگ جماعت میں نہ آتے ہوں اُن کو تنبیہ کرنا یعنی اگر یہ خوف نہ ہو کہ مجھکو کوئی ستاوے گا (۵) مؤذن کا بلند آواز

ہونا (۶) اذان کا کسی اُونچے مقام پر مسجد سے علیحدہ کہنا اور اقامت کا مسجد کے اندر کہنا۔ مسجد کے اندر اذان کہنا مکروہ تنزیہی ہے۔ ہاں جمعہ کی دُوسری اذان کا مسجد کے اندر منبر کے سامنے کہنا مکروہ نہیں بلکہ تمام اسلامی شہروں میں معمول ہے (۷) اذان کا کھڑے ہو کر کہنا اگر کوئی شخص بیٹھے بیٹھے اذان کہے تو مکروہ ہے اور اسکا اعادہ کرنا چاہئے ہاں اگر مسافر سوار ہو یا مقیم اذان صرف اپنی نماز کے لئے کہے تو پھر اعادہ کی ضرورت نہیں۔ (۸) اذان کا بلند آواز سے کہنا۔ ہاں اگر صرف اپنی نماز کے لئے کہے تو اختیار ہے مگر پھر بھی زیادہ ثواب بلند آواز میں ہوگا (۹) اذان کہتے وقت کانوں کے سوراخوں کو انگلیوں سے بند کرنا مستحب ہے۔

(۱۰) اذان کے الفاظ کا ٹھیر ٹھیر کر ادا کرنا اور اقامت کا جلد جلد سُنت ہے، یعنی اذان کی تکبیروں میں ہر دو تکبیر کے بعد اس قدر سکوت کرے کہ سننے والا اسکا جواب دے سکے اور تکبیر کے علاوہ اور الفاظ میں ہر ایک لفظ کے بعد اسی قدر سکوت کر کے دوسرا لفظ کہے اور اگر کسی وجہ سے اذان بغیر اس قدر ٹھہرے ہوئے کہدے تو اسکا اعادہ مستحب ہے اور اگر اقامت کے الفاظ ٹھیر ٹھیر کر کہے تو اس کا اعادہ مستحب نہیں (۱۱) اذان میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہتے وقت داہنی طرف کو منہ پھیرنا اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ کہتے وقت بائیں طرف کو منہ پھیرنا سُنت ہے خواہ وہ اذان نماز کی ہو یا کسی اور چیز کی مگر سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرنے پائے

(۱۲) اذان اور اقامت کا قبلہ رو ہو کر کہنا بشرطیکہ سوار نہ ہو۔ بغیر قبلہ رو ہونے کے اذان و اقامت کہنا مکروہ تنزیہی ہے۔

(۱۳) اذان کہتے وقت حدث اکبر سے پاک ہونا ضروری ہے۔ اور دونوں حدثوں سے پاک ہونا مستحب ہے اور اقامت کہتے وقت دونوں حدثوں سے پاک ہونا ضروری ہے اگر حدث اکبر کی حالت میں کوئی شخص اذان کہے تو مکروہ تحریمی ہے اور اس اذان کا اعادہ مستحب ہے، اسی طرح اگر کوئی حدثِ اکبر یا اصغر کی حالت میں اقامت کہے تو مکروہ تحریمی ہے مگر اقامت کا اعادہ مستحب نہیں (۱۴) اذان اور اقامت کے الفاظ کا ترتیب وار کہنا سنت ہے اگر کوئی شخص مؤخر لفظ کو پہلے کہہ جائے مثلاً اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے پہلے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ جائے یا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ سے پہلے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ کہہ جائے تو اس صورت میں صرف اسی مؤخر لفظ کا اعادہ ضروری ہے جس کو اس نے مقدم کہہ دیا ہے۔ پہلی صورت میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ کر اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر کہے اور دوسری صورت میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہہ کر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ پھر کہے پوری اذان کا اعادہ کرنا ضروری نہیں (۱۵) اذان اور اقامت کی حالت میں کوئی دُوسرا کلام نہ کرنا۔ خواہ وہ سلام یا سلام کا جواب ہی کیوں نہ ہو۔ اگر کوئی شخص اثنائے اذان و اقامت میں کلام کرے تو اگر بہت کلام کیا ہو تو اذان کا تو اعادہ کرے اقامت کا نہیں۔

متفرق مسائل

مسئلہ۱ اگر کوئی شخص اذان کا جواب دینا بھول جائے یا قصداً نہ دے اور بعد اذان ختم ہونے کے خیال آوے یا دینے کا ارادہ کرے تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو تو جواب دے دے ورنہ نہیں۔

مسئلہ۲ اقامت کہنے کے بعد اگر زیادہ [illegible] گذر جائے اور جماعت قائم نہ ہو تو اقامت کا اعادہ کرنا چاہیئے۔ ہاں اگر کچھ تھوڑی سی دیر ہو جائے تو کچھ ضرورت نہیں [illegible]ر اقامت ہو جائے اور امام نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں اور پڑھنے میں مشغول ہو جائے تو یہ زمانہ زیادہ فاصل نہ سمجھا جائے گا اور اقامت کا اعادہ نہ کیا جائے گا اور اگر اقامت کے بعد دوسرا کام شروع کر دیا جائے جو نماز کی قسم سے نہیں جیسے کھانا پینا وغیرہ تو اس صورت میں اقامت کا اعادہ کر لینا چاہیئے۔

مسئلہ۳ اگر مؤذن اذان دینے کی حالت میں مر جائے یا بیہوش ہو جائے یا اسکی آواز بند ہو جائے یا بھول جائے اور کوئی تبلانیوالا نہ ہو یا اس کو حدث ہو جائے اور وہ اُس کے دُور کرنے کے لئے چلا جائے تو اس اذان کا نئے سرے سے اعادہ کرنا سنتِ مؤکدہ ہے۔

مسئلہ۴ اگر کسی کو اذان یا اقامت کہنے کی حالت میں حدثِ اصغر ہو جائے تو بہتر یہ ہے کہ اذان یا اقامت پوری کر کے اس حدث کے دُور کرنے کو جائے۔

مسئلہ۵ ایک مؤذن کا دو مسجدوں میں اذان دینا مکروہ ہے جس مسجد میں فرض پڑھے وہیں اذان دے۔

مسئلہ۶ جو شخص اذان دے اقامت بھی اسی کا حق ہے ہاں اگر وہ اذان دے کر کہیں چلا جائے یا کسی دوسرے کو اجازت دے تو دُوسرا بھی کہہ سکتا ہے۔

مسئلہ۷ کئی مؤذنوں کا ایک ساتھ اذان کہنا جائز ہے۔

مسئلہ۸ مؤذن کو چاہیئے کہ اقامت جس جگہ کہنا شروع کرے وہیں ختم کرے۔

مسئلہ۹ اذان اور اقامت کے لئے نیت شرط نہیں ہاں ثواب بغیر نیت کے نہیں ملتا اور نیت یہ ہے کہ دل میں یہ ارادہ کرے کہ میں یہ اذان محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب کے لئے کہتا ہوں اور کچھ مقصود نہیں۔

نماز کی شرطوں کا بیان

مسائل طہارت

مسئلہ اگر کوئی چادر اس قدر بڑی ہو کہ اسکا نجس حصہ (اوڑھ کر نماز پڑھتے ہوئے) نماز پڑھنے والے کے اٹھنے بیٹھنے سے جنبش نہ کرے تو کچھ حرج نہیں اور اسی طرح اس چیز کو بھی پاک ہونا چاہیے جس کو نماز پڑھنے والا اٹھائے ہو بشرطیکہ وہ چیز خود اپنی قوت سے رُکی ہوئی نہ ہو۔ مثلاً نماز پڑھنے والا کسی بچے کو اٹھائے ہوئے ہو اور وہ بچہ خود اپنی طاقت سے رُکا ہوا نہ ہو تب تو اس کا پاک ہونا نماز کی صحت کے لئے شرط ہے اور جب اس بچہ کا بدن اور کپڑا اس قدر نجس ہو جو مانع نماز ہے تو اس صورت میں اس شخص کی نماز درست نہ ہوگی۔ اور اگر خود اپنی طاقت سے رُکا ہوا بیٹھا ہو تو کچھ حرج نہیں اسلئے کہ وہ اپنی قوت کے سہارے سے بیٹھا ہے پس یہ نجاست اسی کی طرف منسوب ہوگی اور نماز پڑھنے والے سے کچھ اس کا تعلق نہ سمجھا جائے گا۔ اسی طرح اگر نماز پڑھنے والے کے جسم پر کوئی ایسی نجس چیز ہو جو اپنی جائے پیدائش میں ہو اور خارج میں اس کا کچھ اثر موجود نہ ہو تو کچھ حرج نہیں مثلاً نماز پڑھنے والے کے جسم پر کوئی کتا بیٹھ جائے اور اسکے منہ سے لعاب نہ نکلتا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اس لئے کہ اسکا لعاب اس کے جسم کے اندر ہے اور وہی اسکے پیدا ہونے کی جگہ ہے پس مثل اس نجاست کے ہوگا جو انسان کے پیٹ میں رہتی ہے جس سے طہارت شرط نہیں اسی طرح اگر کوئی ایسا انڈا جس کی زردی خون ہوگئی ہو نماز پڑھنے والے کے پاس ہو تب بھی کچھ حرج نہیں اسلئے کہ اسکا خون اسی جگہ ہے جہاں پیدا ہوا ہے خارج میں اس کا کچھ اثر نہیں بخلاف اس کے کہ اگر شیشی میں پیشاب بھرا ہو اور وہ نماز پڑھنے والے کے پاس ہو اگرچہ منہ اسکا بند ہو اس لئے کہ یہ پیشاب ایسی جگہ نہیں ہے جہاں پیشاب پیدا ہوتا ہے

مسئلہ۲ نماز پڑھنے کی جگہ نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا چاہیئے ہاں اگر نجاست بقدر معافی ہو تو کچھ حرج نہیں نماز پڑھنے کی جگہ سے وہ مقام مراد ہے جہاں نماز پڑھنے والے کے پیر رہتے ہیں اور اسی طرح سجدہ کرنے کی حالت میں جہاں اس کے گھٹنے اور ہاتھ اور پیشانی اور ناک رہتی ہو۔

مسئلہ۳ اگر صرف ایک پیر کی جگہ پاک ہو اور دوسرے پیر کو اٹھائے رہے تب بھی کافی ہے۔

مسئلہ۴ اگر کسی کپڑے پر نماز پڑھی جائے تب بھی اس کا اسی قدر پاک ہونا ضروری ہے پورے کپڑے کا پاک ہونا ضروری نہیں خواہ کپڑا چھوٹا ہو یا بڑا۔

مسئلہ۵ اگر کسی نجس مقام پر کوئی پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھی جائے تو اس میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ کپڑا اس قدر باریک نہ ہو

کہ اسکے نیچے کی چیز صاف طور پر اس سے نظر آئے۔

مسئلہ ۶ اگر نماز پڑھنے کی حالت میں نماز پڑھنے والے کا کپڑا کسی ایسی سوکھی نجس مقام پر پڑتا ہو تو کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ ۷ اگر کپڑے کے استعمال سے معذوری بوجہ آدمیوں کے فعل کے ہو تو جب معذوری جاتی رہے گی نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا مثلاً کوئی شخص جیل میں ہو اور جیل کے ملازموں نے اسکے کپڑے اتار لئے ہوں یا کسی دشمن نے اسکے کپڑے اتار لئے ہوں یا کوئی دشمن کہتا ہو کہ اگر تو کپڑے پہنے گا تو میں تجھے مار ڈالوں گا اور اگر آدمیوں کی طرف سے نہ ہو تو پھر نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں مثلاً کسی کے پاس کپڑے ہی نہ ہوں۔

مسئلہ ۸ اگر کسی کے پاس ایک کپڑا ہو کہ چاہے اس سے اپنے جسم کو چھپالے چاہے اسکو بچھا کر نماز پڑھے تو اس کو چاہیئے کہ اپنے جسم کو چھپالے اور نماز اسی نجس مقام میں پڑھ لے اگر پاک جگہ میسر نہ ہو۔ (ق)

قبلہ کے مسائل

مسئلہ ۱ اگر قبلہ نہ معلوم ہونے کی صورت میں جماعت سے نماز پڑھی جائے تو امام اور مقتدی سب کو اپنے غالب گمان پر عمل کرنا چاہیئے لیکن اگر کسی مقتدی کا غالب گمان امام کے خلاف ہو گا تو اسکی نماز اس امام کے پیچھے نہ ہو گی اس لئے کہ وہ امام اسکے نزدیک غلطی پر ہے اور کسی کو غلطی پر سمجھ کر اسکی اقتداء جائز نہیں (لہٰذا ایسی صورت میں اس مقتدی کو تنہا نماز پڑھنا چاہیئے جسطرف اسکا غالب گمان ہو ۱۲ المحشی)

نیّت کے مسائل

مسئلہ ۱ مقتدی کو اپنے امام کی اقتداء کی نیت کرنا بھی شرط ہے۔

مسئلہ ۲ امام کو صرف اپنی نماز کی نیت کرنا شرط ہے امامت کی نیت کرنا شرط نہیں ہاں اگر کوئی عورت اس کے پیچھے نماز پڑھنا چاہے اور مردوں کے برابر کھڑی ہو اور نماز جنازہ اور جمعہ اور عیدین کی نہ ہو تو اسکی اقتداء صحیح ہونے کے لئے اسکی امامت کی نیّت کرنا شرط ہے اور اگر مردوں کے برابر نہ کھڑی ہو یا نماز جنازہ یا جمعہ اور عیدین کی ہو تو پھر شرط نہیں۔

مسئلہ ۳ مقتدی کو امام کی تعیین شرط نہیں کہ وہ زید ہے یا عمر بلکہ صرف اس قدر نیّت کافی ہے کہ میں اس امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں ہاں اگر نام لے کر تعیین کرلے گا اور پھر اسکے خلاف ظاہر ہو گا تو اسکی نماز نہ ہو گی مثلاً کسی شخص نے یہ نیّت کی کہ میں زید کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں حالانکہ جس کے پیچھے نماز پڑھتا ہے وہ خالد ہے تو اس (مقتدی) کی نماز نہ ہو گی۔

مسئلہ جنازے کی نماز میں یہ نیت کرنا چاہیئے کہ میں نماز اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس میت کی دعا کے لئے پڑھتا ہوں اور اگر مقتدی کو یہ معلوم نہ ہو کہ یہ میت مرد ہے یا عورت تو اسکو یہ نیت کر لینا کافی ہے کہ میرا امام جس کی نماز پڑھتا ہے اسکی میں بھی پڑھتا ہوں بعض علماء کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ فرض اور واجب نمازوں کے سوا اور نمازوں میں صرف نماز کی نیت کر لینا کافی ہے اس تخصیص کی کوئی ضرورت نہیں کہ یہ نماز سنت ہے یا مستحب اور سنت فجر کے وقت کی ہے یا ظہر کے وقت کی یا یہ سنت تہجد ہے یا تراویح ہے یا کسوف ہے، یا خسوف مگر راجح یہ ہے کہ تخصیص کے ساتھ نیت کرے۔

تکبیر تحریمہ کا بیان

مسئلہ بعض ناواقف جب مسجد میں آکر امام کو رکوع میں پاتے ہیں تو جلدی کے خیال سے آتے ہی جھک جاتے ہیں اور اسی حالت میں تکبیر تحریمہ کہتے ہیں اُن کی نماز نہیں ہوتی اسلئے کہ تکبیر تحریمہ نماز کی صحت کی شرط ہے اور تکبیر تحریمہ کے لئے قیام شرط ہے جب قیام نہ کیا وہ صحیح نہ ہوئی اور جب وہ صحیح نہ ہوئی تو نماز کیسے صحیح ہو سکتی ہے۔

فرض نماز کے بعض مسائل

مسئلہ۱ آمین کے الف کو بڑھا کر پڑھنا چاہیئے اسکے بعد کوئی سورت قرآن مجید کی پڑھے۔

مسئلہ۲ اگر سفر کی حالت ہو یا کوئی ضرورت درپیش ہو تو اختیار ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت چاہے پڑھے اگر سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو تو فجر اور ظہر کی نماز میں سورۂ حجرات اور سورۂ بروج اور ان کے درمیان کی سورتوں میں سے جس سورت کو چاہے پڑھے فجر کی پہلی رکعت میں بہ نسبت دوسری رکعت کے بڑی سورت ہونا چاہیئے۔ باقی اوقات میں دونوں رکعتوں کی سورتیں برابر ہونی چاہئیں ایک دو آیت کی کمی زیادتی کا اعتبار نہیں عصر اور عشاء کی نماز میں وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ اور لَمْ یَکُنْ اور اُن کے درمیان کی سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھنی چاہیئے مغرب کی نماز میں اِذَا زُلْزِلَتْ سے آخر قرآن تک۔

مسئلہ۳ جب رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو تو امام صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مقتدی صرف رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور منفرد دونوں کہے پھر تکبیر کہتا ہوا دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے ہوئے سجدے میں جائے تکبیر کی انتہا اور سجدہ کی ابتدا ساتھ ہی ہو یعنی سجدے میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے

مسئلہ۴ سجدے میں پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھنا چاہیئے پھر ہاتھوں کو پھر ناک کو پھر پیشانی کو منہ دونوں ہاتھوں کے درمیان ہونا چاہیئے اور انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رو ہونی چاہئیں اور دونوں پیر انگلیوں کے بل کھڑے ہوئے اور انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف

اور پیٹ زانو سے علیحدہ اور بازو بغل سے جدا ہوں پیٹ زمین سے اس قدر اونچا ہو کہ بکری کا بہت چھوٹا بچہ درمیان سے نکل سکے

مسئلہ ۵ فجر مغرب عشاء کے وقت پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دوسری سورت اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور سب تکبیریں امام بلند آواز سے کہے اور منفرد کو قرأت میں تو اختیار ہے مگر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور تکبیریں آہستہ کہے اور ظہر عصر کے وقت امام صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور سب تکبیریں بلند آواز سے کہے اور منفرد آہستہ اور مقتدی ہر وقت تکبیریں وغیرہ آہستہ کہے۔

مسئلہ ۶ بعد نماز ختم کر چکنے کے دونوں ہاتھ سینہ تک اٹھا کر پھیلائے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے دعا مانگے اور امام ہو تو تمام مقتدیوں کے لئے بھی اور بعد دعا مانگ چکنے کے دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لے۔ مقتدی خواہ اپنی اپنی دعا مانگیں یا امام کی دعا سنائی دے تو خواہ سب آمین آمین کہتے رہیں۔

مسئلہ ۷ جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں جیسے ظہر مغرب عشاء ان کے بعد بہت دیر تک دعا نہ مانگے بلکہ مختصر دعا مانگ کر ان سنتوں کے پڑھنے میں مشغول ہو جاوے اور جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر عصر ان کے بعد جتنی دیر تک چاہے دعا مانگے اور امام ہو تو مقتدیوں کی طرف داہنی یا بائیں طرف کو منہ پھیر کر بیٹھ جائے اسکے بعد دعا مانگے بشرطیکہ کوئی مسبوق اسکے مقابل میں نماز نہ پڑھ رہا ہو۔

مسئلہ ۸ بعد فرض نمازوں کے بشرطیکہ ان کے بعد سنتیں نہ ہوں (ورنہ سنت کے بعد مستحب ہے) کہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ تین مرتبہ آیۃ الکرسی۔ قل ہو اللہ احد۔ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک مرتبہ پڑھ کر تینتیس ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور اسی قدر الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔

مسئلہ ۹ عورتیں بھی اسی طرح نماز پڑھیں صرف چند مقامات پر ان کو اسکے خلاف کرنا چاہیئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے (۱) تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک اٹھانا چاہیئے اگر کوئی ضرورت مثل سردی وغیرہ کے اندر ہاتھ رکھنے کی نہ ہو اور عورتوں کو ہر حال میں بغیر ہاتھ نکالے ہوئے کندھوں تک اٹھانا چاہیئے (۲) بعد تکبیر تحریمہ کے مردوں کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا چاہیئے اور عورتوں کو سینہ پر (۳) مردوں کو چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں کلائی کو پکڑنا چاہیئے اور داہنی تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھانا چاہیئے اور عورتوں کو داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھ دینا چاہیئے۔ حلقہ بنانا اور بائیں کلائی کو پکڑنا نہ چاہیئے (۴) مردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھک جانا چاہیئے کہ سر اور سرین اور پشت برابر ہو جائیں اور عورتوں کو اس قدر نہ جھکنا چاہیئے بلکہ صرف اسی قدر جس میں ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں (۵) مردوں کو رکوع میں انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو بغیر کشادہ کئے ہوئے بلکہ ملا کر (۶) مردوں کو حالت رکوع میں کہنیاں پہلو

سے علیحدہ رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو ملی ہوئی (۷) مردوں کو سجدے میں پیٹ رانوں سے اور بازو بغل سے جدا رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو ملا ہوا (۸) مردوں کو سجدے میں کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو زمین پر بچھی ہوئی (۹) مردوں کو سجدے میں دونوں پیر انگلیوں کے بل کھڑے رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو نہیں (۱۰) مردوں کو بیٹھنے کی حالت میں بائیں پیر پر بیٹھنا چاہیئے اور داہنے پیر کو انگلیوں کے بل کھڑا رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو بائیں سرین کے بل بیٹھنا چاہیئے اور دونوں پیر داہنی طرف نکال دینا چاہیئے اس طرح کہ داہنی ران بائیں ران پر آجائے اور داہنی پنڈلی بائیں پنڈلی پر (۱۱) عورتوں کو کسی وقت بلند آواز سے قرأت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ان کو ہر وقت آہستہ آواز سے قرأت کرنا چاہیئے۔

تحیۃ المسجد

مسئلہ ۱ یہ نماز اس شخص کے لئے سنت ہے جو مسجد میں داخل ہو۔

مسئلہ ۲ اس نماز سے مقصود مسجد کی تعظیم ہے جو درحقیقت خدا ہی کی تعظیم ہے اسلئے کہ مکان کی تعظیم صاحب مکان کے خیال سے ہوتی ہے پس غیر خدا کی تعظیم کسی طرح اس سے مقصود نہیں مسجد میں آنے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے بشرطیکہ کوئی مکروہ وقت نہ ہو۔

مسئلہ ۳ اگر مکروہ وقت ہو تو صرف چار مرتبہ ان کلمات کو کہہ لے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور اسکے بعد کوئی درود شریف پڑھ لے اس نماز کی نیت یہ ہے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْ تَحِیَّۃِ الْمَسْجِدِ یا اردو میں اس طرح کہہ لے خواہ دل ہی میں سمجھ لے کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھوں۔

مسئلہ ۴ دو رکعت کی کچھ تخصیص نہیں اگر چار رکعت پڑھی جائیں تب بھی کچھ مضائقہ نہیں اگر مسجد میں آتے ہی کوئی فرض نماز پڑھی جائے یا اور کوئی سنت ادا کی جائے تو وہی فرض یا سنت تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جائے گی یعنی اسکے پڑھنے سے تحیۃ المسجد کا ثواب بھی مل جائیگا اگرچہ اس میں تحیۃ المسجد کی نیت نہیں کی گئی۔

مسئلہ ۵ اگر مسجد میں جا کر کوئی شخص بیٹھ جائے اور اسکے بعد تحیۃ المسجد پڑھے تب بھی کچھ حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے پڑھ لے۔ حدیث۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد جایا کرے تو جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لے نہ بیٹھے۔

مسئلہ ۶ اگر مسجد میں کئی مرتبہ جانے کا اتفاق ہو تو صرف ایک مرتبہ تحیۃ المسجد پڑھ لینا کافی ہے خواہ پہلی مرتبہ پڑھ لے یا آخیر میں

نوافل سفر

مسئلہ ۱ جب کوئی شخص اپنے وطن سے سفر کرنے لگے تو اسکے لئے مستحب ہے کہ دو رکعت نماز گھر میں پڑھ کر سفر کرے اور جب سفر سے آئے تو مستحب ہے کہ پہلے مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھ لے اسکے بعد اپنے گھر جائے۔

حدیث۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی اپنے گھر میں ان دو رکعتوں سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑ جاتا جو سفر کرتے وقت پڑھی جاتی ہیں۔ حدیث۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھ لیتے تھے۔

مسئلہ ۲ مسافر کو یہ بھی مستحب ہے کہ اثنائے سفر میں جب کسی منزل پر پہنچے اور وہاں قیام کا ارادہ ہو تو قبل بیٹھنے کے دو رکعت نماز پڑھ لے

نمازِ قتل

مسئلہ ۱ جب کوئی مسلمان قتل کیا جاتا ہو تو اسکو مستحب ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر اپنے گناہوں کی مغفرت کی اللہ تعالےٰ سے دعا کرے تاکہ یہی نماز و استغفار دنیا میں اسکا آخر عمل رہے۔

حدیث۔ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے چند قاریوں کو قرآن مجید کی تعلیم کے لئے کہیں بھیجا تھا اثنائے راہ میں کفار مکہ نے انہیں گرفتار کرلیا سوا حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے اور سب کو وہیں قتل کر دیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو مکہ میں لیجا کر بڑی دھوم اور بڑے اہتمام سے شہید کیا جب شہید ہونے لگے تو ان لوگوں سے اجازت لیکر دو رکعت نماز پڑھی اسی وقت سے یہ نماز مستحب ہوگئی۔

تراویح کا بیان

مسئلہ ۱ وتر کا بعد تراویح کے پڑھنا بہتر ہے اگر پہلے پڑھ لے تب بھی درست ہے۔

مسئلہ ۲ نماز تراویح میں چار رکعت کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی گئی ہیں مستحب ہے۔ ہاں اگر اتنی دیر تک بیٹھنے میں لوگوں کو تکلیف ہو اور جماعت کے کم ہوجانے کا خوف ہو تو اس سے کم بیٹھے اس بیٹھنے میں اختیار ہے چاہے تنہا نوافل پڑھے چاہے تسبیح وغیرہ پڑھے چاہے چپ بیٹھا رہے۔

مسئلہ ۳ اگر کوئی شخص عشاء کی نماز کے بعد تراویح پڑھ چکا ہو اور بعد پڑھ چکنے کے معلوم ہو کہ عشاء کی نماز میں کوئی بات ایسی ہوگئی تھی جس کی وجہ سے عشاء کی نماز نہیں ہوئی تو اسکو عشاء کی نماز کے اعادہ کے بعد تراویح کا بھی اعادہ کرنا چاہیے۔

مسئلہ ۴ اگر عشاء کی نماز جماعت سے نہ پڑھی گئی ہو تو تراویح بھی جماعت سے نہ پڑھی جائے اسلئے کہ تراویح عشاء کے تابع ہے ہاں جو لوگ جماعت سے عشاء کی نماز پڑھ کر تراویح جماعت سے پڑھ رہے ہوں ان کے ساتھ شریک ہو کر اس شخص کو بھی تراویح کا جماعت سے پڑھنا درست ہو جائے گا جس نے عشاء کی نماز بغیر جماعت کے پڑھی ہے اسلئے کہ وہ ان لوگوں کا تابع سمجھا جائیگا جنکی جماعت درست ہے۔

مسئلہ ۵ اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پر پہنچے کہ عشاء کی نماز ہو چکی ہو تو اُسے چاہیئے کہ پہلے عشاء کی نماز پڑھ لے پھر تراویح میں شریک ہو اور اگر اس درمیان میں تراویح کی کچھ رکعتیں ہو جائیں تو انکو بعد وتر پڑھنے کے پڑھے اور یہ شخص وتر جماعت سے پڑھے۔

مسئلہ ۶ مہینے میں ایک مرتبہ قرآن مجید کا ترتیب وار تراویح میں پڑھنا سُنّت مؤکدہ ہے لوگوں کی کاہلی یا سستی سے اسکو ترک نہ کرنا چاہیئے ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ اگر پورا قرآن مجید پڑھا جائے گا تو لوگ نماز میں نہ آئینگے اور جماعت ٹوٹ جائے گی یا انکو بہت ناگوار ہوگا تو بہتر ہے کہ جس قدر لوگوں کو گراں نہ گذرے اسی قدر پڑھا جائے اَلَمْ تَرَ کَیْفَ سے اخیر تک کی دس سورتیں پڑھ دی جائیں ہر رکعت میں ایک سورت پھر جب دس رکعتیں ہو جائیں تو انہیں سورتوں کو دوبارہ پڑھ دے یا اور جو سورتیں چاہے پڑھے۔

مسئلہ ۷ ایک قرآن مجید سے زیادہ نہ پڑھے تاوقتیکہ لوگوں کا شوق نہ معلوم ہو جائے۔

مسئلہ ۸ ایک رات میں پورے قرآن مجید کا پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ لوگ نہایت شوقین ہوں کہ ان کو گراں نہ گذرے اگر گراں گذرے اور ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔

مسئلہ ۹ تراویح میں کسی سورت کے شروع پر ایک مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بلند آواز سے پڑھ دینا چاہیئے اسلئے کہ بسم اللہ بھی قرآن مجید کی ایک آیت ہے اگرچہ کسی سورت کا جزو نہیں پس اگر بسم اللہ بالکل نہ پڑھی جائے گی تو قرآن مجید کے پورے ہونے میں ایک آیت کی کمی رہ جاوے گی اور اگر آہستہ آواز سے پڑھی جاوے گی تو مقتدیوں کا قرآن مجید پورا نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۰ تراویح کا رمضان کے پورے مہینے میں پڑھنا سُنّت ہے اگرچہ قرآن مجید قبل مہینہ تمام ہونے کے ختم ہو جائے مثلاً پندرہ روز میں پورا قرآن شریف پڑھ لیا جائے تو باقی زمانہ بھی تراویح کا پڑھنا سُنّت مؤکدہ ہے۔

مسئلہ ۱۱ صحیح یہ ہے کہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ کا تراویح میں تین مرتبہ پڑھنا جیسا کہ آجکل دستور ہے مکروہ ہے۔
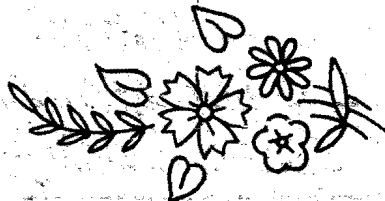
نمازِ کسوف و خسوف

مسئلہ ۱: کسوف (سورج گرہن) کے وقت دو رکعت نماز مسنون ہے۔

مسئلہ ۲: نماز کسوف جماعت سے ادا کی جائے بشرطیکہ امام جمعہ یا حاکمِ وقت یا اسکا نائب امامت کرے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر امام مسجد اپنی مسجد میں نماز کسوف پڑھا سکتا ہے۔

مسئلہ ۳: نماز کسوف کے لئے اذان یا اقامت نہیں بلکہ لوگوں کا جمع کرنا مقصود ہو تو اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ پکار دیا جائے۔

مسئلہ ۴: نماز کسوف میں بڑی بڑی سورتوں کا مثل سورۂ بقرہ وغیرہ کے پڑھنا اور رکوع اور سجدوں کا بہت دیر تک ادا کرنا مسنون ہے اور قرأت آہستہ پڑھے۔

مسئلہ ۵: نماز کے بعد امام کو چاہیئے کہ دعا میں مصروف ہو جائے اور سب مقتدی آمین آمین کہیں جب تک کہ گرہن موقوف نہ ہو جائے دعا میں مشغول رہنا چاہیئے ہاں اگر ایسی حالت میں آفتاب غروب ہو جائے یا کسی نماز کا وقت آ جائے تو البتہ دعا کو موقوف کر کے نماز میں مشغول ہو جانا چاہیئے۔

مسئلہ ۶: خسوف (چاند گرہن) کے وقت بھی دو رکعت نماز مسنون ہے مگر اس میں جماعت مسنون نہیں سب لوگ تنہا علیحدہ علیحدہ نمازیں پڑھیں اور اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں مسجد میں جانا بھی مسنون نہیں۔

مسئلہ ۷: اسی طرح جب کوئی خوف یا مصیبت پیش آئے تو نماز پڑھنا مسنون ہے مثلاً سخت آندھی چلے یا زلزلہ آئے یا بجلی گرے یا ستارے بہت ٹوٹیں یا برف بہت گرے یا پانی بہت برسے یا کوئی مرض عام مثل ہیضے وغیرہ کے پھیل جائے یا کسی دشمن وغیرہ کا خوف ہو مگر ان اوقات میں جو نمازیں پڑھی جائیں ان میں جماعت نہ کی جائے ہر شخص اپنے اپنے گھر میں تنہا پڑھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی مصیبت یا رنج ہوتا تو نماز میں مشغول ہو جاتے۔

مسئلہ ۸: جس قدر نمازیں یہاں بیان ہو چکیں ان کے علاوہ بھی جس قدر کثرت نوافل کی کی جائے باعثِ ثواب و ترقی درجات ہے خصوصاً ان اوقات میں جن کی فضیلت احادیث میں وارد ہوئی ہے اور ان میں عبادت کرنے کی ترغیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے مثل رمضان کے اخیر عشرہ کی راتوں اور شعبان کی پندرھویں تاریخ کے ان اوقات کی بہت فضیلتیں ہیں اور ان میں عبادات کا بہت ثواب احادیث میں وارد ہوا ہے ہم نے اختصار کے خیال سے ان کی تفصیل نہیں کی۔

استسقاء کی نماز کا بیان

جب پانی کی ضرورت ہو اور پانی نہ برستا ہو اُس وقت اللہ تعالےٰ سے پانی برسنے کی دُعا کرنا مسنون ہے استسقاء کے لئے دُعا کرنا اس طریقہ سے مستحب ہے کہ تمام مسلمان مل کر مع اپنے لڑکوں اور بوڑھوں اور جانوروں کے پاپیادہ خشوع و عاجزی کے ساتھ معمولی لباس میں جنگل کی طرف جائیں اور توبہ کی تجدید کریں اور اہلِ حقوق کے حقوق ادا کریں اور اپنے ہمراہ کسی کافر کو نہ لیجائیں پھر دو رکعت بلا اذان اور اقامت کے جماعت سے پڑھیں اور امام جہر سے قرأت پڑھے پھر دو خطبے پڑھے جس طرح عید کے روز کیا جاتا ہے پھر امام قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو جاوے اور دونوں ہاتھ اُٹھا کر اللہ تعالےٰ سے پانی برسنے کی دُعا کرے اور سب حاضرین بھی دُعا کریں تین روز متواتر ایسا ہی کریں تین روز کے بعد نہیں کیونکہ اس سے زیادہ ثابت نہیں۔ اور اگر نکلنے سے پہلے یا ایک دن نماز پڑھ کر بارش ہو جائے تو جب بھی تین دن پورے کر دیں اور تینوں دنوں میں روزہ بھی رکھیں تو مستحب ہے اور جانے سے پہلے صدقہ خیرات کرنا بھی مستحب ہے۔

فرائض و واجبات صلوٰۃ کے متعلق بعض مسائل

مسئلہ ۱ مدرک پر قرأت نہیں امام کی قرأت سب مقتدیوں کی طرف سے کافی ہے اور حنفیہ کے نزدیک مقتدی کو امام کے پیچھے قرأت کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۲ مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتوں سے ایک یا دو رکعت میں قرأت کرنا فرض ہے۔

مسئلہ ۳ حاصل یہ ہے کہ امام کے ہوتے ہوئے مقتدی کو قرأت نہ چاہیئے ہاں مسبوق کے لئے چونکہ ان گئی ہوئی رکعتوں میں امام نہیں ہوتا اسلئے اسکو قرأت چاہیئے۔

مسئلہ ۴ سجدے کے مقام کو پیروں کی جگہ سے آدھ گز سے زیادہ اونچا نہ ہونا چاہیئے اگر آدھ گز سے زیادہ اونچے مقام پر سجدہ کیا جائے تو درست نہیں ہاں اگر کوئی ایسی ہی ضرورت پیش آجائے تو جائز ہے مثلاً جماعت زیادہ ہو اور لوگ اس قدر مل کر کھڑے ہوں کہ زمین پر سجدہ ممکن نہ ہو تو نماز پڑھنے والوں کی پیٹھ پر سجدہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ جس شخص کی پیٹھ پر سجدہ کیا جائے وہ بھی وہی نماز پڑھتا ہو جو سجدہ کرنے والا پڑھ رہا ہے۔

مسئلہ ۵ عیدین کی نماز میں علاوہ معمولی تکبیروں کے چھ تکبیریں کہنا واجب ہیں۔

مسئلہ ۶ امام کو فجر کی دونوں رکعتوں میں اور مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں خواہ قضا ہوں یا ادا اور جمعہ اور عیدین اور تراویح

کی نمازمیں اور رمضان کے وتر میں بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۷ منفرد کو فجر کی دونوں رکعتوں میں اور مغرب وعشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اختیار ہے چاہے بلند آواز سے قرأت کرے یا آہستہ آواز سے بلند آواز ہونے کی فقہائے نے یہ حد لکھی ہے کہ کوئی دوسرا شخص سن سکے اور آہستہ آواز کی یہ حد لکھی ہے کہ خود سن سکے دوسرا نہ سن سکے۔

مسئلہ ۸ امام اور منفرد کو ظہر عصر کی کل رکعتوں میں اور مغرب اور عشاء کی اخیر رکعتوں میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے

مسئلہ ۹ جو نفل نمازدن کو پڑھی جائیں اُن میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا چاہیئے اور جو نفلیں رات کو پڑھی جائیں اُنہیں اختیار ہے

مسئلہ ۱۰ منفرد اگر فجر، مغرب، عشاء کی قضا دن میں پڑھے تو اُن میں بھی اسکو آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے اگر رات کو قضا پڑھے تو اُسے اختیار ہے۔

مسئلہ ۱۱ اگر کوئی شخص مغرب کی یا عشاء کی پہلی دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت ملانا بھول جائے تو اُسے تیسری چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنا چاہیئے اور ان رکعتوں میں بھی بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔

نماز کی بعض سُنّتیں

مسئلہ ۱ تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھوں کا اُٹھانا مردوں کو کانوں تک اور عورتوں کو شانوں تک سنت ہے عُذر کی حالت میں مردوں کو بھی شانوں تک ہاتھ اُٹھانے میں کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ ۲ تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً ہاتھوں کو باندھ لینا مردوں کو ناف کے نیچے اور عورتوں کو سینہ پر سنت ہے۔

مسئلہ ۳ مردوں کو اس طرح ہاتھ باندھنا کہ داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی پر رکھ لیں اور داہنے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کو پکڑ لینا اور تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھانا سنت ہے۔

مسئلہ ۴ امام اور منفرد کو بعد سورۂ فاتحہ کے ختم ہونے کے آہستہ آواز سے آمین کہنا اور قرأت بلند آواز سے ہو تب بھی سب مقتدیوں کو بھی آہستہ آمین کہنا سنت ہے۔

مسئلہ ۵ مردوں کو رکوع کی حالت میں اچھی طرح جھک جانا کہ پیٹھ اور سر اور سرین سب برابر ہو جائیں سنت ہے۔

مسئلہ ۶ رکوع میں مردوں کو دونوں ہاتھوں کا پہلو سے جدا رکھنا سنت ہے قومے میں امام کو صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا اور مقتدی کو صرف رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔

مسئلہ۷ سجدے کی حالت میں مردوں کو اپنے پیٹ کا زانو سے اور کہنیوں کا پہلو سے علیحدہ رکھنا اور باہوں کی باہوں کا زمین سے اٹھا ہوا رکھنا سُنّت ہے۔

مسئلہ۸ قعدۂ اولیٰ اور اُخری دونوں میں مردوں کو اسطرح بیٹھنا کہ داہنا پیر انگلیوں کے بل کھڑا ہوا اور اُسکی انگلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف ہو اور بایاں پیر زمین پر بچھا ہوا اور اُسی پر بیٹھے ہوں اور دونوں ہاتھ زانوؤں پر ہوں۔ انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے طرف ہوں یہ سُنّت ہے۔

مسئلہ۹ امام کو سلام بلند آواز سے کہنا سُنّت ہے۔

مسئلہ۱۰ امام کو اپنے سلام میں اپنے تمام مقتدیوں کی نیت کرنا خواہ مرد ہوں یا عورت یا لڑکے ہوں اور ساتھ رہنے والے فرشتوں کی نیت کرنا اور مقتدیوں کو اپنے ساتھ نماز پڑھنے والوں کی اور ساتھ رہنے والے فرشتوں کی اور اگر امام داہنی طرف ہو تو داہنے سلام میں اور بائیں طرف ہو تو بائیں سلام میں اور اگر محاذی ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرنا سُنّت ہے۔

مسئلہ۱۱ تکبیر تحریمہ کہتے وقت مردوں کو اپنے ہاتھوں کا آستین یا چادر وغیرہ سے باہر نکال لینا بشرطیکہ کوئی عذر مثل سردی وغیرہ کے نہ ہو سُنّت ہے۔

جماعت کا بیان

چونکہ جماعت سے نماز پڑھنا واجب یا سُنّت مؤکدہ ہے اسلئے اس کا ذکر بھی نماز کے واجبات و سنن کے بعد اور مکروہات وغیرہ سے پہلے مناسب معلوم ہوا اور مسائل کے زیادہ اور قابلِ اہتمام ہونے کے سبب سے اسکے لئے علیحدہ عنوان قائم کیا گیا جماعت کم سے کم دو آدمیوں کے مل کر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں اس طرح کہ ایک شخص ان میں تابع ہو اور دوسرا متبوع۔ متبوع کو امام اور تابع کو مقتدی کہتے ہیں۔

مسئلہ۱ امام کے سوا ایک آدمی کے شریک نماز ہو جانے سے جماعت ہو جاتی ہے خواہ وہ آدمی مرد ہو یا عورت غلام ہو یا آزاد۔ بالغ ہو یا سمجھدار نابالغ بچہ ہاں جمعہ و عیدین کی نماز میں کم سے کم امام کے سوا تین آدمیوں کے بغیر جماعت نہیں ہوتی۔

مسئلہ۲ جماعت کے ہونے میں یہ بھی ضروری نہیں کہ فرض نماز ہو بلکہ اگر نفل بھی دو آدمی اسی طرح ایک دوسرے کے تابع ہو کر پڑھیں تو جماعت ہو جائے گی خواہ امام اور مقتدی دونوں نفل پڑھتے ہوں یا مقتدی نفل پڑھتا ہو۔ البتہ جماعت کی نفل کا عادی ہونا یا تین مقتدیوں سے زیادہ ہونا مکروہ ہے۔

جماعت کی فضیلت اور تاکید

جماعت کی فضیلت اور تاکید میں صحیح احادیث اس کثرت سے وارد ہوئی ہیں کہ اگر سب ایک جگہ جمع کی جائیں تو ایک بہت کافی حجم کا رسالہ تیار ہو سکتا ہے ان کے دیکھنے سے قطعاً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جماعت نماز کی تکمیل میں ایک اعلیٰ درجہ کی شرط ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اسکو ترک نہیں فرمایا حتی کہ حالتِ مرض میں جب آپ کو خود چلنے کی قوت نہ تھی دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد میں تشریف لے گئے اور جماعت سے نماز پڑھی۔ تارک جماعت پر آپ کو سخت غصہ آتا تھا اور ترک جماعت پر سخت سے سخت سزا دینے کو آپ کا جی چاہتا تھا۔ بے شبہ شریعت محمدیہ میں جماعت کا بہت بڑا اہتمام کیا گیا ہے اور ہونا بھی چاہیئے تھا نماز جیسی عبادت کی شان بھی اسی کو چاہتی تھی کہ جس چیز سے اسکی تکمیل ہو وہ بھی تاکید کے اعلیٰ درجہ پر پہنچا دی جائے ہم اس مقام پر پہلے اس آیت کو لکھ کر جس سے بعض مفسرین اور فقہا نے جماعت کو ثابت کیا ہے چند حدیثیں بیان کرتے ہیں۔ قولہ تعالیٰ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ نماز پڑھو نماز پڑھنے والوں کے ساتھ ل کر یعنی جماعت سے۔ اس آیت میں حکم صریح جماعت سے نماز پڑھنے کا ہے مگر چونکہ رکوع کے معنی بعض مفسرین نے خضوع کے بھی لکھے ہیں لہٰذا فرضیت ثابت نہ ہوگی۔

حدیث ۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ جماعت کی نماز میں تنہا نماز پر ستائیس درجہ زیادہ ثواب روایت کرتے ہیں۔

حدیث ۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنہا نماز پڑھنے سے ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا بہت بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ اور بھی بہتر ہے اور جس قدر زیادہ جماعت ہو اسی قدر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

حدیث ۳۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ بنی سلمہ کے لوگوں نے ارادہ کیا کہ اپنے قدیمی مکانات سے (چونکہ وہ مسجد نبوی سے دور تھے) اٹھ کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب آکر قیام کریں تب ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اپنے قدموں میں جو زمین پر پڑتے ہیں ثواب نہیں سمجھتے۔ ف۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص جتنی دور سے چل کر مسجد میں آئے گا اسی قدر زیادہ ثواب ملیگا۔

حدیث ۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا وقت نماز کے انتظار میں گذرتا ہے وہ سب نماز میں شمار ہوتا ہے۔

حدیث ۵۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز عشاء کے وقت اپنے ان اصحاب سے جو جماعت میں شریک تھے فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ پڑھ کر سو رہے اور تمہارا وہ وقت جو انتظار میں گذرا سب نماز میں محسوب ہوا۔

حدیث ۶۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالے عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بشارت دو

اُن لوگوں کو جو اندھیری راتوں میں جماعت کے لئے مسجد جاتے ہیں اس بات کی کہ قیامت میں ان کیلئے پوری روشنی ہوگی

حدیث ۷۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص عشاء کی نماز جماعت سے پڑھے اسکو نصف شب کی عبادت کا ثواب ملیگا۔ اور جو عشاء اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھے گا اُسے پوری رات کی عبادت کا ثواب ملیگا

حدیث ۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہیں کہ ایک روز آپ نے فرمایا کہ بیشک میرے دل میں یہ ارادہ ہوا کہ کسی کو حکم دوں کہ لکڑیاں جمع کرے پھر اذان کا حکم دوں اور کسی شخص سے کہوں کہ وہ امامت کرے اور میں ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو جماعت میں نہیں آتے اور اُن کے گھروں کو جلا دوں۔

حدیث ۹۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر مجھے چھوٹے بچوں اور عورتوں کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز میں مشغول ہو جاتا اور خادموں کو حکم دیتا کہ اُن کے گھروں کے مال و اسباب کو مع اُن کے جلا دیویں (مسلم) عشاء کی تخصیص اس حدیث میں اس مصلحت سے معلوم ہوتی ہے کہ وہ سونے کا وقت ہوتا ہے اور غالباً تمام لوگ اسوقت گھروں میں ہوتے ہیں۔ امام ترمذیؒ اس حدیث کو ذکر فرماتے ہیں کہ یہی مضمون ابن مسعود اور ابو درداء اور ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے یہ سب لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معزز اصحاب میں ہیں۔

حدیث ۱۰۔ ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آبادی یا جنگل میں تین مسلمان ہوں اور جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو بیشک اُن پر شیطان غالب ہو جائے گا پس لے ابو درداء جماعت کو اپنے اُوپر لازم سمجھ لو دیکھو بھیڑیا شیطان اُسی بکری (آدمی) کو کھاتا (بہکاتا) ہے جو اپنے گلے (جماعت) سے الگ ہوگئی ہو۔

حدیث ۱۱۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ جو شخص اذان سُنکر جماعت میں نہ آئے اور اُسے کوئی عذر بھی نہ ہو تو اسکی وہ نماز جو تنہا پڑھی ہو قبول نہ ہوگی صحابہؓ نے پوچھا کہ وہ عذر کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ خوف یا مرض۔ اس حدیث میں خوف اور مرض کی تفصیل نہیں کی گئی بعض احادیث میں کچھ تفصیل بھی ہے۔

حدیث ۱۲۔ حضرت محجن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ اتنے میں اذان ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے لگے اور میں اپنی جگہ پر جاکر بیٹھ گیا۔ حضرت نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ اے محجن تم نے جماعت سے نماز کیوں نہ پڑھی کیا تم مسلمان نہیں ہو۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مسلمان تو ہوں مگر میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسجد میں آؤ اور دیکھو کہ جماعت ہو رہی ہے تو لوگوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھ لیا کرو اگرچہ پڑھ چکے ہو۔ ذرا اس حدیث کو غور سے دیکھو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے برگزیدہ صحابی محجن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جماعت سے نماز نہ پڑھنے پر کیسی سخت اور عتاب آمیز بات کہی کہ کیا تم مسلمان نہیں ہو

چند حدیثیں نمونے کے طور پر ذکر ہو چکیں اب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برگزیدہ اصحاب رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے اقوال سُنیئے کہ انہیں جماعت کا کس قدر اہتمام مدِنظر تھا اور ترکِ جماعت کو وہ کیسا سمجھتے تھے اور کیوں نہ سمجھتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور اُن کی مرضی کا اُن سے زیادہ کس کو خیال ہو سکتا ہے۔

اثر (۱)۔ اسودؒ کہتے ہیں کہ ایک روز ہم حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے کہ نماز کی پابندی اور اسکی فضیلت اور تاکید کا ذکر نکلا اس پر حضرت عائشہؓ نے تائیداً نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرضِ وفات کا قصہ بیان کیا کہ ایک دن نماز کا وقت آیا اور اذان ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو نماز پڑھاویں عرض کیا گیا کہ ابوبکرؓ ایک نہایت رقیق القلب آدمی ہیں جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہونگے تو بے طاقت ہو جائیں گے اور نماز نہ پڑھا سکیں گے آپ نے پھر وہی فرمایا۔ پھر وہی جواب دیا گیا تب آپ نے فرمایا کہ تم ایسی باتیں کرتی ہو جیسے یوسف علیہ السلام سے مصر کی عورتیں کرتی تھیں ابوبکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھاویں خیر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھانے کو نکلے۔ اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض میں کچھ تخفیف معلوم ہوئی تو آپ دو آدمیوں کے سہارے سے نکلے میری آنکھوں میں اب تک وہ حالت موجود ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک زمین پر گھسٹتے ہوئے جاتے تھے یعنی اتنی قوت بھی نہ تھی کہ زمین سے پیر اُٹھا سکیں۔ وہاں حضرت ابوبکرؓ نماز شروع کر چکے تھے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور انہیں سے نماز پڑھوائی۔

اثر (۲)۔ ایک دن حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلیمان بن ابی حثمہ کو صبح کی نماز میں نہ پایا تو اُن کے گھر گئے اور اُن کی ماں سے پوچھا کہ آج میں نے سلیمان کو فجر کی نماز میں نہیں دیکھا انہوں نے کہا کہ وہ رات بھر نماز پڑھتے رہے اس وجہ سے اس وقت انکو نیند آگئی تب حضرت فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے فجر کی نماز جماعت سے پڑھنا زیادہ محبوب ہے بہ نسبت اسکے تمام شب عبادت کروں۔ (موطا امام مالک) شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ صبح کی نماز باجماعت پڑھنے میں تہجد سے بھی زیادہ ثواب ہے اسلئے علماء نے لکھا ہے کہ اگر شب بیداری نماز فجر میں مخل ہو تو ترک اسکا اولیٰ ہے اشعۃ اللمعات۔

اثر (۳)۔ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک ہم نے آزما لیا اپنے گروہ صحابہؓ کو کہ ترکِ جماعت نہیں کرتا مگر وہ منافق کہ جس کا نفاق کھلا ہوا ہو یا بیمار۔ مگر بیمار بھی دو آدمیوں کا سہارا لے کر جماعت کے لئے حاضر ہوتے تھے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی راہیں بتلائیں اور منجملہ اُن کے نماز ہے ان مسجدوں میں جہاں اذان ہوتی ہو یعنی جماعت ہوتی ہو۔ دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا جسے خواہش ہو کل (قیامت میں) اللہ تعالےٰ کے سامنے مسلمان جائے اُسے چاہیئے کہ پنج وقتی نمازوں کی پابندی کرے اُن مقامات میں جہاں اذان ہوتی ہو (یعنی جماعت سے نماز پڑھی جاتی ہو) بیشک اللہ تعالیٰ

نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت کے طریقے نکالے ہیں اور یہ نماز بھی اُن ہی طریقوں میں سے ہے اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیا کرو گے جیسے کہ منافق پڑھ لیتا ہے تو بیشک تم سے چھوٹ جائے گی تمہارے نبی کی سنّت اور اگر تم چھوڑ دو گے اپنے پیغمبر کی سنّت کو تو بے شبہ گمراہ ہو جاؤ گے اور کوئی شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز کے لئے مسجد نہیں جاتا مگر اسکے ہر قدم پر ایک ثواب ملتا ہے اور ایک مرتبہ عنایت ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ہم نے دیکھ لیا کہ جماعت سے الگ نہیں رہتا مگر منافق۔ ہم لوگوں کی حالت تو یہ تھی کہ بیماری کی حالت میں دو آدمیوں پر تکیہ لگا کر جماعت کے لئے لائے جاتے تھے اور صف میں کھڑے کر دیئے جاتے تھے۔

اثر ۴۔ ایک مرتبہ ایک شخص مسجد سے بعد اذان کے بے نماز پڑھے ہوئے چلا گیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی اور ان کے مقدس حکم کو نہ مانا (مسلم شریف) دیکھو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تارک جماعت کو کیا کہا۔ کیا کسی مسلمان کو اب بھی بے عذر ترکِ جماعت کی جرأت ہو سکتی ہے کیا کسی ایماندار کو حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی گوارا ہو سکتی ہے۔

اثر ۵۔ حضرت اُم درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس اس حال میں آئے کہ نہایت غضبناک تھے میں نے پوچھا کہ اسوقت آپ کو کیوں غصہ آیا کہنے لگے اللہ کی قسم میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں اب کوئی بات نہیں دیکھتا مگر یہ کہ وہ جماعت سے نماز پڑھ لیتے ہیں یعنی اب اس کو بھی چھوڑنے لگے ہیں۔

اثر ۶۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت اصحاب سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو کوئی اذان سنکر جماعت میں نہ جائے اسکی نماز ہی نہ ہو گی یہ لکھ کر امام ترمذی لکھتے ہیں کہ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ حکم تاکیدی ہے مقصود یہ ہے کہ بے عذر ترک جماعت جائز نہیں ہے

اثر ۷۔ مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ جو شخص تمام دن روزے رکھتا ہو اور رات بھر نمازیں پڑھتا ہو مگر جمعہ اور جماعت میں شریک ہوتا ہو اُسے آپ کیا کہتے ہیں فرمایا کہ دوزخ میں جائے گا (ترمذی) امام ترمذی اس حدیث کا مطلب یہ بیان فرماتے ہیں کہ جمعہ و جماعت کا مرتبہ کم سمجھ کر ترک کرے تب یہ حکم کیا جائے گا لیکن اگر دوزخ میں جانے سے مراد تھوڑے دن کے لئے جانا لیا جائے تو اس تاویل کی کچھ ضرورت نہ ہو گی۔

اثر ۸۔ سلف صالحین کا یہ دستور تھا کہ جس کی جماعت ترک ہو جاتی سات دن تک اسکی ماتم پرسی کرتے (احیاء العلوم) صحابہؓ کے اقوال بھی تھوڑے سے بیان ہو چکے جو درحقیقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال ہیں اب ذرا علمائے اُمّت اور مجتہدین ملت کو دیکھئے کہ اُن کا جماعت کی طرف کیا خیال ہے اور ان احادیث کا مطلب انہوں نے کیا سمجھا ہے۔

۱۔ ظاہریہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے بعض مقلدین کا مذہب ہے کہ جماعت نماز کے صحیح ہونے کی شرط ہے بغیر اسکے نماز نہیں ہوتی

۲۔ امام احمد کا صحیح مذہب یہ ہے کہ جماعت فرض عین ہے اگرچہ نماز کے صحیح ہونے کی شرط نہیں امام شافعیؒ کے بعض مقلدین کا بھی یہی مذہب ہے۔

۳۔ امام شافعیؒ کے بعض مقلدین کا یہ مذہب ہے کہ جماعت فرض کفایہ ہے اور امام طحاویؒ جو حنفیہ میں ایک بڑے درجے کے فقیہ اور محدث ہیں ان کا بھی یہی مذہب ہے۔

۴۔ اکثر محققین حنفیہ کے نزدیک جماعت واجب ہے محقق ابن ہمام اور حلبی اور صاحب بحر الرائق وغیرہم اسی طرف ہیں

۵۔ بعض حنفیہ کے نزدیک جماعت سنت مؤکدہ ہے مگر واجب کے حکم میں اور در حقیقت حنفیہ کے ان دونوں قولوں میں کچھ مخالفت نہیں۔

۶۔ ہمارے فقہاء لکھتے ہیں اگر کسی شہر میں لوگ جماعت چھوڑ دیں اور کہنے سے بھی نہ مانیں تو ان سے لڑنا حلال ہے۔

۷۔ قنیہ وغیرہ میں ہے کہ بے عذر تارک جماعت کو سزا دینا امام وقت پر واجب ہے اور اسکے پڑوسی اگر اسکے فعل قبیح پر کچھ نہ بولیں تو گنہگار ہوں گے۔

۸۔ اگر مسجد جانے کے لئے اقامت سننے کا انتظار کرے تو گنہگار ہوگا اسلئے کہ اگر اقامت سُنکر چلا کرینگے تو ایک دو رکعت یا پوری جماعت چلے جانے کا خوف ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جمعہ اور جماعت کے لئے تیز قدم جانا درست ہے بشرطیکہ زیادہ تکلیف نہ ہو۔

۹۔ تارک جماعت ضرور گنہگار ہے اور اس کی گواہی قبول نہ کی جائے بشرطیکہ اُسنے بے عذر صرف سہل انگاری (سستی) سے جماعت چھوڑی ہو۔

۱۰۔ اگر کوئی شخص دینی مسائل کے پڑھنے پڑھانے میں دن رات مشغول رہتا ہو اور جماعت میں حاضر نہ ہوتا ہو تو معذور نہ سمجھا جائے گا اور اسکی گواہی قبول نہ ہوگی

جماعت کی حکمتیں اور فائدے

اس بارے میں حضرات علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ بیان کیا ہے مگر جہاں تک میری نظر قاصر پہنچی ہے حضرت شاہ مولانا ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بہتر جامع اور لطیف تقریر کسی کی نہیں اگرچہ زیادہ لطف یہی تھا کہ انہیں کی پاکیزہ عبارت سے وہ مضامین سنے جائیں مگر بوجہ اختصار کے میں حضرت موصوف کے کلام کا خلاصہ بیان درج کرتا ہوں وہ فرماتے ہیں

۱۔ کوئی چیز اس سے زیادہ سودمند نہیں کہ کوئی عبادت رسم عام کر دی جائے یہاں تک کہ وہ عبادت ایک ضروری عبادت ہو جائے کہ اسکا چھوڑنا ترک عادت کی طرح ناممکن ہو جائے اور کوئی عبادت نماز سے زیادہ شاندار نہیں کہ اسکے ساتھ یہ خاص اہتمام کیا جائے

۲۔ مذہب میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں جاہل بھی عالم بھی لہٰذا یہ بڑی مصلحت کی بات ہے کہ سب لوگ جمع ہو کر ایک دوسرے کے سامنے اس عبادت کو ادا کریں اگر کسی سے کچھ غلطی ہو جائے تو دوسرا اُسے تعلیم کر دے گویا اللہ تعالیٰ کی عبادت ایک زیور ہوئی کہ تمام پرکھنے والے اُسے دیکھتے ہیں جو خرابی اس میں ہوتی ہے بتلا دیتے ہیں اور جو عمدگی ہوتی ہے اُسے پسند کرتے ہیں پس یہ ایک عمدہ ذریعہ نماز کی تکمیل کا ہوگا۔

۳۔ جو لوگ بے نمازی ہوں گے ان کا حال بھی اُس سے کھل جائے گا اور ان کو نصیحت کرنے کا موقع ملے گا۔

۴۔ چند مسلمانوں کا مل کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اس سے دُعا مانگنا ایک عجیب خاصیت رکھتا ہے نزول رحمت اور قبولیت کے لئے۔

۵۔ اس اُمت سے اللہ تعالیٰ کا یہ مقصود ہے کہ اسکا کلمہ بلند اور کلمہ کفر پست ہو اور زمین پر کوئی مذہب اسلام سے غالب نہ رہے اور یہ بات جب ہی ہو سکتی ہے کہ یہ طریقہ مقرر کیا جائے کہ تمام مسلمان عام اور خاص مسافر اور مقیم چھوٹے بڑے اپنی کسی بڑی اور مشہور عبادت کیلئے جمع ہوا کریں اور شان و شوکت اسلام کی ظاہر کریں ان ہی سب مصالح سے شریعت کی پوری توجہ جماعت کی طرف مصروف ہو گئی اور اسکی ترغیب دی گئی اور اسکے چھوڑنے کی سخت ممانعت کی گئی۔

۶۔ جماعت میں یہ فائدہ بھی ہے کہ تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے حال پر اطلاع ہوتی رہے گی اور ایک دوسرے کے درد و مصیبت میں شریک ہو سکے گا جس سے دینی اخوت اور ایمانی محبت کا پورا اظہار و استحکام ہوگا جو اس شریعت کا ایک بڑا مقصود ہے اور جسکی تاکید اور فضیلت جابجا قرآن عظیم اور احادیث نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم میں بیان فرمائی گئی ہے افسوس ہمارے زمانے میں ترک جماعت ایک عام عادت ہو گئی ہے جاہلوں کا کیا ذکر ہم بعض لکھے پڑھے لوگوں کو اس بلا میں مبتلا دیکھ رہے ہیں۔ افسوس یہ لوگ احادیث پڑھتے ہیں اور ان کے معنی سمجھتے ہیں مگر جماعت کی سخت تاکیدیں ان کے پتھر سے زیادہ سخت دلوں پر کچھ اثر نہیں کرتیں قیامت میں جب قاضی روز جزا کے سامنے سب سے پہلے نماز کے مقدمات پیش ہونگے اور اسکے ادا کرنے والے یا ادا میں کمی کرنے والوں سے بازپرس شروع ہوگی تو یہ لوگ کیا جواب دینگے۔

جماعت کے واجب ہونے کی شرطیں

(۱) مرد ہونا۔ عورتوں پر جماعت واجب نہیں (۲) بالغ ہونا۔ نابالغ بچوں پر جماعت واجب نہیں (۳) آزاد ہونا۔ غلام پر

جماعت واجب نہیں (۴) عاقل ہونا۔ست بیہوش۔دیوانے پر جماعت واجب نہیں (۵) تمام عذروں سے خالی ہونا۔ان عذروں کی حالت میں جماعت واجب نہیں مگر ادا کرلے تو بہتر ہے نہ ادا کرنے میں ثواب جماعت سے محروم رہے گا۔ترک جماعت کے عذر چودہ ۱۴ ہیں۔

۱۔ لباس بقدر ستر عورت کے نہ پایا جانا۔

۲۔ مسجد کے راستے میں سخت کیچڑ ہو کہ چلنا سخت دشوار ہو امام ابو یوسفؒ نے حضرت امام اعظمؒ سے پوچھا کہ کیچڑ وغیرہ کی حالت میں جماعت کے لئے آپ کیا حکم دیتے ہیں۔فرمایا کہ جماعت کا چھوڑنا مجھے پسند نہیں

۳۔ پانی بہت زور سے برستا ہو ایسی حالت میں امام محمدؒ نے مؤطا میں لکھا ہے کہ اگرچہ نہ جانا جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ جماعت سے جا کر نماز پڑھے۔

۴۔ سردی سخت ہو کہ باہر نکلنے میں یا مسجد تک جانے میں کسی بیماری کے پیدا ہوجانے کا یا بڑھ جانے کا خوف ہو۔

۵۔ مسجد جانے میں مال واسباب کے چوری ہوجانے کا خوف ہو۔

۶۔ مسجد جانے میں کسی دشمن کے ملجانے کا خوف ہو۔

۷۔ مسجد جانے میں کسی قرضخواہ کے ملنے کا اور اس سے تکلیف پہنچنے کا خوف ہو بشرطیکہ اسکے قرض ادا کرنے پر قادر نہ ہو اور اگر قادر ہو تو وہ ظالم سمجھا جائے گا اور اسکو ترک جماعت کی اجازت نہ ہوگی۔

۸۔ اندھیری رات ہو کہ راستہ نہ دکھلائی دیتا ہو لیکن اگر روشنی کا سامان خدا نے دیا ہو تو جماعت نہ چھوڑنا چاہیئے۔

۹۔ رات کا وقت ہو اور آندھی بہت سخت چلتی ہو۔

۱۰۔ کسی مریض کی تیمارداری کرتا ہو کہ اسکے جماعت میں چلے جانے سے اس مریض کی تکلیف یا وحشت کا خوف ہو۔

۱۱۔ کھانا تیار ہو یا تیاری کے قریب اور بھوک ایسی لگی ہو کہ نماز میں جی نہ لگنے کا خوف ہو۔

۱۲۔ پیشاب یا پاخانہ زور کا معلوم ہوتا ہو۔

۱۳۔ سفر کا ارادہ رکھتا ہو اور خوف ہو کہ جماعت سے نماز پڑھنے میں دیر ہوجائے گی قافلہ نکل جائے گا ریل کا مسئلہ اسی پر قیاس کیا جاسکتا ہے مگر فرق اس قدر ہے کہ وہاں ایک قافلے کے بعد دوسرا قافلہ بہت دنوں میں ملتا ہے اور یہاں ریل ایک دن میں کئی بار جاتی ہے اگر ایک وقت کی ریل نہ ملے تو دوسرے وقت جاسکتا ہے۔ہاں اگر کوئی ایسا ہی سخت حرج ہوتا ہو تو مضائقہ نہیں اسی وجہ سے ہماری شریعت سے حرج اٹھا دیا گیا ہے۔

۱۴۔ کوئی ایسی بیماری ہو جس کی وجہ سے چل پھر نہ سکے یا نابینا ہو یا لنجا ہو یا کوئی پیر کٹا ہوا ہو لیکن جو نابینا بے تکلیف

مسجد تک پہنچ سکے اسکو ترک جماعت نہ چاہیئے۔

جماعت کے صحیح ہونے کی شرطیں

شرط ۱۔ اسلام۔ کافر کی جماعت صحیح نہیں۔

شرط ۲۔ عاقل ہونا مست بیہوش دیوانے کی جماعت صحیح نہیں۔

شرط ۳۔ مقتدی کو نماز کی نیت کیساتھ امام کے اقتدا کی بھی نیت کرنا یعنی یہ ارادہ دل میں کرنا کہ میں اس امام کے پیچھے فلاں نماز پڑھتا ہوں نیت کا بیان اُوپر بہ تفصیل ہو چکا ہے۔

شرط ۴۔ امام اور مقتدی دونوں کے مکان کا متحد ہونا خواہ حقیقۃً متحد ہوں جیسے دونوں ایک ہی مسجد یا ایک ہی گھر میں کھڑے ہوں یا حکماً متحد ہوں جیسے کسی دریا کے پل پر جماعت قائم کی جائے اور امام پل کے اس پار ہو مگر درمیان میں برابر صفیں کھڑی ہوں تو اس صورت میں اگرچہ امام کے اور ان مقتدیوں کے درمیان میں جو پل کے اس پار ہیں دریا حائل ہے اور اس وجہ سے دونوں کا مکان حقیقۃً متحد نہیں مگر چونکہ درمیان میں برابر صفیں کھڑی ہوئی ہیں اسلئے دونوں کا مکان حکماً متحد سمجھا جائے گا اور اقتدا صحیح ہو جائے گی۔

مسئلہ ۱ اگر مقتدی مسجد کی چھت پر کھڑا ہوا ور امام مسجد کے اندر تو درست ہے اسلئے کہ مسجد کی چھت مسجد کے حکم میں ہے اور یہ دونوں مقام حکماً متحد سمجھے جائیں گے اسی طرح اگر کسی کی چھت مسجد سے متصل ہو اور درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو تو وہ بھی حکماً مسجد سے متحد سمجھی جائے گی اور اسکے اوپر کھڑے ہو کر اس امام کی اقتدا کرنا جو مسجد میں نماز پڑھاتا ہے درست ہے۔

مسئلہ ۲ اگر مسجد بہت بڑی ہو اور اسی طرح اگر گھر بہت بڑا یا جنگل ہو اور امام اور مقتدی کے درمیان اتنا خالی میدان ہو کہ جس میں دو صفیں ہو سکیں تو یہ دونوں مقام یعنی جہاں مقتدی کھڑا ہے اور جہاں امام ہے مختلف سمجھے جائینگے اور اقتدا درست نہ ہوگی

مسئلہ ۳ اسی طرح اگر امام اور مقتدی کے درمیان کوئی نہر ہو جس میں ناؤ وغیرہ چل سکے یا کوئی اتنا بڑا حوض ہو جس کی طہارت کا حکم شریعت نے دیا ہو یا کوئی عام رہگذر ہو جس سے بیل گاڑی وغیرہ نکل سکے اور درمیان میں صفیں نہ ہوں تو وہ دونوں متحد نہ سمجھے جائینگے اور اقتدا درست نہ ہوگی البتہ بہت چھوٹی گول اگر حائل ہو جس کی برابر تنگ راستہ نہیں ہوتا وہ مانع اقتدا نہیں۔

مسئلہ ۴ اسی طرح اگر دو صفوں کے درمیان میں کوئی ایسی نہر یا ایسا رہگذر واقع ہو جائے تو اُس صف کی اقتدا درست نہ ہوگی جو ان چیزوں کے اس پار ہے۔

مسئلہ ۵ پیادے کی اقتدا سوار کے پیچھے یا ایک سوار کی دوسرے سوار کے پیچھے صحیح نہیں اسلئے کہ دونوں کے مکان متحد

نہیں ہاں اگر ایک ہی سواری پر دونوں سوار ہوں تو درست ہے۔

شرط ۵۔ مقتدی اور امام دونوں کی نماز کا مغایر نہ ہونا۔ اگر مقتدی کی نماز امام کی نماز سے مغایر ہوگی تو اقتدا درست نہ ہوگی۔ مثلاً امام ظہر کی نماز پڑھتا ہو اور مقتدی عصر کی نماز کی نیت کرے۔ یا امام کل کی ظہر کی قضا پڑھتا ہو اور مقتدی آج کے ظہر کی ہاں اگر دونوں کل کے ظہر کی قضا پڑھتے ہوں یا دونوں آج ہی کے ظہر کی قضا پڑھتے ہوں تو درست ہے۔ البتہ اگر امام فرض پڑھتا ہو اور مقتدی نفل تو اقتدا صحیح ہے اسلئے کہ امام کی نماز قوی ہے۔

مسئلہ ۶۔ مقتدی اگر تراویح پڑھنا چاہے اور امام نفل پڑھتا ہو تب بھی اقتدا نہ ہوگی کیونکہ امام کی نماز ضعیف ہے۔

شرط ۶۔ امام کی نماز کا صحیح ہونا اگر امام کی نماز فاسد ہوگی تو سب مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی خواہ یہ فساد نماز ختم ہونے سے پہلے معلوم ہو جائے یا بعد ختم ہونے کے مثل اسکے کہ امام کے کپڑوں میں نجاست غلیظہ ایک درم سے زیادہ تھی اور بعد نماز ختم ہونے کے یا اثنائے نماز میں معلوم ہوئی یا امام کو وضو نہ تھا اور بعد نماز کے یا اثنائے نماز میں اسکو خیال آیا۔

مسئلہ ۷۔ امام کی نماز اگر کسی وجہ سے فاسد ہو گئی ہو اور مقتدیوں کو نہ معلوم ہو تو امام پر ضروری ہے کہ اپنے مقتدیوں کو حتی الامکان اسکی اطلاع کر دے تاکہ وہ لوگ اپنی نمازوں کا اعادہ کریں خواہ آدمی کے ذریعہ سے کی جائے یا خط کے ذریعہ سے۔

شرط ۷۔ مقتدی کا امام سے آگے نہ کھڑا ہونا خواہ برابر کھڑا ہو یا پیچھے۔ اگر مقتدی امام سے آگے کھڑا ہو تو اسکی اقتدا درست نہ ہوگی۔ امام سے آگے کھڑا ہونا اسوقت سمجھا جائے گا کہ جب مقتدی کی ایڑی امام کی ایڑی سے آگے ہو جائے اگر ایڑی آگے نہ ہو اور انگلیاں آگے بڑھ جائیں خواہ پیر کے بڑے ہونے کے سبب سے یا انگلیوں کے لمبے ہونے کی وجہ سے تو یہ آگے کھڑا ہونا نہ سمجھا جائے گا اور اقتدا درست ہو جائے گی۔

شرط ۸۔ مقتدی کو امام کے انتقالات کا مثل رکوع قومے سجدوں اور قعدوں وغیرہ کا علم ہونا خواہ امام کو دیکھ کر یا اسکی یا کسی مکبر تکبیر کہنے والے کی آواز سنکر یا کسی مقتدی کو دیکھ کر۔ اگر مقتدی کو امام کے انتقالات کا علم نہ ہو خواہ کسی چیز کے حائل ہونے کے سبب سے یا اور کسی وجہ سے تو اقتدا صحیح نہ ہوگی اور اگر کوئی حائل مثل پردے یا دیوار وغیرہ کے ہو مگر امام کے انتقالات معلوم ہوتے ہوں تو اقتدا درست ہے۔

مسئلہ ۸۔ اگر امام کا مسافر یا مقیم ہونا معلوم نہ ہو لیکن قرائن سے اسکے مقیم ہونے کا خیال ہو بشرطیکہ وہ شہر یا گاؤں کے اندر ہو اور نماز پڑھائے مسافر کی سی یعنی چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیرے اور مقتدی کو اس سلام سے امام کے متعلق سہو کا شبہ ہو تو اس مقتدی کو اپنی چار رکعتیں پوری کر لینے کے بعد امام کی حالت کی تحقیق کرنا واجب ہے کہ امام کو سہو ہوا یا وہ مسافر تھا اگر تحقیق سے مسافر ہونا معلوم ہوا تو نماز صحیح ہو گئی اور اگر سہو کا ہونا متحقق ہوا تو نماز کا اعادہ کرے اور اگر کچھ تحقیق نہیں کیا

بلکہ مقتدی اسی شبہ کی حالت میں نماز پڑھ کر چلا گیا تو اس صورت میں بھی اس پر نماز کا اعادہ واجب ہے۔

مسئلہ ۹۔ اگر امام کے متعلق مقیم ہونے کا خیال ہے مگر وہ نماز شہر یا گاؤں میں نہیں پڑھا رہا بلکہ شہر یا گاؤں سے باہر پڑھا رہا ہے اور اس نے چار رکعت والی نماز میں مسافر کی سی نماز پڑھائی اور مقتدی کو امام کے متعلق سہو کا شبہ ہوا اس صورت میں بھی مقتدی اپنی چار رکعت پوری کر لے اور بعد نماز کے امام کا حال معلوم کر لے تو اچھا ہے اگر نہ معلوم کرے تو اسکی نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ شہر یا گاؤں سے باہر امام کا مسافر ہونا ہی ظاہر ہے اور اسکے متعلق مقتدی کا یہ خیال کہ شاید اسکو سہو ہوا ہے ظاہر کے خلاف ہے لہٰذا اس صورت میں تحقیق حال ضروری نہیں اسی طرح اگر امام چار رکعت والی نماز شہر یا گاؤں میں پڑھائے یا جنگل وغیرہ میں اور کسی مقتدی کو اسکے متعلق مسافر ہونے کا شبہ ہو لیکن امام نے پوری چار رکعت پڑھائیں تب بھی مقتدی کو بعد نماز کے تحقیق حال امام واجب نہیں اور فجر اور مغرب کی نماز میں کسی وقت بھی امام کے مسافر یا مقیم ہونے کی تحقیق ضروری نہیں کیونکہ ان نمازوں میں مقیم و مسافر سب برابر ہیں خلاصہ یہ کہ اس تحقیق کی ضرورت صرف ایک صورت میں ہے جبکہ امام شہر یا گاؤں میں یا کسی جگہ چار رکعت کی نماز میں دو رکعت پڑھائے اور مقتدی کو امام پر سہو کا شبہ ہو۔

شرط ۹۔ مقتدی کو تمام ارکان میں سوا قرأت کے امام کا شریک رہنا خواہ امام کے ساتھ ادا کرے یا اسکے بعد یا اس سے پہلے بشرطیکہ اسی رکن کے اخیر تک امام اس کا شریک ہو جائے۔ پہلی صورت کی مثال۔ امام کے ساتھ ہی رکوع سجدہ وغیرہ کرے۔ دوسری صورت کی مثال۔ امام رکوع کر کے کھڑا ہو جائے اسکے بعد مقتدی رکوع کرے۔ تیسری صورت کی مثال امام سے پہلے رکوع کرے مگر رکوع میں اتنی دیر تک رہے کہ امام کا رکوع اس سے مل جائے۔

مسئلہ۔ اگر کسی رکن میں امام کی شرکت نہ کی جائے مثلاً امام رکوع کرے اور مقتدی رکوع نہ کرے یا امام دو سجدے کرے اور مقتدی ایک ہی سجدہ کرے یا کسی رکن کی ابتدا امام سے پہلے کی جائے اور اخیر تک امام اس میں شریک نہ ہو مثلاً مقتدی امام سے پہلے رکوع میں چلا جائے اور قبل اسکے کہ امام رکوع کرے مقتدی کھڑا ہو جائے ان دونوں صورتوں میں اقتدا درست نہ ہوگی۔

شرط ۱۰۔ مقتدی کی حالت کا امام سے کم یا برابر ہونا مثال

۱۔ قیام کرنے والے کی اقتدا قیام سے عاجز کے پیچھے درست ہے شرع میں معذور کا قعود بمنزلہ قیام کے ہے۔

۲۔ تیمم کرنے والے کے پیچھے خواہ وضو کا ہو یا غسل کا وضو اور غسل کرنے والے کی اقتدا درست ہے اسلئے کہ تیمم اور وضو اور غسل کا حکم طہارت میں یکساں ہے کوئی کسی سے کم زیادہ نہیں۔

۳۔ مسح کرنے والے کے پیچھے خواہ موزوں پر کرتا ہو یا پٹی پر دھونے والے کی اقتدا درست ہے اسلئے کہ مسح کرنا اور دھونا دونوں ایک ہی درجے کی طہارت میں کسی کو کسی پر فوقیت نہیں۔

۴۔ معذور کی اقتدا، معذور کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ دونوں ایک ہی عذر میں مبتلا ہوں مثلاً دونوں کو سلسل بول ہو یا دونوں کو خروج ریح کا مرض ہو۔

۵۔ امّی کی اقتدا، امّی کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ مقتدیوں میں کوئی قاری نہ ہو۔

۶۔ عورت یا نابالغ کی اقتدا بالغ مرد کے پیچھے درست ہے۔

۷۔ عورت کی اقتدا، عورت کے پیچھے درست ہے۔

۸۔ نابالغ عورت یا نابالغ مرد کی اقتدا، نابالغ مرد کے پیچھے درست ہے۔

۹۔ نفل پڑھنے والے کی اقتدا، واجب پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے۔ مثلاً کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھ چکا ہو اور وہ کسی ظہر کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھے یا عید کی نماز پڑھ چکا ہو اور وہ دوبارہ پھر نماز میں شریک ہو جائے۔

۱۰۔ نفل پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے۔

۱۱۔ قسم کی نماز پڑھنے والے کی اقتدا، نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے اسلئے کہ قسم کی نماز بھی فی نفسہ نفل ہے یعنی ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں دو رکعت نماز پڑھوں گا اور پھر کسی متنفل کے پیچھے اس نے دو رکعت پڑھ لی تو نماز ہو جائیگی اور قسم پوری ہو جائیگی۔

۱۲۔ نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتدا، نذر کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے، بشرطیکہ دونوں کی نذر ایک ہو مثلاً ایک شخص کی نذر کے بعد دوسرا شخص کہے کہ میں نے بھی اس چیز کی نذر کی جسکی فلاں شخص نے نذر کی ہے اور اگر یہ صورت نہ ہو بلکہ ایک نے دو رکعت کی علیحدہ نذر کی۔ اور دوسرے نے الگ تو ان میں سے کسی کو دوسرے کی اقتدا، درست نہ ہوگی حاصل یہ کہ جب مقتدی امام سے کم یا برابر ہوگا تو اقتدا، درست ہو جائے گی اب ہم وہ صورتیں لکھتے ہیں جن میں مقتدی امام سے زیادہ ہے خواہ یقیناً یا احتمالاً اور اقتدا، درست نہیں۔

۱۔ بالغ کی اقتدا، خواہ مرد ہو یا عورت نابالغ کے پیچھے درست نہیں۔

۲۔ مرد کی اقتدا، خواہ بالغ ہو یا نابالغ عورت کے پیچھے درست نہیں۔

۳۔ خنثیٰ کی خنثیٰ کے پیچھے درست نہیں۔ خنثیٰ اسکو کہتے ہیں جس میں مرد اور عورت ہونے کی علامات ایسی متعارض ہوں کہ نہ اسکا مرد ہونا تحقیق ہو نہ عورت ہونا اور ایسی مخلوق شاذ و نادر ہوتی ہے۔

۴۔ جس عورت کو اپنے حیض کا زمانہ یاد نہ ہو اسکی اقتدا، اسی قسم کی عورت کے پیچھے درست نہیں۔ ان دونوں صورتوں میں مقتدی کا امام سے زیادہ ہونا محتمل ہے۔ اسلئے اقتدا، جائز نہیں کیونکہ پہلی صورت میں جو خنثیٰ امام ہے شاید عورت ہو اور جو خنثیٰ مقتدی ہے شاید مرد ہو اسی طرح دوسری صورت میں جو عورت امام ہے شاید یہ زمانہ اسکے حیض کا ہو اور جو مقتدی ہے اسکی طہارت کا ہو۔

۵۔ خنثیٰ کی اقتداء عورت کے پیچھے درست نہیں اس خیال سے کہ شاید وہ خنثیٰ مرد ہو۔

۶۔ ہوش و حواس والے کی اقتداء مجنون مست، بیہوش، بے عقل کے پیچھے درست نہیں۔

۷۔ طاہر کی اقتداء معذور کے پیچھے مثل اس شخص کے جس کو سلسل بول وغیرہ کی شکایت ہو درست نہیں۔

۸۔ ایک عذر والے کی اقتداء دو عذر والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً کسی کو صرف خروج ریح کا مرض ہو اور وہ ایسے شخص کی اقتداء کرے جس کو خروج ریح اور سلسل بول دو بیماریاں ہوں۔

۹۔ ایک طرح کے عذر والے کی اقتداء دوسری طرح کے عذر والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً سلسل بول والا ایسے شخص کی اقتدا کرے جس کو نکسیر بہنے کی شکایت ہو۔

۱۰۔ قاری کی اقتداء اُمی کے پیچھے درست نہیں۔ اور قاری وہ کہلاتا ہے جس کو اتنا قرآن صحیح یاد ہو جس سے نماز ہو جاتی ہے اور اُمی وہ کہ جس کو اتنا بھی یاد نہ ہو۔

۱۱۔ اُمی کی اقتداء اُمی کے پیچھے جبکہ مقتدیوں میں کوئی قاری موجود ہو درست نہیں کیونکہ اس صورت میں اس امام اُمی کی نماز فاسد ہو جائے گی اسلئے کہ ممکن تھا کہ وہ اس قاری کو امام کر دیتا اور اسکی قرأت سب مقتدیوں کی طرف سے کافی ہو جاتی ہے اور جب امام کی نماز فاسد ہو گئی تو سب مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائیگی جن میں وہ اُمی مقتدی بھی ہے۔

۱۲۔ اُمی کی اقتداء گونگے کے پیچھے درست نہیں اسلئے کہ اُمی اگرچہ بالفعل قرأت نہیں کر سکتا مگر قادر تو ہے اس وجہ سے کہ وہ قرأت سیکھ سکتا ہے گونگے میں تو یہ قدرت بھی نہیں۔

۱۳۔ جس شخص کا جسم جس قدر ڈھانکنا فرض ہے چھپا ہوا ہو اسکی اقتداء برہنہ کے پیچھے درست نہیں۔

۱۴۔ رکوع و سجود کرنے والے کی اقتداء ان دونوں سے عاجز کے پیچھے درست نہیں اور اگر کوئی شخص صرف سجدے سے عاجز ہو اسکے پیچھے بھی اقتداء درست نہیں۔

۱۵۔ فرض پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں۔

۱۶۔ نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء نفل نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں اسلئے کہ نذر کی نماز واجب ہے۔

۱۷۔ نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء قسم کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں آج چار رکعت پڑھوں گا اور کسی نے چار رکعت نماز کی نذر کی تو وہ نذر کرنے والا اگر اسکے پیچھے نماز پڑھے تو درست نہ ہوگی اسلئے کہ نذر کی نماز واجب ہے اور قسم کی نفل کیونکہ قسم کا پورا کرنا ہی واجب نہیں ہوتا بلکہ اس میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کفارہ دیدے اور وہ نماز نہ پڑھے۔

۱۸۔ جس شخص سے صاف حروف نہ ادا ہو سکتے ہوں مثلاً سین کو تے یا رے کو لے پڑھتا ہو یا کسی اور حرف میں ایسا ہی

تبدل تغیر ہوتا ہو تو اسکے پیچھے صاف اور صحیح پڑھنے والے کی نماز درست نہیں ہاں اگر پوری قرأت میں ایک آدھ حرف ایسا واقع ہو جائے تو اقتدا صحیح ہو جائے گی۔

شرط ۱۱۔ امام کا واجب الانفراد نہ ہونا یعنی ایسے شخص کے پیچھے اقتدا درست نہیں جس کا اسوقت منفرد رہنا ضروری ہے جیسے مسبوق کہ اس کو امام کی نماز ختم ہو جانے کے بعد اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کا تنہا پڑھنا ضروری ہے پس اگر کوئی شخص کسی مسبوق کی اقتدا کرے تو درست نہ ہوگی۔

شرط ۱۲۔ امام کو کسی کا مقتدی نہ ہونا یعنی ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیے جو خود کسی کا مقتدی ہو خواہ حقیقۃً جیسے مدرک یا حکماً جیسے لاحق، لاحق اپنی ان رکعتوں میں جو امام کے ساتھ اسکو نہیں ملیں مقتدی کا حکم رکھتا ہے لہذا اگر کوئی شخص کسی مدرک یا لاحق کی اقتدا کرے تو درست نہیں اسی طرح مسبوق اگر لاحق کی یا لاحق مسبوق کی اقتدا کرے تب بھی درست نہیں۔ یہ بارہ شرطیں جو ہم نے جماعت کے صحیح ہونے کی بیان کیں اگر ان میں سے کوئی شرط کسی مقتدی میں نہ پائی جائے گی تو اسکی اقتدا صحیح نہوگی اور جب کسی مقتدی کی اقتدا صحیح نہ ہوگی تو اسکی وہ نماز بھی نہ ہوگی جس کو اسنے بحالت اقتدا ادا کیا ہے۔

جماعت کے احکام

مسئلہ۔ جماعت جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں شرط ہے یعنی یہ نمازیں تنہا صحیح ہی نہیں ہوتیں۔ پنج وقتی نمازوں میں واجب ہے بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو اور تراویح میں سنت مؤکدہ ہے اگرچہ ایک قرآن مجید جماعت کے ساتھ ہو چکا ہو اور اسی طرح نماز کسوف کے لئے اور رمضان کے وتر میں مستحب ہے، اور سوائے رمضان کے اور کسی زمانے کے وتر میں مکروہ تنزیہی ہے یعنی جبکہ مواظبت کی جائے اور اگر مواظبت نہ کی جائے بلکہ کبھی کبھی دو تین آدمی جماعت سے پڑھ لیں تو مکروہ نہیں اور نماز خسوف میں اور تمام نوافل میں جبکہ نوافل اس اہتمام سے ادا کی جائیں جس اہتمام سے فرائض کی جماعت ہوتی ہے یعنی اذان و اقامت کے ساتھ یا اور کسی طریقہ سے لوگوں کو جمع کر کے تو جماعت مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر بے اذان و اقامت کے اور بے بلائے ہوئے دو تین آدمی جمع ہو کر کسی نفل کو جماعت سے پڑھ لیں تو کچھ مضائقہ نہیں اور پھر بھی دوام نہ کریں اور اسی طرح مکروہ تحریمی ہے ہر فرض کی دوسری جماعت مسجد میں ان چار شرطوں سے

۱۔ مسجد محلے کی ہو اور عام رہگذر پر نہ ہو اور مسجد محلے کی تعریف یہ لکھی ہے کہ وہاں کا امام اور نمازی معین ہوں۔

۲۔ پہلی جماعت بلند آواز سے اذان و اقامت کہہ کر پڑھی گئی ہو۔

۳۔ پہلی جماعت ان لوگوں نے پڑھی ہو جو اس محلے میں رہتے ہوں اور جن کو اس مسجد کے انتظامات کا اختیار حاصل ہے۔

۴۔ دوسری جماعت اسی ہیئت اور اہتمام سے ادا کی جائے جس ہیئت اور اہتمام سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے اور یہ چوتھی

شرط صرف امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ہے اور امام صاحبؒ کے نزدیک ہیئت بدل دینے پر بھی کراہت رہتی ہے پس اگر دوسری جماعت مسجد میں نہ ادا کی جائے بلکہ گھر میں ادا کی جائے تو مکروہ نہیں اسی طرح اگر کوئی شرط ان چار شرطوں میں سے نہ پائی جائے مثلاً مسجد عام رہگذر پر ہو محلے کی نہ ہو جس کے معنی اوپر معلوم ہو چکے تو اس میں دوسری بلکہ تیسری چوتھی جماعت بھی مکروہ نہیں یا پہلی جماعت بلند آواز سے اذان اور اقامت کہہ کر نہ پڑھی گئی ہو تو دوسری جماعت مکروہ نہیں یا پہلی جماعت ان لوگوں نے پڑھی ہو جو اس محلے میں نہیں رہتے نہ ان کو مسجد کے انتظامات کا اختیار حاصل ہے یا بقول امام ابو یوسف کے دوسری جماعت اس ہیئت سے نہ ادا کی جائے جس ہیئت سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے جس جگہ پہلی جماعت کا امام کھڑا ہوا تھا دوسری جماعت کا امام وہاں سے ہٹ کر کھڑا ہو تو ہیئت بدل جائے گی اور امام ابو یوسف کے نزدیک جماعت مکروہ نہ ہوگی۔

تنبیہ۔ ہر چند کہ بعض لوگوں کا عمل امام ابو یوسفؒ کے قول پر ہے لیکن امام صاحب کا قول دلیل سے بھی قوی ہے اور اس وقت دینیات میں اور خصوصاً امر جماعت میں جو تہاون و سستی اور تکاسل ہو رہا ہے اس کا مقتضا بھی یہی ہے کہ باوجود تبدل ہیئت کراہت پر فتویٰ دیا جاوے ورنہ لوگ قصداً جماعت اولیٰ کو ترک کریں گے کہ ہم اپنی دوسری کر لیں گے۔

مُقتدی اور امام کے متعلق مسائل

مسئلہ ۱۔ مقتدیوں کو چاہیئے کہ تمام حاضرین میں امامت کے لائق جس میں اچھے اوصاف زیادہ ہوں اس کو امام بنا دیں اور اگر کئی شخص ایسے ہوں جو امامت کی لیاقت میں برابر ہوں تو غلبۂ رائے پر عمل کریں یعنی جس شخص کی طرف زیادہ لوگوں کی رائے ہو اس کو امام بنا دیں۔ اگر کسی ایسے شخص کے ہوتے ہوئے جو امامت کے زیادہ لائق ہے کسی ایسے شخص کو امام کر دیں گے جو اس سے کم لیاقت رکھتا ہے تو ترکِ سنت کی خرابی میں مبتلا ہوں گے۔

مسئلہ ۲۔ سب سے زیادہ استحقاقِ امامت اس شخص کو ہے جو نماز کے مسائل خوب جانتا ہو بشرطیکہ ظاہراً اس میں کوئی فسق وغیرہ کی بات نہ ہو اور جس قدر قرأت مسنون ہے اسے یاد ہو اور قرآن صحیح پڑھتا ہو پھر وہ شخص جو قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو یعنی قرأت کے قواعد کے موافق پھر وہ شخص جو سب سے پرہیزگار ہو پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ عمر رکھتا ہو۔ پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ خلیق ہو۔ پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ خوبصورت ہو پھر وہ شخص جو سب میں زیادہ شریف ہو پھر وہ جس کی آواز سب سے عمدہ ہو پھر وہ شخص جو عمدہ لباس پہنے ہو پھر وہ شخص جس کا سر سب سے بڑا ہو مگر تناسب کے ساتھ۔ پھر وہ شخص جو مقیم ہو بہ نسبت مسافروں کے پھر وہ شخص جو اصلی آزاد ہو پھر وہ شخص جس نے حدث اصغر سے تیمم کیا ہو۔ بہ نسبت اس کے جس نے حدث اکبر سے تیمم کیا ہو۔ اور بعض کے نزدیک حدث اکبر سے تیمم کرنے والا مقدم ہے۔ اور جس شخص میں دو وصف پائے جائیں وہ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اس کے

جس میں ایک ہی وصف پایا جاتا ہو مثلاً وہ شخص جو نماز کے مسائل بھی جانتا ہو اور قرآن مجید بھی اچھا پڑھتا ہو زیادہ مستحق ہو بہ نسبت اسکے جو صرف نماز کے مسائل جانتا ہو اور قرآن مجید اچھا نہ پڑھتا ہو۔

مسئلہ ۳ اگر کسی کے گھر میں جماعت کی جائے تو صاحب خانہ امامت کے لئے زیادہ مستحق ہے اسکے بعد وہ شخص جس کو وہ امام بنا دے۔ ہاں اگر صاحب خانہ بالکل جاہل ہو اور دوسرے لوگ مسائل سے واقف ہوں تو پھر انہی کو استحقاق ہوگا۔

مسئلہ ۴ جس مسجد میں کوئی امام مقرر ہو اس مسجد میں اسکے ہوتے ہوئے دوسرے کو امامت کا استحقاق نہیں۔ ہاں اگر وہ کسی دوسرے کو امام بنا دے تو پھر مضائقہ نہیں۔

مسئلہ ۵ قاضی یعنی حاکم شرع یا بادشاہ اسلام کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امامت کا استحقاق نہیں۔

مسئلہ ۶ بے رضامندی قوم کے امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر وہ شخص سب سے زیادہ استحقاق امامت رکھتا ہو یعنی امامت کے اوصاف اسکے برابر کسی میں نہ پائے جاویں تو پھر اسکے اوپر کچھ کراہت نہیں بلکہ جو اسکی امامت سے ناراض ہو وہی غلطی پر ہے۔

مسئلہ ۷ فاسق اور بدعتی کا امام بنانا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر خدانخواستہ ایسے لوگوں کے سوا کوئی دوسرا شخص وہاں موجود نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں۔ اسی طرح اگر بدعتی و فاسق زوردار ہوں کہ ان کے معزول کرنے پر قدرت نہ ہو یا فتنہ عظیم برپا ہوتا ہو تو بھی مقتدیوں پر کراہت نہیں۔

مسئلہ ۸ غلام کا یعنی جو فقہ کے قاعدے سے غلام ہو وہ نہیں جو قحط وغیرہ میں خرید لیا جاوے اس کا امام بنانا اگرچہ وہ آزاد شدہ ہو اور گنوار یعنی گاؤں کے رہنے والے کا اور نابینا کا جو پاکی ناپاکی کی احتیاط نہ رکھتا ہو یا ایسے شخص کا جسے رات کو کم نظر آتا ہو اور ولد الزنا یعنی حرامی کا امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔ ہاں اگر یہ لوگ صاحب علم و فضل ہوں اور لوگوں کو ان کا امام بنانا ناگوار نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں اسی طرح کسی ایسے حسین نوجوان کو امام بنانا جس کی داڑھی نہ نکلی ہو اور بے عقل کو امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔

مسئلہ ۹ نماز کے فرائض اور واجبات میں تمام مقتدیوں کو امام کی موافقت کرنا واجب ہے، ہاں سنن وغیرہ میں موافقت کرنا واجب نہیں پس اگر امام شافعی المذہب ہو اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو اٹھائے تو حنفی مقتدیوں کو ہاتھوں کا اٹھانا ضروری نہیں اسلئے کہ ہاتھوں کا اٹھانا ان کے نزدیک بھی سنت ہے اسی طرح فجر کی نماز میں شافعی مذہب قنوت پڑھے گا تو حنفی مقتدیوں کو ضروری نہیں ہاں وتر میں البتہ چونکہ قنوت پڑھنا واجب ہے، لہذا اگر شافعی امام اپنے مذہب کے موافق بعد رکوع کے پڑھے تو حنفی مقتدیوں کو بھی بعد رکوع کے پڑھنا چاہیئے۔

مسئلہ امام کو نماز میں زیادہ بڑی بڑی سورتیں پڑھنا جو مقدار مسنون سے بھی زیادہ ہوں یا رکوع سجدے وغیرہ میں بہت زیادہ دیر تک رہنا مکروہ تحریمی ہے بلکہ امام کو چاہیئے کہ اپنے مقتدیوں کی حاجت اور ضرورت اور ضعف وغیرہ کا خیال رکھے

جو سب میں زیادہ صاحب ضرورت ہو اسکی رعایت کر کے قرات وغیرہ کرے بلکہ زیادہ ضرورت کے وقت مقدار مسنون سے بھی کم قرات کرنا بہتر ہے تاکہ لوگوں کو حرج نہ ہو جو قلت جماعت کا سبب ہو جائے۔

مسئلہ ۱۱ اگر ایک ہی مقتدی ہو اور وہ مرد ہو یا نابالغ لڑکا تو اسکو امام کے داہنی جانب امام کے برابر یا کچھ پیچھے ہٹ کر کھڑا ہونا چاہیئے اگر بائیں جانب یا امام کے پیچھے کھڑا ہو تو مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۲ اور اگر ایک سے زیادہ مقتدی ہوں تو ان کو امام کے پیچھے صف باندھ کر کھڑا ہونا چاہیئے اگر امام کے داہنے بائیں جانب کھڑے ہوں اور دو ہوں تو مکروہ تنزیہی ہے اور اگر دو سے زیادہ ہوں تو مکروہ تحریمی ہے اسلئے کہ جب دو سے زیادہ مقتدی ہوں تو امام کا آگے کھڑا ہونا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۳ اگر نماز شروع کرتے وقت ایک ہی مرد مقتدی تھا اور وہ امام کے داہنے جانب کھڑا ہوا اسکے بعد اور مقتدی آگئے تو پہلے مقتدی کو چاہیئے کہ پیچھے ہٹ آئے تاکہ سب مقتدی مل کر امام کے پیچھے کھڑے ہوں اگر وہ نہ ہٹے تو ان مقتدیوں کو چاہیئے کہ اس کو کھینچ لیں اور اگر ناواقفیت سے وہ مقتدی امام کے داہنے یا بائیں جانب کھڑے ہو جائیں اور پہلے مقتدی کو پیچھے نہ ہٹائیں تو امام کو چاہیئے کہ وہ آگے بڑھ جائے تاکہ وہ مقتدی سب ملجائیں اور امام کے پیچھے ہو جائیں۔ اسی طرح اگر پیچھے ہٹنے کی جگہ نہ ہو تب بھی امام ہی کو چاہیئے کہ آگے بڑھ جائے لیکن اگر مقتدی مسائل سے ناواقف ہو، جیسا ہمارے زمانے میں غالب ہے، تو اسکو ہٹانا مناسب نہیں کبھی کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھے جس سے نماز ہی غارت ہو جائے۔

مسئلہ ۱۴ اگر مقتدی عورت ہو یا نابالغ لڑکی تو اس کو چاہیئے کہ امام کے پیچھے کھڑی ہو خواہ ایک ہو یا ایک سے زائد۔

مسئلہ ۱۵ اگر مقتدیوں میں مختلف قسم کے لوگ ہوں کچھ مرد کچھ عورت کچھ نابالغ تو امام کو چاہیئے کہ اس ترتیب سے انکی صفیں قائم کرے پہلے مردوں کی صفیں پھر نابالغ لڑکوں کی پھر بالغ عورتوں کی پھر نابالغ لڑکیوں کی۔

مسئلہ ۱۶ امام کو چاہیئے کہ صفیں سیدھی کرے یعنی صف میں لوگوں کو آگے پیچھے ہونے سے منع کرے سب کو برابر کھڑے ہونے کا حکم دے صف میں ایک کو دوسرے سے مل کر کھڑا ہونا چاہیئے درمیان میں خالی جگہ نہ رہنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۷ تنہا ایک شخص کا صف کے پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے بلکہ ایسی حالت میں چاہیئے کہ اگلی صف سے کسی آدمی کو کھینچ کر اپنے ہمراہ کھڑا کر لے لیکن کھینچنے میں اگر احتمال ہو کہ وہ اپنی نماز خراب کرے گا یا برا مانے گا تو جانے دے۔

مسئلہ ۱۸ پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف میں کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ ہاں جب صف پوری ہو جائے تب دوسری صف میں کھڑا ہونا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۹ مرد کو صرف عورتوں کی امامت کرنا ایسی جگہ مکروہ تحریمی ہے جہاں کوئی مرد نہ ہو نہ کوئی محرم عورت مثل اسکی زوجہ یا

ماں بہن وغیرہ کے موجود ہوں اگر کوئی مرد یا محرم عورت موجود ہو تو پھر مکروہ نہیں۔

مسئلہ ۲۰ اگر کوئی شخص تنہا فجر یا مغرب یا عشاء کا فرض آہستہ آواز سے پڑھ رہا ہو اسی اثناء میں کوئی شخص اسکی اقتداء کرے تو اس میں دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ یہ شخص دل میں قصد کرلے کہ میں اب امام بنتا ہوں تاکہ نماز جماعت سے ہو جاوے دوسری صورت یہ کہ قصد نہ کرے بلکہ بدستور اپنے کو یہی سمجھے کہ گو یہ میرے پیچھے آ کھڑا ہوا لیکن میں امام نہیں بنتا بلکہ بدستور تنہا پڑھتا ہوں پس پہلی صورت میں تو اس پر اسی جگہ سے بلند آواز سے قرات کرنا واجب ہے پس اگر سورہ فاتحہ یا کسی قدر دوسری سورت بھی آہستہ آواز سے پڑھ چکا ہو تو اسکو چاہیئے کہ اسی جگہ سے بقیہ فاتحہ یا بقیہ سورت کو بلند آواز سے پڑھے اسلئے کہ امام کو فجر و مغرب و عشاء کے وقت بلند آواز سے قرات کرنا واجب ہے اور دوسری صورت میں بلند آواز سے پڑھنا واجب نہیں اور اس مقتدی کی نماز بھی درست ہے گی کیونکہ صحت صلوۃ مقتدی کے لئے امام کا نیت امامت کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۲۱ امام کو اور ایسا ہی منفرد کو جبکہ وہ گھر یا میدان میں نماز پڑھتا ہو مستحب ہے کہ اپنی ابرو کے سامنے خواہ داہنی جانب یا بائیں جانب کوئی ایسی چیز کھڑی کرے جو ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ اونچی اور ایک انگل کے برابر موٹی ہو ہاں اگر مسجد میں نماز پڑھتا ہو یا ایسے مقام میں جہاں لوگوں کا نماز کے سامنے سے گذر نہ ہوتا ہو تو اسکی کچھ ضرورت نہیں اور امام کا سترہ تمام مقتدیوں کی طرف سے کافی ہے بعد سترہ قائم ہو جانے کے سترہ کے آگے سے نکل جانے میں کچھ گناہ نہیں لیکن اگر سترہ کے اندر سے کوئی شخص نکلے گا تو وہ گنہگار ہوگا۔

مسئلہ ۲۲ لاحق وہ مقتدی ہے جس کی کچھ رکعتیں یا سب رکعتیں بعد شریک جماعت ہونے کے جاتی رہیں خواہ بعذر مثلاً نماز میں سو جائے اور اس درمیان میں کوئی رکعت وغیرہ جاتی رہی یا لوگوں کی کثرت سے رکوع سجدے وغیرہ نہ کرسکے یا وضو ٹوٹ جائے اور وضو کرنے کے لئے جائے اور اس درمیان میں اسکی رکعتیں جاتی رہیں (نماز خوف میں پہلا گروہ لاحق ہے اسی طرح جو مقیم مسافر کی اقتداء کرے اور مسافر قصر کرے تو وہ مقیم بعد امام کے نماز ختم کرنے کے لاحق ہے) یا بے عذر جاتی رہیں مثلاً امام سے پہلے کسی رکعت کا رکوع سجدہ کرلے اور اسوجہ سے رکعت اسکی کالعدم سمجھی جائے تو اس رکعت کے اعتبار سے وہ لاحق سمجھا جائے گا پس لاحق کو واجب ہے کہ پہلے اپنی ان رکعتوں کو ادا کرے جو اسکی جاتی رہی ہیں بعد انکے ادا کرنے کے اگر جماعت باقی ہو تو شریک ہو جائے ورنہ باقی نماز بھی پڑھ لے۔

مسئلہ ۲۳ لاحق اپنی گئی ہوئی رکعتوں میں بھی مقتدی سمجھا جائے گا یعنی جیسے مقتدی قرات نہیں کرتا ویسے ہی لاحق بھی قرات نہ کرے بلکہ سکوت کئے ہوئے کھڑا رہے اور جیسے مقتدی کو اگر سہو ہو جائے تو سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ہوتی ویسے ہی لاحق کو بھی۔

مسئلہ ۲۴ مسبوق یعنی جس کی ایک دو رکعت رہ گئی ہو اسکو چاہیئے کہ پہلے امام کے ساتھ شریک ہو کر جس قدر نماز باقی ہو جماعت

سے ادا کرے بعد امام کی نماز ختم ہونے کے کھڑا ہو جائے اور اپنی گئی ہوئی رکعتوں کو ادا کرے۔

مسئلہ ۲۵ مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتیں منفرد کی طرح قرأت کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے اور اگر ان رکعتوں میں کوئی سہو ہو جائے تو اسکو سجدۂ سہو بھی کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۶ مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرنا چاہیئے کہ پہلے قرأت والی پھر بے قرأت کی اور جو رکعتیں امام کے ساتھ پڑھ چکا ہے اُن کے حساب سے قعدہ کرے یعنی اُن رکعتوں کے حساب سے جو دُوسری ہو اسمیں پہلا قعدہ کرے اور جو تیسری رکعت ہو اور نماز تین رکعت والی ہو تو اس میں اخیر قعدہ کرے وعلیٰ ہٰذا القیاس۔

مثال ۔ ظہر کی نماز میں تین رکعت ہو جانے کے بعد کوئی شخص شریک ہوا اسکو چاہیئے کہ بعد امام کے سلام پھیر دینے کے کھڑا ہو جائے اور گئی ہوئی تین رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرے پہلی رکعت میں سُورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملا کر رکوع سجدے کر کے پہلا قعدہ کرے اسلئے کہ یہ رکعت اس ملی ہوئی رکعت کے حساب سے دُوسری ہے پھر دُوسری رکعت میں بھی سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور اسکے بعد قعدہ نہ کرے اسلئے کہ یہ رکعت اس ملی ہوئی رکعت کے حساب سے تیسری ہے پھر تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ دُوسری سورت نہ ملائے کیونکہ یہ رکعت قرأت کی نہ تھی اور اس میں قعدہ کرے کہ یہ قعدہ اخیرہ ہے۔

مسئلہ ۲۷ اگر کوئی شخص لاحق بھی ہو اور مسبوق بھی مثلاً کچھ رکعتیں ہو جانے کے بعد شریک ہوا ہو اور بعد شرکت کے پھر کچھ رکعتیں اس کی چلی جائیں تو اسکو چاہیئے کہ پہلے اپنی ان رکعتوں کو ادا کرے جو بعد شرکت کے گئی ہیں جن میں وہ لاحق ہے مگر اُن کے ادا کرنے میں اپنے کو ایسا سمجھے جیسا وہ امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے یعنی قرأت نہ کرے اور امام کی ترتیب کا لحاظ رکھے اسکے بعد اگر جماعت باقی ہو تو اس میں شریک ہو جاوے ورنہ باقی نماز بھی پڑھ لے بعد اسکے اپنی ان رکعتوں کو ادا کرے جن میں مسبوق ہے۔

مثال :۔ عصر کی نماز میں ایک رکعت ہو جانے کے بعد کوئی شخص شریک ہوا اور شریک ہونے کے بعد ہی اسکا وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے گیا اس درمیان میں نماز ختم ہو گئی تو اسکو چاہیئے کہ پہلے ان تینوں رکعتوں کو ادا کرے جو بعد شریک ہونے کے گئی ہیں پھر اس رکعت کو جو اسکے شریک ہونے سے پہلے ہو چکی تھی اور ان تینوں رکعتوں کو مقتدی کی طرح ادا کرے یعنی قرأت نہ کرے اور ان تین کی پہلی رکعت میں قعدہ کرے اسلئے کہ یہ امام کی دُوسری رکعت ہے اور امام نے اس میں قعدہ کیا تھا۔ پھر دُوسری رکعت میں قعدہ نہ کرے اسلئے کہ یہ امام کی تیسری رکعت ہے پھر تیسری رکعت میں قعدہ کرے اسلئے کہ یہ امام کی چوتھی رکعت ہے، اور اس رکعت میں امام نے قعدہ کیا تھا پھر اس رکعت کو ادا کرے جو اس کے شریک ہونے سے پہلے ہو چکی تھی اور اس میں بھی قعدہ کرے اسلئے کہ یہ اسکی چوتھی رکعت ہے اور اس رکعت میں اسکو قرأت بھی کرنا ہوگی اسلئے کہ اس رکعت میں وہ مسبوق ہے اور مسبوق اپنی گئی ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں منفرد کا حکم رکھتا ہے۔

مسئلہ ۲۸ مقتدیوں کو ہر رکن کا امام کے ساتھ ہی بلا تاخیر ادا کرنا سُنّت ہے۔ تحریمہ بھی امام کے تحریمہ کے ساتھ کریں رکوع بھی امام کے ساتھ قومہ بھی اسکے قومے کے ساتھ سجدہ بھی اسکے سجدے کے ساتھ غرضیکہ ہر فعل اسکے فعل کے ساتھ۔ ہاں اگر قعدۂ اولیٰ میں امام قبل اسکے کھڑا ہو جائے کہ مقتدی التحیات تمام کریں تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ التحیات تمام کر کے کھڑے ہوں اسی طرح قعدۂ اخیرہ میں اگر امام قبل اسکے کہ مقتدی التحیات تمام کریں سلام پھیر دے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ التحیات تمام کر کے سلام پھیریں ہاں رکوع سجدہ وغیرہ میں اگر مقتدیوں نے تسبیح نہ پڑھی ہو تو بھی امام کے ساتھ ہی کھڑا ہونا چاہیئے۔

جماعت میں شامل ہونے نہ ہونے کے مسائل

مسئلہ ۱ اگر کوئی شخص اپنے محلے یا مکان کے قریب مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ وہاں جماعت ہو چکی ہو تو اسکو مستحب ہے کہ دُوسری مسجد میں تلاش جماعت جائے اور یہ بھی اختیار ہے کہ اپنے گھر میں واپس آکر گھر کے آدمیوں کو جمع کر کے جماعت کرے۔

مسئلہ ۲ اگر کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز تنہا پڑھ چکا ہو اسکے بعد دیکھے کہ وہی فرض جماعت سے ہو رہا ہے تو اسکو چاہیئے کہ جماعت میں شریک ہو جائے بشرطیکہ ظہر یا عشاء کا وقت ہو اور فجر، عصر، مغرب کے وقت شریک جماعت نہ ہو اسلئے کہ فجر و عصر کی نماز کے بعد نفل نماز مکروہ ہے اور مغرب کے وقت اسلئے کہ یہ دوسری نماز نفل ہو گی اور نفل میں تین رکعت منقول نہیں۔

مسئلہ ۳ اگر کوئی شخص فرض نماز شروع کر چکا ہو۔ اور اسی حالت میں فرض جماعت سے ہونے لگے تو اگر وہ فرض دو رکعت والے ہے جیسی فجر کی نماز تو اسکا حکم یہ ہے کہ اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو اس نماز کو قطع کر دے اور جماعت میں شامل ہو جاوے اور اگر پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا ہو اور دُوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو بھی قطع کر دے اور جماعت میں شامل ہو جاوے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا ہو تو دونوں رکعت پوری کر لے اور اگر وہ فرض تین رکعت والا ہو جیسے مغرب تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا ہو تو اپنی نماز کو پُوری کر لے اور بعد میں جماعت کے اندر شریک نہ ہو کیونکہ نفل تین رکعت کے ساتھ جائز نہیں اور اگر وہ فرض چار رکعت والا ہو جیسے ظہر عصر و عشاء۔ تو اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو دو رکعت پر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے اور جماعت میں مل جاوے اور اگر تیسری رکعت شروع کر دی ہو اور اسکا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو پوری کر لے اور جن صورتوں میں نماز پُوری کر لی جاوے ان میں سے مغرب اور فجر اور عصر میں تو دوبارہ شریک جماعت نہ ہو اور ظہر اور عشاء میں شریک ہو جاوے اور جن صورتوں میں قطع کرنا ہو کھڑے کھڑے ایک سلام پھیر دے۔

مسئلہ ۴ اگر کوئی شخص نفل نماز شروع کر چکا ہو اور فرض جماعت سے ہونے لگے تو نفل نماز کو نہ توڑے بلکہ اسکو چاہیئے کہ دو رکعت

پڑھ کر سلام پھیرے اگرچہ چار رکعت کی نیت کی ہو۔

مسئلہ ۵ ظہر اور جمعہ کی سنت مؤکدہ اگر شروع کر چکا ہو اور فرض ہونے لگے تو ظاہر مذہب یہ ہے کہ دو رکعت پر سلام پھیر کر شریک جماعت ہو جائے اور بہت سے فقہاء کے نزدیک راجح یہ ہے کہ چار رکعت پوری کر لے اور اگر تیسری رکعت شروع کر دی تو اب چار کا پورا کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۶ اگر فرض نماز ہو رہی ہو تو پھر سنت وغیرہ نہ شروع کی جائے بشرطیکہ کسی رکعت کے چلے جانے کا خوف ہو۔ ہاں اگر یقین یا گمان غالب ہو کہ کوئی رکعت نہ جانے پائے گی تو پڑھ لے مثلاً ظہر کے وقت جب فرض شروع ہو جائے اور خوف ہو کہ سنت پڑھنے سے کوئی رکعت فرض کی جاتی رہے گی تو پھر سنتیں مؤکدہ جو فرض سے پہلے پڑھی جاتی ہیں چھوڑ دے پھر ظہر اور جمعہ میں بعد فرض کے بہتر یہ ہے کہ بعد والی سنت مؤکدہ اول پڑھ کر ان سنتوں کو پڑھ لے مگر فجر کی سنتیں چونکہ زیادہ مؤکدہ ہیں لہٰذا ان کے لئے یہ حکم ہے کہ اگر فرض شروع ہو چکا ہو تب بھی ادا کر لی جائیں بشرطیکہ ایک رکعت مل جانے کی امید ہو اور اگر ایک رکعت کے ملنے کی بھی امید نہ ہو تو پھر نہ پڑھے اور پھر اگر چاہے بعد سورج نکلنے کے پڑھے۔

مسئلہ ۷ اگر یہ خوف ہو کہ فجر کی سنت اگر نماز کے سنن اور مستحبات وغیرہ کی پابندی سے ادا کی جائیگی تو جماعت نہ ملیگی تو ایسی حالت میں چاہیئے کہ صرف فرائض اور واجبات پر اقتصار کرے سنن وغیرہ کو چھوڑ دے۔

مسئلہ ۸ فرض ہونے کی حالت میں جو سنتیں پڑھی جائیں خواہ فجر کی ہوں یا کسی اور وقت کی وہ ایسے مقام پر پڑھی جائیں جو مسجد سے علیحدہ ہو اسلئے کہ جہاں فرض نماز ہوتی ہو پھر کوئی دوسری نماز وہاں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر کوئی ایسی جگہ نہ ملے تو صف سے علیحدہ مسجد کے کسی گوشے میں پڑھ لے۔

مسئلہ ۹ اگر جماعت کا قعدہ ملجاوے اور رکعتیں نہ ملیں تب بھی جماعت کا ثواب ملجاوے گا۔

مسئلہ ۱۰ جس رکعت کا رکوع امام کے ساتھ ملجائے تو سمجھا جاوے گا کہ وہ رکعت مل گئی۔ ہاں اگر رکوع نہ ملے تو پھر اس رکعت کا شمار ملنے میں نہ ہو گا۔
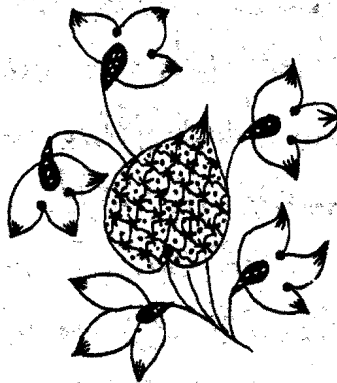
نماز جن چیزوں سے فاسد ہوتی ہے

مسئلہ ۱ حالتِ نماز میں اپنے امام کے سوا کسی کو لقمہ دینا یعنی قرآن مجید کے غلط پڑھنے پر آگاہ کرنا مفسد نماز ہے۔

تنبیہ: چونکہ لقمہ دینے کا مسئلہ فقہا کے درمیان میں اختلافی ہے بعض علماء نے اس مسئلہ میں مستقل رسالے تصنیف کئے ہیں اسلیئے ہم چند جزئیات اسکی اس مقام پر ذکر کرتے ہیں۔

مسئلہ ۲ صحیح یہ ہے کہ مقتدی اگر اپنے امام کو لقمہ دے تو نماز فاسد نہ ہوگی خواہ امام بقدر ضرورت قرارت کر چکا ہو یا نہیں قدر ضرورت سے وہ مقدار قرارت کی مقصود ہے جو مسنون ہے البتہ ایسی صورت میں امام کے لئے بہتر یہ ہے کہ رکوع کر دے جیسا اس سے اگلے مسئلہ میں آتا ہے۔

مسئلہ ۳ امام اگر بقدر ضرورت قرارت کر چکا ہو تو اسکو چاہیئے کہ رکوع کر دے مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور نہ کرے (ایسا مجبور کرنا مکروہ ہے) اور مقتدیوں کو چاہیئے کہ جب تک ضرورت شدیدہ نہ پیش آئے امام کو لقمہ نہ دیں (یہ بھی مکروہ ہے) ضرورت شدیدہ سے مراد یہ ہے کہ مثلاً امام غلط پڑھ کر آگے پڑھنا چاہتا ہو یا رکوع نہ کرتا ہو یا سکوت کر کے کھڑا ہو جاوے۔ اور اگر بلا ضرورت شدیدہ بھی بتلا دیا تب بھی نماز فاسد نہ ہوگی جیسا اس سے اوپر مسئلے میں گذرا۔

مسئلہ ۴ اگر کوئی شخص کسی نماز پڑھنے والے کو لقمہ دے اور وہ لقمہ دینے والا اسکا مقتدی نہ ہو خواہ وہ بھی نماز میں ہو یا نہیں تو یہ شخص اگر لقمہ لے لے گا تو اس لقمہ لینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی ہاں اگر اسکو خود بخود یاد آجائے خواہ اسکے لقمہ کے دینے کے ساتھ ہی یا پہلے یا پیچھے اسکے لقمہ دینے کو کچھ دخل نہ ہو اور اپنی یاد پر اعتماد کر کے پڑھے تو جسکو لقمہ دیا گیا ہے اسکی نماز میں فساد نہ آئیگا

مسئلہ ۵ اگر کوئی نماز پڑھنے والا کسی ایسے شخص کو لقمہ دے جو اسکا امام نہیں خواہ وہ بھی نماز میں ہو یا نہیں ہر حال میں اس لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ ۶ مقتدی اگر کسی دوسرے شخص کا پڑھنا سنکر یا قرآن مجید میں دیکھ کر امام کو لقمہ دے تو اسکی نماز فاسد ہو جائیگی اور امام اگر لے لیگا تو اسکی نماز بھی جاتی رہیگی اور اگر مقتدی کو قرآن میں دیکھ کر یا دوسرے سے سن کر خود بھی یاد آ گیا اور پھر اپنی یاد پر لقمہ دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی

مسئلہ ۷ اسی طرح اگر حالتِ نماز میں قرآن مجید دیکھ کر ایک آیت قرارت کی جائے تب بھی نماز فاسد ہو جائیگی۔ اور اگر وہ آیت جو دیکھکر پڑھی ہے اسکو پہلے سے یاد تھی تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ یا پہلے سے یاد تو نہ تھی مگر ایک آیت سے کم دیکھ کر پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

مسئلہ ۸ عورت کا مرد کے ساتھ اس طرح کھڑا ہو جانا کہ ایک کا کوئی عضو دوسرے کے کسی عضو کے مقابل ہو جائے ان شرطوں سے نماز کو فاسد کرتا ہے یہاں تک کہ اگر سجدے میں جانے کے وقت عورت کا سر مرد کے پاؤں کے محاذی ہو جائے تب بھی نماز جاتی رہیگی۔

۱۔ عورت بالغ ہو چکی ہو (خواہ جوان ہو یا بوڑھی) یا نابالغ ہو مگر قابل جماع ہو تو اگر کوئی کمسن نابالغ لڑکی نماز میں محاذی ہو جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

۲۔ دونوں نماز میں ہوں پس اگر ایک نماز میں ہو دوسرا نہ ہو تو اس محاذات سے نماز فاسد نہ ہوگی۔

۳۔ کوئی حائل درمیان میں نہ ہو پس اگر کوئی پردہ درمیان میں ہو یا کوئی سترہ حائل ہو یا بیچ میں اتنی جگہ چھوٹی ہو جس میں ایک آدمی بے تکلف کھڑا ہو سکے۔ تو بھی فاسد نہ ہوگی۔

۴۔ عورت میں نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں پائی جاتی ہوں۔ پس اگر عورت مجنون ہو یا حالت حیض و نفاس میں ہو تو اسکی محاذات سے نماز فاسد نہ ہوگی اسلئے کہ ان صورتوں میں وہ خود نماز میں نہ سمجھی جائے گی۔

۵۔ نماز جنازے کی نہ ہو پس جنازے کی نماز میں محاذات مفسد نہیں۔

۶۔ محاذات بقدر ایک رکن کے باقی رہے اگر اس سے کم محاذات رہے تو مفسد نہیں مثلاً اتنی دیر تک محاذات رہے کہ جس میں رکوع وغیرہ نہیں ہو سکتا اسکے بعد جاتی رہے تو اس قلیل محاذات سے نماز میں فساد نہ آئے گا۔

۷۔ تحریمہ دونوں کی ایک ہو یعنی یہ عورت اس مرد کی مقتدی ہو یا دونوں کسی تیسرے کے مقتدی ہوں۔

۸۔ امام نے اس عورت کی امامت کی نیت نماز شروع کرتے وقت یا درمیان میں جب وہ آکر ملی، کی ہو اگر امام نے اسکی امامت کی نیت نہ کی ہو تو پھر اس محاذات سے نماز فاسد نہ ہوگی بلکہ اسی عورت کی نماز صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ۹ اگر امام بعد حدث کے بے خلیفہ کئے ہوئے مسجد سے باہر نکل گیا تو مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ امام نے کسی ایسے شخص کو خلیفہ کر دیا جس میں امامت کی صلاحیت نہیں مثلاً کسی مجنون یا نابالغ بچے کو یا کسی عورت کو تو سب کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ اگر مرد نماز میں ہو اور عورت اس مرد کا اسی حالت میں بوسہ لے تو اس مرد کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ ہاں اگر اسکے بوسہ لیتے وقت مرد کو شہوت ہو گئی ہو تو البتہ نماز فاسد ہو جاوے گی۔ اور اگر عورت نماز میں ہو اور کوئی مرد اسکا بوسہ لے لے تو عورت کی نماز جاتی رہے گی خواہ مرد نے شہوت سے بوسہ لیا ہو یا بلا شہوت اور خواہ عورت کو شہوت ہوئی ہو یا نہیں۔

مسئلہ اگر کوئی شخص نمازی کے سامنے سے نکلنا چاہے تو بحالت نماز میں اس سے مزاحمت کرنا اور اسکو اس فعل سے باز رکھنا جائز ہے بشرطیکہ اس روکنے میں عمل کثیر نہ ہو اور اگر عمل کثیر ہو گیا تو نماز فاسد ہو گئی۔

نماز جن چیزوں سے مکروہ ہوتی ہے

مسئلہ ۱۔ حالتِ نماز میں کپڑے کا خلاف دستور پہننا یعنی جو طریقہ اسکے پہننے کا ہو اور جس طریقے سے اسکو اہلِ تہذیب پہنتے ہوں اسکے خلاف اسکا استعمال کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

مثال:۔ کوئی شخص چادر اوڑھے اور اسکا کنارہ شانے پر نہ ڈالے یا کرتہ پہنے اور آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے

مسئلہ ۲۔ برہنہ سر نماز پڑھنا مکروہ ہے ہاں اگر تذلل اور خشوع کی نیت سے ایسا کرے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

مسئلہ ۳۔ اگر کسی کی ٹوپی یا عمامہ نماز پڑھنے میں گر جائے تو افضل یہ ہے کہ اسی حالت میں اُسے اٹھا کر پہن لے لیکن اگر اسکے پہننے میں عمل کثیر کی ضرورت پڑے پھر نہ پہنے۔

مسئلہ ۴۔ مردوں کو اپنے دونوں ہاتھوں کی کہنیوں کا سجدے کی حالت میں زمین پر بچھا دینا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۵۔ امام کا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے ہاں اگر محراب سے باہر کھڑا ہو مگر سجدہ محراب میں ہوتا ہو تو مکروہ نہیں۔

مسئلہ ۶۔ صرف امام کا بےضرورت کسی اُونچے مقام پر کھڑا ہو جس کی بلندی ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ ہو مکروہ تنزیہی ہے۔ اگر امام کے ساتھ چند مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں، اگر امام کے ساتھ صرف ایک مقتدی ہو تو مکروہ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اگر ایک ہاتھ سے کم ہو اور سرسری نظر سے اسکی اُونچائی ممتاز معلوم ہوتی ہو تب بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ ۷۔ کل مقتدیوں کا امام سے بےضرورت کسی اُونچے مقام پر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے ہاں کوئی ضرورت ہو مثلاً جماعت زیادہ ہو اور جگہ کفایت نہ کرتی ہو تو مکروہ نہیں یا بعض مقتدی امام کی برابر ہوں اور بعض اُونچی جگہ ہوں تب بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۸۔ مقتدی کو اپنے امام سے پہلے کوئی فعل شروع کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۹۔ مقتدی کو جبکہ امام قیام میں قرأت کر رہا ہو کوئی دعا وغیرہ یا قرآن مجید کی قرأت کرنا خواہ وہ سورۂ فاتحہ ہو یا اور کوئی سورت ہو مکروہ تحریمی ہے۔

نماز میں حدث ہو جانے کا بیان

نماز میں اگر حدث ہو جائے تو اگر حدث اکبر ہو گا جس سے غسل واجب ہو جاوے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر حدثِ اصغر ہو گا تو دو حال سے خالی نہیں، اختیاری ہو گا یا بےاختیاری یعنی اسکے وجود میں یا اسکے سبب میں بندوں کے اختیار کو دخل ہو گا یا نہیں اگر اختیاری ہو گا تو نماز فاسد ہو جائے گی مثلاً کوئی شخص نماز میں قہقہے کے ساتھ ہنسے یا اپنے بدن میں

کوئی ضرب لگا کر خون نکال لے یا عمداً اخراج ریح کرے یا کوئی شخص چھت کے اوپر چلے اور اس چلنے کے سبب سے کوئی پتھر وغیرہ چھت سے گر کر کسی نماز پڑھنے والے کے سر میں لگے اور خون نکل آئے ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی اسلئے کہ یہ تمام افعال بندوں کے اختیار سے صادر ہوتے ہیں اور اگر بے اختیاری ہو گا تو اس میں دو صورتیں ہیں یا نادر الوقوع ہو گا جیسے جنون، بے ہوشی یا امام کا مر جانا وغیرہ۔ یا کثیر الوقوع جیسے خروج ریح، پیشاب، پاخانہ، مذی وغیرہ پس اگر نادر الوقوع ہو گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر نادر الوقوع نہ ہو گا تو نماز فاسد نہ ہو گی بلکہ اس شخص کو شرعاً اختیار اور اجازت ہے کہ بعد اس حدث کے رفع کرنے کے اسی نماز کو تمام کرلے اور اسکو بنا کہتے ہیں لیکن اگر نماز کا اعادہ کرے یعنی پھر شروع سے پڑھے تو بہتر ہے اور اس بنا کرنے کی صورت میں نماز فاسد نہ ہونے کی چند شرطیں ہیں۔

۱۔ کسی رکن کو حالتِ حدث میں ادا نہ کرے۔

۲۔ کسی رکن کو چلنے کی حالت میں ادا نہ کرے مثلاً جب وضو کے لئے جائے یا وضو کر کے لوٹے تو قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے اسلئے کہ قرآن مجید کا پڑھنا نماز کا رکن ہے۔

۳۔ کوئی ایسا فعل جو نماز کے منافی ہو نہ کرے نہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے احتراز ممکن ہو۔

۴۔ بعد حدث کے بغیر کسی عذر کے بقدر ادا کرنے کسی رکن کے توقف نہ کرے بلکہ فوراً وضو کرنے کے لئے جائے۔ ہاں اگر کسی عذر سے دیر ہو جائے تو مضائقہ نہیں مثلاً صفیں زیادہ ہوں اور خود پہلی صف میں ہو اور صفوں کو چھاڑ کر آنا مشکل ہو۔[ع]

مسئلہ منفرد کو اگر حدث ہو جائے تو اسکو جائز ہے کہ فوراً وضو کرلے اور جس قدر جلد ممکن ہو وضو سے فراغت کرے مگر وضو تمام سنن اور مستحبات کے ساتھ چاہیئے اور اس درمیان میں کوئی کلام وغیرہ نہ کرے پانی اگر قریب مل سکے تو دور نہ جائے۔ حاصل یہ کہ جس قدر حرکت سخت ضروری ہو اس سے زیادہ نہ کرے۔ بعد وضو کے چاہے وہیں اپنی بقیہ نماز تمام کرلے اور یہی افضل ہے اور چاہے جہاں پہلے تھا وہاں جا کر پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ قصداً پہلی نماز کو سلام پھیر کر قطع کردے اور بعد وضو کے از سرِ نو نماز پڑھے۔

مسئلہ۲ امام کو اگر حدث ہو جائے اگرچہ قعدۂ اخیرہ میں ہو تو اسکو چاہیئے کہ فوراً وضو کرنے کے لئے چلا جائے اور بہتر یہ ہے کہ اپنے مقتدیوں میں جس کو امامت کے لائق سمجھتا ہو اسکو اپنی جگہ کھڑا کردے مدرک کو خلیفہ کرنا بہتر ہے اگر مسبوق کو کردے تب بھی جائز ہے اور اس مسبوق کو اشارے سے بتلادے کہ میرے اوپر اتنی رکعتیں وغیرہ باقی ہیں۔ رکعتوں کے لئے انگلی سے

ع پس اس صورت میں اگر بقدر رکن کے آنے میں دیر لگ جاوے کہ مشکل سے صفوں سے نکل کر آوے تو مضائقہ نہیں اور جس طرح اس شخص کو صفیں پھاڑ کر اپنی جگہ جانا جائز ہے اسی طرح وضو کرنے کے لئے جس کا وضو جاتا رہے خواہ وہ امام ہو یا مقتدی اسکو بھی صفوں کو پھاڑ کر نکل جانا اور بضرورت قبلہ سے پھر جانا بھی جائز ہے۔ ۱۲ محشی۔

اشارہ کرے مثلاً ایک رکعت باقی ہو تو ایک انگلی اٹھالے۔ دو رکعت باقی ہوں تو دو انگلی۔ رکوع باقی ہو تو گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دے۔ سجدہ باقی ہو تو پیشانی پر۔ قرأت باقی ہو تو منہ پر۔ سجدۂ تلاوت باقی ہو تو پیشانی اور زبان پر۔ سجدۂ سہو کرنا ہو تو سینے پر جبکہ وہ بھی سمجھتا ہو ورنہ اسکو خلیفہ نہ بنائے۔ پھر جب خود وضو کر چکے تو اگر جماعت باقی ہو تو جماعت میں آکر اپنے خلیفہ کا مقتدی بن جائے۔ اور اگر وضو کر کے وضو کی جگہ کے پاس ہی کھڑا ہو گیا تو اگر درمیان میں کوئی ایسی چیز یا اتنا فصل حائل ہو جس سے اقتدا صحیح نہیں ہوتی تو درست نہیں ورنہ درست ہے۔ اور اگر جماعت ہو چکی ہو تو اپنی نماز تمام کر لے خواہ جہاں وضو کیا ہے وہیں یا جہاں پہلے تھا وہاں۔

مسئلہ ۳ اگر پانی مسجد کے فرش کے اندر موجود ہو تو پھر خلیفہ کرنا ضروری نہیں چاہے کرے اور چاہے نہ کرے بلکہ جب خود وضو کر کے آئے پھر امام بنجائے اور اتنی دیر مقتدی اسکے انتظار میں رہیں۔

مسئلہ ۴ خلیفہ کر دینے کے بعد امام نہیں رہتا بلکہ اپنے خلیفہ کا مقتدی ہو جاتا ہے لہٰذا اگر جماعت ہو چکی ہو تو امام اپنی نماز لاحق کی طرح تمام کر لے۔ اگر امام کسی کو خلیفہ نہ کرے بلکہ مقتدی لوگ کسی کو اپنے میں سے خلیفہ کر دیں یا خود کوئی مقتدی آگے بڑھ کر امام کی جگہ پر کھڑا ہو جائے اور امام ہونے کی نیت کر لے تب بھی درست ہے بشرطیکہ اسوقت تک امام مسجد باہر نہ نکل چکا ہو۔ اور اگر نماز مسجد میں نہ ہوتی ہو تو صفوں سے یا سترے سے آگے نہ بڑھا ہو اور اگر ان حدود سے آگے بڑھ چکا ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی اب کوئی دوسرا امام نہیں بن سکتا۔

مسئلہ ۵ اگر مقتدی کو حدث ہو جائے اسکو بھی فوراً وضو کرنا چاہیئے بعد وضو کے اگر جماعت باقی ہو تو جماعت میں شریک ہو جائے ورنہ اپنی نماز تمام کر لے اور مقتدی کو اپنے مقام پر جا کر نماز پڑھنا چاہیئے اگر جماعت باقی ہو لیکن اگر امام کی اور اسکے وضو کی جگہ میں کوئی چیز مانع اقتداء نہ ہو تو یہاں بھی کھڑا ہونا جائز ہے۔ اور اگر جماعت ہو چکی ہو تو مقتدی کو اختیار ہے چاہے محل اقتدا میں جا کر نماز پوری کرے یا وضو کی جگہ میں پوری کر لے اور یہی بہتر ہے۔

مسئلہ ۶ اگر امام مسبوق کو اپنی جگہ پر کھڑا کر دے تو اسکو چاہیئے کہ جس قدر رکعتیں وغیرہ امام پر باقی تھیں ان کو ادا کر کے کسی مدرک کو اپنی جگہ کر دے تاکہ وہ مدرک سلام پھیر دے اور یہ مسبوق پھر اپنی گئی ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں مصروف ہو۔

مسئلہ اگر کسی کو قعدۂ اخیرہ میں بعد اسکے کہ بقدر التحیات کے بیٹھ چکا ہو جنون ہو جائے یا حدث اکبر ہو جائے یا بلا قصد حدث اصغر ہو جائے یا بیہوش ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور پھر اس نماز کا اعادہ کرنا ہو گا۔

مسئلہ چونکہ یہ مسائل باریک ہیں اور آجکل علم کی کمی ہے ضرور غلطی کا احتمال ہے اسلئے بہتر یہ ہے کہ بنا نہ کریں بلکہ وہ نماز سلام کے ساتھ قطع کر کے پھر از سر نو نماز پڑھیں۔

سہو کے بعض احکام

مسئلہ اگر آہستہ آواز کی نماز میں کوئی شخص خواہ امام ہو یا منفرد بلند آواز سے قرات کر جائے یا بلند آواز کی نماز میں امام آہستہ آواز سے قرات کرے تو اسکو سجدہ سہو کرنا چاہیئے۔ ہاں اگر آہستہ آواز کی نماز میں بہت تھوڑی قرات بلند آواز سے کی جائے جو نماز صحیح ہونے کے لئے کافی نہ ہو۔ مثلاً دو تین لفظ بلند آواز سے نکل جائیں یا جہری نماز میں امام اسی قدر آہستہ پڑھ دے تو سجدۂ سہو لازم نہیں یہی اصح ہے۔

نماز قضا ہو جانے کے مسائل

مسئلہ اگر چند لوگوں کی نماز کسی وقت کی قضا ہو گئی ہو تو ان کو چاہیئے کہ اس نماز کو جماعت سے ادا کریں اگر بلند آواز کی نماز ہو تو بلند آواز سے قرات کی جائے اور آہستہ آواز کی ہو تو آہستہ آواز سے۔

مسئلہ ۲ اگر کوئی نابالغ لڑکا عشاء کی نماز پڑھ کر سوئے اور بعد طلوع فجر کے بیدار ہو کر منی کا اثر دیکھے جس سے معلوم ہو کہ اسکو احتلام ہو گیا ہے تو بقول راجح اسکو چاہیئے کہ عشاء کی نماز کا پھر اعادہ کرے اور اگر قبل طلوع فجر بیدار ہو کر منی کا اثر دیکھے تو بالاتفاق عشاء کی نماز قضا پڑھے۔

مریض کے بعض مسائل

مسئلہ اگر کوئی معذور اشارے سے رکوع سجدہ ادا کر چکا ہو اسکے بعد نماز کے اندر ہی رکوع سجدے پر قدرت ہو گئی تو وہ نماز اسکی فاسد ہو جائے گی پھر نئے سرے سے اس پر نماز پڑھنا واجب ہے۔ اور اگر ابھی اشارے سے رکوع سجدہ نہ کیا تھا کہ تندرست ہو گیا تو پہلی نماز صحیح ہے اس پر بنا جائز ہے۔

مسئلہ ۲ اگر کوئی شخص قرات کے طویل ہونے کے سبب سے کھڑے کھڑے تھک جائے اور تکلیف ہونے لگے تو اسکو کسی دیوار یا درخت یا لکڑی وغیرہ سے تکیہ لگا لینا مکروہ نہیں تراویح کی نماز میں ضعیف اور بوڑھے لوگوں کو اکثر اسکی ضرورت پیش آتی ہے۔

مسافر کی نماز کے مسائل

مسئلہ کوئی شخص پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے مگر دو مقام میں اور ان دو مقاموں میں اسقدر فاصلہ ہو کہ ایک مقام

کے اذان کی آواز دوسرے مقام پر نہ جا سکتی ہو مثلاً دس روز مکہ میں رہنے کا ارادہ کرے اور پانچ روز منیٰ میں۔ مکہ سے منیٰ تین میل کے فاصلہ پر ہے تو اس صورت میں وہ مسافر ہی شمار ہوگا۔

مسئلہ ۲ اور اگر مسئلہ مذکور میں رات کو ایک ہی مقام میں رہنے کی نیت کرے اور دن کو دوسرے مقام میں تو جس موضع میں رات کو ٹھہرنے کی نیت کی ہے وہ اسکا وطن اقامت ہو جائے گا وہاں اسکو قصر کی اجازت نہ ہوگی۔ اب دوسرا موضع جسمیں دن کو رہتا ہے اگر اس پہلے موضع سے سفر کی مسافت پر ہے تو وہاں جانے سے مسافر ہو جائیگا ورنہ مقیم رہے گا۔

مسئلہ ۳ اور اگر مسئلہ مذکور میں ایک موضع دوسرے موضع سے اسقدر قریب ہو کہ ایک جگہ کی اذان کی آواز دوسری جگہ جا سکتی ہے تو وہ دونوں موضع ایک سمجھے جائینگے اور ان دونوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کے ارادہ سے مقیم ہو جائے گا۔

مسئلہ ۴ مقیم کی اقتدا مسافر کے پیچھے ہر حال میں درست ہے خواہ ادا نماز ہو یا قضا۔ اور مسافر امام جب دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرے تو مقیم مقتدی کو چاہیئے کہ اپنی نماز اٹھ کر تمام کر لے اور اس میں قرارت نہ کرے بلکہ چپ کھڑا رہے اسلئے کہ وہ لاحق ہے اور قعدۂ اولیٰ اس مقتدی پر بھی متابعت امام کی وجہ سے فرض ہوگا۔ مسافر امام کو مستحب ہے کہ اپنے مقتدیوں کو بعد دونوں طرف سلام پھیرنے کے فوراً اپنے مسافر ہونے کی اطلاع کر دے۔ اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ قبل نماز شروع کرنے کے بھی اپنے مسافر ہونے کی اطلاع کر دے۔

مسئلہ ۵ مسافر بھی مقیم کی اقتدا کر سکتا ہے مگر وقت کے اندر اور وقت جاتا رہا تو فجر اور مغرب میں کر سکتا ہے اور ظہر، عصر، عشا میں نہیں اسلئے کہ جب مسافر مقیم کی اقتدا کرے گا تو بہ تبعیت امام کے پوری چار رکعت یہ بھی پڑھے گا اور امام کا قعدہ اولیٰ فرض نہ ہوگا اور اسکا فرض ہوگا پس فرض پڑھنے والے کی اقتدا غیر فرض والے کے پیچھے ہوئی اور یہ درست نہیں

مسئلہ ۶ اگر کوئی مسافر حالتِ نماز میں اقامت کی نیت کرلے خواہ اول میں یا درمیان میں یا اخیر میں، مگر سجدۂ سہو یا سلام سے پہلے یہ نیت کرلے تو اسکو وہ نماز پوری پڑھنا چاہیئے اسمیں قصر جائز نہیں اور اگر سجدۂ سہو یا سلام کے بعد نیت کی ہو تو یہ نماز قصر ہی ہوگی۔ ہاں اگر نماز کا وقت گذر جانے کے بعد نیت کرے یا لاحق ہونے کی حالت میں نیت کرے تو اسکی نیت کا اثر اس نماز میں ظاہر نہ ہوگا اور یہ نماز اگر چار رکعت کی ہوگی تو اسکو قصر کرنا اسمیں واجب ہوگا۔

مثال ۱۔ کسی مسافر نے ظہر کی نماز شروع کی، بعد ایک رکعت پڑھنے کے وقت گذر گیا بعد اسکے اُسنے اقامت کی نیت کی تو یہ نیت اس نماز میں اثر نہ کرے گی اور یہ نماز اُسکو قصر سے پڑھنا ہوگی۔

مثال ۲۔ کوئی مسافر کسی مسافر کا مقتدی ہوا اور لاحق ہو گیا، پھر اپنی گئی ہوئی رکعتیں ادا کرنے لگا پھر اُس لاحق نے اقامت کی نیت کرلی تو اس نیت کا اثر اس نماز پر کچھ نہ پڑے گا۔ اور یہ نماز اگر چار رکعت کی ہوگی تو اسکو قصر سے پڑھنا ہوگی۔

خوف کی نماز

جب کسی دشمن کا سامنا ہونے والا ہو خواہ وہ دشمن انسان ہو یا کوئی درندہ جانور یا کوئی اژدہا وغیرہ اور ایسی حالت میں سب مسلمان یا بعض لوگ بھی مل کر جماعت سے نماز نہ پڑھ سکیں اور سواریوں سے اترنے کی بھی مہلت نہ ہو تو سب لوگوں کو چاہیئے کہ سواریوں پر بیٹھے بیٹھے اشاروں سے تنہا نماز پڑھ لیں استقبال قبلہ بھی اسوقت شرط نہیں ہاں اگر دو آدمی ایک ہی سواری پر بیٹھے ہوں تو وہ دونوں جماعت کر لیں اور اگر اسکی بھی مہلت نہ ہو تو معذور ہیں اسوقت نماز نہ پڑھیں اطمینان کے بعد اسکی قضا پڑھ لیں اور اگر یہ ممکن ہو کہ کچھ لوگ مل کر جماعت سے نماز پڑھ سکیں اگرچہ سب آدمی نہ پڑھ سکتے ہوں تو ایسی حالت میں اُن کو جماعت نہ چھوڑنا چاہیئے اس قاعدہ سے نماز پڑھیں یعنی تمام مسلمانوں کے دو حصے کر دیئے جائیں ایک حصہ دشمن کے مقابلے میں رہے اور دوسرا حصہ امام کے ساتھ نماز شروع کر دے۔ اگر تین یا چار رکعت کی نماز ہو جیسے ظہر، عصر، مغرب، عشاء جبکہ یہ لوگ مسافر نہ ہوں اور قصر نہ کریں پس جب امام دو رکعت نماز پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے لگے تب یہ حصہ چلا جاوے اور اگر یہ لوگ قصر کرتے ہوں یا دو رکعت والی نماز ہو جیسے فجر، جمعہ، عیدین کی نماز یا مسافر کی ظہر، عصر، عشاء کی نماز تو ایک ہی رکعت کے بعد یہ حصہ چلا جاوے اور دوسرا حصہ وہاں سے آکر امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھے امام کو ان لوگوں کے آنے کا انتظار کرنا چاہیئے پھر جب بقیہ نماز امام تمام کر چکے تو سلام پھیر دے اور یہ لوگ بدون سلام پھیرے ہوئے دشمن کے مقابلہ میں چلے جائیں اور پہلے لوگ پھر یہاں آکر اپنی بقیہ نماز بے قرارت کے تمام کر لیں اور سلام پھیر دیں اسلئے کہ وہ لوگ لاحق ہیں پھر یہ لوگ دشمن کے مقابلہ میں چلے جائیں دوسرا حصہ یہاں آکر اپنی نماز قرارت کے ساتھ تمام کر لے اور سلام پھیر دے اسلئے کہ وہ لوگ مسبوق ہیں۔

مسئلہ۔ حالتِ نماز میں دشمن کے مقابلے میں جاتے وقت یا وہاں سے نماز تمام کرنے کے لئے آتے وقت پیادہ چلنا چاہیئے اگر سوار ہو کر چلیں گے تو نماز فاسد ہو جائے گی اسلئے کہ یہ عمل کثیر ہے۔

مسئلہ۲۔ دوسرے حصہ کا امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھ کر چلا جانا اور پہلے حصے کا پھر یہاں آکر اپنی نماز تمام کرنا اسکے بعد دوسرے حصہ کا یہیں آکر نماز تمام کرنا مستحب اور افضل ہے ورنہ یہ بھی جائز ہے کہ پہلا حصہ نماز پڑھ کر چلا جائے اور دوسرا حصہ امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھ کر اپنی نماز وہیں تمام کر لے تب دشمن کے مقابلہ میں جائے جب یہ لوگ وہاں پہنچ جائیں تو پہلا حصہ اپنی نماز وہیں پڑھ لے یہاں نہ آوے۔

مسئلہ۳۔ یہ طریقہ نماز پڑھنے کا اسوقت کے لئے ہے کہ جب سب لوگ ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہتے ہوں مثلاً کوئی بزرگ شخص ہو اور سب چاہتے ہوں کہ اسی کے پیچھے نماز پڑھیں ورنہ بہتر یہ ہے کہ ایک حصہ ایک امام کے ساتھ پوری نماز

پڑھ لے اور دشمن کے مقابلہ میں چلا جائے پھر دوسرا حصہ دوسرے شخص کو امام بنا کر پوری نماز پڑھ لے۔

مسئلہ اگر یہ خوف ہو کہ دشمن بہت ہی قریب ہے اور جلد یہاں پہنچ جائے گا اور اس خیال سے ان لوگوں نے بے قاعدے سے نماز پڑھی لیکن بعد اسکے یہ خیال غلط نکلا تو امام کی نماز تو صحیح ہو گئی مگر مقتدیوں کو اس نماز کا اعادہ کر لینا چاہیئے اسلئے کہ وہ نماز نہایت سخت ضرورت کے لئے خلافِ قیاس عمل کثیر کے ساتھ مشروع کی گئی ہے بے ضرورت شدیدہ اسقدر عمل کثیر مفسد نماز ہے۔

مسئلہ اگر کوئی ناجائز لڑائی ہو تو اسوقت اس طریقے سے نماز پڑھنے کی اجازت نہیں مثلاً باغی لوگ بادشاہِ اسلام پر چڑھائی کریں یا کسی دنیاوی ناجائز غرض سے کوئی کسی سے لڑے تو ایسے لوگوں کے لئے اسقدر عمل کثیر معاف نہ ہو گا۔

مسئلہ نماز خلاف جہت قبلہ کی طرف شروع کر چکے ہوں کہ اتنے میں دشمن بھاگ جائے تو انکو چاہیئے کہ فوراً قبلہ کی طرف پھر جائیں ورنہ نماز نہ ہوگی

مسئلہ اگر اطمینان سے قبلہ کی طرف نماز پڑھ رہے ہوں اور اسی حالت میں دشمن آجائے تو فوراً اُن کو دشمن کی طرف پھر جانا جائز ہے اور اسوقت استقبال قبلہ شرط نہ رہے گا۔

مسئلہ اگر کوئی شخص دریا میں تیر رہا ہو اور نماز کا وقت اخیر ہو جائے تو اسکو چاہیئے کہ اگر ممکن ہو تو تھوڑی دیر تک اپنے ہاتھ پیر کو جنبش نہ دے اور اشاروں سے نماز پڑھ لے۔ یہاں تک پنجوقتی نمازوں کا اور ان کے متعلقات کا ذکر تھا اب چونکہ بحمد اللہ اس سے فراغت ملی لہٰذا نماز جمعہ کا بیان لکھا جاتا ہے اسلئے کہ نماز جمعہ بھی اعظم شعائر اسلام سے ہے اسلئے عیدین کی نماز سے اسکو مقدم کیا گیا ہے

جُمعہ کی نماز کا بیان

اللہ تعالیٰ کو نماز سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں اور اسی واسطے کسی عبادت کی اس قدر سخت تاکید اور فضیلت شریعت مطہرہ میں وارد نہیں ہوئی اور اسی وجہ سے پروردگار عالم نے اس عبادت کو اپنی اُن غیر متناہی نعمتوں کے ادائے شکر کے لئے جن کا سلسلہ ابتدائے پیدائش سے آخر وقت تک بلکہ موت کے بعد اور قبل پیدائش کے بھی منقطع نہیں ہوتا ہر دن میں پانچ وقت مقرر فرمایا ہے اور جمعہ کے دن چونکہ تمام دنوں سے زیادہ نعمتیں فائز ہوتی ہیں حتیٰ کہ حضرت آدم علیہ السلام جو انسانی نسل کے لئے اصل اول ہیں اسی دن پیدا کئے گئے ہیں لہٰذا اُسدن ایک خاص نماز کا حکم ہوا اور ہم اوپر جماعت کی حکمتیں اور فائدے بھی بیان کر چکے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہو چکا ہے کہ جس قدر جماعت زیادہ ہو اسی قدر اُن فوائد کا زیادہ ظہور ہوتا ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب مختلف محلوں کے لوگ اور اس مقام کے اکثر باشندے ایک جگہ جمع ہو کر نماز پڑھیں اور ہر روز پانچوں وقت یہ امر سخت تکلیف کا باعث ہوتا۔ ان سب وجوہ سے شریعت نے ہفتے میں ایک دن ایسا مقرر فرمایا جس میں مختلف محلوں اور گاؤں کے مسلمان آپس میں جمع ہو کر اس عبادت کو ادا کریں اور چونکہ جمعہ کا دن تمام دنوں میں افضل و اشرف تھا لہٰذا یہ تخصیص اسی

دن کے لئے کی گئی ہے۔ اگلی امتوں کو بھی خدائے تعالیٰ نے اس دن عبادت کا حکم فرمایا تھا مگر انہوں نے اپنی بدنصیبی سے اس میں اختلاف کیا اور اس سرکشی کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اس سعادتِ عظمیٰ سے محروم رہے اور یہ فضیلت بھی اسی امت کے حصے میں پڑی۔ یہود نے سنیچر کا دن مقرر کیا اس خیال سے کہ اس دن میں اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کے پیدا کرنے سے فراغت کی تھی نصاریٰ نے اتوار کا دن مقرر کیا اس خیال سے کہ یہ دن ابتدائے آفرینش کا ہے چنانچہ اب تک یہ دونوں فرقے ان دونوں دنوں میں بہت اہتمام کرتے ہیں اور تمام دُنیا کے کام چھوڑ کر عبادت میں مصروف رہتے ہیں نصرانی سلطنتوں میں اتوار کے دن اسی سبب سے تمام دفاتر میں تعطیل ہو جاتی ہے۔

جُمعہ کے فضائل

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام دنوں سے بہتر جمعے کا دن ہے اسی میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی دن وہ جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن جنت سے باہر لائے گئے (جو اس عالم میں انسان کے وجود کا سبب ہوا جو بہت بڑی نعمت ہے) اور قیامت کا وقوع بھی اسی دن ہو گا (صحیح مسلم شریف)

۲۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا شب جمعہ کا مرتبہ لیلۃ القدر سے بھی زیادہ ہے بعض وجوہ سے اسلئے کہ اسی شب میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے شکم طاہر میں جلوہ افروز ہوئے اور حضرتؐ کا تشریف لانا اس قدر خیر و برکت دُنیا و آخرت کا سبب ہوا جس کا شمار و حساب کوئی نہیں کر سکتا (اشعۃ اللمعات فارسی شرح مشکوٰۃ شریف)

۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعے میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اس وقت اللہ تعالیٰ سے دُعا کرے تو ضرور قبول ہو (صحیحین شریفین) علماء مختلف ہیں کہ یہ ساعت جس کا ذکر حدیث میں گذرا کس وقت ہے۔ شیخ عبدالحقؒ محدث دہلوی نے شرح سفر السعادت میں چالیس قول نقل کئے ہیں مگر ان سب میں دو قولوں کو ترجیح دی ہے ایک یہ کہ وہ ساعت خطبہ پڑھنے کے وقت سے نماز کے ختم ہونے تک ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ ساعت اخیر دن میں ہے اور اس دوسرے قول کو ایک جماعت کثیر نے اختیار کیا ہے اور بہت احادیث صحیحہ اس کی مؤید ہیں شیخ دہلویؒ فرماتے ہیں کہ یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جمعہ کے دن کسی خادمہ کو حکم دیتی تھیں کہ جب جمعہ کا دن ختم ہونے لگے تو اُن کو خبر کر دے تاکہ وہ اس وقت ذکر اور دُعا میں مشغول ہو جاویں (اشعۃ اللمعات)

۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے سب دنوں میں جمعہ کا دن افضل ہے اسی دن صور پھونکا جائے گا اس روز کثرت سے مجھ پر درود شریف پڑھا کرو کہ وہ اسی دن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر

کیسے پیش کیا جاتا ہے حالانکہ بعد وفات آپ کی ہڈیاں بھی نہ ہونگی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ کیلئے زمین پر انبیاء علیہم السلام کا بدن حرام کر دیا ہے (ابو داؤد شریف)

۵۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شاہد سے مُراد جمعہ کا دن ہے۔ کوئی دن جمعہ سے زیادہ بزرگ نہیں اسمیں ایک ساعت ایسی ہے کہ کوئی مسلمان اس میں دُعا نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور کسی چیز سے پناہ نہیں مانگتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسکو پناہ دیتا ہے (ترمذی شریف) شاہد کا لفظ سورہ بروج میں واقع ہے اللہ تعالیٰ نے اُس دن کی قسم کھائی ہے وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ قسم ہے اُس آسمان کی جو بُرجوں والا ہے (یعنی بڑے بڑے ستاروں والا) اور قسم ہے دن موعود (قیامت) کی۔ اور قسم ہے شاہد (جمعہ) کی اور مشہود (عرفہ) کی۔

۶۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار اور اللہ پاک کے نزدیک سب سے بزرگ ہے اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی زیادہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک اسکی عظمت ہے (ابن ماجہ)

۷۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان جمعے کے دن یا شب جمعہ کو مرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو عذابِ قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔ (ترمذی شریف)

۸۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ تلاوت فرمائی اُن کے پاس ایک یہودی بیٹھا تھا اُسنے کہا کہ اگر ہم پر ایسی آیت اُترتی تو ہم اُسدن کو عید بنا لیتے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت دو عیدوں کے دن اتری تھی جمعے کا دن اور عرفہ کا دن یعنی ہم کو بنانے کی کیا حاجت اُسدن تو خود ہی دو عیدیں تھیں۔

۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے (مشکوٰۃ شریف)

۱۰۔ قیامت کے بعد جب اللہ تعالےٰ مستحقین جنت کو جنت میں اور مستحقین دوزخ کو دوزخ میں بھیج دینگے اور یہی دن وہاں بھی ہوں گے اگرچہ وہاں دن رات نہ ہونگے مگر اللہ تعالےٰ اُن کو دن اور رات کی مقدار اور گھنٹوں کا شمار تعلیم فرماوے گا پس جب جمعہ کا دن آئے گا اور وہ وقت ہوگا جس وقت مسلمان دُنیا میں جمعہ کی نماز کے لیے نکلتے تھے ایک منادی آواز دے گا کہ اے اہل جنت مزید کے جنگل میں چلو وہ ایسا جنگل ہے جس کا طول و عرض سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا وہاں مشک کے ڈھیر ہوں گے آسمان کے برابر بلند۔ انبیاء علیہم السلام نور کے ممبروں پر بٹھلائے جائینگے اور مومنین یاقوت کی کرسیوں پر۔ پس جب سب لوگ اپنے اپنے مقام پر بیٹھ جائینگے حق تعالےٰ ایک ہوا بھیجے گا جس سے وہ مشک جو وہاں ڈھیر ہوگا اُڑے گا۔ وہ ہوا اس مشک کو ان کے کپڑوں میں لے جائے گی اور منہ میں اور بالوں میں لگائے گی وہ ہوا اس مشک کے لگانے کا طریقہ اس عورت سے بھی زیادہ جانتی ہے جس کو تمام دُنیا کی خوشبوئیں دی جائیں پھر حق تعالیٰ حاملانِ عرش کو حکم دے گا کہ عرش کو ان لوگوں کے درمیان

میں لیجا کر رکھو پھر ان لوگوں کو خطاب کر کے فرمائے گا کہ اے میرے بندو جو غیب پر ایمان لائے ہو حالانکہ مجھ کو دیکھا نہ تھا اور میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اور میرے حکم کی اطاعت کی اب کچھ مجھ سے مانگو یہ دن مزید یعنی زیادہ انعام کرنے کا ہے سب لوگ ایک زبان ہو کر کہیں گے کہ اے پروردگار ہم تجھ سے خوش ہیں تو بھی ہم سے راضی ہو جا۔ حق تعالےٰ فرمائے گا کہ اے اہل جنت اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو تم کو اپنی بہشت میں نہ رکھتا۔ اور کچھ مانگو یہ دن مزید کا ہے تب سب لوگ متفق اللسان ہو کر عرض کرینگے کہ اے پروردگار ہم کو اپنا جمال دکھا دے کہ ہم تیری مقدس ذات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں پس حق سبحانہٗ تعالیٰ پردہ اُٹھاوے گا اور اُن لوگوں پر ظاہر ہو جاوے گا اور اپنے جمال جہاں آرا سے اُن کو گھیر لے گا اگر اہل جنت کے لیئے یہ حکم نہ ہو چکا ہوتا کہ یہ لوگ کبھی جلائے نہ جائیں تو بیشک وہ اس نور کی تاب نہ لاسکیں اور جل جاتے پھر اُن سے فرمائے گا کہ اب اپنے اپنے مقامات پر واپس جاؤ اور ان لوگوں کا حسن و جمال اس جمال حقیقی کے اثر سے دونا ہو گیا ہو گا یہ لوگ اپنی بیبیوں کے پاس آئینگے نہ بیبیاں اُن کو دیکھیں گی نہ یہ بیبیوں کو تھوڑی دیر کے بعد جب وہ نور جو اُن کو چھپائے ہوئے تھا ہٹ جاویگا تب یہ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے اُن کی بیبیاں کہیں گی کہ جاتے وقت جیسی صورت تمہاری تھی وہ اب نہیں یعنی ہزار ہا درجہ اس سے اچھی ہے یہ لوگ جواب دینگے کہ ہاں یہ اس سبب سے کہ حق تعالیٰ نے اپنی ذات مقدس کو ہم پر ظاہر کیا تھا اور ہم نے اس جمال کو اپنی آنکھوں سے دیکھا (شرح سفر السعادت) دیکھئے جمعہ کے دن کتنی بڑی نعمت ملی۔

۱۱۔ ہر روز دوپہر کے وقت دوزخ تیز کی جاتی ہے مگر جمعہ کی برکت سے جمعہ کے دن نہیں تیز کی جاتی (احیاء العلوم ۱۲۷) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ کو ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانو اس دن کو اللہ تعالیٰ نے عید مقرر فرمایا ہے پس اس دن غسل کرو اور جسکے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک کو اس دن لازم کر لو (ابن ماجہ)

جمعہ کے آداب

۱۔ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ جمعہ کا اہتمام پنجشنبہ سے کرے پنجشنبہ کے دن بعد عصر کے استغفار وغیرہ زیادہ کرے اور اپنے پہننے کے کپڑے صاف کر رکھے اور خوشبو گھر میں نہ ہو اور ممکن ہو تو اسی دن لا رکھے تاکہ پھر جمعہ کے دن ان کاموں میں اسکو مشغول ہونا نہ پڑے بزرگان سلف نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ جمعہ کا فائدہ اسکو ملے گا جو اسکا منتظر رہتا ہو اور اس کا اہتمام پنجشنبہ سے کرتا ہو اور سب سے زیادہ بدنصیب وہ ہے جس کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ جمعہ کب ہے حتی کہ صبح کو لوگوں سے پوچھے کہ آج کون دن ہے اور بعض بزرگ شب جمعہ کو زیادہ اہتمام کی غرض سے جامع مسجد ہی میں جا کر رہتے تھے (ص ۱۶۱ ج ۱۔ احیاء العلوم)۔

۲۔ پھر جمعہ کے دن غسل کرے سر کے بالوں کو اور بدن کو خوب صاف کرے اور مسواک کرنا بھی اس دن بہت فضیلت رکھتا ہے (احیاء جلد ۱ صفحہ ۱۶۲)

۳۔ جمعہ کے دن بعد غسل کے عمدہ سے عمدہ کپڑے جو اسکے پاس ہوں پہنے اور ممکن ہو تو خوشبو لگائے اور ناخن وغیرہ بھی کتروائے (احیاء جلد ۱ صفحہ ۱۶۲)۔

۴۔ جامع مسجد میں بہت سویرے جائے جو شخص جتنے سویرے جائیگا اسی قدر اسکو ثواب زیادہ ملیگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن فرشتے دروازے پر اس مسجد کے جہاں جمعہ پڑھا جاتا ہے کھڑے ہوتے ہیں اور سب سے پہلے جو آتا ہے اسکو پھر اسکے بعد دوسرے کو اسی طرح درجہ بدرجہ سب کا نام لکھتے ہیں اور سب سے پہلے جو آیا اسکو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اللہ تعالٰی کی راہ میں اونٹ قربانی کرنے والے کو اسکے بعد پھر جیسے گائے کی قربانی کرنے میں پھر جیسے اللہ تعالٰی کے واسطے مرغ کے ذبح کرنے میں پھر جیسے اللہ تعالٰی کی راہ میں کسی کو انڈا صدقہ دیا جائے پھر جب خطبہ ہونے لگتا ہے تو فرشتے وہ دفتر بند کر لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم شریف وصحیح بخاری شریف) اگلے زمانے میں صبح کے وقت اور بعد فجر کے راستے گلیاں بھری ہوئی نظر آتی تھیں تمام لوگ اتنے سویرے سے جامع مسجد جاتے تھے اور سخت اژدحام ہوتا تھا جیسے عید کے دنوں میں پھر جب یہ طریقہ جاتا رہا تو لوگوں نے کہا یہ پہلی بدعت ہے جو اسلام میں پیدا ہوئی۔ یہ لکھکر امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کیوں شرم نہیں آتی مسلمانوں کو یہود اور نصاریٰ سے کہ وہ لوگ اپنی عبادت کے دن یعنی یہود سنیچر کو اور نصاریٰ اتوار کو اپنے عبادتخانوں اور گرجا گھروں میں کیسے سویرے جاتے ہیں اور طالبانِ دنیا کتنے سویرے بازاروں میں خرید وفروخت کے لئے پہنچ جاتے ہیں پس طالبانِ دین کیوں نہیں پیش قدمی کرتے (احیاء العلوم) درحقیقت مسلمانوں نے اس زمانے میں اس مبارک دن کی بالکل قدر گھٹا دی ان کو یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ آج کون دن ہے اور اسکا کیا مرتبہ ہے افسوس وہ دن جو کسی زمانے میں مسلمانوں کے نزدیک عید سے بھی زیادہ تھا اور جس دن پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فخر تھا اور جو دن اگلی امتوں کو نصیب نہ ہوا تھا آج مسلمانوں کے ہاتھ سے اسکی ایسی ناقدری ہو رہی ہے خدائے تعالٰی کی دی ہوئی نعمت کو اسطرح ضائع کرنا سخت ناشکری ہے جسکا وبال ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

۵۔ جمعہ کی نماز کے لئے پاپیادہ جانے میں ہر قدم پر ایک سال روزہ رکھنے کا ثواب ملتا ہے (ترمذی شریف)

۶۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ الم تنزیل السجدۃ اور ہَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ پڑھتے تھے لہٰذا ان سورتوں کو جمعہ کے دن فجر کی نماز میں مستحب سمجھ کر کبھی کبھی پڑھا کرے کبھی کبھی ترک بھی کر دے تاکہ لوگوں کو وجوب کا خیال نہ ہو۔

۷۔ جمعہ کی نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون یا سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور ہَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ پڑھتے تھے

۸۔ جمعہ کے دن خواہ نماز سے پہلے یا پیچھے سورۂ کہف پڑھنے میں بہت ثواب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعے کے دن

جو کوئی سورۂ کہف پڑھے اسکے لئے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہوگا کہ قیامت کے اندھیرے میں اسکے کام آویگا اور اس جمعہ سے پہلے جمعہ تک جتنے گناہ اس سے ہوئے تھے سب معاف ہو جائینگے (شرح سفر السعادۃ) علماء نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں گناہ صغیرہ مراد ہیں اسلئے کہ کبیرہ بے توبہ کے نہیں معاف ہوتے واللہ اعلم وہو ارحم الراحمین۔

۹۔ جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے میں بھی اور دنوں سے زیادہ ثواب ملتا ہے اسی لئے احادیث میں وارد ہوا ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کرو۔

جُمعہ کے نماز کی فضیلت اور تاکید

نماز جمعہ فرض عین ہے قرآن مجید اور احادیث متواترہ اور اجماع اُمت سے ثابت ہے اور اعظم شعائر اسلام سے ہے۔ منکر اسکا کافر اور بے عذر اسکا تارک فاسق ہے۔

۱۔ قولہ تعالیٰ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ یعنی اے ایمان والو! جب نماز جمعہ کے لئے اذان کہی جائے تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ ذکر سے مراد اس آیت میں نماز جمعہ اور اسکا خطبہ ہے دوڑنے سے مقصود نہایت اہتمام کے ساتھ جانا ہے۔

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل اور طہارت بقدر امکان کرے بعد اسکے اپنے بالوں میں تیل لگائے اور خوشبو کا استعمال کرے اسکے بعد نماز کے لئے چلے اور جب مسجد میں آئے اور کسی آدمی کو اسکی جگہ سے اٹھا کر نہ بیٹھے پھر جس قدر نوافل اُسکی قسمت میں ہوں پڑھے پھر جب امام خطبہ پڑھنے لگے تو سکوت کرے تو گذشتہ جمعہ سے اس وقت تک کے گناہ اس شخص کے معاف ہو جائینگے (صحیح بخاری شریف)

۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے دن غسل کرے اور سویرے مسجد میں پیادہ پا جائے سوار ہو کر نہ جائے پھر خطبہ سنے اور اس درمیان میں کوئی لغو فعل نہ کرے تو اسکو ہر قدم کے عوض ایک سال کامل کی عبادت کا ثواب ملیگا ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی نمازوں کا (ترمذی شریف)

۴۔ ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ نماز جمعہ کے ترک سے باز رہیں ورنہ خدائے تعالیٰ اُن کے دلوں پر مہر کر دے گا پھر وہ سخت غفلت میں پڑ جائینگے (صحیح مسلم شریف)

۵۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تین جمعے سستی سے یعنی بے عذر ترک کر دیتا ہے تو اسکے دل پر اللہ تعالیٰ مہر کر

دیتا ہے (ترمذی شریف) اور ایک روایت میں ہے کہ خداوند عالم اس سے بیزار ہو جاتا ہے

۶ - طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جمعہ جماعت کے ساتھ ہر مسلمان پر حق واجب ہے، مگر چار پر غلام یعنی جو قاعدہ شرع کے موافق مملوک ہو۔ عورت ۔ نابالغ لڑکا ۔ بیمار پر واجب نہیں (ابوداؤد شریف)

۷ - ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تارکین جمعہ کے حق میں فرمایا کہ میرا مصمم ارادہ ہوا کہ کسی کو اپنی جگہ امام کر دوں اور خود ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو نماز جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے (صحیح مسلم شریف) اسی مضمون کی حدیث ترک جماعت کے حق میں بھی وارد ہوئی ہے جس کو ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔

۸ - ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ نے فرمایا کہ جو شخص بے ضرورت جمعے کی نماز ترک کر دیتا ہے وہ منافق لکھ دیا جاتا ہے ایسی کتاب میں کہ جو تغیر و تبدل سے بالکل محفوظ ہے (مشکوٰۃ شریف) یعنی اسکے نفاق کا حکم ہمیشہ رہے گا ہاں اگر توبہ کرے یا ارحم الراحمین اپنی محض عنایت سے معاف فرمائے تو وہ دوسری بات ہے۔

۹ - جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسکو جمعہ کے دن نماز جمعہ پڑھنا ضروری ہے مگر مریض اور مسافر اور عورت اور لڑکا اور غلام۔ پس اگر کوئی شخص لغو کام یا تجارت میں مشغول ہو جائے تو خداوند عالم بھی اس سے اعراض فرماتا ہے اور وہ بے نیاز اور محمود ہے (مشکوٰۃ شریف) یعنی اسکو کسی کی عبادت کی پرواہ نہیں نہ اسکا کچھ فائدہ ہے۔ اسکی ذات بہمہ صفت موصوف ہے، کوئی اسکی حمد و ثنا کرے یا نہ کرے

۱۰ - ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا جس شخص نے پے درپے کئی جمعے ترک کر دیئے پس اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا (اشعۃ اللمعات)

۱۱ - ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص مر گیا اور وہ جمعہ اور جماعت میں شریک نہ ہوتا تھا اسکے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ وہ دوزخ میں ہے۔ پھر وہ شخص ایک مہینے تک برابر ان سے یہی سوال کرتا رہا اور وہ یہی جواب دیتے رہے (احیاء العلوم) ان احادیث سے سرسری نظر کے بعد بھی یہ نتیجہ بخوبی نکل سکتا ہے کہ نماز جمعے کی سخت تاکید شریعت میں ہے اور اسکے تارک پر سخت سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں کیا اب بھی کوئی شخص بعد دعوی اسلام کے اس فرض کے ترک کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔

جُمعہ کی نماز پڑھنے کا بیان

جمعہ کی پہلی اذان کے بعد خطبہ کی اذان ہونے سے پہلے چار رکعت سُنّت پڑھے یہ سنتیں مؤکدہ ہیں پھر خطبہ کے بعد دو رکعت فرض امام کے ساتھ جمعہ کی پڑھے۔ پھر چار رکعت سُنّت پڑھے۔ یہ سنتیں بھی مؤکدہ ہیں۔ پھر دو رکعت سُنّت پڑھے۔ یہ دو رکعت بھی بعض حضرات کے نزدیک مؤکدہ ہیں۔

نمازِ جُمعہ کے واجب ہونے کی شرطیں

۱۔ مقیم ہونا پس مسافر پر نماز جمعہ واجب نہیں۔

۲۔ صحیح ہونا پس مریض پر نماز جمعہ واجب نہیں جو مرض جامع مسجد تک پیادہ پا جانے سے مانع ہو اسی مرض کا اعتبار ہے بوڑھاپے کی وجہ سے اگر کوئی شخص کمزور ہو گیا ہو کہ مسجد تک نہ جا سکے یا نابینا ہو یہ سب لوگ مریض سمجھے جائینگے اور نماز جمعہ اُن پر واجب نہ ہو گی۔

۳۔ آزاد ہونا۔ غلام پر نماز جمعہ واجب نہیں۔

۴۔ مرد ہونا۔ عورت پر نماز جمعہ واجب نہیں۔

۵۔ جماعت کے ترک کرنے کیلئے جو عذر اُوپر بیان ہو چکے ہیں اُن سے خالی ہونا اگر اُن عذروں میں سے کوئی عذر موجود ہو تو نماز جمعہ واجب نہ ہو گی۔

مثال ا۔ پانی بہت زور سے برستا ہو۔

۲۔ کسی مریض کی تیمارداری کرتا ہو۔

۳۔ مسجد جانے میں کسی دُشمن کا خوف ہو۔

۴۔ اور نمازوں کے واجب ہونے کی جو شرطیں ہم اُوپر ذکر کر چکے ہیں وہ بھی اس میں معتبر ہیں یعنی عاقل ہونا۔ بالغ ہونا۔ مسلمان ہونا یہ شرطیں جو بیان ہوئیں نماز جمعہ کے واجب ہونے کی تھیں اگر کوئی شخص باوجود نہ پائے جانے ان شرطوں کے نماز جمعہ پڑھے تو اسکی نماز ہو جائے گی یعنی ظہر کا فرض اسکے ذمہ سے اُتر جائے گا۔ مثلاً کوئی مسافر یا عورت نماز جمعہ پڑھے۔

نمازِ جمعہ کے صحیح ہونے کی شرطیں

۱۔ مصر یعنی شہر یا قصبہ پس گاؤں یا جنگل میں نماز جمعہ درست نہیں البتہ جس گاؤں کی آبادی قصبے کے برابر ہو مثلاً تین چار ہزار آدمی ہوں وہاں جمعہ درست ہے۔

۲۔ ظہر کا وقت پس وقتِ ظہر سے پہلے اور اسکے نکل جانے کے بعد نماز جمعہ درست نہیں حتیٰ کہ اگر نماز جمعہ پڑھنے کی حالت میں وقت جاتا رہے تو نماز فاسد ہو جائے گی اگرچہ قعدۂ اخیرہ بقدر تشہد کے ہو چکا ہو اور اسی وجہ سے نماز جمعہ کی قضا نہیں پڑھی جاتی۔

۳۔ خطبہ یعنی لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا خواہ صرف سبحان اللہ یا الحمد للہ کہہ دیا جائے اگرچہ صرف اسی قدر پر اکتفا کرنا بوجہ مخالفت سنت کے مکروہ ہے۔

۴۔ خطبہ کا نماز سے پہلے ہونا۔ اگر نماز کے بعد خطبہ پڑھا جائے تو نماز نہ ہوگی۔

۵۔ خطبہ کا وقت ظہر کے اندر ہونا پس وقت آنے سے پہلے اگر خطبہ پڑھا جائے تو نماز نہ ہوگی۔

۶۔ جماعت یعنی امام کے سوا کم سے کم تین آدمیوں کا شروع خطبے سے سجدۂ رکعت اولیٰ تک موجود رہنا گو وہ تین آدمی جو خطبے کے وقت تھے اور ہوں اور نماز کے وقت اور۔ مگر یہ شرط ہے کہ یہ تین آدمی ایسے ہوں جو امامت کر سکیں پس اگر صرف عورت یا نابالغ لڑکے ہوں تو نماز نہ ہوگی۔

۷۔ اگر سجدہ کرنے سے پہلے لوگ چلے جائیں اور تین آدمیوں سے کم باقی رہ جائیں یا کوئی نہ رہے تو نماز فاسد ہو جائیگی۔ ہاں اگر سجدہ کرنے کے بعد چلے جائیں تو پھر کچھ حرج نہیں۔

۸۔ عام اجازت کے ساتھ علی الاشتہار نماز جمعے کا پڑھنا۔ پس کسی خاص مقام میں چھپ کر نماز جمعہ پڑھنا درست نہیں۔ اگر کسی ایسے مقام میں نماز جمعہ پڑھی جائے جہاں عام لوگوں کو آنے کی اجازت نہ ہو یا جمعہ کو مسجد کے دروازے بند کر لئے جاویں تو نماز نہ ہوگی یہ شرائط جو نماز جمعہ کے صحیح ہونے کی بیان ہوئیں اگر کوئی شخص باوجود نہ پائے جانے ان شرائط کے نماز جمعہ پڑھے تو اسکی نماز نہ ہوگی نماز ظہر پھر اسکو پڑھنا ہوگی۔ اور چونکہ یہ نماز نفل ہوگی اور نفل کا اس اہتمام سے پڑھنا مکروہ ہے لہٰذا ایسی حالت میں نماز جمعہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔
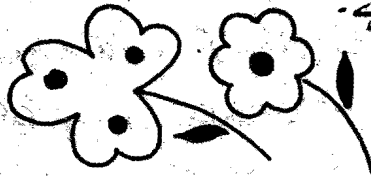
جمعہ کے خطبے کے مسائل

مسئلہ ۱: جب سب لوگ جماعت میں آ جائیں تو امام کو چاہیئے کہ منبر پر بیٹھ جائے اور مؤذن اسکے سامنے کھڑے ہو کر اذان کہے بعد اذان کے فوراً امام کھڑا ہو کر خطبہ شروع کر دے۔

مسئلہ ۲: خطبے میں بارہ چیزیں مسنون ہیں (۱) خطبہ پڑھنے کی حالت میں خطبہ پڑھنے والے کو کھڑا رہنا (۲) دو خطبے پڑھنا۔ (۳) دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی دیر تک بیٹھنا کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں (۴) دونوں حدثوں سے پاک ہونا (۵) خطبہ پڑھنے کی حالت میں منہ لوگوں کی طرف رکھنا (۶) خطبہ شروع کرنے سے پہلے اپنے دل میں اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہنا۔ (۷) خطبہ ایسی آواز سے پڑھنا کہ لوگ سن سکیں (۸) خطبہ میں ان آٹھ قسم کے مضامین کا ہونا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر اور اس کی تعریف خداوند عالم کی وحدت اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت کی شہادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، وعظ و نصیحت قرآن مجید کی آیتوں کا یا کسی سورت کا پڑھنا دوسرے خطبے میں پھر ان سب چیزوں کا اعادہ کرنا۔ دوسرے خطبے میں بجائے وعظ و نصیحت کے مسلمانوں کے لئے دعا کرنا۔ یہ آٹھ قسم کے مضامین کی فہرست تھی آگے بقیہ فہرست ہے ان امور کی جو حالت خطبہ میں مسنون ہیں (۹) خطبے کو زیادہ طول نہ دینا بلکہ نماز سے کم رکھنا (۱۰) خطبہ منبر پر پڑھنا اگر منبر نہ ہو تو کسی لاٹھی وغیرہ پر سہارا دے کر کھڑا ہونا اور منبر کے ہوتے ہوئے کسی لاٹھی وغیرہ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا اور ہاتھ کا ہاتھ پر رکھ لینا جیسا بعض لوگوں کی ہمارے زمانہ میں عادت ہے منقول نہیں (۱۱) دونوں خطبوں کا عربی زبان میں ہونا اور کسی زبان میں خطبہ پڑھنا یا اسکے ساتھ کسی اور زبان کے اشعار وغیرہ ملا دینا جیسا کہ ہمارے زمانہ میں بعض عوام کا دستور ہے خلافِ سنت مؤکدہ اور مکروہ تحریمی ہے (۱۲) خطبہ سننے والوں کو قبلہ رو ہو کر بیٹھنا۔ دوسرے خطبے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آل و اصحاب و ازواج مطہرات خصوصاً خلفائے راشدین اور حضرت حمزہ و عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے دعا کرنا مستحب ہے، بادشاہِ اسلام کے لئے بھی دعا کرنا جائز ہے مگر اس کی ایسی تعریف کرنا جو غلط ہو مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۳۔ جب امام خطبہ کے لئے اٹھ کھڑا ہو اسوقت سے کوئی نماز پڑھنا یا آپس میں بات چیت کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں قضا نماز کا پڑھنا صاحبِ ترتیب کیلئے اسوقت بھی جائز بلکہ واجب ہے پھر جب تک امام خطبہ ختم نہ کر دے یہ سب چیزیں ممنوع ہیں۔

مسئلہ ۴۔ جب خطبہ شروع ہو جائے تو تمام حاضرین کو اسکا سننا واجب ہے خواہ امام کے نزدیک بیٹھے ہوں یا دور۔ اور کوئی ایسا فعل کرنا جو سننے میں مخل ہو مکروہ تحریمی ہے اور کھانا پینا بات چیت کرنا، چلنا پھرنا، سلام یا سلام کا جواب یا تسبیح پڑھنا یا کسی کو شرعی مسئلہ بتانا جیسا کہ حالتِ نماز میں ممنوع ہے ویسا ہی اس وقت بھی ممنوع ہے ہاں خطیب کو جائز ہے کہ خطبہ پڑھنے کی حالت میں کسی کو شرعی مسئلہ بتا دے۔

مسئلہ۔ اگر سنت نفل پڑھتے میں خطبہ شروع ہو جائے تو راجح یہ ہے کہ سنت مؤکدہ تو پوری کر لے اور نفل میں دو رکعت پر سلام پھیر دے۔

مسئلہ۔ دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھنے کی حالت میں امام کو یا مقتدیوں کو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا مکروہ تحریمی ہے ہاں بے ہاتھ اٹھائے ہوئے اگر دل میں دعا مانگی جائے تو جائز ہے بشرطیکہ زبان سے کچھ نہ کہے نہ آہستہ نہ زور سے۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول نہیں رمضان کے اخیر جمعہ کے خطبہ میں وداع و فراق کے مضامین پڑھنا بوجہ اسکے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول نہیں نہ کتب فقہ میں کہیں اسکا پتہ ہے اور اس پر مداومت کرنے سے عوام کو اسکے ضروری ہونے کا خیال ہوتا ہے اسلئے بدعت ہے ہمارے زمانہ میں اس خطبہ پر ایسا التزام ہو رہا ہے کہ اگر کوئی نہ پڑھے تو وہ مورد طعن ہوتا ہے اور اس خطبے کے سننے میں اہتمام بھی زیادہ کیا جاتا ہے (ترح الاخوان)

مسئلہ۔ خطبہ کا کسی کتاب وغیرہ سے دیکھ کر پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک اگر خطبے میں آئے تو مقتدیوں کو اپنے دل میں درود شریف پڑھ لینا جائز ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ جمعہ کے دن

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ نقل کرنے سے یہ غرض نہیں کہ لوگ اسی خطبے پر التزام کر لیں بلکہ کبھی کبھی بغرض تبرک واتباع اسکو بھی پڑھ لیا جایا کرے۔ عادت شریف یہ تھی کہ جب سب لوگ جمع ہو جاتے اسوقت آپ تشریف لاتے اور حاضرین کو سلام کرتے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان کہتے۔ جب اذان ختم ہو جاتی آپ کھڑے ہو جاتے اور معاً خطبہ شروع فرما دیتے۔ جب تک منبر نہ بنا تھا کسی لاٹھی یا کمان سے ہاتھ کو سہارا دے لیتے تھے اور کبھی کبھی اس لکڑی کے ستون سے جو محراب کے پاس تھا جہاں آپ خطبہ پڑھتے تھے تکیہ لگا لیتے تھے۔ بعد منبر بن جانے کے پھر کسی لاٹھی وغیرہ سے سہارا دینا منقول نہیں (تفصیل حاشیہ پر دیکھو) دو خطبے پڑھتے اور دونوں کے درمیان میں کچھ تھوڑی دیر بیٹھ جاتے اور اسوقت کچھ کلام نہ کرتے نہ دعا مانگتے جب دوسرے خطبے سے آپ کو فراغت ہوتی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقامت کہتے اور آپ نماز شروع فرماتے۔ خطبہ پڑھتے وقت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز بلند ہو جاتی تھی اور مبارک آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں مسلم شریف میں ہے کہ خطبہ پڑھتے وقت حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ایسی حالت ہوتی تھی جیسے کوئی شخص کسی دشمن کے لشکر سے جو عنقریب آنا چاہتا ہو اپنے لوگوں کو خبر دیتا ہو۔ اکثر خطبے میں فرمایا کرتے تھے کہ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ میں اور قیامت اس طرح ساتھ بھیجے گئے ہیں جیسے یہ دو انگلیاں۔ اور بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی کو ملا دیتے تھے اور اسکے بعد فرماتے تھے۔

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ

مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَعَلَيَّ کبھی یہ خطبہ پڑھتے تھے يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ وَصِلُوا الَّذِيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهٗ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُؤْجَرُوْا وَتُحْمَدُوْا وَتُرْزَقُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ مَكْتُوْبَةً فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا فِيْ شَهْرِيْ هٰذَا فِيْ عَامِيْ هٰذَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ وَجَدَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا فَمَنْ تَرَكَهَا فِيْ حَيَاتِيْ اَوْ بَعْدِيْ جُحُوْدًا بِهَا اَوِ اسْتِخْفَافًا بِهَا وَلَهٗ اِمَامٌ جَائِرٌ اَوْ عَادِلٌ فَلَا جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَهٗ وَلَا بَارَكَ لَهٗ فِيْ اَمْرِهٖ اَلَا وَلَا صَلٰوةَ لَهٗ اَلَا وَلَا صَوْمَ لَهٗ اَلَا وَلَا زَكٰوةَ لَهٗ اَلَا وَلَا حَجَّ لَهٗ اَلَا وَلَا بِرَّ لَهٗ حَتّٰى يَتُوْبَ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ اَلَا وَلَا تَؤُمَّنَّ امْرَاَةٌ رَجُلًا اَلَا وَلَا يَؤُمَّنَّ اَعْرَابِيٌّ مُهَاجِرًا اَلَا وَلَا يَؤُمَّنَّ فَاجِرٌ مُؤْمِنًا اِلَّا اَنْ يَّقْهَرَهٗ سُلْطَانٌ يُخَافُ سَيْفُهٗ وَسَوْطُهٗ (ابن ماجہ) اور کبھی بعد حمد و صلوٰۃ کے یہ خطبہ پڑھتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدٰى وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا۔

ایک صحابی فرماتے ہیں کہ حضرت سورۂ قٓ خطبے میں اکثر پڑھا کرتے تھے حتیٰ کہ میں نے سورۂ قٓ حضرت ہی سے سنکر یاد کی ہے جب آپ منبر پر اسکو پڑھا کرتے تھے اور کبھی سورۂ والعصر اور کبھی لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ اور کبھی وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ۔

نماز کے مسائل

مسئلہ۔ بہتر یہ ہے کہ جو شخص خطبہ پڑھے وہی نماز پڑھائے اور اگر کوئی دوسرا پڑھائے تب بھی جائز ہے۔

مسئلہ۲۔ خطبہ ختم ہوتے ہی فوراً اقامت کہہ کر نماز شروع کر دینا مسنون ہے خطبے اور نماز کے درمیان میں کوئی دنیاوی کام کرنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر درمیان میں فصل زیادہ ہو جائے اسکے بعد خطبے کے اعادے کی ضرورت ہے۔ ہاں کوئی دینی کام ہو مثلاً کسی کو کوئی شرعی مسئلہ بتائے یا وضو نہ رہے اور وضو کرنے جائے یا بعد خطبہ کے معلوم ہو کہ اسکو غسل کی ضرورت تھی اور غسل کرنے جائے تو کچھ کراہت نہیں نہ خطبے کے اعادے کی ضرورت ہے۔

مسئلہ۳۔ نماز جمعہ اس نیت سے پڑھی جائے تو نیت اَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الْفَرْضِ صَلٰوةَ الْجُمُعَةِ یعنی میں نے یہ ارادہ کیا کہ دو رکعت فرض نماز جمعہ پڑھوں۔

مسئلہ۴۔ بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی نماز ایک مقام میں ایک ہی مسجد میں سب لوگ جمع ہو کر پڑھیں اگرچہ ایک مقام کی

متعدد مسجدوں میں بھی نماز جمعہ جائز ہے۔

مسئلہ ۵۔ اگر کوئی مسبوق قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھتے وقت یا سجدۂ سہو کے بعد آکر ملے تو اسکی شرکت صحیح ہو جائیگی اور اسکو جمعہ کی نماز تمام کرنا چاہیئے ظہر پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۶۔ بعضے لوگ جمعہ کے بعد ظہر احتیاطی پڑھا کرتے ہیں چونکہ عوام کا اعتقاد اس سے بہت بگڑ گیا ہے اُن کو مطلقاً منع کرنا چاہیئے البتہ اگر کوئی ذی علم موقع شبہ میں پڑھنا چاہے تو اپنے پڑھنے کی کسی کو اطلاع نہ کرے۔

عیدین کی نماز کا بیان

مسئلہ۔ شوال کے مہینے کی پہلی تاریخ کو عید الفطر کہتے ہیں اور ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید الاضحیٰ یہ دونوں دن اسلام میں عید اور خوشی کے دن ہیں۔ ان دونوں دنوں میں دو دو رکعت نماز بطور شکریہ کے پڑھنا واجب ہے جمعہ کی نماز کی صحت و وجوب کے لئے جو شرائط اوپر ذکر ہو چکے ہیں وہی سب عیدین کی نماز میں بھی ہیں سوا خطبہ کے کہ جمعہ کی نماز میں خطبہ فرض اور شرط ہے اور نماز سے پہلے پڑھا جاتا ہے اور عیدین کی نماز میں شرط یعنی فرض نہیں سنت ہے اور پیچھے پڑھا جاتا ہے مگر عیدین کے خطبے کا سننا بھی مثل جمعہ کے خطبے کے واجب ہے یعنی اس وقت بولنا چالنا نماز پڑھنا سب حرام ہے عید الفطر کے دن تیرہ چیزیں مسنون ہیں۔ شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا۔ غسل کرنا۔ مسواک کرنا۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے جو پاس موجود ہوں پہننا۔ خوشبو لگانا۔ صبح کو بہت سویرے اٹھنا۔ عیدگاہ میں بہت سویرے جانا۔ قبل عیدگاہ جانے کے کوئی شیریں چیز مثل چھوارے وغیرہ کے کھانا۔ قبل عیدگاہ جانے کے صدقۂ فطر دیدینا۔ عید کی نماز عیدگاہ میں جاکر پڑھنا یعنی شہر کی مسجد میں بلا عذر نہ پڑھنا۔ جس راستے سے جائے اسکے سوا دوسرے راستے سے واپس آنا۔ پیادہ پا جانا اور راستے میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ آہستہ آواز سے پڑھتے ہوئے جانا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۔ عید الفطر کی نماز پڑھنے کا یہ طریقہ ہے کہ یہ نیت کرے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیِ الْوَاجِبِ صَلٰوۃَ عِیْدِ الْفِطْرِ مَعَ سِتِّ تَکْبِیْرَاتٍ وَاجِبَۃٍ یعنی میں نے یہ نیت کی کہ دو رکعت واجب نماز عید کی چھ واجب تکبیروں کے ساتھ پڑھوں یہ نیت کر کے ہاتھ باندھ لے اور سبحانک اللّٰھم آخر تک پڑھ کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور ہر مرتبہ مثل تکبیر تحریمہ کے دونوں کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور بعد تکبیر کے ہاتھ لٹکا دے اور ہر تکبیر کے بعد اتنی دیر تک توقف کرے کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ لٹکائے بلکہ باندھ لے اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھ کر حسب دستور

رکوع سجدہ کرکے کھڑا ہو اور دوسری رکعت میں پہلے سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھ لے اسکے بعد تین تکبیریں اسی طرح کہے لیکن یہاں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ باندھے بلکہ لٹکائے رکھے اور پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں جاوے۔

مسئلہ ۳۔ بعد نماز کے دو خطبے منبر پر کھڑے ہوکر پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی ہی دیر تک بیٹھے جتنی دیر جمعے کے خطبے میں بیٹھتا ہے۔

مسئلہ ۴۔ بعد نماز عیدین کے (یا بعد خطبہ کے) دعا مانگنا۔ گو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہؓ اور تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے منقول نہیں مگر چونکہ ہر نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے اسلئے بعد نماز عیدین بھی دعا مانگنا مسنون ہوگا (ق)

مسئلہ ۵۔ عیدین کے خطبے میں پہلے تکبیر سے ابتدا کرے اول خطبے میں نو مرتبہ اللہ اکبر کہے دوسرے میں سات مرتبہ۔

مسئلہ ۶۔ عید الاضحیٰ کی نماز کا بھی یہی طریقہ ہے اور اسمیں بھی وہ سب چیزیں مسنون ہیں جو عید الفطر میں ہیں۔ فرق اسقدر ہے کہ عید الاضحیٰ کی نیت میں بجائے عید الفطر کے عید الاضحیٰ کا لفظ داخل کرے۔ عید الفطر میں عیدگاہ جانے سے پہلے کوئی چیز کھانا مسنون ہے یہاں نہیں۔ اور عید الفطر میں راستے میں چلتے وقت آہستہ تکبیر کہنا مسنون ہے اور یہاں بلند آواز سے۔ اور عید الفطر کی نماز دیر کرکے پڑھنا مسنون ہے اور عید الاضحیٰ کی سویرے، اور یہاں صدقۂ فطر نہیں بلکہ بعد میں قربانی ہے اہل وسعت پر اور اذان و اقامت نہ یہاں ہے نہ وہاں

مسئلہ ۷۔ جہاں عید کی نماز پڑھی جائے وہاں اسدن اور کوئی نماز پڑھنا مکروہ ہے نماز سے پہلے بھی اور پیچھے بھی ہاں بعد نماز کے گھر میں آکر نماز پڑھنا مکروہ نہیں اور قبل نماز کے یہ بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ ۸۔ عورتیں اور وہ لوگ جو کسی وجہ سے نماز عید نہ پڑھیں انکو قبل نماز عید کے کوئی نفل وغیرہ پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۹۔ عید الفطر کے خطبہ میں صدقۂ فطر کے احکام اور عید الاضحیٰ کے خطبہ میں قربانی کے مسائل اور تکبیر تشریق کے احکام بیان کرنا چاہیئے۔ تکبیر تشریق یعنی ہر فرض عین نماز کے بعد ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہنا واجب ہے بشرطیکہ وہ فرض جماعت سے پڑھا گیا ہو اور وہ مقام مصر ہو۔ یہ تکبیر عورت اور مسافر پر واجب نہیں اگر یہ لوگ کسی ایسے شخص کے مقتدی ہوں جس پر تکبیر واجب ہے تو ان پر بھی تکبیر واجب ہو جائے گی لیکن اگر منفرد اور عورت اور مسافر بھی کہہ لے تو بہتر ہے کہ صاحبین کے نزدیک ان سب پر واجب ہے۔

مسئلہ ۱۰۔ تکبیر عرفے یعنی نویں تاریخ کی فجر سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک کہنا چاہیئے سب تئیس نمازیں ہوئیں جن کے بعد تکبیر واجب ہے۔

مسئلہ ۱۱۔ اس تکبیر کا بلند آواز سے کہنا واجب ہے۔ ہاں عورتیں اگر کہیں تو آہستہ آواز سے کہیں۔

مسئلہ ۱۲۔ نماز کے بعد فوراً تکبیر کہنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۳۔ اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ فوراً تکبیر کہہ دیں یہ انتظار نہ کریں کہ جب امام کہے تب کہیں۔

مسئلہ ۱۴۔ عید الضحیٰ کی نماز کے بعد بھی تکبیر کہہ لینا بعض کے نزدیک واجب ہے۔

مسئلہ ۱۵۔ عیدین کی نماز بالاتفاق متعدد مواضع میں جائز ہے۔

مسئلہ ۱۶۔ اگر کسی کو عید کی نماز نہ ملی ہو اور سب لوگ پڑھ چکے ہوں تو وہ شخص تنہا نماز عید نہیں پڑھ سکتا اسلئے کہ جماعت اسمیں شرط ہے اسی طرح اگر کوئی شخص شریک نماز ہوا ہو اور کسی وجہ سے نماز فاسد ہوگئی ہو وہ بھی اسکی قضا نہیں پڑھ سکتا نہ اسپر اس کی قضا واجب ہے۔ ہاں اگر کچھ اور لوگ بھی اسکے ساتھ شریک ہو جائیں تو پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۷۔ اگر کسی عذر سے پہلے دن نماز نہ پڑھی جا سکے تو عید الفطر کی نماز دوسرے دن اور عید الضحیٰ کی بارہویں تاریخ تک پڑھی جا سکتی ہے۔

مسئلہ ۱۸۔ عید الضحیٰ کی نماز میں بے عذر بھی بارھویں تاریخ تک تاخیر کرنے سے نماز ہو جاوے گی مگر مکروہ ہے اور عید الفطر میں بے عذر تاخیر کرنے سے بالکل نماز نہیں ہوگی عذر کی مثال (۱) کسی وجہ سے امام نماز پڑھانے نہ آیا ہو۔ (۲) پانی برس رہا ہو۔ (۳) چاند کی تاریخ محقق نہ ہو اور بعد زوال کے جب وقت جاتا رہے محقق ہو جائے (۴) ابر کے دن نماز پڑھی گئی ہو اور بعد ابر کھل جانے کے معلوم ہو کر بے وقت نماز پڑھی گئی۔

مسئلہ ۱۹۔ اگر کوئی شخص عید کی نماز میں ایسے وقت آکر شریک ہوا ہو کہ امام تکبیروں سے فراغت کر چکا ہو تو اگر قیام میں آکر شریک ہوا ہو تو فوراً بعد نیت باندھنے کے تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام قراءت شروع کر چکا ہو۔ اور اگر رکوع میں آکر شریک ہوا ہو تو اگر غالب گمان ہو کہ تکبیروں کی فراغت کے بعد امام کا رکوع ملجائے گا تو نیت باندھ کر تکبیر کہہ لے بعد اسکے رکوع میں جائے اور رکوع نہ ملنے کا خوف ہو تو رکوع میں شریک ہو جائے اور حالتِ رکوع میں بجائے تسبیح کے تکبیریں کہہ لے مگر حالتِ رکوع میں تکبیریں کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر قبل اسکے کہ پوری تکبیریں کہہ چکے امام رکوع سے سر اٹھالے تو یہ بھی کھڑا ہو جائے اور جس قدر تکبیریں رہ گئی ہیں وہ اس سے معاف ہیں۔

مسئلہ ۲۰۔ اگر کسی کی ایک رکعت عید کی نماز میں چلی جائے تو جب وہ اسکو ادا کرنے لگے تو پہلے قراءت کر لے اسکے بعد تکبیریں کہے اگرچہ قاعدہ کے موافق پہلے تکبیر کہنا چاہیئے تھا لیکن چونکہ اس طریقے سے دونوں رکعتوں میں تکبیریں پے در پے ہو جاتی ہیں اور یہ کسی صحابی کا مذہب نہیں ہے اسلئے اسکے خلاف حکم دیا گیا۔ اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے اور رکوع میں اسکو خیال آئے تو اسکو چاہیئے کہ حالتِ رکوع میں تکبیر کہہ لے پھر قیام کی طرف نہ لوٹے اور اگر لوٹ جائے تب بھی جائز ہے یعنی نماز فاسد نہ ہوگی لیکن ہر حال میں بوجہ کثرت اژدہام کے سجدۂ سہو نہ کرے۔

کعبہ مکرّمہ کے اندر نماز پڑھنے کا بیان

مسئلہ۱- جیسا کہ کعبہ شریف کے باہر اسکے رُخ پر نماز پڑھنا درست ہے ویسا ہی کعبہ مکرمہ کے اندر بھی نماز پڑھنا درست ہے۔ استقبال قبلہ ہو جائے گا خواہ جس طرف پڑھے باوجہ سے کہ وہاں چاروں طرف قبلہ ہے جس طرف منہ کیا جائے کعبہ ہی کعبہ ہے اور جس طرح نفل نماز جائز ہے اسی طرح فرض نماز بھی۔

مسئلہ۲- کعبہ شریف کی چھت پر کھڑے ہو کر اگر نماز پڑھی جائے تو وہ بھی صحیح ہے اسلئے کہ جس مقام پر کعبہ ہے وہ زمین اور اسکے محاذی جو حصّہ ہوا کا آسمان تک ہے سب قبلہ ہے۔ قبلہ کچھ کعبہ کی دیواروں میں منحصر نہیں ہے اسی لئے اگر کوئی شخص بلند پہاڑ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھے جہاں کعبہ کی دیواروں سے بالکل محاذات نہ ہو تو اسکی نماز بالاتفاق درست ہے لیکن چونکہ اسمیں کعبہ کی بے تعظیمی ہے اور کعبہ کی چھت پر نماز پڑھنے سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی منع فرمایا ہے اسلئے مکروہ تحریمی ہوگی۔

مسئلہ۳- کعبے کے اندر تنہا نماز پڑھنا بھی جائز ہے اور جماعت سے بھی اور وہاں یہ بھی شرط نہیں کہ امام اور مقتدیوں کا منہ ایک ہی طرف ہو اسلئے کہ وہاں ہر طرف قبلہ ہے ہاں یہ شرط ضرور ہے کہ مقتدی امام سے آگے بڑھ کر نہ کھڑے ہوں۔ اگر مقتدی کا منہ امام کے منہ کے سامنے ہو تب بھی درست ہے اسلئے کہ اس صورت میں وہ مقتدی امام سے آگے نہ کہا جائے گا آگے جب ہوتا کہ جب دونوں کا منہ ایک ہی طرف ہوتا اور پھر مقتدی آگے بڑھا ہوا ہوتا۔ مگر ہاں اس صورت میں نماز مکروہ ہوگی اسلئے کہ کسی آدمی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی چیز بیچ میں حائل کر لی جائے تو یہ کراہت نہ رہے گی۔

مسئلہ۴- اگر امام کعبہ کے اندر اور مقتدی کعبہ سے باہر حلقہ باندھے ہوئے کھڑے ہوں تب بھی نماز ہو جاوے گی لیکن اگر صرف امام کعبہ کے اندر ہوگا اور کوئی مقتدی اس کے ساتھ نہ ہوگا تو نماز مکروہ ہوگی اسلئے کہ اس صورت میں بوجہ اسکے کہ کعبہ کے اندر کی زمین اُونچی ہے امام کا مقام بقدر ایک قد کے مقتدیوں سے اُونچا ہوگا۔

مسئلہ۵- اگر مقتدی اندر ہوں اور امام باہر تب بھی نماز درست ہے بشرطیکہ مقتدی امام سے آگے نہ ہوں۔

مسئلہ۶- اور اگر سب باہر ہوں اور ایک طرف امام ہو اور چاروں طرف مقتدی حلقہ باندھے ہوئے ہوں جیسا کہ عام عادت وہاں اسی طرح نماز پڑھنے کی ہے تو بھی درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جس طرف امام کھڑا ہے اس طرف کوئی مقتدی بہ نسبت امام کے خانہ کعبہ کے زیادہ نزدیک نہ ہو کیونکہ اس صورت میں وہ امام سے آگے سمجھا جائے گا جو کہ مانع اقتدا ہے۔ البتہ اگر دوسری طرف کے مقتدی خانہ کعبہ سے بہ نسبت امام کے نزدیک بھی ہوں تو کچھ مضر نہیں اور یہ اگلی صورت ہے۔

ا ھ د ب

ج

ز

ا ب ج ۔ ء کعبہ ہے اور ہ امام ہے جو کعبہ سے دو گز کے فاصلہ پر کھڑا ہے اور د اور ز مقتدی ہیں جو کعبہ سے ایک گز کے فاصلے پر کھڑے ہیں۔ مگر د تو ہ کی طرف کھڑا ہے اور ز دوسری طرف کھڑا ہے د کی نماز نہ ہوگی ز کی ہو جاوے گی

سجدۂ تلاوت کا بیان

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص کسی امام سے آیت سجدہ سنے اسکے بعد اسکی اقتدا کرے تو اسکو امام کے ساتھ سجدہ کرنا چاہیئے۔ اور اگر امام سجدہ کر چکا ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ جس رکعت میں آیت سجدہ کی تلاوت امام نے کی ہو وہی رکعت اسکو اگر ملجائے تو اسکو سجدہ کی ضرورت نہیں اس رکعت کے ملجانے سے سمجھا جائے گا کہ وہ سجدہ بھی مل گیا۔ دوسری یہ کہ وہ رکعت نہ ملے تو اسکو بعد نماز تمام کرنے کے خارج نماز میں سجدہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۔ مقتدی سے اگر آیت سجدہ سنی جائے تو سجدہ واجب نہ ہوگا نہ اس پر نہ اسکے امام پر نہ اُن لوگوں پر جو اس نماز میں شریک ہیں ہاں جو لوگ اس نماز میں شریک نہیں خواہ وہ لوگ نماز ہی نہ پڑھتے ہوں یا کوئی دوسری نماز پڑھ رہے ہوں تو اُن پر سجدہ واجب ہوگا۔

مسئلہ ۳۔ سجدۂ تلاوت میں قہقہے سے وضو نہیں جاتا لیکن سجدہ باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۴۔ عورت کی محاذات مفسد سجدۂ تلاوت نہیں۔

مسئلہ ۵۔ سجدۂ تلاوت اگر نماز میں واجب ہوا ہو تو اسکا ادا کرنا فوراً واجب ہے، تاخیر کی اجازت نہیں۔

مسئلہ ۶۔ خارج نماز کا سجدہ نماز میں اور نماز کا خارج میں بلکہ دوسری نماز میں بھی نہیں ادا کیا جا سکتا پس اگر کوئی شخص نماز میں آیت سجدہ پڑھے اور سجدہ نہ کرے تو اسکا گناہ اسکے ذمہ ہوگا۔ اور اسکے سوا کوئی تدبیر نہیں کہ توبہ کرے اور ارحم الراحمین اپنے فضل وکرم سے معاف فرما دے۔

مسئلہ ۷۔ اگر دو شخص علیحدہ علیحدہ گھوڑوں پر سوار نماز پڑھتے ہوئے جا رہے ہوں اور ہر شخص ایک ہی آیت سجدہ کی تلاوت کرے اور ایک دوسرے کی تلاوت کو نماز ہی میں سُنے تو ہر شخص پر ایک ہی سجدہ واجب ہوگا جو نماز ہی میں ادا کرنا واجب ہے، اور اگر ایک ہی آیت کو نماز میں پڑھا اور اسی کو نماز سے باہر سُنا تو دو سجدے واجب ہونگے ایک تلاوت کے سبب سے دوسرا سُننے کے سبب سے۔ مگر تلاوت کے سبب سے جو ہوگا وہ نماز کا سمجھا جائے گا اور نماز ہی میں ادا کیا جائے گا اور سُننے کے سبب سے جو ہوگا وہ خارج نماز کے ادا کیا جائیگا۔

مسئلہ ۸۔ اگر آیتِ سجدہ نماز میں پڑھی جائے اور فوراً رکوع کیا جائے یا بعد دو تین آیتوں کے اور اس رکوع میں جھکتے وقت سجدۂ تلاوت کی بھی نیت کر لی جائے تو سجدہ ادا ہو جائے گا۔ اگر اسی طرح آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد نماز کا سجدہ کیا جائے یعنی بعد رکوع و قومہ کے تب بھی یہ سجدہ ادا ہو جائے گا اور اس میں نیت کی بھی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۹۔ جمعے اور عیدین اور آہستہ آواز کی نمازوں میں آیت سجدہ نہ پڑھنا چاہیئے اسلئے کہ سجدہ کرنے میں مقتدیوں کے اشتباہ کا خوف ہے

میّت کے غسل کے مسائل

مسئلہ ۱۔ اگر کوئی شخص دریا میں ڈوب کر مر گیا ہو تو وہ جس وقت نکالا جائے اسکا غسل دینا فرض ہے پانی میں ڈوبنا غسل کیلئے کافی نہ ہوگا اسلئے کہ میّت کا غسل دینا زندوں پر فرض ہے اور ڈوبنے میں کوئی ان کا فعل نہیں ہوا۔ ہاں اگر نکالتے وقت غسل کی نیت سے اسکو پانی میں حرکت دیدی جائے تو غسل ہو جائے گا اسی طرح اگر میّت کے اوپر پانی برس جائے یا اور کسی طرح سے پانی پہنچ جائے تب بھی اسکا غسل دینا فرض رہے گا۔

مسئلہ ۲۔ اگر کسی آدمی کا صرف سر کہیں دیکھا جائے تو اسکو غسل نہ دیا جائے گا بلکہ یونہی دفن کر دیا جائے گا۔ اور اگر کسی آدمی کا بدن نصف سے زیادہ کہیں ملے تو اسکا غسل دینا ضروری ہے خواہ سر کے ساتھ ملے یا بے سر کے۔ اور اگر نصف سے زیادہ نہ ہو بلکہ نصف ہو تو اگر سر کے ساتھ ملے تو غسل دیا جائے گا ورنہ نہیں۔ اور اگر نصف سے کم ہو تو غسل نہ دیا جائے گا خواہ سر کے ساتھ ہو یا بے سر کے۔

مسئلہ ۳۔ اگر کوئی میت کہیں دیکھی جائے اور کسی قرینے سے یہ معلوم نہ ہو کہ یہ مسلمان تھا یا کافر۔ تو اگر دارالاسلام میں یہ واقعہ ہوا تو اسکو غسل دیا جائے گا اور نماز بھی پڑھی جائے گی۔

مسئلہ ۴۔ اگر مسلمانوں کی نعشیں کافروں کی نعشوں میں مل جائیں اور کوئی تمیز نہ باقی رہے تو ان سب کو غسل دیا جائیگا۔ اور اگر تمیز باقی ہو تو مسلمانوں کی نعشیں علیحدہ کر لی جائیں اور صرف انہی کو غسل دیا جائے کافروں کی نعشوں کو غسل نہ دیا جائے۔

مسئلہ ۵۔ اگر کسی مسلمان کا کوئی عزیز کافر ہو اور وہ مر جائے تو اسکی نعش اسکے ہم مذہب کو دے دی جائے۔ اگر اسکا کوئی ہم مذہب نہ ہو یا ہو مگر لینا قبول نہ کرے تو بدرجۂ مجبوری وہ مسلمان اس کافر کو غسل دے مگر مسنون طریقے سے یعنی اسکو وضو نہ کرائے اور سر اسکا نہ صاف کرایا جائے کافور وغیرہ اسکے بدن میں نہ ملا جائے بلکہ جس طرح نجس چیز کو دھوتے ہیں اسی طرح اسکو دھوئیں اور کافر دھونے سے پاک نہ ہوگا حتیٰ کہ اگر کوئی شخص اسکو لیئے ہوئے نماز پڑھے تو اسکی نماز درست نہ ہوگی۔

مسئلہ ۶۔ باغی لوگ یا ڈاکہ زن اگر مارے جائیں تو ان کے مردوں کو غسل نہ دیا جائے بشرطیکہ عین لڑائی کے وقت مارے گئے ہوں

مسئلہ۔ مرتد اگر مرجائے تو اسکو بھی غسل نہ دیا جائے اور اگر اسکے اہل مذہب اسکی نعش مانگیں تو انکو بھی نہ دی جائے۔

مسئلہ۔ اگر پانی نہ ہونے کے سبب سے کسی میت کو تیمم کرایا گیا ہو اور پھر پانی ملجاوے تو اسکو غسل دے دینا چاہیئے۔

میّت کے کفن کے مسائل

مسئلہ۔ اگر انسان کا کوئی عضو یا نصف جسم بغیر سر کے پایا جاوے تو اسکو بھی کسی کسی کپڑے میں لپیٹ دینا کافی ہے ہاں اگر نصف جسم کے ساتھ سر بھی ہو یا نصف سے زیادہ حصہ جسم کا ہو گو سر بھی نہ ہو تو پھر کفن مسنون دینا چاہیئے۔

مسئلہ۔ کسی انسان کی قبر کھل جائے یا اور کسی وجہ سے اسکی نعش باہر نکل آئے اور کفن نہ ہو تو اسکو بھی کفن مسنون دینا چاہیئے بشرطیکہ وہ نعش پھٹی نہ ہو اور اگر پھٹ گئی ہو تو کسی کپڑے میں لپیٹ دینا کافی ہے (مسنون کفن کی حاجت نہیں)

جنازے کی نماز کے مسائل

نماز جنازہ درحقیقت اس میت کے لئے دعا ہے ارحم الراحمین سے۔

مسئلہ۔ نماز جنازے کے واجب ہونے کی وہی سب شرطیں ہیں جو اور نمازوں کے لئے ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔ ہاں اس میں ایک شرط اور زیادہ ہے وہ یہ کہ اس شخص کی موت کا علم بھی ہو پس جس کو یہ خبر نہ ہوگی وہ معذور ہے نماز جنازہ اس پر ضروری نہیں

مسئلہ۔ نماز جنازے کے صحیح ہونے کے لئے دو قسم کی شرطیں ہیں۔ ایک قسم کی وہ شرطیں ہیں جو نماز پڑھنے والوں سے تعلق رکھتی ہیں وہ وہی ہیں جو اور نمازوں کے لئے اوپر بیان ہوچکیں یعنی طہارت، ستر عورت، استقبال قبلہ، نیت ہاں وقت اسکے لئے شرط نہیں اور اسکے لئے تیمم نماز نہ ملنے کے خیال سے جائز ہے مثلاً نماز جنازہ ہو رہی ہو اور وضو کرنے میں یہ خیال ہو کہ نماز ختم ہوجائے گی تو تیمم کرلے بخلاف اور نمازوں کے کہ ان میں اگر وقت کے چلے جانے کا خوف ہو تو بھی تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ۔ آجکل بعضے آدمی جنازے کی نماز جوتہ پہنے ہوئے پڑھتے ہیں ان کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ وہ جگہ جس پر کھڑے ہوئے ہوں اور جوتے دونوں پاک ہوں اور اگر جوتہ پیر سے نکال دیا جائے اور اس پر کھڑے ہوں تو صرف جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے۔ اکثر لوگ اسکا خیال نہیں کرتے اور ان کی نماز نہیں ہوتی۔ دوسری قسم کی وہ شرطیں جن کو میت سے تعلق ہے وہ چھ ہیں۔

شرط ۱۔ میت کا مسلمان ہونا پس کافر اور مرتد کی نماز صحیح نہیں مسلمان اگرچہ فاسق یا بدعتی ہو اسکی نماز صحیح ہے سوا ان لوگوں کے جو بادشاہ برحق سے بغاوت کریں یا ڈاکہ زنی کرتے ہوں بشرطیکہ یہ لوگ بادشاہ وقت سے لڑائی کی حالت

میں مقتول ہوں اور اگر بعد لڑائی کے یا اپنی موت سے مرجائیں تو پھر انکی نماز پڑھی جائے گی اسی طرح جس شخص نے اپنے باپ یا ماں کو قتل کیا ہو اور اسکی سزا میں وہ مارا جائے تو اسکی نماز بھی نہ پڑھی جائے گی اور ان لوگوں کی نماز زجراً نہیں پڑھی جاتی اور جس شخص نے اپنی جان خودکشی کرکے دی ہو اسپر نماز پڑھنا صحیح یہ ہے کہ درست ہے۔

مسئلہ ۴۔ جس نابالغ لڑکے کا باپ یا ماں مسلمان ہو وہ لڑکا مسلمان سمجھا جائیگا اور اسکی نماز پڑھی جائیگی۔

مسئلہ ۵۔ میت سے مراد وہ شخص ہے جو زندہ پیدا ہو کر مر گیا ہو۔ اور اگر مرا ہوا بچہ پیدا ہوا تو اسکی نماز درست نہیں۔

شرط ۲۔ میت کے بدن اور کفن کا نجاست حقیقیہ اور حکمیہ سے طاہر ہونا۔ ہاں اگر نجاست حقیقیہ اسکے بدن سے (بعد غسل) خارج ہوئی ہو اور اس سبب سے اسکا بدن بالکل نجس ہوجائے تو کچھ مضائقہ نہیں نماز درست ہے۔

مسئلہ ۶۔ اگر کوئی میت نجاست حکمیہ سے طاہر نہ ہو یعنی اسکو غسل نہ دیا گیا ہو یا درصورت ناممکن ہونے غسل کے تیمم نہ کرایا گیا ہو اسکی نماز درست نہیں ہاں اگر اسکا طاہر ہونا ممکن نہ ہو مثلاً بے غسل یا تیمم کرائے ہوئے دفن کر چکے ہوں اور قبر پر مٹی بھی پڑ چکی ہو تو پھر اسکی نماز اسکی قبر پر اسی حالت میں پڑھنا جائز ہے۔ اگر کسی میت پر بے غسل یا تیمم کے نماز پڑھی گئی ہو اور وہ دفن کر دیا گیا ہو اور بعد دفن کے علم ہو کہ اسکو غسل نہ دیا گیا تھا تو اسکی نماز دوبارہ اسکی قبر پر پڑھی جائے اسلئے کہ پہلی نماز صحیح نہیں ہوئی۔ ہاں اب چونکہ غسل ممکن نہیں لہٰذا نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ ۷۔ اگر کوئی مسلمان بے نماز پڑھے ہوئے دفن کر دیا گیا ہو تو اسکی نماز اسکی قبر پر پڑھی جائے جب تک کہ اسکی نعش کے پھٹ جانے کا اندیشہ نہ ہو۔ جب خیال ہو کہ اب نعش پھٹ گئی ہوگی تو پھر نماز نہ پڑھی جائے اور نعش پھٹنے کی مدت ہر جگہ کے اعتبار سے مختلف ہے، اسکی تعیین نہیں ہوسکتی یہی اصح ہے اور بعض نے تین دن اور بعض نے دس دن اور بعض نے ایک ماہ مدت بیان کی ہے۔

مسئلہ ۸۔ میت جس جگہ رکھی ہو اس جگہ کا پاک ہونا شرط نہیں۔ اگر میت پاک پلنگ یا تخت پر ہو اور اگر پلنگ یا تخت بھی ناپاک ہو یا میت کو بدون پلنگ و تخت کے ناپاک زمین پر رکھ دیا جائے تو اس صورت میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک طہارت مکان میت شرط ہے اسلئے نماز نہ ہوگی اور بعض کے نزدیک شرط نہیں لہٰذا نماز صحیح ہو جائیگی۔

شرط ۳۔ میت کے جسم واجب الستر کا پوشیدہ ہونا۔ اگر میت بالکل برہنہ ہو تو اسکی نماز درست نہیں۔

شرط ۴۔ میت کا نماز پڑھنے والے کے آگے ہونا۔ اگر میت نماز پڑھنے والے کے پیچھے ہو تو نماز درست نہیں۔

شرط ۵۔ میت کا یا جس چیز پر میت ہو اسکا زمین پر رکھا ہوا ہونا۔ اگر میت کو لوگ اپنے ہاتھوں پر اٹھائے ہوئے ہوں یا کسی گاڑی یا جانور پر ہو اور اسی حالت میں اسکی نماز پڑھی جائے تو صحیح نہ ہوگی۔

شرط ۶۔ میت کا وہاں موجود ہونا۔ اگر میت وہاں نہ موجود ہو تو نماز صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ ۹۔ نماز جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں (۱) چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔ ہر تکبیر یہاں قائم مقام ایک رکعت کے سمجھی جاتی ہے۔ (۲) قیام یعنی کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا جس طرح فرض واجب نمازوں میں قیام فرض ہے اور بے عذر کے اس کا ترک جائز نہیں۔ عذر کا بیان (نماز کے بیان میں) اوپر ہو چکا ہے۔

مسئلہ ۱۰۔ رکوع سجدہ قعدہ وغیرہ اس نماز میں نہیں۔

مسئلہ ۱۱۔ نماز جنازہ میں تین چیزیں مسنون ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا (۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا (۳) میت کیلئے دعا کرنا۔ جماعت اس میں شرط نہیں پس اگر ایک شخص بھی جنازے کی نماز پڑھ لے تو فرض ادا ہو جائے گا خواہ وہ (نماز پڑھنے والا) عورت یا مرد بالغ ہو یا نابالغ۔

مسئلہ ۱۲۔ ہاں یہاں جماعت کی ضرورت زیادہ ہے اسلئے کہ یہ دعا ہے میت کے لئے اور چند مسلمانوں کا جمع ہو کر بارگاہ الٰہی میں کسی چیز کے لئے دعا کرنا ایک عجیب خاصیت رکھتا ہے نزول رحمت اور قبولیت کے لئے۔

مسئلہ ۱۳۔ نماز جنازہ کا مسنون و مستحب طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر امام اسکے سینہ کے مقابل کھڑا ہو جائے اور سب لوگ یہ نیت کریں نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ صَلٰوۃَ الْجَنَازَۃِ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَدُعَاءً لِّلْمَیِّتِ یعنی میں نے یہ ارادہ کیا کہ نماز جنازہ پڑھوں جو خدا کی نماز ہے اور میت کے لئے دعا ہے یہ نیت کر کے دونوں ہاتھ مثل تکبیر تحریمہ کے کانوں تک اُٹھا کر ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر دونوں ہاتھ مثل نماز کے باندھ لیں پھر سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھیں۔ اسکے بعد پھر ایک بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں مگر اس مرتبہ ہاتھ نہ اُٹھائیں بعد اسکے درود شریف پڑھیں اور بہتر یہ ہے کہ وہی درود پڑھا جائے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے پھر ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اُٹھائیں اس تکبیر کے بعد میت کیلئے دعا کریں اگر وہ بالغ ہو خواہ مرد یا عورت تو یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اور بعض احادیث میں یہ دعا بھی وارد ہوئی ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ اور اگر ان دونوں دعاؤں کو پڑھ لے تب بھی بہتر ہے بلکہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے رد المحتار میں دونوں دعاؤں کو ایک ہی میں ملا کر لکھا ہے۔ ان دونوں دعاؤں کے سوا اور دعائیں بھی احادیث میں آئی ہیں اور ان کو ہمارے فقہاء نے بھی نقل کیا ہے جس دعا کو چاہے اختیار کر لے۔ اور اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور اگر نابالغ لڑکی ہو تو بھی یہی دعا ہے صرف اتنا فرق ہے کہ تینوں اجْعَلْہُ کی جگہ اجْعَلْھَا اور شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا کی جگہ شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً پڑھیں۔ جب یہ دعا پڑھ چکیں تو پھر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہیں اور اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اٹھائیں اور اس تکبیر کے بعد سلام پھیریں جس طرح نماز میں سلام پھیرتے ہیں اس نماز میں التحیات اور قرآن مجید کی قرأت وغیرہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۔ نماز جنازہ امام اور مقتدی دونوں کے حق میں یکساں ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ امام تکبیریں اور سلام بلند آواز سے کہے گا اور مقتدی آہستہ آواز سے باقی چیزیں یعنی ثنا اور درود اور دعا مقتدی بھی آہستہ آواز سے پڑھیں گے اور امام بھی آہستہ آواز سے پڑھے گا۔

مسئلہ ۱۵۔ جنازے کی نماز میں مستحب ہے کہ حاضرین کی تین صفیں کر دی جائیں یہاں تک کہ اگر صرف سات آدمی ہوں تو ایک آدمی ان میں سے امام بنا دیا جائے اور پہلی صف میں تین آدمی کھڑے ہوں اور دوسری میں دو اور تیسری میں ایک۔

مسئلہ ۱۶۔ جنازہ کی نماز بھی ان چیزوں سے فاسد ہو جاتی ہے جن چیزوں سے دوسری نمازوں میں فساد آتا ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ جنازہ کی نماز میں قہقہہ سے وضو نہیں جاتا اور عورت کی محاذات سے بھی اس میں فساد نہیں آتا۔

مسئلہ ۱۷۔ جنازے کی نماز اس مسجد میں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جو پنجوقتی نمازوں یا جمعہ یا عیدین کی نماز کے لئے بنائی گئی ہو خواہ جنازہ مسجد کے اندر ہو یا مسجد سے باہر ہو اور نماز پڑھنے والے اندر ہوں۔ ہاں جو خاص جنازہ کی نماز کے لئے بنائی گئی ہو اس میں مکروہ نہیں۔

مسئلہ ۱۸۔ میت کی نماز میں اس غرض سے زیادہ تاخیر کرنا کہ جماعت زیادہ ہو جائے مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۹۔ جنازے کی نماز بیٹھ کر یا سواری کی حالت میں پڑھنا جائز نہیں جبکہ کوئی عذر نہ ہو۔

مسئلہ ۲۰۔ اگر ایک ہی وقت میں کئی جنازے جمع ہو جائیں تو بہتر یہ ہے کہ ہر جنازے کی نماز علیحدہ پڑھی جائے اور اگر سب جنازوں کی ایک ہی نماز پڑھی جائے تب بھی جائز ہے اور اس وقت چاہیئے کہ سب جنازوں کی صف قائم کر دی جائے جس کی بہتر صورت یہ ہے کہ ایک جنازے کے آگے دوسرا جنازہ رکھ دیا جائے کہ سب کے پیر ایک طرف ہوں اور سب کے سر ایک طرف اور یہ صورت اسلئے بہتر ہے کہ اس میں سب کا سینہ امام کے مقابل ہو جائے گا جو مسنون ہے۔

مسئلہ ۲۱۔ اگر جنازے مختلف اصناف کے ہوں تو اس ترتیب سے ان کی صف قائم کی جائے کہ امام کے قریب مردوں کے جنازے ان کے بعد لڑکوں کے اور ان کے بعد بالغہ عورتوں کے ان کے بعد نابالغہ لڑکیوں کے۔

مسئلہ ۲۲۔ اگر کوئی شخص جنازہ کی نماز میں ایسے وقت پہنچا کہ کچھ تکبیریں اس کے آنے سے پہلے ہو چکی ہوں تو جس قدر تکبیریں

ہو چکی ہوں اُن کے اعتبار سے وہ شخص مسبوق سمجھا جائے گا اور اسکو چاہیئے کہ فوراً آتے ہی مثل اور نمازوں کے تکبیر تحریمہ کہہ کر شریک ہو جائے بلکہ امام کی تکبیر کا انتظار کرے جب امام تکبیر کہے تو اسکے ساتھ یہ بھی تکبیر کہے اور یہ تکبیر اسکے حق میں تکبیر تحریمہ ہوگی پھر جب امام سلام پھیرے تو یہ شخص اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو ادا کرلے اور اس میں کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں اگر کوئی شخص ایسے وقت پہنچے کہ امام چوتھی تکبیر بھی کہہ چکا ہو تو وہ شخص اس تکبیر کے حق میں مسبوق نہ سمجھا جائے گا اسکو چاہیئے کہ فوراً تکبیر کہہ کر امام کے سلام سے پہلے شریک ہو جائے اور ختم نماز کے بعد اپنی گئی ہوئی تکبیروں کا اعادہ کرلے۔

مسئلہ ۲۳۔ اگر کوئی شخص تکبیر تحریمہ یعنی پہلی تکبیر یا کسی اور تکبیر کے وقت موجود تھا اور نماز میں شرکت کیلئے مستعد تھا مگر سستی یا اور کسی وجہ سے شریک نہ ہوا تو اسکو فوراً تکبیر کہہ کر شریک نماز ہو جانا چاہیئے۔ امام کی دوسری تکبیر کا اسکو انتظار نہ کرنا چاہیئے اور جس تکبیر کے وقت حاضر تھا اس تکبیر کا اعادہ اسکے ذمے نہ ہوگا بشرطیکہ قبل اسکے کہ امام دوسری تکبیر کہے۔ یہ اس تکبیر کو ادا کرے گو امام کی معیت نہ ہو۔

مسئلہ ۲۴۔ جنازے کی نماز کا مسبوق جب اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو ادا کرے اور خوف ہو کہ اگر دعا پڑھے گا تو دیر ہوگی اور جنازہ اسکے سامنے سے اُٹھالیا جائے گا تو دعا نہ پڑھے۔

مسئلہ ۲۵۔ جنازے کی نماز میں اگر کوئی شخص لاحق ہو جائے تو اسکا وہی حکم ہے جو اور نمازوں کے لاحق کا ہے۔

مسئلہ ۲۶۔ جنازے کی نماز میں امامت کا استحقاق سب سے زیادہ بادشاہِ وقت کو ہے گو تقویٰ اور ورع میں اس سے بہتر لوگ بھی وہاں موجود ہوں اگر بادشاہِ وقت وہاں نہ ہو تو اسکا نائب یعنی جو شخص اسکی طرف سے حاکم شہر ہو وہ مستحق امامت ہے گو ورع اور تقویٰ میں اس سے افضل لوگ وہاں موجود ہوں۔ اور وہ بھی نہ ہو تو قاضی شہر۔ وہ بھی نہ ہو تو اسکا نائب۔ ان لوگوں کے ہوتے ہوئے دوسرے کا امام بنانا بلا انکی اجازت کے جائز نہیں اُن ہی کا امام بنانا واجب ہے۔ اگر یہ لوگ کوئی وہاں موجود نہ ہوں تو اس محلہ کا امام مستحق ہے بشرطیکہ میت کے اعزہ میں کوئی شخص اس سے افضل نہ ہو ورنہ میت کے وہ اعزہ جن کو حق ولایت حاصل ہے امامت کے مستحق ہیں یا وہ شخص جس کو وہ اجازت دیں۔ اگر بے اجازت ولی میت کے کسی ایسے شخص نے نماز پڑھادی ہو جس کو امامت کا استحقاق نہیں تو ولی کو اختیار ہے کہ پھر دوبارہ نماز پڑھے حتیٰ کہ اگر میت دفن ہو چکی تو اسکی قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے تا وقتیکہ نعش کے پھٹ جانے کا خیال نہ ہو۔

مسئلہ ۲۷۔ اگر بے اجازت ولی میت کے کسی ایسے شخص نے نماز پڑھادی ہو جس کو امامت کا استحقاق ہے تو پھر ولی میت نماز کا اعادہ نہیں کرسکتا۔ اسی طرح اگر ولی میت نے بحالت نہ موجود ہونے بادشاہِ وقت وغیرہ کے نماز پڑھادی ہو تو بادشاہِ وقت وغیرہ کو اعادہ کا اختیار نہیں ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ اگر ولی میت بحالت موجود ہونے بادشاہِ وقت وغیرہ کے نماز پڑھ لے تب بھی

بادشاہ وقت وغیرہ کو اعادہ کا اختیار نہ ہوگا گو ایسی حالت میں بادشاہ وقت کے امام نہ بنانے سے ترک واجب کا گناہ اولیائے میت پر ہوگا۔ حاصل یہ کہ ایک جنازہ کی نماز کئی مرتبہ پڑھنا جائز نہیں مگر ولی میت کو جبکہ اسکی بے اجازت کسی غیر مستحق نے نماز پڑھادی ہو دوبارہ پڑھنا درست ہے۔

دفن کے مسائل

مسئلہ ۱۔ میت کا دفن کرنا فرض کفایہ ہے جس طرح اسکا غسل اور نماز۔

مسئلہ ۲۔ جب میت کی نماز سے فراغت ہوجائے تو فوراً اسکو دفن کرنے کے لئے جہاں قبر کھدی ہو لیجانا چاہیئے۔

مسئلہ ۳۔ اگر میت کوئی شیرخوار بچہ یا اس سے کچھ بڑا ہو تو لوگوں کو چاہیئے کہ اسکو دست بدست لیجائیں یعنی ایک آدمی اسکو اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھالے پھر اس سے دوسرا آدمی لے لے۔ اسی طرح بدلتے ہوئے لیجائیں اور اگر میت کوئی بڑا آدمی ہو تو اسکو کسی چارپائی وغیرہ پر رکھ کر لیجائیں اور اسکے چاروں پایوں کو ایک ایک آدمی اٹھائے۔ میت کی چارپائی ہاتھوں سے اٹھاکر کندھوں پر رکھنا چاہیئے۔ مثل مال و اسباب کے شانوں پر لادنا مکروہ ہے۔ اسی طرح بلا عذر اسکا کسی جانور یا گاڑی وغیرہ پر رکھ کر لیجانا بھی مکروہ ہے اور عذر ہو تو بلا کراہت جائز ہے مثلاً قبرستان بہت دور ہو۔

مسئلہ ۴۔ میت کے اٹھانے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے اسکا اگلا داہنا پایا اپنے داہنے شانے پر رکھ کر کم سے کم دس قدم چلے بعد اسکے پچھلا داہنا پایا اپنے داہنے شانے پر رکھ کر کم سے کم دس قدم چلے۔ بعد اسکے بایاں پایا اپنے بائیں شانے پر رکھ کر پھر پچھلا بایاں پایا بائیں شانے پر رکھ کر کم سے کم دس دس قدم چلے تاکہ چاروں پایوں کو ملاکر چالیس قدم ہوجائیں۔

مسئلہ ۵۔ جنازے کا تیز قدم لیجانا مسنون ہے مگر نہ اسقدر کہ نعش کو حرکت و اضطراب ہونے لگے۔

مسئلہ ۶۔ جو لوگ جنازے کے ہمراہ جائیں ان کو قبل اسکے کہ جنازہ شانوں سے اتارا جائے بیٹھنا مکروہ ہے ہاں اگر کوئی ضرورت بیٹھنے کی پیش آئے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

مسئلہ ۷۔ جو لوگ جنازے کے ساتھ نہ ہوں بلکہ کہیں بیٹھے ہوئے ہوں ان کو جنازے کو دیکھ کر کھڑا ہوجانا نہیں چاہیئے۔

مسئلہ ۸۔ جو لوگ جنازے کے ہمراہ ہوں انکو جنازے کے پیچھے چلنا مستحب ہے، اگرچہ جنازے کے آگے چلنا بھی جائز ہے۔ ہاں اگر سب لوگ جنازے کے آگے ہوجائیں تو مکروہ ہے۔ اسی طرح جنازے کے آگے کسی سواری پر چلنا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ ۹۔ جنازے کے ہمراہ پیادہ پا چلنا مستحب ہے اور اگر کسی سواری پر ہو تو جنازے کے پیچھے چلے۔

مسئلہ ۱۰۔ جنازے کے ہمراہ جو لوگ ہوں ان کو کوئی دعا یا ذکر بلند آواز سے پڑھنا مکروہ ہے۔ میت کی قبر کم سے کم اسکے نصف قد

کے برابر گہری کھودی جائے اور قد سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے اور موافق اسکے قد کے لمبی ہو اور بغلی بہ نسبت صندوقی کے بہتر ہے ہاں اگر زمین بہت نرم ہو کہ بغلی کھودنے میں قبر کے بیٹھ جانے کا اندیشہ ہو تو پھر بغلی قبر نہ کھودی جائے۔

مسئلہ ۱۱۔ یہ بھی جائز ہے کہ اگر بغلی قبر نہ کھد سکے تو میت کو کسی صندوق میں رکھ کر دفن کردیں خواہ صندوق لکڑی کا ہو یا پتھر کا یا لوہے کا مگر بہتر یہ ہے کہ اس صندوق میں مٹی بچھا دی جائے۔

مسئلہ ۱۲۔ جب قبر تیار ہو چکے تو میت کو قبلے کی طرف سے قبر میں اُتار دیں اسکی صورت یہ ہے کہ جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھا جائے اور اُتارنے والے قبلہ رُو کھڑے ہو کر میت کو اُٹھا کر قبر میں رکھ دیں۔

مسئلہ ۱۳۔ قبر میں اُتارنے والوں کا طاق یا جفت ہونا مسنون نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی قبر مقدس میں چار آدمیوں نے اُتارا تھا۔

مسئلہ ۱۴۔ قبر میں رکھتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ کہنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۵۔ میت کو قبر میں رکھ کر داہنے پہلو پر اُسکو قبلہ رُو کردینا مسنون ہے۔

مسئلہ ۱۶۔ قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی وہ گرہ جو کفن کھل جانے کے خوف سے دی گئی تھی کھول دی جائے۔

مسئلہ ۱۷۔ بعد اسکے کچی اینٹوں یا نرکل سے بند کردیں۔ پختہ اینٹوں یا لکڑی کے تختوں سے بند کرنا مکروہ ہے ہاں جہاں زمین بہت نرم ہو کہ قبر کے بیٹھ جانے کا خوف ہو تو پختہ اینٹ یا لکڑی کے تختے رکھ دینا یا صندوق میں رکھنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۱۸۔ عورت کو قبر میں رکھتے وقت پردہ کرکے رکھنا مستحب ہے، اور اگر میت کے بدن کے ظاہر ہو جانے کا خوف ہو تو پھر پردہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۹۔ مردوں کے دفن کے وقت قبر پر پردہ کرنا نہ چاہیئے ہاں اگر عذر ہو مثلاً پانی برس رہا ہو یا برف گر رہی ہو یا دھوپ سخت ہو تو پھر جائز ہے۔

مسئلہ ۲۰۔ جب میت کو قبر میں رکھ چکیں تو جس قدر مٹی اسکی قبر سے نکلی ہو وہ سب اس پر ڈال دیں اُس سے زیادہ مٹی ڈالنا مکروہ ہے جبکہ بہت زیادہ ہو کہ قبر ایک بالشت سے بہت زیادہ اُونچی ہو جائے اور اگر تھوڑی سی ہو تو پھر مکروہ نہیں۔

مسئلہ ۲۱۔ قبر میں مٹی ڈالتے وقت مستحب ہے کہ سرانے کی طرف سے ابتدا کی جائے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر میں ڈالدے اور پہلی مرتبہ پڑھے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ اور دوسری مرتبہ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری مرتبہ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى

مسئلہ ۲۲۔ بعد دفن کے تھوڑی دیر تک قبر پر ٹھہرنا اور میت کے لئے دعائے مغفرت کرنا یا قرآن مجید پڑھ کر اسکا ثواب اس کو پہنچانا مستحب ہے۔

مسئلہ ۲۳۔ بعد مٹی ڈال چکنے کے قبر پر پانی چھڑک دینا مستحب ہے۔

مسئلہ ۲۴۔ کسی میت کو چھوٹا ہو یا بڑا مکان کے اندر دفن نہ کرنا چاہیئے اسلئے کہ یہ بات انبیا علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے۔

مسئلہ ۲۵۔ قبر کا مربع بنانا مکروہ ہے مستحب ہے کہ اٹھی ہوئی مثل کوہان شتر کے بنائی جاوے اس کی بلندی ایک بالشت یا اس سے کچھ زیادہ ہونا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۶۔ قبر کا ایک بالشت سے بہت زیادہ بلند کرنا مکروہ تحریمی ہے قبر پر گچ کرنا یا اس پر مٹی لگانا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۲۷۔ بعد دفن کر چکنے کے قبر پر کوئی عمارت مثل گنبد یا قبے وغیرہ کے بنانا بالغرض زینت حرام ہے اور مضبوطی کی نیت سے مکروہ ہے میت کی قبر پر کوئی چیز بطور یادداشت کے لکھنا جائز ہے بشرطیکہ کوئی ضرورت ہو ورنہ جائز نہیں لیکن اس زمانہ میں چونکہ عوام نے اپنے عقائد اور اعمال کو بہت خراب کر لیا ہے اور ان مفاسد سے مباح بھی ناجائز ہو جاتا ہے اسلئے ایسے امور بالکل ناجائز ہونگے اور جو جو ضرورتیں یہ لوگ بیان کرتے ہیں سب نفس کے بہلانے ہیں جنکو وہ دل میں خود بھی سمجھتے ہیں۔

شہید کے احکام

اگرچہ شہید بھی بظاہر میت ہے مگر عام موتی کے سب احکام اس میں جاری نہیں ہو سکتے اور فضائل بھی اسکے بہت ہیں۔ اسلئے اسکے احکام علیحدہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوا شہید کے اقسام احادیث میں بہت وارد ہوئے ہیں بعض علماء نے ان اقسام کے جمع کرنے کے لئے مستقل رسالے بھی تصنیف فرمائے ہیں مگر ہم کو شہید کے جو احکام یہاں بیان کرنا مقصود ہیں وہ اس شہید کے ساتھ خاص ہیں جس میں یہ چند شرطیں پائی جائیں۔

شرط ۱۔ مسلمان ہونا پس غیر اہل اسلام کے لئے کسی قسم کی شہادت ثابت نہیں ہو سکتی۔

شرط ۲۔ مکلف یعنی عاقل بالغ ہونا پس جو شخص حالتِ جنون وغیرہ میں مارا جائے یا عدم بلوغ کی حالت میں تو اسکے لئے شہادت کے وہ احکام جن کا ہم ذکر آگے کرینگے ثابت نہ ہونگے۔

شرط ۳۔ حدثِ اکبر سے پاک ہونا۔ اگر کوئی شخص حالتِ جنابت میں یا کوئی عورت حیض و نفاس میں شہید ہو جائے تو اسکے لئے بھی شہید کے وہ احکام ثابت نہ ہونگے۔

شرط ۴۔ بیگناہ مقتول ہونا پس اگر کوئی شخص بیگناہ نہیں مقتول ہوا بلکہ کسی جرم شرعی کی سزا میں مارا گیا ہو یا مقتول ہی نہ ہوا ہو بلکہ یونہی مر گیا ہو تو اسکے لئے بھی شہید کے وہ احکام ثابت نہ ہونگے۔

شرط ۵۔ اگر کسی مسلمان یا ذمی کے ہاتھ سے مارا گیا ہو تو یہ بھی شرط ہے کہ کسی آلہ جارحہ سے مارا گیا ہو اگر کسی مسلمان یا ذمی کے

ہاتھ سے بذریعہ آلۂ غیر جارحہ کے مارا گیا ہو مثلاً کسی پتھر وغیرہ سے مارا جائے تو اس پر شہید کے احکام جاری نہ ہوں گے لیکن لوہا مطلقاً آلۂ جارحہ کے حکم میں ہے گو اسمیں دھار نہ ہو۔ اور اگر کوئی شخص حربی کافروں یا باغیوں یا ڈاکوؤں کے ہاتھ سے مارا گیا ہو یا انکے معرکۂ جنگ میں مقتول ملے تو اسمیں آلۂ جارحہ سے مقتول ہونے کی شرط نہیں حتیٰ کہ اگر کسی پتھر وغیرہ سے بھی وہ لوگ ماریں اور مرجائے تو شہید کے احکام اس پر جاری ہو جائینگے بلکہ یہ بھی شرط نہیں کہ وہ لوگ خود مرتکب قتل ہوئے ہوں بلکہ اگر وہ سبب قتل بھی ہوئے ہوں یعنی اُن سے وہ امور وقوع میں آئیں جو باعث قتل ہو جائیں تب بھی شہید کے احکام جاری ہو جائیں گے۔

مثال ۱۔ کسی حربی وغیرہ نے اپنے جانور سے کسی مسلمان کو روند ڈالا اور خود بھی اس پر سوار تھا۔

۲۔ کوئی مسلمان کسی جانور پر سوار تھا اُس جانور کو کسی حربی وغیرہ نے بھگایا جس کی وجہ سے مسلمان اُس جانور سے گر کر مر گیا۔

۳۔ کسی حربی وغیرہ نے کسی مسلمان کے گھر یا جہاز میں آگ لگادی جس سے کوئی جل کر مر گیا۔

شرط ۶۔ اس قتل کی سزا میں ابتداءً شریعت کی طرف سے کوئی مالی عوض نہ مقرر ہو بلکہ قصاص واجب ہوا ہو پس اگر مالی عوض مقرر ہوگا تب بھی اس مقتول پر شہید کے احکام جاری نہ ہوں گے گو ظلماً مارا جائے۔

مثال ۱۔ کوئی مسلمان کسی مسلمان کو غیر آلۂ جارحہ سے قتل کر دے۔

۲۔ کوئی مسلمان کسی مسلمان کو آلۂ جارحہ سے قتل کر دے مگر خطاءً مثلاً کسی جانور پر یا کسی نشانے پر حملہ کر رہا ہو اور وہ کسی انسان کے لگ جائے۔

۳۔ کوئی شخص کسی جگہ سوائے معرکۂ جنگ کے مقتول پایا جائے اور کوئی قاتل اسکا معلوم نہ ہو ان سب صورتوں میں چونکہ اس قتل کے عوض میں مال واجب ہوتا ہے قصاص نہیں واجب ہوتا اسلئے یہاں شہید کے احکام جاری نہ ہوں گے مالی عوض کے مقرر ہونے میں ابتداءً کی قید اسوجہ سے لگائی گئی کہ اگر ابتداءً قصاص مقرر ہوا ہو مگر کسی مانع کے سبب سے قصاص معاف ہو کر اسکے بدلے میں مال واجب ہوا ہو تو وہاں شہید کے احکام جاری ہو جائینگے۔

مثال ۱۔ کوئی شخص آلۂ جارحہ سے قصداً ظلماً مارا گیا لیکن قاتل میں اور ورثۂ مقتول میں کچھ مال کے عوض صلح ہوگئی ہو تو اس صورت میں چونکہ ابتداءً قصاص واجب ہوا تھا اور مال ابتداء میں واجب نہیں ہوا تھا بلکہ صلح کے سبب سے واجب ہوا اسلئے یہاں شہید کے احکام جاری ہو جائینگے۔

۲۔ کوئی باپ اپنے بیٹے کو آلۂ جارحہ سے مار ڈالے تو اس صورت میں ابتداءً قصاص ہی واجب ہوا تھا مال ابتداءً واجب نہیں ہوا لیکن باپ کے احترام و عظمت کی وجہ سے قصاص معاف ہو کر اسکے بدلہ میں مال واجب ہوا ہے لہٰذا یہاں بھی شہید کے احکام جاری ہو جائیں گے۔

شرط ۷۔ بعد زخم لگنے کے پھر کوئی امر راحت و تمتع زندگی کا مثل کھانے پینے سونے دوا کرنے خرید و فروخت وغیرہ کے اس سے

وقوع میں نہ آئے اور نہ بمقدار وقت ایک نماز کے اسکی زندگی حالتِ ہوش و حواس میں گذرے اور نہ اسکو حالتِ ہوش میں معرکہ سے اٹھا کر لائیں ہاں اگر جانوروں کے پامال کرنے کے خوف سے اٹھا لائیں تو کچھ حرج نہ ہوگا پس اگر کوئی شخص بعد زخم کے زیادہ کلام کرے تو وہ بھی شہید کے احکام میں داخل نہ ہوگا اسلئے کہ زیادہ کلام کرنا زندوں کی شان سے ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص وصیت کرے تو وہ وصیت اگر کسی دنیاوی معاملہ میں ہو تو شہید کے حکم سے خارج ہو جائے گا اور اگر دینی معاملہ میں ہو تو خارج نہ ہوگا۔ اگر کوئی شخص معرکہ جنگ میں شہید ہوا اور اس سے یہ باتیں صادر ہوں تو شہید کے احکام سے خارج ہو جائے گا ورنہ نہیں لیکن یہ شخص اگر محاربہ میں مقتول ہوا ہے اور ہنوز حرب ختم نہیں ہوئی تو باوجود تمتعات مذکورہ کے بھی وہ شہید ہے

مسئلہ۔ جس شہید میں یہ سب شرائط پائی جائیں اسکا ایک حکم یہ ہے کہ اسکو غسل نہ دیا جائے اور اسکا خون اسکے جسم سے زائل نہ کیا جائے اسی طرح اسکو دفن کر دیں۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ جو کپڑے پہنے ہوئے ہو ان کپڑوں کو اسکے جسم سے نہ اتاریں ہاں اگر اسکے کپڑے عدد مسنون سے کم ہوں تو عدد مسنون کے پورا کرنے کے لئے اور کپڑے زیادہ کر دیئے جائیں اسی طرح اگر اسکے کپڑے کفن مسنون سے زیادہ ہوں تو زائد کپڑے اتار لئے جائیں اور اگر اسکے جسم پر ایسے کپڑے ہوں جن میں کفن ہونے کی صلاحیت نہ ہو جیسے پوستین وغیرہ تو انکو بھی اتار لینا چاہیئے ہاں اگر ایسے کپڑوں کے سوا اسکے جسم پر کوئی کپڑا نہ ہو تو پھر پوستین وغیرہ کو نہ اتارنا چاہیئے۔ ٹوپی جوتہ ہتھیار وغیرہ ہر حال میں اتار لیا جائے گا اور باقی سب احکام جو اور مردوں کے لئے ہیں مثل نماز وغیرہ کے وہ سب ان کے حق میں بھی جاری ہوں گے۔ اگر کسی شہید میں ان شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جاوے تو اسکو غسل بھی دیا جائے گا اور مثل دوسرے مردوں کے نیا کفن بھی پہنایا جاوے گا۔

جنازے کے متفرق مسائل

مسئلہ۔ اگر میت کو قبر میں قبلہ رو کرنا یاد نہ رہے اور بعد دفن کرنے اور مٹی ڈالدینے کے خیال آئے تو پھر قبلہ رو کرنے کے لئے اسکی قبر کھولنا جائز نہیں ہاں اگر صرف تختے رکھے گئے ہوں مٹی نہ ڈالی گئی ہو تو وہاں تختے ہٹا کر اسکو قبلہ رو کر دینا چاہیئے۔

مسئلہ۲۔ عورتوں کو جنازے کے ہمراہ جانا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ۳۔ رونے والی عورتوں کا یا بیان کرنے والیوں کا جنازے کے ساتھ جانا ممنوع ہے۔

مسئلہ۴۔ میت کو قبر میں رکھتے وقت اذان کہنا بدعت ہے۔

مسئلہ۵۔ اگر امام جنازے کی نماز میں چار تکبیر سے زیادہ کہے تو حنفی مقتدیوں کو چاہیئے کہ ان زائد تکبیروں میں اسکا اتباع نہ کریں بلکہ سکوت کئے ہوئے کھڑے رہیں جب امام سلام پھیرے تو خود بھی سلام پھیر دیں۔ ہاں اگر زائد تکبیریں امام سے نہ سنی جائیں

بلکہ مکبر سے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ اتباع کریں اور ہر تکبیر کو تکبیر تحریمہ سمجھیں یہ خیال کر کے کہ شاید اس سے پہلے جو چار تکبیریں مکبر نقل کر چکا ہے وہ غلط ہوں امام نے اب تکبیر تحریمہ کہی ہو۔

مسئلہ ۶۔ اگر کوئی شخص جہاز وغیرہ پر مرجائے اور زمین وہاں سے اس قدر دور ہو کہ نعش کے خراب ہوجانے کا خوف ہو تو اسوقت چاہیئے کہ غسل اور تکفین اور نماز سے فراغت کرکے اسکو دریا میں ڈالدیں اور اگر کنارہ اس قدر دور نہ ہو اور وہاں جلدی اترنے کی امید ہو تو اس نعش کو رکھ چھوڑیں اور زمین میں دفن کردیں۔

مسئلہ ۷۔ اگر کسی شخص کو نماز جنازے کی وہ دعا جو منقول ہے یاد نہ ہو تو اسکو صرف اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کہدینا کافی ہے اگر یہ بھی نہ ہوسکے اور صرف چار تکبیروں پر اکتفا کی جائے تب بھی نماز ہوجائے گی اسلئے کہ دعا فرض نہیں بلکہ مسنون ہے اور اسی طرح درود شریف بھی فرض نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۔ جب قبر میں مٹی پڑ چکے تو اسکے بعد میت کا قبر سے نکالنا جائز نہیں ہاں اگر کسی آدمی کی حق تلفی ہوتی ہو تو البتہ نکالنا جائز ہے

مثال ۱۔ جس زمین میں اسکو دفن کیا ہے وہ کسی دوسرے کی ملک ہو اور وہ اسکے دفن پر راضی نہ ہو۔

۲۔ کسی شخص کا مال قبر میں رہ گیا ہو۔

مسئلہ ۹۔ اگر کوئی عورت مرجائے اور اسکے پیٹ میں زندہ بچہ ہو تو اسکا پیٹ چاک کر کے وہ بچہ نکال لیا جائے اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کا مال نگل کر مرجائے اور مال والا مانگے تو وہ مال اسکا پیٹ چاک کرکے نکال لیا جائے لیکن اگر مردہ مال چھوڑ کر مرا ہے تو اسکے ترکہ میں سے وہ مال ادا کردیا جائے اور پیٹ چاک نہ کیا جائے۔

مسئلہ ۱۰۔ قبل دفن کے نعش کا ایک مقام سے دوسرے مقام میں دفن کرنے کے لئے لیجانا خلاف اولی ہے جبکہ وہ دوسرا مقام ایک دو میل سے زیادہ نہ ہو۔ اور اگر اس سے زیادہ ہو تو جائز نہیں اور بعد دفن کے نعش کھود کر لیجانا تو ہر حالت میں ناجائز ہے۔

مسئلہ ۱۱۔ میت کی تعریف کرنا خواہ نظم میں ہو یا نثر میں جائز ہے بشرطیکہ تعریف میں کسی قسم کا مبالغہ نہ ہو وہ تعریفیں بیان نہ کی جائیں جو اس میں نہ ہوں۔

مسئلہ ۱۲۔ میت کے اعزہ کو تسکین و تسلی دینا اور صبر کے فضائل اور اس کا ثواب ان کو سنا کر ان کو صبر پر رغبت دلانا اور ان کے اور نیز میت کے لئے دعا کرنا جائز ہے اسی کو تعزیت کہتے ہیں تین دن کے بعد تعزیت کرنا مکروہ تنزیہی ہے لیکن اگر تعزیت کرنے والا یا میت کے اعزہ سفر میں ہوں اور تین دن کے بعد آئیں تو اس صورت میں تین دن کے بعد بھی تعزیت مکروہ نہیں جو شخص ایک مرتبہ تعزیت کر چکا ہو اسکو پھر دوبارہ تعزیت کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۳۔ اپنے لئے کفن تیار رکھنا مکروہ نہیں قبر کا تیار رکھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۴۔ میت کے کفن پر بغیر روشنائی کے ویسے ہی انگلی کی حرکت سے کوئی دعا مثل عہد نامہ وغیرہ کے لکھنا یا اسکے سینے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور پیشانی پر کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا جائز ہے مگر کسی صحیح حدیث سے اسکا ثبوت نہیں ہے اسلئے اسکے مسنون یا مستحب ہونے کا خیال نہ رکھنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۵۔ قبر پر کوئی سبز شاخ رکھ دینا مستحب ہے اور اسکے قریب کوئی درخت وغیرہ نکل آیا ہو تو اسکا کاٹ ڈالنا مکروہ ہے

مسئلہ ۱۶۔ ایک قبر میں ایک سے زیادہ نعش کا دفن کرنا نہ چاہیئے مگر بوقت ضرورت شدیدہ جائز ہے پھر اگر سب مُردے مرد ہی ہوں تو جو ان سب میں افضل ہو اسکو آگے رکھیں باقی سب کو اسکے پیچھے درجہ بدرجہ رکھ دیں۔ اور اگر کچھ مرد ہوں اور کچھ عورتیں تو مَردوں کو آگے رکھیں اور اُن کے پیچھے عورتوں کو۔

مسئلہ ۱۷۔ قبروں کی زیارت کرنا یعنی انکو جا کر دیکھنا مَردوں کے لئے مستحب ہے، بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتے میں کم سے کم ایک مرتبہ زیارت قبور کی جائے اور بہتر یہ ہے کہ وہ دن جمعہ کا ہو۔ بزرگوں کی قبروں کی زیارت کیلئے سفر کر کے جانا بھی جائز ہے جبکہ کوئی عقیدہ اور عمل خلاف شرع نہ ہو جیسا آج کل عُرسوں میں مفاسد ہوتے ہیں۔

مسجد کے احکام

یہاں ہم کو مسجد کے وہ احکام بیان کرنا مقصود نہیں جو وقف سے تعلق رکھتے ہیں اسلئے کہ اُن کا ذکر وقف کے بیان میں مناسب معلوم ہوتا ہے ہم یہاں اُن احکام کو بیان کرتے ہیں جو نماز سے یا مسجد کی ذات سے تعلق رکھتے ہیں۔

مسئلہ ۱۔ مسجد کے دروازہ کا بند کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر نماز کا وقت نہ ہو اور مال و اسباب کی حفاظت کے لئے دروازہ بند کر لیا جاوے تو جائز ہے۔

مسئلہ ۲۔ مسجد کی چھت پر پائخانہ پیشاب یا جماع کرنا ایسا ہی ہے جیسا مسجد کے اندر۔

مسئلہ ۳۔ جس گھر میں مسجد ہو اُس پورے گھر کو مسجد کا حکم نہیں اسی طرح اُس جگہ کو بھی مسجد کا حکم نہیں جو عیدین یا جنازے کی نماز کے لئے مقرر کی گئی ہو۔

مسئلہ ۴۔ مسجد کے در و دیوار کا منقش کرنا اگر اپنے خاص مال سے ہو تو مضائقہ نہیں مگر محراب و دیوار قبلہ پر مکروہ ہے اور اگر مسجد کی آمدنی سے ہو تو ناجائز ہے۔

مسئلہ ۵۔ مسجد کی در و دیوار پر قرآن مجید کی آیتوں یا سورتوں کا لکھنا اچھا نہیں۔

مسئلہ ۶۔ مسجد کے اندر یا مسجد کی دیواروں پر تھوکنا یا ناک صاف کرنا بہت بُری بات ہے، اور اگر نہایت ضرورت در پیش

آئے تو اپنے کپڑے وغیرہ میں تھوک وغیرہ لے لے۔

مسئلہ۔ مسجد کے اندر وضو یا کُلی وغیرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ۔ جنب اور حائض کو مسجد کے اندر جانا گناہ ہے۔

مسئلہ۔ مسجد کے اندر خرید و فروخت کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اعتکاف کی حالت میں بقدر ضرورت مسجد کے اندر خرید و فروخت کرنا جائز ہے بضرورت سے زیادہ اسوقت بھی جائز نہیں مگر وہ چیز مسجد کے اندر موجود نہ ہونا چاہیئے۔

مسئلہ۔ اگر کسی کے پیر میں مٹی وغیرہ بھر جائے تو اسکو مسجد کی دیوار یا ستون سے پونچھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ مسجد کے اندر درختوں کا لگانا مکروہ ہے اسلئے کہ یہ دستور اہل کتاب کا ہے ہاں اگر اس میں مسجد کا کوئی فائدہ ہو تو جائز ہے مثلاً مسجد کی زمین میں نمی زیادہ ہو کہ دیواروں کے گر جانے کا اندیشہ ہو تو ایسی حالت میں اگر درخت لگایا جائے تو وہ نمی کو جذب کر لے گا۔

مسئلہ۔ مسجد کو راستہ قرار دینا جائز نہیں ہاں اگر سخت ضرورت لاحق ہو تو گاہے گاہے ایسی حالت میں مسجد سے ہو کر نکل جانا جائز ہے۔

مسئلہ۔ مسجد میں کسی پیشہ ور کو اپنا پیشہ کرنا جائز نہیں اس لئے کہ مسجدیں کے کاموں خصوصاً نماز کے لئے بنائی جاتی ہے اسمیں دنیا کے کام نہ ہونا چاہیئے حتیٰ کہ جو شخص قرآن وغیرہ تنخواہ لے کر پڑھاتا ہو وہ بھی پیشہ والوں میں داخل ہے اسکو مسجد سے علیحدہ بیٹھ کر پڑھانا چاہیئے۔ ہاں اگر کوئی شخص مسجد کی حفاظت کے لئے مسجد میں بیٹھے اور ضمناً اپنا کام بھی کرتا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ مثلاً کوئی کاتب یا درزی مسجد کے اندر بغرض حفاظت بیٹھے اور ضمناً اپنی کتابت یا سلائی بھی کرتا جائے تو جائز ہے۔

تتمہ حصہ سوم بہشتی زیور

روزہ کا بیان

مسئلہ۔ ایک شہر والوں کا چاند دیکھنا دوسرے شہر والوں پر بھی حجت ہے۔ ان دونوں شہروں میں کتنا ہی فصل کیوں نہ ہو حتیٰ کہ اگر ابتدائے مغرب میں چاند دیکھا جائے اور اسکی خبر معتبر طریقے سے انتہائے مشرق کے رہنے والوں کو پہنچ جائے تو ان پر اُس دن کا روزہ ضروری ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر دو ثقہ آدمیوں کی شہادت سے رویت ہلال ثابت ہو جائے اور اسی حساب سے لوگ روزہ رکھیں بعد تیس روزے

پورے ہو جانے کے عید الفطر کا چاند نہ دیکھا جائے خواہ مطلع صاف ہو یا نہیں تو اکتیسویں دن افطار کر لیا جائے اور وہ دن شوال کی پہلی تاریخ سمجھی جائے۔

مسئلہ ۳۔ اگر تیس تاریخ کو دن کے وقت چاند دکھلائی دے تو وہ شب آئندہ کا سمجھا جائے گا شب گذشتہ کا نہ سمجھا جائیگا اور وہ دن آئندہ ماہ کی تاریخ نہ قرار دیا جائے گا خواہ یہ رویت زوال سے پہلے ہو یا زوال کے بعد۔

مسئلہ ۴۔ جو شخص رمضان یا عید کا چاند دیکھے اور کسی سبب سے اس کی شہادت شرعاً قابل اعتبار نہ قرار پائے اس پر ان دونوں دنوں کا روزہ رکھنا واجب ہے۔

مسئلہ ۵۔ کسی شخص نے بسبب اسکے کہ اسکو روزے کا خیال نہ رہا کچھ کھا پی لیا یا جماع کر لیا اور یہ سمجھا کہ میرا روزہ جاتا رہا اس خیال سے قصداً کچھ کھا پی لیا تو اس کا روزہ اس صورت میں فاسد ہو جائیگا اور کفارہ لازم نہ ہو گا صرف قضا واجب ہے اور اگر مسئلہ جانتا ہو اور پھر بھول کر ایسا کرنے کے بعد عمداً افطار کرے تو جماع کی صورت میں کفارہ بھی لازم ہو گا اور کھانے کی صورت میں اس وقت بھی صرف قضا ہی ہے۔

مسئلہ ۶۔ کسی کو بے اختیار قے ہو گئی یا احتلام ہو گیا یا صرف کسی عورت وغیرہ کے دیکھنے سے انزال ہو گیا اور مسئلہ نہ معلوم ہونے کے سبب سے وہ یہ سمجھا کہ میرا روزہ جاتا رہا اور عمداً اسنے کھا پی لیا تو روزہ فاسد ہو گیا اور صرف قضا لازم ہو گی نہ کفارہ ۔ اور اگر مسئلہ معلوم ہو کہ اس سے روزہ نہیں جاتا اور پھر عمداً افطار کر دیا تو کفارہ بھی لازم ہو گا۔

مسئلہ ۷۔ مرد اگر اپنے خاص حصہ کے سوراخ میں کوئی چیز ڈالے تو وہ چونکہ جوف تک نہیں پہنچتی اسلئے روزہ فاسد نہ ہو گا۔

مسئلہ ۸۔ کسی نے مُردہ عورت سے یا ایسی کمسن نابالغہ لڑکی سے جسکے ساتھ جماع کی رغبت نہیں ہوتی یا کسی جانور سے جماع کیا یا کسی کو لپٹایا یا بوسہ لیا یا جلق کا شغل کیا اور ان سب صورتوں میں منی کا خروج ہو گیا تو روزہ فاسد ہو جائیگا اور کفارہ واجب نہ ہو گا

مسئلہ ۹۔ کسی روزہ دار عورت سے زبردستی یا سونے کی حالت میں یا بحالت جنون جماع کیا تو عورت کا روزہ فاسد ہو جائے گا اور عورت پر صرف قضا لازم آئے گی اور مرد بھی اگر روزہ دار ہو تو اس پر قضا و کفارہ دونوں لازم ہیں۔

مسئلہ ۱۰۔ وہ شخص جس میں روزے کے واجب ہونے کے تمام شرائط پائے جاتے ہوں رمضان کے اس ادائی روزہ میں جسکی نیت صبح صادق سے پہلے کر چکا ہو عمداً منہ کے ذریعہ سے جوف میں کوئی ایسی چیز پہنچائے جو انسان کی دوا یا غذا میں مستعمل ہوتی ہو یعنی اسکے استعمال سے کسی قسم کا نفع جسمانی یا لذت مقصود ہو اور اسکے استعمال سے سلیم الطبع انسان کی طبیعت نفرت نہ کرتی ہو گو وہ بہت ہی قلیل ہو حتٰی کہ ایک تل کی برابر یا جماع کرے یا کرائے لواطت بھی اسی حکم میں ہے جماع میں خاص حصے کے سر کا داخل ہو جانا کافی ہے منی کا خارج ہونا بھی شرط نہیں ۔ ان سب صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب

ہونگے مگر یہ بات شرط ہے کہ جماع ایسی عورت سے کیا جائے جو قابلِ جماع ہو بہت کم سن لڑکی نہ ہو جس میں جماع کی بالکل قابلیت نہ پائی جائے

مسئلہ ۱۱۔ اگر کوئی شخص سر میں تیل ڈالے یا سُرمہ لگائے یا مرد اپنے مشترک حصّے کے سوراخ میں کوئی خشک چیز داخل کرے اور اسکا سرا باہر رہے یا تر چیز داخل کرے اور وہ موضع حقنہ تک نہ پہنچے تو چونکہ یہ چیزیں جوف تک نہیں پہنچتیں اسلئے روزہ فاسد نہ ہوگا اور نہ کفارہ واجب ہوگا نہ قضا۔ اور اگر خشک چیز مثلاً روئی یا کپڑا وغیرہ مرد نے اپنی دُبر میں داخل کی اور وہ ساری اندر غائب کر دی یا تر چیز داخل کی اور وہ موضع حقنہ تک پہنچ گئی تو روزہ فاسد ہو جائیگا اور صرف قضا واجب ہوگی۔

مسئلہ ۱۲۔ جو لوگ حُقّہ پینے کے عادی ہوں یا کسی نفع کی غرض سے حُقّہ پئیں روزہ کی حالت میں تو اُن پر بھی کفارہ اور قضا دونوں واجب ہوں گے۔

مسئلہ ۱۳۔ اگر کوئی عورت کسی نابالغ بچے یا مجنون سے جماع کرائے تب بھی اسکو قضا اور کفّارہ دونوں لازم ہونگے۔

مسئلہ ۱۴۔ جماع میں عورت اور مرد دونوں کا عاقل ہونا شرط نہیں حتٰی کہ اگر ایک مجنون ہو اور دوسرا عاقل تو عاقل پر کفّارہ لازم ہوگا۔

مسئلہ ۱۵۔ سونے کی حالت میں منی کے خارج ہونے سے جسکو احتلام کہتے ہیں اگرچہ بغیر غسل کئے ہوئے روزہ رکھے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی عورت کے یا اُسکا خاص حصہ دیکھنے سے یا صرف کسی بات کا خیال دل میں کرنے سے منی خارج ہو جائے جب بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۱۶۔ مرد کا اپنے خاص حصّے کے سوراخ میں کوئی چیز مثل تیل یا پانی کے ڈالنا خواہ پچکاری کے ذریعہ سے یا ویسے ہی یا سلائی وغیرہ کا داخل کرنا اگرچہ یہ چیزیں مثانے تک پہنچ جائیں روزے کو فاسد نہیں کرتا۔

مسئلہ ۱۷۔ کسی شخص نے بسبب اسکے کہ اسکو روزہ کا خیال نہیں رہا یا ابھی کچھ رات باقی تھی اسلئے جماع شروع کر دیا یا کچھ کھانے پینے لگا اور بعد اسکے جیسے ہی روزہ کا خیال آگیا یا جونہی صبح صادق ہوئی فوراً علیحدہ ہو گیا یا لقمے کو مُنہ سے پھینک دیا اگرچہ علیحدہ ہو جانے کے بعد منی بھی خارج ہو جائے تب بھی روزہ فاسد نہ ہوگا اور یہ انزال احتلام کے حکم میں ہوگا۔

مسئلہ ۱۸۔ مسواک کرنے سے اگرچہ بعد زوال کے ہو تازی لکڑی سے ہو یا خشک سے روزے میں کچھ نقصان نہ آوے گا۔

مسئلہ ۱۹۔ عورت کا بوسہ لینا اور اس سے بغلگیر ہونا مکروہ ہے جبکہ انزال کا خوف ہو یا اپنے نفس کے بے اختیار ہو جانے کا اور اس حالت میں جماع کر لینے کا اندیشہ ہو اور اگر یہ خوف و اندیشہ نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں۔

مسئلہ ۲۰۔ کسی عورت وغیرہ کے ہونٹ کا منہ میں لینا اور مباشرت فاحشہ یعنی خاص بدن برہنہ ملانا بدون دخول کے ہر حال میں مکروہ ہے خواہ انزال یا جماع کا خوف ہو یا نہیں۔

مسئلہ ۲۱۔ اگر کوئی مقیم بعد نیت صوم کے مسافر بن جائے اور تھوڑی دُور جا کر کسی بھُولی ہوئی چیز کے لینے کو اپنے مکان

واپس آئے اور وہاں پہنچکر روزے کو فاسد کرے تو اسکو کفارہ دینا ہوگا اسلئے کہ اُس پر اُس وقت مسافر کا اطلاق نہ تھا گو وہ ٹھہرنے کی نیت سے نہ گیا تھا اور نہ وہاں ٹھہرا۔

مسئلہ ۲۲۔ سوا جماع کے اور کسی سبب سے اگر کفارہ واجب ہوا ہو اور ایک کفارہ ادا نہ کرنے پایا ہو کہ دوسرا واجب ہوجائے تو ان دونوں کے لئے ایک ہی کفارہ کافی ہے اگرچہ دونوں کفارے دو رمضانوں کے ہوں ہاں جماع کے سبب سے جس روزے فاسد ہوئے ہوں تو اگر وہ ایک ہی رمضان کے روزے ہیں تو ایک ہی کفارہ کافی ہے۔ اور دو رمضان کے ہیں تو ہر ایک رمضان کا کفارہ علیحدہ دینا ہوگا۔ اگرچہ پہلا کفارہ نہ ادا کیا ہو۔

اعتکاف کے مسائل

مسئلہ ۱۔ اعتکاف کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں (۱) مسجد جماعت میں ٹھہرنا (۲) بہ نیت اعتکاف ٹھہرنا پس بے قصد وارادہ ٹھہر جانے کو اعتکاف نہیں کہتے چونکہ نیت کے صحیح ہونے کے لئے نیت کرنے والے کا مسلمان اور عاقل ہونا شرط ہے لہذا عقل اور اسلام کا شرط ہونا بھی نیت کے ضمن میں آگیا (۳) حیض و نفاس سے خالی اور پاک ہونا اور جنابت سے پاک ہونا

مسئلہ ۔ سب سے افضل وہ اعتکاف ہے جو مسجد حرام یعنی کعبۂ مکرمہ میں کیا جائے اُسکے بعد مسجد نبوی کا۔ اسکے بعد مسجد بیت المقدس کا اسکے بعد اس جامع مسجد کا جس میں جماعت کا انتظام ہو۔ اگر جامع مسجد میں جماعت کا انتظام نہ ہو تو محلے کی مسجد اسکے بعد وہ مسجد جس میں زیادہ جماعت ہوتی ہو۔

مسئلہ ۳۔ اعتکاف کی تین قسمیں ہیں واجب سنت مؤکدہ مستحب۔ واجب ہوتا ہے اگر نذر کیجائے نذر خواہ غیر معلق ہو جیسے کوئی شخص بے کسی شرط کے اعتکاف کی نذر کرے یا معلق جیسے کوئی شخص یہ شرط کرے کہ اگر میرا فلاں کام ہوجائے گا تو میں اعتکاف کروں گا۔ اور سنت مؤکدہ ہے رمضان کے اخیر عشرے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بالالتزام اعتکاف کرنا احادیث صحیحہ میں منقول ہے مگر یہ سنت مؤکدہ بعض کے کرلینے سے سب کے ذمے سے اتر جاتے گی اور مستحب ہے ماہ رمضان کے اخیر عشرے کے سوا اور کسی زمانے میں خواہ وہ رمضان کا پہلا دوسرا عشرہ ہو یا اور کوئی مہینہ۔

مسئلہ ۴۔ اعتکاف واجب کے لئے صوم شرط ہے۔ جب کوئی شخص اعتکاف کرے گا تو اسکو روزہ رکھنا بھی ضروری ہوگا بلکہ اگر یہ بھی نیت کرے کہ میں روزہ نہ رکھوں گا تب بھی اسکو روزہ رکھنا لازم ہوگا۔ اسی وجہ سے اگر کوئی شخص رات کے اعتکاف کی نیت کرے تو وہ لغو سمجھی جائے گی۔ کیونکہ رات روزے کا محل نہیں۔ ہاں اگر رات دن دونوں کی نیت کرے یا صرف کئی دنوں کی تو پھر رات ضمناً داخل ہوجائے گی اور رات کو بھی اعتکاف کرنا ضروری ہوگا۔ اور اگر صرف ایک ہی دن کے اعتکاف کی نذر کرے

تو پھر رات ضمناً بھی داخل نہ ہوگی روزے کا خاص اعتکاف کے لئے رکھنا ضروری نہیں خواہ کسی غرض سے روزہ رکھا جائے اعتکاف کے لئے کافی ہے مثلاً کوئی شخص رمضان میں اعتکاف کی نذر کرے تو رمضان کا روزہ اس اعتکاف کے لئے بھی کافی ہے۔ ہاں اس روزہ کا واجب ہونا ضروری ہے نفل روزے اسکے لئے کافی نہیں مثلاً کوئی شخص نفل روزے رکھے اور بعد اسکے اسی دن اعتکاف کی نذر کرے تو صحیح نہیں اگر کوئی شخص پورے رمضان کے اعتکاف کی نذر کرے اور اتفاق سے رمضان میں نہ کر سکے تو کسی اور مہینے میں اسکے بدلے کر لینے سے اسکی نذر پوری ہو جائیگی مگر علی الاتصال روزے رکھنا اور ان میں اعتکاف کرنا ضروری ہوگا۔

مسئلہ ۵۔ اعتکاف مسنون میں تو روزہ ہوتا ہی ہے اسلئے اسکے واسطے شرط کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۶۔ اعتکاف مستحب میں بھی احتیاط یہ ہے کہ روزہ شرط ہے اور معتمد یہ ہے کہ شرط نہیں۔

مسئلہ ۷۔ اعتکاف واجب کم سے کم ایک دن ہو سکتا ہے اور زیادہ جس قدر نیت کرے اور اعتکاف مسنون ایک عشرہ اسلئے کہ اعتکاف مسنون رمضان کے اخیر عشرے میں ہوتا ہے اور اعتکاف مستحب کے لئے کوئی مقدار مقرر نہیں ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم ہو سکتا ہے۔

مسئلہ ۸۔ حالتِ اعتکاف میں دو قسم کے افعال حرام ہیں یعنی ان کے ارتکاب سے اگر اعتکاف واجب یا مسنون ہے تو فاسد ہو جائے گا اور اسکی قضا کرنا پڑے گی اور اگر اعتکاف مستحب ہے تو ختم ہو جاوے گا۔ اسلئے کہ اعتکاف مستحب کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں پس اسکی قضا بھی نہیں۔

پہلی قسم۔ اعتکاف کی جگہ سے بے ضرورت باہر نکلنا ضرورت عام ہے خواہ طبعی ہو یا شرعی طبعی جیسے پاخانہ پیشاب غسل جنابت کھانا کھانا بھی ضرورت طبعی میں داخل ہے جبکہ کوئی شخص کھانا لانے والا نہ ہو شرعی ضرورت جیسے جمعہ کی نماز۔

مسئلہ ۹۔ جس ضرورت کے لئے اپنے اعتکاف کی مسجد سے باہر جائے بعد اسکے فارغ ہونے کے وہاں قیام نہ کرے اور جہاں تک ممکن ہو اسی جگہ اپنی ضرورت رفع کرے جو اس مسجد سے زیادہ قریب ہو۔ مثلاً پاخانے کے لئے اگر جائے اور اسکا گھر دور ہو اور اسکے کسی دوست وغیرہ کا گھر قریب ہو تو وہیں جائے۔ ہاں اگر اسکی طبیعت اپنے گھر سے مانوس ہو اور دوسری جگہ جانے سے اسکی ضرورت رفع نہ ہو تو پھر جائز ہے اگر جمعے کی نماز کے لئے کسی مسجد میں جائے اور بعد نماز کے وہاں ٹھہر جائے اور وہیں اعتکاف کو پورا کرے تب بھی جائز ہے مگر مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۰۔ بھولے سے بھی اپنی اعتکاف کی مسجد کو ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم چھوڑ دینا جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۱۔ جو عذر کثیر الوقوع نہ ہوں ان کے لئے اپنے معتکف کو چھوڑ دینا منافی اعتکاف ہے مثلاً کسی مریض کی عیادت کے لئے یا کسی ڈوبتے ہوئے کو بچانے کے لئے یا آگ بجھانے کو یا مسجد کے گرنے کے خوف سے گو ان صورتوں

میں معتکف سے نکل جانا گناہ نہیں بلکہ جان بچانے کی غرض سے ضروری ہے مگر اعتکاف قائم نہ رہے گا۔ اگر کسی شرعی یا طبعی ضرورت کے لئے نکلے اور اس درمیان میں خواہ ضرورت رفع ہونے کے پہلے یا اسکے بعد کسی مریض کی عیادت کرے یا نماز جنازے میں شریک ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

مسئلہ ۱۲۔ جمعے کی نماز کے لئے ایسے وقت جاوے کہ تحیۃ المسجد اور سنت جمعہ وہاں پڑھ سکے اور بعد نماز کے بھی سنت پڑھنے کے لئے ٹھہرنا جائز ہے اس مقدار وقت کا اندازہ اس شخص کی رائے پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اگر اندازہ غلط ہو جائے یعنی کچھ پہلے سے پہنچ جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

مسئلہ ۱۳۔ اگر کوئی شخص زبردستی معتکف سے باہر نکال دیا جائے تب بھی اسکا اعتکاف قائم نہ رہے گا۔ مثلاً کسی جرم میں حاکم وقت کی طرف سے وارنٹ جاری ہو اور سپاہی اسکو گرفتار کر لے جائیں یا کسی کا قرضہ چاہتا ہو اور وہ اسکو باہر نکالے۔

مسئلہ ۱۴۔ اسی طرح اگر کسی شرعی یا طبعی ضرورت سے نکلے اور راستہ میں کوئی قرضخواہ روک لے یا بیمار ہو جائے اور پھر معتکف تک پہنچنے میں کچھ دیر ہو جائے تب بھی اعتکاف قائم نہ رہے گا۔

دوسری قسم ان افعال کی جو اعتکاف میں ناجائز ہیں جماع وغیرہ کرنا خواہ عمداً کیا جائے یا سہواً۔ اعتکاف کا خیال نہ رہنے کے سبب سے مسجد میں کیا جائے یا مسجد سے باہر۔ ہر حال میں اعتکاف باطل ہو جائیگا جو افعال کہ تابع جماع کے ہیں جیسے بوسہ لینا یا معانقہ کرنا وہ بھی حالتِ اعتکاف میں ناجائز ہیں مگر ان سے اعتکاف باطل نہیں ہوتا تاوقتیکہ منی نہ خارج ہو۔ ہاں اگر ان افعال سے منی کا خروج ہو جائے تو پھر اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ البتہ صرف خیال اور فکر سے اگر منی خارج ہو جائے تو اعتکاف فاسد نہ ہو گا۔

مسئلہ ۱۵۔ حالتِ اعتکاف میں بے ضرورت کسی دنیاوی کام میں مشغول ہونا مکروہ تحریمی ہے مثلاً بے ضرورت خرید و فروخت یا تجارت کا کوئی کام کرنا۔ ہاں جو کام نہایت ضروری ہو مثلاً گھر میں کھانے کو نہ ہو اور اسکے سوا کوئی دوسرا شخص قابلِ اطمینان خریدنے والا نہ ہو ایسی حالت میں خرید و فروخت کرنا جائز ہے مگر مبیع کا مسجد میں لانا کسی حال میں جائز نہیں بشرطیکہ اسکے مسجد میں لانے سے مسجد کے خراب ہو جانے یا جگہ رک جانے کا خوف ہو۔ ہاں اگر مسجد کے خراب ہونے یا جگہ رک جانے کا خوف نہ ہو تو بعض کے نزدیک جائز ہے۔

مسئلہ ۱۶۔ حالتِ اعتکاف میں بالکل چپ بیٹھنا بھی مکروہ تحریمی ہے ہاں بری باتیں زبان سے نہ نکالے جھوٹ نہ بولے غیبت نہ کرے بلکہ قرآن مجید کی تلاوت یا کسی دینی علم کے پڑھنے پڑھانے یا کسی اور عبادت میں اپنے اوقات صرف کرے خلاصہ یہ کہ چپ بیٹھنا کوئی عبادت نہیں۔

زکوٰۃ کا بیان

مسئلہ۔ سال گذرنا سب میں شرط ہے۔

مسئلہ۲۔ ایک قسم جانوروں کی جن میں زکوٰۃ فرض ہے سائمہ ہے اور سائمہ وہ جانور ہیں جن میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔

۱۔ سال کے اکثر حصے میں اپنے مُنہ سے چر کے اکتفا کرتے ہوں اور گھر میں اُن کو کھڑے کرکے نہ کھلایا جاتا ہو۔ اگر نصف سال اپنے مُنہ سے چر کے رہتے ہوں اور نصف سال اُن کو گھر میں کھڑے کرکے کھلایا جاتا ہو تو پھر وہ سائمہ نہیں ہیں۔ اسی طرح اگر گھاس اُن کے لئے گھر میں منگائی جاتی ہو خواہ وہ بقیمت یا بے قیمت تو بھی وہ سائمہ نہیں ہیں۔

۲۔ دُودھ کی غرض سے یا نسل کے زیادہ ہونے کے لئے یا فربہ کرنے کے لئے رکھے گئے ہوں اگر دُودھ اور نسل اور فربہی کی غرض سے نہ رکھے گئے ہوں بلکہ گوشت کھانے کے لئے یا سواری کے لئے تو پھر سائمہ نہ کہلائینگے۔

سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ کا بیان

مسئلہ۔ سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ میں یہ شرط ہے کہ وہ اونٹ اُونٹنی یا گائے بیل، بھینس بھینسا، بکرا، بکری، بھیڑ، دُنبہ ہو جنگلی جانوروں پر جیسے ہرن وغیرہ زکوٰۃ فرض نہیں ہاں اگر تجارت کی نیت سے خرید کر لئے جائیں تو اُن پر تجارت کی زکوٰۃ فرض ہوگی۔ جو جانور کسی دیسی اور جنگلی جانور سے مل کر پیدا ہوں تو اگر اُنکی ماں دیسی ہے تو وہ دیسی سمجھے جائینگے اور اگر جنگلی ہے تو جنگلی سمجھے جائینگے۔

مثال: بکری اور ہرن سے کوئی جانور پیدا ہوا ہو تو وہ بکری کے حکم میں ہے اور نیل گاؤ اور گائے سے کوئی جانور پیدا ہو تو وہ گائے کے حکم میں ہے۔

مسئلہ۲۔ جو جانور سائمہ ہو اور سال کے درمیان میں اسکو تجارت کی نیت سے بیع کر دیا جائے تو اس سال اس کی زکوٰۃ نہ دینا پڑے گی اور جب سے اُسنے تجارت کی نیت کی اسوقت سے اسکا تجارتی سال شروع ہوگا۔

مسئلہ۳۔ جانوروں کے بچوں میں اگر وہ تنہا ہوں تو زکوٰۃ فرض نہیں ہاں اگر اُن کے ساتھ بڑا جانور بھی ہو تو پھر اُن پر بھی زکوٰۃ فرض ہو جائے گی اور زکوٰۃ میں وہی بڑا جانور دیا جائے گا اور سال پورا ہونے کے بعد اگر وہ بڑا جانور مرجائے تو زکوٰۃ ساقط ہو جائیگی۔

مسئلہ۴۔ وقف کے جانوروں پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

مسئلہ۔ گھوڑوں پر جب وہ سائمہ ہوں اور نر و مادہ مخلوط ہوں زکوٰۃ ہے یا تو فی گھوڑا ایک دینار یعنی پونے تین تولہ چاندی

دیدے اور یا سب کی قیمت لگا کر اسی قیمت کا چالیسواں حصہ دے دے۔

مسئلہ۶۔ گدھے اور خچر پر جبکہ تجارت کے لئے نہ ہوں زکوٰۃ فرض نہیں۔

اونٹ کا نصاب

یاد رکھو کہ پانچ اونٹ میں زکوٰۃ فرض ہے اس سے کم میں نہیں پانچ اونٹ میں ایک بکری اور دس[10] میں دو۔ اور پندرہ[15] میں تین اور بیس[20] میں چار بکری دینا فرض ہے خواہ نر ہو یا مادہ مگر ایک سال سے کم نہ ہو اور درمیان میں کچھ نہیں پھر پچیس اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو دوسرا برس شروع ہو۔ اور چھبیس[26] سے پینتیس[35] تک کچھ نہیں پھر چھتیس[36] اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو تیسرا برس شروع ہو چکا ہو اور سینتیس[37] سے پینتالیس[45] تک کچھ نہیں پھر چھیالیس[46] اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو چوتھا برس شروع ہو۔ اور سینتالیس[47] سے ساٹھ[60] تک کچھ نہیں۔ پھر اکسٹھ[61] اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو پانچواں برس شروع ہو۔ اور باسٹھ[62] سے پچھتر[75] تک کچھ نہیں پھر چھہتر[76] اونٹ میں دو ایسی اونٹنیاں جن کو تیسرا برس شروع ہو۔ اور ستتر[77] سے نوے[90] تک کچھ نہیں پھر اکیانوے[91] اونٹ میں دو ایسی اونٹنیاں جن کو چوتھا برس شروع ہوا ہو اور بانوے[92] سے ایک سو بیس[120] تک کچھ نہیں۔ پھر جب ایک سو بیس[120] سے زیادہ ہو جائیں تو پھر نیا حساب کیا جائے گا یعنی اگر چار زیادہ ہیں تو کچھ نہیں جب زیادتی پانچ تک پہنچ جائے یعنی ایک سو پچیس[125] ہو جائیں تو ایک بکری اور دو[2] وہ اونٹنیاں جن کو چوتھا سال شروع ہو جائے اسی طرح ہر پانچ میں ایک بکری بڑھتی رہیگی ایک سو چوالیس[144] تک۔ اور ایک سو پینتالیس[145] ہو جائیں تو ایک دوسرے برس والی اونٹنی، اور دو تین برس والی ایک سو انچاس[149] تک۔ اور جب ایک سو پچاس ہو جائیں تو تین اونٹنیاں چوتھے برس والی واجب ہونگی جب اس سے بھی بڑھ جائیں تو پھر نئے سرے سے حساب ہو گا یعنی پانچ اونٹوں میں چوبیس[24] تک فی پانچ اونٹ ایک بکری تین چوتھے برس والی اونٹنی کے ساتھ۔ اور پچیس[25] میں ایک دوسرے برس والی اونٹنی۔ اور چھتیس[36] میں ایک تیسرے برس والی اونٹنی پھر جب ایک سو چھیانوے[196] ہو جائیں تو چار تین برس والی اونٹنی دو سو[200] تک۔ پھر جب اس سے بھی بڑھ جائیں تو ہمیشہ اسی طرح حساب چلے گا جیسا کہ ڈیڑھ سو[150] کے بعد سے چلا ہے۔

مسئلہ۲۔ اونٹ کی زکوٰۃ میں اگر اونٹ دیا جائے تو مادہ ہونا چاہیئے البتہ نر اگر قیمت میں مادہ کے برابر ہو تو درست ہے۔

گائے بھینس کا نصاب

گائے اور بھینس دونوں ایک قسم میں ہیں دونوں کا نصاب بھی ایک ہے اور اگر دونوں کے ملانے سے نصاب پورا

ہوتا ہو تو دونوں کو ملا لینگے مثلاً بیس گائے ہوں اور دس بھینسیں تو دونوں کو ملا کر تیس کا نصاب پورا کر لیں گے مگر زکوٰۃ میں وہی جانور دیا جائے گا جسکی تعداد زیادہ ہو یعنی اگر گائے زیادہ ہیں تو زکوٰۃ میں گائے دی جائیگی اور اگر بھینس زیادہ ہیں تو زکوٰۃ میں بھینس دی جائیگی اور جو دونوں برابر ہوں تو قسم اعلیٰ میں جو جانور کم قیمت کا ہو یا قسم ادنیٰ میں جو جانور زیادہ قیمت کا ہو دیا جائیگا، تیس ۳۰ گائے بھینس میں ایک گائے یا بھینس کا بچہ جو پورے ایک برس کا ہو نر ہو یا مادہ تیس ۳۰ سے کم میں کچھ نہیں اور تیس کے بعد اُنتالیس تک بھی کچھ نہیں چالیس ۴۰ گائے بھینس میں پورے دو برس کا بچہ نر یا مادہ اکتالیس ۴۱ سے اُنسٹھ تک کچھ نہیں جب ساٹھ ہو جائیں تو ایک ایک برس کے دو بچے دیئے جائینگے۔ پھر جب ساٹھ سے زیادہ ہو جائیں تو ہر ایک تیس میں ایک برس کا بچہ۔ اور ہر چالیس میں دو برس کا بچہ۔ مثلاً ستر ہو جائیں تو ایک ایک برس کا بچہ اور ایک دو برس کا بچہ۔ کیونکہ ستر میں ایک تیس کا نصاب ہے اور ایک چالیس کا۔ اور جب اسی ہو جائیں تو دو برس کے دو بچے۔ کیونکہ اسی میں چالیس کے دو نصاب ہیں۔ اور نوے میں ایک ایک برس کے تین بچے کیونکہ نوے میں تیس کے تین نصاب ہیں۔ اور سو میں دو بچے ایک ایک برس کے اور ایک بچہ دو برس کا۔ کیونکہ سو میں دو نصاب تیس کے اور ایک نصاب چالیس کا ہے۔ ہاں جہاں کہیں دونوں نصابوں کا حساب مختلف نتیجہ پیدا کرتا ہو وہاں اختیار ہے چاہے جسکا اعتبار کریں مثلاً ایک سو بیس میں چار نصاب تو تیس کے ہیں اور تین نصاب چالیس کے پس اختیار ہے کہ تیس کے نصاب کا اعتبار کر کے ایک ایک برس کے چار بچے دیں خواہ چالیس کے نصاب کا اعتبار کر کے دو دو برس کے تین بچے دیں۔

بکری اور بھیڑ کا نصاب

زکوٰۃ کے بارے میں بکری بھیڑ سب یکساں ہیں خواہ بھیڑ دُمدار ہو جس کو دُنبہ کہتے ہیں یا معمولی ہو۔ اگر دونوں کا نصاب الگ الگ پورا ہو تو دونوں کی زکوٰۃ ساتھ ساتھ دی جائیگی اور مجموعہ ایک نصاب ہوگا اور اگر ہر ایک کا نصاب پورا نہ ہو مگر دونوں کے ملا لینے سے نصاب پورا ہو جاتا ہے تب بھی دونوں کو ملا لینگے اور جو زیادہ ہوگا تو زکوٰۃ میں وہی دیا جائے گا اور دونوں برابر ہوں تو اختیار ہے چالیس بکری یا بھیڑ سے کم میں کچھ نہیں چالیس بکری یا بھیڑ میں ایک بکری یا بھیڑ۔ چالیس کے بعد ایک سو بیس تک زائد میں کچھ نہیں۔ پھر ایک سو اکیس میں دو بھیڑ یا بکریاں اور ایک سو بائیس سے دو سو تک زائد میں کچھ نہیں پھر دو سو ایک میں تین بھیڑ یا بکریاں۔ پھر تین سو ننانوے تک زائد میں کچھ نہیں پھر چار سو میں چار بکریاں یا بھیڑیں پھر چار سو سے زیادہ میں ہر سو میں ایک بکری کے حساب سے زکوٰۃ دینا ہوگی سو سے کم میں کچھ نہیں۔

مسئلہ۔ بھیڑ بکری کی زکوٰۃ میں نر مادہ کی قید نہیں ہاں ایک سال سے کم کا بچہ نہ ہونا چاہیئے خواہ بھیڑ ہو یا بکری۔

زکوٰۃ کے متفرق مسائل

مسئلہ ۱۔ اگر کوئی شخص حرام مال کو حلال کے ساتھ ملا دے تو سب کی زکوٰۃ اسکو دینا ہوگی۔

مسئلہ ۲۔ اگر کوئی شخص زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد مر جائے تو اسکے مال کی زکوٰۃ نہ لی جائے گی۔ ہاں اگر وہ وصیت کر گیا ہو تو اس کے تہائی مال میں سے زکوٰۃ لے لی جائے گی، گو یہ تہائی پوری زکوٰۃ کو کفایت نہ کرے۔ اور اگر اسکے وارث تہائی سے زیادہ دینے پر راضی ہوں تو جس قدر وہ اپنی خوشی سے دے دیں لے لیا جائے گا۔

مسئلہ ۳۔ اگر ایک سال کے بعد قرضخواہ اپنا قرض مقروض کو معاف کر دے تو قرضخواہ کو زکوٰۃ اس ایک سال کی نہ دینا پڑے گی ہاں اگر وہ مدیون مالدار ہے تو اسکو معاف کرنا مال کا ہلاک کرنا سمجھا جائیگا اور اس کو زکوٰۃ دینا پڑے گی۔ کیونکہ زکوٰتی مال کے ہلاک کر دینے سے زکوٰۃ ساقط نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۴۔ فرض و واجب صدقات کے علاوہ صدقہ دینا اسی وقت میں مستحب ہے جبکہ مال اپنی ضرورتوں اور اپنے اہل و عیال کی ضرورتوں سے زائد ہو ورنہ مکروہ ہے۔ اسی طرح اپنے کل مال کا صدقہ میں دے دینا بھی مکروہ ہے ہاں اگر وہ اپنے نفس میں توکل اور صبر کی صفت بہ یقین جانتا ہو اور اہل و عیال کو بھی تکلیف کا احتمال نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں بلکہ بہتر ہے۔

مسئلہ ۵۔ اگر کسی نابالغ لڑکی کا نکاح کر دیا جائے اور وہ شوہر کے گھر میں رخصت کر دی جائے تو اگر وہ (لڑکی) مالدار ہے تب تو اسکے مال میں صدقہ فطر واجب ہے اور اگر مالدار نہیں تو دیکھنا چاہیئے کہ اگر قابل خدمت شوہر کے یا اسکی موانست کے ہو تو اسکا صدقہ فطر نہ باپ پر واجب ہے نہ شوہر پر نہ خود اس پر۔ اور اگر وہ قابلِ خدمت کے اور قابل موانست کے نہیں ہے تو اسکا صدقہ فطر اسکے باپ کے ذمے واجب ہوگا۔ اور اگر شوہر کے گھر میں رخصت نہیں کی گئی تو گو وہ قابل خدمت کے اور قابل موانست ہو ہر حال میں اسکے باپ پر اس کا صدقہ فطر واجب ہوگا۔

تتمہ حصہ پنجم بہشتی زیور

بالوں کے متعلق احکام

مسئلہ۔ پورے سر پر بال رکھنا نرمہ گوش تک یا کسی قدر اس سے نیچے سنت ہے، اور اگر سر منڈائے تو پورا سر منڈوا دینا سنت ہے اور کتروانا بھی درست ہے مگر سب کتروانا اور آگے کی طرف کسی قدر بڑے رکھنا جو کہ آجکل کا فیشن ہے جائز نہیں اور اسی طرح کچھ حصہ منڈوانا کچھ رہنے دینا درست نہیں اسی سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ آجکل بابری رکھنی یا چندوا کھلوانے یا اگلے حصہ سر کے

بال بغرض گلائی بنانے کا جو دستور ہے درست نہیں۔

مسئلہ۱۔ اگر بال بہت بڑھا لئے تو عورتوں کی طرح جوڑا باندھنا درست نہیں۔

مسئلہ۲۔ عورت کو سر منڈانا۔ بال کتروانا حرام ہے حدیث میں لعنت آئی ہے۔

مسئلہ۳۔ لبوں کا کتروانا اسقدر کہ لب کے برابر ہو جائے سنت ہے، اور منڈانے میں اختلاف ہے بعضے بدعت کہتے ہیں بعضے اجازت دیتے ہیں لہذا نہ منڈانے میں ہی احتیاط ہے۔

مسئلہ۵۔ مونچھ دونوں طرف دراز رہنے دینا درست ہے بشرطیکہ لبیں دراز نہ ہوں۔

مسئلہ۶۔ ڈاڑھی منڈوانا کتروانا حرام ہے البتہ ایک مشت سے جو زائد ہو اسکا کتروا دینا درست ہے۔ اسی طرح چاروں طرف سے تھوڑا تھوڑا لے لینا کہ سڈول اور برابر ہو جائے درست ہے۔

مسئلہ۔ رخسارے کی طرف جو بال بڑھ جاویں ان کو برابر کر دینا یعنی خط بنوانا درست ہے۔ اسی طرح اگر دونوں ابرو کسی قدر لے لیے جاویں اور درست کر دی جاویں یہ بھی درست ہے۔

مسئلہ۔ حلق کے بال منڈوانا نہ چاہیئے مگر ابو یوسف سے منقول ہے کہ اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں۔

مسئلہ۹۔ ریش بچہ کے جانبین لب زیریں کے بال منڈوانے کو فقہا نے بدعت لکھا ہے اسلئے نہ چاہیئے۔ اسی طرح گدی کے بال بنوانے کو بھی فقہا نے مکروہ لکھا ہے۔

مسئلہ۱۰۔ بغرض زینت سفید بال کا چننا ممنوع ہے البتہ مجاہد کو دشمن پر رعب و ہیبت ہونے کے لئے دور کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ۱۱۔ ناک کے بال اکھیڑنا نہ چاہیئے قینچی سے کتر ڈالنا چاہیئے۔

مسئلہ۱۲۔ سینہ اور پشت کے بال بنانا جائز ہے مگر خلاف ادب اور غیر اولیٰ ہے۔

مسئلہ۱۳۔ موئے زیر ناف میں مرد کے لئے استرے سے دور کرنا بہتر ہے۔ مونڈتے وقت ابتداء ناف کے نیچے سے کرے اور ہرتال وغیرہ کوئی اور دوا لگا کر زائل کرنا بھی جائز ہے۔ اور عورت کے لئے موافق سنت کے یہ ہے کہ چنگی یا چمٹی سے دور کرے استرہ نہ لگے۔

مسئلہ۱۴۔ موئے بغل میں اولیٰ تو یہ ہے کہ موچنے وغیرہ سے دور کئے جائیں اور استرے سے منڈوانا بھی جائز ہے۔

مسئلہ۱۵۔ اسکے علاوہ اور تمام بدن کے بالوں کا مونڈنا، رکھنا دونوں درست ہے (ق)

مسئلہ۱۶۔ پیر کے ناخن دور کرنا بھی سنت ہے البتہ مجاہد کے لئے دار الحرب میں ناخن اور مونچھ کا نہ کتروانا مستحب ہے۔

مسئلہ۱۷۔ ہاتھ کے ناخن اس ترتیب سے کتروانا بہتر ہے داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت سے شروع کرے اور چھنگلیا تک بہ ترتیب کتروا کر پھر بائیں چھنگلیا پھر بہ ترتیب کتروائے اور داہنے انگوٹھے پر ختم کرے اور پیر کی انگلیوں میں داہنی چھنگلیا سے شروع کرکے

بائیں چھنگلیا پر ختم کرے یہ ترتیب بہتر ہے اور اولیٰ ہے اسکے خلاف بھی درست ہے۔

مسئلہ ۱۸۔ کٹے ہوئے ناخن اور بال دفن کر دینا چاہیئے دفن نہ کرے تو کسی محفوظ جگہ ڈالدے یہ بھی جائز ہے مگر نجس گندی جگہ نہ ڈالے اس سے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

مسئلہ ۱۹۔ ناخن کا دانت سے کاٹنا مکروہ ہے اس سے برص کی بیماری ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۲۰۔ حالت جنابت میں بال بنانا ناخن کاٹنا موئے زیر ناف وغیرہ دُور کرنا مکروہ ہے

مسئلہ ۲۱۔ ہر ہفتے میں ایک مرتبہ موئے زیر ناف موئے بغل لبیں ناخن وغیرہ دُور کر کے نہا دھو کر صاف ستھرا ہونا افضل ہے اور سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے کہ قبل نماز جمعہ فراغت کر کے نماز کو جاوے۔ ہر ہفتہ نہ ہو تو پندرھویں دن سہی انتہا درجہ چالیسویں دن اسکے بعد رخصت نہیں اگر چالیس دن گذر گئے اور امور مذکورہ سے صفائی حاصل نہ کی تو گنہگار ہوگا۔

شفعہ کا بیان

مسئلہ ۱۔ جس وقت شفیع کو خبر بیع کی پہنچی اگر فوراً منہ سے نہ کہا کہ میں شفعہ لوں گا تو شفعہ باطل ہو جائے گا پھر اس شخص کو دعویٰ کرنا جائز نہیں حتیٰ کہ اگر شفیع کے پاس خط پہنچا اور اسکے شروع میں یہ خبر لکھی ہے کہ فلاں مکان فروخت ہوا اور اس وقت اُسنے زبان سے نہ کہا کہ میں شفعہ لوں گا یہاں تک کہ تمام خط پڑھ گیا اور پھر کہا کہ میں شفعہ لوں گا تو اسکا شفعہ باطل ہو گیا۔

مسئلہ ۲۔ اگر شفیع نے کہا کہ مجھ کو اتنا روپیہ دو تو اپنے حق شفعہ سے دستبردار ہو جاؤں تو اس صورت میں چونکہ اپنا حق ساقط کرنے پر رضامند ہو گیا اسلئے شفعہ تو ساقط ہوا لیکن چونکہ یہ رشوت ہے اسلئے یہ روپیہ لینا دینا حرام ہے۔

مسئلہ ۳۔ اگر ہنوز حاکم نے شفعہ نہیں دلایا تھا کہ شفیع مر گیا اسکے وارثوں کو شفعہ نہ پہنچے گا اور اگر خریدار مر گیا شفعہ باقی رہے گا۔

مسئلہ ۴۔ شفیع کو خبر پہنچی کہ اس قدر قیمت کو مکان بکا ہے اس نے دست برداری کی پھر معلوم ہوا کہ کم قیمت کا بکا ہے اس وقت شفعہ لے سکتا ہے اسی طرح پہلے سُنا تھا کہ فلاں شخص خریدار ہے پھر سُنا کہ نہیں بلکہ دوسرا خریدار ہے یا پہلے سُنا تھا کہ نصف بکا ہے۔ پھر معلوم ہوا کہ پورا بکا ہے۔ ان صورتوں میں پہلی دستبرداری سے شفعہ باطل نہ ہوگا۔

مزارعت یعنی کھیتی کی بٹائی پھل کی بٹائی کا بیان

مسئلہ ۱۔ ایک شخص نے خالی زمین کسی کو دے کر کہا کہ تم اس میں کھیتی کرو جو پیدا ہوگا اسکو فلاں نسبت سے تقسیم کر لیں گے، یہ مزارعت ہے اور جائز ہے۔

مسئلہ ۲۔ ایک شخص نے باغ لگایا اور دوسرے شخص سے کہا کہ تم اس باغ کی خوب خدمت کرو جو پھل آوے گا خواہ ایک دو سال یا دس بارہ سال تک نصفا نصف یا تین تہائی تقسیم کر لیا جاوے گا یہ مساقاۃ ہے اور یہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۳۔ مزارعت کی درستی کے لئے آٹھ شرطیں ہیں۔ نمبر (۱) زمین کا قابل زراعت ہونا۔ (۲) زمیندار و کسان کا عاقل و بالغ ہونا (۳) مدت زراعت کا بیان کرنا (۴) بیج کا بیان کر دینا کہ زمیندار کا ہوگا یا کسان کا (۵) جنس کاشت کا بیان کر دینا کہ گیہوں ہونگے یا جو مثلاً (۶) کسان کے حصے کا ذکر ہو جانا کہ کل پیداوار میں کس قدر ہوگا (۷) زمین کو خالی کر کے کسان کے حوالہ کرنا (۸) زمین کی پیداوار میں کسان اور مالک کا شریک رہنا (۹) زمین اور تخم ایک شخص کا ہونا اور بیل اور محنت وغیرہ امور دوسرے کے ہونے یا ایک کی فقط زمین اور باقی چیزیں دوسرے کے متعلق ہوں۔

مسئلہ ۴۔ اگر ان شرائط میں سے کوئی شرط مفقود ہو تو مزارعت فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ ۵۔ مزارعت فاسدہ میں سب پیداوار بیج والے کی ہوگی اور دوسرے شخص کو اگر وہ زمین والا ہے تو زمین کا کرایہ موافق دستور کے ملے گا اور اگر وہ کاشتکار ہے تو مزدوری موافق دستور کے ملیگی مگر یہ مزدوری اور کرایہ اس قدر سے زیادہ نہ دیا جائے گا جو آپس میں دونوں کے ٹھہر چکا تھا یعنی اگر مثلاً آدھا آدھا حصہ ٹھہرا تھا تو کل پیداوار کی نصف سے زیادہ نہ دیا جائے گا۔

مسئلہ ۶۔ بعد معاملہ مزارعت کے اگر دونوں میں سے کوئی شرط کے بموجب کام کرنے سے انکار کرے تو اس سے بزور کام لیا جائے گا لیکن اگر بیج والا انکار کرے تو اس پر زبردستی نہ کی جائے گی۔

مسئلہ ۷۔ اگر دونوں عقد کرنے والوں میں سے کوئی مر جائے تو مزارعت باطل ہو جائے گی۔

مسئلہ ۸۔ اگر مدت معینہ مزارعت کی گذر جائے اور کھیتی پکی نہ ہو تو کسان کو زمین کی اجرت ان زائد دنوں کے عوض میں اسجگہ کے دستور کے موافق دینی ہوگی۔

مسئلہ ۹۔ بعض جگہ دستور ہے کہ بٹائی کی زمین میں جو غلہ پیدا ہوتا ہے اسکو تو حسب معاہدہ باہم تقسیم کر لیتے ہیں اور جو اجناس مرچ وغیرہ پیدا ہوتی ہے اسکو تقسیم نہیں کرتے بلکہ بیگھوں کے حساب سے کاشتکار سے نقد لگان وصول کرتے ہیں سو ظاہراً تو بوجہ اسکے کہ یہ شرط خلاف مزارعت ہے، ناجائز معلوم ہوتی ہے مگر اس تاویل سے کہ اس قسم کی اجناس کو پہلے ہی سے خارج از مزارعت کہا جائے اور باعتبار عرف کے معاملہ سابقہ میں یوں تفصیل کی جائے کہ دونوں کی مراد یہ تھی کہ فلاں اجناس میں عقد مزارعت کرتے ہیں اور فلاں اجناس میں زمین بطور اجارہ کے دی جاتی ہے اس طرح جائز ہو سکتا ہے مگر اس میں جانبین کی رضامندی شرط ہے۔

مسئلہ ۱۰۔ بعض زمینداروں کی عادت ہے کہ علاوہ اپنے حصہ بٹائی کے کاشتکار کے حصہ میں سے کچھ اور حقوق ملازموں اور کمینوں کے بھی نکالتے ہیں سو اگر بالمقطع ٹھہرا لیا کہ ہم دو من یا چار من ان حقوق کا لینگے یہ تو ناجائز ہے اور اگر اس طرح ٹھہرایا

کہ ایک من میں ایک سیر مثلاً تو یہ درست ہے۔

مسئلہ ۱۱۔ بعض لوگ اس کا تصفیہ نہیں کرتے کہ کیا بویا جائے گا پھر بعد میں تکرار وقضیہ ہوتا ہے یہ جائز نہیں۔ یا تو اس تخم کا نام تصریحاً لے لے یا عام اجازت دے دے کہ جو چاہے بونا۔

مسئلہ ۱۲۔ بعض جگہ رسم ہے کہ کاشتکار زمین میں تخم پاشی کر کے دوسرے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے اور یہ شرط ٹھہرتی ہے کہ تم اس میں محنت و خدمت کرو جو کچھ حاصل ہوگا ایک تہائی مثلاً ان محنتیوں کا ہوگا سو یہ بھی مزارعت ہے جس جگہ زمیندار اصلی اس معاملہ کو نہ روکتا ہو وہاں جائز ہے ورنہ جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۳۔ اس اوپر کی صورت میں بھی مثل صورت سابقہ عرفاً تفصیل ہے بعض اجناس تو ان عاملوں کو بانٹ دیتے ہیں اور بعض میں فی بیگھہ کچھ نقد دیتے ہیں پس اس میں بھی ظاہراً وہی شبہ عدم جواز کا اور وہی تاویل جواز کی جاری ہے (ق)

مسئلہ ۱۴۔ اجارہ یا مزارعت میں بارہ سال یا کم وبیش مدت تک زمین سے منتفع ہو کر موروثیت کا دعویٰ کرنا جیسا اسوقت رواج ہے محض باطل اور حرام اور ظلم وغصب ہے بدون طیب خاطر مالک کے ہرگز اس سے نفع حاصل کرنا جائز نہیں اگر ایسا کیا تو اسکی پیداوار بھی خبیث ہے اور کھانا اسکا حرام ہے۔

مسئلہ ۱۵۔ مساقاۃ کا حال سب باتوں میں مثل مزارعت کے ہے۔

مسئلہ ۱۶۔ اگر پھل لگے ہوئے درخت پرورش کو دے اور پھل ایسے ہوں کہ پانی دینے اور محنت کرنے سے بڑھتے ہوں تو درست ہے اور اگر ان کا بڑھنا پورا ہو چکا ہو تو مساقات درست نہ ہوگی جیسے مزارعت کہ کھیتی تیار ہونے کے بعد درست نہیں۔

مسئلہ ۱۷۔ اور عقد مساقات جب فاسد ہو جاتے تو پھل سب درخت والے کے ہوں گے اور کام کرنے والے کو معمولی مزدوری ملے گی جس طرح مزارعت میں بیان ہوا۔

نشہ دار چیز کا بیان

مسئلہ ۱۔ جو چیز پتلی بہنے والی نشے دار ہو خواہ شراب ہو یا تاڑی یا اور کچھ اور اسکے زیادہ پینے سے نشہ ہو جاتا ہو اسکا ایک قطرہ بھی حرام ہے اگرچہ اس قلیل مقدار سے نشہ نہ ہو۔ اسی طرح دوا میں استعمال کرنا خواہ پینے میں یا لیپ کرنے میں نیز ممنوع ہے خواہ وہ نشہ دار چیز اپنی اصلی ہیئت پر رہے خواہ کسی تصرف سے دوسری شکل ہو جاتے ہر حال میں ممنوع ہے۔ یہاں سے انگریزی دواؤں کا حال معلوم ہو گیا جن میں اکثر اس قسم کی چیزیں ملائی جاتی ہیں۔

مسئلہ ۲۔ اور جو چیز نشہ دار ہو مگر پتلی نہ ہو بلکہ اصل سے منجمد ہو جیسے تمباکو، جائفل، افیون وغیرہ اسکا حکم یہ ہے کہ جو مقدار

بالفعل نشہ پیدا کرے یا اس سے ضرر شدید ہو وہ تو حرام ہے اور جو مقدار نشہ نہ لائے نہ اس سے کوئی ضرر پہنچے وہ جائز ہے اور اگر ضماد وغیرہ میں استعمال کیا جائے تو کچھ بھی مضائقہ نہیں۔

شرکت کا بیان

شرکت دو طرح کی ہے ایک شرکت املاک کہلاتی ہے جیسے ایک شخص مر گیا اور اسکے ترکہ میں چند وارث شریک ہیں یا روپیہ ملا کر دو شخصوں نے ایک چیز خرید کی یا ایک شخص نے دو شخصوں کو کوئی چیز ہبہ کر دی۔ اسکا حکم یہ ہے کہ کسی کو کوئی تصرف بلا اجازت دوسرے شریک کے جائز نہیں۔ دوسری شرکت عقود ہے یعنی دو شخصوں نے باہم معاہدہ کیا کہ ہم تم شرکت میں تجارت کرینگے اس شرکت کے اقسام و احکام یہ ہیں۔

مسئلہ۱۔ ایک قسم شرکت عقود کی شرکت عنان ہے یعنی دو شخصوں نے تھوڑا تھوڑا روپیہ بہم پہنچا کر اتفاق کیا کہ اسکا کپڑا یا غلہ یا اور کچھ خرید کر تجارت کریں اسمیں یہ شرط ہے کہ دونوں کا راس المال نقد ہو خواہ روپیہ یا اشرفی یا پیسے۔ سو اگر دونوں آدمی کچھ اسباب غیر نقد شامل کر کے شرکت سے تجارت کرنا چاہیں۔ یا ایک کا راس المال نقد ہو اور دوسرے کا غیر نقد یہ شرکت صحیح نہیں ہو گی

مسئلہ۲۔ شرکت عنان میں جائز ہے کہ ایک کا مال زیادہ ہو ایک کا کم اور نفع کی شرکت باہمی رضامندی پر ہے یعنی اگر یہ شرط ٹھیرے کہ مال تو کم و زیادہ ہے مگر نفع برابر تقسیم ہوگا یا مال برابر ہے مگر نفع کم و بیش تین تہائی ہوگا تو بھی جائز ہے۔

مسئلہ۳۔ اس شرکت عنان میں ہر شریک کو مال شرکت میں ہر قسم کا تصرف متعلق تجارت کے جائز ہے بشرطیکہ خلاف معاہدہ نہ ہو لیکن ایک شریک کا قرض دوسرے سے نہ مانگا جائے گا۔

مسئلہ۴۔ اگر بعد قرار پانے اس شرکت کے کوئی چیز خریدی نہیں گئی اور مال شرکت تمام یا ایک شخص کا مال تلف ہو گیا تو شرکت باطل ہو جائے گی۔ اور ایک شخص بھی اگر کچھ خرید چکا ہے اور پھر دوسرے کا مال ہلاک ہو گیا تو شرکت باطل نہ ہوگی مال خرید دونوں کا ہو گا اور جس قدر راس المال میں دوسرے شریک کا حصہ ہے اس حصے کے موافق زر ثمن اس دوسرے شریک سے وصول کیا جائے گا مثلاً ایک شخص کے دس روپے تھے اور دوسرے کے پانچ۔ دس روپے والے نے مال خرید لیا تھا اور پانچ روپے والے کے روپے ضائع ہو گئے سو پانچ روپے والا اس مال میں ثلث کا شریک ہے اور دس روپے والا اس سے دس روپے کا ثلث نقد وصول کرلے گا یعنی تین روپے پانچ آنے چار پائی۔ اور آیندہ یہ مال شرکت پر فروخت ہوگا۔

مسئلہ۵۔ اس شرکت میں دونوں شخصوں کے مال کا مخلوط کرنا ضرور نہیں صرف زبانی ایجاب و قبول سے یہ شرکت منعقد ہو جاتی ہے۔

مسئلہ۶۔ نفع نسبت سے مقرر ہونا چاہیے یعنی آدھا آدھا یا تین تہائی مثلاً اگر یوں ٹھہرا کہ ایک شخص کو سو روپے ملیں گے۔

باقی دوسرے کا یہ جائز نہیں۔

مسئلہ۔ ایک قسم شرکت عقود کی شرکت صنائع کہلاتی ہے اور شرکت تقبل بھی کہتے ہیں جیسے دو درزی یا دو رنگریز باہم معاہدہ کرلیں کہ جو کام جسکے پاس آئے اسکو قبول کرلے اور جو مزدوری ملے وہ آپس میں آدھوں آدھ یا تین تہائی یا چوتھائی وغیرہ کے حساب سے بانٹ لیں یہ جائز ہے۔

مسئلہ۔ جو کام ایک نے لیا دونوں پر لازم ہو گیا مثلاً ایک شریک نے ایک کپڑا سینے کے لئے لیا تو صاحب فرمائش جسطرح اس پر تقاضا کر سکتا ہے دوسرے شریک سے بھی سلوا سکتا ہے۔ اسی طرح جیسے یہ کپڑا سینے والا مزدوری مانگ سکتا ہے دوسرا بھی مزدوری لے سکتا ہے اور جس طرح اصل کو مزدوری دینے سے مالک سبکدوش ہو جاتا ہے اسی طرح اگر دوسرے شریک کو دیدی تو بھی بری الذمہ ہو سکتا ہے۔

مسئلہ۔ ایک قسم شرکت کی شرکت وجوہ ہے یعنی نہ ان کے پاس مال ہے نہ کوئی ہنر و پیشہ ہے صرف باہمی یہ قرار دیا کہ دوکانداروں سے ادھار مال لے کر بیچا کریں اس شرکت میں بھی ہر شریک دوسرے کا وکیل ہوگا اور اس شرکت میں جس نسبت سے شرکت ہوگی اسی نسبت سے نفع کا استحقاق ہوگا یعنی اگر خریدی ہوئی چیزوں کو بالنصف مشترک قرار دیا گیا تو نفع بھی نصفا نصف تقسیم ہوگا۔ اور اگر مال کو تین تہائی مشترک ٹھہرایا گیا تو نفع بھی تین تہائی تقسیم ہوگا۔

تتمہ حصہ پنجم اشاعی بہشتی زیور کا تمام ہوا حصہ ششم، ہفتم، ہشتم، دہم کا تتمہ نہیں ہے آگے حصہ نہم کا تتمہ آتا ہے۔

تتمہ حصہ نہم بہشتی زیور

تمہید
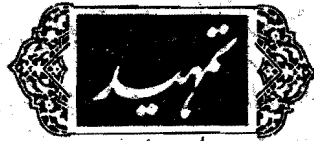
چونکہ بہشتی زیور میں مسائل مخصوص بالرجال نہیں۔ اسی طرح اسکے حصہ نہم میں امراض مخصوص بالرجال نہیں لکھے گئے اور انکی تتمیم و تکمیل کیلئے بہشتی گوہر لکھا گیا ہے اسلئے حصہ مسائل کے ختم ہونے کے بعد مناسب معلوم ہوا کہ معالجات مخصوص بالرجال بھی اسمیں شامل کر دیئے جائیں اسکے کاتب بھی حکیم مولوی محمد مصطفٰے صاحب ہیں۔ (کتبہ اشرف علی عفی عنہ)
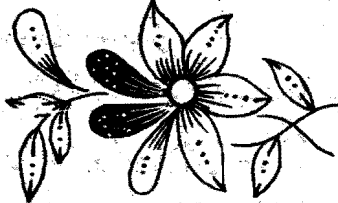
مردوں کے امراض

جریان اسکو کہتے ہیں کہ پیشاب سے پہلے یا پیشاب کے بعد چند قطرے سفید دودھ کے سے رنگ کے گریں۔ اس سے ضعف دن بدن بڑھتا ہے اور چاہے کیسی ہی عمدہ غذا کھائی جائے مگر بدن کو نہیں لگتی۔ آدمی ہمیشہ دبلا اور کمزور زرد رہتا ہے اور جب بڑھ جاتا ہے تو معدہ بھی خراب ہو جاتا ہے بھوک نہیں لگتی۔ اور جو کچھ کھایا جائے ہضم نہیں ہوتا۔ دست آجاتے ہیں قبض ہو جاتا ہے جریان کے مریض کو جب قبض بہت ہو جاتا ہے تو علاج بھی مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ اکثر دوائیں جریان کی قابض ہوتی ہیں ان سے قبض بڑھتا ہے اور قبض سے جریان کو زیادتی ہوتی ہے اسواسطے اسکے علاج سے غفلت مناسب نہیں شروع ہی میں غور سے علاج کرلیں جریان کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ مزاج میں گرمی بڑھ کر خون اور منی میں حدت آجائے اسکی علامت یہ ہے کہ وہ قطرے جو پیشاب سے پہلے یا بعد میں آتے ہیں بالکل سفید نہ ہوں بلکہ کسی قدر زردی مائل ہوں اور سوزش کے ساتھ نکلیں بلکہ پیشاب میں بھی جلن پیدا ہوتی ہو اور دوسری علامات بھی خون کی گرمی کے موجود ہوں جیسے گرمی کے موسم میں جریان کو زیادتی ہونا اور سردی میں کم ہو جانا یا سرد پانی سے نہانے سے آرام پانا۔

علاج: یہ سفوف کھائیں۔ گوند ببول۔ کتیرا۔ چینی گوند۔ طباشیر۔ کشتہ قلعی بست بہروزہ۔ دانہ الائچی خورد۔ پھلی ببول۔ ستاور۔ تالمکھانہ۔ موصلی سیاہ۔ موصلی سفید۔ موچرس۔ گوندنیم اندر جو شیریں سب تین تین ماشہ کوٹ چھان کر کچی کھانڈ پونے چار تولہ ملاکر نو نو ماشہ کی پڑیاں بنالیں اور ایک پڑیا ہر روز گائے کی تازی چھاچھ پاؤ بھر کے ساتھ پھانکیں۔ اگر گائے کی چھاچھ میسر نہ ہو تو بھینس کی سہی اگر یہ بھی نہ ملے تو مصری کے شربت کے ساتھ کھائیں یہ سفوف سوزاک کے لئے بھی مفید ہے۔

پرہیز: گائے کے گوشت اور جملہ گرم چیزوں سے جیسے میتھی۔ بینگن۔ مولی۔ گڑ تیل وغیرہ جریان کی اس قسم میں کسی قدر ترشی کا استعمال چنداں مضر نہیں بشرطیکہ بہت پرانا ہو گیا ہو۔

دوسرا سفوف: نہایت مقوی اور سوزش پیشاب اور اس جریان کو مفید ہے جو گرمی سے ہو۔ چھوٹی مائیں، طباشیر، زہر مہرہ خطائی، تالمکھانہ، بیجبند، سرخ گلاب۔ زیرہ دھنیا۔ پوست بیرون پستہ۔ دانہ الائچی خورد۔ چھالیہ کے پھول سب چھ چھ ماشہ۔ املی کے بیجوں کی گری دو تولہ کوٹ چھان کر برگد کے دودھ میں بھگوئیں اور سایہ میں خشک کرلیں پھر موصلی سفید۔ موصلی سیاہ۔ شقاقل مصری۔ ثعلب مصری سب چار چار ماشہ کوٹ چھان کر مصری چار تولہ پیس کر ملاکر چھ چھ ماشہ کی پڑیاں بنالیں اور ایک پڑیا ہر روز دودھ کی لسی کے ساتھ پھانکیں۔

تیسرا سفوف: گرم جریان کے لئے مفید ہے اور بھوک بڑھاتا ہے اور ممسک بھی ہے۔ ثعلب مصری۔ تخم خرفہ۔ کشتہ قلعی۔ بنسلوچن۔ کہربائے شمعی۔ گلنار۔ مغز تخم کدوئے شیریں۔ بہمن سرخ سب چھ چھ ماشہ۔ مصطگی رومی دو ماشہ۔ مازو۔ تخم ریحاں

تین تین ماشہ کوٹ چھان کر مصری چار تولہ آٹھ ماشہ پیس کر ملا کر تین تین ماشہ کی پڑیاں بنالیں پھر ایک پڑیا صبح اور ایک شام مصری کے شربت کے ساتھ پھانکیں۔

جریان کی دوسری قسم۔ وہ ہے کہ مزاج میں سردی اور رطوبت بڑھ کر پٹھے کمزور ہو کر پیدا ہو۔ علامت یہ ہے کہ مادہ منی نہایت رقیق ہو اور احتلام اگر ہو تو ہونے کی خبر بھی نہ ہو اور منی ذرا ارادہ سے یا بالکل بے ارادہ خارج ہو جاتی ہو۔

علاج :۔ یہ دوا کھائیں۔ اندر جو شیریں۔ سمندر پھل تخم کونچ۔ تخم پیاز۔ تخم اٹنگن۔ عاقرقرحا۔ ریوند چینی سب ساڑھے دس دس ماشہ کوٹ چھان کر بیس پڑیاں بنالیں پھر ایک انڈا لیں اور سفیدی اسکی نکال ڈالیں اور زردی اسی میں رہنے دیں پھر ایک پڑیہ دوائی مذکور کی لے کر اس انڈے میں ڈالیں اور سوراخ آٹے سے بند کر کے بھوبل میں انڈے کو نیم برشت کر کے کھالیں اسی طرح بیس دن تک کھائیں۔

سفوف مغلظ منی اور ممسک :۔ سنگھاڑا خشک۔ گوند ببول چھ چھ ماشہ۔ مازو۔ مصطگی رومی تین تین ماشہ۔ نشاستہ۔ تالمکھانہ تعلب مصری چار چار ماشہ کوٹ چھان کر مصری ڈھائی تولہ ملا کر سفوف بنالیں اور پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک تازے پانی کے ساتھ کھائیں اور اس قسم میں جوارش کمونی ایک تولہ ہر روز کھانا مفید ہے۔

ایک قسم جریان کی وہ ہے کہ گردہ بہت ضعیف ہو جائے اور چربی اسکی پگھل کر بصورت منی نکلنے لگے یہ حقیقت میں جریان نہیں ہے صرف جریان کے مشابہ ہونے سے اسکو جریان کہہ دیتے ہیں اسکی علامت یہ ہے کہ بعد پیشاب یا قبل پیشاب ایک سفید چیز بلا ارادہ نکلے اور مقدار بہت زیادہ ہو اور اسکے نکلنے سے ضعف بہت محسوس ہو نیز امراض گردہ پہلے سے موجود ہوں جیسے درد گردہ۔ پتھری۔ ریگ وغیرہ۔

علاج :۔ معجون لبوب کبیر بہت مفید ہے گردہ کو طاقت دیتی ہے اور ضعف باہ اور چربی پیشاب میں آنے کو دور کرتی ہے اور مقوی تمام بدن ہے نسخہ یہ ہے (قادری ۱۲ منہ) مغز پستہ۔ مغز فندق۔ مغز بادام شیریں۔ حبۃ الخضراء۔ مغز اخروٹ۔ مغز چلغوزہ۔ مغز حب الزلم۔ ماہی روبیان۔ خولنجان۔ شقاقل مصری۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ تودری زرد۔ تودری سرخ۔ سونٹھ۔ تل چھلے ہوئے۔ دارچینی قلمی۔ سب پونے نو نو ماشہ۔ بالچھڑ۔ ناگرموتھہ۔ لونگ۔ کبابہ۔ حب القلقل۔ تخم گاجر۔ تخم شلغم۔ تخم ترب۔ تخم پیاز۔ تخم اسپست۔ تخم بلیون اصیل۔ اندر جو شیریں۔ درونج عقربی۔ نرکچور۔ سوا پانچ پانچ ماشہ۔ جوزبوا۔ جوزی۔ چھڑیلہ۔ پیپل ساڑھے تین تین ماشہ۔ تعلب مصری۔ مغز نارجیل۔ چڑوں کا مغز یعنی بھیجا۔ تخم خشخاش سفید ساڑھے سترہ سترہ ماشہ۔ سورنجان شیریں۔ بوزیدان۔ پودینہ خشک سب سات سات ماشہ۔ عود غرقی ساڑھے چار ماشہ۔ زعفران۔ مصطگی رومی۔ تودری سفید سات سات ماشہ۔ مایہ عنبر اعرابی پونے سات ماشہ۔ سب سینتالیس دوائیں ہیں کوٹ چھان کر شہد خالص ایک سو پانچ تولہ کا قوام کر کے ملالیں اور عنبر ساڑھے چار ماشہ

اور مشک اصلی سوا دو ماشہ پیس کر ملالیں اور ورق نقرہ پچیس عدد اور ورق طلا پندرہ عدد تھوڑے تھوڑے شہد میں حل کر کے خوب ملالیں اور چھ ماشہ ہر روز کھائیں یہ معجون نہایت مقوی اور باہ کو بڑھانے والی ہے مگر کسی قدر گرم ہے جن کے مزاج میں گرمی زیادہ ہو وہ اس دوسری معجون کو کھائیں اسکا نام معجون لبوب بارد ہے (قادری ۱۲ منہ)

معجون لبوب بارد، مغز بادام شیریں، تخم خشخاش سفید، مغز تخم خیارین ایک ایک تولہ۔ مغز تخم کدوئے شیریں، سونٹھ، خولنجان، شقاقل مصری دس دس ماشہ، مغز تخم خربزہ، تخم خرفہ چھ چھ ماشہ، کتیرا چار ماشہ، مغز چلغوزہ، تودری زرد، تودری سرخ، تخم گندنا تخم بلیون اصیل دو دو ماشہ کوٹ چھان کر ترنجبین خراسانی بائیس تولہ کا قوام کر کے ملالیں۔ خوراک سات ماشہ۔

معجون لبوب کا ایک اور نسخہ ہے اسکا نام معجون لبوب صغیر ہے قیمت میں کم اور نفع میں معجون لبوب کبیر کے قریب ہے، مقوی دماغ وگردہ ومثانہ اور دافع نسیان اور رنگ نکھارنے والی اور منی پیدا کرنے والی ہے۔ مغز بادام شیریں، مغز اخروٹ، مغز پستہ مغز حبۃ الخضراء، مغز چلغوزہ، حب الزلم، مغز فندق، مغز نارجیل، مغز حب القلقل، تخم خشخاش سفید، تودری سرخ تودری سفید تل دھوئے ہوئے، تخم جرجیر، تخم پیاز، تخم شلغم، تخم اسپست اصیل، بہمن سفید، بہمن سرخ، سونٹھ، پیپل کبابہ، خرفہ، دارچینی قلمی، خولنجان، شقاقل مصری، تخم بلیون اصیل سب ایک ایک تولہ (کل ستائیس دوائیں ہیں)

خوب کوٹ کر شہد اکیاسی تولہ میں ملالیں پھر سات ماشہ سے ایک تولہ تک کھائیں۔

ضعف باہ اور سرعت کا بیان

ضعف باہ کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ خواہش نفسانی کم ہو جائے۔ دوسرے یہ کہ خواہش بدستور رہے مگر عضو مخصوص میں فتور پڑ جائے جس سے مجامعت پر پوری قدرت نہ رہے۔ بعض کو ان دونوں صورتوں میں سے ایک صورت پیش آتی ہے اور بعضوں میں دونوں جمع ہو جاتی ہیں جس کو صرف پہلی صورت پیش آئے اسکو کھانے کی دوا کی ضرورت ہے اور جن کو صرف دوسری صورت پیش آئے ان کو لگانے کی دوا کی احتیاج ہے اور اگر دونوں صورتیں جمع ہوں تو کھانے اور لگانے دونوں قسموں کی ضرورت ہے ضعف باہ کا بالکل صحیح باقاعدہ علاج طبیب ہی بہت غور کے ساتھ کر سکتا ہے اسلئے اقسام اور اسباب چھوڑ کر یہاں کثیر الوقوع قسمیں اور سہل سہل علاج لکھے جاتے ہیں۔

ضعف باہ کی پہلی صورت یعنی خواہش نفسانی کا کم ہو جانا۔ اسکے کئی سبب ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ آدمی بوجہ غذا خاطر خواہ نہ ملنے یا عرصہ تک بیمار رہنے یا کسی صدمے کے دبلا اور کمزور ہو جائے جب تمام بدن میں ضعف ہوگا تو قوت باہ

میں ضرور ضعف ہو جائے گا۔

علاج یہ ہے کہ غذا عمدہ کھائیں اور دل سے صدمہ اور رنج کو جس طرح ممکن ہو ہٹائیں اور سویا زیادہ کریں اور جب تک قوت بحال ہو عورت سے علیحدہ رہیں اور معجون لبوب کبیر اور معجون صغیر اور معجون لبوب بارد اس کے لئے نہایت مفید ہیں یہ تینوں نسخے جریان کے بیان میں گذر چکے ہیں ایک سبب خواہش نفسانی کے کم ہونے کا یہ ہے کہ دل کمزور ہو۔ اس کی علامت یہ ہے کہ ذرا سے خوف اور صدمے سے بدن میں لرزہ محسوس ہونے لگے اور مزاج میں شرم و حیا حد سے زیادہ ہو علاج یہ ہے کہ دواء المسک اور مفرح دوائیں کھائیں اور زیادہ شرم کو بتکلف کم کریں دواء المسک کا نسخہ بہشتی زیور حصہ نہم میں صـ۸۹ پر گذر چکا ہے اور مفرح نسخے آگے آتے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ایک سبب خواہش نفسانی کے کم ہونے کا یہ ہے کہ دماغ زیادہ کمزور ہو جائے۔ علامت یہ ہے کہ مجامعت سے دردسر یا ثقل سماعت یا پریشانی حواس پیدا ہو علاج قوت دماغ کے لئے حریرہ پئیں یا میوہ کھایا کریں۔

حریرہ کا نسخہ جو مقوی دماغ اور مغلظ منی اور مقوی باہ ہے۔ مغز تخم کدوئے شیریں۔ مغز تخم تربوز۔ مغز تخم پیٹھا۔ مغز بادام شیریں سب چھ چھ ماشہ پانی میں پیس کر سنگھاڑے کا آٹا۔ تعلب مصری پسی ہوئی چھ چھ ماشہ ملا کر گھی چار تولہ سے بگھار کر مصری سے میٹھا کر کے پیا کریں میوے کی ترکیب یہ ہے کہ ناریل اور چھوہارہ اور مغز بادام شیریں اور کشمش اور مغز چلغوزہ پاؤ پاؤ بھر اور پستہ آدھ پاؤ ملا کر رکھ لیں اور تین چار تولے ہر روز کھایا کریں اور اگر مرغوب ہو تو بھنے ہوئے چنے ملا کر کھائیں کہ نہایت مجرب ہے اور چند نسخے مقوی دماغ حلوے وغیرہ کے آگے آتے ہیں۔ ایک سبب خواہش نفسانی کے کم ہونے کا یہ ہے کہ گردہ میں ضعف ہو۔ یہ قسم ان لوگوں کو ہوتی ہے جن کو کوئی مرض گردہ کا رہتا ہے جیسے پتھری ریگ وغیرہ۔

علاج اگر پتھری یا ریگ کا مرض ہو تو اسکا علاج باقاعدہ طبیب سے کرائیں اور اگر پتھری یا ریگ کی شکایت نہ ہو تو گردے کی طاقت کے لئے معجون لبوب کبیر یا معجون لبوب صغیر یا معجون لبوب بارد کھائیں (طب اکبر) یہ تینوں نسخے جریان کے بیان میں گذر چکے کبھی خواہش نفسانی کم ہونے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ معدہ یا جگر میں کوئی مرض ہوتا ہے علامت اسکی بھوک نہ لگنا اور کھانا ہضم نہ ہونا ہے اسکا علاج بھی باقاعدہ طبیب سے کرائیں اور ان امراض سے صحت ہو جانے کے بعد معجون زرعونی کھائیں اسکا نسخہ آگے آتا ہے۔

ضعف باہ کی چند دواؤں اور غذاؤں کا بیان

حلوہ مقوی باہ اور مغلظِ منی دافع سرعت مقوی دل و دماغ و گردہ

ثعلب مصری دو تولہ چھوارہ آدھ پاؤ۔ موصلی سفید۔ موصلی سیاہ۔ شقاقل مصری۔ بہمن سفید۔ بہمن سرخ ایک ایک تولہ کوٹ چھان کر سیب ولایتی عمدہ کدوکش میں نکالے ہوئے آدھ سیر۔ ان سب کو گائے کے پانچ سیر دودھ میں پکائیں کہ کھویا ہو جائے پھر آدھ سیر گھی میں بھون لیں کہ پانی بالکل نہ رہے اور سرخ ہو جائے پھر بیس انڈوں کی زردی کو علیحدہ ہلکا سا جوش دے کر ملالیں اور خوب ایک ذات کرلیں پھر کچی کھانڈ ڈیڑھ سیر ڈالکر ایک جوش دے لیں کہ حلوا بن جائے گا پھر ناریل اور پستہ اور مغز بہدانہ چار چار تولہ۔ مغز بادام شیریں پانچ تولہ۔ مغز فندق دو تولہ خوب کوٹ کر ملالیں۔ اور جوز بوا جوتری چھ چھ ماشہ۔ زعفران دو ماشہ مشک خالص ڈیڑھ ماشہ عرق کیوڑا چار تولہ میں کھرل کر کے خوب آمیز کرلیں خوراک دو تولہ سے چھ تولہ تک۔ جس کو انڈا موافق نہ ہو نہ ڈالے۔

حلوہ مقوی باہ

مقوی معدہ بھوک لگانیوالا رافع خفقان مقوی دماغ چہرہ پر رنگ لانے والا

سوجی پاؤ بھر۔ گھی آدھ سیر میں بھونیں پھر مصری آدھ سیر ملا کر حلوا بنالیں پھر بنسلوچن۔ دانہ الائچی خورد۔ دارچینی قلمی چھ چھ ماشہ۔ گاؤزبان۔ گل گاؤزبان ایک ایک تولہ۔ ثعلب مصری چار تولہ کوٹ چھان کر ملالیں اور مغز بادام شیریں تین تولہ مغز نارجیل مغز تخم کدوئے شیریں چار چار تولہ خوب کوٹ کر ملالیں اور مشک ڈیڑھ ماشہ، زعفران ایک ماشہ عرق کیوڑہ چار تولہ میں پیس کر ملالیں اور چاندی کے ورق تین ماشہ تھوڑے شہد میں حل کر کے سارے حلوے میں خوب ملالیں اور دو تولہ سے چار تولہ تک کھائیں اگر کم قیمت کرنا ہو تو مشک نہ ڈالیں۔ یہ حلوا زچہ عورتوں کو بھی بہت موافق ہے یہ حلوہ ضعفِ باہ کی اُس قسم میں بھی مفید ہے جو ضعفِ قلب سے ہو۔

گاجر کا حلوا مقوی باہ مغلظ منی مقوی دل و دماغ فربہی لانیوالا دافع سرعت و مقوی گردہ۔ گاجر دیسی سرخ رنگ تین سیر چھیل کر ہڈی دور کر کے کدوکش میں بنالیں اور مغز نارجیل اور چھوارہ پاؤ پاؤ بھر ان دونوں کو بھی کدوکش میں نکال لیں۔ پھر ثعلب مصری۔ شقاقل مصری۔ بہمن سفید۔ بہمن سرخ۔ موصلی سفید۔ موصلی سیاہ سب دو دو تولہ کوٹ چھان کر ان سب کو گائے کے دودھ چار سیر میں پکائیں کہ کھویا سا ہو جائے پھر ایک سیر گھی میں بھونیں اور شکر سفید دو سیر ڈال کر حلوا بنالیں

پھر گوند ناگوری چار تولہ کشتہ قلعی۔ جوزبوا۔ جوتری چھ چھ ماشہ۔ اندر جو شیریں۔ ستاور دو دو تولہ الائچی خورد چھ ماشہ کوٹ چھان کر ملالیں اور مغز بادام شیریں مغز پستہ مغز تخم کدوئے شیریں پانچ پانچ تولہ کوٹ کر ڈالیں اور زعفران تین ماشہ مشک خالص ڈیڑھ ماشہ عرق کیوڑہ میں حل کر کے خوب آمیز کرلیں۔ خوراک دو تولہ سے پانچ تولہ تک۔ اگر قیمت کم کرنا ہو تو مشک نہ ڈالیں یہ حلوا بھی ضعف باہ کی اس قسم میں جو ضعف قلب سے ہو مفید ہے۔

گھیکوار کا حلوا مقوی باہ و مغلظ منی نافع درد کمر و درد ریحی۔ سنگھاڑے کا آٹا مغز گھیکوار آدھ آدھ سیر۔ گھی آدھ سیر میں بھونیں۔ اور سفید شکر آدھ سیر ملا کر حلوا کرلیں اور چار تولہ روز چالیس دن تک کھائیں۔ یہ حلوا اُن لوگوں کے لئے ہے جن کے مزاج میں بہت سردی ہو یا جوڑوں میں درد رہتا ہو یا فالج یا لقوہ کبھی ہو چکا ہو۔ سرد مزاج عورتوں کے لئے بیحد مفید ہے بعض لوگوں کو سرعتِ انزال کی شکایت بہت زیادہ ہو جاتی ہے اسمیں علاوہ اور خرابیوں کے ایک یہ بھی نقصان ہے کہ اولاد نہیں ہوتی وہ اس گولی کو استعمال کریں۔ طباشیر مصطگی رُومی۔ جدوار۔ جوتری۔ دارچینی قلمی۔ ثعلب مصری۔ شقاقل مصری۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ درونج عقربی۔ پوست بیرون پستہ۔ نشاستہ۔ کچلہ مدبر۔ کشتہ فولاد۔ مغز چلغوزہ۔ سونٹھ۔ بزرالبنج سفید سب چار چار رتی۔ ماہی و بیال تین ماشہ۔ مغز بادام شیریں ایک دانہ۔ زعفران دو رتی خوب باریک پیس کر افیون خالص ساڑھے چار ماشہ پانی میں گھول کر ادویہ مذکورہ ملالیں پھر مشک خالص ۱ رتی۔ عنبر خالص ۲ رتی۔ ورق نقرہ سات عدد۔ ورق طلا ساڑھے تین عدد کھرل کر کے خوب ملالیں اور کالی مرچ کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی تین گھنٹہ قبل مجامعت سے کھائیں۔ اگر دُودھ موافق ہو دُودھ کے ساتھ ورنہ ایک گھونٹ پانی کے ساتھ۔ جن کو نزلہ زکام اکثر رہتا ہو وہ زکام سے آرام ہونے کے بعد چند روز تک ایک گولی ہر روز بوقت صبح کھاتے رہیں تو آئندہ زکام نہ ہو اور اگر افیون کھانے والا افیون چھوڑ کر چند روز اسے کھاتے تو افیون کی عادت چھوٹ جاتی ہے پھر بتدریج اسکو بھی چھوڑ دے دوسری کم قیمت گولی مانع سرعت:۔ عاقرقرحا۔ مازوئے سبز چھ چھ ماشہ دانہ الائچی کلاں دو تولہ۔ تخم ریحان تین تولہ۔ مصطگی رُومی ایک تولہ کوٹ چھان کر پانی سے گوندھ کر دو دو ماشہ کی گولیاں بنالیں۔ پھر تین گولی مجامعت سے دو تین گھنٹے پہلے گائے کے دُودھ کے ساتھ کھائیں۔

غذا مقوی باہ اور مغلظ منی:۔ (قانون جلد ۲) اُڑد کی دال پاؤ بھر لیں اور پیاز کا عرق اسمیں ڈالیں کہ اچھی طرح تر ہو جائے ایک رات بھیگا رہنے دیں پھر سایہ میں خشک کرلیں اسی طرح تین دفعہ تر و خشک کر کے چھلکے دُور کر کے رکھ لیں پھر ہر روز پونے دو تولہ اس دال میں سے لیکر پیس کر کچی کھانڈ پونے دو تولہ اور گھی پونے دو تولہ ملا کر بلا پکاتے ہوئے کھایا کریں چالیس دن کھائیں اور عورت سے علیحدہ رہیں پھر اثر دیکھیں جریان کے واسطے بھی ازبس مفید ہے۔

غذا مقوی باہ مولد منی دافع درد کمر مقوی گردہ مثانہ:۔ گائے کا گھی اور گائے کا دودھ اور پستے کا تیل پاؤ پاؤ بھر لیں اور ملا کر پکائیں یہاں تک کہ پاؤ بھر رہ جائے۔ پھر ایک صاف برتن میں رکھ لیں اور ہر روز صبح کو دو تولے سے چار تولہ تک کھایا کریں۔

غذا مقوی باہ و گردہ مولد منی اور قریب باعتدال:۔ چنے عمدہ بڑے دانہ کے لیں اور پیاز کے پانی میں بھگوئیں اور سایہ میں خشک کریں اسی طرح سات دفعہ اور کم از کم تین دفعہ کر کے پیس کر مصری ہم وزن ملا کر رکھ لیں اور ایک تولہ صبح کو اور چھ ماشہ رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔

غذا مقوی باہ سرد مزاجوں کے لئے:۔ پیاز کا پانی نچوڑا ہوا پاؤ بھر شہد خالص پاؤ بھر ملا کر پکائیں کہ پاؤ بھر رہ جائے پھر ڈیڑھ تولہ سے تین تولہ تک گرم پانی یا چائے کے ساتھ سوتے وقت کھایا کریں۔

غذا مقوی باہ و مقوی بدن مولد منی اور فربہی لانیوالی:۔ مغز حب القلقل، مغز بادام شیریں، مغز فندق، مغز اخروٹ پانچ پانچ تولہ مغز نارجیل، مغز چلغوزہ سات سات تولہ سب کو الگ الگ کوٹیں پھر اڑسٹھ تولہ قند سفید کا گاڑھا قوام کریں اور ایک ماشہ مشک خالص اور تین ماشہ زعفران عرق کیوڑہ میں حل کر کے اسی قوام میں ملا کر مغزیات مذکورہ بالا خوب ملا لیں اور ڈیڑھ تولہ ہر روز کھایا کریں اگر کم قیمت کرنا ہو مشک نہ ڈالیں۔

حلوہ مقوی باہ و معدہ:۔ چنے عمدہ پاؤ بھر لیں اور پیاز کے پانی میں یا خالص پانی میں بھگوئیں جب پھول جائیں گائے کے گھی میں یا کسی گھی میں خفیف بھون لیں پھر برابر ان کے چلغوزہ لیں اور دونوں کو کوٹ کر اتنے شہد میں ملا لیں کہ جس میں گندھ جائے پھر مصطگی رومی اور دارچینی قلمی ایک ایک تولہ باریک پیس کر ملا لیں اور سینی میں ڈال کر جمائیں اور قتلیاں کاٹ کر رکھ لیں اور دو تولہ سے پانچ تولہ تک کھایا کریں۔

دوا کم خرچ مقوی باہ:۔ چنے عمدہ بڑے بڑے چھانٹ کر دو تولہ رات کو پانی میں بھگو کر رکھیں۔ صبح کو چنے پانی میں سے نکال کر ایک ایک کر کے کھا لیں بعد ازاں وہ پانی شہد میں ملا کر پی لیں بعض لوگوں کو اس سے بیحد نفع ہوا۔
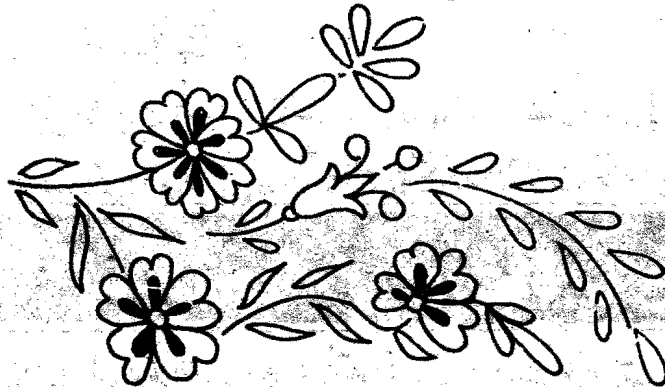
بطور اختصار چند مُقوّی باہ غذاؤں کا بیان

گوشت مُرغ۔ گوشت گوسفند نر فربہ۔ پرندوں کا گوشت نیم برشت انڈا۔ خاصکر دارچینی اور کالی مرچ اور خولنجان کے ساتھ یا نمکِ سلیمانی کے ساتھ مچھلی کے انڈے۔ چڑوں اور کبوتروں کے سر۔ گھی دُودھ۔ دُودھ چاول۔ انڈوں کا خرزیعنی خاگینہ
معجون زعفرانی کا نسخہ: کالی مرچ۔ پیپل۔ سونٹھ۔ خرفہ۔ دارچینی قلمی، لونگ ایک ایک ماشہ۔ تودری سُرخ۔ تودری سفید۔ بہمن سفید۔ بہمن سرخ۔ بوزیدان۔ اندرجو شیریں۔ قسط شیریں۔ ناگرموتھ۔ بالچھڑ تین تین ماشہ کوٹ چھان کر شہد خالص ساڑھے بارہ تولہ میں ملا کر رکھ لیں اور ایک تولے روز کھایا کریں۔ یہ معجون طبیعت میں جوش پیدا کرتی ہے اور جسکو پیشاب زیادہ آتا ہو اسکو بیحد مفید ہے

معجون مقوی باہ مولد منی مقوی اعصاب و دماغ:۔ مغز پستہ۔ مغز چلغوزہ۔ مغز بادام شیریں۔ مغز اخروٹ۔ مغز فندق۔ انجیر۔ مغز نارجیل۔ حب السمنہ۔ تخم خشخاش سفید ایک ایک تولہ۔ کشمش پانچ تولہ۔ خوبانی چھ ماشہ خوب کوٹ کر مرہم سا کر کے رکھ لیں پھر بہدانہ دو تولہ۔ حب القرطم تین تولہ۔ بنولہ تین تولہ۔ ان تینوں کو کچل کر آدھ سیر پانی میں پکائیں۔ جب خوب جوش آجائے مل کر چھان کر شہد چوبیس تولہ۔ قند سفید اڑتالیس تولہ اور وہ پسے ہوئے میوے ملا کر شربت سے گاڑھا قوام کر لیں پھر شقاقل مصری، خولنجان۔ ستاور۔ بہمن قلمی ایک ایک تولہ۔ بسباسہ۔ لونگ۔ جائفل۔ عاقرقرحا۔ مالکنگنی چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر ملا لیں پھر چاندی کے ورق ڈیڑھ ماشہ سونے کے ورق چھ رتی یا گنتی میں بیس عدد ذرا سے شہد میں خوب حل کر کے ملا لیں خوراک ایک تولہ ہر روز دُودھ کے ساتھ یا بلا دُودھ کے۔ یہ معجون قریب باعتدال ہے ہر مزاج کے موافق ہے اگر اسمیں ایک ماشہ کشتہ فولاد اور ایک ماشہ کچلہ مُدبّر اور ملا لیں اور ایک تولے ہر روز ایک مربہ آملہ کے ساتھ کھائیں اور اوپر سے عرق کیوڑہ چار تولہ پئیں اور غذا صبح کو انڈے کا خاگینہ اور شام کو فرینی جس میں چھوارے بھی پڑے ہوں کھایا کریں اسی طرح ایک چلہ پُورا کر لیں اور عورت سے علیحدہ رہیں تو بیرون از قیاس نفع دیکھیں یہ معجون مقوی قلب بھی بہت ہے اسلئے اس ضعف باہ کو بھی مفید ہے جو ضعفِ قلب سے ہو۔
معجون مقوی باہ مولد منی اور کم قیمت بھُونے اور چھلے ہوئے چنوں کا آٹا انڈے کی زردی پانچ عدد پانی میں پکائے جب حلوا سا ہو جانے لگے گائے کا گھی یا جو گھی ملجائے پانچ تولہ۔ شہد خالص پانچ تولہ ملا کر معجون کا سا قوام کر لیں اور چار تولہ روز کھایا کریں مجرب ہے

ضعف باہ کی دوسری صورت کا بیان

وہ یہ کہ خواہش نفسانی بحال خود ہو مگر عضو تناسل میں کوئی نقص پڑجائے اسوجہ سے جماع پر قدرت نہ ہو اس کی کئی صورتیں

ہیں ایک یہ کہ صرف ضعف اور ڈھیلا پن ہو۔

علاج یہ ہے کہ یہ طلا بنالیں اور حسب ترکیب مندرجہ لگائیں، ہڑتال طبقی، سنکھیا سفید، میٹھا تیلیا، نوشادر چاروں دوائیں دو دو تولہ لیں اور خوب باریک پیس کر گائے کے خالص گھی پاؤ بھر میں ملائیں اور پارہ دو تولہ اسمیں خوب حل کر لیں پھر لوہے کے کڑچھے میں ڈال کر ہلکی آنچ پر پکائیں یہاں تک کہ دوائیں جل کر کوئلہ ہو جائیں پھر اوپر اوپر کا گھی نتھار کر چھان کر شیشی میں رکھ لیں پھر بوقت شب اسمیں پھریری ڈبو کر ہلکا ہلکا عضو تناسل پر لگائیں اس طرح کہ حشفہ یعنی سپاری اور نیچے کی جانب جسے سیون کہتے ہیں بچی رہے اور اوپر سے بنگلہ پان اور اگر نہ ملے تو دیسی پان ذرا گرم کر کے لپیٹ دیں اور صبح کو کھول ڈالیں سات روز یا چودہ روز یا اکیس روز ایسا ہی کریں اور زمانہ استعمال تک ٹھنڈے پانی اور جماع سے پرہیز رکھیں اور اگر اس کے استعمال کے زمانہ میں روٹی اور پنیر غذا رکھیں تو بیحد مفید ہے اس طلاء سے تکلیف بہت کم ہوتی ہے اور آبلہ وغیرہ کچھ نہیں ہوتا بعضوں کو بالکل بھی تکلیف نہیں ہوتی۔ اگر کسی کو اتفاقاً تکلیف ہو تو ایک دو دن کو ناغہ کریں یا کافور گائے کے مسکہ میں ملا کر مل دیں اور ایک صورت یہ ہے کہ عضو تناسل میں خم پڑ جائے اسکا علاج یہ ہے کہ پہلے گرہ کے نرم کرنے کی تدبیر کرلی جاوے بعد ازاں قوت کی۔

نرم کرنے کی دوا یہ ہے۔ بیخ سوسن چھ ماشہ آدھ پاؤ پانی میں پکائیں جب خوب جوش ہو جائے مل کر چھان کر روغن بابونہ دو تولہ ملا کر پھر پکائیں کہ پانی جل کر تیل رہ جائے۔ پھر مرغی کی چربی بطخ کی چربی گائے کی نلی کا گودا موم زرد دو دو تولہ ملا کر آگ پر رکھ کر ایک ذات کرلیں اور شیشی میں حفاظت سے رکھ لیں پھر صبح کے وقت گرم کر کے عضو تناسل پر ملیں اور ہاتھ سے سیدھا کریں اور آدھ گھنٹے کے بعد گل بابونہ اکلیل الملک بنفشہ چھ چھ ماشہ آدھ سیر پانی میں پکا کر چھان کر اس پانی سے دھاریں تین چار دن یا ایک ہفتہ غرض جب تک کجی دور ہو اسکو استعمال کریں پھر قوت کے واسطے وہ طلاء جو پہلی قسم میں گذر چکا ہے بترکیب مذکور لگائیں نہایت مجرب ہے۔

اور یہ طلاء بھی مفید ہے۔ مغز تخم کرنجوہ۔ جائفل، لونگ، عاقرقرحا دو دو ماشہ باریک پیس کر سینڈھ کے دودھ سے گوندھ کر گولیاں بنالیں پھر وقت ضرورت ذرا سی گولی تین چار بوند چنبیلی کے تیل میں گھس کر لگائیں اوپر سے بنگلہ پان گرم کر کے باندھ دیں ایک ہفتہ یا چودہ دن ایسا ہی کریں۔

اور ایک صورت یہ ہے کہ عضو تناسل جڑ میں سے پتلا اور آگے سے موٹا ہو جائے یہ مرض اکثر جلق یا لواطت سے پیدا ہوتا ہے۔

علاج۔ مینڈک کی چربی سوا تولہ۔ عاقرقرحا ساڑھے دس ماشہ۔ گائے کا گھی ساڑھے تین تولہ۔ اول گھی کو گرم کریں پھر چربی ملا کر تھوڑی دیر تک آنچ پر رکھ کر اتار لیں اور عاقرقرحا باریک پیس کر ملا کر ایک گھنٹہ تک خوب حل کریں کہ مرہم سا

ہو جائے۔ پھر نیم گرم لیپ کر کے پان رکھ کر کچے سوت سے لپیٹ دیں رات کو لپیٹیں اور صبح کو کھول ڈالیں ایک ہفتہ تک ایسا ہی کریں۔

تنبیہ:۔ مینڈک دریائی لینا چاہیئے کیونکہ خشکی کے مینڈک کی چربی ناپاک ہے استعمال اسکا جائز نہیں۔ دریائی کی پہچان یہ ہے کہ اُس کی انگلیوں کے بیچ میں پردہ ہوتا ہے جیسا بط کی انگلیوں میں ہوتا ہے۔ اگر دریائی ملنا دشوار ہو تو بجائے اسکی چربی کے روغن زیتون یا روغن بلسان یا گائے کی چربی یا مرغی کی چربی یا بط کی چربی ڈالیں۔

اس مرض کے واسطے سینک کا نسخہ:۔ ہاتھی دانت کا برادہ دو تولہ یا لکنگنی کا لے تل نو نو ماشہ آنبہ ہلدی ایک تولہ ہیدہ لکڑی مصطگی رومی دارچینی قلمی، عاقر قرحا تین تین ماشہ، لونگ دو ماشہ، تج پانچ ماشہ کوٹ چھان کو ٹلی میں باندھ کر تل کے تیل میں بھگو کر گرم کر کے سینک کریں ایک ہفتہ یا کم از کم تین دن سینک کریں۔ ایک پوٹلی تین دن کام آسکتی ہے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ پہلے ایک ہفتہ وہ لیپ کریں جسمیں مینڈک کی چربی ہے اسکے بعد ایک ہفتہ یا تین دن یہ سینک کریں اگر کچھ کسر باقی رہے تو ایک ہفتہ یا چودہ دن وہ طلا لگائیں جو پہلی قسم میں گذرا جسمیں نوشادر اور پارہ بھی ہے تیسری قسم ضعف باہ کی یہ ہے کہ خواہش نفسانی بھی کم ہو اور عضو میں بھی فرق ہو اسکے لئے کھانے کی دوا کی بھی ضرورت ہے اور لگانے کی بھی کھانے کی دوائیں قسم اول میں اور لگانے کی قسم دوم میں بیان ہوئیں غور کر کے ان ہی میں سے نکال لیں۔

چند کام کی باتیں

باہ کی دوائیں بسا اوقات ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں کچلہ یا اور زہریلی دوا ہوتی ہے لہٰذا احتیاط رکھیں کہ مقدار سے زیادہ نہ کھائیں اور ایسی جگہ نہ رکھیں جہاں بچوں کا ہاتھ پہنچ جائے مبادا کوئی کھا لے خاصکر طلا وغیرہ خارجی استعمال کی دواؤں میں ضرور اسکا خیال رکھیں کیونکہ طلے بہت کم زہر سے خالی ہوتے ہیں۔ طلاء کی شیشی پر اسکا نام بلکہ لفظ (زہر) ضرور لکھ دیں۔ اگر کوئی غلطی سے کھانے کی زہریلی دوا یا طلا کھا لے تو سب سے بہتر یہ ہے کہ جس سے وہ دوا یا طلا منگایا ہو اُس سے دریافت کریں کہ اسمیں کونسا زہر تھا پھر طبیب یا ڈاکٹر سے علاج کرائیں۔

کثرتِ خواہش نفسانی کا بیان

بعض دفعہ اس خواہش کے کم کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اسواسطے یہ علاج بھی لکھا جاتا ہے۔ اگر خواہشِ نفسانی کی زیادتی بوجہ جوشِ جوانی اور تجرّد کے ہو تو سب سے عمدہ علاج شادی کرنا ہے اور اگر میسّر نہ ہو تو یہ دوا کھائیں تخم کاہو تخم خرفہ پینتیس ماشہ۔ دھنیا ساڑھے دس ماشہ۔ گلنار۔ گل نیلوفر گل سُرخ سات سات ماشہ۔ کافور ایک ماشہ کوٹ چھان کر اسپغول مُسَلّم ساڑھے دس ماشہ ملا کر سفوف بنا لیں اور نو ماشہ ہر روز کھائیں اور سیسے کا ایک ٹکڑا کمر پر گردہ کی جگہ باندھیں اور

ترش چیزیں زیادہ کھائیں اور ٹھنڈے پانی سے نہایا کریں بعض لوگوں کو یہ مرض ہوتا ہے کہ اگر جماع کا اتفاق ہو تو بعد ضعف ہو جاتا ہے یا احتلام کی کثرت ہوتی ہے یا خفیف سا بخار آنے لگتا ہے اور دماغ پریشان ہوتا ہے ان کا علاج یہ ہے کہ پہلے تولید منی کی کمی کی کوشش کریں بعد ازاں قوت اور غلظت کی اس طرح کہ پہلے وہ سفوف کھائیں جو گرم جریان کے علاج میں بیان ہوا جس میں پہلی دوا گوند ببول ہے اور گائے کی چھاچھ کے ساتھ کھایا جاتا ہے اس میں تخم خرفہ تخم کاہو گل نیلوفر تخم خیارین تین تین ماشہ اور بڑھالیں اور کم از کم ایک ماہ تک جماع سے بالکل پرہیز رکھیں اگرچہ اس اثناء میں جریان کی یا کثرتِ احتلام کی شکایت پیدا ہو بعد ایک ماہ کے غلظت اور قوت کے لئے معجون لبوب بارد یا گاجر کا حلوا مقوی کھائیں۔ ان کے نسخے ضعفِ باہ کے بیان میں گذر چکے ہیں۔

کثرتِ احتلام

یہ کبھی گرمی سے ہوتا ہے کبھی سردی سے۔ اسکا علاج وہی ہے جو جریان کا تھا۔ جریان کے باب میں سے غور کر کے نکال لیں اور سوتے وقت سیسے کا ٹکڑا کمر میں گردوں کے برابر باندھنا مجرب ہے۔

فائدہ: جماع فعلِ طبعی ہے اور بقائے نسل کے لئے ضروری ہے مگر کثرت اسکی اتنے امراض پیدا کرتی ہے ضعفِ بصر، ثقلِ سماعت، چکر، رعشہ، دردِ کمر، دردِ گردہ، کثرتِ پیشاب، ضعفِ معدہ، ضعفِ قلب خصوصاً جسکو ضعفِ بصر یا ضعفِ معدہ یا سینے کا کوئی مرض ہو اسکو جماع نہایت مضر ہے۔ غذا سے کم از کم تین گھنٹے کے بعد جماع کا عمدہ وقت ہے اور زیادہ پیٹ بھرے پر اور بالکل خلو اور تکان میں مضر ہے اور بعد فراغت فوراً پانی پی لینا سخت مضر ہے خصوصاً اگر ٹھنڈا ہو۔ (کل ذلک من الطب الاکبر والقانون ۱۲ منہ)

فائدہ: جس کو کثرتِ جماع سے نقصان پہنچا ہو وہ سردی اور گرمی سے بچے اور سونے میں مشغول ہو اور خون بڑھانے اور خشکی دور کرنے کی تدبیر کرے مثلاً دودھ پئے یا حلوائے گاجر کھائے یا نیم برشت انڈا یا گوشت کی یخنی استعمال کرے اگر ہاتھ پیروں میں رعشہ محسوس ہو تو دماغ اور کمر پر بلکہ تمام بدن پر چنبیلی کا تیل یا بابونہ کا تیل ملے اور رعشہ کے لئے یہ دوا مفید ہے۔ شہد دو تولہ لے کر چاندی کے ورق تین عدد اس میں خوب حل کر کے چاٹ لیا کریں۔ جسکو جماع سے ضعفِ بصارت ہو گیا ہو وہ دماغ پر کثرت روغن بادام یا روغن بنفشہ یا روغن چنبیلی ملے اور آنکھ پر بالائی باندھے اور گلاب ٹپکائے اگر ہمیشہ بعد جماع کوئی مقوی چیز جیسے دودھ یا حلوائے گاجر یا انڈا کھا لیا کریں یا ماء اللحم پی لیا کریں اور ان تدابیر کے پابند رہیں جو ابھی ذکر ہوئیں تو ضعف کی نوبت بھی نہ آئے اور رعشہ وغیرہ کوئی مرض پیدا نہ ہو۔ اس بارے میں سب سے عمدہ دودھ ہے جیسی

سونٹھ کی ایک گرہ یا چھوارے اُوٹا لیے گئے ہوں۔

فائدہ:۔ امساک کی زیادہ ہوس اخیر میں نقصان لاتی ہے خصوصاً اگر کچلایا دھتورا وغیرہ زہریلی دوائیں کھائی جائیں امساک کے لیے وہ گولی کافی سمجھیں جو جریان منی کے بیان میں مذکور ہوئیں جس میں سونے کے ورق بھی ہیں۔

چند متفرق نسخے

طلاء مقوی اعصاب اور عضو میں درازی اور فربہی لانیوالا:۔ بیچھونٹے بڑے بڑے سات عدد قبرستان میں سے لائیں اور ایک ایک کو مار کر فوراً دو تولہ روغن چنبیلی خالص میں ڈالتے جائیں پھر شیشی میں رکھ کے کاگ مضبوط لگا کر ایک دن رات بکرے کی مینگنیوں میں دفن کر دیں پھر نکال کر خوب گرم کریں کہ چھونٹے تیل میں حل ہو جائیں پھر نیم گرم ملیں۔ ترکیب ملنے کی یہ ہے کہ پہلے عضو کو ایک موٹے کپڑے سے خوب ملیں جب سرخی پیدا ہو جائے فوراً یہ تیل مل کر چھوڑ دیں پندرہ بیس روز ایسا ہی کریں دوا مجفف رطوبت و مضیق مازو دو ماشہ، شگوفہ اذخر ایک ماشہ کوٹ چھان کر ایک کپڑا گلاب میں بھگو کر اس دوا سے آلودہ کر کے استعمال کریں۔

لڈو مقوی باہ۔ چھوارے، چنے بھنے ہوئے پاؤ پاؤ بھر کوٹ چھان کر پیاز کے پانی سے گوندھ کر اخروٹ کے برابر لڈو بنالیں اور ایک صبح اور ایک شام کھالیا کریں چھوارے کو مع گٹھلی کے کوٹیں یا گٹھلی علیحدہ نکال کر آٹا کر کے ملالیں۔

معجون نہایت مقوی باہ۔ شہد پینتیس ۳۵ تولہ کا قوام کریں۔ بیضۂ مرغ بیس عدد اُبال کر ان کی زردی نکال لیں اور سفیدی پھینک دیں پھر زردی کو اس شہد میں ملا کر خوب حل کریں کہ معجون سی ہو جائے۔ پھر عاقر قرحا، لونگ، سونٹھ ہر ایک پونے چونتیس ماشہ کوٹ چھان کر ملالیں اور ایک تولہ ہر روز کھالیا کریں۔

آتشک کا بیان

یہ نہایت خبیث مرض ہے۔ اسمیں پیشاب کے مقام پر اور اسکے آس پاس آبلے یا زخم ہو جاتے ہیں اور بہت سوزش ہوتی ہے اسکے آبلے پھیلاؤ میں زیادہ اور اُبھار میں کم ہوتے ہیں اور زخموں کے آس پاس نیلا پن یا اودا پن ہوتا ہے۔ اکثر پہلے یہ زخم پیشاب کے مقام سے شروع ہوتے ہیں پھر تمام بدن میں ہوتے جاتے ہیں اسکے ساتھ گٹھیا بھی ہو جاتی ہے یہ مرض کبھی کئی پشت تک چلا جاتا ہے اسکے لیے ایک منضج نسخہ یہ دوا ہیں افتیمون پوٹلی میں باندھا ہوا، ہلیلہ خشک ہنڈی، برادہ چوب چینی عشبہ، برگ مہندی، ہرن کھری سب پانچ پانچ ماشہ برگ شاہترہ، تخم حنظل، بسفائج فستقی چھ چھ ماشہ، پوست ہلیلہ زرد

پوست ہلیلہ کابلی نو نو ماشہ سب کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں پکائیں جب آدھا رہ جائے چھان کر شربت عناب دو تولہ ملا کر پئیں۔ اگر گنٹھیا بھی ہو تو اسی میں سورنجان شیریں تین ماشہ اور بڑھا لیں اگر اس سے دست آویں تو غذا کھچڑی کھاویں ورنہ شوربہ چپاتی بعد سات دن کے یہ گولی کھائیں مغز جمال گوٹہ دودھ میں پکایا ہوا اور بیچ کا پردہ نکالا ہوا۔ پرانا ناریل، پرانا چھوہارہ سب ایک ایک ماشہ، پرانا گڑ ڈیڑھ ماشہ خوب باریک پیس کر جب مرہم سا ہو جاتے چنے کے برابر گولیاں بنا لیں اور دو گولی روز بوقت صبح تازے پانی کے ساتھ کھائیں اس سے دست ہوں گے ہر دست کے بعد بھی تازہ پانی پئیں اگلے دن گولی نہ کھائیں بلکہ یہ دوا پئیں۔ لعاب ریشہ خطمی پانچ ماشہ پانی میں نکال کر شربت عناب دو تولہ ملا کر پئیں۔ پھر تیسرے دن گولی حسب ترکیب مذکور کھائیں اور چوتھے دن ٹھنڈائی اور پانچویں دن گولی اور چھٹے دن ٹھنڈائی استعمال کریں اور احتیاطاً مناسب ہے کہ ساتویں اور آٹھویں دن بھی ٹھنڈائی پی لیں۔ غذا ان آٹھ دنوں میں سوائے کھچڑی یا ساگودانہ کے اور کچھ نہ ہو۔ اسکے بعد مہینہ بیس روز یہ عرق پئیں۔ چوب چینی برادہ کی ہوئی عشبہ پانچ پانچ تولہ۔ برگ شاہترہ، چرائتہ، سرکہ پھوکا دانہ الائچی خورد پوست ہلیلہ زرد، پوست ہلیلہ کابلی، نیل کنٹھی برمڈنڈی، برادہ صندلین دو دو تولہ، سنا مکی تین تولہ رات کو پانچ سیر پانی میں بھگو رکھیں اور صبح کو دو سیر دودھ گائے کا ڈال کر عرق ساڑھے پانچ سیر کشید کر لیں اور تین دن رکھنے کے بعد چھ تولہ ہر روز شربت عناب دو تولہ ملا کر پیا کریں ان تدبیروں سے آتشک کے زخم بھی بلا خارجی دوا کے بھر جاتے ہیں اور اگر خارجی دوا کی ضرورت ہو تو یہ مرہم لگائیں۔ چھالیہ، کچلہ پونے چار چار تولہ کتھا پاپڑیا ساڑھے آٹھ ماشہ، دانہ الائچی کلاں سوا تولہ۔ مُردار سنگ، سنگ جراحت، مرچ سیاہ سوا چار چار ماشہ، نیلا تھوتھا ساڑھے آٹھ رتی، دھوانسہ بھڑ بھونجے کے یہاں کا تین ماشہ سب دواؤں کو اسطرح بھونیں کہ جل نہ جائیں پھر باریک پیس کر گائے کے گھی اکیس تولہ میں ملا کر کافور سوا چار ماشہ پیس کر ملا لیں اور زخموں پر لگائیں یہ مرہم چھاجن کے لئے نہایت مفید ہے۔

فائدہ:۔ آتشک والے کو زیادہ گرم چیزوں سے جیسے گائے کا گوشت، تیل، بیگن، ملیتھی وغیرہ ہمیشہ کو پرہیز چاہیئے اور زیادہ ٹھنڈی چیزیں بھی جیسے تربوز، ککڑی وغیرہ بھی کم کھائے اور چنا بہت مفید ہے۔

پیشاب کے مقام میں اندر زخم پڑ جانے کو سوزاک کہتے ہیں اسکا علاج شروع میں آسانی سے ہو سکتا ہے اور پرانا ہو جانے کے بعد نہایت دشوار ہے۔

علاج:۔ پہلے زخم کے صاف ہونے کی بعد ازاں بھرنے کی تدبیریں کریں اسطرح کہ ارنڈی کا تیل چار تولہ دودھ میں ملا کر

شکر سے میٹھا کر کے پئیں اور ہر دست کے بعد گرم پانی پئیں دوپہر کو ساگودانہ دودھ میں پکا ہوا، شام کو دودھ چاول کھائیں اگلے دن یہ ٹھنڈائی پئیں۔ لعاب ریشہ خطمی پانچ ماشہ۔ تخم خرفہ پانچ ماشہ پانی میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ حل کر کے پئیں اور اگر بہروزہ کا تیل ملجائے تو دو بوند وہ بھی بتاشہ میں کھائیں۔ تیسرے دن پھر ارنڈی کا تیل بموجب ترکیب مذکور اور چوتھے دن ٹھنڈائی اور پانچویں دن پھر ارنڈی کا تیل اور چھٹے دن ٹھنڈائی پئیں۔ غذا برابر ساگودانہ اور دودھ چاول رہے۔

تینوں مسہلوں کے بعد یہ سفوف کھائیں۔ شورہ قلمی تین تولہ، سنگجراحت مغز تخم خیارین، تخم خرفہ، تخم کاسنی، خار خسک، نشاستہ نو نو ماشہ، گل ارمنی، صمغ عربی، ریوند چینی، حب کاکنج، ست بہروزہ، مغز تخم تربوز، دم الاخوین چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر کچی کھانڈ گیارہ تولہ ملا کر نو نو ماشہ کی پڑیاں بنالیں پھر ایک پڑیا کھا کر اوپر سے تخم خیارین پانچ ماشہ پانی میں پیس کر چھان کر شربت بزوری بارد دو تولہ ملا کر پئیں۔ پندرہ دن یا کم از کم ہفتہ بھر کھائیں۔ غذا دودھ چاول یا ٹھنڈی ترکاریاں اور گوشت ہو بعد ازاں یہ سفوف کھائیں اگر کچھ ضرورت باقی رہی ہو طباشیر۔ گندھک زرد سات سات ماشہ۔ مغز تخم خیارین چودہ ماشہ۔ تخم خرفہ، کتیرا، ہلدی چار چار رتی۔ مرکی دو رتی۔ گلنار چھ رتی زرشک افیون خالص، زراوند، مدحرج ایک ایک ماشہ۔ تل دھلے ہوئے ساڑھے تیرہ ماشہ کوٹ چھان کر کچی کھانڈ برابر ملا کر نو نو ماشہ کی پڑیا بنالیں اور ایک پڑیا ہر روز تازہ پانی کے ساتھ پھانکیں اگر قبض کرے تو دو تولہ منقے رات کو سوتے وقت کھالیا کریں کم از کم پندرہ دن یہ سفوف کھائیں بعد صحت مہینہ بیس دن وہ عرق مصفی پئیں جو آتشک کے بیان میں گذرا جس میں پہلا جزو چوب چینی ہے سوزاک والے کو مرچ کم کھانی چاہئیے اور کچنال کی کلی بہت مفید ہے اور جو پرہیز آتشک کے بیان میں گذرا وہاں بھی

پچکاری نافع سوزاک۔ توتیا کھیل کیا ہوا تین ماشہ۔ سُرمہ پسا ہوا، دم الاخوین، پھٹکڑی سفید بریاں، سنگ جراحت چھ چھ ماشہ خوب باریک پیس کر انگور کے پتوں کے پانی اور مہندی کے پتوں کے پانی چھٹانک چھٹانک بھر اور بکری کے دودھ آدھ پاؤ میں ملا کر دو تہ کپڑے میں چھان کر کانچ کی پچکاری سے صبح و شام پچکاری لیں یہ ایک نسخہ چار دن کو کافی ہے۔ توتیا کی کھیل اس طرح ہوتی ہے کہ اسکو پیس کر کسی برتن میں ہلکی آگ پر رکھیں اور ہلاتے رہیں جب رنگ ہلکا پڑجائے کام میں لائیں۔

فائدہ۔ کبھی سوزاک میں پیشاب کا مقام بند ہوجاتا ہے اس صورت میں گرم پانی سے دھاریں یا بالو نرپانی میں پکا کر دھاریں اگر کسی طرح نہ کھلے ڈاکٹر سے سلائی ڈلوائیں۔

خصیہ اوپر کو چڑھ جانا

اس مرض میں چنک بھی ہو جاتی ہے اور پیشاب میں تکلیف ہوتی ہے۔

علاج:۔ گل بابونہ۔ اکلیل الملک۔ تخم کتان۔ سبوس گندم دو سیر پانی میں پکا کر دھاریں اور سینگ مرزنجوش فرفیون۔ اکلیل الملک۔ گل بابونہ تین تین ماشہ کوٹ چھان کر شہد میں ملا کر نیم گرم لیپ کریں اور معجون کمونی یا جوارش زرعونی کھائیں (طب اکبر) اسکا نسخہ ضعف باہ کے بیان میں گذرا۔ غذا بھی مقوی کھائیں۔

آنت اُترنا اور فوطے کا بڑھنا

پیٹ میں آنتوں پر چاروں طرف سے کئی جھلیاں لپٹی ہوئی ہیں ان میں سے بیچ کی ایک جھلی میں فوطوں کے قریب دو سوراخ ہیں ان سوراخوں کے بڑھ جانے یا پھٹ جانے سے اندر کی جھلی مع آنتوں کے یا بلا آنتوں کے یا اندر کی جھلی بھی پھٹ کر آنتیں فوطوں میں لٹک پڑتی ہیں اسکو آنت اُترنا کہتے ہیں عربی میں اس کا نام قیل و فتق ہے اور کبھی فوطوں میں پانی آجاتا ہے اسکو عربی میں اُدرہ کہتے ہیں اور کبھی صرف ریاح آجاتے ہیں اسکو قیلہ ریحی کہتے ہیں اس بحث کو تین قسم میں بیان کیا جاتا ہے۔

قسم اول۔ آنت اُترنے کے بیان میں۔ یہ مرض بہت بوجھ اُٹھانے یا کودنے یا بہت شکم سیری پر جماع کرنے وغیرہ سے ہو جاتا ہے

علاج۔ چت لیٹ کر آہستہ آہستہ دبا کر اُوپر کو چڑھائیں۔ اگر دبانے سے نہ چڑھے تو گرم پانی سے دھاریں اور روغن بابونہ گرم کر کے ملیں اور خطمی پانی میں پکا کر باندھیں جب نرم ہو جائے دبا کر اُوپر کو چڑھائیں جب چڑھ جائے یہ لیپ کریں تاکہ آئندہ نہ اُترے۔ گلنار۔ اقاقیہ۔ مازوئے سبز۔ ایلوا۔ کندر۔ جوزالسرو۔ رال۔ گوگل۔ اقل سب چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر سریش ہر مکوہ کے پانی میں پکا کر ملا کر چمڑے پر لگا کر چپکائیں اور پٹی باندھ دیں اور تین روز تک چت لٹائے رکھیں۔ یہ لیپ فتق کی جملہ قسموں کو مفید ہے۔ خواہ آنت اُتری ہو یا ریاح ہو یا پانی ہو اور غذا صرف شوربا دیں بعد تین دن کے آہستہ اُٹھا دیں اور ٹہلنے دیں اور یہ لیپ دوبارہ کریں اور لنگوٹ باندھے رہا کریں ایک تدبیر نہایت مفید یہ ہے کہ ایک پیٹی میں ایک ڈبل پیسہ یا اور کوئی سخت چیز اتنے وزن کی پیسکر اس پیٹی کو لنگوٹ کی طرح ایسا باندھیں کہ پیسہ اس جگہ رہے جہاں آنت اُترنے کے وقت پھولا پن معلوم ہوتا تھا کہ اس سے وہ جگہ ہر وقت دبی رہے اس سے چند روز میں وہ سوراخ بند ہو جاتا ہے اور آنت اُترنے کا اندیشہ بالکل نہیں رہتا۔ اس ترکیب کو تالا لگانا کہتے ہیں۔ ایسی پیٹیاں انگریزی بنی ہوئی بھی بکتی ہیں۔

آنت اُترنے کے واسطے پینے کی دوا:۔ معجون فلاسفہ سات ماشہ یا معجون کمونی ایک تولہ کھا کر اُوپر سے سونف

پانچ ماشہ پانی میں پیس کر گلقند آفتابی دو تولہ ملا کر بعینہ معجون فلاسفہ متواتر چند روز تک کھانا جملہ اقسام فتق کو مفید ہے بادی چیزوں سے پرہیز رکھیں۔

قسم دوم قیلہ ریحی یعنی فوطے میں ریاح آجانے کے بیان میں۔ باجرہ اور نمک اور بھوسی دو دو تولہ لیکر دو پوٹلی بنا کر گلاب میں ڈال کر سینکیں اور دار چینی قلمی پیس کر بابونہ کے تیل میں ملا کر اکثر ملا کریں اور یہ گولی کھایا کریں تخم کرفس، انیسون سونف اسپند مصطگی، زعفران سب سات سات ماشہ، پوست ہلیلہ کابلی، پوست بلیلہ آملہ ساڑھے دس دس ماشہ، سکبینج، گوگل ساڑھے تین تین ماشہ، پودینہ خشک قسط شیریں زرکچور، درونج عقربی اسارون پونے دو دو ماشہ سکبینج اور گوگل کو پانی میں گھول کر باقی دوائیں کوٹ چھان کر ملا کر گولیاں چنے کے برابر بنالیں اور ساڑھے چار ماشہ ہر روز پھانک لیا کریں اور معجون فلاسفہ یا معجون کمونی بھی کافی ہے چند روز متواتر کھائیں غذا میں بھوا اور مولی زیادہ مفید ہیں اور بادی چیزوں سے پرہیز ضرور رہے۔

قسم سوم۔ فوطوں میں پانی آجانے کے بیان میں۔ پانی کم پیا کریں اور دوا وہی کھائیں جو قیلہ ریحی میں گذری اور یہ لیپ کریں عاقرقرحا دو تولہ۔ زیرہ سیاہ ایک تولہ باریک پیس کر مویز منقے چھ تولہ ملا کر اتنا کوٹیں کہ یکذات ہو کر مثل مرہم کے ہوجائے پھر گرم کر کے صبح و شام لیپ کریں۔ جب پانی زیادہ آجائے تو عمدہ علاج ڈاکٹر سے نکلوا دینا ہے۔

فائدہ:۔ چونکہ ان تینوں قسموں کے علاج میں زیادہ فرق نہیں ہر قسم کی علامتیں تفصیل کے ساتھ نہیں بیان کیں مختصر سا فرق یہ ہے کہ اگر قسم اول ہو خواہ فقط جھلی لٹک آئی ہو یا مع آنت کے اتری ہو تو مشکل سے اوپر کو چڑھتی ہے اور اگر ریاح ہوں تو ذرا دبانے سے چڑھ جاتی ہے اور اگر پانی ہو تو کسی طرح نہیں چڑھ سکتا اور فوطہ چمکدار معلوم ہوتا ہے اور جلد جلد بڑھتا ہے لنگوٹ باندھے رہنا جملہ اقسام میں مناسب ہے، اور حرکت قوی اور بوجھ اٹھانے اور زیادہ چلانے اور بادی چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔

فتق۔ کی اور بھی چند قسمیں ہیں جن کا علاج بلا رائے طبیب کے نہیں ہوسکتا۔ آنت اترنے کے علاج میں کبھی مسہل کی ضرورت ہوتی ہے اس میں طبیب سے رائے لینا ضروری ہے۔

فائدہ:۔ کبھی فوطے بڑھ جاتے ہیں بدون اسکے کہ آنت اترے یا ریاح آجائیں یا پانی ہو علامت اسکی یہ ہے کہ تکلیف مطلق نہ ہو اور نہ فوطوں کی کھال چمکدار ہو نہ دبانے سے سخت معلوم ہوں۔

علاج:۔ معجون فلاسفہ کچھ عرصہ تک کھائیں اور پھٹکڑی سفید تیل میں گھس کر لیپ کریں۔

دوسرا لیپ پنڈول بیس ماشہ۔ شوکران (ایک بوٹی کا نام ہے) دو ماشہ سرکہ میں خوب پیس کر لیپ کریں (اگر شوکران نہ ملے اجوائن خراسانی ڈالیں) یہ مرض بعض مقامات میں کثرت سے ہوتا ہے اور مشکل سے جاتا ہے اسلئے مناسب ہے کہ شروع ہی میں علاج کریں اور

کچھ عرصہ تک چھوڑیں فوطے یا عضوِ تناسل کا درد: کبھی ان اعضا میں درد ہونے لگتا ہے بدون اسکے کہ ورم ہو یا آفت ام ترے علاج مدار نڈی کا تیل ملیں کہ اکثر اقسام میں مفید ہے اگر اس سے نہ جائے تو طبیب سے پوچھیں۔

فوطوں میں یا جنگاسوں میں خارش ہو جانا

یہ اکثر پسینے کی شوریت سے ہو جاتا ہے اسی واسطے گرمی کے موسم میں زیادہ ہو جاتا ہے۔

علاج: گرم پانی اور صابن سے دھویا کریں تاکہ میل نہ جمے اور سفیدہ کاشغری روغنِ گل میں ملا کر لگائیں اور اگر خراش بڑھ گیا ہو اور زخم ہو گیا ہو یہ مرہم لگائیں۔ کندر رومی الاخوین مرکی نو نو ماشہ۔ ایلوا مردار سنگ، انزروت سات سات ماشہ باریک پیس کر روغن گل سات تولہ میں ملا کر خوب گھوٹیں کہ مرہم ہو جائے جسکو فوطوں اور جنگاسوں میں پسینہ زیادہ آتا ہو مہندی کا پانی یا ہرے دھنیہ کا پانی یا سرکہ پانی میں ملا کر لگایا کرے عضوِ تناسل کا ورم: اگر اسمیں سوزش یا تکلیف زیادہ ہو تو سرکہ اور روغنِ گل ملا کر ملیں اور اگر زیادہ سوزش نہ ہو تو چھوارے کی گٹھلی اور خطمی سرکہ میں گھس کر لگائیں (طبِ اکبر ۱۲)

قد وقع الفراغ عنہ للخامس عشر من ذیقعدہ ۱۳۲۴ سنہ ھ فی میرٹھ فالحمد للہ الذی بعزتہ وجلالہ تتم الصالحات وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ بعدد الکائنات ووقع الفراغ عن النظر الثالث للسابع والعشرین من الربیع الثانی ۱۳۲۴ سنہ ھ فی میرٹھ ایضا امتثالا لامر اخی فی اللہ ومحبی المولوی شبیر علی التھانوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وسلم اجمعین۔

موت اور اس کے متعلقات اور زیارتِ قبور کا بیان

۱۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے موت کو یاد کرو اسلئے کہ وہ یعنی موت کا یاد کرنا گناہوں کو دور کرتا ہے اور دنیا نے مذموم اور غیر مطلوب اور فضول سے بیزار کرتا ہے یعنی جب انسان موت کو بکثرت یاد کرے گا تو دنیا میں جی نہ لگے گا اور طبیعت دنیا کے سامان سے نفرت کرے گی اور زاہد ہو جائیگا اور آخرت کی طلب اور وہاں کی نعمتوں کی خواہش اور وہاں کے عذاب دردناک کا خوف ہو گا پس ضرور ہے کہ نیک اعمال میں ترقی کرے گا اور معاصی سے بچے گا۔ اور تمام نیکیوں کی جڑ زہد ہے یعنی دنیا سے بیزار ہونا جب تک دنیا سے اور اسکی زینت سے علاقہ ترک نہ ہو گا پوری توجہ اللہ کی طرف نہیں ہو سکتی۔ اور بارہا عرض کیا جا چکا ہے کہ امور ضروریہ دنیاویہ جو موقوف علیہا ہیں عبادت کے وہ مطلوب ہیں اور دین میں داخل ہیں

لہٰذا اس مذمت سے وہ خارج ہیں بلکہ جس دنیا کی مذمت کی جاتی ہے اس سے وہ چیزیں مراد ہیں جو حق تعالیٰ سے غافل کریں گو کسی درجہ میں سہی۔ جس درجہ کی غفلت ہوگی اسی درجہ کی مذمت ہوگی پس معلوم ہوا کہ موت کی یاد اور اسکا دھیان رکھنا اور اس نازک اور عظیم الشان سفر کے لئے توشہ تیار کرنا ہر عاقل پر لازم ہے۔

(۲) دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو بیس بار روزانہ موت کو یاد کرے تو درجہ شہادت پاوے گا۔ سو اگر تم اسکو یاد کرو گے تونگری کی حالت میں تو وہ (یاد کرنا) اس غنا کو گرا دے گا یعنی جب غنی آدمی موت کا دھیان رکھے گا تو اس غنا کی اسکے نزدیک وقعت نہ رہے گی جو باعثِ غفلت ہے کیونکہ یہ سمجھے گا کہ عنقریب یہ مال مجھ سے جدا ہونے والا ہے اس سے علاقہ پیدا کرنا کچھ نافع نہیں بلکہ مضر ہے کیونکہ محبوب کا فراق باعثِ اذیت ہوتا ہے۔ ہاں وہ کام کریں جو وہاں کام آئے جہاں ہمیشہ رہنا ہے پس ان خیالات سے مال کا کچھ برا اثر نہ پڑے گا اور اگر تم اسے فقر اور تنگی کی حالت میں یاد کرو گے تو وہ (یاد کرنا) تم کو راضی کردے گا تمہاری بسر اوقات سے یعنی جو کچھ تمہاری تھوڑی سی معاش ہے اس سے راضی ہو جاؤ گے کہ چند روزہ قیام ہے پھر کیوں غم کریں اسکا عوض حق تعالیٰ عنقریب نہایت عمدہ مرحمت فرمائینگے۔

۳۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک زمین البتہ پکارتی ہے ہر دن ستر بار اے بنی آدم کھالو جو چاہو اور جس چیز سے رغبت کرو پس خدا کی قسم البتہ میں ضرور تمہارے گوشت اور تمہارے پوست کھاؤں گی۔ اگر شبہ ہو کہ ہم تو آواز زمین کی سنتے نہیں تو ہم کو کیا فائدہ۔ جواب یہ ہے کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ارشاد عالی سے جب یہ معلوم ہوگیا کہ زمین اس طرح کہتی ہے تو جیسے زمین کی آواز سے دنیا دل پر سرد ہو جاتی ہے اسی طرح اب بھی اثر ہونا چاہیئے کسی چیز کے علم کے واسطے یہ کیا ضرور ہے کہ اس کی آواز ہی سے علم ہو بلکہ مقصود تو اسکا علم ہوتا ہے خواہ کسی طریق سے ہو مثلاً کوئی شخص دشمن کے لشکر کو آتا دیکھ کر جیسا گھبراتا ہے اور اس سے مدافعت کے سامان کرتا ہے اسی طرح کسی معتبر شخص کے خبر دینے سے بھی گھبراتا ہے کیونکہ دونوں صورتوں میں اسکو دشمن کے لشکر کا آنا معلوم ہوگیا جو گھبرانے اور مدافعت کے سامان کا باعث ہے اور کوئی مخبر رسالتماب علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر بلکہ آپ کے برابر بھی نہیں ہو سکتا پس جب اور لوگوں کے کہنے کا اعتبار کیا جاتا ہے تو آپ کے فرمودہ کا تو بطریق اولیٰ اعتبار ہونا چاہیئے کیونکہ آپ نہایت سچے ہیں حدیث میں ہے کفی بالموت واعظا وبالیقین غنا (ترجمہ) یہ ہے کہ کافی ہے موت باعتبار واعظ ہونے کے (یعنی موت کا وعظ کافی ہے کہ جو شخص اسکی یاد رکھے اسکو دنیا سے بے رغبت کرنے کے لئے اور کسی چیز کی حاجت نہیں) اور کافی ہے یقین روزی ملنے کا باعتبار غنا کے یعنی جب انسان کو حق تعالیٰ کے وعدہ پر یقین ہے کہ ہر ذی حیات کو اس اندازہ سے جو اسکے حق میں بہتر ہے رزق ضرور دیا جاتا ہے تو یہ کافی غنی ہے ایسا شخص پریشان نہیں ہو سکتا بلکہ جو مال سے غنا حاصل ہوتا ہے

اس سے یہ اعلیٰ ہے کہ اسکو فنا نہیں اور مال کو فنا ہے کیا معلوم ہے کہ جو مال اسوقت موجود ہے وہ کل کو بھی باقی رہے گا یا نہیں اور خداوند کریم کے وعدہ کو بقا ہے جس قدر کہ رزق موعود ہے ضرور ملیگا خوب سمجھ لو)

حدیث (۴) میں ہے کہ جو شخص پسند کرتا ہے حق تعالیٰ سے ملنا تو حق تعالیٰ بھی اس سے وصال چاہتے ہیں اور جو حق تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اور دنیا کے مال وجاہ اور ساز و سامان سے جُدائی نہیں چاہتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا ناپسند فرماتے ہیں اور ظاہر ہے کہ بغیر موت کے خدائے تعالیٰ سے ملاقات غیر ممکن ہے پس چونکہ موت ذریعہ ملاقات محبوب حقیقی ہے لہٰذا مومن کو محبوب ہونی چاہیئے اور ایسے سامان پیدا کرے جس سے موت ناگوار نہ ہو یعنی نیک اعمال کرے تاکہ بہشت کی خوشی میں موت محبوب معلوم ہو اور معاصی سے اجتناب کرے تاکہ موت مبغوض نہ معلوم ہو کیونکہ گنہگار کو بوجہ خوف عذاب شدید موت سے نفرت ہوتی ہے اسلئے کہ موت کے بعد عذاب ہوتا ہے۔ اور نیک بخت کو بھی گو عذاب کا خوف ہوتا ہے اور جنّت کی بھی اُمید ہوتی ہے مگر تجربہ ہے کہ نیک بخت کو باوجود اس دہشت کے موت سے نفرت نہیں ہوتی اور پریشانی نہیں ہوتی اور اُمید کا اثر بمقابلہ خوف کے غالب ہو جاتا ہے اور اسی طرح یہ بھی تجربہ ہے کہ کافر و فاسق پر اثر اُمید غالب نہیں ہوتا اسلئے وہ موت سے نہایت گھبراتا ہے۔

حدیث (۵) میں ہے جو نہلاوے مُردے کو پس ڈھک لے اسکو یعنی کوئی بُری بات مثلاً صورت بگڑ جانا وغیرہ ظاہر ہو اور اسکے متعلق پُورے احکام بہشتی زیور حصہ دوم میں گذر چکے ہیں وہاں ضرور دیکھ لینا چاہیئے) چھپالے گا اللہ تعالیٰ اسکے گناہ (یعنی آخرت میں گناہوں کی وجہ سے اسکی رُسوائی نہ ہوگی) اور جو کفن دے مُردے کو تو اللہ تعالیٰ اسکو سندس (جو ایک باریک ریشمین کپڑے کا نام ہے) پہناوے گا آخرت میں۔ بعضے جاہل مُردے کے کام سے ڈرتے ہیں اور اسکو منحوس سمجھتے ہیں یہ سخت بیہودہ بات ہے کیا ان کو مرنا نہیں۔ چاہیئے کہ خوب مُردے کی خدمت کو انجام دے اور ثواب جزیل حاصل کرے اور اپنا مرنا یاد کرے کہ اگر ہم سے بھی لوگ ایسے بچیں جیسے کہ ہم بچتے ہیں تو ہمارے جنازہ کی کیا کیفیت ہوگی اور عجب نہیں کہ حق تعالیٰ بدلہ دینے کو اسکو ایسے ہی لوگوں کے حوالہ کر دیں حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو غسل دے مُردے کو اور اُسے کفن دے اور اُسکے حنوط لگائے (حنوط ایک قسم کی مرکب خوشبو کا نام ہے اسکے بجائے کافور بھی ہے) اور اُٹھاوے اسکے (جنازہ) کو اور اس پر نماز پڑھے اور نہ افشا کرے اسکی وہ (بُری) بات جو دیکھے اس سے دُور ہو جائے گا اپنے گناہوں سے اس طرح جیسے کہ اُسدن جبکہ اُسکی ماں نے اسکو جنا تھا (گناہوں سے) دُور تھا (یعنی صغائر معاف ہو جائینگے علی ما قالوا۔)

حدیث (۶) میں ہے جو نہلاوے مُردے کو پس چھپالے اسکے (عیب) کو تو اسکے چالیس کبیرہ (یعنی صغائر میں جو بڑے صغائر

ہیں گناہ معاف کر دیئے جائینگے اور جو اسکو کفن دے اللہ تعالیٰ اسکو جنت کا سندس اور استبرق پہناوے گا اور جو میت کیلئے قبر کھودے پس اسکو اسمیں دفن کرے جاری فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے اس قدر اجر جو مثل اس مکان کے ثواب کے ہوگا جس میں قیامت تک اس شخص کو رکھتا یعنی اسکو اس قدر اجر ملے گا جتنا کہ اس مردے کو رہنے کے لئے قیامت تک مکان عاریت دینے کا اجر ملتا) واضح ہو کہ جس قدر فضیلت اور ثواب مُردے کی خدمت کا اموقت تک بیان کیا گیا سب اس صورت میں ہے جبکہ محض اللہ تعالیٰ کے واسطے خدمت کی جائے ریاء اجرت وغیرہ مقصود نہ ہو۔ اور اگر اجرت لی تو ثواب نہ ہوگا اگرچہ اجرت لینا جائز ہے گناہ نہیں مگر جواز اجرت امر دیگر ہے اور ثواب امر دیگر۔ اور تمام دینی کام جو اجرت لے کر کئے جاتے ہیں بعضے تو ایسے ہیں جن پر اجرت لینا حرام ہے اور ان کا ثواب بھی نہیں ہوتا اور بعضے ایسے ہیں جن پر اجرت لینا جائز ہے اور وہ مال حلال ہے مگر ثواب نہیں ہوتا خوب تحقیق کر کے اس پر عمل درآمد کرنا چاہیئے یہ موقع تفصیل کا نہیں ہے مگر ان امور کے متعلق ایک مفید ضروری بات عرض کرتا ہوں تاکہ اہل بصیرت کو متنبہ ہو وہ یہ ہے کہ جن اعمال دینیہ پر اجرت لینا جائز ہے ان کے کرنے سے بالکل ثواب نہیں ملتا مگر بچند شروط ثواب بھی ملیگا خوب غور سے سنو۔ کوئی غریب آدمی جسکی بسر اوقات اور نفقات واجبہ کا سوائے اس اجرت کے اور کوئی ذریعہ نہیں وہ بقدر حاجت ضروریہ دینی کام کر کے اجرت لے اور یہ خیال کرے سچی نیت سے کہ اگر ذریعہ معیشت کوئی اور ہوتا تو میں ہرگز اجرت نہ لیتا اور حسبۃً للہ کام کرتا۔ یا اب حق تعالیٰ کوئی ذریعہ ایسا پیدا کر دیں تو میں اجرت چھوڑ دوں اور مفت کام کروں تو ایسے شخص کو دینی خدمت کا ثواب ملیگا کیونکہ اسکی نیت اشاعت دین ہے مگر معاش کی ضرورت مجبور کرتی ہے اور چونکہ طلب معاش بھی ضروری ہے اور اسکا حاصل کرنا بھی ادائے حکم الٰہی ہے اسلئے اس نیت یعنی تحصیل معاش کا بھی ثواب ملے گا اور نیت بخیر ہونے سے یہ دونوں ثواب ملیں گے مگر ان قیود پر نظر غائر کر کے عمل کرنا چاہیئے خواہ مخواہ کے خرچ بڑھا لینا اور غیر ضروری اخراجات کو ضروری سمجھ لینا اور اس پر حیلہ کرنا اس عالم غیب کے ہاں نہیں چلے گا وہ دل کے ارادوں سے خوب واقف ہے۔ یہ تدقیق نہایت تحقیق کے ساتھ قلمبند کی گئی ہے اور ماخذ اسکا شامی وغیرہ ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جس میں توکل کے شرائط جمع ہوں اور پھر وہ نیک کام پر اجرت لے تو اگر وہ ان نیتوں کو بھی جمع کر لے جن کے اجتماع سے ثواب تحریر ہوا ہے تب بھی اسکو ثواب ملے گا مگر توکل کی فضیلت فوت ہو جائے گی۔ تامل فانہ دقیق مسلمانوں کو خصوصاً ان میں سے اہل علم کو اس بات میں خاص توجہ واحتیاط کی ضرورت ہے کہ خالق اکبر کے دین کی خدمت کر کے اسکی رضا حاصل نہ کرنا اور بغیر کسی سخت مجبوری کے ایک منفعت قلیلہ عاجلہ پر نظر کرنا کیا حق تعالیٰ کے ساتھ کسی درجہ کی بے مروتی نہیں ہے۔ ہمارا کام ترغیب اور دفع مغالطہ ہے اور امور مباحہ میں تضییق کا ہم کو حق حاصل نہیں ہے مگر اتنا ضرور کہیں گے کہ ثواب کی ہم سب کو سخت حاجت ہے فمن شاء فلیقلل ومن شاء

فلیکثروا اللہ تعالیٰ اعلم بقلوب عبادہ وکفیٰ بہ خبیرا بصیرا۔

(۷) حدیث میں ہے کہ پہلا تحفہ مومن کا یہ ہے کہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اس شخص کے جو اسکے جنازے کی نماز پڑھتا ہے یعنی صغیرہ گناہ علی الاطلاق

(۸) حدیث میں ہے کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ وہ مر جائے اور اس (کے جنازے) پر تین صفیں مسلمانوں کی نماز پڑھیں مگر واجب کر لیا اُسنے جنت کو یعنی اسکی بخشش ہو جاوے گی)

(۹) حدیث میں ہے کہ نہیں ہے کوئی ایسا مسلمان کہ وہ مر جائے پس کھڑے ہوں یعنی نماز پڑھیں اس (کے جنازے) پر چالیس مرد ایسے جو شرک نہ کرتے ہوں خدا تعالیٰ کے ساتھ۔ مگر بات یہ ہے کہ وہ (نماز پڑھنے والے) شفاعت قبول کئے جائینگے اس (مردے) کے باب میں (یعنی جنازے کی نماز جو حقیقت میں دعا ہے میت کے لئے قبول کر لی جائے گی اور اُس مُردے کی بخشش ہو جاوے گی۔)

(۱۰) حدیث میں ہے کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں جس (کے جنازے) پر ایک جماعت نماز پڑھے مگر یہ بات ہے، کہ وہ (لوگ) شفاعت قبول کئے جاوینگے اس (میت) کے بارے میں۔

(۱۱) حدیث میں ہے کہ نہیں ہے کوئی مُردہ کہ اس پر ایک جماعت مُسلمانوں کی نماز پڑھے (جو عدد میں) سو ہوں پس سفارش کریں وہ (نمازی یعنی دعا پڑھیں) اسکے لئے مگر یہ بات ہے کہ وہ سفارش قبول کئے جائینگے اسکے بارے میں (یعنی اُنکی دعا قبول ہو گی اور اس مُردے کی مغفرت ہو جاوے گی۔)

(۱۲) حدیث میں ہے جو اٹھاوے چاروں طرفین چارپائی (جنازے کی) تو اسکے چالیس کبیرہ گناہ بخش دیئے جائینگے (اس کی تحقیق اُوپر گذر چکی ہے)

(۱۳) حدیث میں ہے افضل اہل جنازہ کا (یعنی جو جنازے کے ہمراہ ہوتے ہیں ان میں) وہ ہے جو اُن میں بہت زیادہ ذکر اللہ تعالیٰ کا کرے اس جنازے کے ساتھ اور جو نہ بیٹھے یہاں تک کہ جنازہ (زمین پر) رکھدیا جائے اور زیادہ پورا کرنے والا پیمانہ (ثواب کا) وہ ہے جو تین بار اُس پر مٹھی بھر خاک ڈالے (یعنی ایسے شخص کو خوب ثواب ملیگا)

(۱۴) حدیث میں ہے کہ اپنے مُردوں کو نیک قوم کے درمیان میں دفن کرو اسلئے کہ بیشک مُردہ اذیت پاتا ہے بوجہ بُرے پڑوسی کے (یعنی فاسقوں یا کافروں کی قبروں کے درمیان ہونے سے مُردے کو تکلیف ہوتی ہے اور صورت اذیت کی یہ ہے کہ فساق و کفار پر جو عذاب ہوتا ہے اور وہ اسکی وجہ سے رو کے چلاتے ہیں اس واویلا کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے جیسا کہ اذیت پاتا ہے زندہ بوجہ بُرے پڑوسی کے۔

(۱۵) حدیث میں ہے جنازے کے ہمراہ کثرت سے لا الٰہ الا اللہ پڑھو۔ جنازے کے ہمراہ اگر ذکر کرے تو آہستہ کرے اسلئے کہ زور سے ذکر کرنا جنازے کے ساتھ شامی میں مکروہ لکھا ہے۔

(۱۶) صحیح حدیث میں ہے جس کو حاکم نے روایت کیا ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے ایک خاص وجہ سے جو اب باقی نہیں رہی۔ آگاہ ہو جاؤ پس اب زیارت کرو ان کی یعنی قبروں کی اسلئے کہ وہ زیارت قبور دل کو نرم کرتی ہے اور دل کی نرمی سے نیکیاں عمل میں آتی ہیں اور رلاتی ہے آنکھ کو اور یاد دلاتی ہے آخرت کو اور تم نہ کہو کوئی غیر مشروع بات قبر پر۔

(۱۷) حدیث میں ہے میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے پس (اب) ان کی زیارت کرو اسلئے کہ وہ زیارت بے رغبت کرتی ہے دنیا سے اور یاد دلاتی ہے آخرت کو۔ زیارت قبور سنت ہے اور خاصکر جمعہ کے روز اور حدیث میں ہے کہ جو ہر جمعہ کو والدین کی یا والد یا والدہ کی قبر کی زیارت کرے تو اسکی مغفرت کی جائے گی اور وہ خدمتگذار والدین کا لکھ دیا جائے گا (نامہ اعمال میں) رواہ البیہقی مرسلاً۔ مگر قبر کا طواف کرنا۔ بوسہ لینا منع ہے خواہ کسی نبی کی قبر ہو یا ولی کی یا کسی کی ہو۔ اور قبروں پر جا کر اول اسطرح سلام کرے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ جیسا کہ ترمذی اور طبرانی میں یہ الفاظ سلام موتی کے لئے آئے ہیں اور قبلہ کی طرف پشت کرکے اور میت کی جانب منہ کرکے قرآن مجید پڑھے جس قدر ہو سکے۔ حدیث میں ہے کہ جو قبروں پر گذرے اور سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھ کر مردے کو بخشے تو موافق شمار مردوں کے اسکو بھی ثواب دیا جاوے گا۔ نیز حدیث میں ہے کہ جو قبرستان میں داخل ہو پھر سورۂ الحمد اور سورۂ اخلاص اور سورۂ تکاثر پڑھ کر اسکا ثواب اہل قبرستان کو بخشے مردے اسکی شفاعت کریں گے اور نیز حدیث میں ہے کہ جو کوئی سورۂ یٰسین کو قبرستان میں پڑھے تو مردوں کے عذاب میں اللہ تعالیٰ تخفیف فرمائے گا اور پڑھنے والے کو بشمار ان مردوں کے ثواب ملیگا۔ یہ تینوں حدیثیں مع سند ذیل میں اردو میں لکھ دی ہیں۔

(۱۸) حدیث میں ہے کہ نہیں ہے کوئی مرد کہ گذرے کسی ایسے شخص کی قبر پر جسے وہ دنیا میں پہچانتا تھا پھر اس پر سلام کرے مگر یہ بات ہے کہ وہ میت اسکو پہچان لیتا ہے اور اسکو سلام کا جواب دیتا ہے (گو اس جواب کو سلام کرنے والا نہیں سنتا)۔

۱۔ قل ہو اللہ شریف کے فضائل میں ابو محمد سمرقندی حضرت علی رض سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں جو شخص قبرستان میں گذرے وہ گیارہ مرتبہ اس سورۂ شریف کو پڑھ کر اہل قبور کو اسکا ثواب بخش دے تو پڑھنے والے کو اتنا ثواب ملیگا جس قدر مردے اس قبرستان میں دفن ہیں۔

۲۔ ابو القاسم سعد بن علی زنجانی حضرت ابو ہریرہ رض سے مرفوعاً اسکے فضائل میں بیان کرتے ہیں کہ جو شخص قبرستان میں جائے اور سورۂ الحمد اور قل ہو اللہ احد اور الھٰکم التکاثر پڑھے اور کہے الٰہی میں نے اس پڑھنے کا ثواب اس قبرستان کے مسلمان مرد عورتوں کو بخشا تو وہ سب مردے روز جزا اسکی شفاعت کریں گے۔

۳۔ عبدالعزیز صاحب خلال نے بروایت حضرت انسؓ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قبرستان میں آئے پھر سورۂ یٰسین پڑھے اس قبرستان کے جن مُردوں پر عذاب ہو رہا ہے خدائے تعالیٰ اس میں تخفیف فرما دیتے ہیں اور پڑھنے والے کو اتنا ثواب ہوتا ہے جس قدر مُردے اس قبرستان میں ہیں ان احادیث کو امام سیوطیؒ نے کتاب شرح الصدور فی احوال الموتٰی والقبور ص۱۳۱ طبع مصر میں بیان کیا ہے۔ بہشتی گوہر کا محشی کہتا ہے کہ حدیث اوّل و ثالث بظاہر اس پر دلالت کرتی ہے کہ ثواب زندوں کی طرف سے مُردوں کو بغیر تقسیم کے برابر ملتا ہے۔ احقر اسکی توضیح میں کہتا ہے کہ مطلب اس قبرستان کے مُردوں کے برابر ثواب ملنے سے یہ ہے کہ ثواب بخشنے والے نے ایک نیکی کی ہے اسکے معاوضہ میں اسکو اس قبرستان کے تمام مدفون مُردوں کی تعداد کے برابر نیکیاں ملیں گی کیونکہ خداوند تعالیٰ جب اپنی رحمت سے مدفون مُردوں کو ثواب بغیر تقسیم کئے پورا عنایت فرمائینگے تو پڑھنے والے کے لئے بھی جزا اس طرح ملیگی گویا اُسنے ہر مُردے کے لئے علیحدہ علیحدہ پڑھ کر ثواب بخشا۔

سوال ۱:۔ جماعت میں امام کے قرأت شروع کرنے کے بعد کوئی شخص آکر شریک ہو تو اب اسکو ثنا یعنی سبحانک اللّٰھم پڑھنا چاہیئے یا نہیں۔ اگر چاہیئے تو نیت باندھنے کے ساتھ ہی یا کس وقت۔

جواب:۔ نہیں پڑھنا چاہیئے۔

سوال ۲:۔ کوئی شخص رکوع میں امام کے ساتھ شریک ہوا اب رکعت تو اسکو مل گئی مگر ثنا فوت ہو گئی۔ اب اسکو دوسری رکعت میں ثنا پڑھنی چاہیئے یا کسی اور رکعت میں یا فرض سے ساقط ہو گئی۔

جواب:۔ کہیں نہ پڑھے۔

سوال ۳:۔ رکوع کی تسبیح سہو سے سجدے میں کہی یعنی بجائے سبحان ربی الاعلیٰ کے سبحان ربی العظیم کہتا رہا یا برعکس اسکے تو سجدۂ سہو تو نہ ہو گا یا نماز میں کوئی خرابی تو نہ ہوگی۔

جواب:۔ اس سے ترکِ سنّت ہوا اس سے سجدۂ سہو لازم نہیں آتا۔

سوال ۴:۔ رکوع کی تسبیح سجدہ میں سہو سے کہہ چکا تھا اور پھر سجدہ ہی میں خیال آیا کہ یہ رکوع کی تسبیح ہے تو اب سجدے کی تسبیح یاد آنے پر کہنا چاہیئے یا رکوع کی تسبیح کافی ہوگی۔

جواب:۔ اگر امام یا منفرد ہے تو تسبیح سجدے کی کہہ لے اور اگر مقتدی ہے تو امام کے ساتھ اُٹھ کھڑا ہو۔

سوال ۵:۔ نماز میں جب جمائی رُکے تو منہ میں ہاتھ دے لینا چاہیئے یا نہیں۔

جواب: جب ویسے نہ رُکے تو ہاتھ سے روک لینا جائز ہے۔

سوال ۶: ٹوپی اگر سجدے میں گر پڑے تو اُسے پھر ہاتھ سے اُٹھا کر سر پر رکھ لینا چاہیئے یا ننگے سر نماز پڑھے۔

جواب: سر پر رکھ لینا بہتر ہے اگر عمل کثیر کی ضرورت نہ پڑے۔

سوال ۷: نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد جب کوئی سورت شروع کرے تو بسم اللہ کہہ کر شروع کرے اور اگر وہ رکوع والی سورت پڑھے تو شروع سورت پر بسم اللہ کہے اور دوسری رکعت میں جب اسی سورت کا دوسرا رکوع شروع کرے تو بسم اللہ کہے یا نہیں۔

جواب: سورۃ کے شروع میں مندوب ہے اور رکوع پر نہیں۔ واللہ اعلم (کتبہ اشرف علی تھانوی)

مسئلہ۔ امام کو بغیر کسی ضرورت کے محراب کے سوا اور کسی جگہ مسجد میں کھڑا ہونا مکروہ ہے مگر محراب میں کھڑے ہونے کے وقت پیر باہر ہونے چاہئیں۔

مسئلہ ۲۔ جو دعوت نام آوری کے لئے کی جائے تو اسکا قبول نہ کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ ۳۔ گواہی پر اُجرت لینا حرام ہے لیکن گواہ کو بقدر ضرورت اپنے اور اپنے اہل و عیال کے خرچ کے لے لینا جائز ہے بقدر اس وقت کے جو صرف ہوا ہے جبکہ اسکے پاس کوئی ذریعہ معاش نہ ہو۔

مسئلہ ۴۔ اگر مجلس دعوت میں کوئی امر خلاف شرع ہو سو اگر وہاں جانے کے قبل معلوم ہو جائے تو دعوت قبول نہ کرے۔ اگر قوی اُمید ہو کہ میرے جانے سے بوجہ میری شرم اور لحاظ سے وہ امر موقوف ہو جائیگا تو جانا بہتر ہے اور اگر معلوم نہ تھا اور چلا گیا اور وہاں جا کر دیکھا۔ سو اگر یہ شخص مقتدائے دین ہے تب تو لوٹ آئے اور اگر مقتدا نہیں عوام الناس سے ہے سو اگر عین کھانے کے موقع پر وہ امر خلاف شرع ہے تو وہاں نہ بیٹھے اور اگر دوسرے موقع پر ہے تو خیر بمجبوری بیٹھ جائے اور بہتر ہے کہ صاحب مکان کو فہمائش کرے اور اگر اس قدر ہمت نہ ہو تو صبر کرے اور دل سے اُسے برا سمجھے اور اگر کوئی شخص مقتدائے دین نہ ہو لیکن ذی اثر و صاحبِ وجاہت ہو کہ لوگ اسکے افعال کا اتباع کرتے ہوں تو وہ بھی اس مسئلہ میں مقتدائے دین کے حکم میں ہے۔

مسئلہ ۵۔ بنک میں روپیہ جمع کر کے اسکا سود لینا تو قطعی حرام ہے بعض لوگ بنک میں اپنا روپیہ صرف حفاظت کے خیال سے رکھتے ہیں سود نہیں لیتے مگر یہ ظاہر ہے کہ بنک اس رقم کو محفوظ نہیں رکھے گا بلکہ سودی کاروبار پر لگائے گا اس طرح اس میں بھی ایک قسم کی اعانت گناہ پائی جاتی ہے جو احتیاط کے خلاف ہے۔ ہاں روپیہ کی حفاظت کے لئے صاف بے غبار صورت یہ ہے کہ بنک کی تجوریوں کے ایک دو خانے (جتنی ضرورت ہو) کرایہ پر لے لئے جائیں اور ان میں روپیہ رکھا جائے۔ زیادہ روپیہ ہو تو پوری تجوری کرایہ پر لے لی جائے جب روپیہ رکھنے کی ضرورت ہو اسمیں رکھ دے اور جب ضرورت ہو نکال لے اس طرح روپیہ بھی محفوظ رہیگا اور سود وغیرہ کا گناہ بھی نہ ہو گا۔ اس طرح پوری تجوری یا اسکے خانے کرایہ پر لینے کو بنک کی اصطلاح میں لاکر میں رکھنا کہتے ہیں

یہ ضرور ہوگا کہ اس طرح بجائے روپیہ کا منافع ملنے کے اپنے پاس سے کرایہ کی رقم خرچ کرنا ہوگی مگر ایک عظیم گناہ سے بچنے اور اپنی پاک کمائی میں سود جیسی ناپاک چیز کی آمیزش کرنے سے بچ سکتے ہیں جو مسلمان کیلئے ایک عظیم مقصد کا درجہ رکھتا ہے جسکے سامنے یہ خرچ بہت معمولی ہے

مسئلہ ۶۔ جو شخص پاخانہ پھر رہا ہو یا پیشاب کر رہا ہو تو اسکو سلام کرنا حرام ہے اور اسکو جواب دینا بھی جائز نہیں۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص چند لوگوں میں کسی کا نام لے کر اسکو سلام کرے مثلاً یوں کہے السلام علیک یا زید تو جسکو سلام کیا ہے اسکے سوا کوئی اور جواب دیدے تو وہ جواب نہ سمجھا جائیگا اور جس کو سلام کیا ہے اسکے ذمہ جواب فرض باقی رہے گا اگر جواب نہ دیگا تو گنہگار ہوگا مگر اسطرح سلام کرنا خلافِ سنت ہے۔ سنت کا طریق ہے کہ جماعت میں کسی کو خاص نہ کرے اور السلام علیکم کہے (مؤلف) اور اگر کسی ایک ہی شخص کو سلام کرنا ہو جب بھی یہی لفظ استعمال کرے اور اسی طرح جواب میں بھی خواہ جواب جسکو دیا جاتا ہے ایک ہی شخص ہو یا زیادہ ہوں وعلیکم السّلام کہنا چاہیئے۔

مسئلہ۔ سوار کو پیدل چلنے والے پر سلام کرنا چاہیئے اور جو کھڑا ہو وہ بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے سے لوگ بہت سے لوگوں کو سلام کریں اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور ان سب صورتوں میں اگر بالعکس کرے مثلاً بہت سے لوگ تھوڑوں کو یا بڑا چھوٹے کو سلام کرے تو یہ بھی جائز ہے مگر بہتر وہی ہے جو پہلے بیان ہوا (ق)

مسئلہ ۹۔ غیر محرم مرد کے لئے کسی جوان یا درمیانی عمر کی عورت کو سلام کرنا ممنوع ہے اسی طرح خطوں میں لکھ کر بھیجنا یا کسی کے ذریعے سے کہلا بھیجنا اور اسی طرح نامحرم عورتوں کے لئے مردوں کو سلام کرنا بھی ممنوع ہے۔ اسلئے کہ ان صورتوں میں سخت فتنہ کا اندیشہ ہے اور فتنہ کا سبب بھی فتنہ ہوتا ہے۔ ہاں اگر کسی بڈھی عورت کو یا بڈھے مرد کو سلام کیا جائے تو مضائقہ نہیں مگر غیر محارم سے ایسے تعلقات رکھنا ایسی حالت میں بھی بہتر نہیں ہاں جہاں کوئی خصوصیت اسکی مقتضی ہو اور احتمال فتنہ کا نہ ہو تو وہ اور بات ہے

مسئلہ۔ جب تک کوئی خاص ضرورت نہ ہو کافروں کو نہ سلام کرے اور اسی طرح فاسقوں کو بھی اور جب کوئی حاجت ضروری ہو تو مضائقہ نہیں اور اگر اسکے سلام اور کلام کرنے سے اُن کے ہدایت پر آنے کی اُمید ہو تو بھی سلام کرلے۔

مسئلہ ۱۱۔ جو لوگ علمی مذاکرہ کر رہے ہوں یعنی مسائل کی گفتگو کرتے ہوں پڑھتے پڑھاتے ہوں یا اُن میں سے ایک علمی گفتگو کر رہا ہو اور باقی سُن رہے ہوں تو ان کو سلام نہ کرے اگر کرے گا تو گنہگار ہوگا اور اسی طرح تکبیر اور اذان کے وقت بھی (مؤذن یا غیر مؤذن کو) سلام کرنا مکروہ ہے اور صحیح یہ ہے کہ ان تینوں صورتوں میں جواب نہ دے۔

ضمیمہ ثانیہ بہشتی گوہر مسمّٰی بہ تعدیل حقوق الوالدین

از جانب محشی بہشتی گوہر التماس ہے کہ یہ مضمون جو بعنوان ضمیمہ ثانیہ درج کیا جاتا ہے۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب کا تحریر فرمودہ

ہے جس میں والدین کے حقوق کی تحقیق و تفصیل کی گئی ہے ہر چند کہ بہشتی زیور حصہ پنجم میں بضمن حقوق، حقوق والدین کا بھی اجمالی تذکرہ آچکا ہے لیکن چونکہ وہ مشترک تھا عورتوں اور مردوں کے درمیان اور اس موجودہ مضمون کا تعلق زیادہ مردوں سے ہے اس لئے بہشتی گوہر میں اس کا ملحق کرنا مناسب معلوم ہوا۔ پس اسکو حصہ پنجم بہشتی زیور کا تتمہ سمجھنا چاہیئے اور مضمون مذکور یہ ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُكُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهۡلِهَا وَاِذَا حَكَمۡتُمۡ بَيۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡكُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ۔ الاٰیۃ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتے ہیں کہ امانتیں امانت والوں کو ادا کرو۔ اور جب تم لوگوں میں حکم کرو انصاف سے حکم کرو ۱۲۔ اس آیت کے عموم سے دو حکم مفہوم ہوتے۔ ایک یہ ہے کہ اہل حقوق کو ان کے حقوق واجبہ کا ادا کرنا واجب ہے دوسرے یہ کہ ایک حق کے لئے دوسرے شخص کا حق ضائع کرنا ناجائز ہے ان دونوں حکم کلی کے متعلقات میں سے وہ خاص دو جزئی مواقع بھی ہیں جن کے متعلق اسوقت تحقیق کرنے کا قصد ہے ایک ان میں سے والدین کے حقوق واجبہ وغیر واجبہ کی تعیین ہے۔ دوسرے والدین کے حقوق اور زوجہ یا اولاد کے حقوق میں تعارض و تزاحم کے وقت ان حقوق کی تعدیل ہے اور ضرورت اس تحقیق کی یہ ہوئی کہ واقعات غیر محصورہ سے معلوم ہوا کہ جس طرح بعض بے قید لوگ والدین کے حق میں تفریط کرتے ہیں اور ان کے وجوب اطاعت کی نصوص کو نظر انداز کرتے ہیں اور ان کے حقوق کا وبال اپنے سر لیتے ہیں اسی طرح بعضے دیندار والدین کے حق میں افراط کرتے ہیں جس سے دوسرے صاحب حق کے حقوق مثلاً زوجہ کے یا اولاد کے تلف ہوتے ہیں اور ان کے وجوب رعایت کی نصوص کو نظر انداز کرتے ہیں اور ان کے اتلاف حقوق کا وبال اپنے سر لیتے ہیں اور بعضے کسی صاحب حق کا حق تو ضائع نہیں کرتے لیکن حقوق غیر واجبہ کو واجب سمجھ کر ان کے ادا کا قصد کرتے ہیں اور چونکہ بعض اوقات ان کا تحمل نہیں ہوتا اسلئے تنگ ہوتے ہیں اور اس سے وسوسہ ہونے لگتا ہے کہ بعض احکام شرعیہ میں ناقابل برداشت سختی اور تنگی ہے اس طرح سے ان بیچاروں کے دین کو ضرر پہنچتا ہے اور اس حیثیت سے اسکو بھی صاحب حق کے حقوق واجبہ ضائع کرنے میں دخل کر سکتے ہیں اور وہ صاحب حق اس شخص کا نفس ہے کہ اسکے بھی بعض حقوق واجب ہیں کَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِنَفۡسِكَ عَلَيۡكَ حَقًّا (تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے) اور ان حقوق واجبہ میں سب سے بڑھ کر حفاظت اپنے دین کی ہے پس جب والدین کے غیر واجب حق کو واجب سمجھنا مفضی ہوا اس معصیت مذکورہ کی طرف اسلئے حقوق واجبہ وغیر واجبہ کا امتیاز واجب ہوا اس امتیاز کے بعد پھر اگر عملاً ان حقوق کا التزام کرلے گا مگر اعتقاداً واجب نہ سمجھے گا تو وہ محذور تو لازم نہ آئے گا۔ اس تنگی کو اپنے ہاتھ کی خریدی ہوئی سمجھے گا۔ اور جب تک برداشت کرے گا اسکی عالی ہمتی ہے اور اس تصور میں بھی ایک گونہ حظ ہوگا کہ میں باوجود میرے ذمہ نہ ہونے کے اسکا تحمل کرتا ہوں اور جب چاہیگا سبکدوش ہو سکے گا غرض علم احکام میں ہر طرح کی مصلحت ہی مصلحت ہے اور جہل میں ہر طرح کی مضرت ہی مضرت ہے پس اسی

تمیز کی غرض سے یہ چند سطور لکھتا ہوں۔ اب اس تمہید کے بعد اول اسکے متعلق ضروری روایات حدیثیہ و فقہیہ جمع کر کے پھر اُن سے جو احکام ماخوذ ہوتے ہیں اُن کی تقریر کر دوں گا اور اسکو اگر "تعدیل حقوق الوالدین" کے لقب سے نامزد کیا جائے تو نازیبا نہیں۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان

نوٹ: عربی عبارت کا حاصل مطلب اُردو میں عوام کے فائدہ کیلئے اس مرتبہ اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ۱۲

عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی میں اس سے خوش تھا اور اُس سے محبت رکھتا تھا مگر حضرت عمر میرے باپ اس سے ناخوش تھے انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اس عورت کو طلاق دیدے میں نے انکار کیا اسکے بعد حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ قصہ ذکر کیا۔ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس عورت کو طلاق دے دے مرقات میں لکھا ہے کہ یہ طلاق کا امر بطور استحباب کے تھا۔ یا اگر وہاں پر کوئی اور سبب بھی موجود تھا تو وجوب کے لئے تھا۔ امام غزالیؒ احیاء میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ والد کا حق مقدم ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ والد اس عورت کو کسی غرض فاسد کی وجہ سے بُرا نہ سمجھتا ہو جیسا کہ حضرت عمرؓ کسی غرض فاسد کی وجہ سے اُسے بُرا نہ سمجھتے تھے حضرت معاذؓ کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ماں باپ کی نافرمانی ہرگز نہ کر اگرچہ وہ تجھ کو یہ حکم کریں کہ اہل و عیال اور مال سے علیحدہ ہو جا مرقاۃ میں لکھا ہے کہ یہ مبالغہ اور کمال اطاعت کا بیان ہے ورنہ اصل حکم کے لحاظ سے لڑکے کیلئے والدین کے فرمانے کی بنا پر اپنی بیوی کو طلاق دینا ضروری نہیں اگرچہ ماں باپ کو بیوی کے طلاق نہ دینے سے سخت تکلیف ہو کیونکہ اسکی وجہ سے کبھی لڑکے کو سخت تکلیف کا سامنا ہوتا ہے اور ماں باپ کی شفقت سے یہ بعید ہے کہ وہ بیٹے کی تکلیف کو جانتے ہوتے اسکا حکم کریں کہ وہ بیوی یا مال کو علیحدہ کر دے پس ایسی صورت میں اُن کا کہنا ماننا ضروری نہیں میں کہتا ہوں کہ مبالغہ کے لئے ہونے کا یہ قرینہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ خدا کے ساتھ شرک نہ کر اگرچہ تو قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔ اور یہ یقیناً مبالغہ ہے ورنہ کلمہ کفر ایسی مجبوری کی حالت میں کہنا اللہ تعالیٰ کے قول مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ سے ثابت ہے حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے ماں باپ میں اللہ کا مطیع ہوتا ہے تو اگر دونوں ہوں تو دو دروازے جنت کے کھل جاتے ہیں اور اگر ایک ہو تو ایک۔ اور اگر نافرمانی کرتا ہے تو اگر دونوں کی نافرمانی کرتا ہے تو اسکے لئے دو دروازے دوزخ کے کھل جاتے ہیں اور اگر ایک کی نافرمانی کرتا ہے تو ایک کھل جاتا ہے۔ اسی حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اگرچہ ماں باپ اس پر ظلم ہی کرتے ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ اگرچہ وہ دونوں ظلم ہی کرتے ہوں مرقاۃ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ماں باپ میں کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اُنکے حقوق میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے اور اُنکے حقوق ادا کرتا ہے اور اسمیں یہ بھی ہے کہ والدین کی اطاعت مستقل طور پر کی اطاعت نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت

جسکی اللہ تعالےٰ نے خاص طور سے وصیت فرمائی ہے اسلیئے اُن کی اطاعت اللہ تعالےٰ کی اطاعت سمجھتے ہوئے کرنی چاہیئے۔ یعنی جو بات وہ خدا کے حکم کے مطابق کہیں اسکو ماننا چاہیئے اور جو اسکے حکم کے خلاف کہیں اُسے نہ ماننا چاہیئے کیونکہ حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مخلوق کی فرمانبرداری نہیں۔ اور مرقاۃ میں لکھا ہے کہ ماں باپ کے ظلم سے مُراد حدیث میں دنیوی ظلم ہے اُخروی ظلم نہیں یعنی دنیوی امور میں اگرچہ وہ زیادتی کریں تب بھی اُنکی فرمانبرداری لازم ہے اور اگر وہ دین کے خلاف کوئی بات کریں تو اسمیں اُن کی فرمانبرداری نہ کرنی چاہیئے۔ میں کہتا ہوں کہ حدیث میں حضورؐ کا یہ فرمانا کہ اگرچہ وہ دونوں ظلم کریں ایسا ہے جیسا کہ آپ نے زکوٰۃ وصول کرنے والے کے متعلق فرمایا ہے کہ اپنے زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو راضی کرو اگرچہ تم پر ظلم کیا جاوے لمعات میں لکھا ہے اس سے مقصود مبالغہ ہے یعنی تمہارے خیال میں یا بالفرض اگر وہ ظلم کریں تب بھی تم اُن کو راضی کرو کیونکہ اگر وہ واقعی ظلم کرتے تھے تو آپ اُنکو راضی کرنے کا حکم کیسے فرما سکتے تھے۔ مشکوٰۃ میں ابن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (ان تین آدمیوں کے قصّہ میں) روایت کرتے ہیں جو کہیں چلے جا رہے تھے اور بارش آگئی وہ ایک پہاڑ میں غار کے اندر چلے گئے اسکے بعد غار کے منہ پر ایک بڑا پتھر گر پڑا اور اُسنے دروازہ بند کر دیا۔ اُنہوں نے آپس میں کہا کہ تم اپنے اپنے نیک اعمال دیکھو جو خالص اللہ کے واسطے کیئے ہوں اُن کا واسطہ دے کر دعا مانگو تاکہ اللہ تعالیٰ دروازہ کھول دے۔ انمیں سے ایک نے کہا اے اللہ میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے بچے بھی تھے میں بکریاں چرایا کرتا تھا اور شام کو جب گھر آتا تو بکریوں کا دُودھ نکالکر اپنے ماں باپ کو اپنے بچوں سے پہلے پلاتا تھا ایک دن میں بہت دُور چلا گیا اور جب شام کو آیا تو میں نے اپنے ماں باپ کو سویا ہوا پایا۔ میں نے حسب معمول دُودھ نکالا اور دُودھ کا برتن لے کر اُن کے سر کے پاس کھڑا رہا اور اُنکو جگانا اچھا نہ سمجھا اور یہ بھی بُرا سمجھا کہ اُن سے پہلے بچوں کو پلاؤں اور بچے میرے پیروں میں پڑے روتے چلاتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بچوں کا رونا چلانا ایسا ہی تھا جیسا کہ ابوطلحہؓ کے مہمانوں کے قصّہ میں ہے جب اُنہوں نے اپنی بیوی سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے؟ بیوی نے کہا نہیں صرف بچوں کی خوراک ہے تو ابوطلحہؓ نے کہا کہ بچوں کو بہلا پھسلا کر سُلا دو۔ لمعات میں لکھا ہے کہ علماء نے اسکو اسپر محمول کیا ہے کہ وہ بچے بھُوکے نہیں تھے بلکہ بلا بھُوک مانگ رہے تھے جیسا کہ بچوں کی عادت ہوتی ہے ورنہ اگر وہ بھُوکے ہوتے اُن کو کھلانا واجب تھا اور واجب کو وہ کیسے ترک کر سکتے تھے حالانکہ اللہ تعالےٰ نے ابوطلحہؓ اور اُن کی بیوی کی تعریف کی۔ میں کہتا ہوں کہ اس تاویل کی ضرورت اس سے بھی ثابت ہوتی کہ والدسے چھوٹے بچے کا حق مقدم ہے جیسا کہ درمختار میں ہے کہ اگر کسی کا باپ اور بیٹا دونوں موجود ہوں تو خرچہ کے اعتبار سے بیٹا باپ سے زیادہ مستحق ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ دونوں پر تقسیم کر دے۔ امام محمدؒ کی کتاب الآثار میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے کہ سب سے بہتر روزی اپنی کمائی ہے اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی میں داخل ہے۔ امام محمدؒ فرماتے ہیں

کہ جب باپ محتاج ہو تو بیٹے کے مال میں سے کھانے کا مضائقہ نہیں لیکن ضرورت کے مطابق خرچ کرے فضول خرچی نہ کرے۔ اگر باپ مالدار ہے اور پھر بیٹے کا مال لیتا ہے تو وہ اس پر قرض ہے یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور یہ معمول بہ ہے۔ امام محمدؒ امام ابو حنیفہؒ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حماد سے اور وہ ابراہیم سے کہ باپ کے لئے بیٹے کے مال میں کوئی حق نہیں مگر یہ کہ وہ کھانے پینے کپڑے کا محتاج ہو۔ امام محمدؒ نے فرمایا کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور یہی ابو حنیفہ کا قول ہے۔ کنز العمال میں حاکم وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ تمہاری اولاد اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے جسکو چاہتے ہیں لڑکیاں دیتے ہیں اور جسکو چاہتے ہیں لڑکے دیتے ہیں پس وہ اولاد اور ان کا مال تمہارے لئے ہے جب تم کو ضرورت ہو میں کہتا ہوں کہ حضور کا یہ قول کہ (جب تم کو ضرورت ہو) اس مسئلہ پر دلالت کرتا ہے جو مسئلہ بھی امام محمدؒ نے حضرت عائشہؓ کے قول سے اخذ کیا تھا۔ نیز حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی کہ "تو اور تیرا مال اپنے باپ کے لئے ہے" یہی تفسیر کی ہے کہ اس سے مراد نان ونفقہ ہے۔ در مختار میں ہے کہ ایسے نابالغ اور جوان لڑکے پر جہاد فرض نہیں ہوتا جسکے ماں باپ دونوں یا ایک موجود ہو کیونکہ انکی اطاعت فرض عین ہے اور کوئی ایسا سفر کرنا جائز نہیں جس میں خطرہ ہو مگر انکی اجازت سے۔ اور جسمیں خطرہ نہ ہو وہ بلا اجازت جائز ہے منجملہ اسکے علم حاصل کرنے کے لئے سفر بھی ہے رد المختار میں ہے کہ ماں باپ کو اس سفر سے روکنے کی گنجائش ہے جبکہ اسکی وجہ سے وہ سخت مشقت میں مبتلا ہوتے ہوں۔ اور کافر ماں باپ کا بھی یہی حکم ہے جبکہ اسکے سفر سے ان کو اندیشہ ہو۔ اور اگر وہ اپنے اہل دین کے قتال کی وجہ سے روکتے ہوں تو ان کی اطاعت نہ کرے جب تک کہ ان کی ہلاکت کا اندیشہ نہ ہو کیونکہ اگر وہ تنگدست اور اسکی خدمت کے محتاج ہوں تو اس پر خدمت فرض ہے اگرچہ وہ کافر ہوں۔ اور فرض عین کو فرض کفایہ کی خاطر ترک کرنا ٹھیک نہیں۔ وہ سفر جسمیں خطرہ ہو جیسے جہاد اور سمندر کا سفر ہے اور جس میں خطرہ نہیں جیسے تجارت حج عمرہ کے لئے سفر کرنا وہ بلا اجازت جائز ہے مگر یہ کہ ہلاکت کا خوف ہو اور علم کا سفر بھی اسی میں داخل ہے جبکہ راستہ مامون ہو اور ہلاکت کا خوف نہ ہو۔ بحر الرائق و فتاویٰ ہندیہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے اور فتاویٰ ہندیہ میں ایک مسئلہ کے ذیل میں لکھا ہے کہ والدین سے اجازت لینا ضروری ہے جبکہ ضروری کام نہ ہو۔ در مختار باب النفقۃ میں ہے کہ بیوی کے لئے ایسا گھر دینا جس میں کوئی بیوی یا شوہر کے اقارب سے نہ رہتا ہو واجب ہے۔ در مختار میں مختلف اقوال نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ شریف مالدار عورت کے لئے متوسط درجہ کا ایک گھر دینا ضروری ہے۔ اسکے بعد لکھا ہے کہ ہمارے شام کے شہروں میں متوسط درجہ کے لوگ بھی ایسے گھروں میں نہیں رہتے جن میں اجنبی لوگ رہتے ہوں چہ جائیکہ امیر اور شریف لوگ رہیں مگر یہ کہ گھر چند بھائیوں کے درمیان مشترک اور موروث ہو تو ایسی صورت میں ہر ایک اپنے حصہ میں رہتا ہے اور گھر کے حقوق و ضروریات مشترک ہوتے ہیں۔ اسکے بعد کہا ہے کہ عرف زمان اور مکان کے اختلاف سے بدلتا رہتا ہے مفتی کو زمان و مکان پر نظر رکھنی ضروری ہے بلا اسکے معاشرۃ بالمعروف حاصل نہیں ہو سکتی۔ (ترجمہ ختم ہو گیا)

ان روایات سے چند مسائل ظاہر ہوئے۔ اول جو امر شرعاً واجب ہے اور ماں باپ اس سے منع کریں اسمیں انکی اطاعت جائز بھی نہیں واجب ہونے کا تو کیا احتمال ہے۔ اس قاعدے میں یہ فروع بھی آ گئے مثلاً اس شخص کے پاس مالی وسعت اسقدر کم ہے کہ اگر ماں باپ کی خدمت کرے تو بیوی بچوں کو تکلیف ہونے لگے تو اس شخص کو جائز نہیں کہ بیوی بچوں کو تکلیف دے اور ماں باپ پر خرچ کرے اور

مثلاً بیوی کا حق ہے کہ وہ شوہر سے ماں باپ سے جدا رہنے کا مطالبہ کرے پس اگر وہ اسکی خواہش کرے اور ماں باپ اسکو شامل رکھنا چاہیں تو شوہر کو جائز نہیں کہ اس حالت میں بیوی کو اُنکے شامل رکھے بلکہ واجب ہوگا کہ اسکو جدا رکھے یا مثلاً حج وغیرہ کو یا طلب العلم بقدر الفریضۃ کو نہ جانے دیں تو اس میں انکی اطاعت ناجائز ہوگی۔
دوم جو امر شرعاً ناجائز ہو اور ماں باپ اسکا حکم کریں اسمیں بھی اُنکی اطاعت جائز نہیں مثلاً وہ کسی ناجائز نوکری کا حکم کریں یا رسوم جہالت اختیار کرا دیں وعلیٰ ہذا۔ سوم جو امر شرعاً نہ واجب ہو اور نہ ممنوع ہو بلکہ مباح ہو بلکہ خواہ مستحب ہی ہو اور ماں باپ اسکے کرنے یا نہ کرنے کو کہیں تو اسمیں تفصیل ہے۔ دیکھنا چاہیئے کہ اس امر کی اس شخص کو ایسی ضرورت ہے کہ بدون اسکے تکلیف ہوگی۔ مثلاً غریب آدمی ہے پاس پیسہ نہیں بستی میں کوئی صورت کمائی کی نہیں مگر ماں باپ نہیں جانے دیتے۔ یا یہ کہ اس شخص کو ایسی ضرورت نہیں۔ اگر اس درجہ کی ضرورت ہے تو اسمیں ماں باپ کی اطاعت ضروری نہیں۔ اور اگر اس درجہ ضرورت نہیں تو پھر دیکھنا چاہیئے کہ اس کام کرنے میں کوئی خطرہ یا اندیشہ ہلاک یا مرض کا ہے یا نہیں اور یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ اس شخص کے اس کام میں مشغول ہو جانے سے بوجہ کوئی خادم وسامان نہ ہونے کے خود اُن کے تکلیف اُٹھانے کا احتمال قوی ہے یا نہیں پس اگر اس کام میں خطرہ ہے یا اسکے غائب ہو جانے سے انکو بوجہ بے سروسامانی تکلیف ہوگی تب تو اُن کی مخالفت جائز نہیں مثلاً غیر واجب لڑائی میں جاتا ہے یا سمندر کا سفر کرتا ہے یا پھر کوئی اُن کا خبر گیراں نہ رہے گا اور اسکے پاس اتنا مال نہیں جس سے انتظام خادم و نفقہ کافیہ کا کر جاتے اور وہ کام اور سفر بھی ضروری نہیں تو اس حالت میں انکی اطاعت واجب ہوگی اور اگر دونوں باتوں میں سے کوئی بات نہیں یعنی اس کام یا سفر میں اسکو کوئی خطرہ ہے اور نہ انکی مشقت و تکلیف ظاہری کا کوئی احتمال ہے تو بلا ضرورت بھی وہ کام یا سفر باوجود اُن کی ممانعت کے جائز ہے گو مستحب یہی ہے کہ اس وقت بھی اطاعت کرے اور اسی کلیہ سے اُن فروع کا بھی حکم معلوم ہو گیا کہ مثلاً وہ کہیں کہ اپنی بی بی کو بلا وجہ معتد بہ طلاق دیدے تو اطاعت واجب نہیں وحدیث ابن عمر یحمل علی الاستحباب او علی ان امر عمر کان عن سبب صحیح اور مثلاً وہ کہیں کہ تمام کمائی اپنی ہم کو دیا کرو تو اسمیں بھی اطاعت واجب نہیں اور اگر وہ اس چیز پر جبر کرینگے تو گنہگار ہونگے وحدیث انت ومالک لابیک محمول علی الاحتیاج کیف وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل مال امرء الا بطیب نفس منہ اور اگر وہ حاجت ضروریہ سے زائد بلا اذن لینگے تو وہ اُنکے ذمہ دین ہوگا جسکا مطالبہ دُنیا میں بھی ہو سکتا ہے۔ اگر یہاں نہ دینگے قیامت میں دینا پڑے گا۔ فقہاء کی تصریح اسکے لئے کافی ہے وہ اسکے معانی کو خوب سمجھتے ہیں خصوصاً جبکہ حدیث حاکم میں بھی اذا احتجتم کی قید مصرح ہے۔ واللہ اعلم

کتبہ اشرف علی ۷ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۲؁ ہجری مقام تھانہ بھون

کشیدہ کاری کے مختلف نمونے
رُومال کے پھول

خوبصورت بیلیں
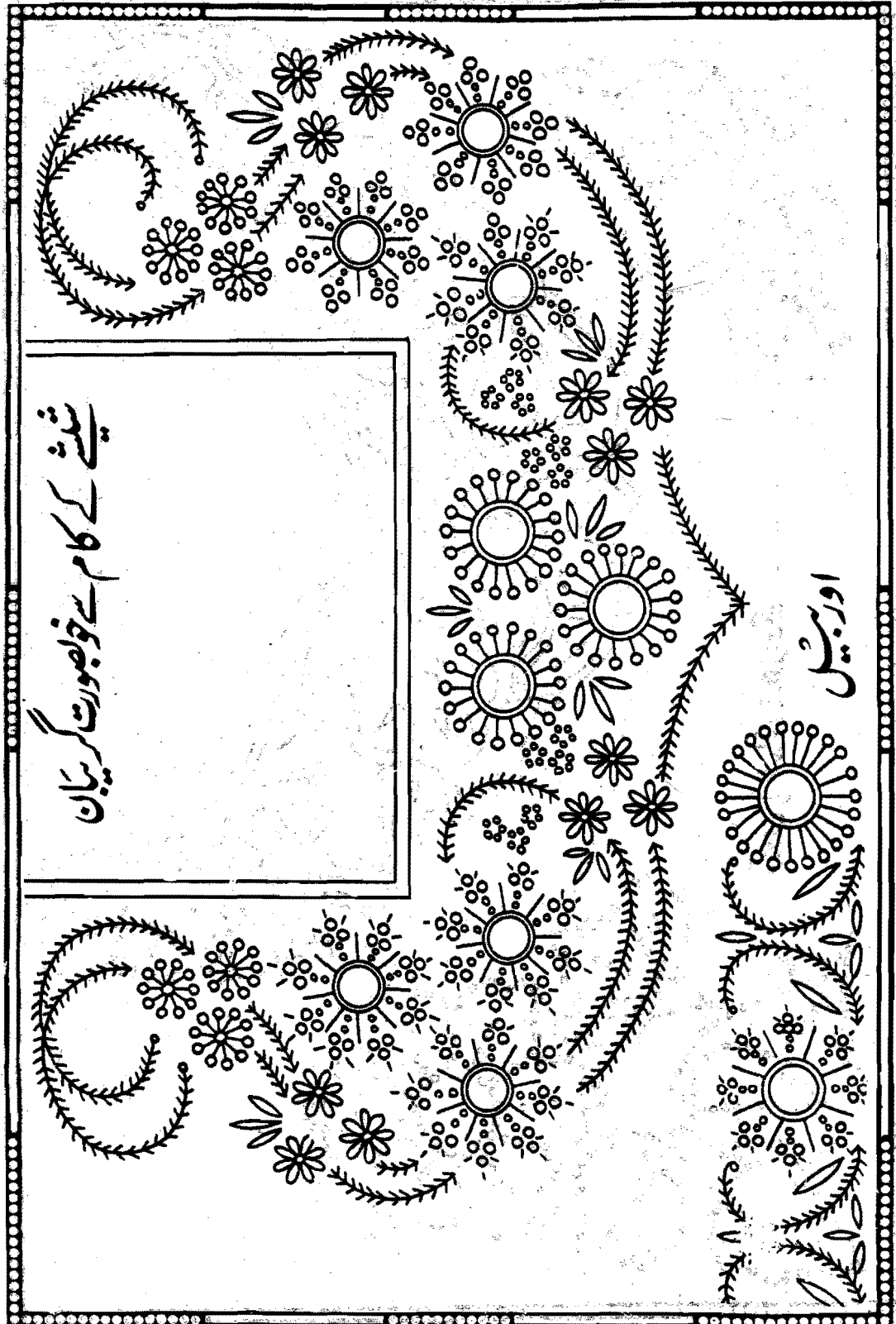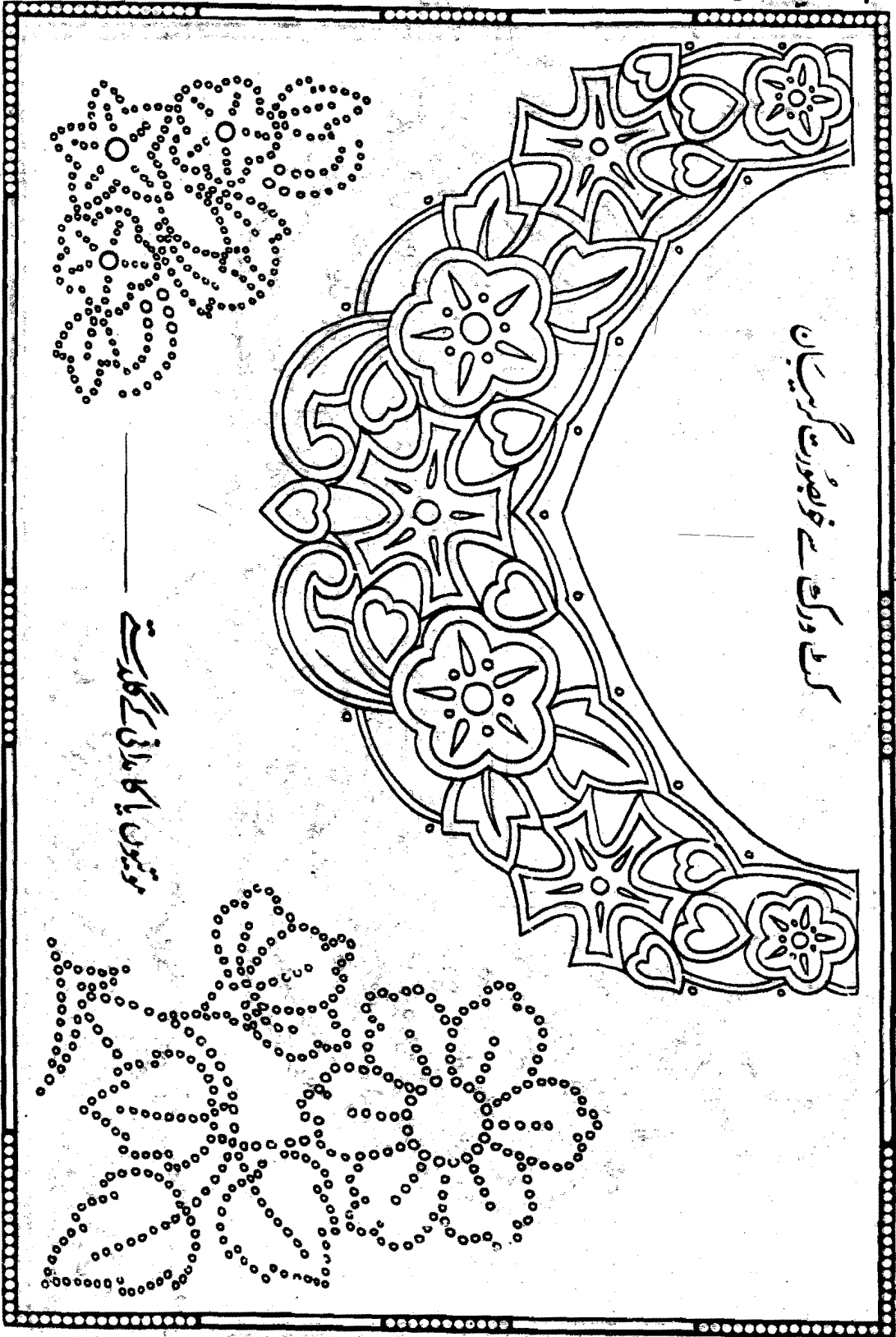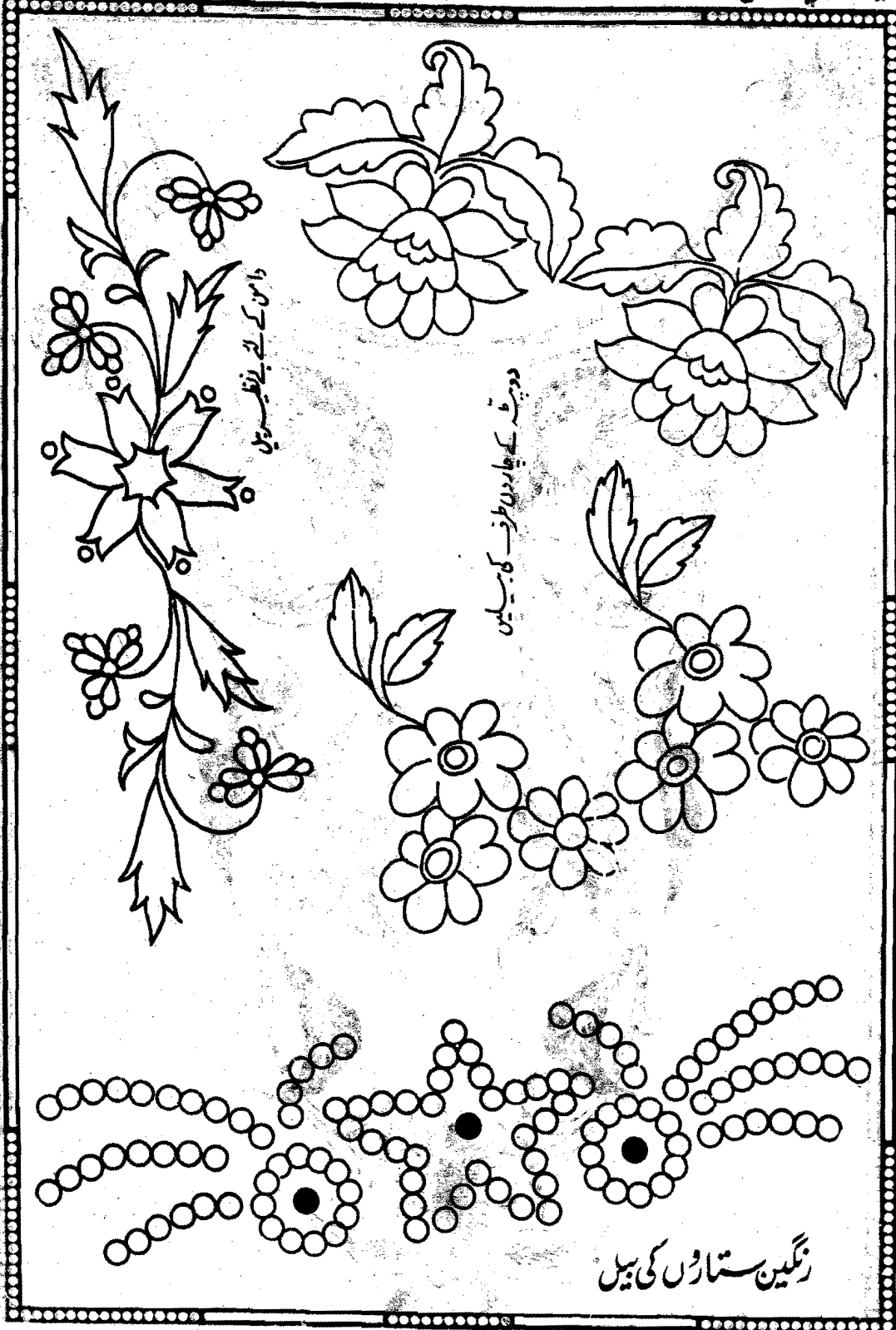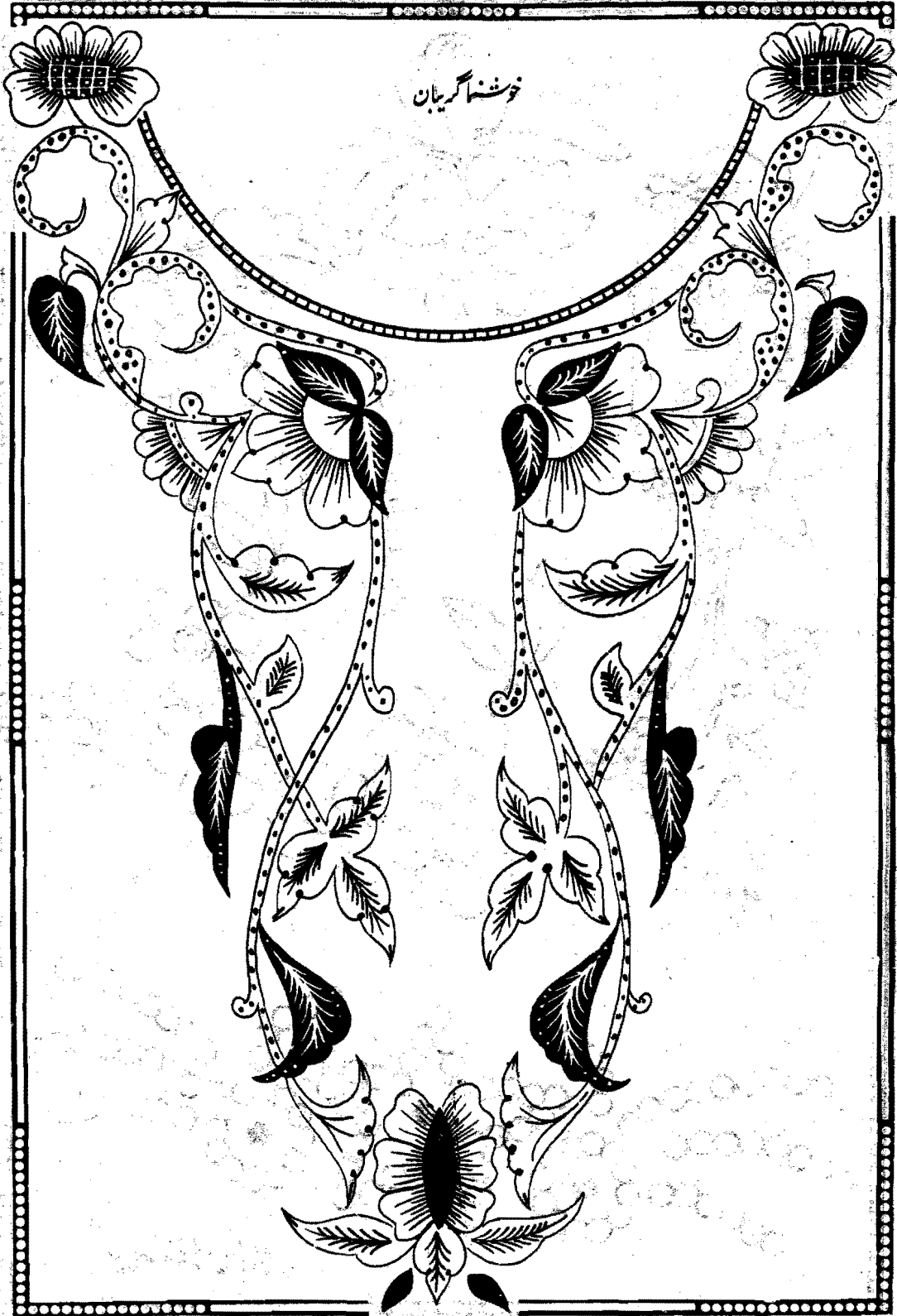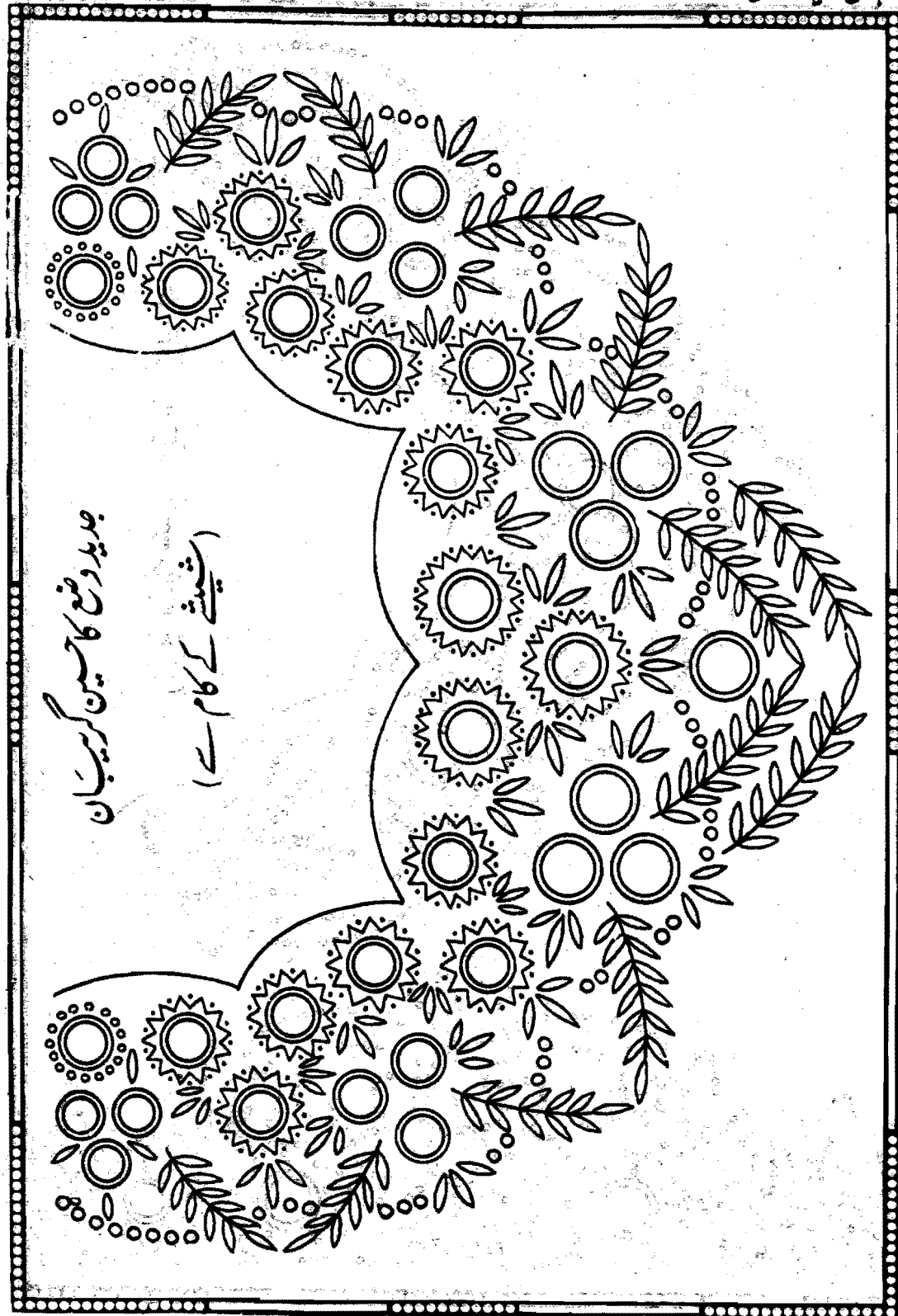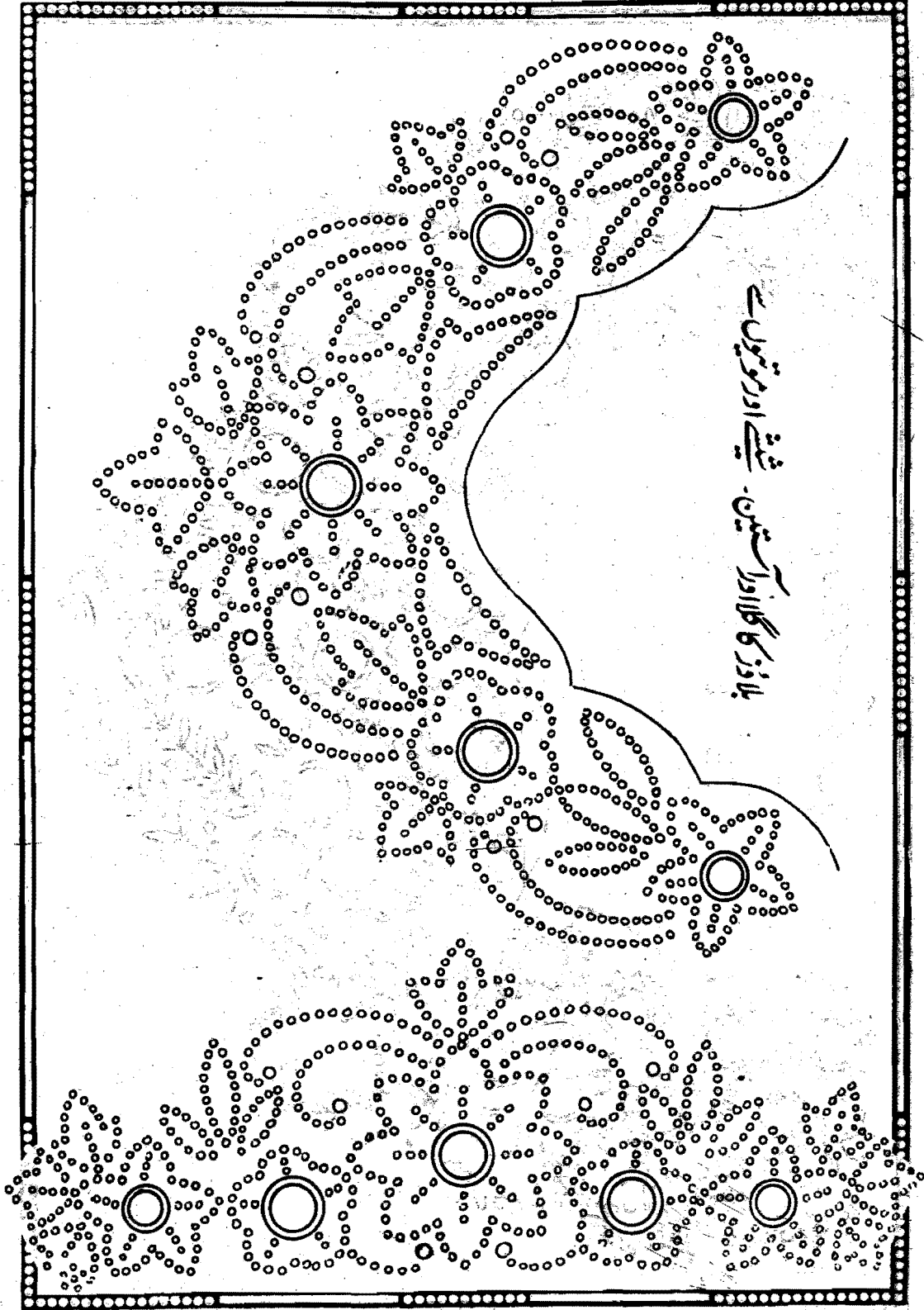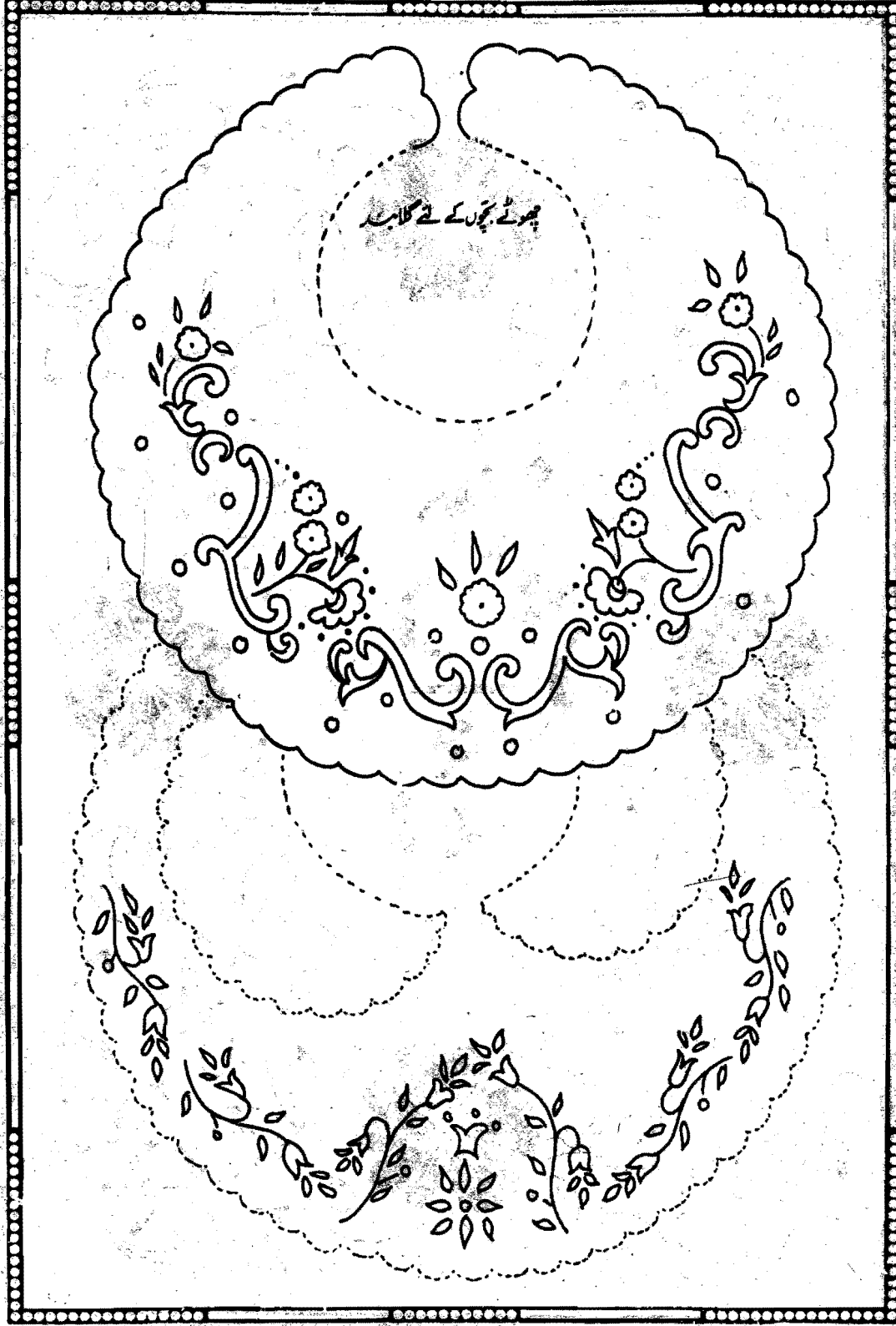
چادر کی بیل

تکیہ چادر اور ٹیبل کلاتھ کے لئے دو خوبصورت گوشے
یہ چمن در چمن ہے غلاف آئیے تو
ذرا اس پہ آرام فرمائیے تو

شیشے کے کام سے خوبصورت گریبان
اور بیل

کٹ ورک سے خوبصورت گریبان
موتیوں یا کامدانی کے گلدستے

دامن کے لئے بے نظیر بیل
دوپٹہ کے چاروں طرف کی بیلیں
رنگین ستاروں کی بیل

خوشنما گریبان

جدید وضع کا حسین گریبان
(شیشے کے کام سے)

بلاؤز کا گلا اور آستین۔ شیشے اور موتیوں سے

خوش آمدید

تکیہ یا میز پوش کا نمونہ

چھوٹے بچوں کے لئے گلابند

کا

پہلی مرتبہ آسان اُردو زبان میں آیات بہ آیات الگ الگ آمنے سامنے ترجمہ

ترجمہ از: مولانا حاجی حافظ، قاری فہیم الدین احمد صدیقی مدظلہ،

اپنی ضعیف العمری کے باوجود بڑی محنت سے افادۂ عوام کی خاطر قرآن کریم کا نہایت آسان اور سلیس اور عام فہم اردو ترجمہ فرماکر درحقیقت اُردو پڑھے لکھے لوگوں پر احسان فرمایا کہ جو شخص اُردو جانتا ہے وہ اس ترجمہ سے بہ آسانی قرآن کے معانی اور مطلب سمجھ سکتا ہے۔ بارگاہِ ربّ العزت سے دست بہ دعا ہے کہ وہ اس ترجمہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

سفید گلیز کاغذ، ریگزین بائنڈنگ گولڈن پرنٹنگ کے ساتھ

تاجرانہ ہدیہ:- ۱۱۰/- روپے